

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیکھیں اس کو سناؤ اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ

قَالَ كَيْفَ اسْتَسْوَلُ فِجْدُوْلَهُ وَمَا نَهَكَ عَنْهُ بِرَبِّكَ

سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ شَرِيْف

مُترجم اردو مع مختصر شرح

جلد اول

مکتبۃ المدینہ اسلام
۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

تأليف
حافظ ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني
رحمته

ترجمہ
مولانا محمد اسلم امین

سنن ابن ماجه

سنن ابن ماجہ شریف

جلد اول

تأليف

حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني رحمته عليه

مترجم

مولانا محمد موفق رحمان امین مدظلہ العالی

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

7231788-7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: سنن ابن ماجہ شریف

تالیف: حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید
ابن ماجہ القزوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا محمد رفیع اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

طابع: خالد مقبول

مطبع: افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

- ❖ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228
- ❖ مکتبہ علوم اسلامیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395
- ❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار، لاہور، پاکستان۔ 7211788

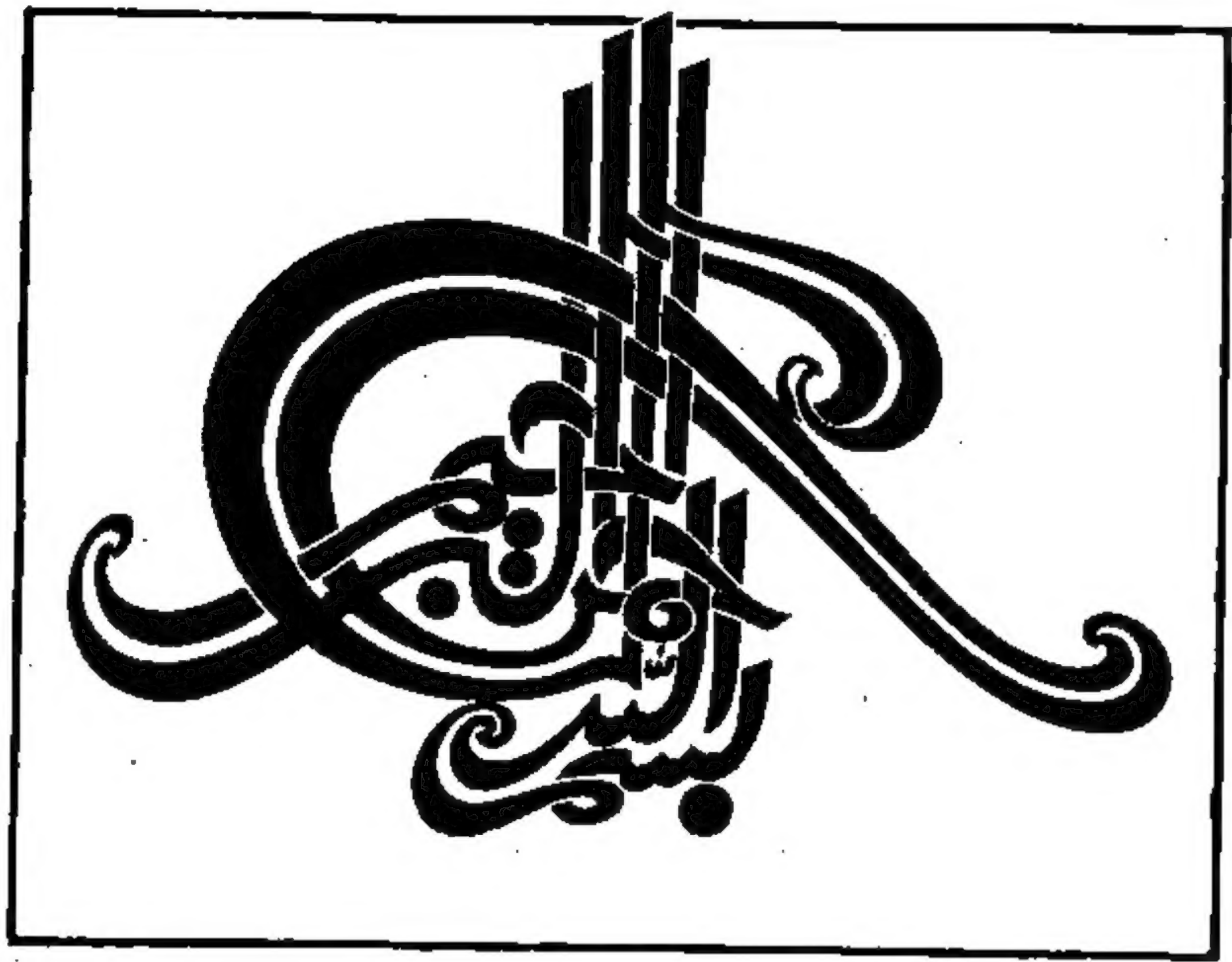
استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت و
طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ
کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر

(ادارہ)

گزارہوں گے۔





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرف آغاز

اللہ عزوجل نے امت مسلمہ کو جہاں دیگر خصوصیات سے نوازا وہاں خاص طور پر اس اعزاز سے بھی ہمکنار کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک عالیشان کتاب کو نازل فرمایا جس کی تشریح و توضیح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی کو ملاحظہ کر کے امت مسلمہ تک کما حقہ پہنچایا اور اس میں ہرگز کمی بیشی کا شائبہ تک نہیں ہے۔ یہ دونوں سرچشمے محفوظ ہیں اور قیامت تک محفوظ رہیں گے۔ ان میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی دور میں اسلام دشمن عناصر یا بظاہر اسلام کا دعویٰ کرنے والوں نے دین اسلام کی شکل بدلنا چاہی، اس میں من گھڑت احادیث کو داخل کرنا چاہا تو وہ اپنے اس مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

اللہ عزوجل نے ہر دور میں ایسے مخلص اور ثقہ اہل علم کا انتظام فرمایا ہے اور قیامت تک فرماتا رہے گا جو ایسے بد طینت لوگوں کی ریشہ دوانیوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔ انہیں میں سے ایک نام امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔

امام ابن ماجہ نے اس کتاب میں دو باتوں کا اہتمام انتہائی شاندار طریقے پر کیا ہے، ایک تو احادیث کو باب وار بغیر تکرار کے کتاب میں بیان کیا ہے اور دوسرا اختصار کا خیال رکھا ہے۔۔۔ ہم شیخ حافظ ابو زرعہ رازی کے ان الفاظ کو اس کتاب کی مقبولیت ظاہر کرنے کے لئے حرف آخر سمجھتے ہیں کہ: ”اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو فن حدیث کی اکثر جوامع اور مصنفات بیکار و معطل ہو کر رہ جائیں گی“

ماضی قریب میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی آمد اردو تراجم میں معین ثابت ہوئی جس کی وجہ سے پبلشرز حضرات نے اس سلسلہ تراجم میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر منتقل کیا گیا اور ان کے معیار کو مزید سے مزید تر بہتر بنانے کی سعی نہیں کی گئی مکتبۃ العلم لاہور (جو عرصہ دراز سے علوم دینیہ کی اشاعت و ترویج کی خدمت سرانجام دے رہا ہے اور دینی کتب کو بہترین معیار کے ساتھ شائع کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قارئین میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے) نے اس کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کیا اور اس کمی کا ازالہ کرنے کے لئے برصغیر کے نامور عالم دین حضرت مولانا قاسم امین حفظہ اللہ سے درخواست کی کہ سنن ابن ماجہ شریف کا ایسا ترجمہ کر دیجئے جو دور حاضر کے

تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ موصوف نے ہماری اس درخواست کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اس کتاب کا ترجمہ کیا بلکہ اکثر مقامات پر احادیث کے مفہیم کو فقہاء کے اقوال کی روشنی میں تشریحات کے ذریعے واضح بھی کیا۔ ہم (اربابِ مکتبہ العلم) نے سنن ابن ماجہ شریف مترجم کی تیاری میں پہلے سے بہت زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا ہے اور اب یہ کتاب مندرجہ ذیل صفات سے آراستہ و پیراستہ ہو کر آپ کے سامنے ہے۔

”پرانے تراجم پر اعتماد و اکتفا کرنے کی بجائے از سر نو ترجمہ کرایا گیا۔“ ”پرانے نسخوں میں جو کتابت کی اغلاط تھیں ان کا ازالہ کیا گیا۔“ ”جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخہ سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا۔“ ”کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔“ ”پروف ریڈنگ کے سلسلے میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا۔“

ایک نیا ترجمہ کروانے اور اس پر شرح لکھوانے کا کام جتنا سہل نظر آتا ہے حقیقتاً اتنا ہی کٹھن اور دشوار ہے سنن ابن ماجہ کی شرح کے لئے ہم مولانا ابو عبد اللہ ودود اعوان (استاذ الحدیث جامعہ عثمانیہ) کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی تدریسی مصروفیات میں سے کثیر وقت صرف کر کے اس کی شرح لکھی اور جہاں جہاں ضروری ہو وہاں بڑی تفصیل سے احناف کا نکتہ نظر واضح کیا اس کے علاوہ ہم نظر ثانی کے لئے حضرت استاذ مولانا منظور احمد صاحب (فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور و ناظم اعلیٰ اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ) کے از حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے نہ صرف ترجمہ اور خلاصہ الابواب پر نظر ثانی کی بلکہ جہاں جہاں ضروری ہو وہاں مناسب رد و بدل بھی کیا۔ اللہ عز و جل ان تمام حضرات کی سعی کو قبول فرمائے۔

کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مراحل میں بہترین معیار کی تلاش و جستجو کی گئی۔ ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہر حال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں، ان شاء اللہ اس کو فوراً گلے ایڈیشن میں دور کر دیا جائے گا۔

اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن و حدیث کے کام کی طرف نہ صرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم پر رہنمائی بھی فرمائی (جو الحمد للہ ہنوز جاری ہے) اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں تعاون کرنے والے تمام احباب پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے۔ (آمین)

دُعاؤں کا طالب

خالد مقبول



سنن الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید القزوی

المعروف بہ

رح

ابن ماجہ

۲۰۹ھ-----۲۷۳ھ

برطانیق

۸۲۳م-----۸۸۷م

نام و نسب:

محمد نام ابو عبد اللہ کنیت الربعی القزوی نسبت اور ابن ماجہ عرف ہے۔ شجرہ نسب یہ ہے:

ابو عبد اللہ بن محمد یزید الربعی مور لاہم بالولاء القزوی الشہیر بابن ماجہ۔

”ماجہ“ کے بارے میں سخت اختلاف ہے، بعض اس کو دادا کا نام سمجھتے ہیں جو صحیح نہیں، بعض کا قول ہے کہ یہ آپ کی والدہ

ماجہ کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

ولادت:

امام ابن ماجہ کی ولادت باسعادت جیسا کہ خود ان کی زبانی ان کے شاگرد جعفر بن ادریس نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے

۲۰۹ھ میں واقع ہوئی جو ۸۲۳ عیسوی کے مطابق ہے۔

۱۔ علمائے کرام نے اس ”اختلاف“ کے بارے میں بہت کچھ لکھا، ناچیز کی رائے میں مزید قطع و برید مناسب نہیں۔ مزید تفصیل درکار ہو تو علامہ زبیدی کی

تاج العروس کا مطالعہ مفید مطلب رہے گا۔

اس اعتبار سے اگر بقیہ ارباب صحاح ستہ اور امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین سے آپ کی معاشرت کا حساب لگایا جائے تو حسب ذیل ہوتا ہے:

امام یحییٰ بن معین المتوفی ۳۴۳ھ	نے جب انتقال کیا تو اس وقت امام ابن ماجہ کی عمر	۳۳ سال تھی
امام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ	۳۳ سال تھی
امام محمد بن اسمعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ	۳۷ سال تھی
امام مسلم بن الحجاج المتوفی ۳۶۱ھ		۵۲ سال تھی
امام ابو داؤد المتوفی ۲۷۵ھ	کی ولادت آپ سے ۷ سال پہلے ہوئی اور ۲ سال بعد انتقال کیا	
امام ابو یسٰی الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ	کی وفات آپ سے ۶ سال بعد ہوئی	
امام احمد بن شعیب نسائی المتوفی ۳۰۳ھ	عمر میں ۶ سال چھوٹے ہیں اور آپ سے ۳۰ سال بعد قضاء کی	

دور طالب علمی:

امام ابن ماجہ کے بچپن کا زمانہ علوم و فنون کے لیے باغ و بہار کا زمانہ تھا۔ اُس وقت بنو عباس کا آفتاب اقبال نصف النہار پر تھا اور دومانِ عباسی کا گل سرسبد مامون عباسی سریر آرائے خلافت بغداد تھا۔ عہد مامونی خلافت عباسیہ کے اوج شباب کا زمانہ کہلاتا ہے اور حقیقت ہے کہ علوم و فنون کی جیسی آبیاری مامون نے اپنے دور میں کی مسلمان بادشاہوں میں سے کم ہی کسی نے کی ہوگی۔ مامون کی حکومت کا دائرہ حجاز و عراق سے لے کر شام، افریقہ، ایشیائے کوچک، ترکستان، خراسان، ایران، افغانستان اور سندھ تک پھیلا ہوا تھا اور ایک ایک شہر بلکہ ایک ایک قصب مختلف علوم فنون کے لیے "اتھارٹی" کا درجہ رکھتا تھا۔ مامون خود بہت بڑا عالم اور علماء کا قدر شناس تھا۔ خاص طور پر شعر و ادب اور فقہ و حدیث میں اُس کا بڑا نام تھا۔ علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں اس کے علم پر عبور کی بڑی تعریف کی ہے۔

امام ابن ماجہ کی زندگی کے عام حالات بالکل پردہ خفاء میں ہیں اور خاص طور پر بچپن کے متعلق تو کچھ نہ معلوم ہو سکا۔ تاہم قیاس چاہتا ہے کہ عام دستور کے مطابق آپ نے لڑکپن ہی میں تعلیم کی ابتداء کی ہوگی اور شروع میں قرآن پاک پڑھا ہوگا بعد کو سن تیز پڑھنے اور سمجھدار ہو جانے پر حدیث کے سماع پر متوجہ ہوئے ہوں گے۔ اس لیے ہم آپ کی ابتدائی تعلیم کا زمانہ عہد مامون اور عہد معتصم ہی کو قرار دیتے ہیں۔

قزوین، جس کی نسبت سے قزوینی کہلائے، ابن ماجہ کا مولد و مسکن تھا۔ جب امام موصوف نے آنکھ کھولی ہے تو علم حدیث کی درس گاہ بن چکا تھا اور بڑے بڑے علماء یہاں مسند درس و افتاء پر جلوہ گر تھے۔ ظاہر ہے کہ امام موصوف نے علم حدیث کی تحصیل کا

آغاز وطن مالوف ہی سے کیا ہوگا۔ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں قزوینی کے جن مشائخ سے احادیث روایت کی ہے وہ حسب ذیل ہیں:

علی بن محمد اب الحسن طنافسی، عمرو بن رافع ابو جبر بکلی، اسمعیل بن توہ ابو سہل قزوینی، ہارون بن موسیٰ بن حیان تمیمی، محمد بن ابی خالد ابو بکر قزوینی۔

طلب حدیث کے لیے رحلت:

رحلت سے مراد وہ ”مقدس سفر“ ہے جو علم دین کی تحصیل کے لیے کیا جائے۔ یہ وہ مبارک عہد تھا کہ اس میں علم نبوی کے لیے گھر چھوڑنا اور دور دراز علاقوں کا سفر اختیار کرنا مسلمانوں کا خصوصی شعار بن چکا تھا۔

امام ابن ماجہ نے بھی جب فن حدیث پر توجہ کی تو اسی قاعدہ کے بموجب سب سے پہلے اپنے شہر کے اساتذہ فن کے سامنے زانوئے شاگردی کیا اور اکیس بائیس سال کی عمر تک وطن عزیز ہی میں تحصیل علم میں مصروف رہے۔ پھر جب یہاں سے فارغ ہوئے تو دوسرے ممالک کا سفر اختیار کیا۔ آپ کی ”رحلت علمیہ“ کی صحیح تاریخ تو معلوم نہ ہو سکی مگر علامہ مصنفی الدین خزر جی نے خلاصہ تہذیب تہذیب الکمال میں اسمعیل بن عبداللہ بن زرارہ ابو الحسن الرقی کے ترجمہ میں تصریح کی ہے کہ ابن ماجہ نے ۲۳۰ھ کے بعد سفر کیا ہے۔

طلب حدیث کے لیے مدینہ، مکہ اور کوفہ کے سفر اختیار کیے۔

اور کوفہ کے متعلق امام ابو حنیفہؒ نے ”معدن العلم والفقہ“ کا لقب دیا ہے اور سفیان بن عیینہ جو ائمہ حدیث میں شمار کیے جاتے ہیں کہا کرتے تھے:

”مغازی کے لیے مدینہ، مناسک کے لیے مکہ اور فقہ کے لیے کوفہ ہے۔“

امام ابن ماجہ نے جس زمانہ میں کوفہ کا سفر کیا ہے اس کی علمی رونق بدستور قائم تھی اور یہ محدثین اور حفاظ حدیث سے بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ ان میں سے جن حضرات کے سامنے آپ نے زانوئے شاگردی کی وہ حسب ذیل ہیں:

حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ، شیخ الاسلام شیخ حافظ کبیر عثمان بن ابی شیبہ، درة العراق حافظ محمد بن عبداللہ بن نمیر، محدث کوفہ ابو کریب، شیخ الکوفہ ہناذ، حافظ ولید بن شجاع، حافظ ہارون۔

مولفات:

تحصیل علم اور رحلت کے بعد ابن ماجہ نے تالیفات میں بے حد کام کیا اور انہوں نے الباقیات کے طور پر تین بڑی کتابیں چھوڑی ہیں:

(۱) التفسیر (۲) التاريخ اور (۳) السنن (اس کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے اور علماء کرام نے درجہ کے لحاظ سے چھٹا نمبر رکھا ہے۔)

سنن ابن ماجہ کی امتیازی خصوصیات:

سنن ابن ماجہ کا سب سے بڑا امتیاز دیگر پر یہ ہے کہ مؤلف نے متعدد ابواب میں وہ احادیث درج کی ہیں جو کتب خمسہ مشہورہ میں ناپید ہیں اور ”الزوائد“ کے نام سے مدون بھی ہیں۔
سنن ابن ماجہ کے ابواب پر غور کیا جائے تو کمال حسن دکھتا ہے جو انفرادیت کا بھی مظہر ہے۔ مثلاً امام ابن ماجہ نے اتباع سنت کو مقدم رکھا ہے جو ان کی کمال ذہانت و بلاغت کو آشکارا کرتا ہے۔

شرح و تعلیقات:

سنن ابن ماجہ پر سنن نسائی سے زیادہ شرح و تعلیقات لکھی گئی ہیں اور بڑے بڑے حفاظ اور اہل فن نے لکھی ہیں۔ ذیل میں ان اکابر کی ایک فہرست نقل کی جاتی ہے جنہوں نے خاص اس کتاب کے متعلق کوئی خدمت انجام دی ہے۔

- ☆ (شرح سنن ابن ماجہ) امام حافظ علاء الدین مغلطائی بن قلیج بن عبد اللہ الحنفی المتوفی ۷۷۲ھ۔
- ☆ (شرح سنن ابن ماجہ) ابن رجب زبیری۔
- ☆ (تتمس الیہ الحاجۃ علی سنن ابن ماجہ) شیخ سراج الدین عمر بن علی بن السلقن المتوفی ۸۰۴ھ۔
- ☆ (الذیباہ فی شرح سنن ابن ماجہ) شیخ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری المتوفی ۸۰۸ھ۔
- ☆ (مصباح الزجاجة شرح سنن ابن ماجہ) علام جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ۔
- ☆ (شرح سنن ابن ماجہ) محدث ابوالحسن محمد بن عبد البہادی سندھی حنفی المتوفی ۱۱۳۸ھ۔
- ☆ (انجام الحاجۃ بشرح سنن ابن ماجہ) شیخ عبدالغنی بن ابی سعید مجددی دہلوی حنفی المتوفی ۱۲۹۵ھ۔
- ☆ (حاشیہ بر سنن ابن ماجہ) مولانا فخر الحسن گنگوہی۔
- ☆ (مفتاح الحاجۃ شرح سنن ابن ماجہ) شیخ محمد علوی۔

سنن ابن ماجہ میں مصنف کے مقالات بھی درج ہیں جو مختلف فوائد پر مشتمل ہیں اور وہ السنن کے راوی ابوالحسن الطحان نے نقل کیے ہیں۔

وفات:

امام ابن ماجہ کی وفات خلیفہ المعتمد علی اللہ عباسی کے عہد میں ہوئی۔ بقیہ مصنفین صحاح ستہ نے بھی بجز امام نسائی کے اسی کے دور خلافت میں وفات پائی ہے۔ حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی شروط الاثنتہ السنہ میں لکھتے ہیں کہ:

میں نے قزوین میں امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ کا نسخہ دیکھا تھا۔ یہ عہد صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے لے کر ان

کے زمانے تک کے رجال اور امصار کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس تاریخ کے آخر میں امام مہدوی کے شاگرد جعفر بن ادریس کے قلم سے حسب ذیل ثبوت تھی:

ابو عبد اللہ بن یزید ابن ماجہ نے دو شنبہ کے دن انتقال فرمایا اور سہ شنبہ ۲۲ / رمضان المبارک ۲۷۳ھ کو دفن کیے گئے اور میں نے خود ان سے سنا فرماتے تھے میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔ آپ کے بھائی ابو بکر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے ہر دو برادران ابو بکر اور ابو عبد اللہ اور آپ کے صاحبزادے عبد اللہ نے آپ کو قبر میں اتارا اور دفن کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆☆☆☆



فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۶	فضائل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۲۷	کتاب السنۃ
۷۸	فضائل عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم		سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا بیان
	فضائل ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۲۸	قرآن حدیث اور آثار صحابہ سے تقلید کا ثبوت
۷۹	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل		حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور اس کا
۸۰	حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب کے فضائل	۳۱	مقابلہ کرنے والے پر سختی
	حضرت علی کے صاحبزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہم	۳۶	حدیث میں احتیاط اور محافظت کے بیان میں
۸۱	کے فضائل		جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمدہ اچھوٹ بولنے
۸۲	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۸	کی شدت کا بیان
	حضرت سلمان ابی ذرّہ المقداد رضی اللہ عنہما کے		اس شخص کا بیان جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۸۳	فضائل		کی حدیث مبارک بیان کرے یہ جانتے ہوئے کہ یہ
۸۴	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۰	چھوٹ ہے
۸۵	حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۱	خلفاء راشدین (رضی اللہ عنہم) کے طریقہ کی پیروی
	حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے فضائل		بدعت اور جھگڑے سے بچنے کا بیان
۸۶	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۶	(دین میں) عقل لڑانے سے احتراز کا بیان
	جریر بن عبد اللہ الجلی رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۴۸	ایمان کا بیان
۸۷	اہل بدر کے فضائل	۵۶	تقدیر کے بیان میں
۸۸	انصار (رضی اللہ عنہم) کے فضائل		اسحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے
۸۹	عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل	۶۳	بارے میں
	خوارج کا بیان	۶۵	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۹۳	جمیہ کے انکار کے بارے میں	۶۸	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۰۲	جس نے اچھا یا بُرا رواج ڈالا	۷۰	سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۰۵	قرآن سیکھنے سکھانے کی فضیلت	۷۲	سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۰۸	علماء (کرام) کی فضیلت اور طلب علم پر ابھارنا	۷۴	حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۱۲	تبلیغ علم کے فضائل	۷۶	فضائل طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۴۱	راستے میں پیشاب کرنے سے ممانعت	۱۱۲	تبلیغ علم کے فضائل
۱۴۲	پاخانہ کے لیے دُور جانا	۱۱۳	لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھانے والے کا ثواب
۱۴۳	پیشاب پاخانہ کے لیے موزوں جگہ تلاش کرنا ، قضاء حاجت کے لیے جمع ہونا اور اس وقت گفتگو کرنا منع ہے	۱۱۶	ہمراہیوں کو پیچھے پیچھے چلانے کی کراہت کے بارے میں
۱۴۵	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے	۱۱۷	طلب علم کے بارے میں وصیت
۱۴۶	پیشاب کے معاملے میں شدت	۱۲۱	علم چھپانے کی برائی میں
۱۴۸	جس کو سلام کیا جائے جبکہ وہ پیشاب کر رہا ہو پانی سے استنجاء کرنا	۱۲۲	کتاب الطہارۃ و مستنہا
۱۴۹	استنجاء کے بعد ہاتھ زمین پر مل کر دھونا	۱۲۳	وضو اور غسل جنابت کے لیے پانی کی مقدار کے بیان میں
۱۵۰	برتن ڈھانکنا	۱۲۵	اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتے
۱۵۱	کتانہ ڈال دے تو برتن دھونا	۱۲۶	نماز کی کنجی طہارت ہے
۱۵۲	بلی کے جھوٹے سے وضو کرنے کی اجازت	۱۲۷	وضو کا اہتمام
۱۵۳	عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے جواز میں	۱۲۸	وضو جزو ایمان ہے
۱۵۴	اس کی ممانعت	۱۲۹	طہارت کا ثواب
۱۵۵	مرد و عورت کا ایک ہی برتن سے غسل	۱۳۰	مسواک کے بارے میں
۱۵۶	مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا	۱۳۱	فطرت کے بیان میں
۱۵۷	نبیذ سے وضو کرنا	۱۳۲	بیت الخلاء سے نکلنے (کے بعد) کی دُعا
۱۵۸	سمندری پانی سے وضو کرنا	۱۳۳	بیت الخلاء میں ذکر اللہ اور انگلی لے جانے کا حکم
۱۵۹	وضو میں کسی سے مدد طلب کرنا اور اُس کا پانی ڈالنا	۱۳۵	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا
۱۶۰	جب آدمی نیند سے بیدار ہو تو کیا ہاتھ دھونے سے قبل برتن میں ڈالنے چاہئیں	۱۳۶	بیٹھ کر پیشاب کرنا
۱۶۱	وضو میں بسم اللہ کہنا	۱۳۷	دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگانا اور اس سے استنجاء کرنا مکروہ ہے
۱۶۲	وضو میں دائیں کا خیال رکھنا	۱۳۸	پتھروں سے استنجاء کرنا اور (استنجاء میں) گوبر اور ہڈی (استعمال کرنے) سے ممانعت
۱۶۳	ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا	۱۳۹	پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے
۱۶۴	خوب اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا	۱۴۰	اس کی رخصت ہے بیت الخلاء میں اور صحراء میں رخصت نہیں
۱۶۵	وضو میں اعضاء تین بار دھونا	۱۴۱	پیشاب کے بعد خوب صفائی کا اہتمام کرنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۶	وضو کے باوجود وضو کرنا	۱۶۳	وضو میں اعضاء ایک بار دو بار اور تین بار دھونا
	بغیر حدث کے وضو واجب نہیں		وضو میں میانہ روزی اختیار کرنا اور حد سے بڑھنے کی
۱۸۷	پانی کی وہ مقدار جو ناپاک نہیں ہوتی	۱۶۵	کراہت
۱۸۹	حوضوں کا بیان	۱۶۷	خوب اچھی طرح وضو کرنا
	اس لڑکے کے پیشاب کے بیان میں جو کھانا نہیں	۱۶۸	دازھی میں خیال کرنا
	کھاتا	۱۶۹	سر کا مسح
۱۹۲	زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیسے دھویا جائے؟		کانوں کا مسح کرنا
۱۹۳	پاک زمین ناپاک زمین کو پاک کر دیتی ہے	۱۷۰	کان سر میں داخل ہیں
	جنبی کے ساتھ مصافحہ		انگلیوں میں خیال کرنا
۱۹۴	کپڑے کو منی لگ جائے	۱۷۱	ایڑیاں دھونا
۱۹۵	منی کھرچ ڈالنا	۱۷۳	پاؤں دھونا
۱۹۶	ان کپڑوں میں نماز پڑھنا جن میں صحبت کی ہو		وضو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق کرنا
۱۹۷	موزوں پر مسح کرنا	۱۷۴	وضو کے بعد (ستر کے مقابلہ رومالی پر) پانی چھڑکنا
۱۹۸	موزے کے اوپر اور نیچے کا مسح کرنا	۱۷۵	وضو اور غسل کے بعد تولیہ کا استعمال
۱۹۹	مسح کی مدت مسافر اور مقیم کے لیے	۱۷۶	وضو کے بعد کی دعا
۲۰۰	مسح کے لیے مدت مقرر نہ ہونا	۱۷۷	پیتل کے برتن میں وضو کرنا
۲۰۱	جراہوں اور جوتوں پر مسح		نبید سے وضو کا ٹوٹنا
۲۰۲	عمامہ پر مسح	۱۷۸	شرمگاد کو چھونے سے وضو ٹوٹنا
۲۰۳	ابواب التیمم	۱۷۹	ذکر چھونے کی رخصت کے بیان میں
	تیمم کا بیان	۱۸۰	جو آگ میں پکا ہوا اس سے وضو واجب ہونے کا بیان
۲۰۴	تیمم میں ایک مرتبہ ہاتھ مارنا		آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنے کا جواز
۲۰۵	تیمم میں دو مرتبہ ہاتھ مارنا	۱۸۲	اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا
۲۰۶	زخمی جنبی ہو جائے اور نہانے میں جان کا اندیشہ ہو	۱۸۳	دودھ پی کر کلی کرنا
	غسل جنابت		بوسہ کی وجہ سے وضو کرنا
۲۰۷	غسل جنابت کا بیان	۱۸۴	نڈی نکلنے کی وجہ سے وضو
۲۰۸	غسل کے بعد وضو	۱۸۵	سوتے وقت ہاتھ منہ دھونا
	جنبی غسل کر کے اپنی بیوی سے گرمی حاصل کر سکتا ہے		ہر نماز کے لیے وضو کرنا اور تمام نمازیں ایک وضو سے
	اس کے غسل کرنے سے قبل		پڑھنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۸	نفاس والی عورت کتنے دن بیٹھے؟ جو بحالت حیض بیوی سے صحبت کر بیٹھا	۲۰۹	جنہی اسی حالت میں سو سکتا ہے پانی کو ہاتھ لگائے بغیر اس بیان میں کہ جنہی نماز کی طرح وضو کیے بغیر نہ سوائے سب بیویوں سے صحبت کر کے ایک ہی غسل کرنا
۲۲۹	حائضہ کے ساتھ کھانا لڑکی جب بالغ ہو جائے تو دوپٹے کے بغیر نماز نہ پڑھے	۲۱۱	جو ہر بیوی کے پاس الگ غسل کرے ناپاکی کی حالت میں قرآن پڑھنا ہر بال کے نیچے جنابت ہے
۲۳۰	حائضہ مہندی لگا سکتی ہے پٹی پر مسح لعاب کپڑے کو لگ جائے تو؟ برتن میں کلی کرنا	۲۱۳	عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے عورتوں کا غسل جنابت جنہی ٹھہرے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے تو اس کے لیے یہ کافی ہے
۲۳۱	جہاں پانی نہ لگا وہ کیا کرے؟ جس نے وضو کیا اور کچھ جگہ چھوڑ دی پانی نہ پہنچایا	۲۱۴	عورتوں کا غسل جنابت جنہی ٹھہرے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے تو اس کے لیے یہ کافی ہے
۲۳۲	جس نے وضو کیا اور کچھ جگہ چھوڑ دی پانی نہ پہنچایا	۲۱۵	یہ کافی ہے جب دو نختے مل جائیں تو غسل واجب ہے خواب دیکھے اور تری نہ دیکھے نہاتے وقت پردہ کرنا
۲۳۳	کتاب الصلاة	۲۱۶	نہاتے وقت پردہ کرنا پیشاب پاخانہ روک کر نماز پڑھنا منع ہے مستحاضہ کا حکم جس کی مدت بیماری سے قبل متعین تھی مستحاضہ کا خون حیض جب مشتبہ ہو جائے اور اسے حیض کے دن معلوم نہ ہوں
۲۳۶	نماز فجر کا وقت	۲۱۷	نہاتے وقت پردہ کرنا پیشاب پاخانہ روک کر نماز پڑھنا منع ہے مستحاضہ کا حکم جس کی مدت بیماری سے قبل متعین تھی مستحاضہ کا خون حیض جب مشتبہ ہو جائے اور اسے حیض کے دن معلوم نہ ہوں
۲۳۷	نماز ظہر کا وقت	۲۱۸	مستحاضہ کا حکم جس کی مدت بیماری سے قبل متعین تھی مستحاضہ کا خون حیض جب مشتبہ ہو جائے اور اسے حیض کے دن معلوم نہ ہوں
۲۳۸	سخت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرنا (یعنی ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا)	۲۲۰	کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۳۹	نماز عصر کا وقت	۲۲۱	کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۴۰	نماز عصر کی نگہداشت	۲۲۲	کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۴۱	نماز مغرب کا وقت	۲۲۳	کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۴۲	نماز عشاء کا وقت	۲۲۴	کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۴۳	نیند کی وجہ سے یا بھولے سے جس کی نماز رہ گئی؟ عذر اور مجبوری میں نماز کا وقت	۲۲۵	کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۴۴	عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا منع ہے	۲۲۶	کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۴۵	نماز عشاء کو عتمہ کہنے سے ممانعت	۲۲۷	کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۴۶	کتاب الاذان والاعانة فیہا	۲۲۸	کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۴۷	اذان کی ابتداء	۲۲۹	کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۵۰	اذان میں ترجیع	۲۳۰	کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۵۳	اذان کا مسنون طریقہ	۲۳۱	کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸۲	نماز میں تعویذ	۲۵۵	مؤذن کی اذان کا جواب
۲۸۳	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۲۵۶	اذان کی فضیلت اور اذان دینے والوں کا ثواب
۲۸۴	قراءت شروع کرنا	۲۵۷	کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا
۲۸۶	نماز فجر میں قراءت		جب کوئی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو (نماز
۲۸۷	جمعہ کے دن نماز فجر میں قراءت	۲۵۹	پڑھنے سے قبل) مسجد سے باہر نہ نکلے
	ظہر اور عصر میں قراءت	۲۶۰	کتاب المساجد والجماعات
	کبھی کبھار ظہر و عصر کی نماز میں ایک آیت آواز سے		اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنانے والے کی فضیلت
۲۸۸	پڑھنا	۲۶۱	مسجد کو آراستہ اور بلند کرنا
۲۸۹	مغرب کی نماز میں قراءت	۲۶۲	مسجد کس جگہ بنانا جائز ہے؟
	عشاء کی نماز میں قراءت		جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے
۲۹۰	امام کے پیچھے قراءت کرنا	۲۶۳	جو کام مسجد میں مکروہ ہیں
۲۹۳	امام کے دو سکتوں کے بارے میں	۲۶۳	مسجد میں سونا
۲۹۴	جب امام قراءت کرے تو خاموش ہو جاؤ	۲۶۵	کوئی مسجد پہلے بنائی گئی؟
۲۹۷	آواز سے آمین کہنا		گھروں میں مساجد
	رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت	۲۶۷	مساجد کو پاک صاف رکھنا
۲۹۹	ہاتھ اٹھانا		مسجد میں تھوکنہ مکروہ ہے
۳۰۳	نماز میں رکوع	۲۶۹	مسجد میں گم شدہ چیز پکار کر ڈھونڈنا
۳۰۴	گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا	۲۷۰	اونٹوں اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا
۳۰۵	رکوع سے سر اٹھانے تو کیا پڑھے؟	۲۷۱	مسجد میں داخل ہونے کی دعا
۳۰۶	سجدے کا بیان	۲۷۲	نماز کے لیے چلنا
۳۰۸	رکوع اور سجدہ میں تسبیح		مسجد سے جو جتنا زیادہ دور ہوگا اس کو اتنا زیادہ ثواب
	سجدہ میں اعتدال	۲۷۴	ملے گا
۳۱۰	دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا	۲۷۵	باجماعت نماز کی فضیلت
۳۱۱	تشہد میں پڑھنے کی دعا	۲۷۷	(بلا وجہ) جماعت چھوٹ جانے پر شدید وعید
۳۱۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا	۲۷۸	عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنا
۳۱۵	تشہد اور درود کے بعد دعا	۲۷۹	مسجد میں بیٹھے رہنا اور نماز کا انتظار کرتے رہنا
۳۱۶	تشہد میں اشارہ	۲۸۱	ابواب اقامة الصلاة والسنة فیہا
۳۱۷	سلام کا بیان		نماز شروع کرنے کا بیان

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۸	عورتوں کی صفیں	۳۱۷	ایک سلام پھیرنا
۳۳۹	ستونوں کے درمیان صف بنا کر نماز ادا کرنا	۳۱۸	امام کے سلام کا جواب دینا
۳۴۰	صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا	۳۱۹	امام صرف اپنے لیے دعائے کرے
۳۴۱	صف کی دائیں جانب کی فضیلت	۳۲۰	سلام کے بعد کی دعا
۳۴۲	قبلہ کا بیان	۳۲۱	نماز سے فارغ ہو کر کس جانب پھرے؟
۳۴۳	جو مسجد میں داخل ہوا نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت پڑھ لے	۳۲۲	جب نماز تیار ہو (کھڑی ہونے کو) اور کھانا سامنے آ جائے
۳۴۴	جو بسن کھائے تو وہ مسجد کے قریب بھی نہ آئے	۳۲۳	بارش کی رات میں جماعت
۳۴۵	نمازی کو سلام کیا جائے تو وہ کیسے جواب دے؟	۳۲۴	سترے کا بیان
۳۴۶	لا علمی میں قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھنے کا حکم	۳۲۵	نمازی کے سامنے سے گزرنا
۳۴۷	نمازی بلغم کس طرف تھو کے؟	۳۲۶	جس چیز کے سامنے سے گزرنے سے نماز نوٹ جاتی ہے
۳۴۸	نماز میں کنکریوں پر ہاتھ پھیر کر برابر کرنا	۳۲۷	نمازی کے سامنے سے جو چیز گزرے اس کو جہاں تک ہو سکے روکے
۳۴۹	چٹائی پر نماز پڑھنا	۳۲۸	جو نماز پڑھے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو
۳۵۰	سردی یا گرمی کی وجہ سے کپڑوں پر سجدہ کا حکم	۳۲۹	امام سے قبل رکوع سجدہ میں جانا منع ہے
۳۵۱	نماز میں مرد تسبیح کہیں اور عورتیں تالی بجائیں	۳۳۰	نماز کے مکروہات
۳۵۲	جو تلوں سمیت نماز پڑھنا	۳۳۱	جو شخص کسی جماعت کا امام بنے جبکہ وہ اسے ناپسند سمجھتے ہوں
۳۵۳	نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سینٹنا	۳۳۲	دو آدمی جماعت ہیں
۳۵۴	نماز میں خشوع	۳۳۳	امام کے قریب (پہلی صف میں) کن لوگوں کا ہونا مستحب ہے؟
۳۵۵	ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا	۳۳۴	امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟
۳۵۶	قرآن کریم کے سجدے	۳۳۵	امام پر کیا واجب ہے؟
۳۵۷	جو قرآن نبی کی تعداد	۳۳۶	جو لوگوں کا امام بنے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے
۳۵۸	نماز کو پورا کرنا	۳۳۷	جب کوئی عارضہ پیش آ جائے تو امام نماز میں تخفیف کر سکتا ہے
۳۵۹	سفر میں نماز کا قصر کرنا	۳۳۸	صف اول کی فضیلت
۳۶۰	سفر میں نفل پڑھنا	۳۳۹	
۳۶۱	جب مسافر کسی شہر میں قیام کرے تو کب تک قصر کرے؟		
۳۶۲	نماز چھوڑنے والے کی سزا		
۳۶۳	فرض جمعہ کے بارے میں		
۳۶۴	جمعہ کی فضیلت		

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۹۲	جس کی ظہر سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں	۳۷۱	جمعہ کے روز غسل
	جس کی ظہر کے بعد دو رکعتیں فوت ہو جائیں	۳۷۲	جمعہ کے دن غسل ترک کرنے کی رخصت
۳۹۳	ظہر سے پہلے اور بعد چار چار سنتیں پڑھنا	۳۷۳	جمعہ کے لیے سویرے جانا
	دن میں جو نوافل مستحب ہیں	۳۷۴	جمعہ کے دن زینت کرنا
۳۹۴	مغرب سے قبل دو رکعت	۳۷۵	جمعہ کا وقت
۳۹۵	مغرب کے بعد کی دو سنتیں	۳۷۶	جمعہ کے دن خطبہ
	مغرب کے بعد کی سنتوں میں کیا پڑھے؟	۳۷۷	خطبہ توجہ سے سنا اور خطبہ کے وقت خاموش رہنا
۳۹۶	مغرب کے بعد چھ رکعات		جو مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا
۳۹۸	وتر میں کونسی سورتیں پڑھی جائیں؟	۳۷۸	ہو؟
۳۹۹	ایک رکعت وتر کا بیان	۳۷۹	جمعہ کے روز لوگوں کو پھلانگنے کی ممانعت
	وتر میں دعائے قنوت نازل	۳۸۰	امام کے منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا
۴۰۲	جو قنوت میں ہاتھ نہ اٹھائے		جمعہ المبارک کی نماز میں قراءت
	دعا میں ہاتھ اٹھانا اور چہرہ پر پھیرنا		جس شخص کو (امام کے ساتھ) جمعہ کی ایک رکعت ہی
۴۰۳	رکوع سے قبل اور بعد قنوت	۳۸۱	ملے
	اخیر رات میں وتر پڑھنا	۳۸۲	جمعہ کے لیے کتنی دُور سے آنا چاہیے؟
۴۰۴	جس کے وتر نیند یا نسیان کی وجہ سے رہ جائیں		جو بلا عذر جمعہ چھوڑ دے
۴۰۵	تین پانچ سات اور نو رکعات وتر پڑھنا	۳۸۳	جمعہ سے پہلے کی سنتیں
۴۰۶	سفر میں وتر پڑھنا	۳۸۴	جمعہ کے بعد کی سنتیں
	وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھنا		جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنا اور جب امام
	وتر کے بعد اور فجر کی سنتوں کے بعد مختصر وقت کے	۳۸۵	خطبہ دے رہا ہو تو گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے
۴۰۷	لیے لیٹ جانا		جمعہ کے روز اذان
۴۰۸	سواری پر وتر پڑھنا	۳۸۶	جب امام خطبہ دے تو اس کی طرف منہ کرنا
	شروع رات میں وتر پڑھنا	۳۸۷	سنتوں کی بارہ رکعات
	نماز میں بھول جانا		فجر سے پہلے دو رکعت
	بھول کر ظہر کی پانچ رکعات پڑھنا	۳۸۹	فجر کی سنتوں میں کونسی سورتیں پڑھے؟
	دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہونا (یعنی پہلا قعدہ		جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو وہ کب ان کی
۴۱۰	نہ کرے)	۳۹۱	قضا کرے
	نماز میں شک ہو تو یقین کی صورت اختیار کرنا		ظہر سے قبل چار سنتیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۴۱	عید سے پہلے یا بعد نماز پڑھنا	۴۴۱	نماز میں شک ہو تو کوشش سے جو صحیح معلوم ہو اس پر عمل کرنا
۴۴۲	نماز عید کے لیے پیدل جانا	۴۴۲	بھول کر دو یا تین رکعات پر سلام پھیرنا
	عید گاہ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا	۴۴۳	سلام سے قبل سجدہ سہو کرنا
۴۴۳	عید کے روز کھیل کود کرنا اور خوشی منانا	۴۴۳	سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا
۴۴۴	عید کے روز برتھی نکالنا	۴۴۵	نماز میں حدث ہو جائے تو کس طرح واپس جائے؟
	عورتوں کا عیدین میں نکلنا		نفل نماز (بلاعذر) بیٹھ کر پڑھنا
۴۴۶	ایک دن میں دو عیدوں کا جمعہ ہونا		بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے
۴۴۷	بارش میں نماز عید		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوقات کی نمازوں کا بیان
	عید کے روز ہتھیار سے لیس ہونا	۴۴۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کسی امتی کے پیچھے نماز پڑھنا
۴۴۸	عیدین کی نماز کا وقت	۴۴۸	نماز پڑھنا
	تہجد دو دو رکعتیں پڑھنا		امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے
۴۴۹	دن اور رات میں نماز دو دو رکعت پڑھنا	۴۴۹	نماز فجر میں قنوت
	ماہ رمضان کا قیام (تراویح)		نماز میں سانپ بچھو کو مار ڈالنا
۴۵۱	رات کا قیام	۴۴۹	فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا ممنوع ہے
۴۵۳	رات میں بیوی کو (نماز تہجد کے لیے) جگانا	۴۴۹	نماز کے مکروہ اوقات
	خوش آوازی سے قرآن پڑھنا	۴۴۹	مکہ میں ہر وقت نماز کی رخصت
۴۵۵	اگر نیند کی وجہ سے رات کا دردرہ جائے	۴۴۸	نماز خوف
۴۵۶	کتنے دن میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے؟	۴۴۹	سورج اور چاند گرہن کی نماز
۴۵۸	رات کی نماز میں قراءت	۴۴۹	نماز استسقاء
۴۵۹	جب رات میں بیدار ہو تو کیا دعا پڑھے؟	۴۴۹	استسقاء میں دعا
۴۶۰	رات کو تہجد کتنی رکعات پڑھے؟	۴۴۹	عیدین کی نماز
۴۶۲	رات کی افضل گھڑی	۴۴۹	عیدین کی تکبیرات
۴۶۳	قیام اللیل کی بجائے جو عمل کافی ہو جائے	۴۴۹	عیدین کی نماز میں قراءت
	جب نمازی کو اونگھ آنے لگے	۴۴۹	عیدین کا خطبہ
۴۶۵	مغرب و عشاء کے درمیان نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۴۹	نماز کے بعد خطبہ کا انتظار کرنا
	گھر میں نفل پڑھنا	۴۴۹	
۴۶۶	چاشت کی نماز	۴۴۹	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۹۵	میت کی آنکھیں بند کرنا	۴۶۷	نماز استخارہ
۴۹۶	میت کا بوسہ لینا	۴۶۸	صلوۃ الحاجتہ
	میت کو نہلانا	۴۶۹	چھ مسئلہ توکل اور اس کی تین صورتیں
۴۹۸	مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو غسل دینا		(۱) وسیلہ کی پہلی صورت
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے غسل دیا گیا؟	۴۷۰	(۲) وسیلہ کی دوسری صورت
۴۹۹	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن		(۳) وسیلہ کی تیسری صورت
۵۰۰	مستحب کفن		صلوۃ التَّسْبِيح
	جب میت کو کفن میں لپیٹا جائے اس وقت میت کو	۴۷۲	شعبان کی پندرہویں شب کی فضیلت
۵۰۱	دیکھنا (گویا یہ آخری دیدار ہے)	۴۷۳	شکرانے میں نماز اور سجدہ
	موت کی خبر دینے کی ممانعت		نماز گناہوں کا کفارہ ہے
	جنازوں میں شریک ہونا	۴۷۶	پانچ نمازوں کی فرضیت اور ان کی نگہداشت کا بیان
۵۰۲	جنازہ کے سامنے چلنا	۴۷۹	مسجد حرام اور مسجد نبوی (ﷺ) میں نماز کی فضیلت
۵۰۳	جنازے کے ساتھ سوگ کا لباس پہننے کی ممانعت	۴۸۱	مسجد بیت المقدس میں نماز کی فضیلت
	جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کی جائے		مسجد قباء میں نماز کی فضیلت
	اور جنازے کے ساتھ آگ نہیں ہونی چاہیے	۴۸۲	جامع مسجد میں نماز کی فضیلت
۵۰۴	جس کا جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت پڑھے	۴۸۴	نماز میں لمبا قیام کرنا
۵۰۵	میت کی تعریف کرنا	۴۸۵	سجدے بہت سے کرنے کا بیان
۵۰۶	نماز جنازہ کے وقت امام کہاں کھڑا ہو	۴۸۶	سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا
۵۰۷	نماز جنازہ میں قرأت	۴۸۷	نفل نماز وہاں نہ پڑھے جہاں فرض پڑھے
	نماز جنازہ میں دُعا	۴۸۸	مسجد میں نماز کے لیے ایک جگہ ہمیشہ رکھنا
۵۰۹	جنازے کی چار تکبیریں		نماز کے لیے جوتا اتار کر کہاں رکھے؟
۵۱۰	جنازے میں پانچ تکبیریں	۴۹۰	کتاب الجنائز
	بچے کی نماز جنازہ		بیمار کی عیادت
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات	۴۹۲	بیمار کی عیادت کا ثواب
	اور نماز جنازہ کا ذکر	۴۹۳	میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا
۵۱۲	شہداء کا جنازہ پڑھنا اور ان کو دفن کرنا		موت کے قریب بیمار کے پاس کیا بات کی جائے؟
۵۱۳	مسجد میں نماز جنازہ		مومن کو نزع یعنی موت کی سختی میں اجر و ثواب حاصل
	جن اوقات میں میت کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے اور	۴۹۵	ہوتا ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۱۲	جس کسی کا عمل ساقط ہو جائے؟	۵۱۵	دفن نہیں کرنا چاہیے
۵۱۳	میت کے گھر کھانا بھیجنا	۵۱۶	اہل قبلہ کا جنازہ پڑھنا
۵۱۴	میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونا اور کھانا تیار کرنا	۵۱۷	قبر پر نماز جنازہ پڑھنا
۵۱۵	جو سفر میں مر جائے	۵۲۰	نجاشی کی نماز جنازہ
	بیماری میں وفات		نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب اور دفن تک شریک رہنے کا ثواب
۵۱۶	میت کی ہڈی توڑنے کی ممانعت	۵۲۲	جنازہ کی وجہ سے کھڑے ہو جانا
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا بیان	۵۲۳	قبرستان میں جانے کی دعا
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور تدفین کا تذکرہ	۵۲۴	قبرستان میں بیٹھنا
۵۵۰			میت کو قبر میں داخل کرنا
۵۵۱	کتاب الصیام	۵۲۵	لحد کا اولیٰ ہونا
	روزوں کی فضیلت	۵۲۶	شق (صندوقی قبر)
۵۵۷	ماہ رمضان کی فضیلت	۵۲۷	قبر گہری کھودنا
۵۵۸	شک کے دن روزہ		قبر پر نشانی رکھنا
	شعبان کے روزے رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا دینا	۵۲۸	قبر پر عمارت بنانا اس کو پختہ بنانا اس پر کتبہ لگانا ممنوع ہے
۵۵۹	رمضان سے ایک دن قبل روزہ رکھنا منع ہے سوائے اس شخص کے جو پہلے سے کسی دن کا روزہ رکھتا ہو اور وہی دن رمضان سے پہلے آجائے	۵۲۹	قبر پر منیٰ ڈالنا
۵۶۰	چاند دیکھنے کی گواہی		قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے
	چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر افطار (عید) کرنا	۵۳۱	زیارت قبور
۵۶۱	مہینہ کبھی اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے	۵۳۲	مشرکوں کی قبروں کی زیارت
۵۶۲	عید کے دونوں مہینوں کا بیان		عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا منع ہے
۵۶۳	سفر میں روزہ رکھنا		عورتوں کا جنازہ میں جانا
	سفر میں روزہ موقوف کر دینا	۵۳۳	نوحہ کی ممانعت
	حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لیے روزہ موقوف کر دینا	۵۳۴	چہرہ پینے اور گریبان پھاڑنے کی ممانعت
۵۶۴		۵۳۵	میت پر رونے کا بیان
۵۶۵	رمضان کی قضاء	۵۳۸	میت پر نوحہ کی وجہ سے اس کو عذاب ہوتا ہے
		۵۳۹	مصیبت پر صبر کرنا
			جس کا بچہ مر جائے اس کا ثواب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۸۵	سوموار اور جمعرات کا روزہ	۵۶۶	رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ
۵۸۶	اشہر حرام کے روزے	۵۶۷	بھولے سے افطار کرنا
۶۱۷	روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے		روزہ دار کو قے آجانے
۸۵۸	روزہ دار کے سامنے کھانا	۵۶۸	روزہ دار کے لیے مسواک کرنا اور سر نہ لگانا
۵۸۹	روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو کیا کرے؟	۵۶۹	روزہ دار کو چھپنے لگانا
	روزہ دار کی دعا نہیں ہوتی	۵۷۰	روزہ دار کے لیے بوسہ لینے کا حکم
۵۹۰	عید الفطر کے روز گھڑت نکلنے سے قبل کچھ کھانا		روزہ دار کے لیے بیوی کے ساتھ لیٹنا
	جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے	۵۷۱	روزہ دار کا غیبت اور بے ہودہ گوہی میں مبتلا ہونا
۵۹۱	ہوں جن کو تابی کی وجہ سے نہ رکھا	۵۷۲	سحری کا بیان
	جس کے ذمہ نذر کے روزے ہوں اور وہ فوت ہو		سحری دیر سے کرنا
	جائے	۵۷۳	جلد افطار کرنا
۵۹۲	جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو		کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟
	خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا روزہ رکھنا	۵۷۴	رات سے روزہ کی نیت کرنا اور نفلی روزہ میں اختیار
۵۹۳	مہمان، میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے		روزہ کا ارادہ ہو اور صبح کے وقت جنابت کی حالت میں
	کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر کرنے	۵۷۵	اٹھے
	والے کے برابر ہے	۵۷۶	ہمیشہ روزہ رکھنا
	لیلیۃ القدر	۵۷۷	ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا
۵۹۴	ماہ رمضان کی آخری دس راتوں کی فضیلت	۵۷۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے
	اعتکاف		حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے
۵۹۵	اعتکاف شروع کرنا اور قضا کرنا	۵۷۹	ماہ شوال میں چھ روزے
	ایک دن یا رات کا اعتکاف	۵۸۰	اللہ کے راستے میں ایک روزہ
۵۹۶	معتکف مسجد میں جگہ متعین کرے		ایام تشریق میں روزہ کی ممانعت
۵۹۷	مسجد میں خیمہ لگا کر اعتکاف کرنا	۵۸۱	یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ رکھنے کی ممانعت
	دوران اعتکاف بیمار کی عیادت اور جنازے میں		جمعہ کو روزہ رکھنا
	شرکت	۵۸۲	ہفتہ کے دن روزہ
۵۹۸	معتکف مرد ہو سکتا ہے اور کتا بھی کر سکتا ہے		ذی الحجہ کے دس دنوں کے روزے
	معتکف کے گھر والے مسجد میں اس سے ملاقات کر	۵۸۳	حرفہ میں نویں ذی الحجہ کا روزہ
	سکتے ہیں	۵۸۴	حاشوراء کا روزہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۱۱	زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے احکام	۵۹۹	مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے
۶۱۲	گھوڑوں اور لونڈیوں کی زکوٰۃ کا بیان		اعتکاف کا ثواب
۶۱۳	اموال زکوٰۃ	۶۰۰	عیدین کی راتوں میں قیام
	کھیتی اور پھلوں کی زکوٰۃ	۶۰۱	کتاب الزکاة
۶۱۵	بکھجور اور انگور کا تخمینہ		زکوٰۃ کی فرضیت
	زکوٰۃ میں برا (زوی و ناکارہ) مال نکالنے کی	۶۰۲	زکوٰۃ نہ دینے کی سزا
۶۱۶	ممانعت	۶۰۳	زکوٰۃ ادا شدہ مال خزانہ نہیں
۶۱۷	شہد کی زکوٰۃ	۶۰۵	سونے چاندی کی زکوٰۃ
۶۱۸	صدقہ فطر		جس کا مال حاصل ہو
۶۲۰	عشر و خراج	۶۰۶	جن اموال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے
	وقت ساٹھ صاع ہیں		قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی
۶۲۱	رشتہ دار کو صدقہ دینا	۶۰۷	جب کوئی زکوٰۃ نکالے تو وصول کرنے والا یہ دعادے
	سوال کرنا اور مانگنا پسندیدہ عمل ہے		اوتنوں کی زکوٰۃ
۶۲۲	محتاج نہ ہونے کے باوجود مانگنا	۶۰۹	زکوٰۃ میں واجب سے کم یا زیادہ عمر کا جانور لینا
۶۲۳	جن لوگوں کے لیے صدقہ حلال ہے	۶۱۰	گائے بیل کی زکوٰۃ
	صدقہ کی فضیلت		بکریوں کی زکوٰۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَضَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاٰلِهِمْ

کتاب السنۃ

باب: سنت رسول اللہ ﷺ کی

۱: باب اِتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

پیروی کا بیان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: ثنا شَرِيكَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ ﷺ مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.
بجالات اور جس سے روک دوں اس سے رُک جاؤ۔

نک: عرض مترجم ہے کہ کتاب چونکہ ارشادات نبویہ پر مشتمل ہے اس لئے اہمیت واضح کرنے کے لئے یہ باب قائم کیا۔
مخلو ص (الباب) ☆ یہاں سنت سے کیا مراد ہے اس کے بارہ میں دو اقوال ہیں۔ قول اول: سنت سے مراد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا قول، فعل، تقریر ہے۔ چارادہ میں سے اس صورت میں ایک دلیل مراد ہوگی۔ قول ثانی: سنت سے
مراد الطریقة المسلوکة له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الدین۔ مطلب یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دین
کے جس راستے پر چلے وہ سنت ہے۔ اس صورت میں پورا دین مراد ہوگا۔ دلیل نہیں بلکہ مدلول۔

((مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ)) اس باب میں اتباع سنت (ﷺ) کا حکم دیا گیا ہے۔ دنیا و آخرت کی فلاح و
کامیابی کا دار و مدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔ صحابہ کرام نے زندگی کے ہر شعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی اتباع کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنی جان، مال و اولاد پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین
کے مقابلہ میں سطوت و غلبہ نصیب فرمایا۔ آج امت طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا اسی وجہ سے ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی اتباع چھوڑ دی ہے۔ بدعات، رسوم و رواج اور خرافات کے پیچھے چل پڑے ہیں۔ جو کام حضور نے نہیں
فرمائے اور جو کام آپ نے نہیں کیے انہی کو اپنایا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب تو آئے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر
تمہارا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے تو قرآن و سنت اور اولی الامر کی پیروی کرو یعنی اس کا حل قرآن و سنت اور اولی
الامر سے تلاش کرو۔ یہ ایمان کی علامت ہے۔ کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ کتاب و
سنت کے احکام منصوصہ کی جانب رجوع کیا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر احکام منصوصہ موجود نہیں ہیں تو ان کے
اظہار پر قیاس کر کے رجوع کیا جائے گا اور یہ کام ائمہ مجتہدین کرتے ہیں عوام کو ائمہ مجتہدین کی تقلید کرنی پڑے گی۔ بعض

لوگ تقلید کو اتباع سنت کے منافی قرار دیتے ہیں حالانکہ تقلید مطلق تو فرض ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قرآن حدیث اور آثار صحابہ سے تقلید کا ثبوت:

﴿فَسئَلُوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون﴾ اگر تم کو معلوم نہیں تو اہل علم سے سوال کرو۔ اس آیت میں یہ اصولی ہدایت ہے کہ ناواقف آدمی کو واقف کار کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ یہاں بھی اگرچہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن "العبرة بعموم اللفظ" کہ اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے کے مطابق اس سے یہ قاعدہ نکلتا ہے کہ غیر عالم کو عالم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اسی کا نام تقلید ہے۔ اس کے علاوہ سورۃ نساء کی آیت سے بھی تقلید کا ثبوت ہے اور سورۃ توبہ کی آیت: ﴿فَلو لا نفر من کل فرقة﴾ اس آیت میں بھی یہ ہدایت کی گئی ہے کہ تمام لوگوں کو ایک ہی کام میں مشغول نہ ہونا چاہیے بلکہ کچھ لوگ جہاد کریں اور کچھ علم حاصل کریں پھر علم حاصل کرنے والے لوگ پہلی قسم کے لوگوں کو دین کے مسائل بتائیں اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں پہلی قسم کے لوگوں پر واجب ہوگا کہ وہ ان لوگوں کی بات مانیں اور یہی تقلید ہے۔ تقلید کا ثبوت احادیث سے بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد صحابہ کرامؓ میں جہاں اجتہاد کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں وہاں تقلید کی بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ یعنی جو صحابہ کرامؓ براہ راست قرآن و سنت سے استنباط احکام نہ کر سکتے تھے وہ فقہاء صحابہ کی طرف رجوع کر کے ان مسائل کو معلوم کر لیا کرتے تھے اور فقہاء صحابہؓ ان سوالات کے جواب دونوں طرح دیا کرتے تھے کبھی دلیل بیان کر کے اور کبھی بغیر دلیل بیان کیے اور عہد صحابہ میں تقلید مطلق اور تقلید شخصی دونوں کا رواج تھا۔ تقلید مطلق کی مثالیں صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں بے شمار ہیں کیونکہ ہر فقیہ صحابیؓ اپنے اپنے حلقہ اثر میں فتویٰ دیتا تھا اور دوسرے حضرات اس کی تقلید کرتے تھے۔ اسی طرح عہد صحابہ میں تقلید شخصی کی بھی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ بخاری شریف ج ۱ ص ۲۳۷ میں کتاب الحج باب اذا ماضت بعد ما افاضت کے تحت حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کیا کرتے تھے۔ اسی بناء پر ایک معاملہ میں حضرت ابن عباسؓ جیسے صحابی کا فتویٰ قبول نہیں کیا اور ان کے قول کو رد کرنے کی وجہ بجز اس کے بیان نہیں فرمائی کہ ان کا قول زید کے فتوے کے خلاف تھا اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی ان پر یہ اعتراض نہیں کیا کہ تم تقلید شخصی کر کے گناہ یا شرک کے مرتکب ہو رہے ہو بلکہ انہیں یہ ہدایت فرمائی کہ حضرت ام سلمہؓ سے مسئلہ کی تحقیق کر کے حضرت زید بن ثابتؓ کی طرف دوبارہ رجوع کریں۔ چنانچہ ایسا کیا گیا اور حضرت زیدؓ نے حدیث کی تحقیق فرما کر اپنے سابقہ فتویٰ سے رجوع فرمایا جیسا کہ مسلم وغیرہ کی روایت میں تصریح ہے۔ بہر حال یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تقلید کی جاتی تھی اور اسی طرح معاذ بن جبلؓ یمن کے صرف گورنر ہی نہ تھے بلکہ قاضی اور مفتی بن کر گئے تھے لہذا اہل یمن کے لیے صرف ان کی تقلید کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا۔ چنانچہ اہل یمن انہی کی تقلید شخصی کیا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ کے دور مبارک میں تقلید مطلق اور تقلید شخصی دونوں کے نظائر بکثرت موجود ہیں لیکن بعد کے علماء نے ایک عظیم انتظامی مصلحت سے تقلید مطلق کے بجائے تقلید شخصی کا التزام کیا۔ اصحاب مذاہب خواہ امام ابوحنیفہؒ ہوں یا امام مالکؒ امام شافعیؒ یا امام احمدؒ (رحمہم اللہ) کسی نے بھی مذہب اور استخراج مسائل خلاف شرع نہیں کیے۔ ہر ایک امام کے پاس مستند دلائل موجود ہیں۔ حضرت شاہ

ولی اللہ "غایۃ الانصاف فی بیان سبب الاختلاف" میں فرماتے ہیں۔ عربی عبارت کی بجائے ان کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے: جب فقہاء نے فقہ کو مدون کیا تو وہ مسائل جن میں ان سے پہلے علماء نے کلام کیا تھا یا وہ ان کے زمانہ میں پیش آتے ہیں ان سب سے کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا جس کے بارے میں انہوں نے حدیث مرفوعہ متصل یا موقوف صحیح یا ضعیف یا حسن یا صحیحین اور خلفاء کے آثار میں سے کوئی اثر نہ پایا ہو۔ پس حق تعالیٰ نے اس طرح ان کے لیے عمل بالسنۃ آسان کر دیا، البتہ۔ اگر ائمہ مجتہدین مسائل موجودہ کی تحقیق اور تدوین نہ کرتے تو تمام عالم گمراہ ہو جاتا اور کسی کو احکام شرع کی ہوا بھی نہ لگتی کیونکہ بہت سے احکام ظاہر نصوص و آیات سے مستنبط نہیں ہوتے۔ بس ان مذاہب کا انکار کرنا یا ان کو خلاف شرع سمجھنا درحقیقت احسان فراموشی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں ان مذاہب مدونہ محرزہ کی تقلید کے جواز پر تمام امت یا اس کے قابل اعتبار افراد نے آج تک اجماع کیا ہے اور اس میں بہت سی منصلحتیں ہیں جو پوشیدہ نہیں ہیں بالخصوص اس زمانہ میں کہ ہمتیں بہت ہی پست ہو گئی ہیں اور نفوس میں خواہشات کا غلبہ ہے اور ہر رائے والا اپنی رائے پر مغرور ہے اور ابن حزمؒ نے جو یہ رائے قائم کی ہے کہ "تقلید حرام ہے اور سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کا قول لینا حلال نہیں ہے" یہ بے دلیل بات ہے اور حضرت شاہ صاحبؒ عقد الجید میں فرماتے ہیں: مذاہب اربعہ کے سوا کسی پانچویں مذہب کا اتباع نہ کرنا چاہیے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں: ولما اندرست المذاهب الحقۃ الا هذه الاربعۃ کان اتباعها اتباعا سواد الاعظم والخروج عنها خروجا عن السواد الاعظم کہ جب بجز ان مذاہب اربعہ کے اور سارے مذاہب حقہ ختم ہو گئے تو انہیں چار کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ٹھہرا اور ان سے نکلنا سواد اعظم سے نکلنے کے مراد ٹھہرا۔ بہر حال ائمہ مجتہدین کی تقلید اور پیروی کتاب و سنت کی اتباع کے منافی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۲: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلِكُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاجْتِلَابِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاخْلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْتَهُوا.

۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم چھوڑ دو مجھ سے وہ چیز (جس کا بیان میں نے تم سے نہیں کیا کیونکہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے ہیں اپنے نبیوں پر سوالات و اختلافات کی کثرت کے سبب اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس کو بجالاؤ جتنی تم طاقت رکھتے ہو اور جب کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ۔

۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ.

۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فرمانبرداری کی میری اس نے فرمانبرداری کی اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری اس نے نافرمانی کی اللہ کی۔

۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ لَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ:

۴: ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی

بات سنتے (تو بیان کرتے وقت) نہ تو اس سے بڑھاتے اور نہ اس سے کچھ کم کرتے۔

۵: حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ تشریف لائے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ درآئیں حالیکہ ہم ذکر کر رہے تھے تنگ دستی کا اور اس سے خوف کر رہے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا: کیا تم فقر سے ڈر رہے ہو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً برسا دی جائے گی تمہارے اوپر دنیا یہاں تک کہ کبھی (ٹیڑھا پن) پیدا ہو جائے گی ہر دل میں تھوڑی بہت۔ جبکہ اللہ کی قسم میں تم کو ہموار میدان کی سی حالت پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کے دن اور رات برابر ہیں۔ فرمایا ابوالدرداء نے کہ سچ فرمایا تھا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے ہم کو چھوڑا اللہ کی قسم ایسی ہموار حالت پر جس کے دن اور رات برابر تھے۔

۶: قرآن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ (اللہ کی) مدد میں رہے گا نہیں نقصان پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص جو انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں سے ڈٹی رہے گی اللہ کے حکم پر ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا جو ان کی مخالفت کرے گا۔

۸: ہم سے بیان کیا بکر بن زرعہ نے کہ میں نے ابو عبدہ الخولانی سے سنا ہے جنہوں نے رسول اللہ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف (مت کر کے) نماز پڑھی ہے۔ وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے

كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ يَغْدُهُ وَلَمْ يَقْصُرْ ذُوْنَهُ.

۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَشَقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى بْنِ سَمِيْعٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَلِيْمَانَ الْاَلْفَطْسِيُّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَذْكُرُ الْفَقْرَ وَنَتَخَوَّفُهُ فَقَالَ اَلْفَقْرُ تَخَافُوْنَ وَالدِّيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتَصِبَنَّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًا حَتَّى لَا يُزِيْعَ قَلْبُ اَحَدِكُمْ اِذَا غَاةُ الْاِهِيَةِ وَابْنُ اللهِ لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلٰى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلَهَا وَنَهَارُهَا سِوَاةٍ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ صَدَقَ اللهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْنَا وَاللهِ عَلٰى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلَهَا وَنَهَارُهَا سِوَاةٍ.

۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نِيْسَارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ.

۷: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: ثَنَا اَبُو عَلْقَمَةَ نَضْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَمِيْرٍ بِنِ الْاَسْوَدِ وَكَثِيْرٍ بِنِ مُرَّةِ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ قَوَّامَةٌ عَلٰى اَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا.

۸: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيْحٍ ثَنَا بَكْرُ بْنُ زُرْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عِنْبَةَ الْخَوْلَانِيَّ وَكَانَ قَدْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: . . . صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سنا: ہمیشہ اللہ تعالیٰ دین میں ایسے پودے لگاتے رہیں گے جنہیں اپنی فرمانبرداری میں استعمال فرمائیں گے۔

۹: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ کھڑے ہوئے حضرت معاویہؓ خطبہ دینے کے لئے فرمایا: تمہارے علماء کہاں ہیں؟ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قائم ہونے تک ایک جماعت میری امت سے غالب رہے گی لوگوں پر پرواہ نہیں کریں گے اس کی جو ان کو رسوا کرے یا ان کی مدد کرے۔

۱۰: ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری امت میں سے حق پر (اللہ کی طرف سے) مدد کئے جائیں گے۔ نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو جو ان کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔

۱۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آنجناب ﷺ نے ایک لکیر کھینچی دو لکیریں اس لکیر کی دائیں جانب اور کھینچی دو لکیریں اس لکیر کی بائیں جانب۔ پھر رکھا اپنا ہاتھ درمیان والی لکیر پر اور فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: میرے راستہ سیدھا پس اتباع کرو اس کی اور نہ پیروی کرو ایسے راستوں کی جو جدا کر دیں تمہیں اس کے راستے سے۔

پاب: حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور اس کا مقابلہ کرنے والے پر سختی

۱۲: مقدم بن معدیکرب الکندیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ فرمایا: قریب ہے کہ ایک شخص تکیہ لگائے ہوئے ہو اپنے پلنگ

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ اللَّهُ يَغْرِسُ فِي هَذَا الدِّينِ غُرْمًا يَسْتَعْمَلُهُمْ فِي طَاعَتِهِ.

۹: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَطْبًا فَقَالَ: أَيُّنَ عُلَمَاءُؤُكُمْ؟ أَيُّنَ عُلَمَاءُؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا وَطَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ لَا يَبَالُونَ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ نَصَرَهُمْ.

۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ وَالرُّخَيْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مُنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ (عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ) ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَالِدًا يَذْكُرُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَّنَا وَخَطَّ خَطِّينَ عَنْ يَمِينِهِ وَخَطَّ خَطِّينَ عَنْ يَسَارِهِ. ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ فَقَالَ "هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ" ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَ أَنْ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾. [الانعام: ۱۵۳]

۲: بَابُ تَعْظِيمِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالتَّغْلِيظِ عَلَى مَنْ عَارَضَهُ

۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ الْمُقَدَّمِ

بنی معدینکرب الکندی ' ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال یوشک الرجل متکنا علی ارنکته یحدث بحديث من حدیثی فیقول : بیننا و بینکم کتاب الله عزوجل ' فما وجدنا فیہ من حلال استحللناہ و ما وجدنا فیہ من حرام حرمناہ الا و ان ما حرم رسول الله مثل ما حرم الله .

پر بیان کی جائے اس سے میری باتوں میں سے کوئی بات تو وہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے جو کچھ ہم پائینگے اس میں حلال حلال جائیں اسی کو اور جو کچھ ہم پائینگے اس میں حرام حرام جائیں گے اسی کو۔ خبردار کہ جو کچھ حرام کیا اللہ کے رسول نے اسی طرح ہے جیسے حرام کیا اللہ نے۔

تشریح ☆ ایک کی مراد میں بعض محدثین نے فرمایا کہ وہ سریر ہے کہ جو مسہری کے اندر ہو اور بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد تکیہ یا فراش یا مسند جس پر آدمی ٹیک لگائے یا جلوہ گاہ عروس کا۔ اس زمانہ میں صوفیہ یا تکیہ یا بیڈ بھی اس کا مصداق ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے ان لوگوں کی برائی معلوم ہوتی ہے جو فقط قرآن حکیم پر اعتماد کر کے حدیث رسول اللہ (ﷺ) سے اعراض کرے۔

۱۳: حدثنا نصر بن علی الجهضمی ' ثنا سفیان بن غینة ' فی بیئہ انما سألته عن سالم ابی النصر ثم مر فی الحدیث قال : او زید بن اسلم ' عن عیبة الله بن ابی رافع ' عن ابیہ ان رسول الله ﷺ قال لا الین اخذکم متکنا علی ارنکتہ یاتیہ الامر مما امرت بہ او نهیت عنه ' فیقول ' لا ادری ما وجدنا فی کتاب الله اتبعناه .

۱۳: ابو رافع سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ تکیہ لگائے ہوئے اپنے پلنگ پر بیٹھا ہو اسکو کوئی ایسا معاملہ پہنچے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا جس سے میں نے روکا ہو تو وہ یوں کہے: میں نہیں جانتا۔ ہم نے اسکو اللہ کی کتاب میں نہیں پایا کہ اسکا اتباع کر لیں۔ ہمیں جو کتاب اللہ میں ملے گا بس اسکا اتباع کریں گے۔

۱۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے دین میں ایسی بات کا اضافہ کیا جو اس میں نہیں تو اس کی بات ناقابل قبول ہے۔

۱۴: حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثماني ثنا ابراهيم بن سعد بن ابراهيم بن عبد الرحمن ابن عوف ' عن ابیہ عن القاسم بن محمد ' عن عائشة ' ان رسول الله ﷺ قال من اخذت فی امرنا هذا ما لیس منه ' فهو رد .

تشریح ☆ اس حدیث سے بدعت کی قباحت اور برائی معلوم ہوئی۔ بدعت اور احداث وہ تینا کام جو تین زمانہ مشہور لہا بالخیر یعنی زمانہ نبوی اور زمانہ خلفاء راشدین اور زمانہ تابعین میں خود بھی موجود تھا نہ اس کا مظہر۔ اور اس کام کو لوگوں نے دین میں داخل کر دیا۔ مثلاً یہ سمجھا کہ اس کے بجالانے سے آخرت میں ثواب ہوگا یا موجب حصول رضاء الہی ہے یا اس سے اجتناب موجب اجر اخروی ہے۔ غرض جو ایسے کام نکالے اس کو آپ نے مردود فرمایا اور فہورڈ کے وہ معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ وہ شخص مردود دوسرے یہ کہ وہ کام مردود ہے اور اس سے تمام بدعتوں کی جڑ کا قلع قمع ہو گیا۔

راقم کہتا ہے کہ بخاری شریف میں بھی اس مشہور کی حدیث آئی میں نے تعلیم ترمذی شریف کے دوران میں حضرت مفتی محمد سید ذیروٹی سے خیر المدارس میں سنا کہ ایک شخص (غالبا) عبداللہ چکڑا لومی رنگ محل کی ایک مسجد میں مفلوج تکیہ پر لیٹا یہ الفاظ کہتا تھا ایک نے خیال کیا کہ اسے دیکھا جائے۔ چنانچہ دیکھا کہ کہہ رہا تھا حسبنا کتاب اس کو جو بزرگ دیکھنے گئے تھے انہوں نے کہا آپ کی حالت کا صحیح نقشہ بخاری شریف میں آیا ہے تو اس نے خاتم بدہن نے بکواس کی کہ 'کھوتا جیسا بخاری' جھوٹی حدیثیں لکھ گئے کہ کہتا تھا تو اس بزرگ نے کہا یہ قول کہ بخاری میں وضع کردہ احادیث ہے اس سے ایک ولی کے مراتب تو ہرگز کم نہ ہوتے البتہ اس سے حدیث میں جو نقشہ کھینچا گیا تھا وہ پتہ چلا گیا کہ تمہارے جیسوں کا ہی ہے۔ (عبدالرشید)

۱۵: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک صاحب نے حضرت زبیرؓ سے حضور کے پاس حرہ کی کھال (چھوٹی نہر) کے بارے میں جھگڑا کیا جس سے وہ حضرات کھجور کے باغات کو سیراب کرتے تھے۔ انصاری نے (حضرت زبیرؓ سے) یوں کہا تھا کہ پانی کو کھلا چھوڑ دو تا کہ وہ چلتا رہے انہوں نے انکار کیا۔ جھگڑا رسول اللہ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے فرمایا: زبیر! تم اپنے کھیت کو سیراب کرنے کے بعد بقیہ پانی اپنے پڑوسی کیلئے چھوڑ دیا کرو۔ اس بات پر وہ انصاری غصہ میں آگئے اور کہنے لگے کہ اس لئے کہ یہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ رسول اللہ کے چہرہ انور کا رنگ (غصہ کی وجہ سے) متغیر ہو گیا پھر فرمایا: زبیر! اپنے باغ وغیرہ کو سیراب کرو اور اس وقت تک پانی روکے رکھو جب تک وہ منڈیروں تک بلند نہ ہو جائے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی:

۵. فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک ... ۵.

۱۶: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی بندیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے نہ روکو۔ ان کے صاحبزادے نے کہا کہ ہم تو ان کو ضرور منع کریں گے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شدید غضب ناک ہو گئے اور فرمایا میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم ضرور منع کریں گے۔

۱۷: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے متعلق مروی ہے کہ ان کے پاس ان کا بھتیجا بیٹا ہوا تھا اس نے کنکری پھینکی۔ انہوں نے اسے منع فرمایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ

۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْرٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا الْمَلِيكَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ غُرَّةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَرَاكِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سَرَّحَ الْمَاءَ يَمُرُّ فَبَانِي عَلَيْهِ فَانْتَصَمَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى حَارِكٍ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلُونَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ اخْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ قَالَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ: ۵. فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَحْكُمُونَكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيَسْتَلِيمُوا تَسْلِيمًا ۱۷۵.

۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النِّسَابُورِيُّ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَمَاءَ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ابْنُ لَه: أَنَا لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ: فَغَضِبَ غَضَابًا شَدِيدًا وَقَالَ: أَحَدِيْكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ: إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ؟

۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو عَمْرٍو وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّهَابِ الشَّقْفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

مُغْفَلٌ إِنَّهُ كَانَ جَالِسًا إِلَىٰ جَنْبِهِ ابْنُ أَخٍ لَهُ فَخَذَفَ فَنَهَاهُ وَ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَىٰ عَنْهَا وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكِي عُذْوًا وَ إِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَ تَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَاذَ ابْنُ أَخِيهِ بِخَذَفٍ فَقَالَ : أَخَذْتُكَ أَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَىٰ عَنْهَا ثُمَّ عُدْتُ تَخَذَفَ لَا أَكَلِمَكَ ابْدًا .

نے اس سے روکا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے (الناگزرنے والے کی) آنکھ پھوڑ سکتا ہے اور دانت توڑ سکتا ہے۔ بھتیجے نے پھر وہی حرکت کی۔ فرمانے لگے میں تجھے بتاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو پھر وہ کام کرتا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

تشریح (حدیث: ۱۵) وہ شخص جو حضرت زبیر کے ساتھ جھگڑا تھا اس کے نام کے بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔ قاضی فرماتے ہیں کہ داؤدی نے نقل کیا ہے کہ وہ منافق تھا اور وہ انصار کے کسی قبیلہ سے تعلق کی بناء پر انصاری کہا جاتا ہے۔ حورہ: کنکر ملی ریت کو کہتے ہیں اور یہ نام ہے مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا۔ حضور نے جو دو حکم فرمائے دونوں انصاف پر مبنی تھے۔ پہلا حکم بھی منصفانہ تھا کہ حضرت زبیر کھیت کو اپنی ضرورت کے موافق سینچ لیں اس کے بعد انصاری کے کھیت پر پانی چھوڑ دیں۔ جب اس نے نافرمانی کی تو آپ نے فرمایا: تم اپنا حق پورا لے لو کہ منڈیوں تک پانی بھ جائے۔ (حدیث: ۱۶) یہ معلوم ہوا کہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم ہو جانا چاہیے۔ (حدیث: ۱۷) اس سے یہ ہدایت حاصل ہوئی کہ اللہ اور رسول ﷺ کے نافرمانوں اور فاسقوں سے ملاقات ترک کرنا درست ہے تاکہ ان لوگوں کو گناہوں سے نفرت ہو جائے۔ تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو بدعتیوں سے میل جول رکھتے ہیں اور ان کو اپنا دوست بناتے ہیں اور اہل حق سے نفرت کرتے ہیں۔ باقی مذاہب اربعہ حقہ کی تقلید جائز اور مستحسن عمل ہے اس حدیث کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۱۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَىٰ ابْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي بُرْدُ بْنُ سَنَانَ عَنْ السُّحْقِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ ابْنِهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ النَّقِيبُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَا مَعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ 'أَرْضُ الرُّومِ فَنَظَرَ إِلَى النَّاسِ وَهُمْ يَتْبَاعُونَ كَسْرَ الذَّهَبِ بِالذَّنَابِيرِ' وَ كَسْرَ الْفِضَّةِ بِالذَّرَاهِمِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ 'أَنْتُمْ تَأْكُلُونَ الرِّبَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبْتَاعُوا الذَّهَبَ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا زِيَادَةَ بَيْنَهُمَا وَلَا نِظْرَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَا أبا الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ لَا أَرَى الرِّبَانِي هَذَا إِلَّا مَا كَانَ مِنْ نِظْرَةٍ فَقَالَ عُبَادَةُ

۱۸: رسول اللہ کے ساتھی حضرت عبادہ بن صامت انصاری سرزمین روم میں معاویہ کے ساتھ لڑائی میں شریک ہوئے۔ انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سونے کے ٹکڑوں کی دیناروں اور چاندی کے ٹکڑوں کی درہموں کے بدلے خرید و فروخت کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! تم سود کھا رہے ہو۔ میں نے جناب رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: سونے کو سونے کے بدلے میں صرف برابر برابر بیچو۔ جس میں نہ تو کمی و زیادتی ہو اور نہ ادھار۔ معاویہ نے ان سے کہا اے ابو الولید! میرے نزدیک تو اس میں سود نہیں الا یہ کہ ادھار ہو۔ عبادہ نے کہا میں آپ کو رسول اللہ کی بات بتاتا ہوں اور آپ اپنی رائے بیان کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں سے

أَخْبَدْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - نَهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
تَحَدَّثَنِي عَنْ رَأْيِكَ لَنْ أُخْرِجَنِي اللَّهُ لَا أَسَاكُنُكَ
بَارِضٍ لَكَ عَلِيٌّ فِيهَا أَمْرَةٌ فَلَمَّا قَفَلَ لِحَقِّ بِالْمَدِينَةِ .
فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا
أَقْدَمَكَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَصَرَ عَلَيْهِ
الْقِصَّةَ وَمَا قَالَ مِنْ مُسَاكِنَتِهِ فَقَالَ أَرْجِعْ يَا أَبَا الْوَلِيدِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى أَرْضِكَ فَفَجَّحَ اللَّهُ أَرْضًا لَسْتُ
فِيهَا وَمِثَالِكَ وَ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
لَا أَمْرَةٌ لَكَ عَلَيْهِ وَ أَحْمِلِ النَّاسَ عَلَيَّ مَا قَالَ فَانَّهُ هُوَ
الْأَمْرُ .

نکلنے کا موقع دیا تو میں آپ کے ساتھ ایسی سرزمین میں نہیں
ٹھہروں گا جس کے والی آپ ہوں۔ پھر جب وہ لوٹے تو
مدینہ منورہ آئے۔ عمر بن خطابؓ نے ان سے پوچھا اے
ابوالولید کس چیز نے آپ کو واپس کیا؟ انہوں نے پورا واقعہ
بیان کیا اور اپنے ٹھہرنے کے متعلق اپنے قول کا بھی تذکرہ
کیا۔ عمرؓ نے فرمایا: اے ابوالولید! اسی سرزمین کی طرف لوٹ
جائیے اللہ ایسی زمین کو قبیح کریں جس میں آپ نہ ہوں یا
آپ جیسے نہ ہوں اور معاویہ کو لکھا کہ آپ کو ان پر کوئی ولایت
نہیں لوگوں کو ویسا کرنے کا حکم دیں جیسا انہوں نے فرمایا ہے
کیونکہ (دین کا) حکم وہی ہے۔

۱۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
جب میں تمہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
سے کوئی بات بتاؤں تو تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق
ایسا گمان کیا کرو جو ان کے شایان شان صحیح اور پاکیزہ
ہو۔ (اس متن کو صرف مصنف نے روایت کیا)۔

۱۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْخَلَّادِ الْبَاهِلِيُّ لَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ : أَيْنَا عَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِذَا حَدَّثَكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَظَنُّوا
بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي هُوَ أَهْنَاهُ وَ أَهْدَاهُ وَ الْفَاهُ هَذَا
الْمَتْنُ مِمَّا انفرد به المصنف .

۲۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
جب میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات بتاؤں
تو تم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا گمان کیا
کرو جو ان کے لائق شان درست اور پاکیزہ ہو۔

۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
عُمَرُ بْنُ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
السَّامِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِذَا حَدَّثَكُمْ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا فَظَنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْنَاهُ وَ أَهْدَاهُ وَ الْفَاهُ .

۲۱: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں
نہ پاؤں کہ اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے
اور وہ پلنگ پر تکیا لگائے ہوئے یوں کہ صرف قرآن
پڑھو۔ کیونکہ جو اچھی بات ہے وہ میری کہی ہوئی ہے۔

۲۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضِيلِ لَنَا
الْمَقْبَرِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا
اعْرِفْنَ مَا يُحَدَّثُ أَحَدُكُمْ عَنِّي الْخَبِيثُ وَ هُوَ مُتَكِيٌّ عَلَيَّ
أَوْ يَكْتُمُهُ فَيَقُولُ أَقْرَأْنَا مَا قِيلَ مِنْ قَوْلِ حَسَنِ فَانَا
قُلْتُهُ . (هذا المتن مما انفرد به المصنف)

۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی
سے بیان فرمایا: اے بھتیجے! جب میں تم کو حضور صلی اللہ

۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ آدَمَ لَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا

علیہ وسلم کی کوئی حدیث مبارکہ بیان کیا کروں تو تم (اس کے مقابلے میں) لوگوں کی باتیں (قبل و قال) بیان نہ کیا کرو۔

عمر و بن مرہ سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سی حدیث منقول ہے۔

باب: حدیث میں احتیاط اور محافظت

کے بیان میں

۲۳: حضرت عبد اللہ بن مسعود کے متعلق حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ بلا تکلف ہر جمعرات کی شام کو ان کی خدمت میں آتا تھا فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ان کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ حضور ﷺ نے یوں فرمایا: ایک شام یوں کہہ دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پھر انہوں نے سر جھکا لیا میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ کھڑے تھے قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے آنکھیں پھلی ہوئی، گردن کی رگیں پھول چکی تھیں اور یوں کہہ رہے تھے یا اس سے کم فرمایا یا اس سے زیادہ یا اس کے قریب قریب یا اس کے مشابہ فرمایا تھا۔

۲۴: محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان فرماتے تو فارغ ہونے کے بعد اذکما قال رسول اللہ ﷺ کے الفاظ کہتے یعنی یا جس طرح فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔

۲۵: عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت زید بن ارقم سے گزارش کی کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم

ہذا بن السروی ثنا عبدة بن سليمان ثنا محمد بن عمرو عن ابي سلمة ان ابا هريرة قال لرجل يا ابي احيى اذا حدثتک عن رسول الله ﷺ فلا تضرب له الامثال

قال ابو الحسن ثنا يحيى بن عبد الله الكرايسي ثنا علي بن الجعد عن شعبة عن عمرو بن مرة من حديث علي رضي الله تعالى عنه .

۳: باب التوقی فی الحدیث عن

رسول الله ﷺ

۲۳: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا معاذ بن معاذ عن انس عن ثناء مسلم البطين عن ابراهيم التميمي عن ابيه عن عمرو بن ميمون قال ما اخطأ في ابن مسعود رضي الله تعالى عنه عشية خميس الا اتيت في قال فما سمعته يقول بشيء قط قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما كان ذات عشية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فنكس قال فنظرت اليه فهو قائم محللة ازرار قميصه قد اغرورقت عيناه وانتفخت اوداجه قال او داخه قال او ذور ذلك او فوق ذلك او قريبا من ذلك او شيئا بذلك.

۲۴: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا معاذ بن معاذ عن انس عن محمد بن سيرين قال كان انس بن مالك رضي الله تعالى عنه اذا حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا ففرغ منه قال او كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۵: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا غندر عن شعبة ج وحدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي ليلي قال

بوڑھے ہو گئے ہیں اور بھولنے لگے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرنا امر شدید ہے۔

۲۶: عبد اللہ بن ابی السفر فرماتے ہیں کہ میں نے شعبیؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک سال حضرت ابن عمرؓ کے پاس رہا مگر کبھی انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کوئی بات کرتے ہوئے نہیں سنا۔

۲۷: طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حدیث حفظ کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بات تو حفظ ہی کی جاتی ہے (یعنی آگے پہنچانے کی نیت سے) مگر جب تم سخت اور کمزور اونٹوں پر سوار ہونے لگو (کنایہ ہے عدم احتیاط سے) تو بعد اور دوری ہوگی۔

۲۸: قرظہ بن کعبؒ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے ہمیں کوفہ کی طرف بھیجا اور ہمارے ساتھ خود بھی صرار نامی جگہ تک آئے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو میں تمہارے ساتھ کیوں چلا؟ ہم نے عرض کی رسول اللہ کے اصحاب اور انصار ہونے کی وجہ سے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ اس لئے چلا تا کہ تم سے ایک بات کہوں اور تم اپنے ساتھ میرے چلنے کا لحاظ رکھتے ہوئے اس بات کی حفاظت کرو۔ تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کے سینے قرآن (کے شوق) سے ایسے ابلیں گے جیسے ہنڈیا۔ جب وہ تمہیں دیکھیں گے تو اپنی گردنیں تمہاری طرف لمبی کریں گے اور کہیں گے محمد کے اصحاب آگئے۔ تم لوگ رسول اللہ کی جانب سے کم احادیث بیان کرنا پھر میں تمہارا شریک ہوں گا۔ (یہ حدیث صرف منصف علیہ الرحمۃ سے منقول ہے)۔

۲۹: سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک سعد بن مالک کے ساتھ رہا۔ میں نے انہیں

قلنا لیزید بن ارقم حدیثنا عن رسول اللہ ﷺ قال کبرنا و نسینا و الحدیث عن رسول اللہ ﷺ شدید۔

۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الشَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ سَنَةً فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا.

۲۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُبَيْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا إِذَا رَكِبْتُمُ الصَّغْبَ وَالذَّلُولَ فَهَيِّهَاتُ.

۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ تَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قُرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ إِلَى الْكُوفَةِ وَشِيعْنَا فَمَشَى مَعَنَا إِلَى مَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ صَرَارٌ فَقَالَ اتْلَوْا لِي لِمَ مَثَبْتُ مَعَكُمْ قَالَ قُلْنَا لِحَقِّ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحَقِّ الْأَنْصَارِ قَالَ لَكِنِّي مَثَبْتُ مَعَكُمْ لِحَدِيثِ ارْدُثُ أَنْ أَحَدَيْتُكُمْ بِهِ فَارْدُثُ أَنْ تَحْفَظُوهُ لِمَمَّشَايَ مَعَكُمْ أَنْتُمْ تَقْدُمُونَ عَلَيَّ قَوْمٌ لِلْقُرْآنِ فِي صُدْرِهِمْ هَزِيئَةٌ كَهَزِيئَةِ الْمَرْجَلِ فَإِذَا رَأَوْكُمْ مَدُّوا إِلَيْكُمْ أَعْنَاقَهُمْ وَقَالُوا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَأَقْبَلُوا الرَّوَايَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَنَا شَرِيكُكُمْ الْحَدِيثُ مِنْ أَفْرَادِ الْمُصَنِّفِ.

۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدٍ قَالَ

صَحَبْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثٍ وَاحِدٍ۔
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک حدیث بھی بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

تشریح ☆ (حدیث نمبر: ۲۳) ان احادیث میں صحابہ کرام کی احتیاط بیان کی گئی ہے خصوصاً حضرت عمرؓ کی۔ دراصل وہ یہ چاہتے تھے کہ صرف ان احادیث کی روایت کی جائے جن کے متعلق راوی کو پورا اطمینان ہو کہ جو اس نے دیکھا یا سنا ہے وہی کچھ وہ بیان کر رہا ہے۔ چنانچہ بعض مرتبہ کوئی حدیث بیان کر کے آپ مخاطبین سے کہتے کہ جس نے اس حدیث کو خوب اپنے حافظے میں جمایا ہے اسے چاہیے کہ وہ جہاں جہاں جائے اس حدیث کو بیان کرتا چلا جائے۔ بالکل اسی طرح حافظ ابن عبد البر نے اپنی کتاب جامع بیان ج ۲ ص ۱۲۲ میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح دوسرے صحابہ بھی روایت کرنے میں بہت محتاط تھے جیسا کہ ابن مسعود کی حدیث باب میں ہے کہ ان پر انتہائی گھبراہٹ اور پریشانی کی حالت طاری ہو گئی اس لیے کہ صحابہ کرام کے دلوں میں بہت کامل ادب تھا اور خوف و خشیت الہی کا غلبہ تھا۔ آج کے دور میں بہت بے احتیاطی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ ضعیف احادیث سنا کر لوگوں کے عقیدے کمزور کیے جا رہے ہیں اور بعضوں نے تو موضوع اور من گھڑت احادیث لوگوں میں پھیلانا شروع کر رکھی ہیں۔ ہمارے اسلاف کیا تھے اور ہم کیا ہو گئے۔
اللہم احفظنا۔

نوٹ ☆ صحابہ احادیث بیان کرنے کے سلسلے میں کس قدر محتاط تھے اور حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ عنہما بالخصوص اس معاملہ میں کتنا سخت رویہ رکھتے تھے اگر اس سلسلے میں مزید وضاحت مطلوب ہو تو "مکتبۃ العلم" ہی کی شائع کردہ کتاب "تجلیت حدیث" مصنف مناظر احسن گیلانی بے حد مفید رہے گی۔ (ابومعاز)

۴ : بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَعْمُدِ الْكُذْبِ عَلَيَّ
رسول اللہ ﷺ

پہلے: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
عمداً جھوٹ بولنے کی شدت کا بیان

۳۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالُوا ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَرَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔
۳۰ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھ پر جھوٹ گھرا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

تشریح ☆ لغت کے اعتبار سے ہر کلام کو کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں حدیث کہتے ہیں اقوال رسول (ﷺ) و افعال۔ آپ کے اقوال اور افعال کو حدیث کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث متواتر ہے چنانچہ علماء محدثین نے بیان فرمایا ہے کہ سائیکس سے زائد صحابہ کرام نے اس کو روایت کیا ہے اور امام نووی نے فرمایا کہ اس کے راوی صحابہ میں سے تقریباً دو سو ہیں۔ ان میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں۔ بہر حال نبی رحمت ﷺ نے اپنی امت کو بہت زیادہ تاکید فرمائی کہ میری طرف جھوٹ کی نسبت نہ کرو ورنہ دوزخ کا ایندھن بنو گے اور تمہاری نشستیں بجائے جنت میں ہونے کے جہنم میں تیار ہوں گی۔ علم حدیث کتنا عظیم علم ہے اسے یاد کرنا لوگوں تک پہنچانا اس پر عمل کرنا باعث نجات اور اخروی ترقی کا ذریعہ ہے۔ اگر گھڑی ہوئی باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی جائیں گی تو ان کا وبال اور عذاب بھی بہت سخت ہوگا۔

۳۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ گھڑو کیونکہ مجھ پر جھوٹ گھڑنے کا فعل آگ میں داخل کر دے گا۔

۳۲: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹ بولا (میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدا بھی ارشاد فرمایا۔ راوی) وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے۔

۳۵: حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اس منبر پر کہ میری جانب سے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرنے سے بچو۔ جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے اسے چاہئے کہ صحیح یا سچی بات کہے اور جس نے ارادتا مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔

۳۶: عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد زبیر بن العوام سے پوچھا کہ میں نے آپ کو رسول اللہ کی جانب سے حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسا کہ عبداللہ بن مسعود اور فلاں صاحب کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے جب سے اسلام قبول کیا ان سے جدا

۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَّارَةَ وَأَسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا تَنَا شَرِيكَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّ الْكَذِبَ عَلَيَّ يُوَلِّجُ النَّارَ.

۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ، تَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ ﷺ (حَسْبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا) فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو خَثِيمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ تَنَا هُثَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَقَوْلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّمِيمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيَّ هَذَا الْمَنْبَرِ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَنِّي فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلْيَقُلْ حَقًّا أَوْ صِدْقًا وَمَنْ تَقَوْلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مَا لِي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْمَعُ بَنَ مَسْعُودٍ وَفُلَانًا

قال أما إني لم أفارقه منذ أسلمت و لكني سمعت منه كلمة يقول من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار.

نہیں ہوا مگر میں نے ان سے ایک بات سن رکھی ہے (جو روایت حدیث سے مانع ہے) آپ فرماتے تھے جس نے مجھ پر جھوٹ گھڑا اُس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

۳۷: حدثنا سويد بن سعيد ثنا علي بن مسهر عن مطرف عن عطية عن ابي سعيد قال قال رسول الله ﷺ من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار.

۳۷: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹی بات گھڑی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے۔

باب من حدث عن رسول الله

صلى الله عليه وسلم

حديثا وهو يري انه كذب

پاپ: اُس شخص کا بیان جو جناب رسول

اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرے یہ جانتے

ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے

۳۸: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا علي بن هاشم عن ابن ابي ليلى عن الحكم عن عبد الرحمن ابن ابي ليلى عن علي بن النبي ﷺ قال من حدث عني حديثا وهو يري انه كذب فهو اخذ الكاذبين.

۳۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری جانب سے کوئی بات کہی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

تشریح ☆ قَبُولُ أَخَذِ الْكَاذِبِينَ: یہ لفظ تشبیہ اور جمع دونوں طرح مروی ہے۔ ویسے تشبیہ زیادہ مشہور ہے۔ مراد اس سے مسیلمہ کذاب اور اسود غنسی ہیں یعنی جس طرح یہ دونوں جھوٹے ہیں اسی طرح وہ شخص بھی جھوٹا ہے جو اپنی طرف سے احادیث گھڑتا ہے۔ اگر اس لفظ کو جمع پڑھیں تو مراد یہ ہوگی کہ وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

نوٹ ☆ مسیلمہ کذاب اور اسود غنسی دو رسالت (ﷺ) کے دو "کذاب" مسیلمہ کذاب نے ایک مرتبہ صحابی رسول کی آیت پڑھنے کے جواب میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ گھڑ کر ہڈیاں بکی کہ یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں اور نتیجتاً آج تک اس کے نام کے ساتھ کذاب کالا حق لگا چلا آ رہا ہے اور تاقیامت لگا رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر، سورۃ فاتحہ) ... (ابو ہامہ)

۳۹: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال ثنا وكيع ح و ثنا محمد بن بشر ثنا محمد بن جعفر قال ثنا شعبة عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن سمرة بن جندب عن النبي ﷺ قال من حدث عني حديثا وهو يري انه كذب فهو اخذ الكاذبين.

۳۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص نے میری طرف سے کوئی بات بیان کی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

۴۰: حدثنا عثمان بن ابي شيبة ثنا محمد بن فضيل عن الاعمش عن الحكم عن عبد الرحمن ابن ابي ليلى عن

۴۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری

عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَوَى حَدِيثَنَا وَهُوَ يُزِي
أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ.

طرف سے کوئی بات روایت کی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ
جھوٹ ہے وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِكَ أَنبَانَا الْحَسَنُ بْنُ
مُوسَى الْأَشْبِيبِ عَنْ شُعْبَةَ. مِثْلَ حَدِيثِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ.

شعبہ سے بھی سمرہ بن جندب کی روایت کی
مثل روایت منقول ہے۔

۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ أَبِي نَسَابٍ عَنْ فَيْمُونَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
الْمَغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي
بِحَدِيثٍ وَهُوَ يَرِي أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ.

۴۱: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری
طرف سے کوئی بات بیان کی یہ جانتے ہوئے کہ وہ
جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

۶: بَابُ اتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

باب: خلفاء راشدین کے طریقہ

الْمَهْدِيِّينَ

کی پیروی

۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ
الْدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ زَيْعِي
ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي الْمَطَّاعِ قَالَ سَمِعْتُ
الْعَرَبِيَّ بْنَ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَامَ فِينَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَعَضْنَا مَوْعِظَةً
بَلِيغَةً وَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعَيْونُ فَقِيلَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَضْنَا مَوْعِظَةً مَوْدِعَ
فَاعْهَدْنَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا وَسُرُورًا مِنْ بَعْدِي اخْتِلَافًا شَدِيدًا
فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُوا
عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَالْأُمُورَ الْمُحَدَّثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ بَدْعَةٍ
ضَلَالَةٌ

۴۲: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ ایک دن
رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ایسا
جامع وعظ کیا کہ دل کانپ اٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہ
نکلے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ نے ہمیں
ایسی نصیحت فرمائی ہے جس طرح رخصت کرنے والا
نصیحت کرتا ہے۔ آپ ہم سے کوئی عہد لے لیجئے۔
انہوں نے فرمایا: اللہ کے ڈر کو مضبوطی سے لازم پکڑ لو
امیر کا حکم سنا اور ماننا لازم کر لو اگر چہ وہ حبشی غلام ہو۔
عنقریب تم میرے بعد سخت اختلاف دیکھو گے۔ پس تم
میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم کر لینا
ان کے طریقہ کو دانتوں سے پکڑ لینا بدعات سے اپنے
آپ کو بچانا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

تشریح ☆ اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں مذکور ہیں۔ اول اللہ سے ڈرنا جس کا حکم قرآن
مجید میں بھی جگہ جگہ آیا ہے۔ دوسری وصیت یہ فرمائی کہ اللہ کی بات سنا اور اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کو اتنا ضروری
امر سمجھو کہ ایسا شخص تمہارا سربراہ بن جائے جو حبشی غلام ہو تو اس کی بھی فرمانبرداری کرو۔ امیر کی بات سننے اور
فرمانبرداری کرنے پر ہی امت کا اجتماع موقوف ہے۔ جب امت اپنے امیر کی فرمانبرداری نہ کرے گی تو آپس میں
پھوٹ پڑ جائے گی۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانبرداری کی سخت تاکید فرمائی۔ تیسری وصیت اس حدیث

مبارک میں یہ فرمائی کہ میرے بعد اختلافات بہت پیدا ہوں گے ان اختلافات سے بچتے رہنا۔ صراطِ مستقیم پر چلنے کی صرف یہی صورت ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر جسے رہنا اور ایسی مضبوطی سے اسے پکڑنا جیسے کسی چیز کو داڑھوں سے مضبوط پکڑتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد خلافت راشدہ کے دور ہی میں (خليفة رابع حضرت علیؑ کے زمانہ خلافت میں) خارجیوں کا ظہور ہوا جنہوں نے نئے نئے عقائد ایجاد کیے نئے نئے بڑھتے رہے۔ قدر یہ فرقہ نکلا اس نے تقدیر کا انکار کیا۔ روافض نے علیحدہ دین گھڑ لیا اور اہل بیت (علیہم الرحمہ والرضوان) کی طرف ایسے ناپاک عقیدے منسوب کر دیئے۔ معتزلہ نکلے اور اسلام کو نئی شکل میں تبدیل کر کے محمدنات الامور اختیار کیے اور ان کے علاوہ بے شمار فرقے اٹھے حتیٰ کہ ہندوستان میں بھی یہ وباء پھیلی۔ اکبر نے نیا دین جاری کیا جس کا نام دین الہی رکھا جو حقیقت میں دین شیطانی تھا۔ آگے چل کر نیچری، چکرالوی، قادیانی، رضا خانی اور طرح طرح کے فرقے پیدا ہوئے کہ اللہ کی پناہ۔ ان سب قدیم اور جدید فتنوں اور پارٹیوں سے محفوظ رہنے اور خود کو راہِ مستقیم پر جمائے رکھنے کا صرف ایک طریقہ ہے جس کی حضور نے وصیت فرمائی اور وہ یہ کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر جسے رہنا جو جماعت اس طریقہ پر جمی ہو جس کی حضور نے وصیت فرمائی اور جسے ڈاڑھوں سے پکڑنے کو فرمایا بس وہی اور صرف وہی صراطِ مستقیم پر ہے جو پارٹی نکلے اس کو اسی معیار پر جانچنا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خلفاء راشدین کے طریقے پر ہے یا نیا طریقہ نکالا ہے؟ اگر اس طریقہ سے لپٹے ہوئے ہیں تو اہل باطل ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو خلفاء راشدین کی اتباع نصیب فرمائے۔

۴۳: حضرت عراباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور دل کانپ اٹھے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) یہ تو رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے۔ آپ ہم سے کسی چیز کا عہد لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں تم کو ایسی صاف ہموار زمین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔ اس سے وہ بٹے گا جو ہلاک ہونے والا ہوگا۔ جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ عنقریب شدید اختلاف دیکھے گا۔ تم پر میرا طریقہ اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کا طریقہ لازم ہے اس کو دانٹوں سے مضبوط پکڑ لینا اور تم پر اطاعت امیر لازم ہے خواہ وہ چشمی غلام ہو کیونکہ مومن تکمیل ڈالے اونٹ کی طرح ہوتا ہے جیسے چلایا جاتا ہے اطاعت کرتا ہے۔

۴۳: حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ وَ اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الشَّوَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ الرَّحْمَنَ بْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ اَعْنُ ضَمْرَةَ ابْنَ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ وَ السُّلَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ الْعُرْبَانَ بْنَ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ وَ عَطَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَ وَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ هَذِهِ لَمَوْعِظَةٌ مُودِعَ فَمَاذَا تَعْنَهُ اِنَّا قَالِ قَدْ تَرَكْنَاكَ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلَهَا كَنَهَارٌ هَالَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي اِلَّا هَالِكٌ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَبْرِي اِخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمُهَدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَ عَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَ اِنْ عَبْدًا خَبِيثًا فَاِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْاَنْفِ حَيْثُمَا قِيَدُ اِنْقَادًا.

۴۴: حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں جامع نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عریاض رضی اللہ عنہ نے پہلی کی مثل روایت ذکر کی۔

پاپ: بدعت اور جھگڑے سے بچنے کا بیان
۴۵: جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے جب رسول اللہ خطاب فرماتے تو آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا گویا کہ کسی لشکر سے خوف دلار ہے ہوں۔ فرماتے تمہاری صبح ایسی ہے تمہاری شام ایسی ہے (ایسی ہوگی) اور فرماتے کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں اور انکشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے۔ پھر فرماتے اما بعد! سب سے بہتر امر اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے سب سے بدترین کام دین میں نئی باتوں کا پیدا کرنا ہے اور ہر نئی بات گمراہی ہے اور فرماتے تھے جس شخص نے بعد وفات مال چھوڑا وہ اسکے ورثاء کا ہے اور جس نے قرض یا عیال چھوڑے وہ میرے ذمہ ہے۔

۴۶: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: دو چیزیں ہیں ایک کلام اور دوسرا طریقہ۔ پس سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔ خبردار نئی باتوں سے بچنا کیونکہ بدترین کام دین میں نئی چیزیں پیدا کرنا ہے جبکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ دھیان رکھنا کہ طویل طویل امیدیں باندھنے نہ لگ جانا مبادا تمہارے دل سخت ہو جائیں خبردار! وہ آنے والی (موت) قریب ہے دور تو وہ چیز ہے جو پیش آنے والی نہیں ہے۔ آگاہ رہو بد بخت وہ ہے جو

۴۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْمَسْمَعِيُّ ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ الْعُرْبَانِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى بنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بليغة فذَكَرَهُ نَحْوَهُ.

۷: بَابُ اجْتِنَابِ الْبِدْعِ وَالْجَدَلِ

۴۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتِ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحْمَرَتْ عَيْنَاهُ وَ غَلَا صَوْتُهُ وَ اشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْدِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبِّحَكُمْ مَسَاكِمٌ وَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَ السَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَ يَقْرُنُ بَيْنَ اضْتِعَابِ السَّبَابَةِ الْوُسْطَى ثُمَّ يَقُولُ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْأُمُورِ كِتَابُ اللَّهِ وَ خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَ شَرُّ الْأُمُورِ مُخَدَّثَاتُهَا وَ كُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كَانَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَائِلَهُ وَ مَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَعَلَى وَ أَلِيٍّ.

۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدَةَ بْنِ مَيْمُونِ الْمَدَنِيِّ أَبُو عَبِيدَةَ ثنا ابْنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقَيْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا هُمَا اثْنَانِ الْكَلَامُ وَ الْهَدْيُ فَأَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَ أَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ الْوَإِيَاكُمْ وَ مُخَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ شَرَّ الْأُمُورِ مُخَدَّثَاتُهَا وَ كُلُّ مُخَدَّثَةٍ بَدْعَةٌ وَ كُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ أَلَا لَا يَطُولُنَّ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَدٌّ فَتَقَسُّوْا قُلُوبَكُمْ إِلَّا أَنْ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ وَ إِنَّمَا

الجدل ثم تلا هذه الآية: ﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصْمُونَ﴾

الزخرف: ۱۵۸

یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصْمُونَ﴾

۴۹: حدثنا داود بن سليمان العنكري ثنا محمد بن

علي ابو هاشم ابن ابي خديش الموصلي قال حدثنا محمد

بن محض عن ابراهيم بن ابي غبلة عن عبد الله بن

الدائمي عن حذيفة قال قال رسول الله ﷺ لا يقبل الله

لصاحب بدعة صوما ولا صلاة ولا صدقة ولا حججا ولا

عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا يخرج من الاسلام

كما تخرج الشجرة من العجين.

۵۰: حدثنا عبد الله بن سعيد ثنا بشر بن منصور الخياط

عن ابي زيد عن ابي المغيرة عن عبد الله بن عباس قال

قال رسول الله ﷺ اني الله ان يقبل عمل صاحب بدعة

حتى يدع بدعته.

۵۱: حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي وهرؤن

بن اسحق قالانا ابن ابي فديك عن سلمة بن وردان

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم من ترك الكذب وهو باطل

بني له قصر في ربيع الجنة ومن ترك المزاء وهو

محقق بني له في وسطها ومن حسن خلقه بني له في

اغلاها.

۴۹: حضرت حذيفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: صاحب بدعت کا اللہ تعالیٰ روزہ نماز صدقہ

حج عمرہ جہاد فرض نفل (غرض کوئی بھی نیک عمل)

قبول نہیں فرماتے۔ وہ (بدعتی شخص) اسلام سے اس

طرح نکل جاتا ہے جس طرح بال آنے سے نکل جاتا

ہے۔

۵۰: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی

ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ

اس وقت تک بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کرتے

ہیں جب تک وہ بدعت نہ چھوڑے۔

۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص

جھوٹ کو باطل سمجھ کر ترک کر دے اس کے لئے اطراف

جنت میں محل تیار کیا جائے گا اور جو جھگڑے کو چھوڑ دے

گا۔ در آنحالیکہ وہ حق پر ہو اس کے لئے وسط جنت میں

محل بنایا جائے گا اور جو اپنے اخلاق اچھے کرے گا اس

کے لئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں محل تیار کیا جائے گا۔

تشریح ☆ (حدیث: ۴۵) اس باب کی احادیث میں بدعات اور جدال سے بچنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ بدعات

کو بدترین کام فرمایا۔ بدعت دین میں نئی ایجاد کا نام ہے۔ پس ہر وہ چیز جو گھڑی گئی ہو مرد دین نہ سمجھی جائے وہ بدعت نہیں

کہلائے گی اور اسی طرح وہ ملبوسات یا دنیاوی معاش سے متعلق چیزیں (مثلاً کھانے اور آلات وغیرہ بھی) جن

سے نبی نہ فرمائی ہو بدعت نہ ہوں گی۔ اس اصطلاحی مذموم سعی کا اطلاق بدعت کی تمام قسموں پر ہوتا ہے۔ اصطلاحی

بدعت کی اقسام۔ قسم اول: اعتقادی بدعت۔ جیسے شرک کی تمام قسمیں۔ ۲۔ قسم دوم: قولی بدعت۔ جیسے شرکیہ کلمات نو

ایجاد شرکیہ و طائف اور اورا۔ ۳۔ قسم سوم: فعلی بدعت۔ جیسے مبتدعین کے میاں میں کسی کے مرنے پر تیجہ دسواں

چالیسواں برسی وغیرہ مروجہ گھڑے ہوئے افعال۔ ۴۔ قسم چہارم۔ بدعت فی الثواب۔ جیسے وہ تمام قولی اور فعلی سنتیں جن

کے ترک (چھوڑنے) کو دین سمجھ لیا گیا ہو اور اگر ان سنتوں کو سستی اور کاہلی کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہو تو اسے گناہ کہتے ہیں بدعت نہ کہا جائے گا۔ بدعت اعتقاد یہی بعض قسمیں تو بالکل کفر ہیں اور بعض قسمیں تو کفر نہیں تاہم وہ ہر گناہ کبیرہ سے حتیٰ کہ قتل و زنا سے بڑھ کر گناہ ہیں اور اس قسم کی بدعتوں سے صرف کفر بڑا گناہ ہے۔ اس لیے کہ بدعت کرنے والا یہ دل میں خیال کرتا ہے کہ دین مکمل نہیں ہے بلکہ میں نے دین کامل کر دیا۔ یہ اللہ کی توفیق ہے اور بدعت کرنے والا رسول اللہ ﷺ کی تنقیص کرتا ہے۔ اس لیے کہ اس کا خیال ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا رخصت کو چھوڑ دیا تھا بالکل اسی طرح امام مالک، علامہ ابن قیم اور علامہ شاطیہ فرماتے ہیں کہ مبتدع حضور ﷺ کی تنقیص کرتا ہے اور مبتدع (بدعت کرنے والا) بدعت کر کے صحابہ کرام اور سلف صالحین کی توہین کرتا ہے اور بدعت کرنے والا ایک نئے موجد کی حیثیت سے سامنے آتا ہے۔ بدعت کے نقصان بے شمار ہیں اور بدعات پیدا ہوتی ہیں من گھڑت روایات اور ان جیسی دوسری چیزوں سے۔ جیسے حکایتیں، خواب اور اشعار وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کی خدا پرست علماء کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعات اور اہل دق کے ساتھ جھگڑنے سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے گناہ کے کاموں سے بھی ڈور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ان میں سے جھوٹ اور مسلمان کو گالی دینا اور اس کے ساتھ قتال کرنا یہ سب کام جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں سچ نیکی کا ذریعہ ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ (حدیث: ۴۹) میں بدعت کا بڑا نقصان بیان فرمایا کہ بدعت سے نماز، روزہ، حج، عبادت، فرضی اور نفلی کوئی قبولیت کا شرف حاصل نہیں کرتی اور واقعی ایمان میں خلل ڈالنے والی چیز بدعت ہے۔ اس باب میں بعض احادیث ضعیف ہیں۔

باب: (دین میں) عقل لڑانے سے

احتراز کا بیان

۵۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو انتزاعاً قبض نہیں فرمائیں گے کہ اسے لوگوں سے چھین لیں بلکہ علماء کو قبض کرنے کے ساتھ علم کو قبض فرمائیں گے جب کسی عالم کو اللہ باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جہلاء کو سردار بنا لیں گے ان جہلاء سے سوالات کئے جائیں گے وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بغیر ثبوت

۸: بَابُ اجْتِنَابِ الرَّأْيِ

وَالْقِيَاسِ

۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِذْرِيسَ وَ عَبْدِةُ وَ ابُو مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ وَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَ شُعَيْبُ بْنُ اَسْحَقٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ الْعَاصِ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اَنْتَزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَ لَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَاِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسَلُّوْا فَاْفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَ اَضَلُّوْا

۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ حَدَّثَنِي ابُو هَانِيَةَ وَ حَمِيْدُ بْنُ هَانِيَةَ

کے فتویٰ دیا جائے اس کا گناہ اس پر ہے جس نے اس کو فتویٰ دیا۔

۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم تین طرح کے ہیں جو ان کے علاوہ ہے وہ زائد ہے ایک آیت محکم دوسرے سنت متناول تیسرے میراث کے احکام۔

۵۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: صرف اسی کے مطابق فیصلہ کرنا جتنا تم جانتے ہو۔ جس چیز میں تمہیں اشکال واقع ہو جائے تو وقوف کرنا (یعنی تحقیق کرنا) یہاں تک کہ معاملہ کو واضح کر لو یا اس کے بارے میں مجھے لکھ دو۔

۵۶: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل کا معاملہ درست چلتا رہا۔ یہاں تک کہ ان میں قیدی عورتوں کی اولاد پھل پھول گئی۔ انہوں نے اپنی رائے سے (اس اولاد کے متعلق) فتوے دینا شروع کر دیئے خود بھی گمراہ ہوئے اوروں کو بھی گمراہ کیا۔

تشریح ☆ اس باب میں بغیر علم کے فتویٰ دینے کی مذمت بیان کی گئی ہے دوسری حدیث میں بغیر علم کے فتویٰ دینے کا وبال فتویٰ دینے والے پر بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے قیاس پر تکمیر فرمائی اور اس کو ان کی گمراہی کا سبب قرار دیا ہے مگر اس روایت ہی میں اس کا جواب موجود ہے۔ ابناء سبا (لوتھی کی اولاد) سے مراد غیر تربیت یافتہ اور نا حقیقت شناس لوگ ہیں جنہیں علمی فکری زندگی میں کوئی مقام حاصل نہیں ہوتا اسکے باوجود وہ اپنی کم ظرفی سے خود کو غیر معمولی حیثیت و صلاحیت کا مالک سمجھنے لگتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ایسے لوگ قیاس کرنے لگیں تو اس کا نتیجہ گمراہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ ایسے قیاس کے بارہ میں صحابہ کے اقوال بھی

الْحَوْلَانِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اجْتَبَى بَقِيَّةً غَيْرَ نَبِيٍّ فَإِنَّمَا أَثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ.

۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ خَدَّابِ بْنِ رَشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَجَعْفَرُ بْنُ غَوْنٍ عَنْ ابْنِ أَنْعَمٍ هُوَ الْإِفْرِيقِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَاهِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ فَمَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ (ضعيف)

۵۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ 'سَجَّادَةٌ' لَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ نَسِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ لَا تَقْضِينَ وَلَا تَفْصِلُنَّ إِلَّا بِمَا تَعْلَمُ وَإِنْ أَشْكَلَ عَلَيْكَ أَمْرٌ فَاقْفُ حَتَّى تَبَيَّنَهُ أَوْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فِيهِ.

(هذا المتن مما انفرد به المصنف)

۵۶: حَدَّثَنَا سُورِيدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ وَالْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَمْ يَزَلْ أَمْرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُعْتَدِلًا حَتَّى نَشَأَ فِيهِمُ الْمُؤَلَّدُونَ ابْنَاءَ سَبَايَا الْأُمَمِ فَقَالُوا بِالرَّأْيِ فَضَلُّوا وَاضْلُوا.

(و في الزوائد اسناده ضعيف)

موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے ایک موقع پر فرمایا: کونسا آسمان مجھے اپنے زیر سایہ رکھے گا اور کون سی زمین مجھے اٹھائے گی جب میں اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہوں گا اور حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ خود کو اصحاب رائے سے بچاؤ، وہ سنت کے دشمن ہیں، حدیث محفوظ رکھنے سے عاجز ہیں، اس لیے اپنی رائے سے کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ اگر دین قیاس سے حاصل کیا جاتا تو موزے کے نیچے کے حصے پر مسج کرنا اوپر کے حصہ پر مسج کرنے سے زیادہ بہتر ہوتا۔ ان ارشادات صحابہ کرامؓ کا مقصد اور غرض قیاس کی مخالفت سے احتیاط ہے کہ ہر کس و ناکس اس کا مدعی نہ بن جائے۔ کیونکہ ایک قیاس تو شرعی حجت ہے اور اس کے حجت ہونے پر تمام امت کا اتفاق ہے اور قرآن حکیم سے بھی ثبوت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اے عقلمندو! قیاس کرو اور حدیث سے بھی ثابت ہے کہ حضورؐ نے جب حضرت معاذؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ دونوں کو یمن کے ایک ایک علاقہ کا قاضی بنا کر بھیجا تھا اور دونوں سے دریافت کیا تھا کہ فیصلہ کس طرح کرو گے تو آپ کے استفسار کے جواب میں دونوں نے عرض کیا تھا کہ جب ہم سنت میں حکم نہ پائیں تو ایک معاملہ کو دوسرے پر قیاس کریں گے اور جو فیصلہ حق سے قریب تر ہوگا اس پر عمل کریں گے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں کی رائے درست ہے۔ اسی طرح نسائی سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نہانے کی حاجت ہو گئی اس نے نماز نہیں پڑھی اور آپ کے سامنے اس قصہ کو ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا، پھر ایک اور کو غسل کی حاجت ہو گئی اس نے تیمم کر کے نماز پڑھی اور آپ ﷺ کو آگاہ کیا، آپ نے اس کو بھی یہی فرمایا کہ تو نے ٹھیک کیا۔ اس سے جواز قیاس صاف ظاہر ہے کیونکہ اگر ان کو نص کی اطلاع ہوتی تو پھر بعد از عمل سوال کی ضرورت ہی نہ تھی۔ معلوم ہوا کہ انہوں نے قیاس پر عمل کر کے اطلاع دی اور آپ نے دونوں کی تحسین و تصویب فرمائی اور یہ بات مسلم ہے کہ کسی امر کو سن کر شارع علیہ السلام کا رد و انکار نہ فرمانا بالخصوص تصریحاً اس امر کی مشروعیت کا اثبات فرمانا شرعی دلیل ہے اور اس کی صحت پر یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ کے زمانہ میں صحابہ کرام نے قیاس کیا اور آپ نے اس کو جائز رکھا۔ ابو داؤد اور نسائی وغیرہ کتب حدیث میں اور بہت سی روایات موجود ہیں جو قیاس کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ تعجب ہے بعض لوگوں پر کہ احادیث سے ائمہ مجتہدین کی تقلید اور ان کے مقلدین پر طعن کرتے ہیں۔ اللہ پاک تعصب سے بچائے۔ وگرتہ کل روز قیامت معلوم ہو جائے کہ تقلید ائمہ و مجتہدین کرام کی رحمہم اللہ علم ہے یا جہل؟

تمام ائمہ کرام کا اجماع ہے کہ دلائل حقہ چار ہیں: (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول (ﷺ) (۳) اجماع امت

(۴) قیاس۔ قیاس شرعی کا انکار کرنا اور مقلدین کو متعصب کہنا کونسی خدمت حدیث ہے۔

چاپ: ایمان کا بیان

۹: بَابُ فِي الْإِيمَانِ

۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے کچھ اوپر ساٹھ یا ستر باب ہیں سب سے کم تکلیف وہ چیز کا راستہ سے ہٹانا اور سب سے زیادہ اور ارفع لا الہ الا اللہ کا کہنا ہے اور حیا (بھی) ایمان کا

۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِئِيُّ، ثنا وكيع ثنا سفيان عن سفيان بن عيينة عن عبد الله بن دينار عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ: الايمان بضع وستون أو سبعون بابا اذناها امانة الاذى عن الطريق و ارفقها قول: لا اله الا الله والحياء شعبة

من الایمان.

حصہ ہے۔

اسی طرح کی روایت ابو بکر بن ابی شیبہ کی سند سے بھی منقول ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، ح وَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَائِعٍ ثنا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ جَمِيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۵۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے ترک کی نصیحت کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: حیا تو ایمان کا حصہ ہے۔

۵۸: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي سُهَيْلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْخِيَاءِ فَقَالَ إِنَّ الْخِيَاءَ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.

۵۹: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر موجود ہے اور جہنم میں وہ شخص بھی (ہرگز) داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہے۔

۵۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خُرْدٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ مِنْ إِيْمَانٍ.

۶۰: ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب اللہ مومنین کو آگ سے خلاصی دے گا اور وہ مامون ہو جائیں گے تو تم میں سے کوئی دنیا میں اس طرح اپنے ساتھی کیلئے حق کے بارے میں اس طرح نہ جھگڑا ہوگا جس طرح مومنین اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جھگڑیں گے جو آگ میں داخل کئے جا چکے ہوں گے۔ نبی کریم نے فرمایا: وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے حج کرتے تھے آپ نے انکو جہنم میں داخل فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ اور جن کو تم ان میں سے پہچانتے ہو نکال لو۔ وہ انکے پاس آئیں گے اور انکو ان کی شکلوں سے پہچان لیں گے آگ نے

۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا مُعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَصَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ وَ آمَنُوا فَمَا مُجَادَلَةٌ أَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا أَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِزَيْبِهِمْ فِي إِخْوَانِهِمْ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يَصَلُّونَ مَعَنَا وَ يَصُومُونَ مَعَنَا وَ يُحْجُونَ مَعَنَا وَ يُحْجُونَ مَعَنَا فَادْخَلْتَهُمُ النَّارَ فَيَقُولُ أَذْهَبُوا فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ فَيَأْتُونَهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُورِهِمْ لَا تَأْكُلُ النَّارُ صُورَهُمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَصْفِ سَاقِيهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى

ان کی صورتوں کو نہ کھایا ہوگا۔ بعض ان میں سے وہ ہوں گے جن کو آگ نے نصف چنڈی تک پکڑ رکھا ہوگا بعض وہ ہوں گے جن کو گھٹنے تک پکڑا ہوگا۔ وہ مؤمنین ان کو نکال لیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے ان کو نکال لیا جن کا تو نے ہم کو حکم دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اسکو بھی نکال لو جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائیں گے اسکو بھی نکال لو جس کے دل میں نصف دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائیں گے اسکو بھی نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے جو اسکو سچ نہ جانے وہ قرآن کی یہ آیت پڑھ لے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾

۶۱: حضرت جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نوجوانی کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہم نے ایمان سیکھا قبل اس کے کہ قرآن سیکھیں پھر ہم نے قرآن سیکھا اس کی وجہ سے ہم ایمان میں بڑھ گئے۔

۶۲: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے دو گروہوں کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے ایک مرجیہ دوسرے قدریہ۔

۶۳: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی انتہائی سفید کپڑوں اور خوب سیاہ بالوں والا آیا۔ اس پر سفر کا کچھ اثر محسوس نہیں ہوتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو جانتا تھا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ وہ شخص حضورؐ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے رسول اللہؐ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ زانوں پر رکھ لئے۔ پھر کہنے لگا: اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: لا اِلهَ اِلَّا اللهُ اور محمد رسول اللہ کی

کعبیہ فَيُخْرِجُونَهُمْ 'فَيَقُولُونَ رَبَّنَا اخْرِجْنَا مِنْ قَدِّ امْرُوتنا ثُمَّ يَقُولُ اخْرِجُوا مِنْ كنانِ فِي قَلْبِهِ وَرَنُ دِينَارٍ مِنَ الْاِيْمَانِ ثُمَّ مَنْ كنانِ فِي قَلْبِهِ وَرَنُ نِصْفِ دِينَارٍ ثُمَّ مَنْ كنانِ فِي قَلْبِهِ مِنْقَالَ حَبِيبَةُ مِنْ خَرَدَلٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ هَذَا فَلْيَقْرَأْ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً يَضَاعِفْهَا وَيُوتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾

[النساء: ۴۰]

۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا حَمَادُ بْنُ نَجِيحٍ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ فَتَعَلَّمْنَا الْاِيْمَانَ قَبْلَ أَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَأَرَادَ دُنَا بِهِ اِيْمَانًا. (اسنادہ صحیح و رجال ثقات)

۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَزَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمَرْجِيَّةُ وَالْقَدْرِيَّةُ (ضعيف)

۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدٌ بِنَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدٌ سَوَادِ شَعْرِ الرَّاسِ لَا يَرَى عَلَيْهِ أَثْرَ سَفَرٍ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ قَالَ فَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدْرَكَتْهُ إِلَى رُكْبَتِهِ وَ

وَضَعُ يَدَيْهِ فَخِذَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: " شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَ آيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَ صَوْمُ رَمَضَانَ وَ حَجُّ الْبَيْتِ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ! (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ " أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَ مَلَكَيْتِهِ وَ رُسُلِهِ وَ كُتُبِهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ الْقَدْرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ " قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللهُ كَمَا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَأْتَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَارَتُهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا (قَالَ وَ كَيْفَ يَعْنِي تَلِدُ الْعَجْمُ الْعَرَبِ) وَ أَنْ تَرَى الْجُفَاءَ الْعَالَةَ رِغَاءَ الشَّاةِ يَطْأُونَ فِي الْبِنَاءِ " قَالَ ثُمَّ قَالَ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثِ أَتَدْرِي فَقَالَ أَتَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ؟ " قُلْتُ اللهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ بِعِلْمِكُمْ مَعَالِمِ دِينِكُمْ.

گوای دینا نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس شخص نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ عمر فرماتے ہیں کہ ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: یہ کہ تو اللہ پر اسکے فرشتوں پر اسکی نازل کردہ کتابوں پر اسکے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا سوال بھی خود کرتا ہے اور جواب کی تصدیق بھی خود کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے محمد! احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے (اور اس سے کم درجہ یہ ہے) کہ اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے سوال کیا۔ قیامت کب واقع ہوگی۔ آپ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا اسکی علامات کیا ہیں؟ آپ نے جواب دیا: یہ کہ لونڈی اپنے سردار کو جنے (وکج) کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ عجمی باندیاں عربوں کی اولاد جنیں) اور یہ کہ تو دیکھے ننگے جسم، ننگے پاؤں چرواہوں کو کہ وہ تقاضا کریں بڑے بڑے محلات بنانے میں۔ عمر فرماتے ہیں کہ پھر آپ مجھے تین دن کے بعد ملے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ آدمی کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ جبریل تھے تم کو تمہارے دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔ ۶۳: ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ایک دن لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے انکے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ تعالیٰ اسکے فرشتوں، اسکی کتابوں، اسکے رسولوں اور (موت

۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَارِذًا النَّاسِ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے بعد) اسکی ملاقات پر ایمان لائے اور قیامت کے دن زندہ ہونے پر ایمان لائے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، فرض نماز کو قائم کرے، فرض کی گئی زکوٰۃ کو ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! قیامت کب واقع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: پوچھے جانے والے کو پوچھنے والے سے زیادہ معلوم نہیں۔ لیکن میں تم سے اسکی علامات بیان کر دیتا ہوں جب لوٹدی اپنی سیدہ کو جنے تو یہ اس (قیامت) کی علامات میں سے ہے اور جب بکریوں کو چرانے والے عمارتوں میں تباہی کرنے لگیں تو یہ اسکی علامات میں سے ہے (قیامت کے وقوع کا علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ...﴾

۶۵: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان معرفت قلب کا نام ہے زبان سے کہنے اور اعضا سے عمل کرنے کا نام ہے۔

ابو الصلت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سند کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر یہ سند مجنون پر پڑھی جائے تو وہ تندرست ہو جائے۔

۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے

ما الْإِيمَانُ؟ قَالَ "أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَبِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ" قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ "أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتَأْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ" قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ "أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ" قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ "مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأَحَدُّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَكَلَّتِ الْأُمَّةُ رَبِّهَا فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبَنِيَانِ فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خُمْسٍ لَا يُعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ فَتَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾

۱۳۴: ۱

۶۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثنا عبد السلام بن صالح أبو الصلت الهدوي ثنا علي بن موسى الرضا عن أبيه عن جعفر بن محمد عن أبيه عن غلب بن الحسين عن أبيه عن علي بن أبي طالب قال قال رسول الله ﷺ "الإيمان معرفة بالقلب وقول باللسان وعمل بالأركان قال أبو الصلت لو قرئ هذا الإسناد على مجنون لبرأ (إسناده ضيف بضعف أبي الصلت)

۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا

بھائی کیلئے (راوی کہتے ہیں یا فرمایا اپنے پڑوسی کیلئے) بھی وہ ہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے بچے والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو تو کیا میں تم کو ایسی چیز پر دلالت نہ کر دوں کہ جب تم اسکو کرو گے آپس میں محبوب ہو جاؤ گے۔ اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔

۶۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے۔

۷۰: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا: جو دنیا سے اس حال میں جدا ہو کہ ایک اللہ کے لئے اخلاص کرنے والا اور اس کا شریک ٹھہرائے بغیر اس کی عبادت کرنے والا ہو اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر دنیا سے جدا ہوا ہو تو وہ اس حال میں مرا کہ اللہ اس سے راضی ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اللہ کا دین ہے جس کو رسول اللہ لے کر آئے اور اپنے

يُؤْمِنُ أَخَذَ كُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ (أَوْ قَالَ لِجَارِهِ) مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَكَيْفٌ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تُحَابِبُوا أَوْ لَا أَذْلكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفَشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ."

۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا عَفَّانُ تَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، تَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " سَبَّابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ."

۷۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ تَنَا أَبُو أَحْمَدُ أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْإِخْلَاصِ لِلَّهِ وَحُدَّةٍ وَ عِبَادَتِهِ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِتْيَاءِ الزَّكَاةِ مَاتَ وَاللَّهُ عَنْهُ رَاضٍ"

(فی الزوائد: هذا اسناد ضعيف)

قَالَ أَنَسٌ وَ هُوَ دِينُ اللَّهِ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ

پروردگار کی طرف سے اس کو پہنچا دیا باتوں کے پھیل جانے اور خواہشات کے مختلف ہو جانے سے پہلے۔

اور اسکی تصدیق کتاب اللہ کے اس حصہ میں ہے جو آخر میں نازل ہوا۔ اللہ فرماتے ہیں: ﴿فَإِنْ تَابُوا﴾ (حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مراد بتوں اور ان کی عبادت کا

چھوڑنا ہے): ﴿وَاقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ...﴾

دوسری آیت میں فرمایا کہ اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

ابو حاتم فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن انس کے واسطے سے بھی اس طرح کی روایت منقول ہے۔

۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔

۷۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔

۷۳: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ایک اہل ارجا (مرجہ) دوسرے اہل قدر (قدریہ)

الرُّسُلُ وَبَلَّغُوهُ عَنْ رَبِّهِمْ قَبْلَ هَرَجِ الْأَحَادِيثِ وَاجْتِلَافِ الْأَهْوَاءِ.

وَتَصَدِّقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ يَقُولُ اللَّهُ ﴿فَإِنْ تَابُوا﴾ قَالَ خَلَعَ الْأَوْثَانَ وَعِبَادَتِهَا ﴿وَاقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ﴾

[التوبة: ۱۰]

وَقَالَ فِي آيَةِ أُخْرَى ﴿فَإِنْ تَابُوا وَاقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَآخُو أَنْكُمْ فِي الدِّينِ﴾

[التوبة: ۱۱]

حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى الْعَيْسِيُّ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ مِثْلَهُ. (ضعيف)

۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنِ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ (هرج الاحاديث) كثرتها واختلاطها

۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنِ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ"

۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اللَّيْثِ ثَنَا نَزَارُ بْنُ حَيَّانَ عَنِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "صَنَفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لِهَمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ أَهْلُ الْأَرْجَاءِ وَأَهْلُ الْقَدْرِ"

۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ الْبُخَارِيُّ سَعِيدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا
 الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ
 عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
 الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ .
 ۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان بڑھتا اور کم
 ہوتا ہے۔

(فی الزوائد اسنادہ ہذا الحدیث ضعیف) یہ حدیث ضعیف ہے۔

۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ الْبُخَارِيُّ ثَنَا الْهَيْثَمُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ
 عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَثْمَانَ عَنِ الْخَارِثِ أَظْنَهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي
 الدَّرْدَاءِ قَالَ الْإِيمَانُ يَزْدَادُ وَيَنْقُصُ .
 ۷۵: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔

تشریح ☆ (حدیث: ۵۷) ایمان کو ایمان اس لیے کہتے ہیں کہ مؤمن اپنے ایمان کی وجہ سے اپنے آپ کو دوزخ
 سے امن دیتا ہے۔ ایمان کا معنی یقین کے ہیں۔ ایمان کے ساتھ یا ستر سے زیادہ دروازے ہیں۔ بضع کے مختلف معانی
 ہیں: (۱) تین سے لے کر دس تک کے درمیان عدد اس کا مصداق ہیں (۲) شروع سے دس تک (۳) شروع سے نو تک
 (۴) دو سے دس تک (۵) اس کا مصداق سات ہے اور یہ آخری قول راجح ہے کیونکہ بعض روایات میں سبع و سبعون بھی آیا
 ہے۔ پھر علامہ عینی کی تحقیق کے مطابق ان شعبوں کی تفصیل یوں ہے کہ یہ شعبے کچھ دل سے متعلق ہیں۔ کچھ زبان سے
 کچھ جوارح اور اعضاء سے متعلق ہیں۔ دل سے متعلق شعبے تیس ہیں: (۱) ایمان بذات اللہ و صفات یعنی اللہ کی ذات اور
 اس کی صفات پر ایمان لانا (۲) عالم کے حدود پر ایمان (۳) ملائکہ پر ایمان لانا (۴) کتابوں پر ایمان لانا (۵) رسولوں پر
 ایمان لانا (۶) تقدیر پر ایمان لانا (۷) قیامت پر ایمان لانا (۸) ایمان بالجنت (۹) جہنم پر ایمان لانا (۱۰) اللہ تعالیٰ سے
 محبت (۱۱) اللہ ہی کے لیے محبت اور بغض رکھنا (۱۲) نبی سے محبت رکھنا (۱۳) الاخلاص (۱۴) توبہ (۱۵) خوف (۱۶) امید
 (۱۷) مایوسی کا چھوڑنا (۱۸) شکر (۱۹) وعدہ پورا کرنا (۲۰) صبر (۲۱) تواضع (۲۲) رحمت و شفقت (۲۳) رضا بر قضاء یعنی اللہ
 تعالیٰ کی طرف سے جو پیش آئے اس پر راضی رہنا (۲۴) توکل (۲۵) خود بینی اور خود پسندی کو چھوڑنا (۲۶) حسد کو چھوڑنا
 (۲۷) حسد یعنی رلی دشمنی کو چھوڑنا (۲۸) ہر ناجائز عمل کو چھوڑنا (۲۹) بدظنی کو ترک کرنا (۳۰) حسب جاہ و حسب مال یعنی مال کی
 محبت اور شہرت کی محبت کو چھوڑنا۔ زبان سے متعلق شعبے سات ہیں: (۱) حکم تو حید پڑھتے رہنا (۲) تلاوت قرآن پاک
 (۳) علم دین حاصل کرنا (۴) علم دین دوسروں کو پڑھانا (۵) دعا مانگنا (۶) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا (۷) لغو اور فضولیات سے
 زبان کو بچانا۔ جوارح سے متعلق شعبے۔ ان کی پھر تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم اپنی ذات کے متعلق: (۱) طہارت بدنیہ
 (۲) نماز قائم کرنا (۳) اللہ کے راستے میں خرچ کرنا (۴) روزہ (۵) حج اور عمرہ (۶) اعتکاف کرنا (۷) لیلۃ القدر تلاش کرنا
 (۸) نذر پوری کرنا (۹) قسم کی حفاظت کرنا تاکہ نہ ٹوٹے (۱۰) کفارہ ادا کرنا قسم کا ہو یا روزہ توڑنے کا یا کسی اور قسم کا ہو
 (۱۱) ستر عورت (۱۲) قربانی کرنا (۱۳) جنازہ کی نماز اور تجہیز و تکفین کرنا (۱۴) قرض ادا کرنا (۱۵) معاملات میں سچ اور
 دیانت کا ہونا (۱۶) گواہی ادا کرنا (۱۷) دوسری قسم جو ساتھ رہنے والے ہیں ان سے متعلق ایمان کے شعبے: (۱) نکاح کے
 ذریعے پاکدامنی حاصل کرنا (۲) بال بچوں اور خادموں کے حقوق ادا کرنا (۳) ماں باپ کی خدمت کرنا (۴) اولاد کی اچھی

تربیت کا خیال کرنا کہ وہ مضبوطی سے دین پر قائم رہے اور برے ماحول کی وجہ سے بگڑ نہ جائے (۵) صلہ رحمی (۶) مولیٰ موالاة اور مولیٰ عقاقد کے حقوق ادا کرنا۔ تیسری قسم عوام سے متعلق (۱) اللہ تعالیٰ بادشاہ یا حکام بنا دیں تو اس کا انتظام عدل و انصاف سے کرنا (۲) اجتماعی معاملات میں جماعت مسلمین کا اتباع کرنا (۳) اولی الامر کی اطاعت۔ اولی الامر میں حکام اور فقہاء دونوں آجاتے ہیں (۴) لوگوں میں آپس میں اصلاح کا خیال رکھنا اور ضرورت پڑنے پر باغیوں سے لڑنا (۵) نیکی پر مسلمان کی امداد کرنا (۶) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (۷) حدود و شرعیہ کو قائم کرنا (۸) جہاد فی سبیل اللہ (۹) امانت مالک کو ادا کرنا (۱۰) کسی کو قرض حسہ دینا (۱۱) ہمسائے کی عزت کرنا (۱۲) ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا (۱۳) فضول خرچی چھوڑنا (۱۴) کوئی سلام کرے تو اس کا جواب دینا (۱۵) کوئی چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کو برحکم اللہ کہنا (۱۶) راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا۔ یہ سب قسمیں ملا کر ستر شعبے ہو جاتے ہیں اور حیات تو ایمان کا خاص شعبہ ہے۔ نیز ایمان میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے اور اعمالِ حسنہ سے ایمان زیادہ ہوتا ہے اور اعمالِ سیئہ سے ایمان میں کمی بھی واقع ہو جاتی ہے۔ (حدیث: ۶۳) یہ حدیث جبرئیل کے نام سے مشہور ہے الا یہ تمام عبادات ظاہر اور باطنی پر مشتمل ہے۔ شریعت کے تمام علوم کو حاوی ہے جس طرح سورۃ فاتحہ کو اتم القرآن کہتے ہیں اسی طرح اس حدیث کو ام الحدیث کہنا زیبا ہے۔ بسا اوقات حضرات صحابہ کرامؓ اور باہر رسالت کے رعب کی وجہ سے کچھ دریافت نہیں کر سکتے تھے اور یہ چاہا کرتے تھے کہ کوئی دیہاتی آجائے اور وہ کچھ دریافت کر لے تو ہم کو بھی علم دین سے واقفیت ہو جائے۔ اسی رعب کو ذور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا تا کہ وہ اپنے حال سے بھی تعلیم دیں اور سوال سے بھی۔ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوالات میں سے ایک سوال احسان کے بارے میں ہے کہ احسان کیا ہے؟ تو سید عالمؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ تم کو حاصل نہیں تو کم از کم یہ سمجھ کر تو ضرور ہی عبادت کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ ایسا تصور کرنے سے عبادت صحیح صحیح ادا ہوگی۔ اس کے بعد اس سائل نے عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو اس کے جواب میں آپؑ نے فرمایا: اس سلسلہ میں میں اور تم برابر ہیں۔ اُس نے دوبارہ سوال کیا کہ اس کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ آپؑ نے نشانیاں بتا دیں۔ اول یہ کہ عورتیں ایسی لڑکیاں جتنے لگیں جو اپنی ماؤں پر سرداری کریں یعنی ایسی اولاد پیدا ہونے لگے جن کے اخلاق بہت گرے ہوئے ہوں اور جو تہذیب سے بہت ذور ہوں۔ لڑکی کا ذکر بطور مثال کے ہے ورنہ لڑکی اور لڑکے دونوں مراد ہیں۔ ان تلسد الامة ربتھا کے اور معنی بھی بیان کیے گئے ہیں۔

باب: تقدیر کے بیان میں

۱۰: بابُ فی القَدْرِ

۷۶: عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ہم سے بیان فرمایا اور وہ سچے اور تصدیق کئے گئے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ تخلیق ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رکھا جاتا ہے پھر جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کرتا ہے اسی مدت تک پھر گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے اسی مدت تک پھر اللہ

۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ غَبِيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الشَّادِقُ الْمَصْدُوقُ

اسکی طرف ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں جس کو چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا عمل عمر رزق اور بد بخت ہونا یا خوش بخت ہونا لکھ دو۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کوئی اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اسکے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھا ہوا اس پر سبقت کر جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا سا عمل کر بیٹھتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسکے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھا ہوا اس پر سبقت کر جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کر لیتا ہے (نتیجتاً) جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۷۷: حضرت ابن دلیمی فرماتے ہیں کہ میرے جی میں تقدیر کے بارے میں کچھ شبہات پیدا ہوئے مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھ پر میرا دین اور معاملہ یہ خیالات بگاڑ نہ دیں۔ میں ابی بن کعب کے پاس آیا اور عرض کی: اے ابو المنذر! میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ شبہات پیدا ہوئے ہیں مجھے اپنے دین اور معاملہ (کے خراب ہونے کا) ڈر ہوا ہے مجھے تقدیر کے متعلق کوئی حدیث بیان کیجئے۔ ممکن ہے اللہ مجھے اس سے نفع دے۔ انہوں نے فرمایا: اگر اللہ اہل سما وارض کو عذاب دینا چاہیں تو عذاب دے سکتے ہیں تب بھی وہ ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے اور اگر ان پر رحم کرنا چاہیں تو اسکی رحمت ان کیلئے ان کے عملوں سے بہتر ہوگی اور اگر تیرے پاس مثل احد پہاڑ کے سونا ہو یا مثل احد پہاڑ کے مال ہو اور تو اسے اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے تو وہ تیری طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ تو تقدیر پر ایمان لے آئے۔ پس جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی تجھ سے نلنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت تجھ سے نل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی۔ اگر تو اس

إِنَّهُ يُجْمَعُ خَلْقٌ أَحَدِكُمْ فِي بَطْنِ أُمَّةٍ أَرْبَعِينَ ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَتَّبِعُ اللَّهُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَوْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَقُولُ أَكْتُبَ عَمَلَهُ وَ أَجَلَهُ وَ رِزْقَهُ وَ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَ أَنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.

۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سِنَانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحَمِصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّبَلِيِّ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هَذَا الْقَدْرِ خَشِيتُ أَنْ يُفْسِدَ عَلَيَّ دِينِي وَ أَمْرِي فَاتَيْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ أبا الْمُنْبَرِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هَذَا الْقَدْرِ فَخَشِيتُ عَلَيَّ دِينِي وَ أَمْرِي فَحَدَّثَنِي مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَلَبَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَ أَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَ هُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَ لَوْ رَحِمَهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَ لَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدُ ذَهَبًا أَوْ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدُ تَنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ فَتَعْلَمَ أَنْ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخِطِّكَ وَ أَنْ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَ إِنَّكَ إِنْ مِتَّ عَلَيَّ غَيْرَ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ وَ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَأْتِيَ أَحْيَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَسْأَلَهُ فَاتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا قَالَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ قَالَ

یقین کے علاوہ کسی اور یقین پر مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔
 تجھ پر کوئی حرج نہیں کہ تو میرے بھائی عبداللہ بن مسعود کے پاس جائے اور ان سے سوال کرے۔ میں عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے ابی بن کعب کی طرح فرمایا اور مجھ سے کہا کہ کوئی حرج نہیں کہ تم حدیفہ کے پاس جاؤ اور سوال کرو۔ میں حدیفہ کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا انہوں نے اسی طرح کہا جیسے عبداللہ نے کہا تھا اور فرمایا کہ زید بن ثابت کے پاس جاؤ۔ میں زید بن ثابت کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر اللہ اہل آسمان و زمین کو عذاب دینا چاہیں تو وہ انکو عذاب دے سکتے ہیں تب بھی وہ ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے اور اگر ان پر رحم کرنا چاہیں تو اسکی رحمت ان کیلئے انکے عملوں سے بہتر ہوگی اور اگر تیرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا یا اُحد پہاڑ کے مثل مال ہو اور تو اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے وہ تیری جانب سے قبول نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ تو مکمل تقدیر پر ایمان لائے۔ جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی وہ تجھ سے نکلنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت تجھ سے نکل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی اور اگر تو اسکے علاوہ کسی عقیدہ پر مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔

۷۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا جنت یا جہنم میں ٹھکانہ لکھا جا چکا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم اسی پر تکیہ نہ کر لیں (اور عمل چھوڑ دیں) آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ عمل کرتے رہو اور تکیہ کر کے نہ بیٹھے رہو ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپ نے پڑھا: مگر جس نے مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھائی کی تصدیق کی تو آسان کر دیں گے ہم اس کو واسطے آسانی کے اور جس

لِي وَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَأْتِي حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاتَيْتُ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَقَالَ أَيْتُ زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَاتَيْتُ زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمُورِيَةَ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ لَكُنَّا رَحِمَةً خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا أَوْ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٍ ذَهَبًا تُفِيقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبَلَهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ فَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَ أَنْتَ إِنْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ.

بھی وہ ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے اور اگر ان پر رحم کرنا چاہیں تو اسکی رحمت ان کیلئے انکے عملوں سے بہتر ہوگی اور اگر تیرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا یا اُحد پہاڑ کے مثل مال ہو اور تو اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے وہ تیری جانب سے قبول نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ تو مکمل تقدیر پر ایمان لائے۔ جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی وہ تجھ سے نکلنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت تجھ سے نکل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی اور اگر تو اسکے علاوہ کسی عقیدہ پر مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔

۷۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَ كَيْعُ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ مُحَمَّدٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ كَيْعُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُيَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ عُوذُ فَهَكَتُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفَلَا تَنْكِلُ؟ قَالَ لَا أَعْمَلُوا وَلَا تَتَكَلَّمُوا فَكُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَ اتَّقَى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيْرُهُ لِيُسْرَى وَ أَمَّا مَنْ بَخِلَ وَ اسْتَعْنَى وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنَى

فَسُنِّيْبِرُهُ لِلْعُسْرَى. ﴿

| الليل: ۵۱-۱۱۰

نے بخل کیا اور لا پرواہی برتی اور اچھائی کی تکذیب کی تو آسان کر دیں گے ہم اس کو مشکلات کے لئے۔

۷۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک تندرست مؤمن اللہ کے نزدیک کمزور مؤمن سے زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے ہر چیز میں بھلائی طلب کر جو تجھے نفع دے اس میں رغبت کر اور اللہ سے مدد مانگ اور دل نہ ہار اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یوں نہ کہہ اگر میں اس اس طرح کر لیتا۔ بلکہ یہ کہہ کہ جو اللہ نے مقدر کر دیا اور جو اس نے چاہا کیا۔ کیونکہ ”اگر“ شیطان کا کام شروع کر دیتا ہے۔

۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ سے خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: آدم اور موسیٰ علیہما السلام میں بات ہوئی۔ موسیٰ نے فرمایا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں آپ نے ہمیں رسوا کر دیا اور اپنے گناہ کی وجہ سے جنت سے نکال دیا۔ آدم نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ! اللہ نے آپ کو اپنے کلام کیلئے منتخب فرمایا اور اپنے دستِ قدرت سے آپ کیلئے تورات تحریر کی تم مجھے ایسے معاملہ پر ملامت کرتے ہو جو اللہ نے میری تخلیق سے چالیس سال قبل میرے لئے مقدر فرما دیا تھا۔ (اسی طرح) آدم موسیٰ پر غالب آگئے۔ آدم موسیٰ پر غالب آگئے۔ آدم موسیٰ پر غالب آگئے۔

۸۱: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ ایمان لائے چار چیزوں پر اللہ وحدہ لا شریک پر اور میرے رسول ہونے پر، موت کے بعد زندہ ہونے پر اور تقدیر پر۔

۸۲: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب

۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِئِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَ لِي كُلِّ خَيْرٍ آخِرُ صُ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَ اسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَ لَا تَحْجِزْ فَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا وَ لَكِنْ قُلْ قَدَرَ اللَّهُ وَ مَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنْ لَوْ تَفَتَّحَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ.

۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدِ بْنِ كَثَابٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَ بِنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَجَّ آدَمُ وَ مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُوْنَا خَيْبَتَنَا وَ أَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ فَقَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسَى اضْطَلَمَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَ حَطَّ لَكَ التَّوْرَةَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرِ قَدَرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَلَا تَأْتِي.

۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ بِاللَّهِ وَ خُدَّةِ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْقَدْرِ.

۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا

وَبِيعَ ثَنَا طَلْحَةَ بَنُ يَحْيَى بَنُ طَلْحَةَ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْهِ
عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
جَنَازَةِ غُلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَوْبِي بِهَذَا عَضْفُورٍ مِنْ عَصَا فَيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْملِ
السُّوءَ وَلَمْ يَلِدْ رُكَّةً قَالَ أَوْغَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ؟ إِنْ
اللَّهُ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ
آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ
آبَائِهِمْ.

۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا
وَبِيعَ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمَخْزُومِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ
مُشْرِكُوا قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا
مَسَّ سَقَرٍ بِمَا كَلْتُمْ شَيْءًا خَلَقْتَهُ بِقَدْرِكُمْ﴾ | النمر: ۴۸، ۴۹

۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ
لَهَا شَيْئًا مِنَ الْقَدْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
مَنْ تَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ
يَتَكَلَّمْ فِيهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْهُ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا هَارِثُ بْنُ سَيَّانٍ
ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ فَذَكَرَهُ لَنَا نَحْوَهُ.

(فی الزوائد اسنادہ ہذا الحدیث ضعیف)

۸۵: حَدَّثَنَا غُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ
أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

رسول اللہ کو انصار کے ایک لڑکے کے جنازہ پر بلایا
گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جنت کی چڑیوں
میں سے اس چڑیا کے لیے خوشخبری ہے کہ اس نے برا کام
نہیں کیا اور نہ اس سے گناہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: اس کے
علاوہ کچھ کہو عائشہ۔ اللہ نے جنت کے لئے اہل تخلیق فرما
لئے ہیں جن کو اس نے جنت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ جس
وقت کہ وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور آگ کے لئے
بھی اہل پیدا فرمائے ہیں جن کو اس نے اس وقت جہنم کے
لئے پیدا فرمایا تھا جب وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔

۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ قریش کے مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدیر کے
مسئلہ میں جھگڑے کے لئے آئے۔ تو یہ آیت نازل
ہوئی: جس دن وہ آگ میں ڈالے جائیں گے اپنے
چہروں کے بل۔ چکھو جہنم کا لمس۔ ہم نے ہر چیز کو انداز
سے پیدا فرمایا۔

۸۴: حضرت ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کے پاس آئے اور ان سے تقدیر کے متعلق کچھ
اشکال ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ فرما رہے تھے: جس نے
تقدیر میں کسی قسم کا کلام کیا اس سے قیامت کے دن پوچھا
جائے گا اور جس نے اس کسی قسم کا کلام نہیں کیا اس سے
اس کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔

ابو الحسن القطان اس کے مثل یحییٰ بن عثمان
سے نقل کرتے ہیں۔

۸۵: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے
ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ اپنے

خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَ هُمْ يَخْتَصِمُونَ فِي الْقَدْرِ فَكَانُوا يُقْفَلِي وَجْهَهُ حَبَّ الرُّمَّانِ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ: "بِهَذَا أَمَرْتُمْ أَوْ لِهَذَا خَلِقْتُمْ تَضْرِبُونَ الْقُرْآنَ بَعْضُهُ بِنَعْصِ بِهَذَا هَلَكْتَ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ" قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو مَا غَمَطْتُ نَفْسِي بِمَجْلِسٍ تَخَلَّفْتُ فِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غَمَطْتُ نَفْسِي بِذَلِكَ الْمَجْلِسِ وَ تَخَلَّفِي عَنْهُ .

(فی الزوائد هذا اسناد صحيح رجاله ثقات)

۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي خَيْتَةَ أَبُو خَنَابِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوِي وَ لَا طَيْرَةَ وَ لَا هَامَةَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْبَعِيرُ يَكُونُ بِهِ الْجَرَبُ فَيَجْرِبُ الْإِبِلُ كُلُّهَا قَالَ ذَلِكَ الْقَدْرُ لَمَنْ أَجْرَبَ الْأَوَّلُ .

(فی زوائد هذا اسناد ضعيف)

۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الْخَزَّازُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمَسَاوِرِ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ غَدِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ حَاتِمِ الْكُوفَةِ آتِيَاهُ لِي نَقِرَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقُلْنَا لَهُ حَدِيثًا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ابْنِ حَاتِمِ اسْلِمِ نَسَلِمُ قُلْتُ وَ مَا الْإِسْلَامُ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّي رَسُولُ اللَّهِ وَ تُؤْمِنُ بِالْأَقْدَارِ كُلِّهَا خَيْرَهَا وَ شَرِّهَا خُلُوقَهَا وَ مَرَمَهَا

اصحاب کے پاس آئے۔ وہ تقدیر کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ غصہ کی وجہ سے یوں محسوس ہوا کہ آپ کے چہرے میں انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ فرمایا: کیا تمہیں اسکا حکم دیا گیا یا تم اس چیز کیلئے پیدا کئے گئے ہو؟ تم قرآن کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے مقابلہ میں بیان کرتے ہو۔ اسی کام کے سبب تم سے پہلی امتیں ہلاک ہوئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے کسی مجلس کے بارے میں اتنا نہیں چاہا کہ میں اس سے بچا رہوں جتنا اس مجلس کے متعلق چاہا (تاکہ نبی ﷺ کی ناراضگی سے بچتا)۔

۸۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں بد فالی کی کوئی حقیقت نہیں ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک بدوی شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ کو معلوم ہے کہ جس اونٹ کو خارش لگی ہو وہ تمام اونٹوں کو خارش لگا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تقدیر ہے ورنہ پہلے کو کس نے خارش لگائی؟

۸۷: حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ عدی بن حاتم کوفہ آئے۔ ہم اہل کوفہ کے فقہاء کی جماعت میں انکے پاس آئے اور کہا کہ ہم سے ایسی حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے حضور اقدس سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نبی کے پاس آیا۔ انہوں نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لے مامون ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو شہادت دے لا الہ الا اللہ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور تو ایمان لائے ہر قسم کی تقدیر پر خواہ اچھی

(فی زوائد هذا اسناد ضعيف)

۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اسَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَابِيِّ عَنْ غَنِيمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ الرَّيْشَةِ تَقْلِبُهَا الرِّيحُ بِقَلَابَةٍ.

۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يَعْلى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جَارِيَةً أَعْرَزُ عَنْهَا؟ قَالَ "سَيَأْتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا فَاتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ قَدْ حَمَلَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّرَ لِنَفْسِ شَيْءٍ إِلَّا هِيَ كَأَنَّهُ"

۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبُرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيُحْرَمَ الرِّزْقَ بِخَطِيئَةٍ يَعْلَمُهَا.

۹۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَفَّابُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ جُعْشَمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ فِيمَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَجَدْتُ بِهِ الْمَقَاوِرَ أَمْ فِي أَمْرِ مُسْتَقْبَلٍ؟ قَالَ بَلْ فِيمَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَجَدْتُ بِهِ الْمُقَادِيرَ وَكُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ.

(فی الزوائد فی اسنادہ مقال)

۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَنْصَلِيُّ ثَنَا ثَقِيفَةُ بْنُ

ہو یا بری پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔

۸۸: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قلب کی مثال پر کی طرح ہے جس کو ہوائیں کسی میدان میں الٹ پلٹ کرتی ہوں۔

۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک صاحب نبی اکرم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ایک لونڈی ہے کیا میں اس سے عزل کر لوں؟ آپ نے فرمایا: اس (لونڈی) کو وہی کچھ پیش آئے گا جو اس کے لئے مقدر ہو چکا۔ تھوڑے عرصہ بعد وہ صاحب آئے اور کہا کہ لونڈی حاملہ ہو گئی ہے۔ نبی اکرم نے فرمایا: نفس کے لئے جو چیز مقدر کی گئی ہے وہی واقع ہوتی ہے۔

۹۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلائی عمر کو زیادہ کر دیتی ہے اور تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز نہیں لوٹاتی اور آدمی رزق سے اپنی اس خطا کی وجہ سے محروم کر دیا جاتا ہے جس کو وہ کر بیٹھتا ہے۔

۹۱: حضرت سراقہ بن جعشم فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! عمل اس بازے میں ہوتا ہے جس کے متعلق قلم خشک ہو چکا اور اندازے کئے جا چکے یا ایسے امر کے متعلق عمل ہوتا ہے جو آئندہ آنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: (عمل) اس بازے میں ہوتا ہے جس کے متعلق قلم خشک ہو چکا اور اندازے کئے جا چکے اور ہر ایک کو سہولت دی گئی ہے اس کام کے لئے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا۔

۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

النولید عن الأوزاعی عن ابن جریج عن أبی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ إن مجوس ہذہ الأمة المکذّبون بأقدار اللہ إن مرضوا فلا تغوؤوہم وإن ماتوا فلا تشہدوہم وإن لقیتموہم فلا تسلّموا علیہم۔

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے مجوسی وہ ہیں جو اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والے ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازوں پر نہ جاؤ اور اگر تم ان سے ملو تو سلام نہ کرو۔

تشریح ☆ (حدیث: ۷۶) تقدیر برحق ہے اس پر ایمان لانا فرض ہے جو تقدیر پر ایمان نہ لائے ہرگز مؤمن اور مسلم نہیں ہو سکتا۔ یہ ایمان رکھنا ضروری ہے کہ تمام احوال اور واقعات حق تعالیٰ شانہ کی قضاء و قدر سے ہوتے ہیں۔ یہ خیر و شر، نفع و نقصان تقدیر کے ماتحت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پورا حق اور اختیار ہے اس پر کسی کو اعتراض کی مجال نہیں ہے جو کہ تقدیر کا مسئلہ ہر شخص کی سمجھ میں نہیں آتا اس لیے بعض روایات میں اس کے متعلق گفتگو کرنے کی ممانعت آئی ہے چنانچہ ارشاد ہے: من تکلم فی شیء من القدر فسئل عنہ یوم القیمة۔ جو شخص تقدیر کے متعلق ذرا سی بھی کلمات کرے گا اس سے قیامت کے روز پوچھ ہوگی (یعنی ایسی بات جس سے شک و انکار ظاہر ہو) حدیث میں جو ہے کہ تم میں کوئی شخص جنت کے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو کتاب آگے بڑھ جاتی ہے اور دوزخ کے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس سے چند باتیں نکلتی ہیں: (۱) قطعی طور پر اس دنیا میں کسی کے جنتی یا دوزخی ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ (۲) اپنے عمل پہ بھروسہ کر کے خود کو جنتی نہ سمجھ لینا چاہیے اور عمل پر اترا نا درست نہیں کیونکہ خاتمہ کا پتہ نہیں۔ (۳) اعمال کا مدار خاتموں پر ہے لہذا ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتا رہے۔ (۴) موت تک مؤمن کو چین سے نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ سوء خاتمہ سے ڈرتے رہنا چاہیے نہ معلوم خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے یا کفر پر۔ (حدیث: ۷۷) اس سے معلوم ہوا کہ اولاد آدم کے اعمال کے سبب خداوند تعالیٰ کا رحمت کرنا بندوں پر واجب نہیں اور ضروری نہیں اگر عذاب دینا چاہے اپنی ساری مخلوق کو دے سکتا ہے۔ تصرف ہر قسم کے کرنے کا اسے اختیار ہے وہ ظالم نہیں ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر اعمال صالحہ قبول نہیں ہوتے۔ (حدیث: ۷۸) اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ تقدیر پر بھروسہ کر کے نہیں بیٹھنا چاہیے اعمال صالحہ کرتا رہے کیونکہ عمل سعادت اور شقاوت کی علامت ہیں۔ جس کے اعمال اچھے ہیں امید کی جاتی ہے کہ وہ سعادت مند اور جس کے عمل برے ہیں اس کے شقی اور بد بخت ہونے کا خوف ہے۔ (حدیث: ۷۹) جو مؤمن عقیدے اور عمل کے لحاظ سے قوی ہو وہ اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسند ہے اس ایمان والے سے جو ضعیف اور کمزور عقیدے اور عمل والا ہے۔ فان لو..... اگر مگر نہ کرو۔ اس سے شیطان شکوک و شبہات کا دروازہ کھولتا ہے۔ (حدیث: ۸۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کا مکالمہ کیا ہوا؟ اس بارے میں کئی اقوال ہیں: (۱) حضرت آدم علیہ السلام کو زندہ کر کے موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں بات چیت ہوئی (۲) عالم برزخ میں بات ہوئی۔ محدثین نے لکھا ہے کہ یہ سارا واقعہ عالم ارواح کا ہے عالم دنیا کا نہیں۔ لہذا اب کوئی آدمی تقدیر کا بہانہ نہیں کر سکتا۔ (حدیث: ۸۲) اس حدیث میں چند باتیں ہیں: (۱) طوبی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حبشی زبان کا لفظ ہے اس میں جنت کو طوبی کہتے ہیں یعنی اس کے لیے جنت ہے۔

(۲) طوبی جنت کے ایک خاص ورخت کا نام ہے (۳) طوبی کا معنی مسرت، فرحت، خوشی۔ (۲) دوسری بات یہ او غیر ذالک کے بارے میں (۱) ہمزہ استفہام ہے واؤ حالیہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم یہ کہہ رہی ہو کہ یہ بچہ جنتی ہے درست بات اس کے علاوہ ہے (۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ او غیر ذالک او بل کے معنی میں ہے۔ یہ ما قبل سے اعراض کرنے کے لیے ہے۔ حضرت عائشہ نے ایک اجنبی بچہ کے بارہ میں فرمایا کہ یہ جنتی ہے تو حضور نے ٹوک دیا اور فرمایا کہ ایسا نہیں کہتے۔ ایک دوسری روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے بچوں کے بارے میں سوال کیا تو حضور نے فرمایا: وہ اپنے آباء و اجداد کے ساتھ ہوں گے۔ (حدیث: ۸۶) عدوی کہتے ہیں ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جائے۔ اہل عرب کا جاہلیت میں یہ عقیدہ تھا کہ خارش وغیرہ امراض ایک دوسرے کو لگ جاتے ہیں۔ حضور نے اس عقیدہ کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ یہ تقدیر سے ہے کہ جیسے پہلے اونٹ کو کسی کی خارش نہیں لگی بلکہ تقدیر الہی ہے اسی طرح اور اونٹوں کو بھی لگی۔ طیرہ: بدقالی کو کہتے ہیں۔ طیرہ پرندہ اڑانے کو کہتے ہیں۔ جاہلیت کے زمانہ میں گھر سے باہر نکلتے تو اگر پرندہ وائیں جانب اڑتا ہوا ملا کہ سفر مبارک ہوگا اور اگر بائیں جانب اڑتا تو سمجھتے کہ سفر صحیح نہ ہوگا۔ جیسے گھر سے نکلنے والی سامنے آگئی یا کسی نے چھینک دیا تو بیٹھ گئے اگر اب گئے تو کام نہیں ہوگا۔ اس کو بھی باطل فرمایا اور مجملہ شرک قرار دیا۔ ہامہ: ایک جانور ہے جیسے الو کہا جاتا ہے۔ عرب اس سے بدقالی لیتے تھے اور بعض عرب نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر انو بن جاتی ہیں۔ حضور نے ان باطل عقائد کی اصلاح فرمائی اور خیر و شر کا مرجع تقدیر الہی کو قرار دیا اور ایمان والے کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے۔ (حدیث: ۸۸) اس مبارک ارشاد سے بھی یہی ثابت ہوا کہ جو تقدیر الہی میں فیصلہ ہو چکا ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا۔ اولاد وغیرہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے نہ کہ کسی پیرو پیغمبر کے اختیار میں۔ (حدیث: ۹۰) اس کو بعض محدثین حقیقت پر محمول کرتے ہیں کہ حقیقتاً عمر بڑھ جاتی ہے جیسے ارشاد الہی ہے کہ: ﴿اللہ ما یشاء و یشئ﴾ (سورہ رعد) بعض تاویل فرماتے ہیں کہ نیکی سے عمر میں برکت ہوتی ہے وہ ضائع ہونے سے محفوظ رہتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ سونے کے بعد بھی نیکی کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ وہ مصائب اور بلیات جن سے آدمی ڈرتا ہے دعا کرنے کی برکت سے رد ہو جاتی ہے اور مجازاً ان کو تقدیر کہا اور مراد تقدیر معلق ہے۔ بزرگان دین اور والدین کی دعا کی برکت سے مصائب سے انسان بچ جاتا ہے۔ تقدیر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ماتحت ہے۔ (حدیث: ۹۴) منکرین تقدیر کو مجوس سے تشبیہ دی ہے۔ یہ دو خدا مانتے ہیں۔ ایک خیر کا دوسرا شر کا۔ نام ان کے اھرمن اور یزدان رکھتے ہیں۔

۱۱: باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ

پہلے: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے بارے میں

رضی اللہ عنہم و عنہم

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت

فَضْلُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۹۳: حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ جناب رسول

۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر دوست کی دوستی سے بیزار

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

ہوں اگر میں کسی کو (اللہ کے سوا) دوست بنا تا تو ابو بکر

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا إِلَيْنِي أَبْرَاءُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيلِهِ وَتُو

کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخْذُثُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِنْ صَاحَبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ قَالَ وَكَيْفَ يَغِي نَفْسَهُ.

صدیق کو بناتا۔ تمہارا ساتھی اللہ کا دوست ہے۔ وکیع فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے متعلق فرمایا۔

۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا نَفَعْنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعْنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ آتَا وَ مَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں اور میرا مال آپ ہی کے لئے تو ہیں۔

تشریح ☆ فضائل جمع فضیلت کی۔ فضیلت اس خصلت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا مرتبہ اونچا ہو جاتا ہے۔ اصحاب جمع صاحب کی ہے۔ صاحب رسول اس کو کہا جاتا ہے کہ جس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ میں ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو اور ایمان کی حالت میں انتقال بھی ہوا ہو دیکھنا ضروری نہیں کیونکہ بہت سے صحابہ کرامؓ نابینا تھے۔ خلیل ایسا دوست جس کی دوستی سودائے قلب میں موجود ہو یعنی بہت گہرا دوست۔ حضرت ابو بکرؓ جب مسلمان ہوئے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ سب اسلام کی خدمت میں وقف کر دیئے اور سات اشخاص جو قریش کے غلام تھے انہیں خرید کر آزاد کر دیا اور بہت سے لوگ ان کی دعوت پر مسلمان ہوئے اور انہیں صحابی بننے کا شرف حاصل ہوا۔

۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ فِرَاسِ بْنِ الشَّعْبِيِّ 'عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا كَهْمُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا السَّبِيْنَ وَالْمُرْسَلِينَ لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ مَا حَيَّيْنِ."

۹۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکرؓ اور عمرؓ اہل جنت میں سے بڑھوں کے سردار ہیں۔ پہلے اور پچھلوں دونوں میں سوائے انبیاء اور رسولوں کے اے علی! جب تک وہ زندہ ہیں ان کو خبر مت دینا۔

تشریح ☆ كَهْمُول: جمع کھل کی ہے اور کھل مردوں میں اس کو کہتے ہیں جس کی عمر تیس سال سے متجاوز ہوگئی ہو۔ مراد یہ ہے کہ جن مسلمانوں کی وفات تیس سال سے زائد عمر میں ہوئی۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کے سردار ہوں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر نبیؐ نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا اور انبیاء علیہم السلام کے بعد یہ دونوں حضرات شیخین سب سے افضل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منع کیا کہ جب تک یہ دونوں زندہ رہیں ان کو نہ بتانا تا کہ عجب پیدا نہ ہو۔ اس سے ان دونوں حضرات کی خلافت راشدہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جو جنتیوں کے سردار ہوں گے وہ دنیا میں بھی سردار ہوں گے۔

۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا لَنَا وَكَيْفَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ سَعِيدٍ 'عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۹۶: حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جنت میں) اونچے

درجات والوں کو ان سے نچلے درجات والے یوں دیکھیں گے جس طرح آسمان کے کنارے پر طلوع ہونے والا ستارہ دکھائی دیتا ہے۔ ابوبکر و عمر انہی میں سے ہیں اور اچھی زندگی میں ہوں گے۔

۹۷: حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کس قدر میری بقیہ زندگی تمہارے درمیان ہے۔ تم میرے بعد والوں کی اقتداء کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف اشارہ کیا۔

تشریح ☆ اس حدیث سے شیخین کی خلافت کی تصریح ہے۔ نیز یہ بات معلوم ہوئی کہ شیخین کا حکم ماننا اور تقلید کرنا گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ نے جو بیس تراویح پڑھنے کا حکم دیا وہ سنت ہے۔ آپ کی اقتداء گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہے اور جو نہ مانے حکم حضرت عمرؓ کا اور اپنی خواہش پر چلے وہ اس حدیث کا تارک ہوا۔ مقلدین کتنے اچھے لوگ ہیں کہ صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کی اتباع کرتے ہیں۔ حضور کے امتی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

۹۸: حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ (کے جسد مبارک) کو چار پائی پر رکھا گیا تو ان کو لوگوں نے گھیرے میں لے لیا وہ ان کے لئے رحمت کی دعا کر رہے تھے یا یوں فرمایا کہ وہ ان کی تعریف اور ان کے لئے دعا کر رہے تھے۔ جنازہ کے اٹھائے جانے سے پہلے۔ میں ان میں شامل تھا۔

میں متوجہ ہوا وہ علیؓ بن ابی طالب تھے۔ انہوں نے عمرؓ کے لئے رحمت کی دعا کی پھر فرمایا: میں نے آپ کے علاوہ اور کسی کے متعلق نہیں چاہا کہ میں اللہ سے اس کے جیسے عمل کے ساتھ ملوں اور اللہ کی قسم! میں ہمیشہ گمان

الخُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مَنْ انْفَلَّ مِنْهُمْ كَمَا يَرَى الْكَوْكَبَ الطَّالِعُ فِي الْأَفْقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ ابْنَ بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمًا"

۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرَبِيعِ بْنِ حَرَّاشٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَايِي فِيكُمْ فَأَقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي" وَإِشَارَ إِلَى ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرَ.

۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا وَضِعَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى سَرِيرِهِ ائْتَفَقَ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُضَلُّونَ أَوْ قَالَ يُثْنُونَ وَيُضَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ قَدْ رَحِمَنِي وَأَخَذَ بِمَنْكِبِي فَالْتَفَتُ فَإِذَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَرَحَّمَ عَلِيٌّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مَا خَلَقْتُ أَحَدًا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَ أَيْمُ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَا ظَنُّ لِيَجْعَلَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَلِكَ إِنِّي كُنْتُ أَكْثَرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ

اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ " ذَهَبْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ خَرَجْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكُنْتُ أَظُنُّ لِيَجْعَلَنَّكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ "

کرتا تھا کہ اللہ عزوجل آپ کو ضرور اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ کریں گے اور یہ گمان اس وجہ سے تھا کہ میں نبی کو کثرت سے یہ فرماتے ہوئے سنتا تھا کہ میں اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما گئے میں اور ابو بکر و عمر آئے میں اور ابو بکر و عمر نکلے اس لئے میں گمان کرتا تھا کہ اللہ آپ کو ضرور اپنے دونوں ساتھیوں سے ملا دیں گے۔

☆ تشریح اس حدیث مبارکہ سے حضرت عمر کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام کو ان سے محبت خالص تھی اور حضرت علیؑ کے دل میں شیخین کے بارے میں خلش اور ناراضگی قطعاً نہ تھی جیسا کہ روافض کا باطل خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیخین کو دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور نشست و برخاست اور تمام حالات میں ان کی معیت نصیب کی اور بعد وفات بھی تاقیامت تینوں ایک ہی مکان میں دفن ہوئے اور حشر میں حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل سے ایسا کرے گا۔

۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِئِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ "هَكَذَا بُعِثْتُ" (ضعيف)

۹۹: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان نکلے اور فرمایا کہ اسی طرح ہم اٹھائے جائیں گے۔

۱۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ، صَالِحُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَأَسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ غَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ "أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا أَكْهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيَّ وَالْمُرْسَلِينَ."

۱۰۰: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) پہلے اور بعد میں آنے والے اہل جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ سوائے انبیاء اور رسولوں کے۔

۱۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ! صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ "عَائِشَةُ" قِيلَ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ "أَبُوهَا".

۱۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ آپ کے نزدیک کون ہے؟ فرمایا: "عائشہ (رضی اللہ عنہا) عرض کیا گیا: مردوں میں کون ہے؟ فرمایا ان کے والد۔

☆ فضیلت سیدنا ابو بکر صدیقؓ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ حضور ﷺ کے بہت زیادہ محبوب تھے اور جو اللہ کے رسول (ﷺ) کا محبوب ہے وہ اللہ جل شانہ کا بھی محبوب ہے۔

فَضْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۰۲: حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ صحابہ میں سے کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر۔ میں نے عرض کی ان کے بعد کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر۔ میں نے عرض کیا ان کے بعد کون تھا؟ فرمایا ابوعبیدہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۱۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا أَبُو اسَامَةَ الْخَبَرِيُّ الْجَوَابِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَيُّ أَصْحَابِهِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ لَمْ أَتِهِمْ قَالَتْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ لَمْ أَتِهِمْ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

تشریح ☆ معلوم ہوا کہ محبت کی وجوہ مختلف ہوتی ہیں کہ حضرات شیخین سے محبت مدد اسلام نصرت اسلام اور اعلائے دین اور زیادہ علم اور شریعت کی حفاظت کے سبب سے تھی اور حضرت عائشہ سے محبت بیوی ہونے اور تفقہ فی الدین اور اعلیٰ درجہ کے فہم و فراست کے سبب سے تھی اور حضرت بی بی فاطمہ زہرا سے بیٹی ہونے اور عابدہ زاہدہ ہونے کی بناء پر اور حضرت ابوعبیدہ سے اس لیے کہ ان کے ہاتھ پر بڑی فتوحات ہوئی تھیں اور ان کو دربار رسالت سے امین الامت کا لقب عطا ہوا۔

۱۰۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آسمان والے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے اسلام سے بہت خوش ہوئے ہیں۔ (اور خوشی ہی کی وجہ سے آسمان فرشتوں کے اللہ اکبر کی آواز سے گونج اٹھا)۔

۱۰۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَجِيُّ . نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خِرَاشِ الْحَوْشِيِّ عَنِ الْعَوَامِ بْنِ خَوْشِبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَقَدْ اسْتَبَشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِالإِسْلَامِ عُمَرَ . (فی الزوائد اسنادہ ضعیف لا ثقافتہم علی ضعف عبد اللہ بن خراش الا ان ابن حبان ذکرہ فی الثقات و اخرج هذا الحدیث من طریقہ فی صحیحہ.)

۱۰۴: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس سے حق تعالیٰ مصافحہ فرمائیں گے وہ عمر ہیں اور وہ سب سے پہلے شخص ہیں جن کو حق تعالیٰ سلام فرمائیں گے اور سب سے پہلے شخص جن کے ہاتھ کو حق تعالیٰ پکڑیں گے اور جنت میں داخل فرمائیں گے۔

۱۰۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَجِيُّ أَنَا ذَرْدُ بْنُ عَطَاءٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيَدْخُلُهُ الْجَنَّةُ.

تشریح ☆ سبحان اللہ! کسی شان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی۔

۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ أَبِي عُبَيْدٍ الْمَدِينِيُّ قَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ الْمَاجِشُونِ حَدَّثَنِي الرَّزَّجِيُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "اللَّهُمَّ اعْزِزْ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً."

۱۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اسلام کو عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ذریعے غالب فرمائیے۔

۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا وَكَيْعٌ قَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ.

۱۰۶: حضرت عبد اللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابو بکر ہیں اور ابو بکر کے بعد سب سے بہتر عمر ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۱۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمَصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ وَالنِّسِيُّ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا أَنَا بِأَمْرَأَةٍ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَنْبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالَتْ لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُذْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَكَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَعْلَيْكَ يَا بِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آغَارٌ؟

۱۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: دریں اثنا کہ میں سویا ہوا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہیں ایک محل کے پہلو میں ایک عورت وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ اس نے کہا عمر کا۔ میں نے عمر کی غیرت کو یاد کیا اور پیچھے لوٹ آیا۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ عمر (یہ سن کر) رو پڑے اور عرض کرنے لگے: کیا آپ پر جن پر کہ میرے ماں باپ قداہوں میں غیرت کروں گا۔

۱۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ قَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُصَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ "إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ"

۱۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے وہ اسی کے ساتھ بات کرتے ہیں۔

فضیلتِ عمر فاروقؓ ☆ (حدیث: ۱۰۵) اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور بے نیاز ہے۔ ایک آدمی گھر سے تو برے ارادے سے نکلتا ہے لیکن اس کو ہدایت مل جاتی ہے اور ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے بلکہ ایسی استعداد و صلاحیت نصیب ہوتی ہے کہ جو اس کا دل تمنا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قرآن مجید کی شکل میں قلب نبی پر نازل فرما دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ثمرہ ہے۔ (حدیث: ۱۰۶) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمیع امت محمدیہ سے افضل حضرت ابو بکرؓ ہیں اور ان کے بعد عمر فاروقؓ۔ (حدیث: ۱۰۷) نبی کا خواب وحی ہوتا ہے اور اس سے عمر کا جنتی ہونا ثابت ہوا۔ (حدیث: ۱۰۸) صحیحین (بخاری و مسلم) میں فاروقِ اعظم کا یہ قول منقول ہے کہ انہوں

نے فرمایا: میں نے موافقت کی اپنے رب کے ساتھ تین چیزوں میں۔ ایک یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مقام ابراہیم کو اپنی جائے نماز بنا لیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے سامنے ہر نیک و بد انسان آتا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پردہ کرائیں اس پر آیت حجاب نازل ہوگئی اور جب ازواجِ مطہرات میں باہمی غیرت و رشک بڑھنے لگا تو میں نے ان سے کہا کہ اگر رسول اللہ نے تمہیں طلاق دے دی تو بعید نہیں کہ اللہ جل شانہ آپ (ﷺ) کو تم سے بہتر ازواجِ عطا فرمادیں۔ چنانچہ ٹھیک ان ہی الفاظ کے ساتھ قرآن نازل ہو گیا۔ صحیح فرمایا الصادق والمصدق الامین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر رکھ دیا ہے کہ وہ ہمیشہ حق ہی کہا کرتے ہیں۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

فَضْلُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرے ساتھی جنت میں حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں گے۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ (فِي الزَّوَالِدِ اسناده ضعيف فيه عثمان بن خالد و هو ضعيف باتفاقهم)

۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے مسجد کے دروازے کے پاس ملے اور فرمایا: اے عثمان! یہ جبرئیل ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ نے آپ کا نکاح ام کلثوم سے حضرت رقیہ کے مہر کی مثل اور انہی جیسی مصاحبت پر کر دیا ہے۔

۱۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ هَذَا جِبْرَائِيلُ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كَلْثُومٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقِيَّةَ عَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا. (ضعيف)

۱۱۱: حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر کیا تو یہی زمانے میں۔ اسی وقت ایک آدمی اپنے سر کو ڈھانچے ہوئے گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اُس دن ہدایت پر ہوگا۔ میں نے چھلانگ لگائی اور حضرت عثمان کو پکڑ لیا۔ پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یہ

۱۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَتْهَا فَرَزَجٌ لَفَنَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يَوْمُنَا عَلَى الْهُدَى فَوَيْتُ فَأَخَذْتُ بِصَبْعِي عُثْمَانَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

هَذَا قَالَ هَذَا

والے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! یہ۔

۱۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَنَا الْفَرَجُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ زُبَيْعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدُّعَسُقِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَا عُثْمَانُ إِنَّ زَلَاكَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَإِذَا ذَكَ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تَخْلُجَ فَمِضْكَ الَّذِي فَمِضْكَ اللَّهُ فَلَا تَخْلَعُهُ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النُّعْمَانُ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعَلِّمِي النَّاسَ بِهَذَا قَالَتْ أُنْسِيَتْهُ .

۱۱۲: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اگر اللہ تمہیں اس امر (خلافت) کا والی بنائے تو منافقین چاہیں گے کہ تم قیص (خلافت) اتار دو۔ جو اللہ نے تجھے پہنائی ہوگی تم اس کو نہ اتارنا آپ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے یہ بات لوگوں کو بتانے سے روک دیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات بھلا دی گئی۔

۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَنَا وَ كَيْعُ قَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِهِ وَ دِدْتُ أَنْ عِنْدِي بَعْضُ أَصْحَابِي قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَدْعُوكَ أَبَا بَكْرٍ فَسَكَتَ قُلْنَا أَلَا نَدْعُوكَ عُمَرَ فَسَكَتَ قُلْنَا أَلَا نَدْعُوكَ عُثْمَانَ قَالَ نَعَمْ فَجَاءَ فَجَلَا بِهِ لَجَعَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُهُ وَ وَجْهَ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ قَالَ قَيْسٌ فَحَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهَدَ إِلَيَّ عَهْدًا قَانَا صَابِرًا إِلَيْهِ .

۱۱۳: عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ میرا کوئی ساتھی میرے پاس ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کیلئے ابو بکرؓ کو بلا لیں؟ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا: کیا ہم عمر کو بلا لیں؟ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا: کیا ہم آپ کیلئے عثمان کو بلا لیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ عثمان تشریف لائے۔ آپ (ان کو دیکھ کر) کھل اٹھے۔ آپ نے ان سے باتیں کرنی شروع کیں اس دوران عثمانؓ کا چہرہ متغیر ہوتا رہا۔ قیس فرماتے ہیں کہ مجھ سے عثمان بن عفان کے غلام ابو سہلہ نے بیان کیا کہ عثمان نے اپنی شہادت کے روز فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں اس کو پورا کروں گا۔ حضرت علیؓ اپنی روایت میں فرماتے ہیں کہ میں اس پر صبر کروں گا۔ قیس فرماتے ہیں کہ لوگ ان کو اس دن ایسا دیکھ رہے تھے۔

وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَدِيجٍ وَ أَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ قَالَ قَيْسٌ فَكَانُوا يُرَوْنَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ (فِي الزَّوَانِدِ اسْنَادُهُ صَحِيحٌ بِحَالِهِ ثِقَاتٌ)

فضیلت عثمان غنیؓ ☆ (حدیث: ۱۰۹) ویسے تو جمیع صحابہ حضورؐ کے رفیق ہیں اس تخصیص سے انکی رفعت و علوم منزلت مراد ہے۔ (حدیث: ۱۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دونوں بنات طاہرات پہلے ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتبہ کے نکاح میں تھیں۔ ابولہب کے کہنے پر ان دونوں (ملعونوں) نے طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب (ﷺ) کو خبر دی کہ آپ (ﷺ) کی بیٹیوں کا نکاح حضرت عثمان غنیؓ سے کر دیا۔ اسی وجہ سے حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ذوالنورین ہو گیا۔ (حدیث: ۱۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ کے مخالفین اور بلوہ کرنے والے آپ کو شہید کرنے والے فتنہ پرداز گمراہ تھے اور جو اس وقت امام مظلوم کا مخالف اور دشمن ہے وہ بھی گمراہ ہے۔ (حدیث: ۱۱۲) قیص سے مراد خلعتِ خلافت ہے۔ حضرت عثمانؓ نے حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل کی۔ (حدیث: ۱۱۳) یوم الدار: گھر کا دن۔ مراد وہ دن ہے جب حضرت امیر المؤمنین عثمانؓ کے گھر کا منافقوں اور باغیوں نے محاصرہ کیا تھا اور آپ اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر اپنی فضیلت بیان فرما رہے تھے اور لوگوں سے حقیقتِ حال بیان کر رہے تھے۔

فَضْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ أَبِي طَالِبٍ

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهَدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

۱۱۴: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ مجھ سے مؤمن ہی محبت کرے گا اور منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔

۱۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ ابِرَاهِيمَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ آلَا تُرَضِي أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.

۱۱۵: حضرت ابووقاص سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے نزدیک۔

۱۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّتِهِ النَّبِيُّ حَجَّ فَنَزَلَ بَعْضَ الطَّرِيقِ فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ " قَالُوا بَلَىٰ قَالَ " أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ " قَالُوا بَلَىٰ قَالَ فَهَذَا وَ لِي مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَ آلِ مَنْ وَ آلهُ اللَّهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ.

۱۱۶: براء بن عازب فرماتے ہیں کہ ہم اس حج میں جو رسول اللہ نے کیا انکے ساتھ آئے۔ آپ راستے میں کسی جگہ اترے نماز کا حکم دیا پھر علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا میں ایمان والوں کے نزدیک انکی جانوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا میں ہر مؤمن کے نزدیک اسکی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ (علی) ہر اس شخص کے دوست ہیں جو مجھے دوست رکھتا ہے۔ اے اللہ! تو اُسکو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھتا ہے۔

۱۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ أَبُو لَيْلَى يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ فَكَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّنِيفِ

۱۱۷: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ابولیلیٰ علیؓ کے ساتھ رات کو گفتگو کر رہے تھے اور علیؓ گرمیوں والے کپڑے سردیوں میں پہنتے تھے اور سردیوں والے گرمیوں میں۔ ہم نے کہا کہ

فِي الشِّتَاءِ وَثِيَابِ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ فَقُلْنَا لَوْ سَأَلْتَهُ
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ وَ أَنَا
أَرْمَدُ الْعَيْنِ يَوْمَ خَبَّرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ فَتَقَلَّ فِي عَيْنِي ثُمَّ قَالَ " اَللَّهُمَّ
اَذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ " قَالَ فَمَا وَجَدْتَ حَرًّا وَلَا
بَرْدًا بَعْدَ يَوْمَيْهِ وَقَالَ لَا بَعْشَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ (صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ بِفَرَارٍ " فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ إِلَيَّ
عَلِيَّ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ.

آپ (ابوعلی) ان سے پوچھیں۔ علیؑ نے فرمایا کہ نبیؐ نے مجھے
خیر کے دن بلا بھیجا میری آنکھیں دکھ رہیں تھیں۔ میں نے
عرض کی یا رسول اللہ! میری آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ
نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا پھر فرمایا: اے اللہ! اس
سے گرمی اور سردی کو دور فرما دیجئے۔ علیؑ فرماتے ہیں کہ اس دن
کے بعد میں نے سردی اور گرمی کو محسوس نہیں کیا اور نبیؐ نے
فرمایا: میں ایسے شخص کو بلاؤں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو محبوب
رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ بھی اُس کو محبوب رکھتے ہیں وہ
لڑائی سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ لوگ اشتیاق سے انتظار
کرنے لگے۔ آپؐ نے علیؑ کو بلا بھیجا اور جھنڈا اُن کو عطا فرمایا۔

۱۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْوَاسِطِيُّ ثَنَا الْمُعَلِيُّ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا.

۱۱۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور
حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان
کے والد ان دونوں سے بہتر ہیں۔

المعلى بن عبد الرحمن كالواسطي والمعلى
اعترف بوضع متين حديثا في فضل علي قاله
ابن معين فالاسناد ضعيف واصله في الترمذي
والنسائي من حديث حذيفة بغير زيادة و ابوهما خير
منهما.

معلى بن عبد الرحمن واسطي کی طرح ہے۔ ابن
معین فرماتے ہیں کہ معلى نے علیؑ کی فضیلت میں ساٹھ
حدیثیں گھڑنے کا اعتراف کیا۔ یہ سند ضعیف ہے اور اس
کی اصل ترمذی اور نسائی میں حضرت حذیفہ کی حدیث
سے ہے جو "أَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا" کے بغیر ہے۔

۱۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالُوا ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
حُبَيْشِ بْنِ جَنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلِيُّ
بَيْنِي وَأَنَا مِنْهُ وَ لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيُّ

۱۱۹: حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے
ہوئے سنا کہ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے ہیں اور
میں علی سے ہوں۔

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ ثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ
مُوسَى أَلْبَانَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ عَبَادِ بْنِ

۱۲۰: عباد بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کے

۱۔ ایک تو یہ حدیث ہی ضعیف ہے دوسرے جنت میں تو تمام ہی جنتی جوان ہوں گے خواہ پیغمبر ہوں یا امتی تو حسن و حسین کے سردار والی روایت "چہ معنی دارد"۔ اگر
مزید تفصیل اور تفسیح مقصود ہو تو مولانا قاضی محمد یونس انور صاحب مدظلہ کی مترجم قصص القرآن (حصہ پنجم) شائع کردہ "مکتبۃ العلم" پر مذکورہ موضوع پر تفصیلی بحث
ملاحظہ کریں۔ ان شاء اللہ تشکال علم کی پیاس کافی حد تک بجھ جائے گی۔ (ابومعاز)

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ ﷺ وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ لِسَبْعِ سِنِينَ. (باطل و عباد ضعیف)

(فی الزوائد هذا اسناد صحيح رجاله ثقات) رواه الحاكم في المستدرک عن المنهال و قال صحيح على شرط الشيخين) ۱۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو معاوية ثَنَا موسى بن مسلم عن ابن سابط وهو عبد الرحمن عن سعد بن أبي وقاص رضي الله تعالى عنه قال قدم معاوية رضي الله تعالى عنه في بغض حجابيه فدخل عليه سعد فذكروا علينا فقال منه فغضب سعد و قال تقول هذا الرجل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه فعلي مولاه و سمعته يقول أنت ميني بمنزلة هرون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي و سمعته يقول " لا عطين الرابة اليوم رجلا يحب الله و رسوله " (صلى الله عليه وسلم)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں۔ میں سب سے بڑھ کر سچا ہوں اس بات کو میرے بعد سوائے جھوٹے کے کوئی نہیں کہے گا۔ میں نے اور لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔ (یعنی میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہوں)۔

۱۲۱: عبد الرحمن بن سباط سعد بن ابی وقاص کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ معاویہ کسی حج کے موقع پر تشریف لائے۔ سعد انکے پاس آئے۔ انہوں نے علی کا تذکرہ کیا۔ معاویہ نے انکے بارے میں کچھ کہا۔ سعد غصے میں آگئے اور فرمایا: تم اس شخص کے متعلق کہتے ہو۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں دوست ہوں علی بھی اسکے دوست ہیں اور یہ کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے ہارون موسیٰ کے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں آج جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اسکے رسول کو محبوب رکھتا ہے۔

فضیلت حضرت علی المرتضیٰ ☆ (حدیث: ۱۱۳) حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رابع حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت میں ایمان ہے اور بغض رکھنا آپ سے منافقت کی نشانی ہے۔ (حدیث: ۱۱۵) اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا حق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (حدیث: ۱۱۷) مدینہ سے شام کی طرف آٹھ منزل پر خیبر ہے جہاں یہودیوں کے قلعے کھیتیاں اور کثرت سے کھجوروں کے باغات ہیں۔ ۷ھ میں یہ علاقہ فتح ہوا۔ حضرت علی نے بہت شجاعت اور دلیری سے جہاد فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد و نصرت سے کامل فتح نصیب فرمائی۔ اس حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے مولیٰ کا معنی دوست ہے۔ اس باب کی تمام احادیث سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت ثابت ہوئی۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل

فَضْلُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۲: حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم قرظہ کے موقع پر فرمایا: کون ہمیں قوم (مشرکین) کے متعلق خبر دے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ

۱۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَرِظَةَ " مَنْ يَأْتِينَا

بخبر القوم" فقال الزبير رضي الله تعالى عنه انا فقل من ياتينا بخبر القوم قال الزبير رضي الله تعالى عنه انا ثلاثا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لكل نبي حواري وان حواري الزبير.

عند نے کہا میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہمیں قوم کے متعلق خبر دے گا؟ حضرت زبیر نے کہا میں۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر ہیں۔

۱۲۳: حدثنا علي بن محمد ثنا ابو معاوية ثنا هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن الزبير عن الزبير قال لقد جمع لي رسول الله ﷺ يوم اُحد.

۱۲۳: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو جمع فرمایا احد کے موقع پر۔

۱۲۴: حدثنا هشام بن عمار وهدية بن عبد الوهاب قالنا سفيان بن عيينة عن هشام ابن عروة عن ابيه قال قالت لي عائشة رضي الله تعالى عنها يا عروة كان ابواك من الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم الفرح [آل عمران: ۱۷۲] ابوبكر والزبير رضي الله تعالى عنهما.

۱۲۴: حضرت عروہ اپنے والد کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہ نے فرمایا: اے عروہ! تمہارے باپ (دادا اور نانا) ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے تکلیف اٹھانے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار کا جواب دیا (احد کے موقع پر) یعنی ابوبکر اور زبیر۔ رضی اللہ عنہما۔

تشریح ☆ حواری خاص اور مددگار لوگوں کو کہتے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غزوہ احزاب میں بہت بڑی خدمت انجام دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل و احسان کیا کہ ان کو مروی نہ لگی اور کفار و مشرکین کی خبر نبی کریم کے پاس لائے۔ اس موقع پر جناب محمد رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ یہ بخاری کا بیان ہے اور غزوہ احد کے دن بھی فرمایا تھا یعنی دو مرتبہ حضور نے فرمایا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بہت شجاع اور بہادر تھے۔ ایک دفعہ ان کو خبر ملی کہ مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا تو تلوار لے کر مجمع چیرتے ہوئے آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے۔ رسول اللہ نے دیکھا تو فرمایا: زبیر! یہ کیا؟ عرض کی: مجھے معلوم ہوا تھا کہ خدا نخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گرفتار کر لیے گئے ہیں اس لیے کفار کا قلع قمع کرنے کے لیے حاضر ہوا تھا۔ سرور کائنات مان کی یہ بہادری دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کے لیے دعا خیر فرمائی۔ اہل سیر نے لکھا ہے کہ یہ پہلی تلوار تھی جو راہِ فدوت و جانشاری ایک بچے کے ہاتھ سے برہنہ ہوئی۔ حضرت زبیرؓ سولہ برس کی عمر میں نورِ ایمان سے منور ہوئے ہجرت بھی کی اور غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حتیٰ کہ جب حضور نے دس ہزار مجاہدین کے ساتھ مکہ کا قصد کیا اور پیغمبرانہ جاہ و جلال کے ساتھ اس سرزمین میں داخل ہوئے جہاں سے آٹھ سال قبل طرح طرح کے مصائب و شدائد برداشت کرنے کے بعد بے بسی کی حالت میں نکلنے پر مجبور ہوئے تھے تو اس عظیم الشان فوج کے متعدد دستے بنائے گئے تھے سب سے چھوٹا اور آخری دستہ وہ تھا جس میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ حضرت زبیر اس کے علم بردار تھے۔ اس کے بعد جنگ طائف اور تبوک کی فوج کشی میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد بھی کارہائے نمایاں انجام دیتے رہے۔

فَضْلُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيُّ قَالَا سَمِعْنَا وَكَيْعَ بْنَ الصَّلْتِ الْأَزْدِيَّ قَالَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ طَلْحَةَ مَرَّ عَلِيُّ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ " شَهِدَ يُمَيْسِيُّ عَلِيَّ وَجْهَ الْأَرْضِ. "

فَضْلُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے شہید ہیں جو زمین پر چل پھر رہے ہیں۔

۱۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِيِّ قَالَا سَمِعْنَا بَنِي عُثْمَانَ قَالَا زُهَيْرُ بْنُ مَغَاوِيَةَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مَغَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ فَقَالَ " هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَجْبَهُ. "

۱۲۶: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ قَالَا سَمِعْنَا بَنِي هَارُونَ أَبَانَ إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مَغَاوِيَةَ فَقَالَ أَنَسُ هَذَا لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَجْبَهُ. "

۱۲۷: حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا ذمہ پورا کر دیا۔

۱۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا وَكَيْعَ بْنَ الصَّلْتِ عَنْ قَيْسِ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ سَلَاءً وَقَفَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۲۸: حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے مثل ہاتھ کو دیکھا ہے جس کے ساتھ انہوں نے احد کے موقع پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔

فضیلتِ حضرت طلحہ ☆ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہجرت نبوی (ﷺ) سے چوبیس پچیس برس قبل پیدا ہوئے ان کو بچپن سے تجارتی مشاغل میں مصروف ہونا اور عفوان شباب میں بھی دور دراز ممالک میں سفر کا اتفاق ہوا۔ ایک بار سترہ اٹھارہ برس کی عمر تھی تجارتی اغراض سے بصری تشریف لے گئے۔ وہاں ایک راہب نے حضرت سرور کائنات کے مبعوث ہونے کی بشارت دی۔ جب مکہ مکرمہ میں واپس آئے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صحبت اور ان کے مخلصانہ وعظ و پند نے تمام شکوک و شبہات دور کر دیئے۔ چنانچہ ایک روز صدیق اکبرؓ کی وساطت سے دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور خلعت ایمان سے مشرف ہو کر واپس ہوئے۔ اس طرح حضرت طلحہ ان آٹھ افراد میں سے ہیں جو ابتداء اسلام میں نجم صداقت کی پر توجیاء سے ہدایت یاب ہوئے اور آخر کار خود بھی آسمان اسلاف کے روشن ستارہ بن کر چمکے۔

فَضْلُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا سَمِعْنَا بَنِي جَعْفَرٍ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا

فَضْلُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۹: حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے سوائے سعد کے کسی کے لئے رسول اللہ ﷺ کو (دعا میں) اپنے

زَائِدٌ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبُوهُ
لَاخِدِغَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ "إِزْمِ سَعْدُ
فِيذَاكَ أَبِي وَ أُمِّي .

۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْمَاعِيلُ
بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَرْمِ سَعْدُ فِذَاكَ أَبِي وَ أُمِّي .

۱۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَ
خَالِي يَغْلَى وَ وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ إِنِّي لِأَوَّلِ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي
سَبِيلِ اللهِ .

۱۳۲: حَدَّثَنَا مُسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ
عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ
قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ فِي
الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَ لَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَ إِنِّي
لَفُتُّ الْإِسْلَامَ .

فضیلت حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ☆ (حدیث: ۱۳۰) یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فہم کے مطابق فرما رہے ہیں
ورنہ زبیرؓ کے متعلق بھی حضورؐ نے یہی فرمایا تھا۔ (حدیث: ۱۳۱) ممکن ہے کہ ان سے پہلے کسی نے تیر چلایا ہو لیکن اللہ کی راہ
میں حضورؐ نے ان کو بتایا تھا کہ تم ہی پہلے آدمی ہو اور غزوہ بدر سے پہلے کچھ جنگیں ہوئی تھیں۔ (حدیث: ۱۳۲) یہ دو مجھ سے
پہلے مسلمان ہوئے اور یہ تیسرے تھے۔ ان کو اپنی والدہ سے بہت محبت تھی۔ جب یہ مسلمان ہوئے تو والدہ نے کہا کہ میں نہ
کھاؤں گی نہ پیوں گی نہ سائے میں بیٹھوں گی۔ یہ بڑے پریشان ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا: استقامت اختیار کرو۔ والدہ کی
منت سماجت کرتے کہ کھانا کھالیں۔ والدہ نے کہا کہ مذہب اسلام چھوڑ دو۔ فرمایا: نہیں مذہب اسلام نہیں چھوڑ سکتا تو اللہ
عزوجل کو یہ شان استقامت کچھ ایسی پسند آئی کہ تمام مسلمانوں کے لیے معصیت الہی میں والدین کی اطاعت نہ کرنے کا
قانون عام بنا دیا۔

والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ان سے
آپ ﷺ نے احد کے موقع پر فرمایا: تیر پھینکو سعد۔
میرے ماں باپ تم پر قربان۔

۱۳۰: حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ میں نے
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے
سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے
موقع پر میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو جمع فرمایا
اور فرمایا: تیر پھینکو سعد تم پر میرے ماں باپ قربان۔

۱۳۱: حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے سعد بن
ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں
پہلا عرب ہوں جس نے اللہ (عزوجل) کے راستہ میں
تیر پھینکا۔

۱۳۲: حضرت ہاشم بن ہاشم فرماتے ہیں کہ میں نے سعید
بن المسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سعد بن ابی
وقاص نے فرمایا: اس دن کسی نے اسلام قبول نہیں کیا
جس دن میں نے اسلام قبول کیا میں سات دن تک ٹھہرا
اور یہ کہ میں اسلام کا تہائی ہوں۔

فضائل العشرة رضي الله عنهم

فضائل عشرة مبشرة رضي الله عنهم

۱۳۳: رباح بن حارث فرماتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن زید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس کے دسویں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، سعد جنت میں ہیں، عبد الرحمن جنت میں ہیں۔ پوچھا گیا: نوں شخص کون ہیں؟ فرمایا: میں۔

۱۳۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا: احد ٹھہر جا۔ تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے (اس وقت) کوئی نہیں۔ مراد ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، ابن عوف اور سعید بن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں۔

۱۳۳: حدثنا هشام بن عمار ثنا عيسى بن يونس ثنا صدقة بن المشي أبو المثنى النخعي عن جده رباح بن الحارث سيع سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل يقول كان رسول الله ﷺ عاشر عشرة فقال أبو بكر في الجنة و عمر في الجنة و عثمان في الجنة و علي في الجنة و طلحة في الجنة و الزبير في الجنة و سعد في الجنة و عبد الرحمن في الجنة فقبل له من التاسع قال اما

۱۳۴: حدثنا محمد بن بشر ثنا بن أبي عدي عن شعبة عن حسين عن هلال بن يساف عن عبد الله بن ظالم عن سعيد بن زيد قال أشهد على رسول الله ﷺ اني سمعته يقول " اثبت حراء فما عليك الا نبى او صديق او شهيد و غدهم رسول الله ﷺ و ابو بكر و عمر و عثمان و علي و طلحة و الزبير و سعد و ابن عوف و سعيد بن زيد.

فضائل عشرة مبشرة ☆ (حدیث: ۱۳۳) دسویں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح فرماتے ہیں یہ بشارت صرف ایک مجلس میں فرمائی تھی ویسے سب صحابہ جنتی ہیں۔ حراء: یہ ایک پہاڑ ہے۔ حضور اور صحابہ اس پر موجود تھے کہ کانپنے لگا۔ محدثین فرماتے ہیں کہ یہ تعظیم کے لیے تھا اور خوشی کے مارے کانپنے لگا تھا۔ اس حدیث میں ان حضرات کے لیے بشارت اور پیشین گوئی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما مقتول ہوئے اور شہادت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوئے اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر شہیدوں میں تفصیلاً آیا ہے۔ ہوا یہ کہ آپ نے سب کو شہید کہا اور حضرت سعد کی موت ایسی بیماری میں ہوئی جس کا اجر شہادت کے برابر ہے۔

فضائل ابو عبیدہ بن جراح

فضل أبي عبيدة بن الجراح

۱۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل نجران سے کہ میں عنقریب تمہارے ساتھ ایک آدمی بھیجوں گا جو پوری طرح امانت دار ہے۔ راوی کہتے ہیں لوگ انتظار

۱۳۵: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن سفيان ح و حدثنا محمد بن بشر ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة جميعا عن ابي اسحق عن صلة بن زفر عن حذيفة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاهل نجران " ساعدت معكم

رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ قَالَ فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبُو عُبَيْدَةَ
بْنُ الْجُرَّاحِ.

کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ رضی اللہ
عنه کو بھیجا۔

۱۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا اسْرَائِيلُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجُرَّاحِ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ.

۱۳۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے
فرمایا: یہ اس امت کے امین ہیں۔

فضیلت حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ☆ حضرت ابو عبیدہ کا نام عامر ہے۔ گو والد کا نام عبداللہ تھا لیکن دادا کی
طرف منسوب ہو کر ابن الجراح کے نام سے مشہور ہوئے اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امین الامت کا
لقب عطا ہوا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ و دعوت پر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اس وقت تک رسول اللہ راقم
کے مکان میں پناہ گزیں نہیں ہوئے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں طاعون کی بیماری
میں مبتلا ہوئے۔ اسی میں وفات ہوئی۔ حضرت معاذ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ انہوں نے تجہیز و تکفین کا انتظام کیا۔
حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے ان سے زیادہ صاف دل بے کینہ سیر چشم با حیاء اور خیر خواہ خلق کبھی
نہیں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

فَضْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

۱۳۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر
مشورہ کے ذمہ دار بناتا تو ابن ام عبد (عبداللہ بن
مسعود) کو ذمہ دار بناتا۔

۱۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَبَكِيْعٌ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْخَرِيْثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا أَحَدًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَا
سُتَخْلِفُ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ.

۱۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر نے ان کو بشارت دی کہ جناب
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ قرآن
کو بالکل اسی طرح پڑھے جس طرح وہ نازل کیا گیا تو
اسے چاہئے کہ اس کو ابن ام عبد کی قرأت پر پڑھے۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا
أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَصِيْمٍ عَنْ زُرَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ بَشَّرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًا كَمَا أَنْزَلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَيَّ
قِدَائَةَ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ.

۱۳۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: تمہارا اذن (میرے) گھر میں آنے کے لئے اتنا
ہی ہے کہ پردہ اٹھاؤ اور میری آواز سنو اور چلے آؤ جب

۱۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ
الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِذْ نَكَتُ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعِ الْجَبَابِ وَأَنْ تَسْمَعَ سَوَادِي حَتَّى

تک تمہیں میں منع نہ کروں۔

انہاک۔

فضیلت حضرت عبداللہ بن مسعود ☆ بغیر مشورہ کے خلیفہ بنانے سے مراد خلافت راشدہ نہیں بلکہ کسی لشکر کا امیر بنانا ہے۔ اس لیے کہ حضور نے فرمایا: الانمة من قریش۔ یعنی خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔ بعض نے یہ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ایک خلیفہ کی تمام صفات ان میں موجود ہیں لیکن خلیفہ نہیں بن سکتے۔ اس لیے کہ خلیفہ تو قریشی ہونا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود قرآن کریم جو اصل اصول اسلام ہے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ فرماتے ہیں کہ ستر سورتیں میں نے خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھی تھیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ قرآن مجید میں کوئی آیت ایسی نہیں جس کی نسبت میں نہ جانتا ہوں کہ کب کہاں اور کس بارہ میں نازل ہوئی۔ حضرت ابن مسعود کے پاس عہد نبوت کا جمع کیا ہوا ایک مصحف بھی تھا جس کو وہ نہایت عزیز رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن دانی کی سند عطا کی۔ ایک موقع پر لوگوں کو ارشاد فرمایا کہ قرآن چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ اور ابی بن کعب (رضی اللہ عنہم)۔ قرآن کریم کی تفسیر میں خاص مہارت رکھو۔ فقہ کے مؤسس اور بانی سمجھے جاتے ہیں۔ خصوصاً فقہ حنفی کی عمارت تمام تر حضرت ابن مسعود ہی کے سنگ اساس پر تعمیر ہوئی۔

فضیلت حضرت عباس بن عبدالمطلب ☆ اس سے معلوم ہوا کہ اہل بیت کی محبت ایمان کی نشانی ہے۔ جامعہ ترمذی میں ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوت میں شکایت کی کہ قریش جب باہم ملتے ہیں تو ان کے چہروں پر تازگی و شگفتگی برسی ہے لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو بشارت کی بجائے برہمی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ آنحضرتؐ یہ سن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو شخص اللہ اور رسول (ﷺ) کے لیے تم سے محبت نہ کرے گا اس کے دل میں نور ایمان نہ ہوگا چچا باپ کا قائم مقام ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب

فَضْلُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کے فضائل

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

۱۴۰: حضرت عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ ہم قریش کی کسی جماعت کو ملتے تھے تو وہ باتیں کرتے کرتے خاموش ہو جاتے تھے (اپنی بات کو ختم کر دیتے تھے) ہم نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں جب وہ میرے اہل خاندان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا جب تک وہ ان کو محبوب

۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلِ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَبْرَةَ النَّخَعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا لِنَلْقَى الشُّفْرَ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ فَلَدَّ كُرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ فَإِذَا رَأَوْا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ وَاللَّهُ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبُّهُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَانِهِمْ مَبْنَى.

نہیں رکھے اللہ کے لئے اور مجھ سے ان کی قرابت کی وجہ سے۔

۱۳۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مجھ کو خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ میرا اور ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ قیامت کے دن آمنے سامنے ہو گا اور عباس ہمارے درمیان دو دوستوں کے درمیان مؤمن کی طرح ہوں گے۔

(فی الزوائد: اسنادہ ضعیف لاتفاقہم علی ضعف عبد الوہاب بل قال فیہ ابو داؤد یضع الحدیث و قال الحاکم روی احادیث موضوعة و شیخہ اسماعیل اختلط بأخریة و قال ابن رجب انفرده به المصنف و هو موضوع فانہ من بلا یا عبد الوہاب و قال فیہ ابو داؤد ضعیف الحدیث.)

حضرت علیؑ کے صاحبزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن سے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان سے محبت کیجئے اور جو ان سے محبت کرے اسے بھی محبوب رکھئے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن کو سینے سے لگایا۔

۱۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھے اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو ان سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

۱۳۴: حضرت سعید بن راشد سے مروی ہے یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ لوگ نبیؐ کے

(فی الزوائد: رجال اسنادہ ثقات الا انہ قبل روایة

محمد بن کعب عن العباس مرسلہ)

۱۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الصُّحَّاحِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَفْرَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ كَثِيرِ ابْنِ مَرْثَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا أَخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَمَنْزِلِي وَمَنْزِلُ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُجَاهَيْنِ وَالْعَبَّاسُ بَيْنَنَا مَوْمِنٌ بَيْنَ خَلِيلَيْنِ.

فَضْلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ عَلِيٍّ

(رضی اللہ عنہم) بِنِ أَبِي طَالِبٍ

۱۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنْتُمَا أَجْبَةُ فَاجِبَةٌ وَاجِبٌ مِنْ يُجْبَةُ قَالَ وَضَمُّهُ إِلَى صَدْرِهِ.

۱۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ أَبِي الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرِيضًا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ الْحَسْنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

(فی الزوائد: اسنادہ صحیح و رجالہ ثقات)

۱۳۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

راشد: ان یغلی بن مرّة حدّثهم انهم خرجوا مع النبی ﷺ الی طعام دُعوا له فاذا حسین یلعب فی السکة قال فتقدم النبی ﷺ امام القوم و بسط یدیه فجعل الغلام یفر ههنا و ههنا و یضاحکة النبی ﷺ حتی اخذه فجعل یحدی یدیه تحت ذقنه و الأخری فی فاس زایمه فقبلة و قال حسین مینی و انما من حسین احب الله من احب حسینا حسین بسط من الأسباط حدّثنا علی بن محمد ثنا و کیع عن سفیان مثله.

(فی الزوائد اسنادہ حسن رجالہ ثقات)

۱۳۵: حدّثنا الحسن بن علی الخلال و علی بن المنذیر قال حدّثنا ابو عثمان ثنا اسباط بن نصر عن السدی عن صبیح مولى أم سلمة عن زید بن ارقم قال قال رسول الله ﷺ لعلي و فاطمة و الحسن و الحسين انا سلّم لمن سألتم و خرب لمن جادبتة

ساتھ ایک دعوت طعام کے لئے نکلے۔ حسین رضی اللہ عنہ گلی میں کھیل رہے تھے۔ نبی لوگوں سے آگے بڑھ گئے اور اپنے ہاتھ پھیلا دیئے (حضرت حسین) ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ نبی ان کو ہنساتے رہے یہاں تک کہ ان کو پکڑ لیا۔ آپ نے ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا سر کے اوپر رکھا اور بوسہ لیا فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت رکھتے ہیں جو حسین سے محبت رکھتا ہے حسین پیشانی ہیں پیشانیوں میں سے۔ (سفیان نے اسکی مثل بیان کیا ہے)

۱۳۵: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں اس کے لئے سلامتی ہوں جس کے لئے تم لوگ سلامتی ہوں اور لڑائی ہوں جس کے لئے تم لڑائی ہو۔

فضیلت حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما ☆ بسط: نواسے کو کہتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کے لیے گلی میں کھیلنا جائز ہے۔ دعوت قبول کرنا مسنون ہے۔ چھوٹے بچوں کے ساتھ پیار کرنا یہ سب باتیں سنت نبوی (ﷺ) ہیں۔

فَضْلُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۳۶: حدّثنا عثمان ابن ابی شیبہ و علی بن محمد قالاً: ثنا و کیع ثنا سفیان عن ابی اسحق عن هانی و بن هانی عن علی بن ابی طالب قال کنت جالسا عند النبی ﷺ فاستاذن عمار بن یاسر فقال النبی ﷺ اذنوا له مرّحبا بالطیب المطیب.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل ۱۳۶: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمار بن یاسر نے (آنے کی) اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لئے۔

۱۳۷: حدّثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا عثمان ابن علی عن الأعمش عن ابی اسحق عن هانی و بن هانی قال دخل عمار علی علی فقال مرّحبا بالطیب المطیب

۱۳۷: حضرت ہانی بن ہانی سے مروی ہے کہ حضرت عمار علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت علی نے فرمایا: خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لئے۔ میں نے رسول

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَلِكًا عَمَّارًا إِيمَانًا إِلَى مُشَابِهٍ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمار پورے کے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَمِيعًا: تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سَيَّاحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي نَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمَّارٌ مَا عَرِضَ عَلَيْهِ أَمْرَانِ إِلَّا اخْتَارَ الْأَرْشَدَ مِنْهُمَا.

۱۳۸: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جب بھی دو امر پیش کئے گئے انہوں نے زیادہ درست (امر) کو اختیار کیا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ☆ شاش: ہڈیوں کے جوڑ۔ مثلاً گھٹنے، کہنی، شانے کے جوڑ۔ مطلب یہ ہے کہ ایمان ان کے دل میں رچ بس گیا ہے۔ پھر وہاں سے ایمان کے انوار و برکات سارے جسم میں پھیل گئے۔ رگوں اور ہڈیوں میں منتشر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایمان کا اثر جوڑوں تک پہنچ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کامل ایمان کی بشارت ہے۔ (حدیث: ۱۳۸) یعنی ایسا امر اختیار کیا جو خود ان کے اور تبعین کے لیے نافع اور مفید ہو یہی سلف و صالحین کا طریقہ ہے۔

حضرت سلمان ابی ذرؓ، مقداد رضی اللہ عنہما کے فضائل

فَضْلُ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْمُقَدَّادِ

رضی اللہ عنہما

۱۳۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى وَ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي زَبِيْعَةَ الْإِنَادِي عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَ أَخْبِرْنِي إِنَّهُ يُحِبُّهُمْ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مَنَّهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَ أَبُو ذَرٍّ وَ سَلْمَانَ وَ الْمُقَدَّادِ.

۱۳۹: حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود ان سے محبت رکھتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ فرمایا علیؓ ان میں سے ہیں اور فرماتے ہیں وہ تین یہ ہیں۔ ابو ذرؓ، سلمان اور مقداد رضی اللہ عنہم۔

۱۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ تَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ تَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُورِ عَنْ زَرِّ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ سَبْعَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عَمَّارٌ وَ أُمُّ سَمِيَّةٌ وَ صُهَيْبٌ وَ بِلَالٌ وَ الْمُقَدَّادُ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْعَهُ اللَّهُ

۱۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہلے پہل جنہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا وہ سات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمار، ان کی والدہ سمیہ، صہیب، بلال، مقداد۔ رسول اللہ کی اللہ نے ان کے چچا ابوطالب کے ساتھ حفاظت فرمائی اور ابو بکر کی حفاظت اللہ نے ان کی قوم کے ذریعہ فرمائی۔ مگر باقی

بِعَمِّهِ ابْنِ طَالِبٍ وَ أَمَّا ابْنُ بَكْرِ فَمَنْعَهُ اللَّهُ بِقَوْمِهِ وَ أَمَّا سَائِرُهُمْ فَاتَّخَذَهُمُ الْمُشْرِكُونَ وَ التَّبَسُّؤُهُمْ اذْرَاعُ الْحَبِيدِ وَ صَهْرُؤُهُمْ فِي الشَّمْسِ فَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَ اتَاهُمْ عَلِيٌّ مَا أَرَادُوا إِلَّا بَلَاءًا فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللَّهِ وَ هَانَ عَلَى قَوْمِهِ فَاتَّخَذُوهُ فَاعْطَوْهُ الْوَلْدَانَ فَجَعَلُوا يَطْلُقُونَ بِهِ فِي شِعَابِ مَكَّةَ وَ هُوَ يَقُولُ أَحَدًا أَحَدًا.

(فی الزوائد : اسنادہ ثقات و رواہ ابن حبان فی صحیحہ و العاکم فی المستدرک من طریق عاصم بن ابی النجود بہ)

۱۵۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللَّهِ وَ مَا يُؤْذِي أَحَدًا وَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللَّهِ وَ مَا يُخَافُ أَحَدًا وَ لَقَدْ آتَتْ عَلِيًّا ثَالِفَةٌ وَ مَالِي وَ لِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ زَوْجُ بَيْتِي إِلَّا مَا وَارَى ابْنُ بِلَالٍ.

(اخرجہ الترمذی فی او اخر باب الزهد و قال هذا حدیث حسن صحیح)

حضرات کو مشرکین نے پکڑ لیا اور انہیں لوہے کی زریں پہنا کر دھوپ میں پگھلا دیا سو کوئی ان میں ایسا نہ تھا جس نے مشرکوں کے ارادہ کی موافقت نہ کی یعنی براہ تقیہ ان کے موافق نہ ہو گیا۔ مگر بلال رضی اللہ عنہ کہ ان کا نفس ان کی نظر میں ذلیل ہو گیا اللہ کی عظمت کے آگے ذلیل ہو گئے وہ اپنی قوم کے آگے سو دے دیا مشرکوں نے اپنے تئیں لڑکوں کو سو وہ لئے پھرتے تھے ان کو مکہ کی گھاٹیوں میں اور وہ کہتے تھے : اللہ سبحانہ و تعالیٰ اکیلا ہے! اللہ اکیلا ہے۔

۱۵۱ : حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : میں اللہ کے معاملہ میں جتنا ستایا گیا اتنا کوئی نہیں ستایا گیا اور اللہ کے بارے میں جتنا خوف زدہ کیا گیا ہوں اتنا کوئی نہیں کیا گیا۔ مجھ پر تین دن ایسے گزرے ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے ایسا کھانا نہیں تھا جس کو کوئی شخص کھاتا ہے مگر صرف وہی جس کو بلال کی بغل ڈھانپے ہوئے ہوتی تھی۔

فضیلت حضرت سلمان ابو زور مقداد ☆ ان احادیث سے ان حضرات کا تقدم اسلام اور سبقت ایمان اور استقامت ثابت قدمی بڑی بڑی اذیتیں اور تکالیف برداشت کیں لیکن اسلام و ایمان کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی توحید پر استقامت بھی کمال کی تھی اور یہ بات بھی ثابت ہوئی۔ اگر جان کے تلف ہونے کا ڈر ہو تو کفر کا اظہار اسی طرح پر ہو کہ دل سے مؤمن ہو اور کفر سے بیزار ہو تو پھر جائز ہے اور اگر تکالیف پر صبر کرے اور کفر کا اظہار نہ کرے تو بہت اونچی شان ملتی ہے جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلند شان ملی۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۲ : سلمہ سے مروی ہے کہ ایک شاعر نے بلال بن عبد اللہ کی تعریف کی اور کہا کہ بلال بن عبد اللہ سب بلالوں سے بہتر ہیں۔ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا : تو نے غلط کہا بلکہ رسول اللہ کے بلال (صحابی رسول) سب سے بہتر بلال ہیں۔

فَصَائِلُ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۵۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْزَلَةَ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ شَاعِرًا مَدَحَ بِلَالَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ : (بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ خَيْرُ بِلَالٍ) فَقَالَ بِنُ عُمَرَ كَذَبْتَ لَا بِلَّ بِلَالٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بِلَالٍ.

فضائل خباب رضی اللہ عنہ

۱۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكَنْدِيُّ قَالَ: جَاءَ خَبَابٌ إِلَى غَمْرٍ فَقَالَ أَدُنْ فَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَجْلِسِ مِنْكَ إِلَّا عَمَّارٌ فَجَعَلَ خَبَابٌ يُرِيهِ آثَارًا بظَهْرِهِ مِمَّا غَذِيَهُ الْمُشْرِكُونَ.

(فی الزوائد اسنادہ صحیح)

۱۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاشَدُّهُمْ فِي دِينِ اللَّهِ غَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاصْدَقُهُمْ خِيَاءَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاقْضَاهُمْ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنُ أَبِي طَالِبٍ وَاقْرَأَهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ أَبِي بَنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاعْلَمَهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاقْرَأَهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَّا وَابْنُ لَكَلٍ أُمَّةٌ أَمِينًا وَآمِينَ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

۱۵۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ مِثْلَهُ عِنْدَهُنَّ قَدَامَةَ غَيْرِ أَنَّهُ يَقُولُ فِي حَقِّ زَيْدٍ وَاعْلَمَهُمْ بِالْفَرَائِضِ.

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۳: ابویلی الکندی فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ اس نشست کا آپ سے زیادہ سوائے عمار کے اور کوئی مستحق نہیں۔ حضرت خباب انہیں اپنی پشت کے نشانات دکھانے لگے جو مشرکین کے تکلیفیں دینے کی وجہ سے بنے تھے۔

۱۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابو بکر ہیں اور ان میں سے اللہ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں۔ حیا کے اعتبار سے سب سے سچے عثمان ہیں اور علی بن ابی طالب ان میں سے سب سے اچھے فیصلہ کرنے والے ہیں۔ ان میں اللہ کی کتاب کو سب سے عمدہ پڑھنے والے ابی بن کعب ہیں۔ سب سے زیادہ حلال و حرام سے واقف معاذ بن جبل ہیں اور فرائض سے سب سے زیادہ واقف زید بن ثابت ہیں۔ خبردار ہر امت کیلئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)

۱۵۵: ابوقلابہ سے اسی کے مثل روایت ہے۔ ابن قدامہ کے نزدیک سوائے اس بات کے جو آپ نے زید بن ثابت کے حق میں فرمائی وہ یہ کہ علم الفرائض کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

فضیلت حضرت خباب ☆ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل و علم کو مجلس میں ممتاز رکھنا چاہیے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق افاصل صحابہ کو اپنے پاس مقام دیتے تھے۔ حضرت خباب نے بہت تکالیف برداشت کیں۔

فضل ابی ذر رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۱۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا

کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: زمین نے کسی کو نہ اٹھایا اور آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا جو بات میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچا ہو۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۷: حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشم ہدیہ آیا تو لوگوں نے آپس میں اس کو پکڑ پکڑ کر دیکھنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی وجہ سے حیران ہوتے ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

الْأَعْمَشُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي خَزْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّبَيْسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَقْلَبَ الْغُبْرَاءُ وَلَا أَظْلَبَ الْخَضْرَاءُ مِنْ رَجُلٍ أَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ أَبِي ذَرٍّ.
فَضْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۵۷: حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَزَابٍ. قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةً مِنْ خَرِيرٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَذَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجَّبُونَ مِنْ هَذَا فَقَالُوا لَهُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لِمُنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا.

تشریح ☆ اس سے کئی امور ثابت ہوئے: (۱) ہدیہ لینا سنت ہے (۲) جنت میں رومال بھی ہوں گے (۳) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا معلوم ہوا (۴) جنت کی ادنیٰ چیز بھی دنیا کی اعلیٰ چیزوں بلکہ دنیا کی ساری چیزوں سے افضل ہے اس لیے کہ دنیا و ما فیہا فانی ہے اور آخرت کی چیزیں ہی باقی رہنے والی اور ابدی ہیں۔ بعض کتابوں میں ہے کہ جس کپڑے کو صحابہ کرام دیکھ کر تعجب کرتے تھے وہ قباء تھی۔

۱۵۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد بن معاذ کی موت سے رحمن عزوجل کا عرش حرکت میں آ گیا۔

۱۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ عَزَّوَجَلَّ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

تشریح ☆ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر اللہ کا عرش ہل گیا۔ وجہ یہ تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ کی روح عرش پر پہنچی تو خوشی کے مارے ہلنے لگا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ "اهْتَزَّ" کا معنی ہلنا نہیں بلکہ کانپنا ہوگا کہ عرش الرحمن غمزوہ ہو کر کانپنے لگا۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت سعد کے جو اعمال صالحہ عرش تک جاتے تھے اب وہ نہیں جائیں گے۔

جریر بن عبد اللہ الجعفی رضی اللہ عنہ

فَضْلُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

کی فضیلت

الْجَعْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۵۹: حضرت جریر بن عبد اللہ الجعفی سے مروی ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے رسول اللہ نے

۱۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ. ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ مَا حَجَجْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ اسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسُّمَ فِي وَجْهِهِ. وَلَقَدْ شَكَرْتُ إِلَيْهِ آتِي لَا أَتِي عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَلْبِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا.

جب بھی مجھے دیکھا مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ دیکھا۔ میں نے ان کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: اے اللہ! ان کو ثبات عطا فرما اور ہادی و مہدی بنا۔

☆ تشریح حضرت جریر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر مسکرا دیتے تھے کیونکہ بہت خوبصورت اور لمبے قد کے تھے۔ بلکہ جو بھی دیکھتا تھا تو شکل و صورت دیکھ کر مسکرا دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ثبات اور ہادی و مہدی ہونے کی دعا کی۔

فَضْلُ أَهْلِ بَدْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

اہل بدر کے فضائل

۱۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا تَنَا وَكَيْعُ لِنَاسُفِيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ زَالِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ جَبْرِئِيلُ أَوْ مَلَكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْدُونَ مَنْ مِنْ شَهْدَةِ بَدْرٍ فَيُكْفَمُ قَالُوا خِيَارُنَا قَالَ كَذَلِكَ هُمْ عِنْدَنَا خِيَارُ الْمَلَائِكَةِ.

۱۶۰: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ جبرئیل یا کوئی اور فرشتہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ لوگ بدر میں حاضر ہونے والوں کو کیسا شمار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہم میں سب سے زیادہ پسندیدہ۔ اس نے کہا اسی طرح (بدر میں حاضر ہونے والے فرشتے) ہمارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

۱۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ 'تَنَا جَرِيرُ بْنُ وَحْدَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعُ ح وَتَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنِ الْأَعْمَشِ 'عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُسَبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ اتَّفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَذْرَكَ مُدًّا أَحَدِيْهِمْ وَلَا نَصِيْفَةً.

۱۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھیوں کو برا مت کہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد کے برابر سونا خرچ کر دے (تب بھی) ان میں سے ایک کے (خرچ کیے گئے) مد یا اس کے نصف کو بھی نہیں پاسکتا۔

(فی الزوائد اسنادہ صحیح)

۱۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: تَنَا وَكَيْعُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ زُعْلُوْقٍ قَالَ كَانَ بِنُ عُمَرَ يَقُولُ لَا تُسَبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِيْهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَةً.

۱۶۲: نسیر بن زعلوق سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو فرماتے تھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا مت کہو۔ ان میں سے ایک کا ایک گھڑی کھڑے ہونا تم میں سے کسی کی عمر بھر کی نیکی سے بہتر ہے۔

فضیلت اہل بدر (رضی اللہ عنہم) ☆ اس حدیث سے جہاد کی فضیلت ثابت ہوئی، جہاد کی برکت سے انسان نیا فرشتوں کو بھی یہ شرف حاصل ہوا اور اسی باب کی حدیث میں صحابہ کو خطاب کیا کہ میرے صحابہ کو برامت کہو کیونکہ انہوں نے جو اسلام کی خدمت کی بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں، مشکل وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا، اپنی جان و مال، اولاد کی قربانی دی بعد والے لوگ جتنی قربانیاں بھی پیش کریں ان کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے۔

انصار (رضی اللہ عنہم) کے فضائل

فَضْلُ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۱۶۳: حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو انصار سے محبت رکھتا ہے۔ اللہ اس کو محبوب رکھتے ہیں اور جو انصار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس سے بغض رکھتے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے عدی سے کہا: کیا آپ نے اس کو براء بن عازب سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھ ہی سے تو انہوں نے بیان کیا ہے۔

۱۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِعَدِيِّ أَسَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِيَّايَ حَدَّثَ.

۱۶۴: سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بہترین انتخاب ہیں اور بقیہ لوگ چھان ہیں اور اگر (دیگر) لوگ کسی (ایک) وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کسی اور وادی میں جائیں تو میں انصار (رضی اللہ عنہم) کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک مرد ہوتا۔

۱۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ ثَنَا بِنُ أَبِي فُذَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَهِّمِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِنَارٌ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ اسْتَقْبَلُوا وَاذِيًا أَوْ شُعْبًا وَاسْتَقْبَلَتِ الْأَنْصَارُ وَاذِيًا لَسَلَكْتُ وَاذِيَةَ الْأَنْصَارِ. وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأًا مِنَ الْأَنْصَارِ.

(فی الزوائد: اسنادہ ضعیف والافہ من عبد

المہيمن و باقی رجالہ ثقات)

۱۶۵: کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ انصار (رضی اللہ عنہم) پر رحم فرمائے اور انصار کی اولاد پر اور ان کی اولاد کی اولاد پر۔

۱۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِمَ اللَّهُ الْأَنْصَارَ وَآبَاءَ الْأَنْصَارِ وَآبَاءَ آبَاءِ الْأَنْصَارِ.

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

فضیلت انصار ☆ "شعار" جسم سے لگا ہوا کپڑا جس کو استر کہتے ہیں۔ "دینار" اوپر والے کپڑے کو کہتے ہیں۔ ان احادیث میں حضرات انصار کی فضیلت بیان فرمائی۔ اللہ پاک سب صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجرین (رضی اللہ عنہم) سب

صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجرین رضی اللہ عنہم سب کی محبت نصیب فرمائے۔

فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ
الْبَاهِلِيُّ . قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ الْخِذَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمِنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِ وَقَالَ
اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ وَتَاوِيلَ الْكِتَابِ .
۱۶۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا
ساتھ ملا لیا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو حکمت اور تاویل
کتاب کا علم سکھا دیجئے۔

فضیلت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی کہ ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تفسیر میں بہت مہارت حاصل ہوئی۔ بہت عجائب تفسیر اور غرائب تاویل ان سے روایت کیے
گئے ہیں۔

خوارج کا بیان

۱۲: بَابُ فِي ذِكْرِ الْخَوَارِجِ

۱۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ وَ ذَكَرَ
الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَدَّجٌ الْيَدِ أَوْ مُؤَدَّنُ الْيَدِ أَوْ
مُشَدُّونَ الْيَدِ وَ لَوْ لَا أَنْ تَبْطُرُوا الْخَدَثُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ
الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .
۱۶۷: حضرت علیؑ نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا: ان میں ایک
مخض مثل (نقصان دہ) ہاتھ والا یا اور اگر یہ خدشہ نہ ہوتا
کہ تم فخر میں مبتلا ہو جاؤ گے تو میں ضرور بیان کرتا جو اللہ
تعالیٰ نے ان لوگوں سے لڑنے والوں سے وعدہ کیا ہے
محمد ﷺ کی زبان پر۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا
کیا: آپ نے خود محمد ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں
نے فرمایا: ہاں رب کعبہ کی قسم ایسا تین مرتبہ فرمایا۔

۱۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ بْنِ
زُرَّازَةَ قَالَا لَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رِزٍّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي اجْرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ
أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَخْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ
النَّاسِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ بِمَرْقُونَ مِنَ
الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ
فَإِنْ قَتَلْتَهُمْ أَجْرٌ عِنْدَ اللَّهِ لِمَنْ قَتَلْتَهُمْ .
۱۶۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جو
نوجوان ہوں گے بے وقوف ہوں گے۔ لوگوں میں سب
سے بہتر باتیں کریں گے قرآن پڑھیں گے جو انکے حلقوم
سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام سے اسی طرح بے فیض رہ
جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا
ہے۔ جوان سے ملے ان سے قتل کرے کیونکہ انکو قتل کرنا
قتل کرنے والے کیلئے اللہ کے ہاں اجر کا باعث ہے۔

۱۶۹: ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے عرض کی کیا آپ نے رسول اللہؐ کو حور یہ کے بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ان کو ایسی قوم کا ذکر کرتے ہوئے سنا جو خوب عبادت کریں گے۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں کم تر جانے گا اور اپنے روزے کو ان کے روزے سے کم تر سمجھے گا وہ دین سے اسی طرح بے فیض رہ جائیگے جس طرح تیر شکار میں سے بے نشان گزر جاتا ہے (شکاری) اپنے تیر کو پکڑتا ہے اس کے پھل کو دیکھتا ہے کوئی نشان نہیں دیکھتا۔

۱۷۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میری امت میں سے یا یوں فرمایا کہ عنقریب میرے بعد میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن کو پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا۔ دین سے اسی طرح بے فیض رہ جائیں گے۔ جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا ہے۔ پھر وہ دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے وہ مخلوق میں سے بدترین ہوں گے۔

عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حکم بن عمرو غفاری کی رافع بن عمرو سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۷۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے چند لوگ قرآن کو پڑھیں گے اسلام سے اسی طرح بے نشان رہ جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان رہ جاتا ہے۔

۱۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْخُرُورِيَةِ شَيْئًا فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَتَعَبَّدُونَ يَحْقِرُوا أَحَدَكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ يَمْرُتُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ أَخَذَ سَهْمَهُ فَنَظَرَ فِي نَصْبِهِ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا فَنَظَرَ فِي رِصَابِهِ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا فَنَظَرَ فِي قِدْحِهِ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا فَنَظَرَ الْقُدْحَ فَنَمَارَى هَلْ يَرَى شَيْئًا أَمْ لَا.

۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو سَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغْبِرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّن بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ خُلُوقَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ هُمْ شَرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَامِتٍ قَدْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِزَالِحِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ فَقَالَ وَأَنَا أَيْضًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(لمى الزوائد هذا اسناده ضعيف)

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَهُوَ يَقْبِهُمُ النَّبْرَ وَالْمَنَائِمَ وَهُوَ فِي حِجْرِ بِلَالٍ فَقَالَ رَجُلٌ أَعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ! فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ فَقَالَ وَيَهْلِكَ وَمَنْ يَعْدِلُ بِخَيْرِي إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ذَعْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضْرِبَ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا فِي أَصْحَابٍ أَوْ أَصْحَابٍ لَهُ يَقْرُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

۱۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إسحاق الأزرق عن الأعمش عن ابن أبي أوفى قال قال رسول الله ﷺ الخوارج كلاب النار.

۱۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا يحيى بن حمزة ثنا الأوزاعي عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْشَأُ شَرٌّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ كُلَّمَا خَرَجَ قُرُونٌ قُطِعَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلَّمَا خَرَجَ قُرُونٌ قُطِعَ أَكْثَرُ مِنْ عَشْرِينَ مَرَّةً حَتَّى يَخْرُجَ لِي عِرَاضِهِمُ الدُّجَالُ.

۱۷۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ يَقْرَأُونَ

۱۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہرانہ میں تھے اور غنیمت کا مال تقسیم فرما رہے تھے اور ایک شخص نے کہا: اے محمد! عدل کیجئے۔ آپ نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ آپ نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو جب میں عدل نہیں کروں گا تو میرے بعد کون عدل کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں میں ہوگا جو قرآن پڑھیں گے جو انکے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا دین سے اسی طرح بے نشان رہ جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا ہے۔

۱۷۳: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوارج جہنم کے کتے ہیں۔

۱۷۴: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن کو پڑھیں گے اور قرآن انکے نرخرے سے تجاوز نہیں کرے گا۔ جب بھی وہ ابھریں گے کاٹ دیئے جائیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کبھی وہ ابھریں گے کاٹ دیئے جائیں گے (اور ایسا) بیس مرتبہ سے زیادہ ہوگا یہاں تک کہ ان کی جماعت میں سے دجال خروج کرے گا۔

۱۷۵: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں یا یوں فرمایا کہ اس امت میں ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے یہ قرآن ان کے نرخرے یا یوں فرمایا کہ حلق سے تجاوز

الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ أَوْ حُلُوقَهُمْ بِيَمَانِهِمْ
التَّخْلِيْقُ. إِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ إِذَا دَا لَقَيْتُمُوهُمْ
فَاقْتُلُوهُمْ.

نہیں کرے گا ان کی علامت سر کے بال منڈانا ہوگی
جب تم ان کو دیکھو یا یوں فرمایا کہ جب تم ان سے ملو
(جنگ میں) تو ان کو قتل کر ڈالو۔

۱۷۶: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ يَقُولُ سَرُّ قَتْلِي قُتِلُوا تَحْتَ أَرْبَعِ
السَّمَاءِ وَخَيْرُ قَتِيلٍ مَنْ قَتِلُوا بِكِلَابِ أَهْلِ النَّارِ. قَدْ كَانَ
هَؤُلَاءِ مُسْلِمِينَ فَضَارُوا كُفْرًا قُلْتُ يَا أَبَا أَمَامَةَ! هَذَا شَيْءٌ
تَقُولُهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

۱۷۶: حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ بدترین مقتول جو
آسمان تلے قتل کئے گئے اور بہترین مقتول وہ ہیں جنہوں
نے جہنم کے کتوں کو قتل کیا۔ یہ مسلمان ہوں گے جو کفر
اختیار کر لیں گے۔ ابو غالب کہتے ہیں میں نے کہا اے ابو
امامہ! یہ بات آپ کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ میں
نے تو اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔

تشریح ☆ خوارج جمع ہے خارجہ کی اس سے مراد وہ گروہ ہے جو اہلسنت والجماعت سے نکل گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
کے دور میں یہ لوگ زیادہ پھیل گئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی یہ لوگ موجود تھے۔ قرآن کی
تلاوت بہت کرتے تھے عبادت گزار تھے ان کو قراء کہا جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں برے خیال
رکھتے تھے اور ان کو نہیں مانتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے بعد میں انہوں نے خروج کیا۔ حضرت امیر
المؤمنین رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتے تھے۔ امیر المؤمنین نے ان کی فہمائش کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔
ان میں سے اکثر تابع ہوئے کچھ لوگ تو خارجی رہے تو ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ مقام نہروان میں ان میں بہت قتل
ہوئے۔ یہ فرقہ مرتکب کبیرہ کو کافر کہتا ہے۔ ایک فرقہ ان کا ٹھکانہ کے رجم کا منکر ہے اور چور کا ہاتھ بغل سے کاٹتے تھے۔
حائض ہر حالت میں نماز کی فرضیت کے قائل ہوتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے اٹھیں گے ان
کو بادیاجائے گا پھر اٹھیں گے تو اہل حق غالب آجائیں گے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فَمَخَذَجَ الْيَدِ: ناقص ہاتھ ہے۔
آخری زمانہ سے مراد خلافت راشدہ کا آخری زمانہ کیونکہ تیس سال خلاف راشدہ کے ہیں جب اٹھائیس سال ختم ہوئے تو
اس وقت یہ لوگ نکلے تھے۔ حرورہ: کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جو ان کا مرکز تھا۔ اس لیے ان کو حروریتہ کہتے ہیں۔
پہلے ان کو قراء کہتے تھے۔ یہ قرآن بہت پڑھتے تھے لیکن قرآن کریم ان کے گلوں سے نیچے نہ گزرتا۔ مطلب یہ کہ قرآن کا اثر
ان کے دلوں پر نہیں ہوتا ہے۔ (حدیث: ۱۶۹) تیر کے مختلف حصے ہوتے ہیں: (۱) پھل اس کو رصاف کہتے ہیں ویسے رصاف
جمع ہے رصفہ ہے۔ (۲) قدم تیر کا لکڑی والا حصہ جس پر ابھی پھل لگایا گیا ہو۔ (۳) قذذ جمع ہے قذہ کی۔ تیر کے پروں کو کہتے
ہیں۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ خوارج دین سے ایسے نکلیں گے جیسے طاقتور آدمی تیر پھینکے اور وہ اتنی قوت کے ساتھ
شکار کو لگے کہ اسکے پار ہو جائے اور خون اس پر نہ لگے۔ اسی طرح یہ لوگ دین سے نکلیں گے کہ ان کو دین کا کچھ حصہ بھی معلوم
نہیں ہوگا۔ (حدیث: ۱۷۲) بحر انہ مکہ سے آٹھ میل پر ایک مقام ہے جہاں حنین کی غنائم تقسیم فرمائے۔ ان احادیث میں
خوارج کی چند علامات بیان فرمائی گئی ہیں۔ سر موٹا نا جائز ہے اس لیے بعض مواقع میں سر موٹا مسنون ہے۔ بچے کی
پیدائش کے سات دن بعد حج اور عمرہ کے بعد۔ جمہور اہلسنت والجماعت کے خوارج کا فر نہیں بلکہ بدعتی فرقہ ہے۔

۱۳: بَابُ فِيمَا انْكَرَتِ الْجَهْمِيَّةُ

۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَوَكَيْعٌ
ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يَغْلِي وَوَكَيْعٌ وَابْنُ
مُعَاوِيَةَ قَالُوا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي
خَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا كُنَّا
جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا
الْقَمَرَ لَا تَصَامُونَ فِي رُؤْيِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلَبُوا عَلَى
صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ:
﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ
الْغُرُوبِ﴾ [ق: ۱۳۹]

جہمیہ کے انکار کے بارے میں
۱۷۷: جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے
چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا (اور) فرمایا کہ
عنقریب تم اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جس
طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو کہ تم کو اسے دیکھنے میں کسی
قسم کی دشواری نہیں ہوتی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو (تو
کرو) کہ سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے نماز
سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور
پاکی بیان کیجئے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ طلوع شمس
اور غروب شمس سے پہلے۔

تشریح ☆ جہمیہ: یہ بھی ایک فرقہ گزرا ہے۔ جہم بن صفوان کی طرف منسوب۔ یہ روایت باری تعالیٰ اور صفات باری
تعالیٰ کا منکر ہے جبکہ اہل سنت کے نزدیک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

۱۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
عِيْسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَصَامُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قَالُوا لَا قَالَ
فَكَذَابُكَ لَا تَصَامُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۷۸: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے
میں کوئی دشواری پاتے ہو۔ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اسی طرح اپنے
پروردگار کو دیکھنے میں کسی قسم کی دشواری نہ پاؤ گے۔

۱۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
إِذْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحِ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ تَصَامُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ
فِي الظُّهْرِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ فَتَصَارُونَ فِي
رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟ قَالُوا لَا قَالَ
إِنَّكُمْ لَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيِهِ إِلَّا كَمَا تَصَارُونَ فِي
رُؤْيِهِمَا.

۱۷۹: ابو سعید سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کی یا رسول
اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: کیا تم دوپہر
کے وقت بادل نہ ہونے کی صورت میں سورج دیکھنے میں
کوئی دشواری پاتے ہو؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا:
کیا تم چودھویں رات بادل نہ ہونے کی صورت میں چاند کے
دیکھنے میں کسی قسم کا ضرر پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی:
نہیں۔ فرمایا: جس طرح تم انکے دیکھنے میں کوئی تنگی نہیں
پاتے تو اس (رب) کے دیکھنے میں بھی کوئی ضرر نہیں پاؤ گے۔

۱۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا
خَمَادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ حُدْسِ
عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ رَأَى اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا آيَةُ
ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ يَا أَبَا رَزِينِ أَلَيْسَ كَلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ
مُخْلِياً بِهِ؟ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَاللَّهُ أَعْظَمُ وَذَلِكَ آيَةٌ فِي
خَلْقِهِ.

۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَبَانَا خَمَادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ
حُدْسِ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
صَبِحَ رَبُّنَا مِنْ قُنُوطِ عِبَادِهِ وَقُرْبِ غَيْرِهِ) قَالَ قُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَضْحَكُ الرَّبُّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَنْ نَعْدِمَ مِنْ
رَبِّ يَضْحَكُ خَيْرًا.

(فی الزوائد: وکیع ذکرہ ابن حبان فی التقات

و باقی رجالہ احتج بہم مسلم)

تشریح ☆ اس باب میں وہ احادیث لائی گئی ہیں جن میں رویت باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔
”تَضَامُونَ“ اصل میں تَضَامُونَ تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی مشقت نہ اٹھانی پڑے گی۔ اس حدیث
میں فجر اور عصر کی نمازوں کی فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی۔ محدثین فرماتے ہیں کہ فجر اور عصر کو دیدار الہی میں بڑا دخل
ہے۔ (حدیث: ۱۸۱) ”قُنُوط“: نا امید ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ جب بندہ مایوس ہو کر ہتھیار ڈال دیتا ہے نا امید ہو جاتا
ہے۔ ”لَنْ نَعْدِمَ“: اس رب کی خیر سے ہم محروم نہ رہیں گے جو ہنستا ہے۔

۱۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ
قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَانَا خَمَادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ
عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ حُدْسِ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي
عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَمَاءٌ ثُمَّ خَلَقَ عَرْشَهُ
عَلَى الْمَاءِ.

۱۸۲: ابو زرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض
کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہمارا رب
مخلوق کو تخلیق کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا
کہ وہ اندھیرے میں تھا اس کے نیچے ہوا (خلا) اور اس
کے اوپر ہوا اور پانی تھا پھر اس نے اپنا عرش پانی پر تخلیق
کیا۔

تشریح ☆ "اِنَّ سَمَانَ رَبَّنَا" مطلب یہ کہ اِنَّ سَمَانَ غَرُشُ رَبَّنَا ہمیں پیدا کرنے سے پہلے رب کا عرش کہاں تھا؟ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے عرش بادل میں تھا۔ یہ حدیث صفات میں سے ہے اور اس کا مضمون تشابہات میں سے ہے اس لیے سکوت (خاموشی) اختیار کی جائے یہ زیادہ محفوظ ہے۔ ثُمَّ یہ لفظ ثُمَّ نہیں بلکہ ثُمَّ ہے۔ اسم اشارہ برائے مکان اور خلق نہیں بلکہ خَلْقُ مَخْلُوق۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہاں کوئی مخلوق نہیں تھی تو مکان اور جگہ کیسے ہوگی اور غَرُشُ عَلِي الْمَاءِ: الگ جملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔

۱۸۳: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ سَعْدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُجْرِبٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ عَرَضَ لَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُنِي النَّجْوِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْنِي الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَعْرِفُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَلَعَّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَعْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ يُعْطِي صَحِيفَةً حَسَنَةً أَوْ كَسَابَةً بِمِيزَانِهِ قَالَ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيُنَادَى عَلَى رَأْسِ الْأَشْهَادِ قَالَ خَالِدٌ لِي الْأَشْهَادُ شَيْءٌ مِنَ انْقِطَاعِ

۱۸۳: صحفوان بن محرز مازنی فرماتے ہیں کہ دریں اثنا کہ ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ اچانک ایک آدمی ان سے ملا اور کہنے لگا اے ابن عمر! آپ نے جناب رسول اللہؐ کو سرگوشی کے متعلق کس طرح فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مؤمن کو قیامت کے دن اپنے رب کے قریب کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ (پروردگار) اس کو پردے میں کرے گا پھر اس کو اس کے گناہ یاد دلائے گا پھر اس سے کہے گا کہ کیا تم مانتے ہو؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں اعتراف کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ جہاں تک اللہ پہنچ کر چاہے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی تجھ سے پردہ پوشی کی تھی اور میں آج تیرے گناہ بخش دوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس کی نیکیوں کا صحیفہ یا کتاب اس کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی۔ آپ نے فرمایا: کافر اور منافق کو سب لوگوں کے سامنے بلایا جائے گا۔ خالد بن حارث فرماتے ہیں یہی ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر تھوٹ بولا خبردار اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔

﴿هُؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَي رَبِّهِمْ أَلَّا تَعْلَمَ اللَّهُ﴾

عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿﴾

تشریح ☆ نَجْوِي: لغت میں سرگوشی کو کہتے ہیں۔ يُدْنِي: قریب کیا جائے گا۔ كَنَفٌ: پردہ۔ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور چوبیس روایت میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اس کی وجہ الفضل الرقاشی ہیں۔ اس کے بارہ میں ابن الجوزی فرماتے ہیں: رجل سوء کہ روایت حدیث میں برا آدمی ہے البتہ ابن الجوزی کے علاوہ محدثین نے اس کو موضوع نہیں بلکہ ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ

۱۸۳: حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول

اللہ نے ارشاد فرمایا: جس وقت اہل جنت اپنی نعمتوں میں (مشغول) ہونگے جب ان کیلئے ایک نور ظاہر ہوگا وہ اپنے سر اٹھائیں گے انکار رب انکے اوپر انکی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ کہے گا: اے جنت والو تم پر سلامتی ہو۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سلامتی ہو۔ مہربان رب کی طرف سے ارشاد ہے: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ السَّرَّاجِيمِ﴾ آپ نے فرمایا: وہ (اب) انکی طرف دیکھے گا اور وہ اس کی طرف دیکھتے ہوں گے وہ نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ جب تک وہ اسکی طرف دیکھیں گے یہاں تک کہ وہ ان سے پردہ کرے گا اور اسکا نور اور برکت ان پر انکی جگہوں میں باقی رہ جائیگی۔

۱۸۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا رب اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا وہ اپنی داہنی جانب دیکھے گا۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ اس کے سامنے آئے گی جو تم میں سے استطاعت رکھتا ہے کہ آگ سے بچ جائے اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو تو وہ ایسا کرے۔

۱۸۶: قیس اشعری سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے چاندی کا ہے اور دو جنتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا ہے۔ لوگوں! اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے کے درمیان صرف بڑائی کی چادر ان کے چہرے پر ہوگی جنت عدن میں۔

ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَادَانِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ الرَّقَاشِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ إِذْ سَطَحَ لَهُمْ نُورٌ فَرَفَعُوهُ رُؤُوسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِيمِ﴾

ابن: ۱۵۸

قَالَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَلَا يَلْتَقُونَ فِي شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ حَتَّى يَخْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَتَّقَى نُورَهُ وَبَرَكَتَهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ.

۱۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنِي حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ مِنْ عَنْ أَيْمَنِ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ مِنْ عَنْ أَيْمَنِ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ أَمَامَهُ فَيَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقَى النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

۱۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنَا أَبُو عَمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّاتٌ مِنْ قَبْضَةِ أَيْتِهِمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّاتٌ مِنْ ذَهَبٍ أَيْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا رِداءَ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حُجَّاجُ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ آيَةَ: لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَ زِيَادَةٌ وَقَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ نَارِيٌّ مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا لِيُرِيدَ أَنْ يُنْجِزَ كُمُؤَدَةً فَيَقُولُونَ وَمَا هُوَ بِثِقَلٍ اللَّهُ مَا أَوْزَيْنَنَا وَيَبْيَضُّ وُجُوهُنَا وَيُدْخِلُنَا الْجَنَّةَ وَيُنْجِنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ بِعَيْنِي إِلَيْهِ وَلَا أَقْرَبَ لِأَعْيُنِهِمْ.

۱۸۷: صہیبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”ان لوگوں کیلئے جنہوں نے بھلائی کی بھلائی اور زیادت ہے۔۔۔“ اور فرمایا: جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارتے والا پکارے گا: اے جنت والو! تمہارے لئے اللہ کے ہاں ایک وعدہ ہے وہ ارادہ کرتا ہے کہ اسکو تم سے پورا کر دے۔ وہ کہیں گے وہ کیا ہے؟ کیا اللہ نے ہمارے ترازوؤں کو وزنی نہیں کیا اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا۔ ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں آگ سے نجات نہیں دی۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر وہ ہنادینگے وہ اسکی طرف دیکھیں گے اللہ کی قسم! اللہ نے کوئی چیز انکو اس نظر یعنی اپنی جانب نظر سے زیادہ پسندیدہ عطا نہیں کی ہوگی اور نہ اس سے زیادہ آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی شے عطا کی ہوگی۔

۱۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَبِعَ سَمْعُهُ الْأَضْوَابَ لَقَدْ جَاءَتْ الْمُجَادِلَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ تَشْكُوا زَوْجَهَا وَمَا أَسْمَعُ مَا تَقُولُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾

۱۸۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس کا آوازوں کو سننا اپنی وسعت رکھتا ہے نبی کریمؐ کے پاس جھگڑا آیا درآ نکالکے میں گھر کے ایک گوشہ میں تھی وہ (عورت) اپنے خاوند کے متعلق شکایت کر رہی تھی اور میں اس کی بات کو نہیں سن رہی تھی اللہ تعالیٰ نے (قرآن) نازل کیا ”اللہ نے سن لی بات اس (عورت) کی جو آپ سے اپنے خاوند کے سلسلہ میں مجادلہ کر رہی تھی“۔ (الایۃ)

تشریح ☆ یہ آیت حضرت خولہ بنت ثعلبہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک مرتبہ ان کے شوہر نے ان کو بلایا۔ انہوں نے عذر کیا وہ ناراض ہو گئے اور کہہ دیا تم میرے اوپر ایسی ہو جیسی میری ماں کی بیٹھ۔ اس کو ظہار کہتے ہیں۔ پھر وہ نادوم ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں ظہار طلاق کا حکم رکھتا تھا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا سر مبارک دھور ہی تھیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے شوہر نے جب میرے ساتھ نکاح کیا تو میں جوان اور مالدار تھی پھر جب اس نے میرا مال کھا لیا، میری جوانی مٹ گئی اور میرے عزیز واقارب چھوٹ گئے تو مجھ سے ظہار کیا۔ اب وہ پشیمان ہے اپنے کیے پر۔ اب کوئی صورت ایسی ہے کہ میں اور وہ مل جائیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر حرام ہو گئی لیکن وہ بار بار اپنا عرض حال اور اصرار کرنے لگیں۔ اس پر یہ آیات (مجادلہ) نازل ہوئیں۔

۱۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پروردگار نے مخلوق کی تخلیق سے پہلے اپنے آپ پر اپنے ہاتھ سے لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غصہ سے آگے ہے۔

۱۹۰: طلحہ بن خراش کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب (ان کے والد) عبد اللہ بن عمرو بن حرام جنگ احد کے دن مقتول ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا: اے جابر! کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جو تمہارے والد سے اللہ تعالیٰ نے کہا (یحییٰ بن حبیب اپنی حدیث میں یوں کہتے ہیں) کہ آپ نے فرمایا: اے جابر! میں تمہیں شکستہ دل کیوں دیکھ رہا ہوں؟ جابر کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد شہید ہو گئے اور عیال و قرض چھوڑ گئے۔ حضور نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے ساتھ کیسے ملاقات کی (یعنی کیا معاملہ فرمایا؟) عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول! فرمایا: اللہ نے کبھی کسی سے بغیر حجاب کے گفتگو نہ فرمائی اور تمہارے والد سے بلا حجاب کلام کیا اور فرمایا: اے میرے بندے میرے سامنے آرزو ظاہر کرو تا کہ میں تمہیں عطا کروں۔ عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے زندگی عطا فرما دیجئے تا کہ دوبارہ آپ کی خاطر قتل (شہید) کیا جاؤں تو اللہ پاک نے فرمایا: یہ تو ہماری طرف سے پہلے طے ہو چکا

ہے کہ لوگوں کو دوبارہ دنیا میں نہ بھیجا جائے گا۔ عرض کیا: پھر میرے پیچھے والوں کو پیغام پہنچا دیجئے (ہمارا حال بتا دیجئے) رسول اللہ نے فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور نہ خیال کرو ان لوگوں کو جو قتل کر دیئے جائیں راہِ خدا میں مردہ بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔“

۱۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَىٰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَيَّ نَفْسَهُ بِإِذْنِ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي.

۱۹۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ وَيَحْيَىٰ بْنُ حَبِيبٍ بِنِ عَرَبِيٍّ قَالَا قَنَا مُوسَىٰ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْاَنْصَارِيُّ الْحِزَامِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا قُبِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَوْمَ اُحُدٍ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ اَلَا اُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ لَابْنِكَ؟ وَ قَالَ يَحْيَىٰ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي اَذَاكَ مُنْكَبِرًا؟ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشْهَدَ اِبْنِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَ دَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ اَبَاكَ؟ قَالَ بَلَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَ كَلَّمَ اَبَاكَ كِفَا حَا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ اَعْطَاكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيَنِي فَاُقْتَلُ فَبِكَ ثَابِتَةٌ فَقَالَ الرَّبُّ سُبْحَانَ اِنَّهُ سَبَقَ مَنِي اَتَهُم اِلَيْهَا لَا يَرْجِعُونَ قَالَ يَا رَبِّ فَاَبْلِعْ مِنْ وَّرَانِي قَالَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اَلَّذِيْنَ قَتَلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ [آل عمران: ۱۶۹]

۱۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو مخصوصوں کی جانب دیکھ کر ہنستے ہیں جن میں ایک نے دوسرے کو قتل کیا لیکن دونوں جنت میں داخل ہوئے ایک اللہ کے راستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا پھر اللہ کی رحمت قاتل کی طرف متوجہ ہوئی اور اس نے اسلام قبول کیا۔ پھر اللہ کے رستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔

۱۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی منگی میں لے لیں گے اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں پیٹ لیں گے پھر فرمائیں گے میں ہی ہوں یا دشماہ۔ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

۱۹۳: عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ساتھ بطحاء میں تھا ان میں رسول اللہ بھی تھے وہاں سے بادل گزرا تو رسول اللہ نے فرمایا: تم اسے کیا نام دیتے ہو؟ عرض کیا: سبحاب۔ فرمایا: اور مزن بھی؟ لوگوں نے عرض کیا: اور مزن بھی۔ فرمایا: اور عنان بھی؟ عرض کیا: عنان بھی کہتے ہیں۔ فرمایا: تمہارے خیال میں کتنا فاصلہ ہے آسمان و زمین کے درمیان؟ عرض کیا: معلوم نہیں۔ فرمایا: تمہارے اور آسمان کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کا فاصلہ ہے اور اس سے اوپر والا آسمان بھی اتنا ہی ہے حتیٰ کہ آپ نے ساتویں آسمان شمار کئے پھر ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے جس کی سطح اور تہہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر اسکے اوپر آٹھ فرشتے ہیں پہاڑی بکروں کی مانند انکے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر ان پشتوں پر عرش ہے جسکے زیریں اور بالائی حصہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں

۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهِمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهِدُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى قَاتِلِهِ فَيَسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهِدُ.

۱۹۲: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ آتَا الْمَلِكُ آيْنَ مُلُوكِ الْأَرْضِ.

۱۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ بِالْبَطْحَاءِ فِي غَصَابَةٍ وَفِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرْتُ بِهِ سَخَابَةً فَنَظَرَتْ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تَسْمُونَ هَذِهِ؟ قَالُوا: السَّحَابُ قَالَ وَالْمَزْنُ. قَالُوا: وَالْمَزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالُوا: وَالْعَنَانُ قَالَ كَمْ تَرَوْنَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ قَالُوا: لَا نَدْرِي: قَالَ فَإِنَّ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا أَمَا وَاحِدًا أَوْ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى غَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ آغْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ أَوْ عَالٍ بَيْنَا أَظْلَافِيَهُنَّ وَرُكْبِيَهُنَّ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِ هُنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ آغْلَاهُ وَاسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ

تبارک وتعالیٰ۔

کے درمیان پھرا سکے اوپر ہیں اللہ برکت والے اور بلند۔

۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی امر کا فیصلہ فرماتے ہیں تو فرشتے اس کے احترام میں پہر بچھا دیتے ہیں (اور نزول حکم کے وقت ایسی آواز ہوتی ہے) گویا کوئی چٹان پر پتھر مار رہا ہو پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ زائل ہوتی ہے تو کہتے ہیں (ایک دوسرے سے) کیا کہا تمہارے رب نے وہ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور اللہ بلند اور بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس فیصلہ کو بات چرانے والے (جن) سننے کی کوشش کرتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھ کر پس ایک آدھ بات سن کر اوپر والا نیچے والے کو بتا دیتا بہت مرتبہ اس کے نیچے والے کو بتانے سے قبل شعلہ آ لیتا ہے کہ کاہن یا ساحر کو نہ بتائے اور کبھی شعلہ نہیں لگتا تو وہ آگے بتا دیتا ہے۔ پھر وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے اور ایک وہی بات جو آسمان سے سنی تھی سچی ہوتی ہے۔

۱۹۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ أَمْرًا فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا خِضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَمَا هُوَ بِسَلْسَلَةٍ عَلَى صُفْوَانٍ ﴿وَإِذَا فُرِغَ مِنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ [سباء: ۱۲۳] قَالَ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعَ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ فَرِيئًا أَدْرَكَهُ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيهَا إِلَى الَّذِي تَحْتَهُ فَيُلْقِيهَا عَلَى لِسَانِ الْكَاهِنِ أَوْ السَّاحِرِ فَرِيئًا لَمْ يَذْرُكْ حَتَّى يُلْقِيهَا فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبًا فَتَصْدُقُ تِلْكَ الْكَلِمَةَ الَّتِي سَمِعْتَ مِنَ السَّمَاءِ.

۱۹۵: حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ نبی نے (ایک بار) ہم میں کھڑے ہو کر پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: فرمایا اللہ سوتا نہیں اور سونا اسکے شایانِ شان نہیں اللہ ترازو کو جھکاتے اور اہراٹھاتے ہیں یعنی کسی کا رزق زیادہ کسی کا کم کر دیتے ہیں۔ دن کے اعمال رات کو (انسان کے) عمل کرنے سے قبل انکی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور رات کے اعمال دن کے عمل کرنے سے قبل۔ ان کا حجاب نور ہے اگر اسے ہٹا دیں تو انکے چہرے کی روشنیاں تاحدنگاہ اسکی مخلوق کو جلا دیں۔

۱۹۶: حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سوتے نہیں اور سونا ان کے شایانِ شان نہیں ترازو کو جھکاتے اور اٹھاتے ہیں۔ ان کا حجاب نور ہے اگر اس کو ہٹا دیں تو انکے چہرے کی روشنیاں ہر اس چیز کو جلا ڈالیں

۱۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي عبيدة عن أبي موسى رضى الله تعالى عنه قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمسة كلمات فقال إن الله لا ينام ولا ينبغي له أن ينام يخفض القسط ويرفعه يرفع إليه عمل الليل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل الليل حجابه النور لو كشفه لأحرقت سبحات وجهه ما انتهى إليه بصره من خلقه.

۱۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ حِجَابُهُ

جہاں ان کی نگاہ پہنچے۔ اس کے بعد ابو موسیٰ کے شاگرد ابو عبیدہ (نے بطور استدلال) یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ نُورًا مِّنْ نُورِ اللَّهِ سَاطِعًا فِي سُبْحَانَ اللَّهِ مُبِينًا﴾ ”با برکت ہے جو آگ میں ہے اور جو اسکے گرد ہے پاک ہے اللہ پالنے والا تمام جہاتوں کا“۔

۱۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دست راست بھرا ہوا ہے کوئی چیز اسے کم نہیں کر سکتی۔ رات دن برستا ہے اور ان کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے بلند کرتے ہیں تو ل کر اور جھکاتے ہیں۔ فرمایا دیکھو جب سے آسمان و زمین پیدا فرمائے کتنا خرچ کیا لیکن اس سے اللہ کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس میں ذرا بھی کمی نہ ہوئی۔

۱۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: اللہ جبار اپنے آسمان و زمین کو ہاتھ میں لے لیں گے اور مٹھی بند کی اور اسے کھولنے لگے پھر فرمائیں گے: میں جبار ہوں کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں جھک رہے تھے حتیٰ کہ میں نے دیکھا منبر نیچے تک ہل رہا ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ گرنے پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر۔

۱۹۹: حضرت نو اس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ہر دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے چاہیں تو اسے سیدھا فرمادیں اور چاہیں تو ٹیڑھا کر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے دلوں کو جانے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت

النُّورُ لَوْ كَشَفَهَا لِأَخْرَفَتْ سُبُهَاتٌ وَجْهَهُ كُلُّ شَيْءٍ أَدْرَكَهُ بَصْرَةٌ ثُمَّ قَرَأَ أَبُو عَبِيدَةَ: ﴿إِنَّ نُورًا مِّنْ نُورِ اللَّهِ سَاطِعًا فِي سُبْحَانَ اللَّهِ مُبِينًا﴾

[سورة النور: ۲۶، ۲۷]

۱۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَيْنَانًا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَمِينُ اللَّهِ فَلَا مِثْلَ لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ سَحَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَبِيَدِهِ الْأَخْرَى الْمِيزَانُ يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ أَنْفَقَ مَنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ الْأَرْضِ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِمَّا فِي يَدَيْهِ شَيْئًا.

۱۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا خُدَّ الْجَبَّارِ سَمَاوَاتِهِ وَارْضَهُ بِيَدِهِ وَقَبْضُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَسْطُهَا ثُمَّ يَقُولُ إِنَّا الْجَبَّارُ! أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ قَالَ وَيَسْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ أَسَاقِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۹۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا بَنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي النَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ الْكَلَابِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا بَيْنَ اصْبَغِينَ مِنْ اصْبَاعِ الرَّحْمَانِ. إِنْ شَأْنَا أَقَامَهُ وَإِنْ شَاءَ أَرَاغَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَا مُثَبِّثَ الْقُلُوبِ ثَبِّثْ

فرمادے اور فرمایا ترازور حن کے ہاتھوں میں ہے وہ قیامت تک قوموں کو زیروز بر کرتے رہیں گے۔

۲۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین چیزوں سے خوش ہوتے ہیں نماز کی صف سے اور اس آدمی سے جو درمیان شب نماز پڑھے اور اس شخص سے جو قتل کرے غالباً فرمایا لشکر کے پیچھے (یعنی لشکر بھاگ جانے کے بعد بھی)۔

۲۰۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موسم حج میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے کرتے اور فرماتے: کوئی ایسا مرد نہیں جو مجھے اپنی قوم میں لے جائے۔ اس لئے کہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے۔

۲۰۲: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ﴿كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ﴾ کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی ایک شان یہ (بھی) ہے کہ گناہ معاف فرماتے ہیں اور مصیبت کو زائل فرماتے ہیں اور کسی قوم کو بلند کرتے ہیں اور دوسری قوم کو زیر کرتے ہیں۔

باب: جس نے اچھایا برا رواج ڈالا

۲۰۳: حضرت جریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ جاری کر کے خود بھی اس پر عمل کیا تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور دوسرے عمل کرنے والوں کے اجر میں کچھ کمی کئے بغیر ان کے برابر بھی اجر ملے گا اور جس نے برا طریقہ جاری کیا اور اس پر عمل کیا تو

قُلُوبِنَا عَلَي دِينِكَ قَالَ وَالْمِيْرَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ يَرْفَعُ أَقْوَامًا وَيُخْفِضُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۲۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَضْحَكُ إِلَى ثَلَاثَةٍ لِلصَّفِّ فِي الصَّلَاةِ وَ لِلرَّجُلِ يُصَلِّي فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَ لِلرَّجُلِ يُقَاتِلُ أَوَاهُ قَالَ خَلْفَ الْكُتَيْبَةِ. (فی اسنادہ مقال)

۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ ثنا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي بِنِ الْمُغْبِرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْطِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْسِمِ فَيَقُولُ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنْ قُرْبِيًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أَبْلِغَ كَلَامَ رَبِّي.

۲۰۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا الْوَزِيرُ بْنُ صُنَيْحٍ ثنا يُونُسُ بْنُ جَلْبَسَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ﴾ [الرحمن: ۲۹] قَالَ مِنْ شَانِهِ أَنْ يَغْفِرَ ذُنُوبًا وَيُفْرِجَ كَرْبًا وَ يَرْفَعُ قَوْمًا وَ يَخْفِضُ آخَرِينَ.

(فی الزوائد اسنادہ حسن)

۱۴: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثنا أَبُو عَوَانَةَ ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَ مَنْ سَنَّ

اس کو اس کا گناہ ہوگا اور دوسرے عمل کرنے والوں کا گناہ بھی ہوگا ان کے گناہوں میں بھی کمی نہ ہوگی۔

۲۰۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا تو آپ نے اس پر (صدقہ کرنے کی) ترغیب دی تو ایک شخص نے کہا: میرا پاس اتنا اتنا مال ہے (یعنی میں اتنا صدقہ کروں گا) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں پھر مجلس میں موجود ہر شخص نے اس پر تھوڑا یا بہت صدقہ کیا تو رسول اللہ نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ اختیار کیا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس کو اپنا بھی پورا اجر ملے گا اور پیروی کرنے والوں کو اجر میں کمی کے بغیر ان کا اجر بھی ملے گا اور جس نے برا طریقہ اختیار کیا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس پر اس کا وبال بھی پورا ہوگا اور اس کی پیروی کرنے والوں کے وبال میں کمی کے بغیر ان کا وبال بھی ملے گا۔

۲۰۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دعوت دینے والے نے بھی گمراہی کی دعوت دی اور اس کی پیروی کی گئی تو اس کو پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا پیروی کرنے والوں کے گناہ میں کمی کے بغیر اور جس دعوت دینے والے نے ہدایت کی طرف بلایا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس کو پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور پیروی کرنے والے کے اجر میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

۲۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون مروی ہے۔

سُنَّةٌ سَيِّئَةٌ فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

۲۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَثَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدِي كَذَا وَ كَذَا قَالَ فَمَا بَقِيَ فِي الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا تَصَدَّقَ عَلَيْهِ بِمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَنْ خَيْرًا فَاسْتَنْ بِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ كَامِلًا وَمِنْ أَجْوَرٍ مَنْ اسْتَنْ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ اسْتَنْ سُنَّةً سَيِّئَةً فَاسْتَنْ بِهِ فَعَلِيهِ وِزْرُهُ كَامِلًا وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ اسْتَنْ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

(فی الزوائد اسنادہ صحیح)

۲۰۵: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ خَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَنَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا دَعَا دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ فَاتَّبِعْ فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ أَوْزَارِ مَنْ اتَّبَعَهُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا وَإِذَا دَعَا دَعَا إِلَى هُدًى فَاتَّبِعْ فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ أَجْوَرٍ مَنْ اتَّبَعَهُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا.

(اسنادہ ضعیف)

۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي خَازِمٍ عَنِ الْغَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْوَرٍ مَنْ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ فَعَلِيهِ مِنَ الْأَثَمِ مِثْلُ

اِثَامٌ مِّنْ اَتْبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَاكَ مِنْ اِثَامِهِمْ.

۲۰۷: حضرت ابو جحیفہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا اسْرَائِيلُ
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ
سَنِّ سَنَةٍ حَسَنَةٍ فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ اجْرُهُ وَمِثْلُ
اجْوَرِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمِنْ سَنِّ
سَنَةٍ سَيِّئَةٍ فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ اَوْزَارِهِمْ
مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

(هذا الاسناد ضعيف)

۲۰۸: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی دعوت دینے والا کسی چیز کی طرف بلائے اسے روز قیامت کھڑا کیا جائے گا۔ لازم ہوگی اس کو جو اب وہی اپنے بلائے کی جس طرح اس نے بلایا اگرچہ ایک مرد نے ایک مرد کو ہی بلایا ہو۔

۲۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثِ
عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُو إِلَى شَيْءٍ اِلَّا
وَقَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَازِمًا لِدَعْوَتِهِ مَا دَعَا إِلَيْهِ وَ اِنْ دَعَا رَجُلًا
رَجُلًا.

تشریح ☆ (حدیث: ۲۰۳) اگر کوئی آدمی ایک اچھے کام کی بنیاد رکھتا ہے تو اسے اچھے کام کا ثواب ملتا رہتا ہے اور جو لوگ قیامت تک اس اچھے کام میں ہوتے رہتے ہیں اس آدمی کو برابر ان تمام لوگوں کا ثواب بھی ملے گا اور ان لوگوں کے ثواب میں ذرا برابر کمی نہ ہوگی۔ اسی طرح جو آدمی کسی گناہ کے کام کی بنیاد رکھتا ہے اس کا بھی یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جو کوئی بھی قتل کرتا ہے اس کا گناہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کو بھی ہوتا ہے کیونکہ قتل کی بنیاد اس نے رکھی ہے۔ (حدیث: ۲۰۳) نسخہ: ترغیب دی لوگوں کو کہ ان کی مدد کریں۔ جو آدمی آیا تھا وہ مفلس اور نادار تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: میں اتنا اتنا مال دوں گا۔ چنانچہ بہت سا مال جمع ہو گیا اور کوئی بھی ایسا نہ رہا جس نے صدقہ نہ دیا ہو۔

۱۵: مَنْ اَحْيَا سَنَةً قَدْ اَمِيَتْ

پاپ: جس نے مردہ سنت کو زندہ کیا

۲۰۹: حضرت عمرو بن عوف مزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میری سنتوں میں سے ایک سنت بھی زندہ کرے پھر لوگ اس پر عمل کرنے لگیں تو اس کو عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے بدعت ایجاد کی پھر اس

۲۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا
كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفِ الْمَزْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالِي أَبُو عَنِّي عَنْ جَدِّي اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيَا سَنَةً مِنْ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ
كَانَ لَهُ بِمِثْلِ اجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اجْوَرِهِمْ

شِنَاوٍ مِنْ اِبْتِدَاعِ بَدْعَةٍ فَعَمِلَ بِهَا كَمَا كَانَ عَلَيْهِ اَوْ زَادَ مِنْ عَمَلٍ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْنًا

پر عمل کیا گیا تو اس پر ان عمل کرنے والوں کے برابر وبال ہوگا اور ان کے وبال میں کچھ کمی بھی نہ کی جائے گی۔

☆ تشریح جو سنت کو زندہ کرے ایسی سنت جو متروک ہو چکی ہو اور اس کے مقابلہ میں بدعت رائج ہو چکی ہو ایسی متروک سنت کو زندہ کرے تو اس کو اجر ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو دعا دی جو متروک سنت کو زندہ کرتے ہیں۔ لیکن ایسی سنت جس کے مقابلہ میں بدعت نہیں بلکہ سنت ہے جیسے رفع الیدین کرنا یا نہ کرنا اور آمین بالجہر یا بالسر وغیرہ تو اس کو زندہ کرنے پر اجر نہ ملے گا۔

۲۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ تَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي اُوَيْسٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِّتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنَ النَّاسِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَابِ النَّاسِ شَيْنًا وَ مِنْ اِبْتِدَاعِ بَدْعَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِثْلَ إِثْمِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنَ النَّاسِ لَا يَنْقُصُ مِنْ إِثْمِ النَّاسِ شَيْنًا.

۲۱۰: عمرو بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: جس نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مر رہی ہو چکی ہو تو اس کو اس پر عمل کرنے والے لوگوں کے برابر اجر ملیگا ان کے اجر میں کمی بھی نہ ہوگی اور جس نے کوئی بدعت ایجاد کی جس کو اللہؐ و اس کے رسولؐ پسند نہ کرتے ہوں تو اس بدعت کو اختیار کرنے والوں کے برابر اس کو بھی گناہ ہوگا اور ان کے گناہ میں کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔

باب: قرآن سیکھنے، سکھانے کی فضیلت

۱۶: فَضِّلْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ

۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ تَنَا شُعْبَةُ وَ سُفْيَانُ عَنْ عُلُقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ شُعْبَةُ خَيْرُكُمْ وَ قَالَ سُفْيَانُ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ.

۲۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر یا تم میں سے افضل وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔ (یعنی پہلے خود قرآن کی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد لوگوں میں اشاعت کی)۔

۲۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَ كَيْعُ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ.

۲۱۲: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (یعنی قرآن نہیں کو عام کرنے کی سعی کرے)۔

۲۱۳: حَدَّثَنَا آزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ تَنَا الْحَارِثُ بْنُ نُبَهَانَ تَنَا عَاصِمُ بْنُ بُهْدَلَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ قَالَ وَ اخَذَ بِيَدِي فَأَقْعَدَنِي مَقْعَدِي

۲۱۳: حضرت بہدلہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔ عاصم کہتے ہیں کہ انہوں نے میرا

هَذَا اقْرَأْ.

ہاتھ پکڑ کر اس جگہ بٹھایا تاکہ قرآن پڑھاؤں۔

۲۱۳: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال ترنج کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی نفس اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہے لیکن خوشبو نہیں ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے کہ بو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ تلخ ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ تلخ ہے اور بو بالکل نہیں۔

۲۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ قرآن والے ہیں اہل اللہ اور اللہ (عزوجل) کے خاص تعلق والے۔

۲۱۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے دس افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول فرمائیں گے جو (اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے) دوزخ اپنے اوپر واجب کر چکے ہوں گے۔

۲۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن سیکھو اور اس کو پڑھو اور سو جاؤ (یعنی تمام رات نہ جاگو) اس لئے کہ قرآن کی مثال اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن سیکھا پھر اس کو رات میں

۲۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ تَنَا نَحْيِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأَثْرِجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ لَا رِيحَ لَهَا وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحِطَّالَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ لَا رِيحَ لَهَا.

۲۱۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَبَّاهُ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللَّهِ وَ خَاصَّتُهُ.

(فی الزوائد: اسنادہ صحیح)

۲۱۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارِ الْجَمْمِصِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَبٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ حَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ حَفِظَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَ شَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ اسْتَوْجِبَ النَّارَ.

۲۱۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ تَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ

پڑھا اس تھیلی کی سی ہے جو کستوری سے بھری ہو۔ جس کی مہک ہر سو پھیل رہی ہو اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن سیکھا اور سینے میں رکھ کر سو رہا اس تھیلی کی سی ہے جس کو کستوری سے بھر کر اوپر سے باندھ دیا گیا ہو۔

۲۱۸: حضرت نافع بن عبد الحارث، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ”عسفان“ میں ملے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مکہ کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا: تم نے ”اہل وادی“ کا نگران کسے بنایا؟ عرض کیا: ابن ابزی کو میں نے ان کا نگران بنایا۔ فرمایا: ابن ابزی کون ہیں؟ عرض کیا: ہمارے ایک غلام ہیں حضرت عمر نے فرمایا: تو تم نے ایک غلام کو ان کا نگران بنایا؟ عرض کیا وہ کتاب اللہ کو (سمجھ کر) پڑھنے والا اور علم میراث سے واقف ہے، درست فیصلہ کر لیتا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: سنو! تمہارے نبی (ﷺ) نے فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کی وجہ سے کچھ لوگوں کو رفعت بخشیں گے اور کچھ کو سوا فرمائیں گے۔

۲۱۹: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو صبح کو جا کر کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھے یہ تیرے لئے سو رکعت نماز سے بہتر (افضل) ہے اور تو صبح جا کر علم کا ایک باب سیکھے خواہ اس پر (اسی وقت) عمل کرے یا نہ کرے یہ تیرے لئے ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر (افضل) ہے۔

تشریح ☆ (حدیث: ۲۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ کا کلام جب سب کلاموں سے افضل ہے اس لیے سیکھنے والا اور سکھانے والا بھی افضل اور سب سے بہتر ہے۔ (حدیث: ۲۱۳) عاصم قرآء کے امام ہیں اور تمام دنیا میں ان کی قراءت مشہور ہے۔ (حدیث: ۲۱۴) مومن قرآن پڑھنے والے کا کلام شیریں ہیں اس لیے کہ لوگ اس سے سیکھتے ہیں اسی لیے اس کو ترنج سے تشبیہ دی ہے کہ اس کی خوشبو ذور تک جاتی ہے اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا اس کا فعل متعدی نہیں اس لیے گویا

و اقرأوه و ارقدوا فان مثل القرآن و من تعلمه فقام به كمثل جراب محشو مسكا يفوح ريحه كل مكان و مثل من تعلمه فرقده و هو في جوفه كمثل جراب او كني على منك.

۲۱۸: حدثنا أبو مروان محمد بن عثمان العثماني ثنا إبراهيم بن سعيد عن ابن شهاب عن عامر بن واثلة ابني الطفيل و أن نافع بن عبد الحارث لقي عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه بعسفان و كان عمر رضي الله تعالى عنه استعمله على مكة فقال عمر رضي الله تعالى عنه من استخلفت على اهل الوادي قال استخلفت عليهم ابن ابزي قال و من ابن ابزي قال رجل من موالينا قال عمر رضي الله تعالى عنه استخلفت عليهم مؤلى قال انه قارىء لكتاب الله تعالى عالم بالفرائض قاض قال عمر اما ان نبيكم صلى الله عليه وسلم قال ان الله يرفع بهذا الكتاب اقواما و يضع به الاخرين.

۲۱۹: حدثنا العباس بن عبد الله الواسطي ثنا عبد الله بن غالب العباداني عن عبد الله بن زياد البخراني عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن ابي زر قال قال لي رسول الله ﷺ يا ابا زر لان تغدوا فتعلم آية من كتاب الله خير لك من ان تصلي بمائة ركعة و لان تغدوا فتعلم بابا من العلم عمل به او لم يعمل خير من ان تصلي الف ركعة.

(قال المنذرى: استاده حسن)

خوشبو نہیں۔ اس کی مثال کھجور کی سی ہے اور منافق کا عقیدہ خراب اور سیرت بھی گندی ہے تو باطن تلخ اس لیے یہ دو مثالیں دی ہیں۔ (حدیث: ۲۱۶) سبحان اللہ! کتنی شان ہے حافظ قرآن کی۔ جس طرح دنیا میں ایم۔ این۔ اے کا کوئی مقرر ہوتا ہے کہ اتنے آدمیوں کو ملازم کروا سکتا ہے اسی طرح حافظ قرآن بشرطیکہ عامل ہو کہ وہ آدمیوں کا کوئی ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں قرآن مجید کی عظمت بٹھائے۔

۱۷: فَضِّلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَبِّ عَلَيَّ طَلَبِ الْعِلْمِ
۲۲۰: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ
مُعَمَّرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي
الدِّينِ.

باب: علماء (کرام) کی فضیلت اور طلب علم پر ابھارنا
۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ
بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین میں بصیرت عطا
فرمادیتے ہیں۔

تشریح ☆ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خاص بھلائی کا ارادہ کرنا چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرمادیتے ہیں۔ دین کا علم حاصل ہو جانا اور دین کی سمجھ بوجھ کامل جانا یہ دونوں بالکل الگ الگ چیز ہیں۔ کتابوں یا اساتذہ سے چند معلومات کو حافظہ میں جمع کر لینے والا ضروری نہیں کہ دین کی صحیح سمجھ بھی رکھتا ہو۔ دراصل ہر کام میں آدمی جب ایک عرصہ دراز تک مسلسل لگا رہتا ہے اور شب و روز اس کا مشغلہ وہی کام رہتا ہے اور گویا وہی اس کا اوڑھنا بچھونا بن جاتا ہے تو اسے اس کام میں ایک خاص ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہی اس کام کی سمجھ بوجھ ہوتی ہے۔ اسی طرح علوم شرعیہ کے حصول اسہاک اور عرصہ دراز تک اس سے لگاؤ کے بعد علوم اس کے دل و دماغ میں رچ بس جاتے ہیں اور آدمی مزاج شریعت سے آگاہ ہو جاتا ہے اور ذہن ایک ایسی لائن پر پڑ جاتا ہے کہ اگر کسی معاملے میں کوئی علمی روشنی کبھی آفتاب نبوت (ﷺ) سے نہ بھی ملے تب بھی یہ شخص وہی کرے گا جو شریعت کا منشاء و مقتضی ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں پہنچ کر ذہن انسانی نئی نئی راہوں میں بھی صحیح راستہ نکال لینے کے قابل ہو جاتا ہے جس کو اصطلاح فقہ میں مقام اجتہاد کہتے ہیں۔

۲۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ مَرْوَانَ
بُنُ جَنَاحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ
سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
أَنَّهُ قَالَ قَالَ الْخَيْرُ عَادَةً وَ الشَّرُّ لِحَاجَةٍ وَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا
يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ.

۲۲۱: حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی عادت
ہے اور شر کسی مجبوری سے ہوتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ
تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اسے دینی بصیرت عطا فرما
دیتے ہیں۔

۲۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا زَوْجُ
بُنُ جَنَاحٍ أَبُو سَعِيدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفَقِيهٌ وَ أَحَدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْفِ
غَابِدٍ.

۲۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری
ہے۔

تشریح ☆ کیونکہ عابد کے زہد و ورع سے خود اس کی ذات کو فائدہ پہنچتا ہے اور فقیر حرام و حلال اور دیگر مسائل کی تعلیم دے کر ہزاروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ نیز عابد کی عبادت بلا بصیرت ہوتی ہے اس لیے شیطان پر بہت آسان ہے کہ وہ اس کو گمراہی کے گڑھے میں دھکیل دے اور شکوک و شبہات کے جال میں پھنسا دے۔ مگر فقیر مسائل جاننے کی وجہ سے اکثر اوقات گمراہی سے بچ جاتا ہے اور چیزوں کے ساتھ ساتھ اس حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگر فقہاء مسائل میں صحیح طور پر اہتمائی نہ فرمائیں تو شیطان کا لشکر انسانوں کو غلط راستہ پر ڈال دیتا اور گمراہی کے گڑھے میں لاکھڑا کر دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان جس قدر فقیر سے گھبراتا ہے عبادت گزار سے نہیں گھبراتا۔

۲۲۳: کثیر بن قیس کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں ابو الدرداءؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک صاحب انکے پاس آئے اور کہا: اے ابو درداء! میں آپ کے پاس مدینہ الرسول سے آیا ہوں ایک حدیث کی خاطر۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اللہؐ سے (بلا واسطہ) روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: تم کسی تجارت کیلئے (بھی) آئے ہو؟ کہا: نہیں۔ فرمایا اور کوئی بھی کام نہ تھا؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا بلاشبہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: جو طلب علم کی خاطر کوئی راستہ چلا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے طالب علم پر خوشی کی وجہ سے اپنے پر سمیٹ لیتے ہیں اور آسمان و زمین کی مخلوق طالب علم کیلئے بخشش طلب کرتی ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں اور عالم کی فضیلت عابد کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ بلاشبہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء دنیا و دنیا ورہم کا وارث نہیں بناتے وہ صرف علم کا وارث بناتے ہیں اسلئے جس نے علم حاصل کیا بڑا حصہ حاصل کیا۔

۲۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے اور نابل کو علم دینے والا سوروں کی گردن میں جواہر موتی اور سونے پہنانے والے کی

۲۲۳: حَدَّثَنَا نَضْرَبْنُ عَلِيَّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ خَيْوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَدِينَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ بَلَّغْنِي أَنْكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا جَاءَ بِكَ بِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُهُ قَالَ لَا قَالَ فَايْتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنْ طَالِبِ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْعِجْتَانِ فِي الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَبْطٍ وَافِرٍ.

۲۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ شَيْخٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَلِبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَأَضِعُ الْعِلْمَ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ

الْجَوْهَرِ وَاللُّؤْلُؤِ وَالذَّهَبِ.

طرح ہے۔

۲۲۵: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی ایک دنیوی تکلیف دور کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائے گی اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اسکی پردہ پوشی فرمائے گی اور جو کسی تنگ دست کیلئے آسانی کریگا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کیلئے آسانی فرمائے گی اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو اور جو کوئی علم (دین) کی طلب میں کوئی راستہ چلے تو اسکے بدلہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور آپس میں کتاب اللہ سمجھیں سمجھائیں تو انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان پر سیکڑے نازل ہوتی ہے رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ انکا ذکر اپنے پاس والے فرشتوں میں فرماتے ہیں اور جسکا عمل اسے پیچھے کر دے اسکا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

۲۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَمُرَّ عَلَى مُعْبِرٍ يَشْرَأْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا خَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يَسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.

تشریح ☆ (حدیث: ۲۲۳) علم دین کی تلاش و حصول کے لیے جو بھی قدم اٹھے گا خواہ کوئی ذور دراز کا سفر ہو یا چند قدم چلنا ہو سب اس فضیلت میں آئے گا۔ علم خواہ ایک مسئلہ اور دین کی ایک بات کا ہو یا پورے علوم شرعیہ و اسلام کا حاصل کرنا مقصود ہو سب طلب علم ہے اور ہر ایک پر حسب مراتب اجر و ثواب ملے گا۔ نیز اس حدیث سے اخلاص کی اہمیت واضح ہوئی کہ اخلاص کی بدولت طالب علم کامیاب بھی ہوتا ہے اور اجر و ثواب کا مستحق بھی۔ (حدیث: ۲۲۳) مسائل ضروریہ کا حصول فرض عین ہے۔ یہی اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا۔ مثلاً مجاہد کو جہاد کے مسائل کا جاننا اور تاجر کو خرید و فروخت کے مسائل نمازی کو نماز کے مسائل و طہارت کے مسائل نکاح کرنے والے کو ازدواجی زندگی سے متعلق مسائل پر واقفیت فرض عین ہے۔ اس حدیث میں یہ ہدایت بھی ہے کہ جو علم کے لائق ہیں ان کو سکھاؤ جو علم دین حاصل کر کے اس پر عمل کرے اور آگے اتنا لے سکے کہ پہنچائے اور دین کی خدمت کرے۔ ایسے شخص کو ہرگز علم دین نہ سکھانے جو بدعتی ہو دین حاصل کر کے علماء اور اسلام کا دشمن بنے۔ اس حدیث میں بہت عمدہ مثال بیان فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ (حدیث: ۲۲۵) اس حدیث میں صلہ رحمی اور عمدہ سلوک کی بڑی فضیلت بیان فرمائی۔ ایک عالم کا جو مقام اور مرتبہ ہے وہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔

۲۲۶: حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ میں حضرت

۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مُحَمَّدٌ

صفوان بن عمال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کیسے آئے؟ عرض کیا علم حاصل کرنے کے لئے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص بھی (دینی) علم کی طلب میں اپنے گھر سے نکلے فرشتے اس کے عمل کو پسند کرنے کی وجہ سے اس کے لئے پر پھیلا لیتے ہیں۔

۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو میری اس مسجد میں صرف اس لئے آئے کہ بھلائی کی بات سیکھے یا سکھائے وہ راہِ خدا میں لڑنے والے کے برابر ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھے۔

۲۲۸: حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دینی علم کو ضرور حاصل کر لو قبل ازیں کہ یہ چھین لیا جائے اور اس علم کا چھین جانا یہ ہے کہ اسے اٹھا لیا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی اور شہادت کی انگلی ملا کر فرمایا: عالم اور طالب علم آجر میں شریک ہیں اور باقی لوگوں میں کوئی خیر نہیں۔

۲۲۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی حجرہ سے مسجد میں آئے۔ آپ نے دیکھا کہ دو حلقے ہیں ایک قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور دعا مانگ رہا ہے اور دوسرا حلقہ علم سیکھنے سکھانے میں مشغول ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں بھلائی پر ہیں یہ قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ چاہیں تو ان کو عطا فرمائیں اور چاہیں تو نہ دیں اور یہ علم دین سیکھ سکھا رہے ہیں اور مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ آپ

عَنْ عاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ ذَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَمَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ أَتَيْتُ الْعِلْمَ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْرَ حَتَمِهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ.

۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعٍ غَيْرِهِ.

۲۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي عَابِدَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهِذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يُرْفَعَ وَجَمْعُ بَيْنِ إِصْبَعَيْهِ الْوَسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْأَيْتَامَ هَكَذَا ثُمَّ قَالَ الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْأَجْرِ وَالْخَيْرِ فِي سَائِرِ النَّاسِ.

۲۲۹: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصُّوْفِيُّ ثنا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ حُنَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجْرِهِ لِيَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِحَلْقَتَيْنِ أَحَدَاهُمَا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ وَالْآخَرَى يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ لِقَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَلَى خَيْرٍ هُوَ لِأَنَّ شَاءَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَهُوَ لِأَنَّ يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

فجلس معهم.

حلقہ علم میں تشریف فرما ہوئے۔

۱۸ : بَابُ مَنْ بَلَغَ عِلْمًا

بَابُ تَبْلِيغِ عِلْمِ كَفَضَائِلِ

۲۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلِ بْنِ تَالِيثِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ أَبِي هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا قُرْبَ حَاصِلِ فِقْهِ غَيْرِ فِقْهِهِ وَرُبَّ حَامِلٍ بَقِيَ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ زَادَ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَلَاثَ لَا يَغْلُ عَلَيْهِمْ قَلْبُ أَمْرِي مُسْلِمٍ إِخْلَاصِ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنُّصْحِ لِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَتُرُومٍ جَمَاعَتِهِمْ.

۲۳۰ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جس نے ہماری بات سن کر آگے پہنچائی کیونکہ بہت سے فقہ یاد رکھنے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے بھی زیادہ فقیہ ہو۔ حضرت علی بن محمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ تین چیزوں سے مسلمان کو جی نہیں چرانا چاہئے عمل خالص اللہ کیلئے کرنا ائمہ مسلمین کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ پختہ وابستگی۔

تشریح ☆ بعض علم و دین کے کام ایسے ہوتے ہیں کہ بہت سے لوگ انہیں خود تو نہیں کر سکتے لیکن دوسروں سے کرا سکتے ہیں یا مشورے دے سکتے ہیں اور کسی طرح سے تعاون کر سکتے ہیں تو اس حدیث میں قرآن و حدیث اور علم فقہ کی تعلیم و تبلیغ کی بشارت پر صحابہ کرام کے بعد بھی بہت سارے لوگ دین میں تفقہ اور تصدق اور تحقیق پیدا کریں گے اور قرآن و حدیث سے احکام مستنبط کریں گے۔ یہ محدثین اور ائمہ مجتہدین اور فقہاء اور علماء رحمہم اللہ کی جماعت ہے ان کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر فرمائی اور ان شاء اللہ یہ معاملہ قیامت تک جاری رہے گا۔

۲۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَابِتِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَخِيلِ مِنْ بَنِي قُلَيْبٍ فَقَالَ نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا قُرْبَ حَامِلٍ فِقْهِ غَيْرِ فِقْهِهِ وَرُبَّ حَامِلٍ بَقِيَ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

۲۳۱ : حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں خیف میں خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جو ہماری بات سن کر آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے فقہ کو یاد کرنے والے (اعلیٰ درجہ کے) فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے بھی بڑھ کر فقیہ ہوتا ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَابِتِيُّ خَالِي يَغْلِي ح وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَابِتِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِهِ.

۲۳۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جو ہم سے بات سن کر آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے حدیث پہنچانے والے سننے والے سے بھی زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

۲۳۳: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ یوم نحر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا: حاضر غائب تک پہنچا دے کیونکہ بہت سے لوگ جنہیں بات پہنچے سننے والے کی بہ نسبت زیادہ (بہتر طریقے سے) یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

۲۳۴: حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو حاضر غائب تک پہنچا دے۔ (یعنی جو میرا پیغام سنے اُسے غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دیا کرے)۔

۲۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حاضرین غائبین تک پہنچا دو۔ (بعینہ وہی حدیث ہے جو اوپر بیان ہوئی مقصد یہ ہے کہ شاید سننے والے سے بھی آگے دوسرا شخص زیادہ اہلیت کا حامل ہونے کی وجہ سے بات کے مفہوم کو بہتر سمجھ جاتا ہے۔)

۲۳۶: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھیں جس نے میری بات سن کر یاد رکھی پھر میری طرف سے آگے پہنچا دی کیونکہ بہت سے فقہ کی بات یاد رکھنے والے خود فقہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچاتے ہیں جو اس پہنچانے والے کی بہ نسبت زیادہ فقہ ہوں۔

۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَصَرَ اللَّهُ أُمَّرَأَ سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَلَبَّغَهُ قُرْبُ مَبْلَغِ أَحْفَظٍ مِنْ سَامِعٍ.

۲۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ أَمْلَأَهُ عَلَيْنَا ثنا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ فَإِنَّ رَبَّ مَبْلَغٍ يَبْلَغُهُ أَوْعَى لَهُ مِنْ سَامِعٍ.

۲۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ ج وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقَشِيرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ.

۲۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنِي قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الثَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي غَلْقَمَةَ مَوْلَى بَنِي عَبَّاسٍ عَنْ يُسَارِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِيُبَلِّغِ شَاهِدَ غَائِبِكُمْ.

۲۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثنا مُبَشَّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ مَعَانَ بْنِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ تَلَّهَا غَنِي قُرْبُ حَامِلٍ فَبِهِ غَيْرُ فَبِيهِ وَ رَبُّ حَامِلٍ فَبِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

۱۹ : مَنْ كَانَ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ

۲۳۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْزِيُّ أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَمِيدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ النَّاسِ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ وَ إِنْ مِنْ النَّاسِ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ فَطُوبَى لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مِفْتَاحَ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مِفْتَاحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ.

۲۳۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي خازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْخَيْرُ خَزَائِنٌ وَ لِيَلِكَ الْخَزَائِنِ مِفْتَاحٌ فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ وَ وََيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ وَ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ.

۲۰ : بَابُ ثَوَابِ مُعَلِّمِ

النَّاسِ الْخَيْرِ

۲۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَسْتَعْفَرُ لِلْعَالِمِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحَيْثَانِ فِي الْبَحْرِ.

تشریح ☆ اس حدیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والے لوگوں اور علماء کی فضیلت بیان فرمائی یعنی تدریس اور دینی علوم کی تشریح و اشاعت جس طریقہ پر بھی ہو یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اخلاص نصیب فرمائے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔

۲۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ

باب: اُس شخص کے بیان میں جو بھلائی کی کنجی ہو ۲۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بعض لوگ بھلائی کی کنجی ہوتے ہیں اور برائی کے لئے تالہ اور بعض لوگ برائی کے لئے کنجی ثابت ہوتے ہیں اور بھلائی کیلئے تالہ۔ سو مبارک ہو اس شخص کو جس کے ہاتھوں میں اللہ نے خیر کی کنجیاں رکھ دیں اور بربادی ہو اس شخص کیلئے جسکے ہاتھوں میں شر کی کنجیاں دیں۔“

۲۳۸: حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بھلائی کے بھی خزانے ہیں اور ان خزانوں کی بھی کنجیاں ہیں۔ سو مبارک ہو اس شخص کو جسے اللہ تعالیٰ خیر کیلئے کنجی اور شر کیلئے تالہ بنا دیں اور برا ہو اس شخص کا جسے (اس کی بد اعمالیوں کی بدولت اس کے اختیار سے) شر کی کنجی اور خیر کیلئے تالہ بنا دیں۔“

باب: لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھانے

والے کا ثواب

۲۳۹: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد یہ فرماتے ہوئے سنا: ”عالم (باعمل) کے لئے تمام زمین و آسمان والے بخشش کی دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔“

تشریح ☆ اس حدیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والے لوگوں اور علماء کی فضیلت بیان فرمائی یعنی تدریس اور دینی علوم کی تشریح و اشاعت جس طریقہ پر بھی ہو یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اخلاص نصیب فرمائے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔

۲۴۰: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے لوگوں کو علم سکھایا

اسکو اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا اور اس سے ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔“

۲۳۱: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آدمی اپنے پیچھے (دنیا میں) جو چھوڑ جائے اس میں بہترین چیزیں تین ہیں: (۱) نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے (۲) صدقہ جاریہ جس کا اجر اس کو ملتا رہے (۳) علم جس پر اس کے بعد عمل ہوتا رہے۔“

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور سند سے بھی (یعنی اسی مفہوم کا) یہ مضمون منقول کیا گیا ہے۔

۲۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن کے مرنے کے بعد بھی جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے ان میں سے چند اعمال یہ ہیں: علم جو لوگوں کو سکھا کر پھیلا یا (اس میں تدریس و عطا، تصنیف و افتاء وغیرہ سب داخل ہیں) اور جو صالح اولاد چھوڑی اور قرآن کریم (مصحف) جو میراث میں چھوڑا یا کوئی مسجد بنائی یا مسافر خانہ بنایا یا کوئی نہر جاری کی یا جیتے جاگتے صحت و تندرستی میں اپنی کمائی سے کچھ صدقہ کر دیا ان سب کا اجر اسے مرنے کے بعد ملتا رہے گا۔“

۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص علم حاصل کر کے اپنے مسلمان بھائی کو سکھا دے۔“ (یعنی پہلے خود علم

أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرٌ مَنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ.

۲۳۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَابِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ مَا يُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوا لَهُ وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَتْلُغُهُ أَجْرُهَا وَعِلْمٌ يَعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانَ الرَّهَوِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ يَعْنِي أَبَاهُ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ عَطِيَّةَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَرْزُوقُ بْنُ أَبِي الْهَدَيْلِ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشْرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَثَةً أَوْ مَسْجِدًا أَبْنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بِنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يُلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

(فی الزوائد: اسنادہ غریب و مرزوق مختلف

فیہ رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ عن الذہلی)

۲۳۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدِ بْنِ كَاسِبِ الْمَدَنِيِّ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ

عَلَمًا تُمْ يَعْلَمُهُ اخَاةَ الْمُسْلِمِ.

حاصل کرے چاہے ایک حدیث مبارکہ کا ہی ہو اور اس کو دیگر لوگوں تک پہنچانے سے یہ علم کا پہنچانا بھی صدقہ جاریہ ہے۔

؛ اسنادہ ضعیف لضعف اسحاق و یعقوب

والحسن یسمع من ابی ہریرۃ)

۲۱ : مَنْ كَرِهَ أَنْ يُوطَا

باب : ہمراہیوں کو پیچھے پیچھے چلانے کی کراہت کے بارے میں

عَقْبَاهُ

۲۳۳ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور دو اشخاص بھی آپ کے پیچھے پیچھے نہیں چلتے تھے۔“

۲۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَكِنًا قَطُّ وَلَا يَطَّأُ عَقْبَيْهِ رَجُلَانِ.

یہی مضمون ان راویوں سے بھی مروی ہے۔

قال أبو الحسن و حَدَّثَنَا حازم بن يحيى ثنا

ابراهيم بن الحجاج السامی ثنا حماد بن سلمة قال أبو الحسن و حَدَّثَنَا ابراهيم بن نصر الهمدانی صاحب الفقیز ثنا موسى بن اسماعیل ثنا حماد بن سلمة.

۲۳۵ : حضرت ابو امامہ نے فرمایا: ”ایک مرتبہ سخت گرمی کے دن رسول اللہ ﷺ یقیع غرقہ کی طرف جا رہے تھے کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے چلنا شروع کر دیا جب آپ کو جوتوں کی آواز سنائی دی تو آپ نے اسے محسوس کیا چنانچہ آپ بیٹھ گئے یہاں تک کہ لوگ آپ سے آگے نکل گئے تاکہ آپ کے دل میں ذرا سا تکبر بھی پیدا نہ ہو۔“

۲۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا أَبُو الْمُغِيرَةَ ثنا مَعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِيعِ الْغُرَقِدِ وَ كَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ خَلْفَهُ فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النَّعَالِ وَقَرَّ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ فَجَلَسَ حَتَّى قَدَّمَ لَهُمْ أَمَامَةً لِنَلَا يَقَعَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبَرِ.

۲۳۶ : حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے: جب رسول اللہ ﷺ چلتے تو صحابہ (آپ کی منشا کے مطابق) آپ کے آگے آگے چلتے اور آپ کی پشت ملائکہ کیلئے چھوڑ دیتے (کیونکہ آپ کے پیچھے فرشتے چلا کرتے تھے)۔

۲۳۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نَيْبِ الْعَنْزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى أَصْحَابُهُ أَمَامَهُ وَ تَرَكَوْا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ.

تشریح ☆ (حدیث: ۲۳۳) معلم کائنات سرور عالم ﷺ کی ایک ایک بات میں کیسی دانائی اور بھلائی کی باتیں پوشیدہ ہیں کہ امت کو تکبر اور عجب و بڑائی جتانے سے منع کیا ہے۔ اس لیے مؤمن کو تکبر سے بچنا از حد ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام نیکیاں جو انسان کو پاتا ہے یہ رب ذوالجلال والاکرام کا کرم ہے نہ کہ انسان کی کوئی اپنی بڑائی یا کارنامہ۔

۲۲: بَابُ الْوَصَاةِ بِطَلْبَةِ الْعِلْمِ

باب: طلب علم کے بارے میں وصیت

۲۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ رَاشِدٍ الْمَصْرِيُّ ثنا
الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ
الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَيِّبَتِكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ
فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَاقْتُوهُمْ.

۲۳۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول
اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ”عنقریب تمہارے
پاس بہت سے لوگ علم کی تلاش میں آئیں گے تم جب
انہیں دیکھو تو اللہ کے رسول ﷺ کی وصیت کے مطابق
ان کو کہنا خوش آمدید خوش آمدید اور ان کو خوب علم
سکھانا۔“

قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا اقْتُوهُمْ؟ قَالَ عَلِمُوهُمْ.

ترجمہ: ان احادیث کا مضمون واضح ہے کہ علوم دینیہ کے طالب جب کسی معلم اور استاذ کے پاس آئیں تو مرحبا
اور خوش آمدید کہنا چاہیے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ شفقت و نرمی سے پیش آنا چاہیے اور دینی علوم ان کو سکھانے
چاہئیں۔ حضرت حسن بصریؒ اپنے زمانہ کے کچھ علماء کی تکایت کرتے ہیں کہ وہ طلباء کے ساتھ شفقت سے پیش نہیں آتے
۔ اس لیے ہمیں بھی ان احادیث سے راہنمائی حاصل کرنی چاہیے اور اپنی اصلاح کی ہر ذمہ کوشش کرنی چاہیے۔

۲۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ
جَلالٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ نَعُوذُهُ حَتَّى
مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَقَبِضَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعُوذُهُ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَقَبِضَ رِجْلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
مَلَأْنَا الْبَيْتَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ لِحَنْبِهِ فَلَمَّا رَأَيْنَا قَبْضَ رِجْلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ سَيِّبَتِكُمْ أَقْوَامٌ مِنْ بَعْدِي يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَرَحِبُوا
بِهِمْ وَحَيُّوهُمْ وَعَلِمُوهُمْ.

۲۳۸: ۱:۲۳۸: اسماعیل کہتے ہیں کہ ہم حضرت حسن کی عیادت کے
لئے گئے گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا تو انہوں
نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا: ہم ابو ہریرہؓ کی
عیادت کیلئے گئے حتیٰ کہ گھر بھر گیا تو انہوں نے اپنے
پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا کہ ہم رسول اللہ کے در اقدس
پر حاضر ہوئے حتیٰ کہ گھر بھر گیا آپ کروٹ لئے لیئے
ہوئے تھے جب آپ نے ہمیں دیکھا تو اپنے پاؤں
سمیٹ لئے اور فرمایا کہ میرے بعد تمہارے پاس بہت
سی اقوام عالم علم کی تلاش میں آئیں گی ان کو خوش آمدید
کہنا مبارکباد دینا اور انہیں علوم سکھانا۔ حضرت حسن نے

قَالَ فَادْرَكْنَا وَاللَّهِ أَقْوَامًا مَارَحِبُوا بِنَا وَلَا حَيُّونَا
وَلَا عَلِمُونَا إِلَّا بَعْدَ أَنْ كُنَّا نَذْهَبُ إِلَيْهِمْ فَيَحْفُونَا.

فرمایا کہ بخدا ہم نے تو ایسے لوگ بھی دیکھ لئے جو نہ ہمیں خوش آمدید کہتے نہ مبارکباد دیتے ہیں نہ علم سکھاتے ہیں الا یہ کہ
ہم ان کے پاس چلے جائیں تو (اگرچہ علم کی باتیں بتادیں لیکن) لا پرواہی برتتے ہیں۔“

۲۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ
أَبَانَا سَفِيَّانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنَّا إِذَا اتَيْنَا أَبَا
سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ

۲۳۹: حضرت ہارون عبدی کہتے ہیں کہ ہم جب حضرت
ابو سعید خدریؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ ہمیں خوش
آمدید کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے موافق (اور

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ نَبِعٌ وَإِنَّهُمْ سَيَاتُونَكُمْ مَنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ فَإِذَا جَاءَ وَكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا.

۲۳: بَابُ الْإِنْتِفَاعِ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهِ

۲۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ.

۲۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَ عَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَ زِدْنِي عِلْمًا وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۲۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ سُرَيْحُ بْنُ التُّعْمَانَ قَالَا ثنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَعْمَرٍ أَبِي طَوَّالَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُنْتَفَعُ بِهِ وَجَهَ اللَّهُ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ مَرْضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْنَى رِيحَهَا.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ أَنبَأَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثنا

فرماتے) کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا کہ لوگ تمہاری پیروی کریں گے اور اکناف عالم سے تمہارے دین کی گہری سمجھ (اور فقہ) حاصل کرنے آئیں گے تو ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت میری طرف سے قبول کرو۔

باب: علم سے نفع اٹھانا اور اس کے مطابق عمل کرنا
۲۵۰: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کی ایک دعا یہ بھی ہے: اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں علم غیر نافع سے (یعنی جسکے مطابق عمل نہ کرے) اور اس دعا سے جو (کسی بد عملی کی وجہ سے آپ کی بارگاہ میں) سنی (اور قبول) نہ (کی) جائے اور اس دل سے جس میں (آپ کا) خوف نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کبھی کبھی سیر نہ ہو۔

۲۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! جو علم آپ نے مجھے عطا فرمایا اس سے نفع بھی دیجئے اور مجھے (مزید) ایسے علوم سے نواز دیجئے جو میرے لئے نافع اور مفید ہوں اور میرے علم میں خوب اضافہ فرما دیجئے اور ہر حال میں تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔“

۲۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کوئی ایسا علم جس سے رضائے الہی کا حصول مقصود ہونا چاہئے اس لئے حاصل کیا تا کہ کچھ دنیا (کا ساز و سامان یا عزت و جاہ) ملے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔“

ایک اور روایت سے بھی یہ مضمون ایسے ہی مروی ہے۔

۲۵۳: حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت۔

کرتے ہیں: جس نے اس لئے علم حاصل کرنا چاہا کہ بے وقوفوں سے تکرار کرے یا علم والوں کے سامنے اپنے بڑائی ظاہر کرے یا عوام کے قلوب اپنی طرف مائل کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

۲۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: ”علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء کے سامنے فخر کرو یا جاہلوں سے تکرار کرو اور نہ ہی علم سے (دنیوی جاہ کی) مجالس تلاش کرو جو ایسا کرے گا تو آگ ہے آگ (یعنی وہ دوزخ کا مستحق ہے)۔“

۲۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے کچھ امتی دین کی سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تاکہ ہمیں ان سے دنیا مل جائے اور ہم اپنا دین ان سے بچا لیں گے حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا جیسے بول کے درخت سے کانٹوں کے سوا کچھ نہیں ملتا اسی طرح ان حکمرانوں کے قریب ہونے سے سوائے خطاؤں کے کچھ نہیں ملتا۔“

۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ سے پناہ مانگو جُبِّ الْحُزْنِ (غم کے کنویں) سے۔“ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ”غم کا کنواں“ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جہنم میں ایک وادی (کا نام) ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کون جائیں گے فرمایا: یہ ان قاریوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اپنے اعمال میں ریاکار ہوں اور اللہ کو سب سے ناپسند قاریوں

أَبُو كَرِيبِ الْأَزْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيَمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيَبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ وَجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّارِ.

۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَتَانُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ ابْنَ يَحْيَى بِنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَعْلَمُوا الْعِلْمَ لَتَبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَ لَا يَتَمَارَوْا بِهِ السُّفَهَاءَ وَ لَا تَخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَالْنَّارُ النَّارُ.

۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّبَانَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ أَنَا مِنْ أُمَّتِي سَيِّفَقَهُونَ فِي الدِّينِ وَ يَقْرَأُونَ وَ يَقُولُونَ نَاتِي الْأَمْرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَ نَعْتَرِلَهُمْ بِدِينِنَا وَ لَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقِتَادِ إِلَّا الشُّوْكَ كَذَلِكَ لَا يُجْتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا.

۲۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا نَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُخَارِبِيُّ نَنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ أَبِي مُعَاذِ الْبَصْرِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمَ كُلُّ يَوْمٍ أَرْبَعِمِائَةِ مَرَّةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ أَعْدِلُ الْقُرَاءِ الْمُرَائِبِينَ بِأَعْمَالِهِمْ وَ إِنْ مِنْ أَبْغَضِ الْقُرَاءِ إِلَى اللَّهِ الَّذِينَ يَزُورُونَ

میں سے ایک وہ ہیں جو ظالم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں (دنیا کی خاطر) یہی حدیث ایک اور سند سے مروی ہے۔

اسی حدیث کی ایک اور سند۔

۲۵۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اگر علماء علم کی حفاظت کریں اور ان لوگوں کو علم دیں جو اس کے اہل ہیں تو وہ اہل زمانہ کے سردار بن جائیں لیکن انہوں نے یہ علم دنیا داروں کو دیا تا کہ ان سے کچھ دنیا بھی حاصل کر لیں اس لئے وہ لوگوں کے سامنے بے وقعت ہو گئے میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو اپنی تمام فکروں کو ایک فکر آخرت کی فکر بنا لے۔ اللہ تعالیٰ دنیوی پریشانیوں اور فکروں سے اس کی کفایت فرماتے ہیں اور جس کو دنیوی حالات کی فکریں گھیر لیں تو اللہ کو بھی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ دنیا میں کس جنگل میں ہلاک ہوگا۔“

۲۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: ”جس نے غیر اللہ کے لئے علم حاصل کیا یا علم سے مقصود اللہ (کی رضا) کے علاوہ کسی اور چیز کو ٹھہرایا۔ تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔“

۲۵۹: حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء کے سامنے فخر کرو یا جاہلوں

الأمراء قال المصاریب الجوزة.

قال أبو الحسن حدثنا حازم بن يحيى ثنا أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن نمير قالوا ثنا بن نمير عن معاوية النضري وكان ثقة ثم ذكر الحديث نحوه بأسناده.

حدثنا إبراهيم بن نصر ثنا أبو عثمان مالك بن إسماعيل ثنا عمار بن سيف عن أبي معاذ قال مالك بن إسماعيل قال عمار لا أدرى محمد أو انس بن سيرين.

۲۵۷: حدثنا علي بن محمد والحسين بن عبد الرحمن قالوا ثنا عبد الله بن نمير عن معاوية النضري عن نهشل عن الضحاك عن الأسود بن يزيد عن عبد الله بن مسعود قال لو أن أهل العلم صابروا العلم وضعوه عند أهل لسادوا به أهل زمانهم ولكنهم بذلوه لأهل الدنيا لينالوا به من دنياهم فهأنوا عليهم سمعت نبيكم ﷺ يقول من جعل الهموم همًا واحدًا هم آخرته كفاه الله هم دنياه ومن تشعبت به الهموم في أخوال الدنيا لم ينال الله في أي أوزيتها هلك.

قال أبو الحسن حدثنا حازم بن يحيى ثنا أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير قالوا ثنا بن نمير عن معاوية النضري وكان ثقة ثم ذكر الحديث نحوه بأسناده.

۲۵۸: حدثنا زيد بن أوزم وأبو بكر عباد بن الوليد قالوا ثنا محمد بن عباد الهذلي ثنا علي بن المبارك الهذلي عن أيوب السخيتي عن خالد بن ذريك عن بن عمر أن النبي ﷺ قال من طلب العلم لغير الله أو أراد به غير الله فليتبوأ مقعده من النار.

۲۵۹: حدثنا أحمد بن عاصم العبادي ثنا بشير بن ميمون قال سمعت أشعث بن سوار عن ابن سيرين عن خديفة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لا تعلموا العلم

لِتَبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءُ أَوْ لِيُتَمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءُ أَوْ لِيُضْرَفُوا وَجُودَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فِي النَّارِ.

سے بحث و تکرار کرو یا لوگوں کو اپنی طرف مائل کرو اس لئے کہ جو ایسا کرتا ہے وہ دوزخ میں جائے گا۔"

۲۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَنبَانًا وَهَبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَسَدِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيَبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ وَيُجَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيُضْرَفَ بِهِ وَجُودَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ.

۲۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے علم اس لئے حاصل کیا تا کہ علماء کے سامنے فخر کرے اور بے وقوفوں سے ہنسیں کرے اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔"

☆ خلاصہ الباب دنیا کے مال و دولت اور اس کی نعمتیں کوئی ناجائز و حرام نہیں اور نہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ حاصل نہ کی جائیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ وہ علم جو رضاء الہی کا ذریعہ تھا اسے اس مقصد کے لیے استعمال کرنا اور وہ بھی اس طرح کہ سوائے دنیا کمانے کے کوئی دوسری غرض ہی اس علم سے نہ ہو یہ غلط ہے۔ آدمی دنیا کمائے ان طریقوں سے جو دنیا کمانے کے جائز طریقے ہیں اور دین کو حاصل کرے ان ذرائع سے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر کئے ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے ایک نٹ (مداری) کو دیکھا کی رسی پر چل کر لوگوں کو کرتب دکھا رہا ہے اور پیسے مانگ رہا ہے فرمایا کہ یہ شخص ان لوگوں سے بہتر ہے جو دین کے ذریعے دنیا کماتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ تنبیہ بھی فرمائی کہ عوام کے ساتھ مقابلہ اور جھگڑا کرنے کی غرض سے علم دین حاصل نہ کرنا چاہیے۔

باب: علم چھپانے کی برائی میں

۲۴: بَابُ مَنْ نَسِيَ عَنْ عِلْمِهِ فَكْتَمَهُ

۲۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَابِرٍ ثَنَا عِمَارَةُ بْنُ زَادَانَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَحْفَظُ عِلْمًا فَيَكْتُمُهُ إِلَّا أُتِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ.

۲۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: "جس شخص کے پاس کوئی علم محفوظ ہو اور وہ اسے چھپائے رکھے قیامت کے دن اسے دوزخی آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔"

قال أَبُو الْحَسَنِ أَبِي الْقَطَّانِ وَحَدَّثَنَا أَبُو خَالِيمٍ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا عِمَارَةُ بْنُ زَادَانَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

دوسری سند سے بھی (یعنی) اسی طرح کی روایت ہے۔

۲۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا ابْنُ وَهَيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُرْمُزِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ وَ اللَّهُ لَوْ لَا آيَاتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَا حَدَّثْتُ عَنْهُ (يَعْنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَيْئًا أَبَدًا لَوْ لَا قَوْلُ اللَّهِ

۲۶۲: عبدالرحمن ہرمز الاعرج سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اگر کتاب اللہ میں دو آیتیں نہ ہوتی تو میں کبھی کوئی حدیث رسول اللہ سے روایت نہ کرتا اور وہ آیتیں یہ ہیں: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ...﴾ بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ إِلَىٰ أَخِيهِمْ
الْأَيْتِينَ. ہم نے اتارے صاف حکم اور ہدایت کی باتیں بعد میں اسکے
کہ ہم ان کو کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب میں ان پر

لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے مگر جنہوں نے توبہ کی اور درست کیا اپنے کلام کو اور بیان
کر دیا حق بات کو تو ان کو معاف کرتا ہوں اور میں بڑا معاف کرنے والا نہایت مہربان ہوں۔“

۲۶۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ ثنا
خُلْفُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَعِنَ أَحَدُ
هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا فَمَنْ كَتَمَ حَدِيثًا فَقَدْ كَتَمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ.

۲۶۳: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اس امت کے بعد والے لوگ پہلے والوں کو لعنت کرنے لگیں اس وقت جو شخص کوئی حدیث چھپائے تو وہ اس چیز کو چھپائے گا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔

۲۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ
حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَلِيمٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ
سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكْتَمَهُ الْجَحِيمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.

۲۶۴: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ”جس سے کوئی علم کی بات پوچھی جائے اور وہ چھپالے تو اس کو قیامت کے دن آگ کی لگام دی جائے گی۔“

۲۶۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَبَّانَ بْنِ زَائِدٍ الثَّقَفِيُّ أَبُو
إِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ذَابٍ
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ كَتَمَ عِلْمًا مِمَّا يَنْفَعُ اللَّهَ بِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ أَمْرَ الدِّينِ
الْجَحِيمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ النَّارِ.

۲۶۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: ”جس نے کوئی ایسی علمی بات (جان بوجھ کر دیگر مسلمان بھائیوں سے) چھپائی جس سے لوگوں کا دینی فائدہ وابستہ ہو۔ اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آگ کی لگام دی لگائیں گے۔“

۲۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ ثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُرَابِيِّ
عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ يَعْلَمُهُ فَكْتَمَهُ الْجَحِيمُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.

۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: ”جس سے کوئی علمی بات پوچھی گئی جو اسے معلوم بھی تھی پھر بھی اس نے چھپالی تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔“

خلاصہ الباب ۱۱۶ جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی جسمانی ضروریات پانی، ہوا اور آگ وغیرہ کو بالکل عام رکھا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس بات کو بھی پسند نہیں کرتے کہ انسان کی روحانی ضروریات علم و ہدایت پر کوئی پابندی لگائے اور دوسروں تک نہ پہنچنے دے۔ اس لیے مختلف طریقوں سے اسے عام کرنے کی ترغیب دی گئی اور اسے روکنے والوں کو

طرح طرح کی وعیدیں سنائی گئیں ہیں۔ قرآن پاک میں سورہ بقرہ کی آیات: ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷ میں سخت وعید سنائی گئی ہے کہ جو لوگ کتاب کو چھپاتے ہیں اور یہ بری حرکت کر کے لوگوں سے قلیل مال وصول کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، پاک نہیں کریں گے اور ان کو ہمکلامی کا شرف نصیب نہیں کریں گے اور سخت دردناک عذاب ان کو ہوگا۔ ان آیات اور احادیث و ابواب وغیرہا سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ جو اپنے مریدوں اور مقتدیوں کو مسئلہ توحید نہیں بتاتے اور بدعات سے نہیں روکتے بلکہ بدعات اور دوسری خرافات میں ان کے ساتھ ”ہم نوالہ وہم پیالہ“ ہوتے ہیں۔

اللہ عزوجل کا کلام تو سراسر سچائی ہی سچائی ہے پھر نزول کتاب کے بعد اس کو اپنے تک محدود رکھنا اور آگے پہنچنے سے روکنے کی کوشش کرنا۔ آج اپنے معاشرے کو غور سے دیکھئے کہ وہ کونسی جگہ ہے جہاں سے اختلافی آواز نہیں اٹھتی؟ یہ سب اسی چیز کا کیا دھرا ہے کہ لوگوں تک علم پہنچانے کی راہوں کو دن بدن تاریک سے تاریک کیا جا رہا ہے ان کے راستے میں دیواریں کھڑی کی جا رہی ہیں۔ سورہ بقرہ کی ان آیات اور ذکر کی گئی احادیث کو صرف علماء کرام پر ہی منطبق نہیں کرنا چاہیے بلکہ جہاں جہاں سے بھی ایسی کوششیں ہوں جو علم کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کریں ان کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ اللہ سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔

کتاب الطہارۃ و سننہا

یہ ابواب ہیں طہارتوں کے اور ان کی
سننوں کے بیان میں

باب: وضو اور غسل جنابت کے لئے پانی کی

مقدار کے بیان میں

۲۶۷: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔“

۲۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔“

۲۶۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔“

۲۷۰: حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کے لئے ایک مد اور غسل کے لئے ایک صاع کافی ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ ہمیں تو اتنا کافی نہیں ہوتا تو فرمایا: کہ تم سے بہتر اور افضل اور تم سے زیادہ بالوں والی شخصیت یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کافی ہو جاتا تھا۔

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ

وَالغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

۲۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

۲۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

۲۶۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ثنا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُوَمَّلِ بْنِ الصَّبَّاحِ وَ عِبَادُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثنا بَكْرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَبَانَ ثنا جَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْزَى مِنَ الْوُضُوءِ مَدٌّ وَ مِنَ الْغُسْلِ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ لَا يُجْزَى لَنَا فَقَالَ قَدْ كَانَ يُجْزَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَ أَكْثَرُ شَعْرًا يُعْنَى النَّبِيُّ ﷺ.

☆ خلاصۃ الکیاب ☆ سفینہ کا اسم گرامی مران۔ یہ رسول اکرم کے خادم تھے۔ کسی دن انہوں نے غیر معمولی بوجھ اٹھالیا تھا اس لیے ان کا لقب "سفینہ" مشہور ہو گیا۔ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ وضوء اور غسل کے لیے پانی کی کوئی خاص مقدار شرعاً مقرر نہیں بلکہ اسراف سے بچتے ہوئے جتنا پانی کافی ہو جائے اس کا استعمال جائز ہے۔ نیز اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول ایک مد سے وضوء کرنے اور ایک صاع سے غسل کرنے کا تھا۔ یہ امر بھی متفق علیہ ہے کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے۔ اختلاف "مد" کی مقدار میں ہے اور امام شافعی اور امام مالک اہل حجاز اور امام احمد کی ایک روایت یہ ہے کہ ایک مد ایک رطل اور ایک ثلث رطل یعنی ایک صحیح ایک پائین رطل کا ہوتا ہے ۳/۱ رطل کا ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف امام ابو حنیفہ، امام محمد اہل عراق اور ایک روایت کے مطابق امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ ایک مد دو رطل کا اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ حنیفہ کے دلائل طحاوی شریف نسائی شریف مستدرک احمد میں مروی ہیں۔

۲ : بَابُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ

بَابُ: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز

قبول نہیں فرماتے

بِغَيْرِ طَهْوَرٍ

۲۷۱: حضرت أسامہ بن عمیر ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے کوئی نماز بھی قبول نہیں فرماتے اور چوری (خیانت) کے مال سے صدقہ (بھی) قبول نہیں فرماتے۔

دوسری سند سے بھی بیعت یہی مضمون مروی ہے۔

۲۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتے اور نہ چوری کے مال سے صدقہ۔ (یعنی یہ صرف ظاہری نیکیاں ہی ہوں گی باطن میں ان کا کوئی اجر نہیں)۔

۲۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز اور چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتے۔

۲۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابِعِيٌّ بِنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ حَتَّى الْمُقَرَّبِيُّ قَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالُوا تَنَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْمَلِيحِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَسَامَةَ بْنِ عُمَيْرِ الْهَذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَلَا يَقْبَلُ صَدَقَةَ مِنْ غُلُولٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ.

۲۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَ كَيْعٌ تَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا وَ هُبُّ بْنُ جَرِيرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مَضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَ لَا صَدَقَةَ مِنْ غُلُولٍ.

۲۷۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ تَنَا أَبُو زُهَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ وَ لَا صَدَقَةَ مِنْ غُلُولٍ.

۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ ثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ ذَكْرِيَّا ثَنَا
 بَنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بَغَيْرِ طَهْوَرٍ وَلَا
 صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ.

۲۷۴: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر
 طہارت کے نماز اور چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں
 فرماتے۔

خلاصہ الباب ☆ قبول کے دو معنی ہیں: (۱) قبولِ اصابت (صحت) (۲) قبولِ اجابت: جمہور علماء کے نزدیک یہاں
 قبولِ اصابت سے مراد ہے یعنی نماز بغیر طہارت کے صحیح اور معتبر نہیں اور ناجائز آمدنی سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

۳: بَابُ مِفْتَاحِ الصَّلَاةِ الطَّهْوَرِ

باب: نماز کی کنجی طہارت ہے

۲۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهْوَرُ وَتَحْرِيمُهَا
 التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ.

۲۷۵: حضرت حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت
 ہے اور اس کا احرام تکبیر اولیٰ ہے اور اس کی تحلیل سلام
 ہے۔

۲۷۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ عَنْ أَبِي
 سُفْيَانَ طَرِيفِ السَّعْدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ
 الْغَلَاءِ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي
 نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ
 الصَّلَاةِ الطَّهْوَرُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ.

۲۷۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں
 کہ: (۱) نماز کی کنجی طہارت ہے اور (۲) اس کا احرام
 پہلی تکبیر ہے اور (۳) اس کی تحلیل سلام پھیرنا
 ہے۔

☆ خلاصہ الباب محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور اپنی والدہ کی طرف منسوب ہیں باتفاق
 ثقہ ہیں۔ طہارۃ: سے نماز کا دروازہ کھل جاتا ہے اور تکبیر تحریمہ سے نماز کے منافی کام حرام ہو جاتے ہیں اور سلام سے منافی
 صلوة سارے کام حلال ہو جاتے ہیں۔

۴: بَابُ الْمُحَافِظَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

باب: وضو کا اہتمام

۲۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
 مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْضَرُوا وَاعْلَمُوا أَنْ خَيْرَ أَعْمَالِكُمْ
 الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

۲۷۷: حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا: (عقائد و اعمال میں حق پر) ثابت قدم رہو اور تم
 تمام نیکیوں کا احاطہ نہیں کر سکتے اور خوب سمجھ لو تمہارا سب سے
 افضل عمل نماز ہے اور وضو کا اہتمام ایمان دار ہی کرتا ہے۔

۲۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ ثَنَا الْمُغْتَمِرُ بْنُ
 سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَحَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَمْرٍ وَقَالَ

۲۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حق پر)

ثابت قدم رہو اور تم تمام اعمال کا احاطہ نہیں کر سکتے یہ جان لو کہ تمہارے افضل ترین اعمال میں سے ایک عمل نماز ہے اور وضو کی نگہداشت مؤمن ہی کرتا ہے۔

۲۷۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔ فرمایا: (حق پر) استقامت اختیار کرو اور کیا ہی خوب ہے اگر تم ثابت قدم رہو اور تمہارا افضل ترین عمل نماز ہے اور وضو کا اہتمام نہیں کرتا مگر مؤمن۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ وَ لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

۲۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو مُرَيْمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَفْصٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثُ قَالَ اسْتَقِيمُوا وَ لِعَمَّا إِن اسْتَقَمْتُمْ وَ خَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَ لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

(اسنادہ ضعیف لضعف التابع)

خلاصۃ الباب ☆ وضو کی نگہداشت اور اس کے اہتمام میں ہر عضو کو اچھی طرح آداب و مستجاب کی رعایت کرتے ہوئے دھونا بھی شامل ہے اور اکثر اوقات با وضو رہنا بھی وضو کے اہتمام میں داخل ہے اور ظاہر ہے کہ بدن کی پاکی کا اہتمام وہی کر سکتا ہے جس کی روح بھی پاک اور نور ایمان سے منور ہو۔

باب: وضو جزو ایمان ہے

۲۸۰: حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: پوری طرح وضو کرنا ایمان کا حصہ ہے اور الحمد للہ ترازو کو (ثواب سے) بھر دیتی ہے اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر سے آسمان اور زمین بھر جاتے ہیں اور نماز نور ہے اور زکوٰۃ (ایمان کی) دلیل ہے اور صبر (دل کیلئے) روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تیرے حق میں (مطابق عمل کرے) یا تیرے خلاف (اگر عقیدے یا عمل سے مخالفت کرے) ہر شخص صبح کو اپنے نفس کو بیچتا (کسی کام میں مشغول ہوتا) ہے کوئی اسے (اچھے اعمال کر کے دوزخ سے) آزاد کرا لیتا ہے اور کوئی اسے (بد اعمالیوں سے) ہلاک کر لیتا ہے۔

باب: طہارت کا ثواب

۲۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور خوب عمدگی سے (آداب کی

۵: بَابُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ

۲۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَخِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْتِغَاءَ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلًّا الْمِيزَانِ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ مِلًّا السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَ الصَّلَاةُ نُورٌ وَ الزُّكُوتُ بُرْهَانٌ وَ الصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَ الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَفْعَلُونَ فَبَالِغِ نَفْسَهُ فَمُعْتَقَهَا أَوْ مُوقِفَهَا.

۶: بَابُ ثَوَابِ الطُّهُورِ

۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى المَسْجِدَ
لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ
عَرْوَجَهَا بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ
المَسْجِدَ.

۲۸۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي خَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ
حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
الصُّنَابِيحِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
تَوَضَّأَ فَمُضْمَضٌ وَاسْتَشَقَّ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ فِيهِ وَانْفَه
فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى
يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ
خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ
خَطَايَاهُ مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ
رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ
تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَ مَشِيئَةُ إِلَى المَسْجِدِ
نَافِلَةً.

۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا
ثَنَا عُثْمَرُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ العَبْدَ إِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ
يَدَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَ مَسَحَ
بِرَأْسِهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ ذِرَاعَيْهِ وَ مَسَحَ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ
خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ.

۲۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النِّسَابُورِيُّ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ

رعایت کرتے ہوئے) وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور اسے
نماز ہی مسجد میں کھینچ لائی (نماز کے علاوہ اور کوئی ونبوی مقصد
نہ ہو لہذا کوئی ونبی مقصد مثلاً طلب علم یا تعلیم تلاوت تسبیح
وغیرہ ہو تو وہ ان فضائل کے حصول میں رکاوٹ نہیں) تو (راستہ
میں) ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور ایک
خطا معاف فرما دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔

۲۸۲: حضرت عبد اللہ صنابیحی سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو (شروع) کیا
اور کھلی کی ناک میں پانی ڈالا تو اس کی خطائیں اس کے
منہ اور ناک سے دھل گئی حتیٰ کہ آنکھوں کی پلکوں کے
نیچے سے بھی اور جب ہاتھ دھوئے تو اس کی خطائیں اس
کے ہاتھوں سے دھل گئیں اور جب سر کا مسح کیا تو اس کی
خطائیں سر سے دھل گئیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے بھی
دھل گئیں اور جب پاؤں دھوئے تو اس کی خطائیں
پاؤں سے بھی دھل گئیں حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے
ناخنوں کے نیچے سے بھی دھل گئیں اور اس کی نماز اور
مسجد کی طرف چل کر جانا زاد ثواب کی چیز ہے۔

۲۸۳: حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ وضو کرتا
ہے اور اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی خطائیں ہاتھوں
سے جھڑ جاتی ہیں اور جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کی
خطائیں چہرے سے جھڑ جاتی ہیں اور جب اپنے بازو دھوتا
ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو خطائیں بازووں اور سر سے جھڑ
جاتی ہیں اور جب پیر دھوتا ہے تو خطائیں پیروں سے جھڑ
جاتی ہیں۔

۲۸۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا (ایک مرتبہ)

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ (قیامت کے روز) اپنے ان امتیوں کو کیسے پہچانیں گے جن کو آپ نے دیکھا بھی نہ ہوگا فرمایا: وہ سفید روشن پیشانی والے روشن چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں والے چت کبرے ہوں گے وضو کے اثرات کی وجہ سے۔

۲۸۵: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقاعد (عثمانؓ کے گھر کے پاس دکانوں کو مقاعد کہتے تھے) میں بیٹھے ہوئے دیکھا انہوں نے پانی منگایا اور وضو کر کے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا میرے اس وضو کی طرح۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس خوشخبری سے دھوکہ میں مبتلا نہ ہونا۔

ہشام بن عبد الملک ثنا حماد عن عاصم عن زر بن حبیش ان عبد اللہ بن مسعود قال قیل یا رسول اللہ کیف تعرف من لم تر من امتک؟ قال غرُّ مُعْجَلُونَ یُلْقُ مِنْ اثارِ الوُضوءِ قال ابو الحسن القطان حدثننا ابو حاتم ثنا ابو الولید فذكر مثله.

۲۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِي شَقِيْقُ بْنُ سَلْمَةَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ فَذَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي مَقْعِدِيْ هَذَا تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هَذَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ لَا تَعْتَرَوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ خَبِيْبٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِي عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

☆ خلاصہ الباب شطر کے معنی نصف اور آدھے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ طہارت اور پاکیزگی ایمان کا خاص جزو اور اہم شعبہ اور حصہ ہے۔ یہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ ہے جس میں آپ نے دین کے بہت سے حقائق بیان فرمائے ہیں۔ اس میں طہارۃ کی اہمیت بیان فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کا اجر و ثواب اور اس کی فضیلت بیان فرمائی۔

سبحان اللہ کہنے کا مطلب اپنے اس یقین کا اظہار اور اس کی شہادت ادا کرنا ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل کی مقدس ذات برائے بات سے پاک اور برتر ہے جو اس کی شان الوہیت کے مناسب نہ ہو۔ الحمد للہ کہنے کا مطلب اپنے اس یقین کا اظہار ہوتا ہے کہ ساری خوبیاں اور سارے کمالات جن کی بناء پر کسی کی حمد و ثناء کی جاسکتی ہے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات میں ہیں اسی لیے ساری حمد و ستائش بس اسی کے لیے ہے اس کے بعد صدقہ کا برہان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کرنے والا بندہ مؤمن و مسلم ہے۔ اگر دل میں ایمان نہ ہو تو اپنی کمائی کا صدقہ کرنا آسان نہیں اور آخرت میں اس خصوصیت کا اظہار اس طرح ہوگا کہ صدقہ کرنے والے مخلص بندہ کے صدقہ کو اس کے ایمان اور اس کی خدا پرستی کی دلیل اور نشانی مان کر اس کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ نیز خوشگناہوں کی صفائی اور معافی کا ذریعہ ہے۔

۷: بَابُ السَّوَاكِ

باب: مسواک کے بارے میں

۲۸۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے دانت مسواک سے ملتے۔ (یعنی سب سے پہلا کام دانتوں کی صفائی کرتے)۔

۲۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

۲۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے اور مسواک کرتے (اسی طرح ہر دو رکعت کے بعد فرماتے)۔

۲۸۹: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک کیا کرو اس لئے کہ مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور پروردگار کو راضی کرنے والی ہے۔ جب بھی میرے پاس جبریل آئے مجھے مسواک کا کہا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ مسواک مجھ پر اور میری امت پر فرض ہو جائے گی اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں مسواک کو اپنی امت پر فرض کر دیتا اور میں اتنا مسواک کرتا ہوں کہ مجھے خطرہ ہونے لگتا ہے کہیں میرے سوڑھے چھل نہ جائیں۔

۲۹۰: شرح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا بتائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس آتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ فرمایا: داخل ہوتے ہی سب سے پہلے مسواک کرتے۔

۲۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ أَبِي الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ يُشَوِّضُ فَاةً بِالسَّوَاكِ.

۲۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنِّي أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتَهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

۲۸۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا عَثَامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَسْتَاكُ.

۲۸۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَائِكَ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَوَّكُوا فَإِنَّ السَّوَاكِ مُطَهَّرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرُّبِّ مَا جَاءَ بِي جِبْرِيْلُ إِلَّا أَوْضَأَنِي بِالسَّوَاكِ حَتَّى لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيَّ وَعَلَى أُمَّتِي وَلَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُهُ لَهُمْ وَإِنِّي لَا سُنَّاكَ حَتَّى لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفِي مَقَادِمَ فَمِي.

۲۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ أَخْبِرِينِي بَأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدَأُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ؟ قَالَتْ كَانَ إِذَا دَخَلَ يَبْدَأُ بِالسَّوَاكِ.

۲۹۵: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالِ الصَّوَّافِ ثنا جَعْفَرُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي عَمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقْتُ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَخَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ أَنْ لَا نَتْرَكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

۲۹۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے: ہمارے لئے سوچیں کترنے، زیر ناف بال موٹنے، بغل کے بال اکھاڑنے اور ناخن تراشنے کے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا کہ چالیس رات سے زیادہ تاخیر نہ کریں۔

خلاصہ الباب ☆ بعض شارحین کی رائے یہ ہے کہ الفطرۃ سے مراد یہاں سنت انبیاء یعنی پیغمبروں کا طریقہ ہے۔ انبیاء کے طریقہ کو فطرۃ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ فطرت کے عین مطابق ہوتا ہے۔ اس تشریح کی بناء پر حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ انبیاء علیہم السلام نے جس طریقہ پر خود زندگی گزاری اور اپنی اپنی امتوں کو جس پر چلنے کی ہدایت کی اس میں یہ دس باتیں شامل ہیں۔ بعض شارحین نے الفطرۃ سے دین فطرت یعنی اسلام مراد لیا ہے۔ قرآن مجید میں دین کو فطرت کہا گیا ہے اور بعض شارحین نے الفطرۃ سے انسان کی اصل فطرۃ اور جبلت بھی مراد لی ہے۔

۹: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءِ

۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ هَذِهِ الْحَشُوشُ مُخْتَصِرَةٌ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبَيْثِ وَالْخَبَائِثِ.

۲۹۶: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیت الخلاء جنات کے حاضر ہونے کے مقام ہیں جب تم میں سے کوئی ان میں داخل ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبَيْثِ وَالْخَبَائِثِ))

خَدَّثَنَا جَمِيلُ ابْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ ثنا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ غَوْفِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

خَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ ثنا الْحَكَمُ بْنُ بِشِيرٍ بْنُ سَلْمَانَ ثنا خَلَادُ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَكَمِ الْبُضْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ غَلْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَسْرُ مَا بَيْنَ الْجَنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفُ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ.

۲۹۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنات اور انسان کی شرمگاہ کے درمیان آڑ اور پردہ یہ ہے کہ (جب کوئی) بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو کہے: "بِسْمِ اللَّهِ"

۲۹۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غَلْبَةَ عَنْ

۲۹۸: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں رسول اللہ

عبد الغزیز بن ضہیب عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ ﷺ انا دخل الخلاء قال اغوذ بالله من الخبث والخبائث.

عبداللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا مانگتے: ((اغوذ بالله من الخبث والخبائث)) "میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔"

۲۹۹: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا بن ابی مریم ثنا یحییٰ بن ایوب عن عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ ان رسول اللہ ﷺ قال لا یعجز احدکم اذا دخل مرطقه ان یقول اللهم انی اغوذ بک من الرجس النجس الخبث المخبث الشیطان الرجیم قال ابو الحسن وحدثنا ابو حاتم ثنا بن ابی مریم قد ذکر نحوه ولم یقل فی حدیثہ من الرجس النجس انما قال من الخبث المخبث الشیطان الرجیم.

۲۹۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو یہ کہنے سے عاجز و بے بس نہ ہو (یعنی سستی نہ برتے): ((اللہم انی اغوذ بک من الرجس النجس ...)) "اے اللہ (عزوجل) میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں گندے ناپاک برے بدکار اور دھکار ہوئے شیطان (مردود) سے۔"

۱۰: باب ما یقول اذا خرج من الخلاء

۳۰۰: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا یحییٰ بن ابی بکر ثنا اسرائیل ثنا یوسف بن ابی بردہ سمعت ابی یقول دخلت علی عائشہ فسمعتها تقول کان رسول اللہ ﷺ اذا خرج من الغائط قال غفرانک قال ابو الحسن بن سلمۃ وخرنا ابو حاتم ثنا ابو غسان النهدی ثنا اسرائیل نحوه.

۳۰۰: حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ فرما رہی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو فرماتے: ((غفرانک)) "اے اللہ! آپ کی بخشش چاہئے۔"

۳۰۱: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے ((الحمد لله الذی...)) "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی۔"

۳۰۱: حدثنا ہارون بن اسحاق ثنا عبد الرحمن المخاربی عن اسماعیل بن مسلم عن الحسن وفتادۃ عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد لله الذی اذهب عني الادی و عافانی.

خلاصہ الباب ☆ جس طرح ملائکہ کو طہارۃ و نظافت اور ذکر اللہ سے اور ذکر و عبادت کے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہیں ان کا جی لگتا ہے اسی طرح شیاطین میں خبیث مخلوقات کو گندگیوں اور گندے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہی ان کے مراکز اور دلچسپی کے مقامات ہیں اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ تعلیم دی کہ قضاء حاجت کی مجبوری سے جب کسی کو ان گندے مقامات میں جانا ہو تو پہلے وہاں رہنے والے جنوں اور جنیوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اسکے بعد وہاں قدم رکھے اور قضاء حاجت سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت طلب کرتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ انسان کے پیٹ میں جو گندہ فضلہ ہوتا ہے وہ ہر انسان کے لیے ایک قسم کے انقباض اور گرانی کا باعث ہوتا ہے۔ اگر وہ بروقت خارج نہ ہو تو اس سے طرح طرح کی تکلیفیں اور بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اگر طبعی تقاضے کے مطابق پوری طرح خارج ہو جائے تو آدمی ایک ہلکا پن اور ایک خاص قسم کا انشراح محسوس کرتا ہے اور اس کا تجربہ ہر انسان کو ہوتا ہے اس لیے قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کا حکم ہے۔

بَاب: بیت الخلاء میں ذکر اللہ اور انگٹھی

۱۱: بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْخَلَاءِ

لے جانے کا حکم

وَالْخَاتِمِ فِي الْخَلَاءِ

۳۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ (عزوجل) کو یاد رکھتے تھے۔

۳۰۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ النَّهْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ.

۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو اپنی انگٹھی اتار دیتے۔

۳۰۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءِ وَضَعَ خَاتِمَهُ.

بَاب: غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۱۲: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَغْتَسَلِ

۳۰۴: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی بھی غسل خانے میں پیشاب نہ کرے اس لئے کہ اکثر وساوس اسی وجہ سے ہوتے ہیں۔ مؤلف رحمہ اللہ محمد بن یزید کے واسطے سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن محمد طناقی نے فرمایا: یہ ممانعت کچھ گڑھوں والے غسل خانوں کے بارے میں ہے۔

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَبِّهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الطَّنَاقِسِيَّ يَقُولُ إِنَّمَا هَذَا فِي الْخَفِيرَةِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا فَمَغْتَسَلًا تَهُمُ الْجِصُّ وَالصَّارُوجُ وَالْقَيْرُ فَإِذَا بَالَ فَأَرْسَلَ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَا بَأْسَ بِهِ.

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ایسا کرنا بہت ہی غلط اور بڑی بے تمیزی کی بات ہے کہ آدمی اپنے غسل کرنے کی جگہ میں ہی پیشاب کرے اور پھر وہیں غسل بھی کرے یا وضو کرے۔ ایسا کرنے کا برا نتیجہ یہ ہے کہ اس سے پیشاب کی چھینٹوں کی وجہ سے وساوس پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس آخری جملہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا تعلق اسی صورت سے ہے جب غسل خانہ میں پیشاب کے بعد غسل یا وضو کرنے سے ناپاک جگہ کی چھینٹوں کے اپنے اوپر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ وگرنہ جیسے آج کل غسل خانے ہی میں ذرا سا ہٹ کر قضائے حاجت کی جگہ بنی ہوتی ہے تو اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا

۳۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا شَرِيكَ وَ هُشَيْمٌ وَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا.

۳۰۶: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ تَنَا أَبُو ذَاوُدَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا قَالَ شُعْبَةُ قَالَ عَاصِمٌ يَوْمَئِذٍ وَهَذَا الْأَعْمَشُ يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَ مَا

بَابُ: كَهْرُءٍ هُوَ كَرِيشَابُ كَرْنَا

۳۰۵: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے کوڑے کے ڈھیر پر گئے اور (کسی مجبوری کی وجہ سے) وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۳۰۶: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھوڑے (کوڑے کے ڈھیر) پر تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

حَفِظَهُ فَسَأَلَتْ عَنْهُ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِيهِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا.

۱۴: بَابُ فِي الْبَوْلِ قَاعِدًا

۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَ اسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ قَالُوا تَنَا شَرِيكَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقْهُ اَنَا رَأَيْتُهُ يَبُولُ قَاعِدًا.

۳۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ تَنَا بَنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ أَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ! لَا تَبَلَّ قَائِمًا فَمَا بَلَّتْ قَائِمًا بَعْدُ.

۳۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ تَنَا أَبُو عَامِرٍ تَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبُولَ قَائِمًا سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ ابَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيَّ يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَا رَأَيْتُهُ يَبُولُ قَاعِدًا قَالَ الرَّجُلُ أَعْلَمُ بِهَذَا مِنْهَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ كَانَ مِنْ شَانِ الْعَرَبِ الْبَوْلُ قَائِمًا الْا

بَابُ: بِيْطُءُ كَرِيشَابُ كَرْنَا

۳۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: جو تمہیں یہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو تم اس کی تصدیق نہ کرنا (اس کو سچا مت سمجھنا) میں نے یہی دیکھا کہ آپ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔

۳۰۸: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں (ایک مرتبہ) مجھے رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب مت کرو چنانچہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

۳۰۹: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے جو فرمایا کہ میں نے ان کو بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے دیکھا تو اس بات کو مردان سے زیادہ جانتے ہیں۔ احمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ عربوں میں عام رواج کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا تھا دیکھو عبد الرحمن بن حسنہ کی

تراء فی حدیث عبد الرحمن ابن حسنۃ یقول فعدیتوں کرنے میں ہے (کہ یہودی نے) کہا بیٹھ گیا پیشاب
کما تبول المرأة۔

☆ خلاصہ السباب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارہ میں فقہاء کا تھوڑا سا اختلاف ہے۔ حضرت سعید بن المسیب
عروہ بن الزبیر اور امام احمد وغیرہ علی الاطلاق اسے جائز کہتے ہیں اس کے برعکس بعض اہل ظاہر اس کی حرمت کے قائل
ہیں۔ امام مالک کے نزدیک اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ چھینٹے اڑنے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔ جمہور کا مسلک یہ
ہے کہ بغیر عذر کے ایسا کرنا مکروہ تزیہی ہے کیونکہ نبی کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں اور حضرت عائشہ کی حدیث
اگرچہ قابل استدلال ہے لیکن اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کا بیان ہے نہ کہ ممانعت کا۔ البتہ حضرت شاہ صاحب
نے فرمایا: چونکہ ہمارے زمانہ میں یہ غیر مسلموں کا شعار بن چکا ہے اس لیے اس کی شاعت اور قباحت اور بڑھ گئی جیسا کہ
حدیث میں ہے: ((من تشبه بقوم فهو منهم))۔ (علوی)

آج کل جو ہمارے ہاں پبلک مقامات کھیل کود کے مقامات بچوں کی تفریح گاہوں وغیرہ جیسی جگہوں پر کھڑے
ہو کر پیشاب کرنے کے لیے مخصوص جگہیں بنی ہوتی ہیں ان سے بہر صورت اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایک تو اس لیے کہ نہ
وہاں (مغرب میں جن کی یہ نقالی کی گئی ہے) اور نہ یہاں ہمارے ہاں پاکستان میں کوئی آڑ وغیرہ ہوتی ہیں اور نہ ہی
طہارت کا کوئی انتظام۔ (ابومعاذ)

باب: دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگانا اور اس سے استنجا
کرنا مکروہ ہے

۱۵: بَابُ كَرَاهَةِ مَسِّ الذَّكْرِ بِالْيَمِينِ
وَالِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

۳۱۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد بیان فرماتے ہوئے سنا
کہ: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا دایاں
ہاتھ شرمگاہ کو نہ لگائے اور نہ ہی اس (دائیں ہاتھ) سے
استنجا کرے۔

۳۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ
أَبِي الْعَشْرِينَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِذَا بَالَ
أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ ابْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ بِإِسْنَادِهِ.

۳۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں
نے نہ گانا گایا نہ جھوٹ بولا نہ دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگایا
جب سے ان باتوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ پر بیعت کی۔

۳۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا الصَّلْتُ بْنُ
دِينَارٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ
يَقُولُ مَا تَفْنَيْتُ وَلَا نَعَيْتُ وَلَا مَسَسْتُ ذَكَرِي بِيَمِينِي
مُنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

۳۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب
تم میں کوئی استنجا کرنے لگے تو اپنے دائیں ہاتھ سے

۳۱۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَسْبٍ ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَتَعَبْتُ اللَّهَ بْنَ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عِجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

ہُرَيْرَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَطَابَ أَخَذَكُمْ فَلَا يَسْتَطِبُ بِيَمِينِهِ لِيَسْتَجَّ بِشِمَالِهِ.

(ہرگز) استنجا نہ کرے بلکہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

خلاصہ الباب ۱۶: داہنا ہاتھ تو اچھی جگہ یا اچھی چیز پکڑنے کا آلہ ہے۔ خصوصاً جو ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کو لگا ہوا استنجا کے لیے استعمال کرنا مکروہ ہے۔

۱۶: بَابُ الْأَسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ

باب: پتھروں سے استنجا کرنا اور (استنجا میں) گوبر اور ہڈی (استعمال کرنے) سے ممانعت

۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لَوْلَدِهِ أُعْلِمُكُمْ إِذَا آتَيْتُمُ الْغَابِطَ فَلَا تَسْتَجْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَذْبِرُوا هَاؤُا أَمْرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ.

۳۱۳: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے ایسا ہی (شفیق اور مربی) ہوں جیسا باپ اپنے بیٹے کے لئے میں تمہیں (ازراہ شفقت تمام امور کے متعلق) تعلیم دیتا ہوں (مثلاً) جب تم قضاء حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ یا پیٹھ مت کرو اور (خوب صفائی کے لئے) تین پتھر استعمال کرنے کا حکم دیا اور گوبر اور ہڈی استعمال کرنے سے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آتَى الْخَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَاتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَالْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هِيَ رَجَسٌ.

۳۱۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے جانے لگے تو فرمایا: مجھے تین پتھر لا دو تو میں دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے گیا (اس لئے کہ اور پتھر تلاش کے باوجود نہیں مل سکا) تو آپ نے گوبر کا ٹکڑا پھینک کر فرمایا یہ ناپاک ہے۔

۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حَزِيمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حُزَيْمَةَ عَنْ حُزَيْمَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَسْتِنْجَاءِ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ.

۳۱۵: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: استنجا میں تین پتھر ہونے چاہئیں جن میں گوبر نہ ہو۔ (یعنی گوبر کو استنجا کے لیے کسی صورت بھی استعمال نہ کیا جائے)۔

۳۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَ

۳۱۶: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک مشرک نے بطور

استہزاء کہا مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے سردار (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں ہر ہر بات سکھاتے ہیں حتیٰ کہ بیت الخلاء میں جانا بھی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہمسایوں نے یہ حکم دیا کہ ہم (پیشاب یا پاخانہ کے وقت) قبلہ کی طرف منہ نہ کریں نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفا نہ کریں جن (تین) میں گوبر ہونہ ہڈی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَتَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ابِرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُلَيْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِءُونَ بِهِ إِنِّي أَرَى ضَاجِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَانَةَ قَالَ اجْلُ امْرَأًا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَ لَا نَسْتَجِبِي بِإِيمَانِنَا وَ لَا نَكْتَفِي بِذَوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيْعٌ وَ لَا عَظْمٌ

خلاصہ الباب ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت دی ہے کہ استنجے میں صفائی کے لیے کم سے کم تین پتھر استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ عام حال یہی ہے کہ تین سے کم میں پوری صفائی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کوئی شخص محسوس کرے کہ اس کو صفائی کے لیے تین سے زیادہ پتھروں یا ڈھیلوں کے استعمال کرنے کی ضرورت ہے تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق زیادہ استعمال کرے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ احادیث میں استنجا کے لیے خاص پتھر کا ذکر اس لیے آتا ہے کہ عرب میں پتھر کے ٹکڑے ہی اس مقصد کے لیے استعمال ہوتے تھے ورنہ پتھر کی کوئی خصوصیت نہیں مٹی کے ڈھیلے اور اسی طرح ہر ایسی پاک چیز سے یہ کام لیا جاسکتا ہے جس سے صفائی کا مقصد حاصل ہو سکتا ہو اور اس کا استعمال نامناسب نہ ہو۔

باب: پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے

۱: بَابُ الدُّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

۳۱۷: حضرت عبداللہ بن حارث بن جازاز بیدی فرماتے ہیں۔ میں نے ہی سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے اور میں نے ہی سب سے پہلے لوگوں کو یہ حدیث سنائی۔

۳۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ يَقُولُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يُؤَلِّنُ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذَلِكَ.

۳۱۸: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء حاجت کے لئے جانے والے کو قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا کرو۔

۳۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الَّذِي يَذْهَبُ إِلَى الْغَائِطِ الْقِبْلَةَ وَ قَالَ شَرِّقُوا وَ غَرِّبُوا.

۳۱۹: حضرت معقل بن معقل اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرَبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ کرتے وقت دونوں قبلوں کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پانی پیتے سے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے (یا رفع حاجت کرنے) سے منع فرمایا۔ (یعنی ان کاموں سے اجتناب کرنے کا حکم فرمایا)۔

☆ خلاصہ الباب ۶ مندرجہ بالا احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایات دی ہیں۔ ان میں سے یہ ہے کہ پاخانہ پیشاب کے لیے اس طرح بیٹھا جائے کہ قبلہ کی طرف نہ منہ ہونہ پیٹھ یہ قبلہ کے ادب و احترام کا تقاضا ہے ہر مہذب آدمی جس کو لطیف اور روحانی حقیقتوں کا کچھ شعور و احساس ہو پیشاب پاخانہ کے وقت کسی مقدس اور محترم چیز کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا بے ادبی اور گنوار پن سمجھتا ہے۔

باب: اس کی رخصت ہے بیت الخلاء میں اور صحرا میں رخصت نہیں

۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب قضاء حاجت کے لئے بیٹھنے لگو تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر گیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھے تھے۔

سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ أَبِي زَيْدِ مَوْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلِ الْأَسَدِيِّ وَقَدْ صَحَبَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بَغَائِطٍ أَوْ بِيُولٍ .

۳۲۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مُرْوَانَ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا بَنُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بَغَائِطٍ أَوْ بِيُولٍ .

۳۲۱: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ وَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عُمَيْرُ بْنُ مُرْدَاسٍ الدُّوْنَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو يَحْيَى الْبَصْرِيُّ ثَنَا بَنُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدَ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانِي أَنْ أَشْرِبَ فَإِنَّمَا وَأَنْ أَبُولَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

۱۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ فِي الْكَيْفِ وَ إِبَاحَتِهِ دُونَ الصَّحَارَى

۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالََا ثَابِتُ بْنُ هَارُونَ أَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ يَقُولُ أَنَا إِذَا قَعَدْتُ لِلْبَغَائِطِ فَلَا تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ عَلَيَّ ظَهَرَ بَيْتَنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَيَّ لِبَتْنَيْنِ

مُسْتَقْبِل بَيْتِ الْمُقَدَّسِ هَذَا حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ.

۳۲۳: حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے دیکھا۔ راوی عیسیٰ کہتے ہیں میں نے امام شعیب رحمہ اللہ سے اس کے متعلق اشکال ظاہر کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ابن عمرؓ نے بھی سچ فرمایا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی سچ فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مطلب ہے کہ جنگل میں ہو تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیت الخلاء سے متعلق ہے کیونکہ بیت الخلاء میں کوئی قبلہ نہیں جس طرف چاہو منہ کر لو۔

۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عَيْسَى الْحَنَاطِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَيْفِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قَالَ عَيْسَى فَقُلْتُ ذَلِكَ لِلشَّعْبِيِّ لَقَالَ صَدَقَ بْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَمَا قَوْلُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ فِي الصُّحْرَاءِ لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَأَمَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا فَإِنَّ الْكَيْفَ لَيْسَ فِيهِ قِبْلَةٌ اسْتَقْبَلُ فِيهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک (ایسی) جماعت کا ذکر ہوا جو اپنی شرمگاہوں کو قبلہ کی طرف (کرنا) ناپسند کرتے تھے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا: میرا خیال ہے کہ واقعتاً وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ میرے بیٹھنے کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف کر دو۔

۳۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ يَكْفُرُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا بِفُرُوجِهِمُ الْقِبْلَةَ فَقَالَ أُرَاهُمْ قَدْ فَعَلُوا مَا اسْتَقْبَلُوا بِمَقْعَدَتِي الْقِبْلَةَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ مِثْلَهُ.

۳۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ پھر میں نے وفات سے ایک سال قبل دیکھا کہ آپ قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے ہیں۔

۳۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي سَمْعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتَهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبِضَ بَعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا.

خلاصہ الباب ☆ یہ احادیث امام شافعی کے مسلک کی دلیل ہیں۔ احناف کے نزدیک قضاء حاجت کے وقت منہ اور پیٹھ آبادی اور میدان دونوں میں قبلہ کی طرف کرنا مکروہ ہے۔ احناف کی دلیل حدیث ابو ایوب انصاریؓ ہے جو ترمذی بخاری مسلم ابو داؤد نسائی اور موطا امام مالک میں مذکور ہے۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: ((اذا اتيم الغائط فلا تستقبلوا ولا تستدبروها ولكن شرفوا وغربوا)) یعنی قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔ یہ حدیث راجح ہے تمام روایات پر۔ وجہ ترجیح یہ ہے کہ: (۱) یہ حدیث باتفاق محدثین سند کے اعتبار سے اصح مافی الباب ہے۔

(۳) قانون کلی کی حیثیت رکھتی ہے۔ (۳) حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی روایت قوی ہے اور مخالف روایات فعلی ہیں اور قاعدہ ہے کہ تعارض کے وقت بالاتفاق قوی احادیث کو ترجیح ہوتی ہے۔ (۴) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث اوفق بالقراءن ہے یعنی قرآن کریم کے بہت موافق ہے کیونکہ قرآن کریم کی کئی آیات تعظیم شعائر اللہ کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۹ : بَابُ الْإِسْتِبْرَاءِ بَعْدَ الْبَوْلِ

۳۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ يَزِيدَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَزَّ ذِكْرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْغَرِيِّرِ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ثَنَا زَمْعَةُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۰ : بَابُ مَنْ بَالَ وَ لَمْ يَمَسَّ مَاءً

۳۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الثَّوَامِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ فَاتَّبَعَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ أَقَالَ مَاءً قَالَ مَا أَمَرْتُ كَلِمًا بَلْتُ أَنْ اتَّوَضَّأَ وَ لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً.

☆ خلاصہ الباب بیان جواز کے لیے حضور ﷺ نے وضو کرنے کی تھی۔

۲۱ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلَاءِ عَلَى قَارِعَةِ

الطَّرِيقِ

۳۲۸: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَبْرَةَ بْنِ شَرِيحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحَمِيرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَتَخَذُ بِمَا لَمْ يَسْمَعْ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْكُتُ عَمَّا سَمِعُوا فَبَلَغَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

باب: پیشاب کے بعد خوب صفائی کا اہتمام کرنا

۳۲۶: حضرت یزیداد یمانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو چاہئے کہ جھاڑے اپنا ذکر تین بار۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

باب: پیشاب کرنے کے بعد وضو نہ کرنا

۳۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کرنے کے لئے گئے تو حضرت عمر آپ کے ساتھ پانی لے گئے۔ فرمایا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: پانی۔ فرمایا: جب بھی میں پیشاب کروں تو مجھے وضو کرنے کا (وجوب) حکم نہیں ہے اور اگر میں ایسا کروں (کہ جب بھی پیشاب کروں تو ساتھ ہی وضو بھی کروں) تو یہ سنت بن جائے۔

نہیں کیا۔ ویسے عام عادت مبارکہ کہ پیشاب کے بعد وضو

باب: راستے میں پیشاب کرنے

سے ممانعت

۳۲۸: حضرت ابو سعید حمیری فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ (اہتمام سے) ایسی احادیث بیان فرمایا کرتے تھے جو اور صحابہ نے نہ سنی ہوں اور جو احادیث اور صحابہ نے بھی سنی ہوں تو وہ (اس اہتمام سے) نہیں سنا تھے۔ جب عبد اللہ بن عمرو کو وہ احادیث معلوم ہوئیں تو فرمایا: بخدا!

میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا اور بعید نہیں کہ معاذ تمہیں قضاء حاجت کے بارے میں آزمائش میں ڈال دیں (اور مشقت میں مبتلا کر دیں) حضرت معاذ کو اس کی اطلاع ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عمرو سے ملے اور کہا: اے عبداللہ! رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث کو جھٹلانا تفاق ہے اور اسکا گناہ (جھوٹ بولنے کی صورت میں) روایت کرنے والے کو ہی ہوتا ہے۔ (یعنی بغیر کسی دلیل کے جھٹلانا تفاق ہے اگر واقعی وہ جھوٹی حدیث ہے تو روایت کرنے والا گنہگار ہے۔ البتہ اگر دلائل سے ثابت ہو

عمر و ما يتحدث به فقال والله ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا و اوشك معاذ رضى الله تعالى عنه ان يفتنكم في الخلاء فبلغ ذلك معاذا رضى الله تعالى عنه فلقبه فقال معاذ رضى الله تعالى عنه يا عبد الله بن عمرو ان التكذيب بخديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بفاق و انما ائمه على من قاله لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اتقوا لملا عن الثلاث البراز في الموارد والظل وقارعة الطريق.

کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اور حدیث گھڑ کر بنا رہا ہے تو لوگوں کو بتانا ضروری ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کہ لعنت کی تین باتوں سے بچو: مسافروں کے اترنے کی جگہ پاخانہ کرنا، سائے اور رانٹے میں پاخانہ کرنا۔

۳۲۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچو تم راستے کے بیچ میں رات کو ٹھہرنے سے اور وہاں نماز پڑھنے سے اس لئے کہ وہ سانپوں اور درندوں کی جگہ ہے اور وہاں قضاء حاجت سے اس لئے کہ یہ لعنت کا سبب ہے۔

۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ ثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَاكُمْ وَالتَّعْرِيسُ عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ وَالصَّلَاةُ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مَأْوَى الْخِيَاتِ وَالسَّبَاعِ وَ قِضَاءِ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مِنَ الْمَلَاعِنِ.

۳۳۰: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے کے درمیان میں نماز پڑھنے سے اور پیشاب پاخانہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْغَةَ عَنْ قُرَّةَ عَنِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ أَوْ يُضْرَبَ الْخَلَاءُ عَلَيْهَا أَوْ يُبَالَ فِيهَا.

باب: پاخانہ کے لئے دور جانا

۲۲: بَابُ التَّبَاعِدِ لِلْبِرَازِ فِي الْبُضَاءِ

۳۳۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

۳۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْمَعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ اتَّعَدَ

۳۳۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سفر میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قضاء

۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُجَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَطَاءِ الْخِرَاسَانِيِّ عَنِ انسِ

حاجت کے لئے ایک طرف تشریف لے گئے واپس آ کر پانی منگوا یا اور وضو کیا۔

۳۳۳: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

۳۳۴: حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے تھے۔ (یعنی کوشش کرتے کہ نظروں سے اوجھل ہو جائیں)۔

۳۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ اس وقت تک قضاء حاجت نہ فرماتے جب تک نگاہوں سے اوجھل نہ ہو جاتے۔

۳۳۶: حضرت بلال بن حارث مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے (ہم سے) دور تشریف لے جاتے تھے۔

خلاصہ الباب ۱۱ ☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں شرم و حیا و شرافت کا جو مادہ ودیعت کر رکھا ہے اس کا تقاضا ہے کہ انسان اس کی کوشش کرے کہ اپنی اس قسم کی بشری ضرورتیں اس طرح پوری کرے کہ کوئی آنکھ اس کو نہ دیکھے اگرچہ اس کے لیے اس کو دور سے دور جانے کی تکلیف اٹھانی پڑے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تھی۔

باب: پیشاب پاخانہ کیلئے موڑوں جگہ تلاش کرنا
۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو ڈھیلے سے استنجا کرے تو چاہئے کہ طاق عدد لے۔ جو کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو کوئی حرج

قال كنت مع النبي ﷺ في سفر فتتجى لحاجته ثم جاء فدعا بوضوء فتوضاء. (اسنادہ ضعیف)

۳۳۳: حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب ثنا يحيى بن سليم عن ابن خثيم عن يونس بن خباب عن يعلی بن مرّة ان النبي ﷺ كان اذا ذهب الى الغائط ابتعد.

۳۳۴: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة و محمد بن بشر قال ثنا يحيى بن سعيد القطان عن أبي جعفر الخطمي قال أبو بكر بن أبي شيبة واسمه عمير بن يزيد عن عمارة بن خزيمة و الحارث بن فضيل عن عبد الرحمن بن ابی قراد قال حججت مع النبي ﷺ فذهب لحاجته فابتعد.

۳۳۵: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا عبيد الله ابن موسى ابنا اسماعيل بن عبد الملك عن أبي الزبير عن جابر قال خرجنا مع رسول الله ﷺ في سفر وكان رسول الله ﷺ لا يأتي البراز حتى يتغيب فلا يرى.

۳۳۶: حدثنا العباس بن عبد العظيم العبدي ثنا عبد الله بن كثير بن جعفر ثنا كثير بن عبد الله المزني عن ابيه عن جده عن بلال بن الحارث المزني ان رسول الله ﷺ كان اذا اراد الحاجة ابتعد. (في اسناده كثير بن عبد الله ضعيف)

۲۳: باب الإرتياذ للغائط و البول

۳۳۷: حدثنا محمد بن بشر ثنا عبد الملك بن الصباح ثنا ثور بن يزيد عن حصين الحميري عن أبي سعيد الخيري عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلی الله

نہیں اور جو خلال کرے تو (دانتوں سے جو کچھ نکلے) چاہئے کہ اسے پھینک دے اور جو زبان کی حرکت سے نکلے تو اسے نکل لے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہ کیا اس پر کوئی حرج نہیں اور جو قضاء حاجت کے لئے جائے تو (لوگوں سے دور ہونے کے باوجود) آڑ بنالے اگر کوئی صورت نہ ہو اور ریت کا ڈھیر ہو تو اس کو (ریت

ڈال کر) زیادہ کر لے اس لئے کہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے (اس لئے انسانوں سے پردہ کے ساتھ ساتھ شیاطین سے بھی حتیٰ الامکان پردہ بہتر ہے) جو ایسا کر لے تو بہت اچھا اور نہ کرے تو کوئی حرج بھی نہیں۔

۳۳۸: دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جو سرمہ لگائے تو طاق عدد کا خیال رکھے جو کہ لے تو اچھا ہے اور نہ کرے تو حرج نہیں اور جو زبان کی حرکت سے نکالے تو وہ نکل لینا چاہئے۔

۳۳۹: یعلیٰ بن مرہ سے روایت ہے ان کے والد نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قضاء حاجت کرنا چاہتے تھے مجھے فرمایا: ان دو کھجور کے درختوں کے پاس جا کر ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ایک جگہ ہو جانے کا حکم دیتے ہیں (میں نے ایسا ہی کیا) تو وہ ایک جگہ ہو گئے آپ نے ان کی آڑ میں قضاء حاجت کی۔ پھر مجھ سے فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ ہر ایک اپنی سابقہ جگہ پر واپس ہو جائے میں نے ان سے کہہ دیا تو وہ واپس (اپنی جگہ پر) آ گئے۔

۳۴۰: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: قضاء حاجت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پسندیدہ آڑ زمین کا ٹیلہ یا کھجور کے درختوں کا جھنڈ تھی۔

۳۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

علیہ وسلم قال من استجمر فلیؤثر من فعل ذالک فقد احسن و من لا فلا خرج و من تخلل فلینعظ و من لاک فلیتلع من فعل ذاک فقد احسن و من لا فلا خرج و من الخلاء فلیستر فان لم یجد الا کتبا من رمل فلیمد ذہ علیہ فان الشیطان یلعب بمقاعد بن ادم من فعل فقد احسن و من لا فلا حرج۔

۳۳۸: حدثنا عبد الرحمن بن عمر ثنا عبد الملک بن الصباح باسناده نحوه و زاد فیہ و من اکتحل فلیؤثر من فعل فقد احسن و من لا فلا حرج و من لاک فلیتلع۔

۳۳۹: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن الاعمش عن المنہال بن عمرو عن یعلیٰ بن مرہ عن ابنہ قال کنت مع النبی ﷺ فی سفر فاراد ان یقضی حاجتہ فقال لی انت تلک الاشارة تبین قال وکیع یعنی النخل الصغار فقل لہما ان رسول اللہ ﷺ یأمر کما ان یجتمعا فاجتمعوا فاستر بہما فقضى حاجتہ ثم قال لی انیہما فقل لہما لترجع کل واحدہ بنکما الی مکانہما فقلت لہما فرجعنا لہ شاهد من حدیث انس و ابن عمر رواہما (الترمذی)

۳۴۰: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا أبو النعمان ثنا منہدی بن میمون ثنا محمد بن ابی یقوب عن الحسن بن سعد عن عبد اللہ بن جعفر قال کان احب ما اشتربہ النبی ﷺ لحاجتہ ہذق او حائش نخل۔

۳۴۱: حدثنا محمد بن عقیل بن خویرلہ حدثنی حفص

بُنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الشَّعْبِ فَبَالَ حَتَّى آتَى أَوْى لَهُ مِنْ فَكِّ وَرَكِبَهُ حِينَ بَالَ.

فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھائی کی طرف مڑے اور پیشاب کیا اور مجھے پیشاب کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کشادہ ہونے پر رحم آ رہا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ لاک: زبان سے کوئی چیز دانتوں سے نکالنا کیونکہ خلال کی وجہ سے دانتوں سے خون بھی نکل سکتا ہے۔ ہڈی: ٹیلہ۔ خائش: جھنڈ۔ ان حدیث مبارکہ میں طاق مرتبہ کا مسنون ہونا بیان کیا گیا ہے اور قضاء حاجت کے وقت پردہ اور ستر کا ضروری ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۲۳: **بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاجْتِمَاعِ عَلَى الْخَلَاءِ وَالْجَدِيثِ عِنْدَهُ**

باب: قضاء حاجت کے لئے جمع ہونا اور اس وقت گفتگو کرنا منع ہے

۳۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَنبَأَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَسْجُجُ اثْنَانِ عَلَى غَائِبِهِمَا يَنْظُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى غُورَةِ صَاحِبِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمُقُّثُ عَلَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سَلْمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَرَّاقُ ثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ الصَّوَابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ

۳۴۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو شخص بھی قضاء حاجت کے درمیان باتیں نہ کریں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھ سکتا ہو۔ اس لئے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کو غصہ دلانے والی ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔
(ایک دوسرے کے سامنے قضاء حاجت کرنا شرم و حیا کے خلاف ہے حیا تو ایمان کا مستقل حصہ ہے نیز قضاء حاجت کے وقت باتیں کرنا بھی ممنوع ہے۔)

۲۵: **بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ**

باب: بٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے

۳۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ.

۳۴۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۳۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بٹھہرے ہوئے پانی

ﷺ لَا يَتَوَلَّى أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّابِدِ.

میں ہرگز کوئی پیشاب نہ کرے۔

۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارِكِ ثَنَا

۳۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول

يَحْيَى ابْنُ حَمْرَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز کوئی بھی ٹھہرے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَلَّى أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ النَّافِعِ.

ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔

☆ خلاصہ الباب: پیشاب نجس ہونے کی وجہ سے پانی کو بھی ناپاک کر دے گا تو پانی کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ پانی تو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نصیحت ہے۔ اس کو پاک صاف رکھنے کا حکم ہے۔

۲۶: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ

باب: پیشاب کے معاملے میں شدت

۳۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ

۳۳۶: حضرت عبدالرحمن بن حسنہ فرماتے ہیں: رسول

الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ

اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میں ڈھال تھی آپ نے اس کو رکھا پھر (اس کی آڑ میں)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا

بیٹھے اور پیشاب کیا۔ ایک شخص (کافر) نے کہا اس کو

فَقَالَ بَعْضُهُمْ انظُرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَهُ

دیکھو عورتوں کی طرح پیشاب کر رہا ہے۔ نبی ﷺ نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا

اس کی یہ بات سنی۔ فرمایا: تیرا ستیاناس ہو تجھے پتہ نہیں

أَضَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَضَابَهُمُ الْبَوْلُ

بنی اسرائیل کے ایک شخص کو کیا سزا ملی۔ بنی اسرائیل میں

فَرَضُوا بِالْمَقَارِيطِ فَتَهَا هُمْ عَنْ ذَلِكَ فَعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ

جب کسی کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اس کو قینچیوں سے

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے ایسا کرنے سے ان کو منع

مُوسَى ابْنَانَا لِأَعْمَشٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

کیا تو اس منع کرنے والے کو قبر میں عذاب ہوا۔

۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَكَيْعُ

۳۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو نئی قبروں کے قریب سے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ جَدِيدَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا

گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان

يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَا أَحَدُهُمَا لَكَانَ لَا يَسْتَنْزَهُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا

کو کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ایک تو

الْآخَرُ فَكَانَ يَمُشِي بِالنَّمِيمَةِ.

پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔

۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکثر عذاب قبر

اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ.

پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۳۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ

۳۳۹: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

شِبَّانٌ حَدَّثَنِي بِحُرِّ بْنِ مَرَّازٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ مَرَّ
النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي
كَبِيرٍ أَمَا أَحَدُهُمَا فَيُعَذَّبُ فِي النَّوْلِ وَ أَمَا الْآخَرُ فَيُعَذَّبُ فِي
الغَيْبَةِ.

صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:
ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب
نہیں ہو رہا ہے بلکہ ایک کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے
اور دوسرے کو غیبت کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں کے عذاب کا اور ان کے دو
خاص گناہوں کو بتایا ہے۔ ایک کے متعلق بتایا کہ وہ چغلی کرتا پھرتا تھا جو سنگین اخلاقی جرم ہے اور قرآن مجید میں بھی ایک
جگہ اس کا ذکر ایک کافرانہ خصلت یا منافقانہ عادت کے طور پر کہا گیا ہے اور دوسرے کے عذاب کا سبب آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ بتایا کہ وہ پیشاب کی گندگی سے بچاؤ اور پاک و صاف رہنے میں بے احتیاطی کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ
پیشاب کی گندگی سے بچنا یعنی اپنے جسم اور اپنے کپڑوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ کے اہم احکام میں سے ہے اور
اس میں کوتاہی اور بے احتیاطی ایسی مصیبت ہے جس کی سزا آدمی کو قبر میں بھگتنی پڑتی ہے۔

۲۷: بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبُولُ
۳۵۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَبِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ
سَعِيدِ الدَّارِمِيُّ قَالَا ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حُضَيْنِ بْنِ الْمُثَنَّرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ وَغَلَّةَ
أَبِي سَأْسَانَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ
جُدْعَانَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ قَالَ إِنَّهُ لَمْ
يَمْنَعْنِي مِنْ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلَى غَيْرِ وُضُوئِهِ
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلْمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي غَرْوَبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۵۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَلْمَةُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ ضَرَبَ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ فَتَيَمَّمُ ثُمَّ رَدَّ
عَلَيْهِ السَّلَامَ.

۳۵۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ

۳۵۰: حضرت مہاجر بن قنفذ بن عمیر بن جدعان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر
رہے تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا جب وضو سے
فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: سلام کا جواب دینے سے یہ
مانع ہوا کہ میں بے وضو تھا۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی

ہے۔

۳۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے
آپ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کر دیا۔ آپ
نے سلام کا جواب نہ دیا اور جب فارغ ہوئے تو زمین پر
دونوں ہاتھ مار کر تیمم کیا پھر سلام کا جواب دیا۔

۳۵۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۵۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے: ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے۔ انہوں نے سلام کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جب تم مجھے اس حالت میں دیکھو تو سلام مت کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو میں (سلام کا) جواب نہ دوں گا۔

۳۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ آپ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کر دیا۔ آپ نے جواب نہ دیا۔

☆ خلاصۃ الباب جن مواقع میں سلام کرنے کی ممانعت ہے ان میں پیشاب پاخانہ کا موقع بھی ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بغیر طہارت کے ذکر کرنا اور سلام کا جواب دینا کیسا ہے۔ احادیث الباب سے بعض حضرات نے استدلال کیا ہے کہ بغیر وضو کے ذکر اور سلام کا جواب درست نہیں۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ یہ احادیث منسوخ ہیں یا ضعیف ہیں اس لیے قابل استدلال نہیں۔

باب: پانی سے استنجا کرنا

۳۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت سے فارغ ہو کر (استنجا میں) پانی ضروری استعمال فرماتے ہیں۔

۳۵۵: حضرت ابو ایوب انصاری، جابر بن عبد اللہ انس بن مالک رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿رَجُلًا يُجِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا...﴾ (التوبہ: ۱۰۸) اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ انصار اللہ تعالیٰ نے طہارت کی وجہ سے تمہاری تعریف فرمائی ہے تو تم طہارت کیسے حاصل کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ جنابت ہو جائے تو غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ فرمایا: بس یہی وجہ ہے تم اس کو تھا مے رکھو۔

ہاشم بن البرید عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد اللہ ان رجلاً مرَّ على النبي ﷺ وهو يتبول فسلم عليه فقال له رسول الله ﷺ إذا رأيتني على مثل هذه الحالة فلا تسلم علي فان فعلت ذلك لم أرد عليك.

۳۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الشَّرِي الْعَنْقَلَانِيُّ قَالَا ثنا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ.

۲۸: بَابُ الْأَسْتِنجَاءِ بِالْمَاءِ

۳۵۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ الشَّرِي ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ قَطُّ إِلَّا مَسَّ مَاءً.

۳۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَآنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ: ﴿رَجُلًا يُجِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾ [التوبه: ۱۰۸] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ آتَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ فَمَا طَهَّرْتُمْ قَالُوا تَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَتَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَجِي بِالْمَاءِ قَالَ فَهَذَا ذَاكَ فَعَلَيْكُمْوه.

۳۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ النَّعْمِيِّ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ مَقْعَدَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ ذَوَاءً وَطَهُورًا قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلْمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا شَرِيكَ نَحْوَهُ.

۳۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (قضاء حاجت کے بعد) مقعد تین بار دھوتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے ایسا کیا تو معلوم ہوا کہ یہ (بیماریوں بواسیر وغیرہ کا) علاج بھی ہے اور پاکیزگی بھی۔ دوسری سند سے یہی مضمون ہے۔

۳۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ قُبَاءَ: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾ [التوبة: ۱۰۸] قَالَ كَانُوا يَسْتَجِدُّونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةُ.

۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قباء کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾ [التوبة: ۱۰۸] قَالَ كَانُوا يَسْتَجِدُّونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةُ.

☆ خلاصہ الباب عرب کے بہت سے لوگ صرف ڈھیلے پتھر سے استنجاء کرنے پر اکتفاء کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (موٹی چھوٹی غذا اور ہاضمہ کی درستی کی وجہ سے) ان لوگوں کی اجابت اونٹ کی بیٹھکیوں کی طرح خشک ہوتی تھی اس لیے استنجاء میں ان کو پانی کے استعمال کی خاص ضرورت بھی ہوتی تھی اور وہ صرف پتھر کے استعمال پر اکتفاء کر لیتے تھے لیکن انصار کی عادت پانی کے استعمال کی بھی تھی۔ قرآن مجید میں ان کی پاکیزگی کی تحسین و تعریف نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس کو اپنے اوپر لازم کر لیں اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل تو یہ تھا ہی۔ نیز مٹی میں ہاتھ ملنے سے بدبود وغیرہ زائل ہو جاتی ہے اس لیے ہاتھ زمین پر ملے۔ (علوی)۔

آج کل صابن چونکہ عام دستیاب ہے اور یہ چیزیں صابن اور پانی کی غیر موجودگی میں مستحب ہیں۔ (ابومعاذ)

باب: استنجاء کے بعد ہاتھ زمین

۲۹: بَابُ مَنْ دَلَّكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ بَعْدَ

پرنل کر دھونا

الِاسْتِنْجَاءِ

۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی۔ پھر لوٹے سے استنجاء کیا۔ پھر زمین پر اپنا ہاتھ ملا۔ (بغرض صفائی)۔

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ حَاجَتَهُ ثُمَّ اسْتَجَى مِنْ تَوْرَثِهِ ذَلِكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلْمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ شَرِيكَ نَحْوَهُ.

۳۵۹: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھاڑی میں گئے اور قضاء حاجت کر کے آئے تو جریر پانی کی چھاگل لے گئے۔ آپ نے استنجا کیا اور مٹی سے ہاتھ ملا۔

بَاب: برتن ڈھانکنا

۳۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے باندھنے اور برتن ڈھانپنے کا حکم دیا۔ (یہ حکم دن رات ہر وقت ہے لیکن رات کو خصوصی اہتمام کرنا چاہیے)۔

۳۶۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین برتن ڈھانپ کر رکھ دیا کرتی تھی۔ ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک کے لئے اور ایک (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے) پینے کے لئے۔

۳۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طہارت میں کسی سے مدد نہ لیتے تھے اور نہ صدقہ میں جو بطور خیرات دیتے تھے بلکہ یہ کام بذات خود کیا کرتے تھے۔

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل و عمل میں امت کے لیے راہنمائی ہے۔ آپ اپنے کام خود سرانجام دیتے۔ حتیٰ الوسع کسی دوسرے سے مدد نہ لیتے۔ لیکن کوئی دوسرا بخوشی کام کر دے تو یہ بھی جائز ہے۔

بَاب: کتائمنہ ڈال دے تو برتن دھونا

۳۶۳: حضرت ابو رزین کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو دیکھا کہ سر پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے: اے عراق والو! تم سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ پر جھوٹ باندھ

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثنا أَبُو نَعِيمٍ ثنا ابَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِسْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْغَيْظَةَ لِقَضَىٰ حَاجَتَهُ فَأَنَاءَ جَرِيرٌ بِأَدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَاسْتَجَىٰ مِنْهَا وَ مَسَحَ يَدَهُ بِالْتَرَابِ.

۳۰: تَغْطِيَةُ الْإِنَاءِ

۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثنا يَحْيَىٰ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُؤَكِّيَ أَسْقِيَّتَنَا وَ نَغْطِيَ آيَتَنَا.

۳۶۱: حَدَّثَنَا عَصَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ وَ يَحْيَىٰ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ ثنا حَرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ثنا حَرِيشُ بْنُ الْحَرِيبِ أَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اصْنَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ إِنَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ مُخْمَرَةً إِنَاءً لَطْهُورِهِ وَ إِنَاءً لِسَوَاكِهِ وَ إِنَاءً لَشْرَابِهِ.

(في الزوائد ضعيف لا تفاهم على ضعف

حریش بن الحریت)

۳۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ ثنا مطهر بن الهيثم ثنا غلقة بن أبي حمزة الضبي عن أبيه أبي حمزة عن ابن عباس قال كان رسول الله ﷺ لا يكل طهوره إلى أحد ولا صدقته التي يتصدق بها يكون هو الذي يتزلاها بنفسه.

(في الزوائد اسناده ضعيف لضعف مطهر بن الهيثم)

۳۱: بَابُ غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوعِ الْكَلْبِ

۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ وَ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ أَنْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّي الْكَلْبِ

رہا ہوں تاکہ تمہارے لئے آسانی رہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس کو سات مرتبہ دھو لے۔

۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا تمہارے کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات بار دھو لے۔

۳۶۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھو لو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھو۔

۳۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو چاہئے کہ سات بار برتن دھو لے۔

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَكُونَ لَكُمْ الْمَهْنَأُ وَعَلَى الْإِثْمِ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ " إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِيَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

۳۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا زَوْجُ بْنُ عَبَّادَةَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِيَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

۳۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِيَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَفْرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ .

۳۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا بِنُ أَبِي مَرْيَمَ ثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِيَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

خلاصۃ الباب ☆ کتا کسی برتن میں منہ ڈالے اور لعاب لگ جائے تو سوائے امام مالک کے باقی ائمہ برتن اور پانی دونوں کو ناپاک کہتے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا کیونکہ باقی نجاستیں تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ کتے کا جھوٹا بول و براز، گوبر وغیرہ سے ہلکا ہے۔ مندرجہ بالا احادیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم پہلے تھا جب کتوں کے بارہ میں سخت حکم تھا اس لیے عبداللہ بن مغفل راوی حدیث اپنی روایت کے خلاف تین مرتبہ دھونے کا فتویٰ دیتے تھے۔

باب: بلی کے جھوٹے سے وضو

کرنے کی اجازت

۳۶۷: حضرت کبشہ بنت کعب جو حضرت ابوقتاڈہ کی بہو تھیں سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوقتاڈہ کے لئے وضو کا پانی برتن میں ڈالا۔ بلی آ کر پینے لگی تو حضرت ابوقتاڈہ رضی اللہ عنہ نے برتن جھکا دیا میں ان کی طرف (تعجب سے) دیکھنے لگی۔ فرمایا: میری بھتیجی تمہیں تعجب ہو

۳۶۲: بَابُ الْوُضُوءِ بِسُورِ الْهَرَّةِ وَ الرَّخِصَةِ

فِي ذَلِكَ

۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُمَيْدٍ بِنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبٍ وَ كَانَتْ تَحْتَ بَعْضِ وَلَدِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهَا صَبَّتْ لِأَبِي قَتَادَةَ مَاءً يَنْوِضًا بِهِ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ

رہا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ناپاک نہیں یہ تو تمہارے گھروں میں گھومنے پھرنے والی ہے۔
۳۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے وضو کر لیا کرتے تھے جس میں سے بلی پانی پی چکی ہوتی تھی۔

۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی نماز کو نہیں توڑتی کیونکہ وہ گھر کی چیزوں میں سے ہی ہے۔

فَأَصْفَى لَهَا الْإِنَاءَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَةَ أَحْمَرَ أَلْعَجِبِينَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ هِيَ مِنَ الطَّوَائِفِ أَوْ الطَّوَائِفَاتِ.

۳۶۸: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَافِعٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ تُوْبَةَ قَالَا ثنا يَحْيَى بْنُ ذَكْرِيَّاءِ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَوَضَّأُ أَبَا وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَدْ أَضَابَتْ مِنْهُ الْهَرَّةُ قَبْلَ ذَلِكَ.

۳۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَجِيدِ يَعْزِي أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْهَرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ لِأَنَّهَا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

خلاصہ الباب ☆ جمہور ائمہ کے نزدیک بلی کا جوٹھا پاک ہے۔ یہ احادیث ان کی دلیل ہیں۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ بلی کا جوٹھا ناپاک ہونا چاہیے کیونکہ اس کا گوشت حرام ہے اور اس کا دودھ بھی حرام ہے لیکن احادیث کی وجہ سے تخفیف ہوگئی کہ مکروہ ہے۔

باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے جواز میں

۳۷۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ نے بڑے برتن میں سے (پانی لے کر) غسل کیا۔ پھر رسول اللہ غسل یا وضو کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ میں حالت جنابت میں تھی۔ فرمایا: پانی کو جنابت نہیں لگتی (یعنی وہ ناپاک نہیں ہوتا)

۳۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے غسل جنابت کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو غسل کیا۔

۳۷۲: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ

۳۳: بَابُ الرُّخْصَةِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

۳۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جُفَيَّةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُغْتَسَلَ أَوْ يَتَوَضَّأَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جُنْبًا فَقَالَ الْمَاءُ يُجَنِّبُ.

۳۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اغْتَسَلَتْ مِنْ جُنَابَةٍ فَتَوَضَّأَتْ وَاغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ قُضْبٍ وَضَوَّأَهَا.

۳۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ

ابن سحر بن منصور قالوا ثنا ابو داود ثنا شريك عن
سماک عن عكرمة عن ابن عباس عن ميمونة زوج
النبي ﷺ ان النبي ﷺ توضأ بفضل غسلها من الجنابة.
حضرت ميمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے غسل جنابت سے بچے
ہوئے پانی سے وضو کیا۔

☆ خلاصہ الباب ۳۲: جمہور ائمہ کے نزدیک عورت کا بچا ہوا پانی مرد استعمال کر سکتا ہے اور مرد کا بچا ہوا پانی عورت
استعمال کر سکتی ہے خواہ دونوں اکٹھے استعمال کریں یا یکے بعد دیگرے۔ احادیث باب جمہور کی دلیل ہیں۔

باب: اس کی ممانعت

۳۲: باب النهي عن ذلك

۳۷۳: حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ
مرد وضو میں عورت کے وضو سے بچا ہوا پانی استعمال
کرے۔

۳۷۳: حدثنا محمد بن بشر ثنا ابو داود ثنا شعبة عن
عاصم الاحول عن ابي حاجب عن الحكم بن عمرو ان
رسول الله ﷺ نهى ان يتوضأ الرجل بفضل وضوء
المرأة.

۳۷۴: حضرت عبد اللہ بن سرجس فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد عورت کے وضو
سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے یا عورت مرد کے
وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے بلکہ دونوں ایک
ساتھ شروع کریں۔

۳۷۴: حدثنا محمد بن يحيى ثنا المعلى بن اسد ثنا عبد
العزيز بن المختار ثنا عاصم الاحول عن عبد الله بن
سرجس قال نهى رسول الله ﷺ ان يغتسل الرجل
بفضل وضوء المرأة والمرأة بفضل الرجل ولكن
يشروعان جميعا.

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں۔ پہلی بات ہی صحیح
ہے اور دوسری بات میں وہم ہو گیا ہے۔

قال ابو عبد ابن ماجة الصحيح هو الاول
والثاني وهم.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی
ہے۔

قال ابو الحسن بن سلمة ثنا ابو خاتم و ابو
عثمان المحاربي قالانا ثنا المعلى بن اسد نحوه.

۳۷۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اہل خانہ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے
اور کوئی ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ
کرتا تھا۔

۳۷۵: حدثنا محمد بن يحيى ثنا عبيد الله عن اسرائيل
عن ابي اسحق عن الخارث عن علي قال كان النبي ﷺ
واهلته يغتسلون من اناء واحد ولا يغتسل احدنا بفضل
صاحبه.

(في الروايد اسناده ضعيف)

☆ خلاصہ الباب ۳۲: امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ عورت کا بچا ہوا پانی مرد کے لیے مکروہ ہے۔ یہ احادیث
ان کا مستدل ہیں۔ جمہور کی طرف سے کئی جوابات دیئے گئے ہیں۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں یہ نہیں اور

ممانعت معاشرت سے متعلق ہے۔ چونکہ عورت مرد کے مقابلہ میں (اکثر) نظافت اور طہارت و پاکیزگی کا اہتمام کرتی ہے اس لیے اس کے بچے ہوئے سے مرد (شوہر) کو تکلیف ہو سکتی ہے اور یہ چیز زوجین کے درمیان سوء معاشرت کا سبب ہو سکتی ہے اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان احادیث میں ممانعت تشریحی نہیں بلکہ ارشاد کے لیے ہے۔

پاپ: مرد و عورت کا ایک ہی

برتن سے غسل

۳۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۳۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی حالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

۳۷۸: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہی برتن سے غسل کیا۔ جس میں گندھے ہوئے آنے کے اثرات تھے۔

۳۷۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتی تھیں۔

۳۸۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے)۔

۳۵: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ

وَاحِدٍ

۳۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ خَالَطَهُ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ تَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ وَ مَيْمُونَةَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ.

۳۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ تَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَزْوَاجُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. (في الزوائد لهذا اسناد حسن)

۳۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۶: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَتَوَضَّانِ

مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

۳۸۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّوْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النُّعْمَانِ وَهُوَ ابْنُ سَرْحٍ عَنْ أُمِّ صَبِيَّةَ الْجُهَيْنِيَّةِ قَالَتْ رَبَّمَا اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الوُضُوءِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أُمُّ صَبِيَّةَ هِيَ خَوْلَةٌ بِنْتُ قَيْسٍ فَذَكَرْتُ لِأَبِي زُرْعَةَ فَقَالَ صَدَقَ.

۳۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ ثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَمْرٍو عَنْ هَرَمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ غَاثِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَوَضَّانِ جَمِيعًا لِلصَّلَاةِ.

۳۷: بَابُ الوُضُوءِ بِالنَّبِيدِ

۳۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي فَرَاةَ الْعَبْسِيِّ عَنْ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجَنِّ عِنْدَكَ طَهُورٌ قَالَ لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ نَبِيدٍ أَوْ أَذَاةٍ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ فَتَوَضَّأَ هَذَا حَدِيثٌ وَكَيْعٌ.

۳۸۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ خَنَسِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

بَابُ: مرد اور عورت کا ایک برتن

سے وضو کرنا

۳۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورتیں ایک برتن سے وضو کر لیا کرتے تھے۔

۳۸۲: حضرت ام صبیہ جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بسا اوقات ایک برتن سے وضو کرنے میں میرا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک دوسرے سے ٹکرا گیا۔

ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد کو یہ کہتے سنا کہ ام صبیہ خولہ بنت قیس ہیں میں نے ابو زرہ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ سچ کہا۔

۳۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتی ہیں: وہ دونوں نماز کے لئے اکٹھے وضو کرتے تھے۔

بَابُ: نبید سے وضو کرنا

۳۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لیلۃ الجن (جس رات میں جنوں کو وعظ کے لیے مکہ سے باہر تشریف لے گئے تھے) میں ارشاد فرمایا: تمہارے پاس وضو کا پانی ہے؟ عرض کیا: کچھ نہیں سوائے تھوڑی سے نبید کے چھاگل میں۔ ارشاد فرمایا: پاک کھجوریں پاک کرنے والا پانی اور وضو کر لیا۔

۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الجن میں حضرت ابن مسعود سے فرمایا: تمہارے پاس پانی

ہے؟ عرض کیا نہیں مگر نبیذ مشکیزہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا۔ میرے اوپر پانی ڈالو میں نے ڈالا اور آپ نے وضو کیا۔

المصنف

خلاصۃ الباب ☆ نبیذ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) غیر مطبوخ، غیر مسکر، غیر ملور قیق: یعنی نہ پکایا گیا نہ نشہ آور اور بیٹھا ہو اور نہ پتلا ہو۔ اس سے باتفاق وضو جائز ہے۔

(۲) مطبوخ، مسکر، غلیظ: یعنی جو پکایا گیا، نشہ آور اور گاڑھا تھا۔ جس کی رقت اور سیلان ختم ہو گیا ہو۔ اس سے باتفاق وضو جائز ہے۔

(۳) حلور قیق، غیر مطبوخ، غیر مسکر: یعنی بیٹھا پتلا نہ پکایا گیا اور نہ نشہ آور۔ اس کے بارہ میں اختلاف ہے اور کئی مذاہب ہیں۔ ۱: جمہور ائمہ اور احناف میں سے امام ابو یوسف کے نزدیک وضو جائز نہیں۔ ۲: وضو مستعین ہے اور تیمم ناجائز ہے۔ حضرت سفیان ثوری اور امام ابو حنیفہ کی ایک مشہور روایت ہے۔ ۳: وضو واجب ہے اور اس کے بعد تیمم مستحب ہے۔ یہ مذہب امام اسحاق بن راہویہ کا ہے۔ ۴: امام محمد کا مسلک یہ ہے کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو پہلے اس نبیذ سے وضو کرے بعد میں تیمم بھی کرے۔ امام ابو حنیفہ کی ایک روایت بھی یہی ہے۔ علامہ کاسانی نے بدائع میں نقل کیا ہے کہ امام صاحب نے آخر میں جمہور کے مذہب کی طرف رجوع فرمایا تھا۔ لہذا اب نبیذ سے وضو کے ناجائز ہونے پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ حنفیہ میں سے امام طحاوی، علامہ ابن نجیم مصری اور قاضی خان نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

باب: سمندری پانی سے وضو کرنا

۳۸: بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

۳۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ هُوَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِزْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرَكِّبُ الْبَحْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاءٌ هُوَ الْجَلُّ مَيْتَةٌ.

۳۸۶: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی بھی لے لیتے ہیں اگر ہم اس سے وضو بھی کریں تو پیا سے رہ جائیں تو کیا ہم سمندری پانی سے وضو کر لیا کریں؟ فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار (خود بخود مر جانے والی مچھلی) حلال ہے۔

۳۸۷: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثنا يَحْيَى بْنُ يَكْرَبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشَبِيٍّ عَنْ ابْنِ الْفَرَّاسِيِّ قَالَ كُنْتُ إِصْبَدُ وَ

۳۸۷: حضرت ابن فراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں شکار کیا کرتا تھا اور میرا ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی رکھتا تھا اور میں نے سمندری پانی سے وضو کیا اور

کانت لى قربة اجعل فيها ماء و ائى توضحا بماء البحر
فذكرت ذالك لرسول الله ﷺ فقال هو الطهور ماءه
الجل مئته. (رجال هذا الحديث لقات)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ ارشاد
فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار
حلال ہے۔

۳۸۸: حدثنا محمد بن يحيى ثنا أحمد بن حنبل ثنا أبو
القاسم بن أبي الزناد قال حدثني إسحاق بن حازم عن عبدة
هو بن مقسم عن جابر أن النبي ﷺ سئل عن ماء البحر فقال
هو الطهور ماءه الجل مئته قال أبو الحسن بن سلمة حدثنا
علي بن الحسن الهستجاني ثنا أحمد بن حنبل ثنا أبو القاسم
بن أبي الزناد ثنا إسحاق بن حازم عن عبدة الله هو ابن
مقسم عن جابر بن عبد الله أن النبي ﷺ لذكر نحوه:

۳۸۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندری پانی کے
بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا
مردار حلال ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی
ہے۔

☆ خلاصہ الباب مسائل نے کہا کہ ہم دریائی سفر کرتے ہیں میٹھا پانی ہمارے پاس بہت کم ہوتا ہے۔ کیا سمندر کے
کھاری پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: سمندر کا کھاری پانی پاک ہے اور
سمندر میں مدوجزر کی وجہ سے جو مچھلی دریا سے باہر مر جائے وہ بھی حلال ہے۔

یہاں پر دریائی جانوروں کی حلت و حرمت کا مسئلہ فقہاء کرام کے مابین زیر بحث ہے۔ امام مالک کے نزدیک
خنزیر بحری کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں اور طانی مچھلی بھی حلت سے مستثنیٰ ہے۔ امام شافعی کے اس بارہ میں چار اقوال
منقول ہیں۔

ہم یہاں پر احناف کے دلائل ذکر کرتے ہیں جن سے مسئلہ واضح ہو جائے گا۔

احناف کے دلائل ☆

(۱) قرآن مجید کی آیت: ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ [سورۃ اعراف] مطلب یہ ہے کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں
کے سامنے خبیث اشیاء کی حرمت بیان کرتے ہیں۔ اس آیت سے استدلال اس طرح ہے کہ خبائث سے مراد وہ
مخلوقات ہیں جن سے طبیعت انسانی گھن کرتی ہے۔ لہذا مچھلی کے علاوہ دوسرے تمام سمندری جانور ایسے ہیں جن سے طبیعت
انسانی گھن کرتی ہے تو سمک (مچھلی) کے علاوہ دوسرے سمندری اور دریائی جانور خبائث میں داخل ہو کر حرام ہونگے۔

(۲) ابو داؤد دارقطنی، بیہقی وغیرہ میں مشہور و مرفوع روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال
کر دیئے گئے ہیں۔ سو مردار تو مچھلی اور نڈی ہے اور دو خون جگر اور تلی ہیں۔ یہ حدیث عبارت النص ہے اور جب تعارض
آئے تو عبارت النص کو ترجیح ہوتی ہے۔

(۳) سب سے اہم بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات طیبہ میں آپ سے اور آپ کے بعد صحابہ کرام
سے ایک مرتبہ بھی سمک (مچھلی) کے علاوہ کسی اور دریائی جانور کا کھایا جانا ثابت نہیں۔ اگر یہ جانور حلال ہوتے تو کبھی
نہ کبھی بیان جواز کے لیے ہی سہی ضرورتاً تناول فرماتے۔

۳۹: بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَعِينُ عَلَى وُضُوئِهِ

فَيَصُبُّ عَلَيْهِ

۳۸۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِالْأَذَاوَةِ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ فَمَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَغْسُلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتِ الْجَبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجَبَّةِ فَمَسَلَهُمَا وَمَسَحَ خُفَيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا.

۳۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوَّذٍ قَالَتْ آتَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ بِمِيْضَاةٍ فَقَا سَكَبْتُ فَمَسَلَ وَجْهَهُ وَ ذِرَاعَيْهِ وَ أَخَذَ مَاءً جَدِيدًا فَمَسَحَ بِهِ رَأْسَهُ مُقَدِّمَةً وَ مُؤَخَّرَةً وَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

۳۹۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي حُدَيْفَةُ الْأَزْدِيُّ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَسَالٍ قَالَ صَبَّيْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْمَاءَ فِي الشَّفْرِ وَالْحَضْرَ فِي الْوُضُوءِ.

۳۹۲: حَدَّثَنَا كُرْدُوسُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ زَوْحٍ ثَنَا أَبِي زَوْحٍ بْنُ غُنْبَسَةَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ عُنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ ابْنِهِ أُمِّ عِيَّاشٍ وَكَانَتْ أُمَّةً لِرُقَيْبَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أَوْصِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا قَائِمَةٌ وَ هُوَ قَاعِدٌ.

(في الزوائد: أسناده مجهول)

بَابُ: وَضُوئِ كَسِي سَ مَد وَطَلَبِ كَرْنَا

أَوْ رَأْسِ كَا پَانِي ڈَالْنَا

۳۸۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس آ رہے تھے تو میں چھاگل لے کر حاضر ہوا میں نے پانی ڈالا۔ آپ نے ہاتھ دھوئے پھر چہرہ دھویا پھر کہنیوں (سمیت ہاتھوں) کو دھونے لگے توجہ (آستین) تک تھا تو آپ نے جبہ کے نیچے سے بازو نکالے اور ان کو دھویا اور موزوں پر مسح کیا پھر ہمیں نماز پڑھائی۔

۳۹۰: ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا لے کر آئی۔ فرمایا: پانی ڈالو میں نے پانی ڈالا تو آپ نے چہرہ بازو دھوئے اور نیا پانی لے کر سر کے اگلے پچھلے حصے کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے تین تین بار۔

۳۹۱: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا۔ (میں پانی ڈالتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعضاء ملتے تھے)۔

۳۹۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی ام عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا دیا کرتی تھی۔ میں کھڑی ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوتے۔ (یعنی نسبتاً اونچائی سے پانی گراتی)۔

☆ خلاصہ الباب بیان جواز کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں دوسرے شخص سے استعانت لی ہے۔

(۴۰۰)

۳۰: بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَيْقِظُ مِنْ مَنَامِهِ هَلْ

يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا

۳۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغْدَادِيُّ ثنا الوليد بن مسلم ثنا الأوزاعي حدثني الزهري عن سعيد بن المسيب و أبي سلمة بن عبد الرحمن أنهما حدثاه أن أبا هريرة كان يقول قال رسول الله إذا استيقظ أحدكم لا يدري فيما باتت يده.

۳۹۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثنا عبد الله بن وهب أخبرني ابن لهيعة و جابر بن اسمعيل عن عقيل بن ابن شهاب عن سالم عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ إذا استيقظ أحدكم من نومه فلا يدخل يده في الإناء حتى يغسلها. (في الزوائد اسناده على شرط مسلم)

۳۹۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تُوْبَةَ ثنا زياد بن عبد الله البكائي عن عبد الملك بن أبي سليمان عن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله ﷺ إذا قام أحدكم من النوم فإراد أن يتوضأ فلا يدخل يده في وضوءه حتى يغسلها فإنه لا يدري أين باتت يده ولا على ما وضعها.

۳۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أبو بكر بن عياش عن أبي إسحاق عن الحارث قال دعا علي رضي الله تعالى عنه بماء فغسل يديه قبل أن يدخلهما الإناء ثم قال هكذا رأيت رسول الله ﷺ صنع.

☆ خلاصۃ الباب

سو کر اٹھنے کے بعد ہاتھوں کو بغیر پاک کیے پانی میں ڈالنا منع ہے۔ سبحان اللہ! کیسی پاکیزہ

معاشرت ہے۔

باب: جب آدمی نیند سے بیدار ہو تو کیا ہاتھ

دھونے سے قبل برتن میں ڈالنے چاہئیں

۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو تو اسے معلوم نہیں ہوتا کہ رات کو ہاتھ کہاں کہاں لگا۔

۳۹۴: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو ہاتھ دھوئے بغیر کسی برتن میں نہ ڈالا کرو۔ (یعنی اتنی سستی یا لاپرواہی نہ برتو! اسی برتن سے پانی نکال کر ہاتھ دھولو)۔

۳۹۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو کر وضو کرنا چاہو تو ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں نہ ڈالو کیونکہ معلوم نہیں ہاتھ رات کو کہاں کہاں لگا اور کس چیز پر رکھا۔

۳۹۶: حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پانی منگایا اور برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ان کو دھویا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

باب: وضو میں بسم اللہ کہنا

۳۹۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ

۳۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثنا زيد بن الخطاب ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أبو غامر العقدي ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا أبو أحمد الزبيري قالوا ثنا

کثیر بن زید عن ربیع بن عبد الرحمن بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی سعید ان النبی ﷺ قال لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه.

۳۹۸: حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا يزيد بن عياض ثنا ابو ثقال عن زباح بن عبد الرحمن بن ابی سفیان انه سمع جدته بنت سعید بن زید تذكر انها سمعت اباها سعید بن زید يقول قال رسول الله ﷺ لا صلوة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه.

۳۹۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں (یعنی بغیر وضو یا بوجہ عدم دستیابی پانی تیمم نہ کیا ہو) اور جو وضو میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

۳۹۹: حدثنا ابو كريب و عبد الرحمن بن ابرهيم قالا ثنا ابن ابي قديك ثنا محمد بن موسى بن ابی عبد الله عن يعقوب بن سلمة الليثي عن ابیہ عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا صلوة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه.

۳۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں اور جو وضو میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

۴۰۰: حدثنا عبد الرحمن بن ابرهيم ثنا بن ابي قديك عن عبد المهيم بن عباس بن سهل ابن سعد الساعدي عن ابیہ عن جدہ عن النبی ﷺ قال لا صلوة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه ولا صلاة لمن لا يظلي على النبي ولا صلوة لمن لا يجب الانصار.

۴۰۰: حضرت سہل بن سعید الساعدي سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں اور جو وضو میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں اور جو مجھ پر درود شریف نہ پڑھے اس کی نماز نہیں اور جو انصار سے محبت نہ کرے اس کا درود شریف بھی نہیں۔

(قال ابو الحسن بن سلمة حدثنا ابو حاتم ثنا عيسى (عيسى) بن مزحوم العطار ثنا عبد المهيم بن عباس قد ذكر نحوه.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

☆ خلاصۃ الباب وضو کی ابتداء میں تسمیہ یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لینا مسنون ہے۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے وجوب تسمیہ کا کوئی قائل نہیں۔ مندرجہ بالا احادیث ضعیف ہیں کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ: "لا اعلم فی هذه الباب حديثا له اسناد جيد" کہ میں اس مسئلہ میں کوئی ایسی ایک حدیث جس کی سند عمدہ ہو نہیں جانتا۔

۴۲: بَابُ التَّيْمَنِ فِي الْوُضُوءِ

۴۰۱: حَدَّثَنَا هَذَا بِنُ الشَّرِي تَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ
أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ح وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ وَ كَيْعِ تَنَا
عَمْرُو بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ أَشْعَثِ ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
يُحِبُّ التَّيْمَانَ فِي الطُّهُورِ إِذَا تَطَهَّرَ وَ فِي تَرْجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ
وَ لَبِي اِنْتَعَالِهِ إِذَا نَتَعَلَ.

۴۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا أَبُو جَعْفَرِ النَّضِيلِيُّ تَنَا
زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدِءُوا بِمِيَامِكُمْ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنِ سَلْمَةَ تَنَا أَبُو حَاتِمٍ تَنَا
يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ وَ ابْنُ صَالِحٍ وَ ابْنُ نَفِيلٍ وَ غَيْرُهُمَا قَالُوا
تَنَا زُهَيْرُ تَنَا زُهَيْرٌ فَذَكَرْنَا نَحْوَهُ.

۴۳: بَابُ الْمَضْمُضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفِّ
وَاحِدٍ

۴۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَادٍ
الْبَاهِلِيُّ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ
عَطَاءِ ابْنِ يَسَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
مَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ.

۴۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا شَرِيكَ عَنْ
خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ.

۴۰۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعُكْبَلِيُّ عَنْ
خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ يَزِيدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْنَا وَضُوءَ فَاتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ

بَابُ: وَضُوءِ دَائِمٍ كَأَخْيَالِ رَكْعَتَا

۴۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔ وضو کرتے وقت وضو میں کنگھی کرتے وقت کنگھی میں اور جوتا پہنتے وقت جوتا پہننے میں۔ (یعنی ہر اچھے کام میں دائیں سے ابتداء مسنون ہے)۔

۴۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو پہلے دائیں اعضاء دھویا کرو۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

بَابُ: اِيكٍ چلو سے کلی کرنا اور ناک
میں پانی ڈالنا

۴۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

۴۰۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ایک چلو سے تین بار کلی کی۔

۴۰۵: حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ میں پانی لے کر آیا تو آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور

مِنْ كَفِّ وَاجِدٍ.

ناک میں پانی ڈالا۔

خلاصۃ الباب ☆ مَضْمُضَةٌ : لغت میں تحریک الماء فی الفم - یعنی منہ میں پانی کو حرکت دینا۔ استنشاق : لغت میں ادخال الماء فی الاقف یعنی ناک میں پانی داخل کرنا، کھینچنا۔ وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے اس لیے کہ بعض اوقات انسان کے منہ اور ناک میں جو میل کچیل اور کدورت پیدا ہو جاتی ہے مضمضہ اور استنشاق سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں منہ اور ناک سے جو گناہ انسان سے صادر ہو جاتے ہیں بمقتضائے حدیث کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے وہ بھی بہہ جاتے ہیں۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ مضمضہ اور استنشاق دونوں ایک چلو سے ہوں گے یا ہر ایک کے لیے الگ چلو میں پانی لے؟ اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک ہی چلو سے مضمضہ اور استنشاق کو جمع کرنا افضل ہے۔ ان کی دلیل مندرجہ بالا احادیث ہیں جن میں ((مِنْ كَفِّ وَاجِدٍ)) کے الفاظ ہیں۔ احناف کا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک الگ الگ چلو سے کیے جائیں یہ افضل ہے۔ دلیل یہ دیتے ہیں کہ ناک اور منہ ایک مستقل عضو ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ ہر عضو کے لیے جدید پانی لیا جائے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں اور اس کا تقاضا یہ بھی ہے کہ منہ کے لیے علیحدہ ماء جدید لیا جائے اور ناک کے لیے بھی نیا پانی لیا جائے۔ نیز نسائی کی روایت میں صراحتاً یہ مذکور ہے کہ وضو کرنے والا جب مضمضہ کرتا ہے تو اس کے منہ کے تمام خطایا بہہ جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو ناک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ اس روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دونوں اعضاء ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اسی طرح ان کی طہارت کا حکم بھی یہی ہے کہ دونوں کے لیے علیحدہ علیحدہ پانی لیا جائے۔

۴۴: بَابُ الْمُبَالَغَةِ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ

باب: خوب اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا اور

وَالْإِسْتِنْشَارِ

ناک صاف کرنا

۴۰۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَنْشُرْ وَإِذَا اسْتَجَمَرْتَ فَأَوْبِرْ.

۴۰۶: حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو ناک صاف کر لو اور جب استنجا میں ڈھیلے استعمال کرو تو طاق عدو لو۔

۴۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوَضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوَضُوءَ وَبَالَغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.

۴۰۷: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے وضو کے بارے میں بتائیے۔ ارشاد فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اور روزہ نہ ہو تو خوب اچھی طرح ناک صاف کرو۔

۴۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ سَلِيمَانَ

۴۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو تین بار اچھی طرح ناک صاف کیا کرو۔

ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَنَا وَ كَيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ
عَنْ فَارِطِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي عَطْفَانَ الْمُرِّيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ اسْتَشِيرُوا مَرَّتَيْنِ بِالْيَمِينِ أَوْ ثَلَاثًا.

۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو کرے تو ناک صاف کر لے اور جو استنجا کرتے وقت ڈھیلے استعمال کرے تو طاق عدد لے۔

۴۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ
وَدَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ
عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَشِيرْ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ.

☆ خلاصہ الباب یہاں دو الفاظ ہیں: نَسْرُ - اسْتَشِيرُ یعنی ناک کے ایک حصہ کو بند کر کے دوسرے حصے کو خالی کرنا۔ سائل کا سوال مختصر تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح پورے وضو کا طریقہ بیان فرما دیا۔

باب: وضو میں اعضاء کا ایک ایک بار دھونا

۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

۴۱۰: حضرت ثابت بن ابی صفیہ ثمالی کہتے ہیں۔ میں نے ابو جعفر سے پوچھا: آپ کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اعضاء وضو دھوئے؟ فرمایا: جی۔ میں نے پوچھا اور دو مرتبہ اور تین مرتبہ (کی روایت بھی ملی؟) فرمایا: جی۔

۴۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ نَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ قُلْتُ لَهُ حَدَّثْتَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا؟ قَالَ نَعَمْ.

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز کے لیے ایک مرتبہ اعضاء وضو دھوئے یا پانی کی کمی کی وجہ سے یا جلدی تھی اس وجہ سے اعضاء وضو ایک مرتبہ دھوئے۔

۴۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے دیکھا۔

۴۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ نَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ غُرْفَةً غُرْفَةً.

۴۱۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے دیکھا۔

۴۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَنَا رِشْدَيْنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ الصُّخَاكِ بْنِ شُرْحَبِيلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً.

باب: وضو میں اعضاء تین بار دھونا

۴۶: بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۴۱۳: حضرت شفیق بن سلمہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ نَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ

کو دیکھا کہ وضو میں اعضاء تین بار دھوئے اور دونوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ایسا ہی تھا۔

ایک اور سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۴۱۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مروی ہے: انہوں نے تین تین بار (اعضاء دھو کر) وضو کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا۔

۴۱۵۔ حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار (اعضاء دھو کر) وضو کیا۔

۴۱۶۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وضو میں باقی اعضاء تین تین بار دھوئے اور سر کا مسح ایک بار کیا۔

۴۱۷۔ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعضاء وضو تین تین بار دھوتے تھے۔

۴۱۸۔ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء وضو تین تین بار دھوئے۔

پاب: وضو میں اعضاء ایک بار دو بار اور تین بار دھونا

۴۱۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء وضو ایک ایک بار دھو کر فرمایا: اس وضو کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے

شقیق بن سلمة قال رأيت عثمان و علياً يتوضآن ثلاثاً ويقولان هكذا كان وضوء رسول الله ﷺ .

قال أبو الحسن بن سلمة حدثنا أبو حاتم ثنا أبو نعیم ثنا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان فذكر نحوه .
۴۱۳: حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم ثنا الأوزاعي عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن ابن عمر أنه توضأ ثلاثاً ثلاثاً ورفع ذلك إلى النبي ﷺ .

۴۱۵: حدثنا أبو كريب ثنا خالد بن حيان عن سالم أبي المهاجر عن ميمون بن مهران عن عائشة و أبي هريرة أن النبي ﷺ توضأ ثلاثاً ثلاثاً .

۴۱۶: حدثنا سفيان بن وكيع ثنا عيسى بن يونس عن قاندي أبي الورداء بن عبد الرحمن عن عبد الله بن أبي أوفى قال رأيت رسول الله ﷺ توضأ ثلاثاً ثلاثاً و مسح رأسه مرة .

۴۱۷: حدثنا محمد بن يحيى ثنا محمد بن يوسف عن سفيان عن ليث عن شهر بن حوشب عن أبي مالك الأشعري قال كان رسول الله ﷺ يتوضأ ثلاثاً ثلاثاً .

۴۱۸: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة و علي بن محمد قالا ثنا وكيع عن سفيان عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الربيع بنت معوذ بن عفره أن رسول الله ﷺ توضأ ثلاثاً ثلاثاً .

۴۱۹: باب ما جاء في الوضوء مرة و مرتين و ثلاثاً

۴۱۹: حدثنا أبو بكر بن خالد الباهلي حدثني مروان بن عبد العزيز العطار حدثني عبد الرحيم ابن زيد العمي عن أبيه عن معاوية بن قرة عن ابن عمر قال توضأ رسول

اور دو دو مرتبہ اعضاء وضو دھوئے اور فرمایا یہ مناسب
درجہ کا وضو ہے اور تین تین بار اعضاء دھوئے اور فرمایا یہ
کامل ترین وضو ہے اور یہ میرا اور ابراہیم خلیل اللہ کا وضو
ہے جو اس طرح وضو کر کے کہے: ((اشہد ان لا الہ الا
اللہ واشہد ان محمدًا عبده ورسوله)) تو اس کے لئے
جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس
سے چاہے داخل ہو۔

۴۲۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگایا اور ایک ایک بار
اعضاء وضو دھو کر فرمایا: یہ مقرر وضو ہے (کہ اس کے بغیر
نماز نہیں ہوتی) یا فرمایا یہ وہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ
تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے۔ پھر دو دو مرتبہ اعضاء وضو
دھو کر فرمایا یہ ایسا وضو ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ دو ہر اجر عطا
فرماتے ہیں۔ پھر تین تین بار اعضاء وضو دھوئے اور فرمایا
یہ میرا اور مجھ سے پہلے کے رسولوں کا وضو ہے۔

خلاصہ الباب ☆ امام ابن ماجہ نے تین ابواب قائم کیے ہیں جن کا مقصد اعضاء مغسولہ کی تعداد و غسل کو بیان کرنا ہے۔
پہلے باب میں ایک مرتبہ دھونے کا ذکر تھا۔ ان ابواب میں تین تین اور دو دو مرتبہ دھونے کا۔ تمام صورتیں بالاتفاق جائز ہیں
بشرطیکہ اعضاء کا استیعاب ہو جائے۔ البتہ چونکہ آپ کا معمول تین بار دھونے کا تھا اس لیے مثلث مسنون ہے۔ جنت اللہ کی
رحمت کی جگہ ہے جہنم غضب کی جگہ ہے۔ رحمت وسیع ہے اس لیے جنت کے آٹھ دروازے ہیں جبکہ جہنم کے سات
دروازے ہیں۔

باب: وضو میں میانہ روی اختیار کرنے اور حد
سے بڑھنے کی کراہت

۴۲۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: وضو کا ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے لہذا
پانی میں وسوسوں سے بچو۔ (کیونکہ وہ اس کی کوشش میں

اللہ ﷻ وَاِحْدَةً وَاِحْدَةً فَقَالَ هَذَا وُضُوٌّ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ
مِنْهُ صَلَاةً اِلَّا بِهٖ ثُمَّ تَوَضَّأُ ثِنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ فَقَالَ هَذَا وُضُوٌّ
الْقَدْرِ مِنَ الْوُضُوِّ وَ تَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هَذَا اَسْبَغُ
الْوُضُوِّ وَهُوَ وُضُوُّي وَ وُضُوُّ خَلِيْلِ اللّٰهِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مَنْ
تَوَضَّأَ هَكَذَا لَمْ يَلَمْ عِنْدَ فِرَاعِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فُتِّحَ لَهٗ ثَمَانِيَةٌ اَبْوَابِ
الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ.

۴۲۰: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قَعْنَبِ اَبُو
بِشْرِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَرَادَةَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَوَارِيِّ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي بِنِ كَعْبٍ اَنْ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأُ مَرَّةً مَرَّةً فَقَالَ هَذَا
وَضِيْفَةُ الْوُضُوِّ اَوْ قَالَ وُضُوٌّ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ
لَهٗ صَلَاةً لَّمْ تَوَضَّأُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وُضُوٌّ مَنْ
تَوَضَّأَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ كَفْلَيْنِ مِنَ الْاَجْرِ ثُمَّ تَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا
فَقَالَ هَذَا وُضُوُّي وَ وُضُوٌّ الْمُرْسَلَيْنِ مِنْ قَلْبِي.

۴۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُو دَاوُدَ ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ
مِصْعَبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتْبَى بْنِ
ضَمْرَةَ السُّعْدِيِّ عَنْ اَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْوُضُوَّ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهٗ وَ لِهَانَ فَاتَّقُوا وَاَسْوَأَسْ

۴۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَصْدِ فِي الْوُضُوِّ

وَ كِرَاهِيَةِ التَّعَدِّيِّ فِيْهِ

۴۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُو دَاوُدَ ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ
مِصْعَبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتْبَى بْنِ
ضَمْرَةَ السُّعْدِيِّ عَنْ اَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْوُضُوَّ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهٗ وَ لِهَانَ فَاتَّقُوا وَاَسْوَأَسْ

الماء. (قال الترمذی لیس اسنادہ بالقوی عند اهل الحلیث) رہتا ہے۔

۴۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يُعْلَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي غَابِسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَيَّ هَذَا فَقَدْ آسَأَ أَوْ تَعَدَّى أَوْ ظَلَمَ.

۴۲۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں: ایک دیہات کے رہنے والے صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ان کو تین تین بار وضو کر کے دکھایا۔ پھر فرمایا: یہ پورا وضو ہے جس نے اس پر اضافہ کیا اس نے بُرا کیا اور زیادتی کی اور ظلم کیا۔

۴۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّافِعِيُّ ابْنُ رَهَيْمٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبَّاسٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ كُرَيْبًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَشٌّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنَةِ وَضُوءٍ يُقَلِّلُهُ فَقُمْتُ كَمَا ضَعُ.

۴۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کے پاس رات کو ٹھہرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانے سے مشکیزے سے مختصر سا وضو کیا۔ میں بھی اٹھا جیسے آپ نے کیا (ویسے ہی میں نے بھی کیا)۔

۴۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَمَصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ لَا تُسْرِفْ لَا تُسْرِفْ.

۴۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اسراف نہ کرو اسراف نہ کرو۔

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

۴۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاوِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاوِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هَذَا الشَّرْفُ فَقَالَ ابْنُ الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتُ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ.

۴۲۵: حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس سے گزرے۔ وہ وضو کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا اسراف ہے۔ حضرت سعد نے عرض کیا: وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ (حالانکہ یہ ایک نیک کام میں خرچ کرتا ہے)۔ فرمایا: جی! اگرچہ تم جاری نہر پر (پر وضو کر رہے) ہو (کیونکہ اگرچہ پانی تو ضائع نہیں ہو رہا لیکن وقت تو ضائع ہو رہا ہے)۔

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

☆ خلاصہ الباب: تین مرتبہ سے زائد دھونا اسراف ہے۔ یہ تعدی اور ظلم ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْبَاغِ الْوُضُوءِ

۳۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ تَاحَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَنَا مُوسَى

بْنُ سَالِمٍ أَبُو جَهْضَمٍ قَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِاسْبَاغِ الْوُضُوءِ.

۳۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ

قَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي

الْحَسَنَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اسْبَاغُ الْوُضُوءِ

عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَإِنْتِظَارُ

الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

۳۲۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ قَنَا سُفْيَانُ بْنُ

حَمْزَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَفَّرَاتُ الْخَطَايَا اسْبَاغُ

الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَاعْمَالُ الْإِقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

وَإِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

بَابُ: خُوبِ اچھی طرح وضو کرنا

۳۲۶: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا۔

۳۲۷: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں

نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں ایسا

عمل نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطائیں معاف

فرمادیں اور نیکیوں (کے اجر) میں اضافہ فرمادیں۔

صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: خلاف

طبیع امور کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی

طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری

نماز کے انتظار میں رہنا۔

۳۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خطاؤں کو مٹانے

والے اعمال خلاف طبیع امور کے باوجود خوب اچھی طرح

وضو کرنا، مسجد کی طرف قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد

اگلی نماز کا انتظار کرنا ہیں۔

خلاصہ الباب ☆ اسْبَاغُ: کسی چیز کے تمام اور مکمل کرنے کو کہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جب بھی وضو کیا جائے اس کو

تمام فرائض و سنن مستحبات کے ساتھ پورا کیا جائے۔

اسْبَاغُ کے تین درجے ہیں:

(۱) اگر تکمیل عضو ہے تو فرض ہے یعنی عضو کو ایسا دھویا جائے کہ بال برابر جگہ خالی نہ رہے۔

(۲) اگر تثلیث غسل اعضاء مراد ہے تو یہ سنت ہے۔

(۳) اگر اطالہ الفرة والتحجیل مراد ہے تو یہ مستحب ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو سے فارغ ہوتے تو اپنی پیشانی مبارک پر پانی بہاتے۔

بَابُ: ڈاڑھی میں خلال کرنا

۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ

۳۲۹: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَدِينِيُّ قَنَا سُفْيَانُ عَنْ

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (وضو میں) داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا۔ (اور دوران وضو داڑھی کا خلال کرنا مستحب ہے۔)

۴۳۰: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں داڑھی کا خلال کیا۔

۴۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی داڑھی میں خلال کرتے اور اپنی انگلیاں دوبار کھولتے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی میں خلال کرتے)۔

۴۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنے رخساروں کو کچھ ملتے پھر داڑھی کے نیچے سے انگلیوں سے داڑھی کا خلال کرتے۔

۴۳۳: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران وضو داڑھی میں خلال کرتے دیکھا۔ (جو کہ مستحب ہے)۔

عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

۴۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ الْقُرَوِيُّ تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ تَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو النَّضْرِ صَاحِبُ النَّضْرِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ مَرَّتَيْنِ.

۴۳۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَارٍ تَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ حَبِيبٍ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ تَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَكَ عَارِضِيَهُ بَعْضَ الْعَرَكِ ثُمَّ شَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا.

۴۳۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الْكِلَابِيُّ تَنَا وَاحِدُ بْنُ الشَّائِبِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَبِي سُورَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

خلاصہ الباب ☆ داڑھی کا خلال سب کے نزدیک مستحسن ہے۔ احادیث باب سب کے مسلک پر منطبق ہو سکتی ہیں۔ اس میں تو صرف اتنا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خلال فرمایا۔ باقی اس خلال کی حیثیت کیا ہے؟ اس کی تصریح حدیث میں نہیں ہے۔ حیثیت کا تعین ائمہ مجتہدین نے اپنے اجتہاد سے کیا ہے۔

باب: سر کا مسح

۴۳۴: حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہ بن زید جو عمر بن یحییٰ کے دادا ہیں

۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ

۴۳۴: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ خَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ أَبَانَا مَالِكُ بْنُ

سے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ وضو کیسے کرتے تھے؟ حضرت عبد اللہ بن زید نے فرمایا: جی۔ پھر انہوں نے وضو کا پانی منگایا اور ہاتھوں پر پانی ڈال کر دو دو مرتبہ دونوں بازو کہتیوں سمیت دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا ہاتھوں کو آگے رکھا اور پیچھے لے گئے سر کے سامنے کے حصے سے مسح شروع کیا پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے پھر ہاتھوں کو واپس وہیں لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

۴۳۵: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

۴۳۶: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) ایک بار سر پر مسح کیا۔

۴۳۷: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

۴۳۸: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دو بار سر پر مسح کیا۔

پاب: کانوں کا مسح کرنا

۴۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) کانوں کا مسح کیا اندر کا شہادت کی انگلی سے اور انگوٹھے کانوں کی پشت پر پھیرے۔ تو آپ نے کانوں کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے مسح کیا۔

آنس عن عمرو بن یحییٰ عن ابیہ أنه قال لعبد اللہ بن زید وهو جسد عمرو بن یحییٰ هل تستطيع ان ترینی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يتوضأ فقال عبد اللہ بن زید نعم فدعا بوضوء فأفرغ علی یدیه فغسل یدیه مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح رأسه یدیه فأقبل بهما وادبر بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما الی فقاہ ثم ردهما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منه ثم غسل رجليه.

۴۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۶: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثنا أبو الأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَنْ أَبِي حَيْثَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ زَائِدٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ مَرَّتَيْنِ.

۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ

۴۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد اللہ بن إدريس عن ابن عجلان عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ مسح أذنيه داخلهما بالسبابتين وخالف إبهاميه إلى ظاهر أذنيه فمسح ظاهرهما وباطنهما.

۴۳۰: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈالا۔

۴۳۱: ربیع نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا کانوں کے باہر اندر۔

۴۳۲: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سر کا مسح کیا اور کانوں کے اندر باہر کا بھی۔

پاؤں: کان سر میں داخل ہیں

۴۳۳: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان سر میں داخل ہیں۔

۴۳۴: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کان سر میں داخل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار سر کا مسح کرتے تھے۔

۴۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان سر کا حصہ ہیں۔ (یعنی انکے مسح کیلئے علیحدہ پانی لینے کی ضرورت نہیں سر کے مسح کیلئے ہو ہاتھ کافی ہے)۔

پاؤں: انگلیوں میں خلل کرنا

۴۳۶: حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۴۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا وَ كَيْعُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَ إِصْبَعِي فِي حُجْرِي أُذُنِي.

۴۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا وَ كَيْعُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَ إِصْبَعِي فِي حُجْرِي أُذُنِي.

۴۳۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا الْوَلِيدُ تَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَ بَاطِنَهُمَا.

۵۳: بَابُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

۴۳۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِنَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

۴۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ وَ كَانَ يَمْسُحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَ كَانَ يَمْسُحُ الْمَاقِلَيْنِ.

۴۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عُمَرُ وَ بِنُ الْحُصَيْنِ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

۵۴: بَابُ تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمَصِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو دونوں پاؤں کی انگلیوں میں چھٹکیا سے خلال کیا۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے اٹھو تو خوب اچھی طرح وضو کرو اور اپنے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے اندر تک پانی پہنچاؤ۔

۳۴۸: حضرت لقیط بن صبرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔

۳۴۹: حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی انگلیوں کو ہلا لیتے۔ (انگلیوں کو ہلانے کا مقصد یہ تھا کہ پانی اس کے نیچے بھی چلا جائے)۔

خلاصۃ الباب ☆ فقہاء کرام نے اس حدیث سے استنباط کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بائیں ہاتھ کی خنصر سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی خنصر سے شروع کرے کہ استحباب قیاس پر بھی عمل ہو جائے اور بائیں پاؤں کی خنصر پر ختم کرے۔ باقی رہا ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال تو اس میں تشبیک، تصفیق اور تطبیق تینوں طریقے منقول اور جائز ہیں۔

پہلے: ایرٹیاں دھونا

۳۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے ہیں اور ان کی ایرٹیاں چمک رہی ہیں (یعنی خشک رہنے کی وجہ سے نمایاں طور پر

بُنْ حَمِيرَ عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عُمَرَ وَ الْمَعْفَرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخُنْصَرِهِ .

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ تَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى الْخَلَوَانِيُّ تَنَا قُتَيْبَةُ تَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

۳۴۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ تَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ ضَالِحِ مَوْلَى الثَّوَامَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الوُضُوءَ وَ اجْعَلِ الْمَاءَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَ رِجْلَيْكَ .

۳۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمِ الطَّالِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْبِغِ الوُضُوءَ وَ خَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ .

۳۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ تَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي زَالِحٍ تَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ خَرَّكَ خَاتَمَهُ .

۵۵: بَابُ غُسْلِ الْعَرَائِقِيبِ

۳۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا وَ كَيْعَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا يَتَوَضُّوْنَ وَ اَعْقَابُهُمْ تَلُوْحٌ فَقَالَ
وَيَلُّ لِبَلَاغِقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبَغُوا الوُضُوْءَ .

معلوم ہو رہا ہے) تو فرمایا: ہلاکت ہو ان ایڑیوں کے لئے
دوزخ کی خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

۳۵۱: قَالَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنِ
عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ خُرْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيَلُّ لِبَلَاغِقَابِ
مِنَ النَّارِ .

۳۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وضو
میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لئے ہلاکت ہے
دوزخ کی آگ کی۔

۳۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ
الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّانٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ
رَأَتْ عَائِشَةَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَتْ اَسْبِغِ
الْوُضُوْءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَيَلُّ
لِلْعَرَائِبِ مِنَ النَّارِ .

۳۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
(اپنے بھائی) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو
کرتے دیکھا تو فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اس
لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا: دوزخ کی آگ کی ہلاکت ہے ان ایڑیوں کے
لئے۔ (جو ایڑیاں وضو کے درمیان بے احتیاطی یا
لا پرواہی کی وجہ سے خشک رہ جائیں)۔

۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ
ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَيَلُّ لِبَلَاغِقَابِ مِنَ النَّارِ .

۳۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ایڑیوں کے
لئے تباہی ہے دوزخ کی آگ کی۔

۳۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْأَخْوَصُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَيَلُّ لِبَلَاغِقَابِ مِنَ النَّارِ .

۳۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: دوزخ
کی آگ کی ہلاکت ہے ان ایڑیوں کے لئے۔

۳۵۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ وَ عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
الْبَعَثِيُّانِ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا شَيْبَةُ بْنُ الْأَخْنَفِ عَنْ
أَبِي سَلَامٍ الْأَسْوَدِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْأَشْعَرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَ يَزِيدِ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ وَ
شُرْحَبِيلِ بْنِ حَنَنَةَ وَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ كُلُّ هَؤُلَاءِ سَمِعُوا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اَيُّمُ الوُضُوْءِ وَيَلُّ لِبَلَاغِقَابِ مِنَ النَّارِ .

۳۵۵: حضرت خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان، شرحبیل
بن حسنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب
(صحابہ کرامؓ) نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: وضو پوری طرح کرو ہلاکت ہے ان ایڑیوں
(یعنی ایڑیوں کے اوپر کے پٹھے عرقوب) کے لئے
دوزخ کی آگ سے۔

☆ خلاصہ الباب ایڑی کے اوپر اور پاؤں کے پیچھے ایک رگ ہوتی ہے اس کو عرقوب کہتے ہیں اور اس کی جمع عراقیب
آتی ہے۔ جہاں پانی نہ پہنچے وہ جگہ خشک ہونے کی وجہ سے چمکتی ہے اس لیے حضور نے فرمایا: ((وَيَلُّ لِبَلَاغِقَابِ مِنَ النَّارِ))۔

۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ

۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَعَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَرِيكُمْ طُهُورَ نَيْبِكُمْ ﷺ.

۳۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا خُوَيْرِزُّ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمُقَدَّمِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ كَرِبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ رُوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ آتَانِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا الْخَبَرِ يَعْنِي خَبَرَهَا الَّذِي ذَكَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّاسَ أَبَوْا إِلَّا الْغَسْلَ وَلَا أَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا الْمَسْحَ.

بَابُ: پاؤں دھونا

۳۵۶: حضرت ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھاؤں۔

۳۵۷: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے۔

۳۵۸: حضرت ربیعؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ میرے ہاں تشریف لائے اور مجھ سے اس حدیث مبارکہ کے بارے میں دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: لوگ وضو میں پاؤں کو دھونے کے علاوہ کسی اور حکم کو نہیں مانتے اور مجھے اللہ کی کتاب میں مسح کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا۔

خلاصہ الباب ☆ اس روایت سے بظاہر ان حضرات کی تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم ہے پاؤں دھونے کا نہیں لیکن یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب تھا جس سے انہوں نے رجوع کر لیا۔ پھر صحابہ کا اجماع اس کے خلاف پر ہے نیز بے شمار احادیث میں پاؤں اچھی طرح دھونے کا حکم ہے نہ کہ دھونے پر وعید ہے۔ اس لئے اہل سنت والجماعت اسی کے قائل ہیں کہ پاؤں دھوئے جائیں گے مسح جائز ہے جب موزے پہنے ہوں۔ (مترجم)

بَابُ: وضو اللہ تعالیٰ کے حکم کے

موافق کرنا

۳۵۹: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پوری طرح وضو کیا تو فرض نمازیں درمیانی اوقات (کے گناہوں) کے لئے کفارہ ہیں۔

۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ عَلَى مَا أَمَرَ

اللَّهُ تَعَالَى

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي ضَخْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ.

۴۶۰: حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کسی کی نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خوب اچھی طرح وضو نہ کر لے کہ چہرہ دھوئے اور دونوں بازو گھبڑوں سمیت دھوئے اور سر کا مسح کرے اور دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔

پانی: وضو کے بعد (ستر کے مقابل رومالی

پر) پانی چھڑکنا

۴۶۱: حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر چلو بھر پانی لے کر ستر کے مقابل چھڑکا۔

۴۶۲: حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے وضو سکھایا اور مجھے حکم دیا کہ وضو کے بعد کپڑوں کے نیچے چھینٹے ڈالوں پیشاب کے قطروں کی وجہ سے۔

قال الحسن بن سلمة ثنا أبو حاتم ح و ثنا عبد الله بن يوسف الثبيسي ثنا ابن لهيعة فذكر نحوه.

۴۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وضو کرو تو پانی چھڑک لو۔

۴۶۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر ستر کے مقابل پانی چھڑکا۔

۴۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا حجاجُ ثَنَا همامُ ثَنَا اسحاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ جالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تَجْمُ صَلَوةً لِأَحَدٍ حَتَّى يُسَبِّغَ الوُضوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ تَعَالَى يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَ يَدَيْهِ إِلَى المِرْفَاقَيْنِ وَ يَمْسُحُ بِرَأْسِهِ وَ رِجْلَيْهِ إِلَى الكَعْبَيْنِ.

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّضْحِ

بَعْدَ الوُضوءِ

۴۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ الحَكَمِ بْنِ سَفِيَانَ الثَّقَفِيِّ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ فَرَجَهُ.

۴۶۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَّابِيُّ ثَنَا حَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَلْمَنِي جِبْرَائِيلُ الوُضوءَ وَ أَمَرَنِي أَنْ أَنْضَحَ تَحْتَ ثَوْبِي لِمَا يَخْرُجُ مِنَ البَوْلِ بَعْدَ الوُضوءِ.

۴۶۳: حَدَّثَنَا الحُسَيْنُ بْنُ سَلْمَةَ اليَحْمَدِيُّ ثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ.

۴۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا غاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا قَيْسٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزَّائِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَضَحَ فَرَجَهُ.

☆ خلاصہ الباب: وضو کے بعد شرمگاہ کے ارد گرد پانی کے چھینٹے مارنا ایک تو اس سے دوسرے دُور ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ قطرات بول اس ٹھنڈے پانی کی وجہ سے رُک جاتے ہیں یہ طبعی فائدہ ہے۔ بعض حضرات نے اس کی ایک اور لطیف حکمت بیان فرمائی ہے کہ وضو سے اصل مقصود طہارتِ باطنی ہے لیکن عملاً اس میں صرف ظاہری اعضاء کو دھویا جاتا ہے جس سے طہارتِ ظاہری حاصل ہو جاتی ہے لیکن اس سے فراغت کے بعد دوایسے عمل مستحبات قرار دیئے گئے ہیں جس سے طہارتِ باطنی کا استحصال پیدا کرنا مقصود ہے۔ ایک وضو کے بچے ہوئے پانی کو پینا دوسرے نضح الفروج یعنی ستر کی جگہ پر چھینٹے مارنا۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ انسان کے تمام گناہوں کا منبع اور سرچشمہ اس کے جسم میں دو ہی چیزیں ہیں: (۱) منہ (۲) شرمگاہ۔ پیٹ کی شہوت کے اثرات زائل کرنے کے لیے بچے ہوئے پانی کو پینا شروع کیا گیا ہے اور شہوتِ فرج کے انسداد کی طرف متوجہ کرنے کے لیے نضحِ علی الازار کو شروع کیا گیا ہے۔ یہ امر بیانِ فضیلت کے لیے ہے وجوب کے لیے نہیں۔ اس معنی کی تمام احادیث سنداً ضعیف ہیں۔ چنانچہ حدیث: ۴۶۳ حسن بن علی الہاشمی کی وجہ سے ضعیف قرار دی گئی ہے لیکن تعددِ طریق کی بناء پر مجموعہ کو نقل کیا گیا ہے۔

پاؤں: وضو اور غسل کے بعد تولیہ کا استعمال

۵۹: بَابُ الْمُنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ وَ بَعْدَ الْغُسْلِ

۴۶۵: حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانے کے لئے کھڑے ہوئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان پر پردہ کئے ہوئے تھیں پھر آپ نے کپڑا لیا اور اس میں لپٹ گئے۔

۴۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ هَانِيَةَ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ غِيَامُ الْفَتْحِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى غُسْلِهِ فَسْتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ ثُمَّ أَخَذَتْ تَوْبَةً فَأَلْتَحَفَ بِهِ.

۴۶۶: حضرت قیس بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ کیلئے پانی رکھا۔ آپ نے غسل کیا پھر ہم نے ایک چادر پیش کی جو درس میں رنگی ہوئی تھی (درس زرد رنگ کی گھاس ہے یمن میں ہوتی تھی) آپ نے اسے اوڑھ لیا گویا آپ کے پیٹ کے ٹکٹوں پر درس کے نشان میری نگاہوں کے سامنے ہیں۔

۴۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَ كَيْعُ لَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُورِ حَبِيبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: أَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِمَلْحَفَةٍ وَ زَبِيَّةٍ فَأَشْتَمَلَ بِهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْوُرْسِ عَلَى عُنُقِهِ.

۴۶۷: امّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: (ایک مرتبہ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو میں نے کپڑا پیش کیا۔ آپ

۴۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: لَنَا وَ كَيْعُ لَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ

خلاصۃ الباب: ☆ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وضو بنانے والے کے لیے مناسب ہے کہ کلمہ شہادت پڑھے اور اس کے ساتھ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِيْن بھی ملا سکتا ہے اور وہ دعا بھی ساتھ پڑھ سکتا ہے جو امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عمل الیوم واللیلہ میں نقل کی ہے۔ یہ دعائیں اگرچہ احادیث سے ثابت نہیں تاہم آثار صالحین (رحمہم اللہ) سے منقول ہیں۔

باب: پیتل کے برتن میں وضو کرنا

۳۷۱: صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیتل کے برتن سے پانی نکالا آپ نے اس سے وضو کر لیا۔

۳۷۲: حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہماری ایک پیتل کی لگن (طشت) تھی میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔ (یعنی پیتل کے برتن گھر میں مستعمل تھے)۔

۳۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں (سے پانی لے لے کر) وضو کیا۔ (شاید وہ برتن پیتل کا ہو)۔

باب: نیند سے وضو کا ٹوٹنا

۳۷۴: حضرت عائشہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاتے تھے کہ خراٹے لیتے پھر کھڑے ہوتے اور نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے۔ حضرت طنافسی کہتے ہیں کہ حضرت وکیع نے فرمایا: حضرت عائشہ کی مراد یہ تھی کہ آپ سجدہ میں سو جاتے (اور سجدہ سے اٹھ کر باقی نماز پوری کر لیتے اور وضو نہ کرتے)

۶۱: بَابُ الْوُضُوءِ بِالصُّفْرِ

۳۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْغَزِيرِ بْنِ الْمَاجِشُونَ ثنا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجَنَا لَهُ مَاءً مِنْ تَوْرٍ مِنْ صُفْرِ فَتَوَضَّأَ بِهِ.

۳۷۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا كَانَ لَهَا مَخْضَبٌ مِنْ صُفْرِ قَالَتْ كُنْتُ أَرَجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ.

۳۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فِي تَوْرٍ.

۶۲: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

۳۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَكِيعٌ ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ حَتَّى يَنْفَخَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُضَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالَ الطَّنَافِيسِيُّ قَالَ وَكِيعٌ تَعْبَى وَهُوَ سَاجِدٌ.

۳۷۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے حتیٰ کہ خراٹے لئے پھر اٹھے اور نماز پڑھی۔

۳۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سونا (جس کے بعد وضو کئے بغیر نماز پڑھ لیتے تھے) بیٹھے بیٹھے ہوتا تھا۔

۳۷۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنکھ بندھن ہے دہر کا۔ جو سو جائے تو وضو کرے۔

۳۷۸: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دے رکھی تھی کہ تین دن تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت ہو تو اتار دیں لیکن پیشاب پاخانہ اور نیند سے نہ اتاریں۔

۳۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ تَنَايَحَىٰ بِنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِنَةَ عَنْ حَجَلٍ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَامَ حَتَّىٰ فَضَحَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّىٰ.

۳۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ أَبِي مَطْلَبٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عَبَّادٍ أَبِي هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ نَوْمُهُ ذَلِكَ وَهُوَ جَالِسٌ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۳۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمَّاسِيُّ تَنَا بَقِيَّةَ عَنِ الْوَضِيِّ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدِ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ وَكَأَنَّ السَّهْمَ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَرِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

خلاصہ الباب ☆ نیند کے ناقض وضوء ہونے اور نہ ہونے کے مختصر آئین اقوال ہیں:

(۱) نیند مطلق ناقض وضوء نہیں۔

(۲) مطلق ناقض ہے۔

(۳) غالب نیند ناقض ہے اور غیر غالب نہیں۔ یہ مذہب جمہور اور چاروں اماموں کا ہے۔

باب: شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹنا

۳۷۹: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے۔

۳۸۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۶۳: بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكْرِ.

۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بَسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۳۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْخِزَامِيُّ تَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ تَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذِكْرُهُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس پر
وضو لازم ہے۔

۳۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْمُهَلَّبِيُّ بْنُ
مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بْنُ زَكَوَانَ
الِدِمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيدٍ

۳۸۱: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو اپنی
شرمگاہ کو چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے۔

ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۳۸۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرُوقَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ
أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۳۸۲: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون
مروی ہوا ہے اس کی سند میں اسحاق بن ابی فروہ ہے جو
بالا تفاق ضعیف ہے۔

پاؤں: ذکر چھونے کی رخصت کے بیان میں

۶۳: بَابُ الرَّجُصَةِ فِي ذَلِكَ

۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ طَلْقٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ لَيْسَ
فِيهِ وَضُوءٌ إِنَّمَا هُوَ مِنْكَ.

۳۸۳: طلق رضی اللہ عنہ نے جو قبیلہ بنی حنیف سے ہے۔
انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے
پوچھا کہ ذکر کے چھونے سے وضو ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: نہیں، وہ تو تیرا ایک ٹکڑا ہے۔

۳۸۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ
دِينَارِ الْحَمِصِيِّ ثَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ

۳۸۴: ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی
ہوا ہے۔

عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ جَذْبَةٌ مِنْكَ.

خلاصہ الباب ۶۳ دراصل شرمگاہ کو چھونے سے وضو کے ٹوٹنے کے متعلق دلائل متعارض ہیں اور ایسے ہی مواقع پر کسی مجتہد
کا دامن تھامنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ نے حضرت بسہر کی حدیث کو اس لیے اختیار کیا کہ اس کی تائید بہت
سارے صحابہ کرامؓ کی روایات سے ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں اور مختلف فیہ ہیں لیکن ان کے
مؤید ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

اجتہاد کی طرف حضرت طلق بن علی کی حدیث کی مؤید حضرت ابو امامہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت عصمہ بن مالکؓ
اور حضرت جرک کی روایات ہیں۔ اگرچہ ان میں بھی کلام کیا گیا ہے لیکن دوسری وجوہ کی بناء پر امام ابوحنیفہؒ نے حضرت طلق
بن علی کی روایت کو ترجیح دی۔

۶۵: بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا

غَيَّرَتِ النَّارِ

۳۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اتَّوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيمِ فَقَالَ لَهُ يَابْنَ أَخِي إِذَا سَمِعْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ.

۳۸۶: حَدَّثَنَا خَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

۳۸۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَرَزَقِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَيَقُولُ صُمْنَا إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

پاؤپ: جو آگ میں پکا ہو اس سے وضو واجب

ہونے کا بیان

۳۸۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لو تو وضو کر لیا کرو تو ابن عباس نے کہا: کیا ہم گرم پانی کی وجہ سے بھی وضو کریں (کیونکہ وہ بھی آگ پر گرم ہوتا ہے تو کیا اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ کبھی ہم وضو کیلئے گرم پانی استعمال کرتے ہیں) تو ابو ہریرہ نے ان سے کہا: بھتیجے جب تم رسول اللہ کی بات سنو تو اسکے مقابلہ میں باتیں مت بنایا کرو۔

۳۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کے استعمال سے وضو کیا کرو۔

۳۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ بہرے ہو جائیں اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہو۔ آگ پر پکی ہوئی چیز استعمال کرو تو وضو کر لیا کرو۔

☆ خلاصہ الباب ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ علماء نے ان احادیث کے متعلق ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ وہ روایات جو بمسامت النار سے وضو پہ دلالت کرتی ہیں منسوخ ہیں۔ باقی حکم اول تھا بعد میں منسوخ ہو گیا ہے۔

پاؤپ: آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو

نہ کرنے کا جواز

۳۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا گوشت تناول فرمایا پھر جو کچھ آپ کے نیچے تھا اس سے ہاتھ پونچھ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

۳۸۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۶۶: بَابُ الرُّخْصَةِ

فِي ذَلِكَ

۳۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ يَسْمَاقِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ كَيْفَا ثُمَّ مَسَحَ يَدَيْهِ بِمَسْحٍ كَانَ نَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى.

۳۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے روٹی یا گوشت کھایا اور وضو نہ کیا۔

۳۹۰: حضرت ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ میں رات کے کھانے میں ولید یا عبد الملک کے ساتھ شریک تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو میں وضو کے لئے اٹھا تو جعفر بن عمرو بن امیہ فرمانے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے والد نے یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکا ہوا کھانا تناول فرمایا پھر وضو کے بغیر ہی نماز ادا فرمائی اور علی بن عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ میں بھی اپنے والد کے متعلق اسی بات کی شہادت دیتا ہوں۔

۳۹۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا شاتہ پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے تناول فرمایا اور نماز پڑھنے لگے پانی کو چھوا تک نہیں۔

۳۹۲: حضرت سوید بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کو نکلے۔ مقام صہباء پہنچ کر آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ پھر کھانا طلب فرمایا سوائے ستو کے کچھ نہ آیا۔ سب نے ستو کھایا پانی پیا پھر آپ نے کلی کی اور کھڑے ہو کر ہمیں نماز مغرب پڑھائی۔

۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شاتہ تناول فرما کر کلی کی ہاتھ دھوئے اور نماز پڑھی۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ بْنِ غَمْرٍ وَ دِينَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَ غَمْرٌ خُبْرًا أَوْ لَحْمًا وَ لَمْ يَتَوَضَّأُوا.

۳۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ خَضِرْتُ غَشَاءَ الْوَلِيدِ أَوْ عَبْدَ الْمَلِكِ . فَلَمَّا خَضِرْتُ الصَّلَاةَ قُمْتُ لِاتَّوَضُّأَ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ أُمَيَّةَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَكَلَ طَعَامًا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ثُمَّ صَلَّى وَ لَمْ يَتَوَضَّأَ .

وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بَيْتِلِ ذَلِكَ .

۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَكْتَفٍ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهُ وَ صَلَّى وَ لَمْ يَمْسُ مَاءً .

۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَا سُؤِيدُ بْنُ التَّمِيمِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِطَعْمَةٍ فَلَمْ يَأْتِ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَأَكَلُوا وَ شَرِبُوا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَأَهْ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبِ .

۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سَهِيلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ فَمَضْمَضَ وَ غَسَلَ يَدَيْهِ وَ صَلَّى .

خلاصہ الساب ☆ کتف: بکری کے بازو کا گوشت۔ عبد الملک ولید کے والد تھے اور خلیفہ تھے۔ غشاء: رات کا کھانا۔ بازو کا گوشت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھا کیونکہ یہ جلدی پک جاتا ہے اور لذیذ بھی ہوتا ہے۔ بالصہباء: خیبر کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث ناخ

ہیں پہلی مکررہ احادیث کے لیے کیونکہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل وضو نہ کرنے کا تھا۔

باب : اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا

۳۹۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کرنے کے متعلق۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ سے وضو کر لیا کرو۔

۳۹۵: حضرت ثور بن ثمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کریں اور بکری کے گوشت کی وجہ سے وضو نہ کریں۔

۳۹۶: حضرت اسید بن حنیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکری کے دودھ کی وجہ سے وضو نہ کرو اور اونٹنی کے دودھ کی وجہ سے وضو کرو۔

۳۹۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اونٹ کے گوشت کی وجہ سے وضو کرو اور بکرے کے گوشت کی وجہ سے وضو نہ کرو اور اونٹنی کا دودھ پی کر وضو کرو اور بکری کا دودھ پی کر وضو نہ کرو اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز مت پڑھو۔

۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ

۳۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ لِقَالَ تَوَضَّأُوا مِنْهَا.

۳۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثنا زَائِدَةُ وَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ ثَمْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَتَوَضَّأُوا مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ وَ لَا تَتَوَضَّأُوا مِنَ الْغَنَمِ.

۳۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِمٍ ثنا عُبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ (وَ كَانَ ثِقَةً وَ كَانَ الْحَكَمَ يَأْخُذُ عَنْهُ) ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُنَيْرٍ قَالَ قَالَ ﷺ لَا تَتَوَضَّأُوا مِنَ الْبَنَانِ الْغَنَمِ وَ تَتَوَضَّأُوا مِنَ الْبَنَانِ الْإِبِلِ.

۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثنا بَقِيَّةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ هُبَيْرَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دَثَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّأُوا مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ وَ لَا تَتَوَضَّأُوا مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ وَ تَوَضَّأُوا مِنَ الْبَنَانِ الْإِبِلِ وَ لَا تَتَوَضَّأُوا مِنَ الْبَنَانِ الْغَنَمِ وَ ضَلُّوا فِي مَرَاجِ الْغَنَمِ وَ لَا تُضَلُّوا فِي مَعَاظِنِ الْإِبِلِ.

خلاصہ الباب ☆ امام احمد بن حنبل کا مسلک یہی ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ احادیث ان کا استدلال ہیں جمہور ائمہ اور کبار صحابہ کا مذہب یہ ہے کہ ناقض وضو نہیں۔ ما غیرت النار سے وضو کے فائدے یہ ہیں (۱) حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ چونکہ شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے تو جو چیز آگ سے پکے گی تو اس میں لامحالہ

کچھ نہ کچھ اثرات آگ کے ہوں گے تو وضو کے ذریعے ازالہ کیا گیا تاکہ مشابہت نہ رہے۔ (۲) شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد انسان کو انتفاع کامل ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ فرشتوں سے دُور ہو جاتا ہے کیونکہ وہ کھاتے پیتے نہیں تو اس موقع پر شریعت نے وضو کا حکم دیا تاکہ فرشتوں سے جو مشابہت کٹ گئی ہے وہ واپس آ جائے۔ ما غیرت النار سے وضو کی حکمتیں ہیں تب بھی جب واجب اور غیر منسوخ تھا اور اب بھی جب مستحب ہے۔

۶۸: بَابُ الْمَضْمُضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ

پاب: دودھ پی کر کلی کرنا

۴۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دودھ پی کر کلی کر لیا کرو کیونکہ اس (دودھ) میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۴۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَتَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَتَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَضْمُضُوا مِنَ اللَّبَنِ فَإِنَّ لَهُ وَسْمًا.

۴۹۹: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی مضمون مروی ہے۔

۴۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ حَدَّثَنِی أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

زَمْعَةَ عَنِ أَبِيهِ عَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا شَرَبْتُمُ اللَّبَنَ فَمَضْمُضُوا فَإِنَّ لَهُ وَسْمًا.

۵۰۰: حضرت سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پی کر کلی کر لیا کرو اس لئے کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۵۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَصْعَبٍ قَتَا عَبْدُ الْمُهِجَمِ ابْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنِ أَبِيهِ عَنِ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَضْمُضُوا مِنَ اللَّبَنِ فَإِنَّ لَهُ دَسْمًا.

۵۰۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا دودھ دوہ کر پیا پھر پانی مچکا کر کلی کی اور ارشاد فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۵۰۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السُّوَّاقِيُّ قَتَا الضَّحَّاكَ ابْنُ مَخْلَدٍ قَتَا زَمْعَةَ بْنُ ضَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاةً وَشَرِبَ مِنْ لَبَنِهَا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَأَهُ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا.

پاب: بوسہ کی وجہ سے وضو کرنا

۶۹: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

۵۰۲: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لیا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہ کیا۔ میں نے کہا: آپ ہی ہوں گی؟ تو وہ مسکرا دیں۔

۵۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَتَا وَكَيْعُ قَتَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْتُ مَا هِيَ إِلَّا أَنْتَ فَضَجَّكَتْ.

۵۰۳: حضرت زینب سہمیہ روایت کرتی ہیں حضرت

۵۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلِ

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ زَيْنَبِ الشَّهْمِيَّةِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقْبَلُ وَيُصَلِّي
وَلَا يَتَوَضَّأُ وَرَبَّمَا فَعَلَهُ بِي.
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے
بوسہ لیتے اور پھر دوبارہ وضو کئے بغیر ہی نماز پڑھ لیتے
اور بسا اوقات میرے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔

خلاصہ الباب ☆ امام شافعی کے نزدیک عورت کو چھوٹا مطلق ناقض الوضوء ہے۔ امام مالک کے نزدیک مس بشوہ ناقض
ہے اور مس بغیر شہوت ناقض نہیں ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف صحابہ میں حضرت علی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم
اور تابعین میں عطاء اور طاؤس کا مذہب یہ ہے کہ ناقض وضو نہیں۔ احناف فرماتے ہیں کہ مس اور قرآن پاک میں جماع پر
بولا گیا ہے۔ لہذا حدیث میں بھی جماع مراد ہے۔ بخاری شریف کی قوی روایت سے ثابت ہے کہ چھوٹا ناقض وضو نہیں۔

باب: ندی نکلنے کی وجہ سے وضو

۷۰: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَدْيِ

۵۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ
سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَدْيِ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ وَفِي
الْمَدْيِ الْغُسْلُ.
۵۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ندی کے متعلق دریافت کیا گیا تو
فرمایا: اس کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور ندی نکلنے کی
وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَّارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ
الرَّجُلِ يَذْنُو مِنْ أَمْرَاتِهِ فَلَا يَنْزِلُ؟ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ
ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ يَعْنِي لِيَغْسِلَهُ وَيَتَوَضَّأُ
۵۰۵: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مرد
اپنی بیوی کے قریب ہو اور انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے۔
فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ ایسی صورت پیش
آئے تو شرم گاہ کو دھو لے اور وضو کر لے۔

۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدَةُ
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ
أَلْقَى مِنَ الْمَدْيِ شَيْئًا فَأَكْثَرْتُ مِنْهُ الْإِغْتِسَالَ فَسَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَمَّا يُصِيبُ ثَوْبِي قَالَ إِنَّمَا
يَكْفِيكَ كَفٌّ مِنْ مَاءٍ تَنْضَحُ بِهِ مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى
أَنَّهُ أَصَابَ.
۵۰۶: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ میری ندی بکثرت خارج ہوتی تھی اس لئے میں
بہت نہایا کرتا تھا۔ میں نے (اس سلسلہ میں) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا: اس میں
تمہارے لئے وضو ہی کافی ہے۔ میں نے عرض کیا: اے
اللہ کے رسول! جو میرے کپڑے کو لگ جائے تو؟
فرمایا: کپڑوں میں جہاں لگی ہوئی نظر آئے پانی کے چلو
سے دھولو۔

۵۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا

۵۰۷: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر

کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وہ باہر تشریف لائے فرمانے لگے مجھے مذی محسوس ہوئی۔ میں نے اپنا بستر دھولیا اور وضو کر لیا۔ حضرت عمر نے پوچھا کیا یہ کافی ہے؟ فرمایا: جی! پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ فرمایا: جی۔

پاؤں: سوتے وقت ہاتھ منہ دھونا

۵۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر بیت الخلاء تشریف لے گئے۔ قضاء حاجت کے بعد چہرہ اور ہاتھ دھو کر پھر سو گئے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا سَلْمَةُ بْنُ كَهْلِيلٍ أَلَا بُكَيْرٌ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَحَدَّثَنِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆ سونے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

پاؤں: ہر نماز کے لئے وضو کرنا اور تمام نمازیں

ایک وضو سے پڑھنا

۵۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرماتے اور ہم سب نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۱۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے اور فتح مکہ کے دن آپ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں۔

۵۱۱: حضرت فضل بن بصر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو تمام نمازیں ایک ہی وضو

مِسْفَرٌ عَنْ مِصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنِيَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَتَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَ مَعَهُ عُمَرُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ مَذْيًا فَهَلَسْتُ ذَكَرْتِي وَ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ يُجْزِي ذَالِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَسْمَعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

۷: بَابُ وَضُوءِ النَّوْمِ

۵۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ لِزَائِدَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ يَا أَبَا الصَّلْتِ هَلْ سَمِعْتَ مِنِّي هَذَا شَيْئًا فَقَالَ ثَنَا سَلْمَةُ بْنُ كَهْلِيلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَدَخَلَ الْخَلَاءَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ.

۷۲: بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَ الصَّلَاةِ

كُلِّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

۵۰۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَ كُنَّا نَحْنُ نَصَلِّي الصَّلَاةَ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

۵۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَاةَ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

۵۱۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ ثَوْبَةَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ

سے پڑھتے دیکھا تو عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تو میں اس طرح کرتا ہوں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ يُصَلِّي الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هَذَا فَأَمَّا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

خلاصۃ الباب ☆ پہلے ہر نماز کے لیے وضو واجب تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ امام نووی وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ بغیر حدیث کے وضو واجب نہیں ہوتا صرف بعض صحابہ سے منقول ہے۔ اذا قمتم الى الصلوة سے استدلال کرتے ہوئے وضو لکل صلوة کے قائل تھے۔ نیز وضو کے ہوتے ہوئے دوبارہ وضو کرنا باعث ثواب ہے۔

باب: وضو کے باوجود وضو کرنا

۷۳: بَابُ الْوُضُوءِ عَلَى الطَّهَارَةِ

۵۱۲: حضرت ابو غطفیف ہذلی فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں عبد اللہ بن عمر بن خطاب کی مجلس میں تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو وہ اٹھے وضو کر کے نماز ادا کی پھر مجلس میں آگئے عصر کا وقت ہوا تو آپ اٹھے وضو کیا نماز پڑھی اور پھر مجلس قائم ہو گئی۔ مغرب کا وقت ہوا تو پھر آپ اٹھے وضو کر کے نماز پڑھی اور اپنی جگہ آگئے۔ میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے یہ بتائیے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرنا فرض ہے یا سنت؟ فرمانے لگے کیا تم میرے اس عمل کی طرف متوجہ تھے؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمانے لگے: فرض تو نہیں ہے اسی لئے اگر میں نماز صبح کے لئے وضو کروں تو تمام نمازیں اسی وضو سے ادا کر لوں جب تک میرا وضو نہ ٹوٹے لیکن میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جو ہر مرتبہ پاکی کے باوجود وضو کرے اسے دس نیکیاں ملیں تو مجھے نیکیوں کی رغبت ہے۔

۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي غُطَيْفِ الْهَذَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي مَجْلِسِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْمَغْرِبُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَفَرِيضَةٌ أَمْ سُنَّةٌ الْوُضُوءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ أَوْ قَطُنْتُ إِلَيَّ وَالِى هَذَا مَبْنَى فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَا لَوْ تَوَضَّأْتُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ لَصَلَّيْتُ بِهِ الصَّلَاةَ كُلَّهَا مَا لَمْ أُحْدِثْ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَيَّ كُلِّ طَهْرٍ فَلَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَإِنَّمَا رَغَبْتُ فِي الْحَسَنَاتِ .

باب: بغیر حدیث کے وضو واجب نہیں

۷۴: بَابُ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ

۵۱۳: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے نبی ﷺ کی خدمت میں شکایت کی کہ نماز میں گڑبوسی محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا

۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ وَعَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ سُكِّيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ

الشئیء فی الصلوۃ فقال لا حتی یجذ ریحاً أو یسمع صوتاً.

کچھ خیال نہ کرے یہاں تک کہ محسوس کرے بد بو یا آواز سے (یعنی جب وضو ٹوٹنے کا یقین ہو جائے)

۵۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُتَسِيبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ مِنَ التَّشْبِيهِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا.

۵۱۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اشتباہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: واپس نہ لوٹے یہاں تک کہ آواز سے یا بو محسوس کرے۔

۵۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَلَوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ.

۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو واجب نہیں مگر آواز سے یا بو سے۔ (یعنی ان دونوں چیزوں سے حدیث محسوس کرے محض وہم پہ متردود نہ ہو)۔

۵۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ رَأَيْتُ السَّائِبَ ابْنَ يَزِيدَ يَسْمُ تَوْبَهُ فَقُلْتُ بِمِ ذَٰلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ رِيحٍ أَوْ سَمَاعٍ.

۵۱۶: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنا کپڑا سوگھ رہے ہیں۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ وضو واجب نہیں ہوتا مگر بو سے یا آواز سننے سے۔

خلاصہ الباب ☆ شک کی بناء پر وضو نہیں ٹوٹتا جب تک وضو ٹوٹنے کا یقین حاصل نہ ہو اور یقین کے حاصل ہونے کے ظاہری دو اسباب ہیں: (۱) آواز سننا (۲) بو معلوم ہونا۔

امام خطابی فرماتے ہیں کہ آواز کا سننا اور بو محسوس کرنا مراد یقین ہے کیونکہ بہرا آدمی تو آواز نہیں سنتا اور جس کی قوتِ شامہ (سوگھنے کی حس) ختم ہو چکی ہو۔ مطلق ریح کا نکلنا آواز سے یا بغیر آواز سے ناقض الوضوء ہے۔ ان احادیث میں **إلا من صوت أو ريح** ہے۔ یہ حصر حقیقی نہیں بلکہ اضافی ہے۔

۷۵: **بَابُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّتِي لَا يَنْجُسُ**

۵۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا زَيْدُ ابْنِ هَارُونَ أَنَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِالْفَلَاحَةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْوُبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّبَاعِ فَقَالَ رَسُولُ

۵۱۷: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: کسی نے آپ سے پوچھا کہ پانی کھلے میدان میں ہو اور چو پائے اور ورنہ پانی پر آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو مٹکے ہو تو اس کو کوئی چیز ناپاک

نہیں کرتی۔

اللَّهِ صَلَّى إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قَلْبَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ نَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى نَحْوَهُ.

۵۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

۵۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

جب پانی دو یا تین منگے ہو تو اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں

عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى إِذَا كَانَ الْمَاءُ

کرتی۔

قَلْبَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا

أَبُو الْوَلِيدِ وَ أَبُو سَلَمَةَ وَ ابْنُ عَائِشَةَ الْقُرَيْشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ.

خلاصۃ الباب ☆ پانی کی مختلف اقسام ہیں ان کے احکام بھی مختلف ہیں: (۱) دریا اور سمندر کا پانی (۲) جاری پانی (۳) وہ جو جاری کے حکم میں ہو۔ داؤد ظاہری اور موجودہ دور کے بعض غیر مقلدین کا مسلک یہ ہے کہ پانی خواہ قلیل ہو یا کثیر اس میں جس قدر نجاست گر جائے پاک رہے گا اور پاک کرنے والا بھی رہے گا جب تک اس کا سیلان رقت اور ماہیت ختم نہیں ہو جاتی خواہ وقوع نجاست سے اس کے اوصاف ثلاثہ متغیر ہو گئے ہوں۔

جمہور اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ اگر وقوع نجاست سے قلیل پانی ناپاک ہو جاتا ہے چاہے اس کے اوصاف میں کوئی ایک متغیر ہو یا نہ ہو اور کثیر پانی ناپاک نہیں ہوتا جب تک احد الاوصاف میں تغیر نہ ہو البتہ ماہ کثیر اور ماء قلیل کی تحدید اور تعیین میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مبتلی بہ کی رائے پر موقوف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک دو قلم پانی کثیر ہے اس سے کم پانی قلیل ہے۔ شوافع وغیرہ کی دلیل حدیث القلتین ہے۔

اس حدیث کے متعلق بہت مفصل کلام کیا گیا ہے۔ حافظ ابن القیم نے اس روایت کو شاذ قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہؓ میں سے صرف حضرت ابن عمرؓ اس کے راوی ہیں اور ان کے شاگردوں میں صرف ان کے بیٹے ہیں حالانکہ پانی کی طہارت اور نجاست کے مسئلہ کا احتیاج سب کو ہے۔ تمام صحابہؓ اور تابعین کو اس کے معلوم کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ وضو ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس کا دینی اور ایمانی مسئلہ ہے جبکہ حضرات صحابہؓ کی پوری جماعت میں اس کا اور کوئی راوی نہیں ملتا جو اس کی واضح دلیل ہے کہ یہ روایت شاذ ہے۔ نیز ابون حکیم نے تہذیب العین میں حدیث قلتین پر پندرہ اشکالات کیے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حدیث قلتین سے تحدید ماء کے لیے ان پندرہ گھاٹیوں کو عبور کرنا ضروری ہے۔ حنفیہ کی طرف سے چار احادیث بطور دلیل پیش کی جاتی ہیں: (۱) ترمذی میں باب کراہیۃ البول فی الماء الراکد میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث: ((لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یتوضأ منه)) یعنی تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے گا۔ (۲) حدیث المستیقظ من منامہ ترمذی ج ۱ ص ۲۲، ۲۳۔ (۳) حدیث ولوغ

الکلب، مسلم ج ۱ ص ۱۳۷-۱۳۸) حدیث وقوع الفارۃ فی السمن صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۷: باب ما يقع من النجاسات فی السمن والماء۔ یہ تمام احادیث صحیح ہیں۔

پاپ: حوضوں کا بیان

۵۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے متعلق پوچھا گیا جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہیں۔ ان پر درندے کتے اور گدھے آتے ہیں کہ ان سے طہارت کرنے کا کیا حکم ہے جو انہوں نے اپنے پیٹوں میں اٹھا لیا وہ ان کا اور جو بچ گیا وہ ہمارے لئے پاک کرنے والا ہے۔

۵۲۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک تالاب پر پہنچے اس میں گدھا مردار پڑا تھا ہم اس سے رک گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔ پھر ہم نے پانی پیا اور آسودہ ہوئے اور ساتھ لاد لیا۔

۵۲۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی الا یہ کہ پانی کے رنگ ذائقہ یا بو پر غالب آجائے۔

پاپ: اس لڑکے کے پیشاب کے بیان میں جو کھانا نہیں کھاتا

۵۲۲: حضرت لباہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اپنے کپڑے مجھے دے دیجئے (تا کہ دھو ڈالوں) اور

۷۶: بَابُ الْحِيَاضِ

۵۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سئلَ عَنْ حِيَاضِ الْبَيْتِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرُدُّهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ وَعَنِ الطَّهَارَةِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بَطْنِهَا وَ لَنَا مَا غَيْرَ طَهْرًا.

۵۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ طَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُنَا إِلَى غَدِيرٍ فَإِذَا فِيهِ جَيْفَةٌ حِمَارٍ قَالَ فَكَفَفْنَا عَنْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقْبْنَا وَارْوَيْنَا وَحَمَلْنَا

۵۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّانِ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا رِشْدُ بْنُ أَنبَاءَ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَ طَعْمِهِ وَ لَوْنِهِ

۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يُطْعَمَ

۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

دوسرے کپڑے زیب تن کر لیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب کو ہلکا سا دھویا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جاتا ہے۔

۵۲۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس پر پانی بہایا اور اسے (خوب اچھی طرح) دھویا نہیں۔

۵۲۴: حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو جس نے کھانا شروع نہ کیا تھالے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر اس پر ڈالا۔

۵۲۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پیتے بچے کے بول کے متعلق کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے۔

ابوالیمان مصری کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی سے نبی کے اس مذکورہ فرمان کا مطلب پوچھا کہ دونوں پیشاب ہیں (پھر فرق کیوں ہے؟) فرمایا: اس لئے کہ لڑکے کا پیشاب پانی اور مٹی سے ہے اور لڑکی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ پھر پوچھا کہ سمجھ؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ جب آدم کو پیدا کر چکے تو حوا کو ان کی چھوٹی پسلی سے پیدا کیا۔ اس لئے لڑکے کا پیشاب پانی اور مٹی سے (جس سے آدم پیدا کئے گئے) اور لڑکی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ کہتے ہیں کہ امام شافعی نے مجھ سے پوچھا: سمجھ گئے؟ میں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي ثَوْبَكَ وَالْبَسْ ثَوْبًا غَيْرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُنْضَخُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى .

۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَ كَيْعُ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَائِثَةَ قَالَتْ أَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ قَبَالَ عَلَيْهِ فَاتَّبَعَهُ الْمَاءَ وَلَمْ يُغْسِلَهُ .

۵۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مَحْسَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنِ لَيْ عَالِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ قَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِنَاءَ فَرَشَ عَلَيْهِ .

۵۲۵: حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بِنِ بَرِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَا ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ أَنَا أَبُو عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي خَرَبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي بَوْلُ الرِّضِيعِ يُنْضَخُ بِبَوْلِ الْعَلَامِ وَ يُغْسَلُ بِبَوْلِ الْجَارِيَةِ .

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلْمَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَعْقِلٍ ثنا أَبُو الْيَمَانِ الْمَضَرِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الشَّافِعِيَّ عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ يُرْسُ مِنْ بَوْلِ الْعَلَامِ وَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَ الْمَاءِ إِنْ جَمِيعًا وَاحِدًا قَالَ لِأَنَّ بَوْلَ الْعَلَامِ مِنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ ' وَ بَوْلَ الْجَارِيَةِ مِنَ اللَّحْمِ وَالدَّمِ ثُمَّ قَالَ لِي فِهْمٌ أَوْ قَالَ لِقِنْتُ؟ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ آدَمَ خَلَقَتْ خَوَاءَ مِنْ صَلْبِهِ الْفَصِيرُ فَضَارَ بَوْلَ الْعَلَامِ مِنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ ' وَ ضَارَ بَوْلَ الْجَارِيَةِ مِنَ اللَّحْمِ وَالدَّمِ قَالَ قَالَ لِي فِهْمٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِي

نَفَعَكَ اللَّهُ بِهِ.

عرض کیا: جی۔ فرمایا: اللہ اس بات سے تمہیں نفع دے۔

۵۲۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَ مُسْجَاهِدُ بْنُ مُوسَى
وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ لَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ أَخْبَرَنَا
أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ ﷺ فَجِئْتُ بِالْخَسَنِ
أَوْ الْخُسَيْنِ فَبَالَ عَلِيٌّ صَدْرَهُ فَاذْأَوْا أَنْ يُغْسِلُوهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُشَّةٌ فَإِنَّهُ يُغْسَلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ وَيُرْسُ مِنْ
بَوْلِ الْغَلَامِ.

۵۲۶: حضرت ابوالسبع فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا خدمت گزار تھا۔ آپ کی خدمت میں
حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو پیش کیا گیا تو
انہوں نے آپ کے سینہ پر پیشاب کر دیا لوگوں نے
(اہتمام سے) دھونا چاہا تو رسول اللہ نے فرمایا: اس پر
پانی ڈال دو۔ اس لئے کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے
اور لڑکے کے پیشاب پر پانی ڈال دیا جاتا ہے۔

۵۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا أَبُو بَكْرِ الْخَنَفِيُّ لَنَا
أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَوْلُ الْغَلَامِ يُنْضَحُ وَ بَوْلُ
الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ.

۵۲۷: حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب کو کچھ
پانی سے دھویا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح
دھویا جائے۔

خلاصہ الباب ☆ شیرخوار بچہ کے پیشاب کے متعلق داؤد ظاہری کا مسلک یہ ہے کہ وہ ناپاک نہیں ہے۔ جمہور علماء کے
نزدیک بول غلام نجس اور پلید ہے۔ قاضی عیاض نے امام شافعی کا مسلک بھی وہی بیان فرمایا جو داؤد ظاہری کا ہے یعنی بول
غلام طاہر ہے لیکن علامہ نووی نے قاضی عیاض کی تردید کی ہے اور فرمایا امام شافعی بھی جمہور کی طرح نجاست کے قائل ہیں۔
پھر جمہور کے مابین بول غلام سے طہارت حاصل کرنے کے طریقہ میں اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام اعظم کے
نزدیک بول غلام کو دھونے کے بجائے اس پر پانی کے چھینٹے مار دینا کافی ہے۔ جبکہ لڑکی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔ ان
کے برخلاف امام ابوحنیفہ، امام مالک، سفیان ثوری اور فقہاء کوفہ کا مسلک یہ ہے کہ لڑکی کے پیشاب کی طرح لڑکے کے
پیشاب کو دھونا ضروری ہے البتہ وضع شیرخوار بچہ میں زیادہ مبالغہ کی ضرورت نہیں بلکہ غسل خفیف کافی ہے۔ حنفیہ کا
استدلال ان احادیث سے ہے جن میں پیشاب سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے اور اسے نجس اور پلید قرار دیا گیا ہے۔ یہ
احادیث عام ہیں اور ان میں کسی خاص پیشاب کی تخصیص نہیں دوسرے لڑکے کے پیشاب کے سلسلہ میں حدیث میں صحت
علیہ الماء اور رقبہ الماء بھی وارد ہوا ہے۔ جو دھونے پر صریح ہے ایسی احادیث تمام طرق کی تخریج صحیح مسلم میں موجود
ہیں۔ اسی طرح طحاوی میں حضرت عائشہ سے حدیث مروی ہے جس میں صراحتاً لڑکے کے پیشاب کو دھونے کا پتہ چلتا ہے۔
ان وجوہات کی بناء پر شوافع کے استدلال کے جواب میں امام اعظم فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ جن احادیث میں نضح اور
رش کے الفاظ آئے ہیں ان کے ایسے معنی مراد لیے جائیں جو دوسری روایات کے مطابق ہوں۔ وہ معنی ہیں غسل خفیف
نضح اور رش کے الفاظ جہاں چھینٹے مارنے کے معنی میں آئے ہیں وہاں غسل خفیف کے معنی میں بھی متعارف ہیں۔ خود امام
شافعی نے بعض مقامات پر ان الفاظ کی یہ تشریح کی ہے۔ ان مقامات میں سے ایک یہ ہے کہ باب فی المذی یعیب
الشہب کے تحت حضرت سہیل بن خلیف کی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام شافعی کا قول کپڑے کے دھونے کا

ہے۔ ظاہر ہے کہ یہاں امام شافعی نے نضح کو غسل خفیف کے معنی میں لیا ہے اس کے علاوہ اور کئی مقامات ہیں تو جس طرح ان تمام مقامات پر یہ لفظ نضح اور رش کو غسل (دھونے) کے معنی میں لیا گیا ہے تو اگر مختلف روایات میں تطبیق کے لیے حنیفہ حدیث باب نضح اور رش کو غسل (دھونے) میں لے لیں تو اس میں کیا حرج ہے البتہ بول غلام میں غسل خفیف ہوگا اور بول جاریہ میں غسل شدید اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ فرق کیوں لیا گیا ہے۔ اس کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں بہترہ جواب یہ ہے کہ لڑکی کا پیشاب زیادہ غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے اور بچے کا پیشاب اس درجہ غلیظ نہیں ہوتا۔ اسی توجیہ کی طرف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی اشارہ فرماتے ہیں: ان بول الانثی اغلظ وانثی من بول الذکر حجة الله البالغة فی احکام المیاء۔

پس اب: زمین پر پیشاب لگ جائے تو

کیسے دھویا جائے

۵۲۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا کچھ لوگ اس کی طرف لپکے (کہ اس کو منع کریں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو مت روکو (کیونکہ اس سے سخت تکلیف کا اندیشہ ہے) پھر پانی کا ڈول منگا کر اس پر بہا دیا۔

۵۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور (دعا میں) کہا: اے اللہ! میری اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بخشش فرما دیجئے اور ہمارے ساتھ (یعنی میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) کسی اور کو نہ بخشئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ تم نے وسیع چیز (اللہ عزوجل کی وسیع رحمت مراد ہے) کے گرد باڑ لگا دی (اور اسے تنگ کر دیا)۔

۵۳۰: حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا اے اللہ مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم فرمائیے اور آپ جو ہم پر رحمت فرمائیں اس میں ہمارے ساتھ

۷۸: بَابُ الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ

كَيْفَ تُغْسَلُ

۵۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثنا نَابِثٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَوُتِبَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزْرُمُوهُ ثُمَّ دَعَا بَدَلُو مِنْ مَاءٍ فَضَبَّ عَلَيْهِ.

۵۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَبِمُحَمَّدٍ وَلَا يَغْفِرُ لِأَخِي مَعْنَا فَضَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَقَدْ اخْتَضَرْتُ وَإِسْعَاءُ ثُمَّ وَلِي حَتَّى إِذَا كَانَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَشَجَّ يَبُولُ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ بَعْدَ أَنْ فَفِيَ فَقَامَ إِلَى بَابِي وَآمَى فَلَمْ يُوتَبْ وَ لَمْ يَسْبْ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ لَا يُبَالُ فِيهِ وَإِنَّمَا بُنِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ وَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَمَرَ بِسَجَلٍ مِنْ مَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَيَّ بَوْلَهُ.

۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدَلِيِّ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ هُوَ عِنْدَنَا بِنُ أَبِي حُمَيْدٍ أَنَا أَبُو الْمُبَيْحِ الْهَدَلِيُّ عَنْ وَابِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَ

مُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكُ فِي رَحْمَتِكَ إِنَّا نَأْخُذُ بِمَا قُلْنَا لَقَدْ
حَضَرْتُ رَاسِعًا وَيُحَكُّ! أَوْ وَنَلَاكَ قَالَ فَشَجَّ يَبُولُ
فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعْوَةٌ
ثُمَّ دَعَا بِسَجَلٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ.

۷۹: بَابُ الْأَرْضِ يُطَهَّرُ

بَعْضُهَا بَعْضًا

۵۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَرُو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْخَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أُمِّ وَالدِّ لِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي فَأَمْسِي فِي الْمَكَانِ الْقَدِيرِ
فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطَهَّرُ مَا بَعْدَهُ.

۵۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
الْيَشْكُرِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ عَنْ
أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرِيدُ
الْمَسْجِدَ فَنَطَأُ الطَّرِيقَ النَّجَسَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْأَرْضُ يُطَهَّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ امْرَأَةٍ
مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ
بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ طَرِيقًا قَدِيرَةً قَالَ فَبَعْدَهَا طَرِيقُ النَّظْفِ
مِنْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَذِهِ بِهَذِهِ.

۸۰: بَابُ مُصَافِحَةِ الْجُنُبِ

۵۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي زَافِعٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کسی اور کو شریک نہ فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر تیرا ناس ہو تو نے وسیع
(رحمت) کو تنگ کر دیا۔ آگے وہی مضمون ہے جو پہلی
حدیث میں گذرا۔

۷۹: بَابُ: پَاکِ زَمِینِ نَا پَاکِ زَمِینِ کُو

پَاکِ کَرُو دِیْتِی تَب

۵۳۱: حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ودد
نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
کہ میں اپنا دامن لمبا رکھتی ہوں اور (بسا اوقات) گندگی
میں بھی چلنا پڑ جاتا ہے۔ تو فرمانے لگیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعد والی زمین اس کو پاک
کر دے گی۔

۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی
نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم مسجد کی طرف
آئیں تو ناپاک راستے پر پاؤں پڑ جاتا ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین ایک دوسرے کو پاک
کر دیتی ہے۔

۵۳۳: بنو عبد الأشہل کی ایک صحابیہ فرماتی ہیں کہ میں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے (گھر) اور
مسجد کے درمیان ناپاک راستہ ہے۔ فرمایا: اس کے بعد
اس سے صاف راستہ بھی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی۔
فرمایا: وہ اس کا بدلہ ہو جاتا ہے۔

۸۰: بَابُ: جُنُبِی کُو سَا تَہْ مِصَافِحَہِ

۵۳۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ وہ مدینہ طیبہ
کے ایک راستے میں نبی سے ملے۔ ابو ہریرہ بحالت
جنابت تھے اس لئے واپس ہو گئے۔ نبی نے ان کو نہ پایا

تو ڈھونڈا۔ جب ابو ہریرہ آئے تو پوچھا کہ ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے ملے اس وقت میں بحالت جنابت تھا۔ اسلئے غسل کئے بغیر آپ کے ساتھ نشست مناسب معلوم نہ ہوئی۔ رسول اللہ نے فرمایا: مؤمن (ایسا) ناپاک نہیں ہوتا (کہ نشست و برخاست کے قابل ہی نہ رہے)

۵۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے مجھ سے ملے میں بحالت جنابت تھا اس لئے میں آپ سے الگ ہو گیا اور غسل کر کے حاضر خدمت ہوا۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا میں جنبی تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

پاؤں: کپڑے کو منی لگ جائے

۵۳۶: حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے پوچھا کہ کپڑے کو منی لگ جائے تو صرف اسی جگہ کو دھوئیں یا پورا کپڑا؟ فرمانے لگے کہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں نبی کے کپڑے آلودہ ہو جاتے تو ہم اسی حصہ کو دھو دیتے پھر آپ وہی کپڑے زیب تن فرما کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور مجھے اس میں دھونے کا نشان نظر آ رہا ہوتا تھا۔

خلاصہ الباب ۶۲ منی کی نجاست اور طہارت کے بارہ میں اختلاف ہے اس میں حضرات صحابہ کے دور سے اختلاف چلا آ رہا ہے۔ صحابہ کرام میں سے حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس اور ائمہ میں سے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک منی ظاہر ہے۔ صحابہ کرام میں سے حضرت عمر، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عائشہ صدیقہ، امام ابو حنیفہ، امام مالک کے نزدیک منی ناپاک ہے۔ امام مالک کے نزدیک چونکہ منی نجس ہے اس لیے حرمت غسل سے طہارت حاصل ہوگی کھرچنا کافی نہ ہوگا۔ احناف کے نزدیک اگر منی تر ہے تو اس کا دھونا واجب ہے اور اگر منی خشک ہے تو اس کا کھرچ دینا کافی ہے۔ احادیث باب شوافع کی دلیل ہیں۔ جن میں ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَنْسَلَ فَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَيْنَ كُنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَيْتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكْرِهْتُ أَنْ أَجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ.

۵۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا بِنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَإِلِيٍّ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِينِي وَأَنَا جُنُبٌ فَحَدَّثْتُ عَنْهُ فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.

۸۱: بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۵۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْمَنِيُّ أَنْغَسِلُهُ أَوْ نَغْسِلُ الثَّوْبَ كُلَّهُ؟ قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُ ثَوْبَهُ فَيَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فِي ثَوْبِهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أَرَى أَثَرَ الْغَسْلِ فِيهِ.

حنفیہ کے دلائل (۱) صحیح ابن حبان میں حضرت جابر بن سمرہ کی روایت ہے: قال سائل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصل فی الثوب الذی اتی فیہ اہلی قال نعم الا ان تروی فیہ شیئا فتغسلہ۔ مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھوں جو پہن کر اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں۔ حضور نے جواب فرمایا کہ پڑھ سکتے ہو لیکن اگر اس پر کوئی گندگی لگی ہو تو دھو ڈالو۔ (۲) ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی ہمشیرہ حضرت ام المؤمنین حضرت حفصہ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جس میں جماع کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! اگر اس میں نجاست نہ ہوتی۔ (۳) ابوداؤد ہی میں حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتی تھیں۔ فرماتی ہیں اس کپڑے میں دھونے کا اثر نظر آتا تھا۔ اسی طرح مسلم شریف میں بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منی کو دھوتے تھے پھر وہی کپڑا پہن کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے، مجھے دھونے کا اثر نظر آتا تھا۔ (۴) قرآن کریم میں منی کو ماء مہین (ذلیل پانی) کہا گیا ہے۔ یہ بھی اس کی نجاست کے لیے مؤید ہے۔ (۵) قیاس بھی مسلک حنفیہ کو راجح قرار دیتا ہے کیونکہ بول مذی آدمی سے سب باتفاق نجس ہیں۔ حالانکہ ان کے نکلنے سے صرف وضو واجب ہوتا ہے تو منی بطریق اولیٰ نجس ہونی چاہیے کیونکہ اس سے غسل واجب ہوتا ہے۔

باب: منی کھرچ ڈالنا

۸۲: بَابُ فِي فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثُّوبِ

۵۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی میں نے خود اپنے ہاتھوں سے کھرچی۔

۵۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي.

۵۳۸: حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں کہ عائشہ کے ہاں ایک مہمان نے قیام کیا آپ نے اس کیلئے ایک زرد لحاف (بھیجنے) کا کہا۔ ان کو احتلام ہو گیا وہ شرمایا کہ لحاف میں احتلام کا نشان ہو اور اسی حالت میں وہ بھیج دے۔ اس لئے اس نے لحاف کو پانی میں ڈال دیا (یعنی اس جگہ کو دھو دیا) پھر واپس کر دیا۔ عائشہ نے فرمایا: اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کیا؟ اس کے لئے تو انگلی سے کھرچ ڈالنا ہی کافی تھا بسا اوقات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنی انگلی سے منی کو کھرچا۔

۵۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ نَزَلَ بِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا صَيْفٌ فَأَمَرَتْ لَهُ بِمَلْحِفَةٍ لَهَا صَفْرَاءٌ فَأَخْتَلَمَ فِيهَا فَاسْتَحْيَى أَنْ يُرْسِلَ بِهَا وَ فِيهَا أَثَرُ الْإِخْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ أُرْسِلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لِمَ أَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا؟ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَفْرُكَهُ بِأَصْبَعِهِ رُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي.

۵۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یاد

۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هَنِيئَةُ عَنْ مَغِيرَةَ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں منیٰ نظر آئی تو میں کھرچ ڈالتی۔

پاپ: ان کپڑوں میں نماز پڑھنا
جن میں صحبت کی ہو

۵۴۰: حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ اُم المؤمنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کپڑوں میں ہمبستری کی ہو ان کو پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ فرمانے لگیں کہ اگر اس میں ناپاکی (منیٰ وغیرہ) نہ دیکھتے تو پڑھ لیتے۔

۵۴۱: حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ نے ہمیں ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے نماز پڑھائی آپ کے کپڑے کے ہر سرے کو دوسری جانب ڈالے ہوئے تھے جب سلام پھیرا تو حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھا رہے تھے؟ فرمایا: جی! اسی ایک کپڑے میں نماز پڑھائی اور اس میں کچھ اور بھی (یعنی ہم بستری بھی کی)۔

۵۴۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جن کپڑوں میں صحبت کی ہو ان میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: جی پڑھ سکتے ہو لیکن اگر اس میں کچھ (نجاست منیٰ) دکھائی دے تو اس (حصہ) کو دھو لیں۔

عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي اَجِدُهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَاخْتُهُ عَنْهُ.

۸۳: بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ

۵۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سَفْيَانَ اَنَّهُ سَأَلَ اُخْتَهُ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ اَذَى.

۵۴۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقِيُّ ثنا الحسن بن يحيى الخشني ثنا زيد بن وايد عن بسر بن عبيد الله عن ابي ادريس الخولاني عن ابي الدرداء قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وزأنه يقطر ماء فضلى بنا في ثوب واحد ثم وشخابه قد خالف بين طرفيه فلما انصرف قال عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه يا رسول الله صلى الله عليه وسلم تصلى بنا في ثوب واحد قال نعم اصابني فيه وفيه اى قد جامعته فيه.

۵۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ الزَّمِي ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ حَكِيمٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقِيُّ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يَأْتِي فِيهِ اَهْلُهُ قَالَ نَعَمْ اِلَّا اَنْ يَرَى فِيهِ شَيْئًا فَيَغْسَلُهُ.

پاب: موزوں پر مسح کرنا

۵۳۳: حضرت ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبد اللہ نے پیشاب کر کے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ کسی نے عرض کیا: آپ ایسا کرتے ہیں؟ فرمانے لگے: میرے لئے (موزوں پر مسح سے) کیا مانع ہو سکتا ہے جبکہ میں نے خود رسول اللہ کو ایسا کرتے دیکھا۔ ابراہیم کہتے ہیں لوگوں کو جریر کی یہ حدیث بہت پسند تھی اسلئے کہ وہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔

۵۳۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۳۵: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی کا لوانا لے کر ساتھ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب حاجت سے فارغ ہوئے تو وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۳۶: حضرت ابن عمرؓ نے سعد بن مالک کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو فرمایا: آپ ایسا کرتے ہیں یہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس جمع ہوئے تو حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا بھتیجے موزوں پر مسح کا حکم بتاؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے موزوں پر مسح کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہ سمجھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اگر بیت الخلاء سے آیا ہو (تب

۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ

۵۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَفْعَلُ هَذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ.

۵۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا أَبِي وَأَبْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ.

۵۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِأَدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ.

۵۳۶: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَبِي نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ ابْنَ مَالِكٍ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ سَعْدُ لِعُمَرَ أَنْتَ ابْنُ أَخِي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْسَحُ عَلَى خُفَانَا لَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَإِنْ

جاء من الغائط؟ قال نعم.

بھی مسح درست ہے) فرمایا: جی۔

۵۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنِ الْغُبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخَفِيِّنَ وَآمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخَفِيِّنَ.

۵۴۷: حضرت اہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور ہمیں موزوں پر مسح کا حکم دیا۔

۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَائِبِيِّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَطَاءِ الْخَرَّاسَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ هَلْ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفِيهِ ثُمَّ لِحِقَ بِالْجَيْشِ فَأَمَّهُمْ.

۵۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: کچھ پانی ہے چنانچہ آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر لشکر سے جا ملے اور ان کی امامت کروائی۔

۵۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحِ الْكِنْدِيِّ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَّاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ فَلَبَسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

۵۴۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سادہ سیاہ موزے بطور ہدیہ دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پہن لئے پھر وضو کیا اور ان پر مسح کیا۔

۸۵: بَابُ فِي مَسْحِ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ

بَابُ: موزے کے اوپر اور نیچے کا مسح کرنا

۵۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ خَيْوَةَ عَنْ وَرَادِ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ.

۵۵۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے کے اوپر نیچے مسح فرمایا۔

۵۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمَّاصِيُّ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُشَكِّدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَتَوَضَّأُ وَيَغْسِلُ خَفِيَهُ فَقَالَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ دَفَعَهُ إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْمَسْحِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ هَكَذَا مِنْ أَطْرَافِ الْأَصَابِعِ إِلَى أَصْلِ السَّاقِ وَخَطَطَ بِالْأَصَابِعِ.

۵۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ جو وضو میں موزے دھورہا تھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا اس کو روکا (اور فرمایا) مجھے صرف مسح کا حکم دیا گیا ہے اور آپ نے انگلیوں کے سروں سے پنڈلی تک ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور انگلیوں سے لیکر کھینچی۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ اگرچہ مسح علی الخفین بہت سے صحابہ کرام سے مروی ہے لیکن ان سب روایات کے مقابلہ میں اہل علم حضرت جریر کی روایت کو اس لیے اہمیت دیتے تھے کہ حضرت جریر سورہ مائدہ کی آیت وضو نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت وضو نازل ہونے کے بعد مسح علی

الخفین کرتے دیکھا تھا لہذا اس سے ان اہل باطل یعنی روافض کی تردید ہو جاتی ہے جو مسیح علی الخفین کی احادیث کو آیت وضوء سے منسوخ قرار دیتے ہیں۔ بہر حال مسیح علی الخفین کے جواز پر اجماع ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت حسن بصریؒ کا قول مروی ہے کہ ستر صحابہ کرامؓ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسیح علی الخفین کیا کرتے تھے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ صحابہؓ میں اتنی سے زائد حضرات صحابہ کرامؓ مسیح علی الخفین کو نقل کرتے ہیں اس لیے امام ابو حنیفہؒ کا مشہور قول: **فضل الشیخین و یحب الحثین و مذی المسح علی الخفین** کہ ہم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ کرامؓ اور تمام امت پر فضیلت دیتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں دامادوں سے محبت کرتے ہیں اور ہم موزوں پر مسیح کے جواز کے قائل ہیں۔

پاب: مسیح کی مدت مسافر اور مقیم کے لئے

۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَقُّيْتِ فِي الْمَسْحِ

لِلْمُقِيمِ وَالْمُسَافِرِ

۵۵۲: حضرت شریح بن ہانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسیح کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے پوچھا تو فرمانے لگیں۔ حضرت علیؓ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ ان کو اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہے۔ میں حضرت علیؓ کی خدمت میں گیا اور ان سے مسیح خفین کے متعلق دریافت کیا فرمانے لگے رسول اللہ ﷺ ہمیں مسیح کا حکم دیا کرتے تھے مقیم کو ایک دن رات اور مسافر کو تین دن رات۔

۵۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مَخِيْمَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَتْ آتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ فَأَنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَآتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ لِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَ لَيْلَةً وَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

۵۵۳: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن مقرر فرمائے اور اگر سائل اپنا سوال جاری رکھتا تو پانچ فرمادیتے۔

۵۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ كَيْعُ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا وَ لَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلَى مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا.

۵۵۴: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسیح میں مسافر کے لئے تین دن ہیں میرا خیال ہے کہ راتیں بھی فرمایا۔ (یعنی کوئی حتمی بات نہیں کہہ سکے)۔

۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَحْسِبُهُ قَالَ وَ لِيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ.

۵۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! موزوں پر طہارت کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات۔

۵۵۶: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کر کے موزے پہنے ہوں پھر وضو ٹوٹ جائے تو مسافر کو تین دن رات اور مقیم کو ایک دن رات مسح کی رخصت دی۔

پاب: مسح کے لئے مدت مقرر نہ ہونا

۵۵۷: حضرت ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ جن کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں موزوں پر مسح کر لوں؟ فرمایا: جی! عرض کیا: پورا دن؟ فرمایا: اور دو دن بھی عرض کیا۔ تین دن بھی۔ یہاں تک کہ سات دن تک پہنچ گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: جب تک تمہیں خیال ہو۔

۵۵۸: حضرت عقبہ بن عامر مصر سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کب سے تم نے موزے نہیں اتارے؟ کہا: ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک۔ فرمایا: تم نے سنت کے مطابق کیا۔

۵۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَنَعَمٍ الشَّامِيُّ قَالَ لَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الطُّهُورُ عَلَى الْخَفَيْنِ قَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ لَيَالِيَهُنَّ وَ لِلْمَقِيمِ يَوْمٌ وَ لَيْلَةٌ.

۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ بَشْرُ بْنُ هَلَالِ الصُّوَّافِ قَالَ لَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ لَنَا الْمُهَاجِرُ أَبُو مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَسَافِرِ إِذَا تَوَضَّأَ وَ لَيْسَ خَفِيَهُ ثُمَّ أَحْدَثَ وَ ضَوَّءَ أَنْ يُمَسَّحَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ لَيَالِيَهُنَّ وَ لِلْمَقِيمِ يَوْمًا وَ لَيْلَةً.

۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ بِغَيْرِ تَوَقُّفٍ

۵۵۷: حَدَّثَنَا خُرَيْمَةُ بْنُ يَحْيَى وَ عَمْرُو بْنُ سُوَادٍ الْمِصْرِيُّانِ قَالَا لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَبَانَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِي بِنِ عُمَارَةَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ الْقِبْلَتَيْنِ كِلَيْهِمَا أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ امْسَحْ عَلَى الْخَفَيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ وَ يَوْمَيْنِ قَالَ وَ ثَلَاثًا حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا قَالَ لَهُ وَ مَا بَدَا لِكَ.

۵۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثَنَا أَبُو غَاصِمٍ ثَنَا خِيَوَةُ بْنُ شَرِيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَلَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِيَّاحِ اللَّخْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ مِصْرٍ فَقَالَ مُنْذُكُمْ لَمْ تَنْزِعْ خَفِيَكُمْ قَالَ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ قَالَ أَصَبْتَ السَّنَةَ.

خلاصہ الباب ☆ مقیم اور مسافر کے لیے مدت مسح کتنی ہے؟ اس میں اختلاف ہے: (۱) جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں (۲) امام مالک کے نزدیک مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں بلکہ جب تک موزے پہنے ہوئے ہوں ان پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ امام مالک کی حدیث: ۵۵۷ ہے جو ابی بن عمارہ

سے مروی ہے اور حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث ہے۔ پہلی حدیث کا جواب یہ ہے کہ سنداً ضعیف ہے۔ دوسری کا جواب یہ ہے کہ جمعہ سے جمعہ تک کا مطلب یہ ہے کہ طریق شروع کے مطابق ایک ہفتہ سے موزے پہنے ہوئے ہیں اور طریق شروع یہ ہے کہ مدت ختم ہونے پر نخیں اتار کر پاؤں دھولے جائیں اور انہیں دوبارہ پہن لیا جائے۔ اسی طرح عمل کرنے والے کو عرف میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ وہ ایک مہینہ سے مسح کر رہا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ خود توفیق مسح کے قائل تھے اور مذکورہ روایت کے خلاف ان سے بہت سی روایات ثابت ہیں۔

پایاب: جرابوں اور

جوتوں پر مسح

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى

الْجُورِبِينَ وَالتَّغْلِيَنِ

۵۵۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

۵۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُزَيْبٍ قَيْسُ الْأَوْذِيِّ عَنِ الْهَدَيْلِ بْنِ شُرْحَبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجُورِبِينَ وَالتَّغْلِيَنِ.

۵۶۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

۵۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ وَبَشْرُ بْنُ إِدْمَ قَالَ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَيْسَى بْنِ سِنَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ أَبِي

مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجُورِبِينَ وَالتَّغْلِيَنِ قَالَ الْمُعَلَّى لِي خَدِيْبِي لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ وَالتَّغْلِيَنِ.

خلاصہ الباب ☆ جوربین ثمنیہ ہے جورب کا جورب سوت یا اون کے موزے کو کہتے ہیں۔ اگر ایسے موزے پر چڑا بھی چڑھا ہوا ہو تو مجلد کہلاتا ہے۔ اگر صرف نچلے حصہ میں چڑا چڑھا ہوا ہو تو منصل کہتے ہیں اگر موزے پورے کے پورے چڑے کے یعنی سوت وغیرہ کا ان میں کوئی دخل نہ ہو تو ایسے موزوں کو نخیں کہتے ہیں۔ مذکورہ اقسام پر باتفاق مسح جائز ہے۔ اگر جوربین مجلد یا منقل نہ ہوں بلکہ باریک ہوں یعنی ان نخیں پر مسح کرنے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ نخیں کا مطلب یہ ہے کہ ان میں تین شرائط پائی جائیں:

(۱) شفاف نہ ہوں اگر ان میں پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔ (۲) خود بخود تھم رہیں۔ (۳) ان میں لگا تار اور مسلسل چلنا ممکن ہو ایسے جوربین پر مسح کرنا جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک بھی جائز ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ مسح علی الجوربین کا جواز درحقیقت تنقیح مناط (علت) کے طریقہ پر ہے یعنی جن جوارب میں مذکورہ تین شرائط پائی جاتی ہوں ان کو نخیں ہی میں داخل کرنے پر ان پر جواز مسح کا حکم لگایا گیا ہے ورنہ جن روایات میں جوربین پر مسح کرنے کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ ورنہ کم از کم خبر واحد ہیں جن سے کتاب اللہ پر زیادتی نہیں ہو سکتی۔ جو سلف صالحین نے فرمایا ہے وہی حق ہے۔ ائمہ مجتہدین کے حق میں زبان درازی کرنا بے عقلوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ بے عقل ہونے سے بچائے اور دین کی نقاہت نصیب کرے۔ آمین۔

۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

بَابُ: عِمَامَةُ مَسْحِ

۵۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بَلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

۵۶۱: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور سر بندھن پر مسح کیا۔

۵۶۲: حَدَّثَنَا دُخَيْمٌ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۵۶۲: حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا۔ (یعنی یہ دو اعمال کرتے ہیں نے خود نبی ﷺ کو ملاحظہ کیا)۔

۵۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ لَمَرَايَ رَجُلًا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ امْسَحْ عَلَى خُفَيْكَ وَعَلَى خِمَارِكَ وَبِنَاصِيَتِكَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

۵۶۳: ابو مسلم کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص وضو کے لئے موزے اتار رہا ہے۔ تو اس سے فرمایا: اپنے موزے پر عمامے پر اور پیشانی پر مسح کر لو۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور سر بندھن (یعنی عمامہ) پر مسح کرتے دیکھا۔

۵۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ فُطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدِّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ.

۵۶۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا آپ نے قطری عمامہ پہنا ہوا تھا آپ نے عمامہ کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر سر کے اگلے حصہ کا مسح کیا اور عمامہ نہیں کھولا۔

خلاصہ الباب ☆ عمامہ و پگڑی پر مسح کرنے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ حدیث باب سے استدلال کر کے امام اوزاعی، امام اسحاق و کچ ابن الجراح کا مسلک یہ ہے کہ (۱) مسح علی العمامہ پر اکتفاء جائز ہے۔ (۲) امام احمد بن حنبل بھی مسح عمامہ کو جائز قرار دیتے ہیں مگر چند شرائط کے ساتھ: اول یہ کہ عمامہ مکمل طہارۃ کے بعد باندھا گیا ہو جیسا کہ خفین میں ہے: دوم عمامہ (پگڑی) پورے سر کو ستر (چھپانے والا) ہو۔ سوم یہ کہ اس کو عرب کے طریقہ پر باندھا گیا ہو یعنی محکم ہو (داڑھی کے نیچے سے لا کر اس کو باندھ دیا گیا ہو) ابن قدام نے المغنی میں لکھا ہے کہ اگر عمامہ کا کچھ حصہ تھوڑی کے نیچے سے نہ لایا گیا ہو اور نہ اس کا سرا چھوڑا گیا تو اس پر مسح جائز نہیں۔ (۳) امام شافعی فرماتے ہیں کہ عمامہ کا مسح مستقلاً درست نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے بالوں کے کچھ حصہ پر مسح کیا جائے پھر اس مسح کی تکمیل عمامہ پر کر لی جائے یہ تکمیل بھی اسی وقت درست ہے جب عمامہ

کھولنے میں تکلف ہوتا ہو۔ امام ترمذی نے سفیان ثوری، امام مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک رحمہم اللہ کا بھی یہی قول نقل کیا ہے۔ (۴) امام محمد سے منقول ہے کہ عمامہ پر مسح پہلے تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا مذہب یہی ہے بلکہ امام خطابی فرماتے ہیں کہ جمہور کا قول یہی ہے۔

ابواب التیمم

باب: تیمم کا بیان

۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيْمُمِ

۵۶۵: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گر گیا وہ اس کی تلاش میں پیچھے رہ گئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹا کہ ان کی وجہ سے لوگوں کو بیٹھنا (رکنا) پڑا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی اجازت نازل فرمائی۔ فرماتے ہیں ہم نے اس روز کندھوں تک مسح کیا۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور کہا مجھے کیا علم تھا کہ تم اتنی برکت والی ہو۔

۵۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَتَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَقَطَ عَقْدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَخَلَّفَتْ لِأَتَمَائِهِ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَفِيظَ عَلَيْهَا فِي حَبْسِهَا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرُّخْصَةَ فِي التَّيْمُمِ قَالَ فَمَسَحْنَا يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَنَابِكِ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّكَ لِمُبَارَكَةٌ.

۵۶۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کندھوں تک تیمم کیا۔

۵۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَتَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَنَابِكِ.

۵۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے زمین کو مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ (چند جگہوں کا استثناء کر کے)۔

۵۶۷: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَثِيرٍ قَتَا عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ قَتَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُورًا.

۵۶۸: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسماء سے ہار عاریتاً لیا وہ گم ہو گیا تو نبی نے اسے ڈھونڈنے کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجا۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا

۵۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسَانِي طَلَبَهَا فَأَذَرَ كَنُفَهُمُ الصَّلَاةَ. فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيْمُمِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ حَضِيرٍ جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا فَوَاللهِ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً.

(پانی تھا نہیں) اسلئے انہوں نے بغیر وضو نماز پڑھ لی۔ جب وہ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شکایت پیش کی۔ اس پر آیت تیمم نازل ہوئی تو اسید بن حضیر (عائشہ سے) کہنے لگے: اللہ تمہیں بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ اللہ کی قسم! جب بھی تم پر کوئی پریشانی آئی اللہ نے تمہیں اس میں راہ نکال دی اور اہل اسلام کیلئے اس میں برکت فرمادی۔

☆ خلاصہ الباب حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہارگم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے لوگ سفر کرنے سے رک گئے اور نماز کا وقت ہو گیا پانی موجود نہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کو غصہ ہونے لگے لیکن اب یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی اور تعلیم کا حکم اتارنا مقصود تھا جس سے لوگوں کو پریشانی دور ہو گئی اور تاقیامت آسانی ہو گئی تو حقیقت میں یہ تیری برکت ہے۔

باب: تیمم میں ایک مرتبہ ہاتھ مارنا

۵۶۹: حضرت عبدالرحمن بن ابزی فرماتے ہیں کہ ایک شخص عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور کہا میں جنبی ہو گیا اور پانی نہیں مل رہا تو عمرؓ نے فرمایا: نماز مت پڑھو تو عمار بن یاسرؓ نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپؓ ایک سر پہ میں تھے کہ جنبی ہو گئے اور پانی نہ ملا تو آپؓ نے نماز ہی نہیں پڑھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ پھر جب میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؓ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی تھا اور آپؓ نے اپنا ہاتھ زمین پر لگائے پھر ان پر پھونک ماری اور ان کو چہرہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا۔

۵۷۰: حضرت حکم اور سلمہ بن کہیل نے حضرت عبداللہ بن ابی اونی سے تیمم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار کو یوں کرنے کا حکم دیا اور اپنے ہاتھ زمین پر لگائے پھر ان کو جھاڑا اور چہرہ پر پھیر

۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيْمُمِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً

۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ دَرِّعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي عَنُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ أَمَا تَذَكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ آتَاوْاكَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَا أَنَا فَتَمَعَّكَتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يُكْفِيكَ وَضَرْبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَفْعَ فِيهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَيْهِ.

۵۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ وَ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَنَّهُمَا سَأَلَا عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ التَّيْمُمِ فَقَالَ أَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ عُمَارًا أَنْ يُفْعَلَ هَكَذَا وَضَرْبُ بِيَدَيْهِ إِلَى

الأرض ثم نفضتهما و مسح غلى و وجهه قال الخكم و
يديه و قال سلمة و مرفقيه.
لیا۔ حکم کہتے ہیں کہ ہاتھوں پر بھی پھیرا اور سلمہ کہتے ہیں
کہ کہنیوں پر بھی پھیرا۔

☆ خلاصہ الباب تیمم کے طریقہ میں دو مسئلے مختلف فیہ ہیں۔ ایک یہ کہ تیمم میں کتنی ضربیں ہوں گی۔ دوسرے یہ کہ مسح
یدین کہاں تک ہوگا۔ مسئلہ نمبر اول میں امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، لیث بن سعد اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمم کے لیے دو
ضربیں ہوں گی ایک چہرے کے لیے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ امام احمد، امام اسحاق، امام اوزاعی اور بعض اہل ظاہر کے
نزدیک ایک ہی ضرب ہوگی جس سے وجہ اور یدین دونوں کا مسح کیا جائے گا۔ دوسرا اختلاف مقدار مسح یدین میں ہے اس
میں کئی مذاہب ہیں: (۱) مرفقین (کہنیوں) تک ہے۔ یہ قول امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، لیث بن سعد اور جمہور کا ہے۔
(۲) صرف رفقین (پہنچوں) تک ہے واجب ہے۔ یہ امام احمد، اسحاق بن راہویہ، امام اوزاعی اور اہل ظاہر کا مسلک ہے۔
(۳) امام ابن شہاب زہری کا مسلک یہ ہے کہ ہاتھوں کا تیمم مناکب و آباط یعنی کندھوں اور بغلوں تک ہوگا۔ حدیث باب امام
زہری کی دلیل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل منسوخ ہو گیا ہے دوسری احادیث سے۔ جمہور ائمہ کی دلیل سنن دارقطنی اور
تیمم کی روایت ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے
اور دوسری ضرب کلائیوں کے لیے مرفقین تک۔ جمہور کی دوسری دلیل مسند ہزار میں حضرت عمار کی حدیث ہے جس میں وہ
فرماتے ہیں جب تیمم کا حکم نازل ہوا میں لوگوں میں موجود تھا تو ہمیں حکم ہوا کہ ایک ضرب چہرے کے لیے ماریں اور پھر ایک
ضرب دوسری مرتبہ ہاتھوں اور مرفقین کے لیے ماریں۔ جمہور کی تیسری دلیل حضرت ابو جہیم بن الحارث بن الصمۃ الانصاریؓ
کی حدیث ہے۔ اس میں یدین مطلق آیا ہے اور اس کی کوئی تحدید نہیں بیان کی گئی لیکن امام بغوی نے شرح السنہ میں امام
شافعی کے طریق سے نقل کی ہے جس میں ذرائعین کی تصریح ہے۔ امام احمد کی دلیل حدیث باب ہے جس میں رفقین تک تیمم کا
ذکر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت یہ حدیث مختصر ہے۔ اصل میں حضرت عمار بن یاسرؓ نے ناواقفیت کی بناء پر حالت
جنابت میں زمین پر لوٹ لگائی تھی۔ الا تمسک کیا تھا۔ اس کی اطلاع جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپؐ نے
فرمایا: انما یکفیک ان تغرب بیدیک الارض..... (مسلم ج ۱ ص ۱۶۱) اس حدیث کا سابق صاف بتلا رہا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقصد تیمم کے پورے طریقہ کی تعلیم دینا نہیں بلکہ تیمم کے معروف طریقہ کی طرف اشارہ کرنا
مقصود تھا کہ زمین پہ لوٹنے کی ضرورت نہیں بلکہ جنابت کی حالت میں بھی تیمم کا وہی طریقہ کافی ہے جو حدیث اصغر میں اور اس
کے نظائر میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ساری زمین ہمارے لئے نماز پڑھنا اور پاکی حاصل کرنا مباح قرار دیا ہے لہذا جنس
ارض میں سے ہر چیز پر تیمم کرنا درست ہے بشرطیکہ ملنے سے نہ ملے اور ڈھالنے سے نہ ڈھلے۔

باب: تیمم میں دو مرتبہ ہاتھ مارنا

۹۲: باب فی التیمم ضربتین

۵۷۱: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

۵۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ غَمْرٍو الشَّرْحِ

جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم

المصْرِيُّ قَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَا أَبُو نُؤْسٍ بْنُ يَزِيدَ عَنِ

کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کو حکم دیا

ابن شهاب عن عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ

انہوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر لگائیں اور کچھ مٹی بھی نہ اٹھائی اور اپنے چہروں پر ایک مرتبہ ہاتھ پھیرا پھر دوسری مرتبہ اپنے ہاتھ مٹی پر لگائے اور بازوؤں پر مسح کیا۔

پاؤں: زخمی جنبی ہو جائے اور نہانے میں جان

کا اندیشہ ہو

۵۷۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص کے سر میں زخم ہو گیا پھر اس کو احتلام ہو گیا تو اُس نے نہا لیا وہ (اس وجہ سے) مر گیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا اللہ انہیں مارے کیا جاہل کا علاج یہ نہ تھا کہ (کسی عالم سے) پوچھ لیتا۔ عطا کہتے ہیں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش! وہ اپنا جسم دھو لیتا اور سر میں جہاں زخم لگا تھا وہ جگہ چھوڑ دیتا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب پانی کے استعمال سے نقصان ہوتا ہو تو تیمم کرنے کی اجازت ہے اگرچہ پانی موجود ہو یہی جمہور ائمہ اور احناف کا مسلک ہے۔

پاؤں: غسل جنابت

۵۷۳: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ آپ نے غسل جنابت کیا۔ چنانچہ آپ نے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر ستر پر پانی ڈالا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا چہرہ دھویا اور تین بار بازو دھوئے پھر باقی جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ گئے اور پھر پاؤں دھوئے۔

حِينَ تَيَمَّمُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ الْمُسْلِمِينَ فَضْرَبُوا بِأَكْفِهِمُ التُّرَابَ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَاذُوا فَضْرَبُوا بِأَكْفِهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ.

۹۳: بَابُ فِي الْمَجْرُوحِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ

فَيَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ اغْتَسَلَ

۵۷۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ بْنُ أَبِي الْعَشْرِينَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عَبَّاسٍ يُخْبِرُونَ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي رَأْسِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَصَابَهُ اِحْتِلَامٌ فَأَمَرَ بِاغْتِسَالٍ فَأَغْتَسَلَ فَكَرَّ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوهُ قَتْلَهُمُ اللَّهُ أَوْلَمَ يَكُنْ شِفَاءً الْحَيِّ السُّؤَالُ قَالَ عَطَاءٌ وَبَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجِرَاحُ.

۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۵۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَأَغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَا الْإِنْسَاءَ بِشِمَالِهِ غُلَيْبُ يَمِينِهِ فَعَسَلَ كَفَّهُ ثَلَاثًا ثُمَّ افْضَى غُلَيْبُ لِرَجْلَيْهِ ثُمَّ ذَاكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ افْضَى الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى رِجْلَيْهِ.

۵۷۳: حضرت جمیع بن عمیر تمیمی کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کیسے کرتے تھے۔ فرمانے لگیں تین مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈالتے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین مرتبہ سردھوتے پھر جسم پر پانی بہاتے پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور ہم تو اپنا سر پانچ مرتبہ دھوئیں چوٹیوں کی وجہ سے۔

۵۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثنا ضَدْقَةُ بْنُ سَعِيدِ الْحَنْفِيُّ ثنا جَمِيعُ بْنُ عَمِيرِ التَّمِيمِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ عَمِّي وَ خَالَئِي فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْنَاهَا كَيْفَ كَانَ يَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ غُسْلِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَقْبِضُ عَلَى كَفِّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُهَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقْبِضُ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَ أَمَّا نَحْنُ فَأَنَّا نَغْسِلُ رُؤُسَنَا خَمْسَ مَرَّاتٍ مِنْ أَجْلِ الضَّفَرِ.

☆ خلاصہ الباب ان احادیث میں غسل کا مسنون طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ احناف کے نزدیک غسل میں یہ واجب ہے کہ سارے جسم پر پانی پہنچائے اور غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی واجب ہے۔ باقی امور آداب و سنن ہیں۔

۹۵: بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت کا بیان

۵۷۵: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں غسل جنابت کے متعلق مختلف باتیں کہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتا ہوں۔

۵۷۶: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا تین بار (پانی ڈالا کرو) اس نے عرض کیا میرے بال بہت زیادہ ہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مقدار میں تم سے زیادہ تھے اور تمہارے بالوں سے زیادہ صاف ستھرے تھے۔

۵۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا أَنَا فَأَقْبِضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكْفٍ.

۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَ كَيْعُجٌ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا ابْنُ فَضِيلٍ جَمِيعًا عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَكْثَرَ شَعْرًا مِنْكَ وَ أَطْيَبَ.

۵۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم سرد علاقہ میں رہتے ہیں تو غسل جنابت کیسے کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں۔

۵۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِي أَرْضٍ بَارِزَةٌ فَكَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا أَنَا فَأَحْتُو عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا.

۵۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ

۵۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ

عن ابن عجلان عن سعید بن ابی سعید عن ابی ہریرۃ
سأله رجل كم أبيض علي رأسي وانا جنب قال كان
رسول الله ﷺ يحنوا علي رأيه تلك حنات قال الرجل
إن شعري طويل قال كان رسول الله ﷺ أكثر شعرا
منك وأطيب.
پوچھا کہ جنابت کی حالت میں اپنے سر پر کتنا پانی
ڈالوں؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین
لپ پانی ڈالتے تھے۔ اس مرد نے عرض کیا میرے بال
لمبے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تم
سے زیادہ گھنے اور صاف ستھرے تھے۔

☆ خلاصہ الباب تین لپ پانی کافی ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن طریقہ میں خیریت ہے۔ سنت پر عمل
کرنا چاہیے وہم سے بچنا ضروری ہے کیونکہ وہم کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی
نصیب فرمائے۔

پاب : غسل کے بعد وضو

۹۶ : بَابُ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۵۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ
زُرَّارَةَ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ قَالُوا ثَنَا شَرِيكَ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
حضرت عبد اللہ بن عمرو سے غسل کے بعد وضو کرنے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: غسل
سے زیادہ کونسا عام وضو ہے۔ اسی طرح اور صحابہ کرام سے مروی ہے۔ احناف اور بہت سے علماء کے نزدیک غسل کا
مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے استنجاء کرے، جسم پر کوئی نجاست ہو تو اس کو ڈور کرے اس کے بعد پورا وضو کرے اگر پانی نہ
ٹھہرتا ہو تو پاؤں بھی دھو ڈالے ورنہ غسل کے بعد پاؤں دھوئے وضو کے بعد سر کو پانی سے دھوئے پھر سارے بدن پر پانی
بھائے۔ یہ طریقہ قولاً وفعلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

پاب : جنبی غسل کر کے اپنی بیوی سے گرمی

۹۷ : بَابُ فِي الْجُنْبِ يَسْتَدْفِيءُ بِأَمْرَاتِهِ قَبْلَ

حاصل کر سکتا ہے اسکے غسل کرنے سے قبل

أَنْ تَغْتَسِلَ

۵۸۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ حُرَيْثِ
عَنِ الشُّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِيءُ بِبِئْرِ قَبْلَ أَنْ
يَغْتَسِلَ.
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کر کے
مجھ سے حرارت حاصل کرتے قبل ازیں کہ میں غسل
کروں۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ جنابت حکمی نجاست ہے۔ جنبی کے ساتھ ہاتھ ملانا یا ایٹنا جائز
ہے۔

۹۸ : بَابُ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ

لَا يَمَسُّ مَاءً .

پاب : جنبی اس حالت میں سو سکتا ہے پانی

کو ہاتھ لگائے بغیر

۵۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْنِبُ نَوْمَ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً حَتَّى يَقُومَ
بَعْدَ ذَلِكَ فَيَغْتَسِلُ .

۵۸۱ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایسا بھی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوئے پھر سو گئے اور پانی چھوا تک بھی نہیں حتیٰ کہ اس کے بعد اٹھے اور غسل کیا۔

۵۸۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى أَهْلِهِ حَاجَةٌ فَصَاهَا ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمَسُّ مَاءً .

۵۸۲ : حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر اپنی اہلیہ سے صحبت کرنی ہوتی تو صحبت کر لیتے پھر اسی حالت میں پانی چھوئے بغیر ہی سو جاتے۔

۵۸۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُجْنِبُ نَوْمَ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمَسُّ مَاءً قَالَ سُفْيَانُ لَمْ تَكْرُثِ الْحَدِيثَ يَوْمًا لَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ يَا فَتَى يُشَدُّ هَذَا الْحَدِيثَ بِشَيْءٍ

۵۸۳ : حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایسا بھی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوئے پھر اسی حالت میں پانی چھوئے بغیر ہی سو گئے۔ امام سفیان کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے یہ حدیث ذکر کی تو اسماعیل نے مجھے کہا اے جوان اس حدیث کو کسی چیز سے مضبوط کرنا چاہئے۔

۹۹ : بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنَامُ الْجُنُبُ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

پاب : اس بیان میں کہ جنبی نماز کی طرح

وضو کئے بغیر نہ سوئے

۵۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ .

۵۸۴ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر سونا چاہتے تو نماز والا وضو کر لیتے۔

۵۸۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيَرُقُّدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ

۵۸۵ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا ہم سے ایک جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی جبکہ وضو کر لے۔

جنبی آدمی اگر بغیر غسل کے سونے کا ارادہ کرے تو اس کو وضو کر لینا مستحب ہے اگر نہ بھی کرے تو گناہ نہیں۔ یہی قول احناف کا ہے اور جو حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی کو ہاتھ نہیں لگاتے اس سے غسل مراد ہے وضو کی نفی نہیں۔

۱۔ اس لئے کہ اس کا راوی ابواسحاق اگرچہ ثقہ ہے لیکن آخر عمر میں اس کا حافظا چھاندرہا تھا۔

۵۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
خُبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ
بِاللَّيْلِ فَيُرِيدُ أَنْ يَنَامَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ.

۵۸۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رات میں جنبی ہو گئے ان کا سونے کا ارادہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وضو کر کے سو جائیں۔

۱۰۰: بَابُ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ الْعَوْدَ تَوَضُّأً
۵۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ
ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ أَبِي
الْمُسَوِّكِلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَى
أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۵۸۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آئے پھر دوبارہ آنا چاہے تو وضو کر لے۔

☆ خلاصہ الباب علماء فرماتے ہیں کہ جنبی جب سونے یا کھانے پینے یا دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ کرے تو استنجاء اور نماز والا وضو کر لے اور اگر صرف ہاتھ دھوئے اور کلی اور ناک میں پانی ڈالے تو بھی کافی ہے اور وضوء سے یہی مراد ہے۔

۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَغْتَسِلُ مِنْ جَمِيعِ نِسَائِهِ غُسْلًا وَاحِدًا
۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ
وَأَبُو أَحْمَدَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ.

۵۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے لئے نہانے کا پانی رکھا ایک رات آپ نے اپنی تمام ازواج مطہرات سے صحبت کر کے ایک ہی غسل کرنا

۵۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي
الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ قَالَ وَضَعْتُ لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ غُسْلًا فَأَغْتَسَلَ مِنْ جَمِيعِ نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ.

۵۸۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے لئے نہانے کا پانی رکھا ایک رات آپ نے اپنی تمام ازواج مطہرات سے صحبت کر کے ایک ہی غسل کیا۔

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر باری مقرر کرنا واجب نہیں۔ ایک رات میں سب کے پاس جانا یہ بھی ایک قسم کی باری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس جنتی مردوں کی طاقت و قوت حاصل تھی اور ایک مرد جنت کا اس کو سو مردوں کی قوت ہوگی تو اس حساب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ہزار مردوں کی طاقت دی گئی تھی۔ اس کے باوجود عین جوانی میں ایک بیوہ عورت سے شادی کی۔ ان کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا۔ سبحان اللہ! کیسی عفت میں ایک بیوہ عورت سے شادی کی ان کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا۔ سبحان اللہ! کیسی عفت و عصمت عطاء ہوئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد کئی شادیاں کیں۔ غرض یہ تھی کہ عورتوں کے مسائل ان ازواج مطہرات کے ذریعہ عورتوں تک پہنچ جائیں۔ دوسرے قبائل کی خوش فہمی تھی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بن گئے۔ اس کے علاوہ کئی حکمتیں پیش نظر تھیں جو سیرت کی کتابوں میں مفصل طور پر پڑھی جاسکتی ہیں۔

۱۰۲: بَابُ فِيمَنْ يَغْتَسِلُ عِنْدَ

كُلِّ وَاحِدَةٍ غُسْلًا

۵۹۰: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ثَنَا حَمَادُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَكَانَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ فَهُوَ إِزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ.

۱۰۳: بَابُ فِي الْجُنُبِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ

۵۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ وَغُنْدَرُ وَوَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابِرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ.

۵۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هِيَاجٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ ثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ سُرخَيْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجُنُبِ هَلْ يَنَامُ أَوْ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ.

۱۰۴: بَابُ مَنْ قَالَ يُجْزِئُهُ غَسْلُ يَدَيْهِ

۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ.

۱۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

۵۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي الْخُلَاءَ فَيَقْضِي الْحَاجَةَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَأْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ

بَابُ: جوہر بیوی کے پاس

الگ غسل کرے

۵۹۰: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور ہر ایک کے ہاں نہائے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ ایک ہی غسل کر لیتے۔ فرمایا: اس میں زیادہ پاکیزگی نفاست اور طہارت ہے۔

بَابُ: جنسی کھاپی سکتا ہے

۵۹۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر کھانا چاہتے تو وضو کر لیتے۔

۵۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا جنسی سو سکتا ہے یا کھاپی سکتا ہے؟ فرمایا جی ہاں جب کہ نماز کا وضو کر لے۔

بَابُ: جنسی کے لئے ہاتھ دھونا کافی ہے

۵۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر کھانا چاہتے تو اپنے ہاتھ دھو لیتے۔

بَابُ: ناپاکی کی حالت میں

قرآن پڑھنا

۵۹۴: حضرت عبد اللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں جاتے وقت حاجت کے بعد تشریف لاتے ہمارے

وَاللَّحْمِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا يَحْجُبُهُ وَرُبَّمَا قَالَ وَلَا يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ إِلَّا الْجَنَابَةَ .

۵۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ تَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ .

۵۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ تَنَا أَبُو خَاتِمٍ تَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ تَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ .

خلاصہ الباب ☆ بغیر وضوء کے کھانا پینا اور قراءت قرآن جائز نہیں ہے لیکن جنبی کے لیے قرآن پاک کی تلاوت بغیر غسل جائز نہیں۔

باب: ہر بال کے نیچے جنابت ہے

۵۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہے اس لئے بال دھوؤ اور کھال کو خوب صاف کرو۔

۵۹۸: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور امانت ادا کرنا درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہے میں نے عرض کیا امانت کو ادا کرنا کیا ہے؟ فرمایا غسل جنابت کیونکہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔

۵۹۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے جسم میں ایک بال کے برابر بھی جنابت چھوڑ دی اسے دھویا نہیں دوزخ میں اس کے ساتھ یہ یہ ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی لئے میں اپنے بالوں کا دشمن

۱۰۶: بَابُ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ .

۵۹۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ تَنَا الْخَارِثُ بْنُ وَجِيهِ تَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُرُوا الْبَشْرَةَ .

۵۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَادَاءُ الْأَمَانَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا قُلْتُ وَمَا آدَاءُ الْأَمَانَةِ قَالَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ فَإِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ .

۵۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَسَدِهِ لَمْ يَغْسِلْهَا فَعَلِ بِهِ كَذًا وَكَذًا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيُّ لَمِنْ ثُمَّ عَارِثُ شَعْرِي وَ

کَانَ يَجْزُهُ

ہو گیا ہوں اور آپ ہال کٹوا دیا کرتے تھے۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث کی بناء پر اجماع ہے کہ غسل میں سارے جسم تک پانی پہنچانا فرض ہے لیکن اس حدیث پر حارث بن وجیہ کی وجہ سے ضعیف ہونے کا اعتراض ہو سکتا ہے جیسا کہ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس آدمی کی یہی حدیث پہنچاتی ہیں لیکن اس حدیث کی تائید قرآن کی آیت: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَطَهَّرُوا﴾ اور دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے اس لیے قابل قبول ہے۔

۱۰۷: بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا

باب: عورت خواب میں وہ دیکھے

يَرَى الرَّجُلُ

جو مرد دیکھتا ہے

۶۰۰: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ اُمِّ سَلْمَةَ فرماتی ہیں کہ اُمِّ سَلِيمِ نَبِيِّ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوچھا کہ اگر عورت خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔ فرمایا جی اگر عورت پانی دیکھے تو نہالے۔ میں نے کہا: تم نے عورتوں کو زسوا کر دیا، عورتوں کو بھی خواب نظر آتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (اری بھولی عورت) تو بچہ عورت کے مشابہ کیسے ہو جاتا ہے۔

۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ اُمَّ سَلِيمِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَلْيَغْتَسِلْ فَقُلْتُ نَضَحَتْ النِّسَاءَ وَهَلْ تَغْتَكُمُ الْمَرْأَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ فِيمَ يُشَبِّهُهَا وَلَذَٰهَا اِذَا؟

۶۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (میری والدہ) اُمِّ سَلِيمِ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اگر خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے فرمایا: عورت اگر ایسا دیکھے اور اسے انزال ہو تو اس پر غسل لازم ہے۔ اس پر حضرت اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ایسا ہوتا بھی ہے۔ فرمایا جی مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے۔ پھر ان میں سے جو پہلے آجائے یا غالب آجائے بچہ اس کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

۶۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ اُمَّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا رَأَتْ ذَلِكَ فَاَنْزَلَتْ فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا رَسُولَ اللهِ! اَيَكُونُ هَذَا قَالَ نَعَمْ مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظًا اَبْيَضُ وَمَا الْمَرْأَةُ رَقِيْقًا اَصْفَرُ فَاِيَهُمَا سَبَقَ اَوْ عَلَا اَشْبَهُهُ الْوَلَدُ.

۶۰۲: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت خواب میں اگر وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے؟ (تو نبی کریم صلی اللہ

۶۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَبِيْمٍ اَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ

عَنِ الْمَرْأَةِ تَوْرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَزِي الرَّجُلَ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتَّى تَنْزِلَ كَمَا أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ غُسْلٌ حَتَّى يُنْزَلَ.

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر غسل لازم نہیں الا یہ کہ انزال ہو جائے جس طرح مرد پر بھی غسل لازم نہیں الا یہ کہ انزال ہو جائے۔

☆ خلاصہ الباب جس طرح مرد کی منی ہوتی ہے اسی طرح عورت کی بھی۔ تو خواب میں عورت کی منی کا نکلنا کوئی بعید نہیں تو اگر خواب دیکھا اور بیدار ہونے کے بعد تری بھی دیکھی تو غسل فرض ہوگا اس سے تو کوئی اختلاف نہیں اور کوئی تفصیل بھی نہیں۔ ایک مسئلہ اور ہے وہ یہ کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل اور کچھ تھوڑا سا اختلاف بھی ہے اور بقول علامہ شامی کے چودہ صورتیں ہیں۔ ان میں سے سات صورتوں میں غسل واجب ہے اور چار صورتوں میں باتفاق غسل واجب نہیں اور تین صورتوں میں اختلاف ہے۔ طرفین کے نزدیک احتیاطاً غسل واجب ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک غسل واجب نہیں۔

باب: عورتوں کا غسل جنابت

۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ النِّسَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۶۰۳: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں عورت ہوں اپنے سر کی مینڈھیاں مضبوط باندھتی ہوں تو غسل جنابت کے لئے کھول دیا کروں۔ فرمایا: تمہارے لئے تین لپ پانی ڈالنا کافی ہے پھر اپنے باقی بدن پر پانی ڈال کر پاک ہو جاؤ گی۔

۶۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفِيرَ رَأْسِي فَأَنْقِضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتَمِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَفِيضِي عَلَيْكَ مِنَ الْمَاءِ فَتَطْهَرِينَ أَوْ قَالَ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهَرْتِ.

۶۰۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عورتوں کو نہاتے وقت بال کھولنے کا کہتے ہیں۔ تو فرمانے لگیں تعجب ہے ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پر وہ عورتوں کو سر منڈانے کا کیوں نہیں کہہ دیتے بلاشبہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے ہیں اپنے سر پر تین مرتبہ سے زیادہ پانی نہ ڈالتی۔

۶۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَيَأْمُرُ نِسَاءَهُ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لِابْنِ عُمَرَ وَهَذَا أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فَلَا أَرِيدُ عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ الْفَرَاعَاتِ.

بَاب : جنبی ٹھہرے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے تو اس کے لئے یہ کافی ہے؟

۶۰۵: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی بحالت جنابت ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے اس پر حضرت ابوسائب نے عرض کیا اے ابو ہریرہ پھر وہ کیا طریق اختیار کرے؟ فرمایا اس میں سے پانی الگ نکال لے۔

بَاب : پانی پانی سے ہوتا ہے
(غسل منی نکلنے سے لازم ہوتا ہے)

۶۰۶: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے۔ آپ نے ان کو بلوایا وہ حاضر ہوئے تو سر (سے پانی) ٹپک رہا تھا۔ فرمایا شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا۔ عرض کی جی اے اللہ کے رسول! فرمایا: جب تم جلدی میں پڑ جاؤ (اور انزال سے قبل جماع موقوف کر دو) یا جماع کرو اور تمہیں انزال نہ ہو تو تم پر غسل لازم نہیں وضو ضروری ہے۔

۶۰۷: حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پانی سے ہے۔

خلاصہ الباب ☆ الماء من الماء کا حکم شروع اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہو چکا ہے۔ بیداری کی حالت میں دخول سے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے گو انزال نہ بھی ہو۔

بَاب : جب دو ختنے مل جائیں تو غسل واجب ہے

۶۰۸: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب دو ختنے (باہم) مل جائیں

۱۰۹: بَابُ الْجُنْبِ يَنْغَمِسُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ أَيَجُزُّهُ

۵۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِمْسَى وَ حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّانِ قَالَا ثَنَا بَنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنْبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَاوَلُهُ تَتَاوَلَا.

۱۱۰: بَابُ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ

۶۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا لَنَا عَنْ عَبْدِ رَحْمَنِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَخَرَجَ رَأْسُهُ يَقَطِرُ فَقَالَ لَعَلْنَا أَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَعْجَلْتَ أَوْ قَحِطْتَ فَلَا تُغْسِلُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ الْوُضُوءُ.

۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ

۶۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَابِيُّ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَمَشْقِيُّ قَالَا تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ

تو غسل واجب ہو جاتا ہے مجھے (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی صورت پیش آئی تو ہم نے غسل کیا۔

۶۰۹: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ رخصت ابتداء اسلام میں تھی پھر بعد میں ہمیں غسل کا حکم دیا گیا۔

۶۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر اس سے صحبت کرے تو غسل واجب ہو جائے گا۔

۶۱۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو تختہ مل جائیں اور حشفہ (سپاری) غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

پاپ: خواب دیکھے اور تری نہ دیکھے

۶۱۲: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی نیند سے بیدار ہو اور تری دیکھے اور اسے یہ خیال نہ ہو کہ اسے احتلام ہوا (یعنی خواب دیکھنا یاد نہ ہو) تو غسل کرے اور جب اسے یہ خیال آئے کہ اسے احتلام ہوا اور تری نہ دیکھے تو اس پر غسل نہیں ہے۔

پاپ: نہاتے وقت پردہ کرنا

۶۱۳: حضرت ابو سح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نہانے کا ارادہ فرماتے تو فرماتے: میری طرف پشت کر لو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت کر

أَبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِذَا تَقَى الْبِخْتَانِ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ فَفَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاغْتَسَلْنَا.

۶۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَلٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَبَانَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سُهَيْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَبَانَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ رُحُصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْغُسْلِ بَعْدُ.

۶۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي زَائِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَلَهَا فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ.

۶۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَقَى الْبِخْتَانِ وَتَوَرَّاتِ الْحَشْفَةَ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ.

۱۱۲: بَابُ مَنْ احْتَلَمَ وَ لَمْ يَرَ بَلَلًا

۶۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَمَادُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَرَأَى بَلَلًا وَ لَمْ يَرَ أَنَّهُ احْتَلَمَ اغْتَسَلَ وَ إِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَ لَمْ يَرَ بَلَاً فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ.

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأِسْتِجَارِ عِنْدَ الْغُسْلِ

۶۱۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَ أَبُو حَفْصٍ عُمَرَو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسِيُّ وَ مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْعِ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ

لینا اور کپڑا پھیلا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پردہ میں کر دیتا۔

۶۱۴: حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں نفل پڑھے مجھے کوئی بتانے والا نہ ملا حتیٰ کہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ آپ فتح مکہ کے سال تشریف لائے پردہ لگانے کا حکم دیا تو پردہ لگا دیا گیا آپ نے غسل کیا پھر آٹھ رکعات نفل پڑھے۔

۶۱۵: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز کھلے میدان میں یا چھت پر بغیر پردہ کے غسل نہ کرے اس لئے کہ اگر وہ کسی کو دیکھ نہیں رہا تو دوسروں کو تو نظر آسکتا ہے۔

پاپ: پیشاب پاخانہ روک کر نماز

پڑھنا منع ہے

۶۱۶: حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پاخانہ جانے لگے اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے پاخانہ کو جائے۔

۶۱۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ روک کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو حاجت ہو تو نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔

۶۱۹: حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلَيْتَ فَأَرْبِيهِ قَفَايَ وَ أَتَشْرُ الثُّوبَ فَأَشْتُرُهُ بِهِ.

۶۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّحَ فِي سَفَرٍ فَلَمْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي حَتَّى أَخْبَرْتَنِي أُمُّ هَانِيُ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَدِمَ عَامَ الْفَتْحِ فَأَمَرَ بِبِئْرٍ فَسَبَّرَ عَلَيْهِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ سَبَّحَ ثَمَانِيَةَ رَكَعَاتٍ.

۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ بْنُ لَعْلَبَةَ الْجَمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ أَبُو يَحْيَى الْجَمَانِيُّ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِمَارَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلَنَّ أَحَدُكُمْ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ وَلَا فَوْقَ سَطْحٍ وَلَا يُؤَارِيهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَرَى فَإِنَّهُ يُرَى.

۱۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْحَاقِنِ أَنْ

يُصَلِّيَ

۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ الْغَائِبَةَ وَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَتَدَبَّرْ.

۶۱۷: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ إِدْمَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِيِّ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَ هُوَ حَاقِنٌ.

۶۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِفْرِيسَ الْأَوْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَ بِهِ أَدَى.

۶۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمَصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ

عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي حَتِيٍّ الْمُؤَدَّبِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُومُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ حَائِضٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان پیشاب پاخانہ روک کر نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔ یہاں تک کہ اس بوجھ سے طبیعت ہلکی ہو جائے (یعنی حاجت سے فارغ ہو جائے)۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث کی بناء پر امام مالک سے منقول ہے کہ قضاء حاجت کے وقت اگر نماز پڑھی جائے تو وہ ادا نہیں ہوتی لیکن جمہور کے نزدیک ادا تو ہو جاتی ہے مگر مکروہ ہوتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر حاجت کا تقاضا اضطراب کی حد تک پہنچا ہوا ہو تو یہ ترک جماعت کا عذر ہے اور اس حالت میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر اضطراب تو نہ ہو لیکن ایسا تقاضا ہو کہ نماز سے توجہ ہٹ جائے اور خشوع فوت ہونے لگے تو یہ بھی ترک جماعت کا عذر ہے اور ایسی حالت میں نماز مکروہ تہزیبی ہے اور اگر تقاضا اتنا معمولی ہو کہ نماز سے توجہ نہ ہٹے تو یہ ترک جماعت کا عذر نہیں۔

۱۱۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِي قَدِ عَدَّتْ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَمِرَّ بِهَا الدَّمُ

بَابُ: اس مستحاضہ کا حکم جس کی مدت بیماری سے قبل متعین تھی

۶۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ لَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَكَّتْ إِلَيْهِ الدَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِنْظَرِي إِذَا آتَى فَرَأَيْتِ كَيْفَ تَصَلِّي فَاذَا مَرَّتْ قَرَأْ فَتَطْهَرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرَاءِ إِلَى الْقَرَاءِ.

۶۲۰: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خون جاری رہنے کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے پس تو دیکھتی رہ جب تیرے حیض کے دن آئیں تو نماز موقوف کر دے جب ایام حیض گزر جائیں تو پاکی حاصل کر (نہالے) پھر اگلے حیض تک نماز پڑھتی رہو۔

۶۲۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَابِسَةَ قَالَتْ جَاءَتْ لَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ فَأَدْعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَذَعِي الصَّلَاةَ وَ إِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْسِلِي عُنُقَكَ الدَّمَ وَ صَلِّي هَذَا حَدِيثٌ وَكِيعٌ.

۶۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول میں ایک عورت ہوں استحاضہ میں گرفتار پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا نہیں یہ تو رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے اس لئے جب حیض (کے دن) آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض (کے دن) گزر جائیں تو نماز کر نماز شروع کر دو۔

۶۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ إِمْلَاءُ عَلِيٍّ

۶۲۲: حضرت ام حبیبہ بنت حبش فرماتی ہیں کہ مجھے بہت

مَنْ كَتَابَهُ وَ كَانَ السَّائِلُ غَيْرِي أَنَا بِنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ
عُمَرَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَعْفَرٍ قَالَتْ كُنْتُ
أَسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً طَوِيلَةً قَالَتْ لَجِئْتُ إِلَى
النَّبِيِّ ﷺ اسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُهُ عِنْدَ أُخْتِي
زَيْنَبٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي عَلَيْكَ حَاجَةً قَالَ وَ
مَا هِيَ أَيْ هَتَاهُ قُلْتُ إِنِّي اسْتَحَاضُ حَيْضَةً طَوِيلَةً كَثِيرَةً وَ
قَدْ مَنَعْتَنِي الصَّلَاةَ وَ الصَّوْمَ فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَالَ أَنْعَتْ
لَكَ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ الدَّمُ قُلْتُ هُوَ أَكْثَرُ فَذَكَرَ نَحْوُ
خَبْرِي شَرِيكَ.

۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا
لَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ
يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي
أَسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا وَ لَكِنْ ذَعَى قَلْبُ
الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتُ تَحْضِيْنَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَبْرِيهِ
وَ قَلْبُهَا مِنْ الشَّهْرِ ثُمَّ اغْتَسَلِي وَ اسْتَشْفِرِي بِثَوْبٍ وَ
صَلِّي.

۶۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا
لَنَا وَ كَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ
بِنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَابِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا
ذَلِكَ عِرْقٌ وَ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ
مَحِيضِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ
عَلَى الْخَصِيرِ.

۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا لَا

زیادہ اور طویل خون آتا تھا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوتی تاکہ حالت بتا کر حکم معلوم کروں فرماتی ہیں
میں نے آپ ﷺ کو اپنی ہمیشہ ام المومنین حضرت زینبؓ
کے ہاں موجود پایا میں نے عرض کیا: مجھے آپ سے کوئی کام
ہے۔ فرمایا: اری! بتا کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے
بہت ہی زیادہ استحاضہ آتا ہے اور یہ مجھے نماز روزہ سے مانع
ہے۔ آپ مجھے اس دوران کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا میں
تمہیں گدی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ اس سے خون رک
جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اس سے بہت زیادہ ہے۔ پھر
اس کے بعد شریک کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

۶۲۳: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک خاتون نے
رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہنے لگی مجھے استحاضہ
آتا آتا ہے کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز موقوف
کردوں؟ فرمایا نہیں البتہ جتنے دن رات پہلے حیض آتا
تھا اس کی بقدر نماز موقوف کر دو۔ ابو بکر کی روایت میں
ہے مہینے میں حیض کے دنوں کی بقدر نماز موقوف کر دے
پھر نہالے اور لنگوٹ کس لے اور نماز پڑھ لے۔

۶۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ
بنت حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئیں اور عرض کی اے اللہ کے رسول مجھے استحاضہ آتا
آتا ہے کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز موقوف کر
دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس لئے کہ یہ تو رگ (کا
خون) ہے حیض نہیں صرف حیض کے دنوں میں نماز سے
بچو۔ پھر غسل کر لو اس کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کر لیا
کر و اگر چہ خون چٹائی پر ٹپکے۔

۶۲۵: حضرت عدی بن ثابتؓ سندہ روایت کرتے ہیں

لَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 خَلْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ اقْرَابِهَا
 ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيُ. وَضُوكِرَ فِي رُؤُوسِهَا وَتُصَلِّيُ.
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مستحاضہ حیض کے دنوں
 میں نماز موقوف کرے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے
 وضو کرے اور روزہ رکھے نماز پڑھے۔

خلاصہ البواب ☆ صاحب بحر الرائق نے فرمایا کہ مستحاضہ کی تین اقسام ہیں: (۱) مبتدئہ: یعنی وہ عورت جسے زندگی میں
 پہلی مرتبہ حیض شروع ہوا پھر استمرار دم و مسلسل خون شروع ہو گیا۔ (۲) معادہ: یعنی وہ عورت جسے کچھ عرصہ تک یا قاعدگی
 سے خون آتا رہا پھر استمرار دم شروع ہو گیا۔ پھر طریفین کے نزدیک کم از کم دو حیض باقاعدہ آنا ضروری ہے۔ (۳) متخیرہ: یعنی
 وہ عورت جو معادہ تھی پھر استمرار دم ہوا لیکن وہ اپنی عادت سابقہ بھول گئی۔ صاحب بحر الرائق نے فرمایا کہ متخیرہ کی تین
 قسمیں ہیں: (۱) متخیرہ بالعدو: یعنی وہ عورت جسے ایام حیض کی تعداد یاد نہ رہی کہ وہ پانچ دن یا سات دن یا اور کچھ۔ (ب)
 متخیرہ بالوقت: یعنی وہ عورت جسے وقت حیض یاد نہ رہا ہو کہ اول مہینہ تھا یا وسط شہر یا آخر مہینہ۔ (ج) متخیرہ بہیما: یعنی وہ عورت
 جو بیک وقت متخیرہ بالعدو بھی ہو اور متخیرہ بالوقت بھی ہو۔ حدیث باب میں معادہ کا ذکر ہے احناف کے نزدیک اس کا حکم یہ
 ہے کہ اگر ایام عادت پورے ہونے کے بعد بھی خون جاری رہے تو وہ دس دن پورے ہونے تک توقف کرے گی اگر دس
 دن سے پہلے پہلے خون بند ہو گیا تو یہ پورا خون حیض شمار ہوگا اور یہ سمجھا جائے گا کہ عادت بدل گئی۔ چنانچہ ان ایام کی نماز
 واجب نہ ہوگی۔ اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری رہا تو ایام عادت سے زیادہ تمام ایام کا خون استحاضہ قرار دیا جائے گا
 اور ایام عادت کے بعد جتنی نمازیں اس نے چھوڑ دی ہیں ان سب کی قضاء لازم ہوگی۔ حدیث باب کا یہی مطلب ہے اور
 مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی یہی احناف کے نزدیک صحیح ہے۔

۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا اخْتَلَطَ

عَلَيْهَا الدَّمُ فَلَمْ تَقِفْ عَلَى أَيَّامِ حَيْضَتِهَا

۶۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَغُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اسْتَحِضْتُ أُمَّ
 حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ
 سَبْعَ سِنِينَ فَشَكَّتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ
 هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَ إِنَّمَا هُوَ عَرُوقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ
 لَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْهَبَتْ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ
 فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تَصَلِّي وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي
 مِرْكَبٍ لِأَخِيهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى أَنْ حُمْرَةَ الدَّمِ
 لَتَغْلُو الْمَاءَ.
 ۶۲۶: ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت
 عبدالرحمن بن عوف کی اہلیہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات
 سال تک استحاضہ جاری رہا انہوں نے نبی ﷺ سے
 اس کی شکایت کی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے یہ
 تورگ (کا خون) ہے جب حیض آئے (یعنی حیض کے
 دن آئیں) تو نماز موقوف کر دو اور جب حیض ختم ہو
 جائے تو غسل کر لو اور وضو کرو حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ
 وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی پھر نماز ادا کرتیں اور وہ اپنی
 ہمیشہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے ایک لگن
 میں بیٹھ جاتیں حتی کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی۔

۱۱۷ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُكَرِ إِذَا
ابْتَدَأَتْ مُسْتَحَاضَةً أَوْ كَانَ لَهَا
أَيَّامُ حَيْضٍ فَتَسَيَّهَا

پس آپ: کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت
میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں
لیکن اسے یاد نہ رہیں

۶۲۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَبَانَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمْرِانِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ
حَمْنَةَ بِنْتِ جَعْفَرٍ أَنَّهَا اسْتَحِيضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي اسْتَحِيضْتُ حَيْضَةً مُنْكَرَةً شَدِيدَةً قَالَ
لَهَا اخْتِشِي كُرْسِيًا قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ أَشَدُّ مِن ذَالِكِ إِنِّي
أَتَيْتُ نَجْجًا قَالَ تَلْجَمِي وَتَحِيضِي فِي كُلِّ شَهْرٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ
بِسَبْعَةِ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اغْتَسِلِي غُسْلًا فَصَلِّي وَصُومِي
ثَلَاثَةَ وَعِشْرِينَ أَوْ أَرْبَعَةَ وَعِشْرِينَ وَأُخْرَى الظُّهْرَ وَ
قَلْبِي الْعَصْرَ وَاغْتَسِلِي لَهْمَا غُسْلًا وَأُخْرَى الْمَغْرِبَ وَ
عَجَلِي الْعِشَاءَ وَاغْتَسِلِي لَهْمَا غُسْلًا وَهَذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ
إِلَيَّ

۶۲۷ : حضرت حمزہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان کو
استحاضہ جاری ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے بے وقت
سخت زیادہ حیض آتا ہے۔ آپ نے ان سے فرمایا گدی
رکھ لو عرض کرنے لگیں کہ اس سے بہت زیادہ ہے وہ تو
بہت بہتا ہے۔ فرمایا لنگوٹ کس لے اور اللہ کو جیسے معلوم
ہے اس کے موافق چھ سات روز ہر ماہ میں حیض شمار کر پھر
غسل کر لے اور نماز پڑھ اور تیس یا چوبیس روزے رکھ
اور ظہر تا خیر سے اور عصر جلدی سے پڑھ اور ان دونوں
کے لئے ایک غسل کر لے اور مغرب تا خیر سے اور عشاء
جلدی سے پڑھ اور ان دونوں کے لئے ایک غسل کر اور
دونوں صورتوں میں سے یہ صورت مجھے زیادہ پسند ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ باب غسل میں جمع بین الصلوٰتین کا حکم ہے۔ بعض احناف کے نزدیک علاج پر محمول ہے لیکن
درحقیقت جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد کا حکم بھی اسی متخیرہ کے لیے ہے جس کے لیے غسل لکل صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔
حدیث باب میں : وَ هَذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ كِي تَشْرَحَ فِي شَرَا حِ كَا اِخْتِلَافِ هُوَا هِ۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت
حمزہ بن جحش کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے اصل حکم تو یہ ہے کہ غسل لکل صلوٰۃ (یعنی ہر نماز کے لیے غسل
کرو) لیکن اگر تمہیں اس میں دشواری ہو تو تم جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد بھی کر سکتی ہو جو مجھے سہولت کی وجہ سے
زیادہ پسند ہے۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ وہ وضو لکل صلوٰۃ ہے۔ اب مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے اصل حکم تو وضو لکل
صلوٰۃ ہے لیکن اگر تم جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد کر لو تو یہ بہتر ہے۔ امام طحاوی یہ بھی فرماتے ہیں کہ حمزہ بنت جحش
معاذہ تھیں۔ احناف نے اس کو ترجیح دی۔ ایک احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت حمزہ بنت جحش متخیرہ ہوں اور انہیں چھ دن کے
ایام حیض ہونے کا یقین ہو اور اس سے زیادہ میں انہیں شک ہو اس لیے چھ دن تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حائضہ
قرار دے کر نماز چھوڑنے کا حکم دیا اس کے بعد دس دن پورے ہونے تک ان پر غسل لکل صلوٰۃ واجب تھا اور امر ثانی میں
ان کے لیے تخفیف کی گئی اور جمع بین الصلوٰتین کی اجازت دی گئی اور سہولت کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو أَحَبُّ
الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ فرمایا۔

۱۱۸: بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي دَمِ الْحَيْضِ

يُصِيبُ الثَّوْبَ

۶۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَتَايَحِيُّ بْنُ سَعِيدٍ وَغَبَدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَا لَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزٍ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مُحَمَّدِ بْنِ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ وَالتِّدْرِ وَحُكِّيهِ وَتَوْبِضِيهِ.

۶۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَايَحِيُّ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْدِرِ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَتْ سُبُلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ الْفَرْصِيهِ وَاغْسِلِيهِ وَصَلِّي فِيهِ.

۶۳۰: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَتَايَحِيُّ وَهَبُ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ إِحْدَانَا لِحَيْضٍ ثُمَّ تَقَرَّصَ الدَّمُ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طَهْرِهَا فَتَغَيَّلَهُ وَتَضَعُ غَلِي سَائِرَهُ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ.

بَابُ: حَيْضِ كَاخُونِ كَيْزِ

پِر لگ جائے

۶۲۸: حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے تو؟ فرمایا: اسے پانی اور پیری کے پتوں سے دھو ڈالو اور کھریج ڈالو گوہل کی ہڈی کے ساتھ۔

۶۲۹: حضرت اسماء بنت سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے میں لگے ہوئے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اسے رگڑ کر دھولو اور اسے پہن کر نماز پڑھو۔

۶۳۰: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم میں کسی عورت کو حیض آتا پھر پاکی کے وقت وہ کپڑے سے خون کو رگڑ کر اتارتی پھر اسے دھوتی اور اپنے سارے بدن پر پانی بہا کر اسی میں نماز شروع کر دیتی۔

☆ خلاصہ الباب حیض کا خون ناپاک ہے کیونکہ قرآن پاک میں اذی سے تعبیر فرمایا گیا ہے اور بہت ساری احادیث میں اس کا نجس ہونا بیان ہوا ہے۔ دم حیض یا دم مسفوح میں اس کی نجاست پر ائمہ کا اتفاق ہے اس کے ازالہ کے احکام میں اختلاف ہے: (۱) امام ابوحنیفہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک دم قلیل معاف ہے اس کے ساتھ نماز پڑھے تو ادا ہو جائے گی جبکہ دم کثیر کا دھونا اور زائل کرنا واجب ہے۔ امام احمد ابن مبارک اور امام اہلق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعی کا قول قدیم بھی احناف کے مطابق ہے۔ البتہ قول جدید میں ان کے نزدیک دم حیض مطلق نجس ہے کچھ بھی معاف نہیں، قلیل مقدار بھی لگ جائے تو نماز نہ ہوگی۔ احناف کے نزدیک مقدار درہم سے زائد ہو تو نماز باطل اور اعادہ واجب ہے اور قدر درہم کے مساوی ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور قدر درہم سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی اور دھونا سنت ہے۔ امام احمد سے تین روایات منقول ہیں۔ ابن تہائم نے رائے مبتلی بہ پر موقوف والی روایت کو ترجیح دی۔ یعنی خود عورت اور مرد کو زیادہ محسوس ہوتا ہے تو کثیر ہے ورنہ قلیل ہے۔

۱۱۹ : بَابُ الْحَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

بَاب: حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے

۶۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قُصَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهَا أَنْ تَقْضِيَ
الْحَائِضُ الصَّلَاةَ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ أَحْرُورِيَّةُ أَنْتَ قَدْ كُنَّا
نَجِئُضُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهَرُ وَنَمْ
يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

۶۳۱: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَةُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَتْهَا عَنْ
عَوْرَتِ نِسَاءٍ سَأَلْنَهَا أَنْ تَقْضِيَ لِهِنَّ الصَّلَاةَ قَالَتْ لِهِنَّ
قُضِيَ مَا كُنَّ تَقْضِيْنَ لَهُنَّ وَأَمَّا مَا سَأَلْتِ عَنْهُنَّ فَهُنَّ
كُنَّ يَأْمُرُنَّ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ وَنَمْ يَأْمُرُنَّ بِقَضَاءِ
الْحَائِضِ الصَّلَاةَ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ أَحْرُورِيَّةُ أَنْتَ قَدْ
كُنَّا نَجِئُضُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
نَطْهَرُ وَنَمْ يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

☆ خلاصہ الباب: حیض کی حالت میں نماز معاف ہے اور اس کی قضا بھی نہیں اور روزہ بھی نہ رکھے لیکن اس کی قضا واجب ہے اس پر اجماع ہے۔ حروریہ: حروریہ کی طرف منسوب ہے یہ کوفہ میں ایک بستی تھی جو خوارج کا گڑھ تھا۔

۱۲۰ : بَابُ الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ

بَاب: حائضہ (ہاتھ بڑھا کر) مسجد سے کوئی

الْمَسْجِدِ

چیز لے سکتی ہے

۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبُهَمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ تَنَاوَلْتُ مِنَ الْخُمْرَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا خَائِضُ
فَقَالَ لَيْسَتْ خَائِضُكَ فِي يَدِكَ.

۶۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: مسجد سے مجھے چٹائی
دے دو۔ میں نے عرض کیا: میں حائضہ ہوں فرمایا: حیض
تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا
نَنَا وَ كَيْعُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَ أَنَا حَائِضٌ وَ هُوَ مُجَاوِرٌ
تَعْنِي مُتَبَكِّفًا فَتَغَسَّلَهُ وَ أَرْجَلَهُ

۶۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم بحالت استعاذت اپنے سر مبارک میرے قریب
کرتے در آنحالیکہ میں حائضہ ہوتی تو میں آپ کا سر
مبارک دھوتی اور کنگھی کرتی۔

۶۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحِيحٍ تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي خَجْرِي وَ أَنَا حَائِضٌ وَ
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

۶۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنا سر میری گود میں رکھ کر قرآن کی تلاوت
فرماتے۔

☆ خلاصہ الباب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مسجد نبوی علی صاحبہ التیمۃ والسلام سے متصل تھا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ کے اندر اپنا سر مبارک کر دیتے۔ حضرت عائشہ دھو دیتیں اور اس میں کنگھی کر دیتیں بہر حال حائضہ اپنا
ہاتھ مسجد میں داخل کر سکتی ہے۔

۱۲۱: بَابُ مَا لِلرَّجُلِ مَنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ

حَائِضًا

بَابُ: بیوی اگر حائضہ ہو تو مرد کے لئے

کہاں تک گنجائش ہے؟

۶۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ قَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَأْتِرَ فِي فُورٍ خِيضِهَا ثُمَّ يَبَاشِرُهَا وَ أَيْكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ.

۶۳۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم (ازواج) میں کوئی حائضہ ہوتی تو حیض کی شدت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ازار باندھنے کا حکم دے دیتے پھر اس کو اپنے ساتھ لٹا لیتے اور تم میں سے کون ہے جسے اپنے نفس پر اتنا قابو ہو جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر قابو تھا۔ (اس لئے جس میں قابو نہ ہو وہ ایسا بھی نہ کرے مبادا جماع میں مبتلا ہو جائے)۔

۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْتِرَ بِأَزَارٍ ثُمَّ يَبَاشِرُهَا.

۶۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم (ازواج مطہرات) میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی تو نبی ﷺ اسے ازار باندھنے کا حکم دیتے پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔

۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لِحَافِهِ فَوَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ مِنَ الْخِيضَةِ فَأَنْسَلْتُ مِنَ اللَّحَافِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنفِستِ قُلْتُ وَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ مِنَ الْخِيضَةِ قَالَ ذَلِكَ مَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَيَّ بِنَاتِ أَدَمَ قَالَتْ فَأَنْسَلْتُ فَأَصْلَحْتُ مِنْ شَأْنِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَى فَأَدْخِلِي مَعِي فِي اللَّحَافِ قَالَتْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ.

۶۳۷: حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ آپ کے لحاف میں تھی۔ مجھے وہی محسوس ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے یعنی حیض۔ میں جلدی سے لحاف سے نکل گئی تو رسول اللہ نے فرمایا: تمہیں خون آ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے وہی حیض محسوس ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے۔ فرمایا: آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں اللہ نے یہ لکھ دیا ہے۔ اُم سلمہؓ فرماتی ہیں میں جلدی سے گئی اپنے آپ کو درست کیا اور واپس آ گئی تو رسول اللہ نے مجھے فرمایا: میرے ساتھ لحاف میں آ جاؤ۔ فرماتی ہیں: میں آپ کے ساتھ لحاف میں ہو گئی۔

۶۳۸: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو قَنَا ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ

۶۳۸: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنی ہمشیرہ) حضرت اُم

حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حیض میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسے رہتی تھی؟ فرمانے لگیں: ہم میں سے ایک حیض کے شروع جوش کی حالت میں آدھی رات تک تہ بند باندھ لیتی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ جاتی۔

مُعَاوِيَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَأَلْتُهَا كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَيْضَةِ قَالَتْ كَانَتْ إِخْدَانًا لِي فَوْرَهَا أَوَّلَ مَا تَحِيضُ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِذَا رَأَى الْإِنْسَابَ فَيَحْدِيهَا ثُمَّ تَضْطَجِعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

پاب: حائضہ سے صحبت منع ہے

۱۲۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِتْيَانِ الْحَائِضِ

۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حائضہ کے پاس جائے یا عورت کے پیچھے کی راہ سے یا کاہن کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرے تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترے ہوئے (دین) کا انکار کیا۔

۶۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَكِيمِ الْأَثَرِيِّ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ آتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي ذُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ .

☆ خلاصہ الباب: مباشرت کا لغوی معنی جلد کو جلد کے ساتھ مس کرنا اور اصطلاحی معنی ہے جماع کرنا۔ حائضہ سے جماع تو با اتفاق امت حرام ہے حتیٰ کہ امام نوویؒ نے حیض کی حالت میں جماع حلال سمجھنے والے پر کفر کا حکم لگایا ہے لیکن استمتاع بما فوق الازار یعنی ازار سے اوپر نفع حاصل کرنا بالا جماع جائز ہے اور استمتاع بما تحت الازار یعنی ناف سے نیچے بغیر جماع کے نفع حاصل کرنا جمہور ائمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

پاب: جو حائضہ سے صحبت کر بیٹھے اس کا کفارہ

۱۲۳: بَابُ فِي كَفَّارَةِ مَنْ آتَى حَائِضًا

۶۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کے ساتھ بحالت حیض صحبت کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

۶۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَةً وَ هِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ .

☆ خلاصہ الباب: امام احمد امام اسحاق اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کے نزدیک صدقہ کا حکم وجوب پر محمول ہے یعنی قبول تو بہ تصدق کے بغیر ممکن نہیں اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ حیض کی ابتدا میں دینار اور آخر دم میں نصف دینار واجب ہوگا۔ جمہور کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے۔ آیت توبہ سے یعنی صرف توبہ اور استغفار کرے یا استجاب پر محمول ہے یعنی صدقہ کرنا مستحب ہے۔

پاب: حائضہ کیسے غسل کرے

۱۲۴: بَابُ فِي الْحَائِضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ

۶۴۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

۶۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا

فَسَأَلَ كَيْفَ قَالَ لَهَا وَكَانَتْ حَائِضًا انْقَضَى شَعْرُكَ
وَأَغْتَسَلِي قَالَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ انْقَضَى رَأْسُكَ.
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
ارشاد فرمایا: درآنحالیکہ وہ حائضہ تھیں کہ بال کھول کر
نہاتا۔

☆ خلاصہ الباب اس روایت سے معلوم ہوا کہ حیض کے غسل میں سر کھولنا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی
کہ دین کی بات پوچھنے میں شرم نہیں کرنی چاہیے۔ صحابیات بہت شرم اور حیاء والی خواتین تھیں لیکن مسائل پوچھنے میں شرم
نہیں کرتی تھیں۔

۶۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ سَمِعْتُ ضَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ أَسْمَاءَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْمَحِيضِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءً
هَا وَسِدْرَهَا فَتَطْهَرُ فَتُحَسِّنُ الطُّهُورَ أَوْ تَبْلُغُ فِي الطُّهُورِ ثُمَّ
تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهَا ذَلِكَ شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شَتُونَ
رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْضَةَ مُمْسِكَةٍ
فَتَطْهَرُ بِهَا قَالَتْ أَسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْفَ
أَطْهَرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطْهَرِي بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَتْ تُخْفِي ذَلِكَ تَتَّبِعِي بِهَا آثَرَ الدَّمِ
قَالَتْ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ
مَاءً هَا فَتَطْهَرُ فَتُحَسِّنُ الطُّهُورَ أَوْ تَبْلُغُ فِي الطُّهُورِ حَتَّى
تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهَا حَتَّى تَبْلُغَ شَتُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ
تُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا نَعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْبِيَاءِ لَمْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ
يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.

۶۳۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے
رسول اللہؐ سے غسل حیض کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا:
تم میں ایک پانی اور پیری کے پتے لے اور خوب اچھی
طرح پاکیزگی حاصل کرے پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر
اچھی طرح ملے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ
جائے۔ پھر اپنے بدن پر پانی بہائے پھر مشک لگا ہوا
چمڑے کا ٹکڑا لے اور اس سے پاکی حاصل کرے۔ اسماءؓ
نے کہا: اس سے کیسے پاکی حاصل کرے؟ فرمایا: سبحان
اللہ! اس سے پاکی حاصل کر لے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں
آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ خون کی جگہ پر اس کو پھیر لے اور
فرماتی ہیں کہ اسماءؓ نے رسول اللہؐ سے غسل جنابت کے
متعلق پوچھا۔ فرمایا: تم میں ایک اپنا پانی لے اور خوب
اچھی طرح پاکی حاصل کرے یہاں تک کہ اپنے سر پر
پانی ڈالے اور سر کو ملے تاکہ بالوں کی جڑوں میں پانی
پہنچ جائے پھر باقی بدن پر پانی ڈال لے۔ عائشہؓ فرماتی
ہیں کہ انصار کی عورتیں کیا خوب عورتیں ہیں۔ انہیں طبعی
حیادین کی سمجھ اور فقہ حاصل کرنے میں مانع نہ ہوئی۔

۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَوَاكِلَةِ الْحَائِضِ

وَسُورَهَا

باب: حائضہ کے ساتھ کھانا اور اس کے

بچے ہونے کا حکم

۶۳۳: أم المؤمنين سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

۶۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ

عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعْرِقُ الْعَظْمَ وَ أَنَا حَائِضٌ فَيَأْخُذُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعُ لَمَمَهُ حَيْثُ كَانَ قَمِيٌّ وَ اشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَأْخُذُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ لَمَمَهُ حَيْثُ كَانَ قَمِيٌّ وَ أَنَا حَائِضٌ.

میں بحالت حیض ہڈی چوستی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہڈی لے لیتے اور وہیں منہ لگاتے جہاں میرا منہ تھا اور پانی پیتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی لے کر وہیں سے پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۶۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا أَبُو الْوَلِيدِ تَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا لَا يَجْلِسُونَ مَعَ الْحَائِضِ فِي بَيْتٍ وَلَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ قَالَ لَذِكْرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَسَأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾ [البقرة: ۲۲۲] قُلْ هُوَ آذَى فَاغْتَرِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْجَمَاعَ.

۶۳۳: حضرت انس فرماتے ہیں کہ یہودی نہ حائضہ کے ساتھ ایک کمرے میں بیٹھتے اور نہ (اس کے ساتھ) کھاتے پیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور یہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرمائیے وہ گندگی ہے اس لئے عورتوں سے جدا رہو“ حیض میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صحبت کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔

۱۲۶: بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي اجْتِنَابِ الْحَائِضِ

پاب: حائضہ مسجد میں

المسجد

نہ جائے

۶۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا تَنَا أَبُو نُعَيْمٍ تَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ الْهَجْرِيِّ عَنْ مَخْدُوجِ الدُّهْلِيِّ عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ أَخْبَرْتَنِي أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُرْحًا هَذَا الْمَسْجِدِ لَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ إِنَّ الْمَسْجِدَ لَا يَجِلُّ لِجُنُبٍ وَلَا لِحَائِضٍ.

۶۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد کے صحن میں تشریف لائے اور باواز بلند فرمایا: مسجد حلال نہیں (یعنی ایسی حالت میں مسجد میں آنا) جنسی اور حائضہ کے لئے۔

۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَرَى بَعْدَ

پاب: حائضہ پاک ہونے کے بعد زرد اور

الطهر الصفرة والكذرة

خاک کی رنگ دیکھے تو

۶۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ النَّخَوِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يُرِيئُهَا بَعْدَ الطَّهْرِ قَالَ إِنَّمَا

۶۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پاکی کے بعد وہ رنگ دیکھے جو اسے شک میں ڈالے (کہ حیض ہے یا نہیں؟) فرمایا یہ ایک رگ یا کئی رگوں کا خون ہے۔ محمد

ہی عروق أو عروق قال مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى يُرِيدُ بَعْدَ الطَّهْرِ بَعْدَ الْغُسْلِ.

بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ پاکی کے بعد کا مطلب ہے کہ حیض سے پاک ہو کر غسل کرنے کے بعد۔

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ تَرَى الصُّفْرَةَ وَ الْكُدْرَةَ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

۶۳۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم زرد اور گلے رنگ کو کچھ بھی شمار نہ کرتے تھے (یعنی حیض نہ سمجھتے تھے)۔

عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّاشِيُّ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَ الْكُدْرَةَ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهَيْبٌ أَوْ لَا هُمَا عِنْدَنَا بِهِذَا.

باب: نفاس والی عورت کتنے دن بیٹھے

۱۲۸: بَابُ النَّفْسَاءِ كَمْ تَجْلِسُ

۶۳۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نفاس والی عورت (زیادہ سے زیادہ) چالیس روز بیٹھتی اور چھائیوں کی وجہ سے ہم چہرے پر ورس نامی گھاس کی مالش کرتی تھیں۔

۶۳۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ سَهْلٍ عَنْ مُمَةَ الْأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّفْسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَجْلِسُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَ كُنَّا نَطْلِي وَجُوهَنَا بِالْوَرَسِ مِنَ الْكَلْفِ.

۶۳۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی عورت کے لئے چالیس یوم مقرر فرمائے الا یہ کہ وہ اس سے پہلے پاکی دیکھے۔

۶۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْمُخَارِبِيُّ عَنْ سَلَامِ بْنِ سَلِيمٍ أَوْ سَلِيمِ شَكَّ أَبُو الْخَسَنِ وَأَظْنُّهُ هُوَ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ لِلنَّفْسَاءِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطَّهْرَ قَبْلَ ذَلِكَ.

خلاصہ الباب ☆ لِلنَّفْسَاءِ: صیغہ صفت ہے جس کے معنی نفاس والی عورت۔ من الكلف: کلف ان چھوٹے چھوٹے داغوں کو کہتے ہیں جو چہرے پر غسل نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں یہ سیاہ سرخ اور کبھی میا لے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ہماری زبان میں اسے چھائیاں کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چالیس روز تک بیٹھنے کی بناء پر چہرے پر چھائیاں پیدا ہو جاتی ہیں انہیں دور کرنے کے لیے ہم ورس کا پودا استعمال کرتے اور اسے چہرے پر ملا کرتے۔ اس پر اجماع ہے کہ نفاس کی اقل مدت مقرر نہیں۔ حتیٰ کہ نفاس کا بالکل نہ آنا بھی ممکن ہے۔ اکثر مدت امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری، ابن المبارک، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق کے نزدیک چالیس یوم ہے۔ حدیث باب ان کا استدلال ہے۔

باب: جو بحالت حیض بیوی سے

۱۲۹: بَابُ مَنْ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَ هِيَ

صحبت کر بیٹھا

حائض

۶۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

۶۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ

اگر کوئی بحالت حیض بیوی سے صحبت کر بیٹھتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے نصف اشرفی صدقہ کرنے کا حکم فرماتے۔

بَاب: حائضہ کے ساتھ کھانا

۶۵۱: حضرت عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: حائضہ کے ساتھ مل کر کھا سکتے ہو۔

بَاب: حائضہ کے کپڑے میں نماز

۶۵۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے میں آپ کے پہلو میں ہوتی میرے اوپر ایک چادر ہوتی اس کا کچھ حصہ آپ پر بھی ہوتا۔

۶۵۳: أم المؤمنین حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی تھا حالانکہ میں حائضہ تھی۔

☆ خلاصہ الباب حائضہ عورت کا کپڑا پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ بالقد لڑکی کو ہر وقت سر ڈھانپنا واجب ہے اور نماز میں سر ڈھانپنے کی زیادہ تاکید ہے بلکہ مردوں کے لیے بھی نماز اور غیر نماز میں سر ڈھانپنا آداب میں سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب آسودگی اور خوشحالی نصیب ہوئی تو پگڑیاں باندھتے تھے۔ آج کل مردوں نے بھی سرنگے رکھنے شروع کر دیئے۔ یہ وقار کے خلاف ہے اور تنگے سر نماز پڑھنے کی عادت بنا لینا تو آداب نماز کے خلاف ہے۔ سلف صالحین کی پیروی اور تقلید میں بہت خوبی ہے۔

بَاب: لڑکی جب بالغ ہو جائے تو دوپٹہ

کے بغیر نماز نہ پڑھے

۶۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کی ایک باندی چھپ گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بالغ ہو

عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ أَمْرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِبَيْضِ دِينَارٍ.

۱۳۰: بَابُ فِي مُوَآكَلَةِ الْحَائِضِ

۶۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْخَارِثِ عَنْ خِرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُوَآكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَابْكُلْهَا.

۱۳۱: بَابُ فِي الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ

۶۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا وَبِكَيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَى مِرطَأِي وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ.

۶۵۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ لَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِرطَأُ بَعْضُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهَا بَعْضُهُ وَهِيَ حَائِضٌ.

۱۳۲: بَابُ إِذَا حَاضَتِ الْجَارِيَةُ لَمْ تُصَلِّ إِلَّا

بِحِمَارٍ

۶۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا وَبِكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاجْتَبَأَتْ مَوْلَاةً لَهَا

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حَاضَتْ؟ فَقَالَ نَعَمْ فَشَقَّ لَهَا مِنْ عِمَامَتِهِ
فَقَالَ اخْتَمِرِي بِهَذَا.

گئی ہے؟ عرض کیا: جی! آپ نے اپنی پگڑی میں سے
پھاڑ کر ان کو دیا اور فرمایا: دوپٹہ کے طور پر استعمال کر لو۔
۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹہ کے قبول نہیں
فرماتے۔

۶۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَأَبُو النُّعْمَانِ
قَالَا تَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ
صَفِيَّةِ بِنْتِ الْخَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ
اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِحِمَارٍ.

پاؤ: حائضہ مہندی لگا سکتی ہے

۱۳۳: بَابُ الْحَائِضِ تَخْتَضِبُ

۶۵۶: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے سیدہ
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حائضہ مہندی لگا سکتی ہے؟
فرمانے لگیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوئیں اور
مہندی لگاتی تھیں آپ ہمیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

۶۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا حجاج تَنَا يَزِيدُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ تَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ
تَخْتَضِبُ الْحَائِضُ؟ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ
نُخْتَضِبُ فَلَمْ يَكُنْ يَنْهَانَا عَنْهُ.

پاؤ: پٹی پر مسح

۱۳۴: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ

۶۵۷: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے
ہیں کہ میرا ایک پہنچا ٹوٹ گیا (تو پلستر کروالیا) میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس مسئلے کے متعلق) دریافت
کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پٹی پر مسح کرنے کا
حکم دیا۔

۶۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا
إِسْرَائِيلَ عَنْ عُمَرُو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ الْكَسْرُثُ إِخْدَى زُنْدَى
فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ قَالَ أَبُو
الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ أَنبَانَا الدَّبْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَحْوَهُ.

پاؤ: لعاب کپڑے کو لگ جائے تو

۱۳۵: بَابُ اللَّعَابِ يُصِيبُ الثُّوبَ

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین بن علی
رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور ان
کا لعاب بہ کر آپ کو لگ رہا ہے۔

۶۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعَعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حَامِلًا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَ
لُعَابُهُ يَسِيلُ عَلَيْهِ.

پاؤ: برتن میں کلی کرنا

۱۳۶: بَابُ الْمَجِّ فِي الْإِنَاءِ

۶۵۹: حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس ڈول لایا گیا

۶۵۹: حَدَّثَنَا سُورِيُّ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
مُسْعِرِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ تَنَا أَبُو أُسَامَةَ

آپ نے کلی کے لئے اس میں سے پانی لیا اور ڈول میں
ہی کلی کی کستوری کی مانند یا اس سے بھی نفس خوشبو تھی اور
ڈول سے باہر ناک نکلی۔

۶۶۰: حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد تھا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنویں کے ڈول
میں کلی کی تھی۔

پاؤں: اپنے بھائی کا ستر دیکھنے سے ممانعت

۶۶۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: ایک عورت دوسری عورت کا ستر بھی نہ دیکھے اور ایک
مرد دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے۔ (یعنی صنف مخالف ہی نہیں
صنف مشترک سے بھی احتیاط بہتر صورت لازم ہے۔)

۶۶۲: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں
میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر پر
نگاہ نہ ڈالی۔

(فی الزوائل لهذا اسناد ضعیف)

خلاصہ الباب ☆ اس پر اتفاق ہے کہ ستر یعنی شرمگاہ کا دیکھنا گناہ ہے۔ اس کے علاوہ ران، گھٹنے اور ناف کے دیکھنے
میں اختلاف ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ نہ دیکھے اور عورت دوسری عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔

پاؤں: جس نے غسل جنابت کر لیا پھر جس

میں کوئی جگہ رہ گئی جہاں پانی نہ لگا وہ کیا کرے
۶۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا پھر ایک
خشک نشان دیکھا جہاں پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے بال دبائے اور اس (خشک رہ جانے
والی) جگہ کو تر کر دیا۔

۶۶۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد

عَنْ مَسْعُورٍ عَنْ عَبْدِ الْجُبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ ﷺ أَبِي يَذُلُّو فَمَضَمَضَ مِنْهُ فَمَجَّ فِيهِ مَسْكَأَ أَوْ
أَطْيَبَ مِنَ الْمَسْكِ وَاسْتَثَّرَ حَارِجًا مِنَ الذَّلْوِ.

۶۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ قَدْ عَقَلَ وَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فِي ذَلْوٍ مِنْ بَيْرِهِمْ

۱۳۷: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَرَى عَوْرَةَ أَخِيهِ

۶۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ
عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْظُرِ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يَنْظُرِ
الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ.

۶۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَوْلَى لِعَائِشَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَطُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَبُو نُعَيْمٍ يَقُولُ عَنْ مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ.

۱۳۸: بَابُ مَنْ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَقِيَ مِنْ
جَسَدِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ كَيْفَ يَصْنَعُ

۶۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ
قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا أَنبَانَا مُسْلِمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ
الرَّحْبِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ
مِنَ الْجَنَابَةِ فَرَأَى لُمْعَةً لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَقَالَ بِمَجْمَعِهِ فَبَلَّهَا
عَلَيْهَا قَالَ اسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ فَعَصَرَ شَعْرَهُ عَلَيْهَا.

۶۶۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مُحَمَّدِ

ابن عبید اللہ عن الحسن بن سعید عن ابيه عن علي قال جاء رجل الى النبي ﷺ فقال اني اغتسلت من الجنابة و صليت الفجر ثم اصبحت فرأيت قد ر موضع الظفر لم يصبه الماء فقال رسول الله ﷺ لو كنت مسحت عليه بيديك اجزأك.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے غسل جنابت کر کے نماز صبح ادا کی پھر دن کی روشنی ہوئی تو دیکھا کہ ناخن کی بقدر جگہ کو پانی نہیں لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہاں اپنا ہاتھ پھیر دیتے تو تمہارے لئے کافی ہو جاتا۔

☆ خلاصہ الباب ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غسل کرتے وقت جسم کا کوئی حصہ یا جگہ خشک رہ جائے تو دوبارہ غسل یا وضو کرنا ضروری نہیں، اس خشک جگہ کو دھولینا کافی ہے۔

۱۳۹: باب من توضأ فترك موضعاً لم

يصبه الماء

باب: جس نے وضو کیا اور کچھ جگہ چھوڑ دی

پانی نہ پہنچایا

۶۶۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ مَوْضِعَ الظُّفْرِ لَمْ يَصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعْ فَأَحْسِنِ وُضُوءَكَ.

۶۶۵: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی ﷺ کے پاس وضو کر کے آیا اور اس نے ناخن برابر جگہ چھوڑ دی جہاں پانی نہیں پہنچایا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: واپس جاؤ خوب عمدگی سے وضو کرو۔

۶۶۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَدَمَيْهِ قَامِرَةً أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ قَالَ فَرَجَعَ.

۶۶۶: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ اس نے وضو کیا اور پاؤں میں ناخن کے برابر جگہ چھوڑ دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضو اور نماز دہرانے کا حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ واپس چلا گیا (اور اس نے وضو کر کے نماز دہرائی)۔

کتاب الصلوة

۱: أَبْوَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

بَاب: نماز کے اوقات کا بیان

۶۶۷: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نمازوں کے اوقات کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: آج اور کل ہمارے ساتھ نماز پڑھو جب سورج ڈھلا تو آپؐ نے بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر آپؐ نے حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی پھر حکم دیا تو نماز عصر قائم فرمائی حالانکہ سورج بلند سفید اور صاف تھا۔ پھر حکم دیا تو مغرب قائم کی جبکہ سورج چھپا پھر حکم دیا تو عشاء قائم کی جو نبی شفق غائب ہوئی پھر حکم دیا تو فجر اس وقت قائم کی جب فجر طلوع ہوئی۔ دوسرے دن بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان ظہر دی۔ آپؐ نے ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھی اور خوب ٹھنڈے وقت میں پڑھی پھر عصر پڑھی جبکہ سورج بلند تھا لیکن کل کی یہ نسبت عصر تاخیر سے پڑھی پھر مغرب پڑھی شفق غائب ہونے سے قبل اور عشاء پڑھی رات کا ایک تہائی حصہ گزرنے کے بعد اور فجر پڑھی اور خوب روشنی میں فجر ادا کی۔ پھر فرمایا رسول اللہؐ نے نماز کے اوقات کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا: میں ہوں اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا: تمہاری نمازوں کے اوقات وہی ہیں جو تم نے دیکھ لئے۔

۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَرْزُقِيُّ أَنبَانَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيقِيُّ تَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّى مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ العَصْرَ وَ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيَضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ المَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ العِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اليَوْمِ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَذَّنَ الظُّهْرَ فَأَبْرَدَهَا وَ أَنْعَمَ أَنْ يُبْرَدَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى العَصْرَ وَ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ آخِرَهَا فَوْقَ اليَدِي تَكَانَ فَصَلَّى المَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَ صَلَّى العِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ وَ صَلَّى الفَجْرَ فَاسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ صَلَواتِكُمْ مَا زَأَيْتُمْ.

خلاصہ الباب ☆ اس بات پر تمام اہل سیر و حدیث متفق ہیں کہ پانچوں نمازوں کی فرضیت لیلۃ الاسراء میں ہوئی البتہ لیلۃ الاسراء کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے کہ وہ کونسے سن میں ہوئی۔ چنانچہ ۵ نبوی سے لے کر ۱۰ نبوی تک مختلف اقوال ہیں۔ جمہور ۵ نبوی کے قائل ہیں۔ پھر اس میں کلام ہوا کہ لیلۃ الاسراء سے پہلے کوئی نماز فرض تھی یا نہیں؟ اکثر علماء کا خیال ہے کہ صلوات خمسہ (پانچ نمازوں) سے پہلے کوئی نماز فرض نہ تھی لیکن امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نماز تہجد اس سے پہلے

کہ آپ نے نماز ظہر ایسے وقت میں پڑھی جبکہ ٹیلوں کا سایہ ایک سہل ہو گیا۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس معاملہ میں صحیح یہی ہے کہ مابین المسلمین کا وقت مشترک بین الظہر والعصر ہے اور معذورین اور مسافروں کے لیے خاص طور پر اس وقت میں دونوں نمازیں جائز ہیں۔

۶۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْبَصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى مَيْلِ غُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِعَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْرَجَ غُمَرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيْلَ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ غُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اإَعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْتَسِبُ بِأَصَابِعِهِ خُمْسَ صَلَوَاتِ

۶۲۸: حضرت ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کی چادر پر بیٹھے ہوئے تھے جب وہ مدینہ کے امیر تھے۔ انکے ساتھ عروہ بن زبیر (مشہور فقیہ تابعی) بھی تھے تو عمر بن عبدالعزیز نے عصر ڈراتا خیر سے ادا کی تو عروہ نے ان سے کہا: سنو! جبریل تشریف لائے اور رسول اللہ کے آگے نماز پڑھی (امامت کرائی)۔ تو عمر نے ان سے کہا: عروہ! سوچو کیا کہہ رہے ہو؟ عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ابو مسعود کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ جبریل تشریف لائے انہوں نے میری امامت کی میں نے انکے ساتھ (انکی اقتداء

میں) نماز ادا کی پھر نماز ادا کی پھر نماز ادا کی پھر نماز ادا کی اپنی انگلی سے پانچوں نمازیں شمار کیں۔

خلاصہ الباب ☆ یہاں سے نماز کے اوقات مستحبہ کا بیان ہے۔ موافقت مستحبہ کے بارے میں امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ ہر نماز میں تعجیل (جلدی پڑھنا) افضل ہے سوائے عشاء کے۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر نماز میں تاخیر افضل ہے سوائے مغرب کے۔ غلّس کے لغوی معنی ظلمت اللیل کے ہیں اور اس کا اطلاق اس اندھیرے پر ہوتا ہے جو طلوع فجر کے بعد کچھ دیر تک چھایا رہتا ہے۔ یہاں وہی اندھیرا مراد ہے۔ اس حدیث سے استدلال کر کے امام شافعی، امام احمد اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ یہ فرماتے ہیں کہ فجر میں تغلیس افضل ہے لیکن حنفیہ اور مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ فجر میں اسفار افضل ہے البتہ امام محمد سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ غلّس میں ابتداء کر کے اسفار میں ختم کرنا افضل ہے اور اس روایت کو امام طحاوی نے اختیار کیا ہے۔ حدیث باب کا جواب حنفیہ کی طرف سے یہ دیا گیا ہے کہ درحقیقت لفظ "من الغلّس" حضرت عائشہ کا لفظ نہیں بلکہ ان کا قول: "ما عرفن" پر ختم ہو گیا اور ان کا منشاء یہ تھا کہ عورتیں چادروں میں لپیٹی ہوئی آتی تھیں۔ اس لیے انہیں کوئی پہچانتا نہیں تھا۔ کسی نے یہ سمجھا کہ نہ پہچانتے کا سبب اندھیرا تھا اس لیے "من الغلّس" کا لفظ بڑھا دیا۔ گویا یہ اداج من الراوی ہے۔ اس کی دلیل حدیث باب بھی ہے اور امام طحاوی نے یہ روایت بھی بغیر لفظ من الغلّس کے نقل کی ہے۔ حنفیہ کے دلائل میں سے حدیث باب: ۲۷۲ ہے اور نسائی کی روایت بسند صحیح ان الفاظ سے مروی ہے: ((ما سفرتم بالصبح فانه اعظم للاجر)) اور ابن حبان سے اس طرح روایت کیا ہے: اصبحوا بالصبح فانکم کما اصبحتم بالصبح کان اعظم لاجورکم۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ جتنا زیادہ اسفار کرو گے اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا حالانکہ فجر کا واضح ہونا ایک مرتبہ ہو جائے تو اس کے بعد اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو بزرہ سلمیٰ کی ایک طویل روایت ہے جس

میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ((وكان ينفلت من صلوة الفداة حين يعرف الرجل جلسه - مطلب یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے کو پہچانتا تھا۔ واضح رہے کہ مسجد نبوی کی دیواریں چھوٹی تھیں اور چھت نیچی تھی لہذا اس کے اندر ہم نشین کو پہچانا اسی وقت ممکن تھا جب باہر اسفار ہو چکا ہو۔ ۳) مجتم طبرانی، کامل ابن عدی، مصنف علیہ الرزاق، مستدرک حاکم وغیرہ میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نور بصلوة الصبح حتی یعر القوم مواقع نبلهم من الاسفار اے بلال صبح کی نماز میں روشنی کر۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے تیروں کے گرنے کی جگہیں دیکھ لیں روشنی کی وجہ سے۔ ۴) شیخین نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت کی تخریج کی ہے جسے ابوداؤد نے ذکر کیا ہے۔ اس میں لفظ قبل وقتہا ہے جس سے باتفاق متاد وقت سے قبل مراد ہے۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ مزدلفہ کی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز غس ادا کی تھی۔ حضرت ابن مسعود اس کو وقت سے پہلے قرار دے رہے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت اسفار میں نماز پڑھنے کی تھی۔ حنفیہ کی وجہ ترجیح یہ بھی ہے کہ ان کے استدلال تو لی بھی ہیں اور فعلی بھی۔ بخلاف شوافع کے استدلال کے کہ وہ صرف فعلی ہیں جبکہ قولی حدیث راجح ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اسفار اور تغلیس کے باب میں تعارض حدیث کے رفع کا ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ اسفار افضل ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قولی روایت میں جو حضرت رافع سے مروی ہے کہ اس کا حکم دیا ہے لیکن عملاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غس میں بھی بکثرت نماز پڑھی ہے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ تقریباً تمام صحابہ نماز تہجد کے عادی تھے اور جہاں تہجد پڑھنے والوں کی اتنی کثرت ہو وہاں ان کی سہولت کی خاطر تغلیس ہی بہتر ہے جیسا کہ خود حنفیہ کے نزدیک رمضان میں تغلیس بہتر ہے۔

باب: نماز فجر کا وقت

۲: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

۶۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اہل ایمان عورتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتیں پھر اپنے گھروں کو واپس آتیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی ہمیں پہچان نہ سکتا۔

۶۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِهِنَّ فَلَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ تَعْنِي مِنَ الْغَلَسِ.

۶۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت: ”اور فجر کا قرآن بلاشبہ فجر کے قرآن میں حاضر ہوتے ہیں“ (الاسراء: ۷۸) کی تفسیر میں نقل کیا کہ دن اور رات کے فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں۔

۶۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنِ اسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ قَنَا ابْنُ أَبِي الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَلَا عَمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ﴿هُوَ قُرْآنُ الْفَجْرِ إِنْ قُرْآنُ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [الاسراء: ۷۸] قَالَ تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

۶۷۱: حضرت معیث بن سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے

۶۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَنَا الْوَلِيدُ

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ اندھیرے میں نماز صبح ادا کی جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے حضرت ابن عمرؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: یہ کیسی نماز ہے؟ فرمانے لگے: یہ ویسی ہی نماز ہے جیسی ہم رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ و عمرؓ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو عثمانؓ نے روشنی میں پڑھنا شروع کی۔

۶۷۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز روشنی میں ادا کیا کرو کیونکہ اس سے تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

پہا پ: نمازِ ظہر کا وقت

۶۷۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۶۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی نماز جسے ظہر کہتے ہو اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۶۷۵: حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ریت کی گرمی کی شکایت کی۔ آپؐ نے اس شکایت کا لحاظ نہ فرمایا۔

۶۷۶: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے لیکن اس کی سند میں مالک طائی غیر معروف ہے اور معاویہ میں ضعف ہے۔

بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا تَهَيْبُ بْنُ يَرْبُوعٍ الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا مُغِيثُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الصُّبْحَ بَقَلَسٍ فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هَذِهِ صَلَاتُنَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا طَعَنَ عُمَرُ أَصْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ.

۶۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَجَدَّهُ بَدْرِي يُخْبِرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لُبَيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ لِلْأَجْرِ أَوْ لِأَجْرِكُمْ.

۳: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ بِسْمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا ذَخَصَتِ الشَّمْسُ.

۶۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الْهَجِيرِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الظُّهْرَ إِذَا ذَخَصَتِ الشَّمْسُ.

۶۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْجِكْنَا قَالَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا عَوْفُ نَحْوَهُ.

۶۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ شَكُونَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْجِكْنَا.

(فی اسنادہ مقال مالک الطائی لا يعرف و معاویہ فیہ لین)

۴: بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي

شِدَّةِ الْحَرِّ

۶۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ تَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

(فی الزوائد: اسنادہ صحیح)

۶۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۸۰: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُتَّصِرِ الْوَاسِطِيُّ تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ بِالْهَاجِرَةِ فَقَالَ لَنَا أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّقِيقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ.

بَابُ: سَخْتِ گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرنا

(یعنی ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا)

۶۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی تیزی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی میں شدت آجائے تو ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۷۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۸۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر دوپہر کو ادا کرتے تھے۔ آپ نے ہمیں فرمایا نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے امام شافعی استحباب تعجیل ظہر کے قائل ہیں۔ حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک سردی میں تعجیل اور گرمی میں تاخیر افضل ہے۔ حنفیہ کے نزدیک احادیث باب سردی کے زمانہ پر محمول ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ سردی کے زمانہ میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنی چاہیے اور از روئے مذکورہ احادیث مبارکہ کے گرمی کے زمانہ میں تاخیر افضل ہے۔ بخاری اور ترمذی کی حدیث کی بناء پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب سردی کا زمانہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی پڑھتے اور جب گرمی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔ یہ روایت صحیح اور صریح ہے

اور اس سے تمام روایات میں اچھی طرح تطبیق ہو جاتی ہے۔ امام بخاری نے اس مفہوم کی متعدد روایات اپنی صحیح بخاری میں نقل کی ہیں۔ واضح رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ سفر و حضر دونوں میں تاخیر کی تھی۔

بَاب: نمازِ عصر کا وقت

۵: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۶۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَيْثُ قَلْبُهَا يَذْهَبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

۶۸۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے جبکہ سورج بلند اور روشن ہوتا پھر جانے والا عوالی تک چلا جاتا پھر بھی سورج بلند ہوتا۔

خلاصہ الباب ☆ لَمْ يُظْهِرْهَا الْفَيْءُ مِنْ جُجُزٍ: يُظْهِرُ ظَهْرُكَ لَكَ لَا يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِمَّا يَكُونُ فِيهِ الظُّلُّ. باب فتح سے اس کے معنی ہیں پشت پر چڑھنا۔ مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت عصر کی نماز پڑھی جبکہ دھوپ حضرت عائشہ کے حجرہ کے فرش پر تھی اور حجرہ پر نہیں چڑھی تھی۔ اس حدیث کو شافعیہ عصر کی نماز جلدی پڑھنے پر بطور تائید کے پیش کرتے ہیں لیکن اگر اس پر غور کیا جائے تو اس سے استدلال تام نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ لفظ حجرہ ایسی عمارت کو کہتے ہیں جس پر چھت نہ ہو اور کبھی کبھی چھت والی عمارت کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں دونوں احتمال ہیں اگر چھت والا کمرہ مراد ہو تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں دھوپ کے اندر آنے کا راستہ صرف دروازہ ہی ہو سکتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے کا دروازہ مغرب میں تھا لیکن چونکہ چھت نیچی تھی اور دروازہ چھوٹا تھا اس لیے اس میں دھوپ اسی وقت اندر آ سکتی ہے جبکہ سورج مغرب کی طرف کافی نیچے آ چکا ہو۔ لہذا یہ حدیث حنیفہ کے مسلک کے مطابق تاخیر عصر کی دلیل ہوئی نہ کہ تعجیل کی۔ اگر اس سے عمارت بغیر چھت کے مراد لی جائے جیسا کہ علامہ سمودی نے وفاء الوفاء باخبار رد المصطفیٰ فرمایا کہ اس حدیث میں حجرہ سے مراد چھت کے بغیر عمارت ہے۔ اس صورت میں دھوپ کے حجرہ میں آنے کا راستہ چھت کی طرف سے ہوگا لیکن چونکہ دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے سورج بہت دیر تک حجرہ کے اوپر رہتا تھا اور دھوپ کا دیوار پر پڑھنا بالکل آخری وقت ہی ہوتا تھا۔ اس لیے اس سے تعجیل پر استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ تاخیر عصر کے استحباب پر حنیفہ کی دلیل حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور مسند احمد میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس سے تاخیر عصر کا استحباب معلوم ہوا۔ احناف کی اور دلیل معجم طبرانی میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا اثر ہے کہ وہ نماز عصر تاخیر سے پڑھتے تھے۔

۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي خُجْرَتِي لَمْ يُظْهِرْهَا الْفَيْءُ بَعْدَ

۶۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی جبکہ دھوپ میرے حجرے میں تھی ابھی سایہ حجرے کے اوپر نہیں چڑھا تھا۔

بَاب: نمازِ عصر کی نگہداشت

۶: بَابُ الْمُحَافِظَةِ عَلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ

۶۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ تَنَا خَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

۶۸۴: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ

آن رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ بَيْوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى.

خندق کے روز فرمایا: اللہ تعالیٰ کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روک رکھا۔

۶۸۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَقَوُّهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کے گھر والے اور مال ہلاک کر دیا گیا۔

۶۸۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو وَتَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَكِيمٍ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَبَسَ الْمُشْرِكُونَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ خَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبَيْوتَهُمْ نَارًا.

۶۸۶: حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جنگ خندق میں) مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے روک رکھا حتیٰ کہ سورج چھپ گیا تو آپ نے فرمایا انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روکا اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔

☆ خلاصہ الباب نماز عصر صلوٰۃ الوسطیٰ ہے اور صلوٰۃ الوسطیٰ کے بارہ میں قرآن کریم میں بہت تاکید ہے۔ نماز کا ضائع کرنا بال بچوں کی وجہ سے یا مال و دولت کے لالچ سے ہوتا ہے گویا کہ سارا مال اور اہل و عیال ختم ہو گئے ہیں۔

۷: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب: نماز مغرب کا وقت

۶۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ تَنَا أَبُو النَّجَّاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ نَبِيهِ.

۶۸۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مغرب پڑھتے پھر ہم میں سے کوئی واپس آتا تو وہ اپنے تیر گرنے کے مقام کو دیکھ لیتا۔ (یعنی اندھیرا اتنا کم چھایا ہوتا)۔

۶۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الرَّعْفَرَانِيُّ تَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَحْوَهُ.

۶۸۸: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج پروے کے پیچھے چھپ جاتا۔

۶۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى التَّنَائِي

۶۸۹: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے

۶۸۹: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک مسلسل فطرت پر قائم رہے گی جب تک نماز مغرب کو اتنا مؤخر نہ کرے کہ ستارے گھنے ہو جائیں۔

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ فرماتے سنا کہ بغداد میں اہل فن حضرات کو اس حدیث میں اضطراب ہوا تو میں اور ابو بکر عین عوام بن عباد بن عوام کے پاس گئے انہوں نے ہمیں اپنے والد کی بیاض دکھائی اس میں بھی یہ حدیث تھی۔

باب: نماز عشاء کا وقت

۶۹۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گرانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو عشاء تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔

۶۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گرانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نماز عشاء کو تہائی رات تک یا آدھی رات تک مؤخر کرتا۔

۶۹۲: حضرت انس بن مالک سے پوچھا گیا کہ کیا نبی نے انگشتری پہنی؟ فرمایا جی۔ آپ نے نصف شب کے قریب تک نماز عشاء مؤخر فرمائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف چہرہ کیا اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے انتظار میں رہے مسلسل نماز ہی میں رہے حضرت انس فرماتے ہیں کہ (اس وقت) آپ کی انگشتری کی چمک اب بھی گویا میری نگاہوں کے سامنے ہے۔

۶۹۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی پھر باہر تشریف نہ لائے حتیٰ کہ (تقریباً) آدھی رات گزر گئی

عَبَادُ بْنُ الْعَوَامِ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ حَتَّى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ بَعْدَ ذَلِكَ فَذَهَبْتُ أَنَا وَابُو بَكْرٍ الْأَعْيُنِيُّ إِلَى الْعَوَامِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَامِ فَأَخْرَجَ إِلَيْنَا أَصْلَ آيَةِ إِذَا الْحَدِيثُ فِيهِ.

۸: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۶۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْتَهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ.

۶۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْتَهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ.

۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ حَيَاتِمًا قَالَ نَعَمْ أَخْرَجْتُ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا نَتَظَرُّمُ الصَّلَاةَ قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَاتِبِي أَنْظَرُوا إِلَيَّ وَبَيْضُ خَاتِمِهِ.

۶۹۳: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ

پھر تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم مسلسل نماز ہی میں رہے۔ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے اور اگر (تم میں) تا تو ان اور بیمار نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ نصف شب تک نماز مؤخر کروں۔

باب: آبر میں نماز جلدی پڑھنا

۶۹۳: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابر کے دن نماز میں جلدی کرو کیونکہ جس کی عصر کی نماز رہ گئی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

☆ خلاصہ الباب: حنفیہ حضرات کہتے ہیں کہ عشاء کی تا خیر تلیک لیل تک افضل ہے۔ یہ رات کا حصہ اول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا انتظار کرنے والے کو یا نماز ہی میں ہیں۔ نماز کا انتظار بہت فضیلت والا ہے اور اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

باب: نیند کی وجہ سے یا بھولے سے جس کی نماز رہ گئی؟

۶۹۵: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اُس مرد کے متعلق جس کی نماز بھولے سے یا سوتے رہنے کی وجہ سے چھوٹ جائے؟ فرمایا: جب یاد آئے (یا بیدار ہو) تو پڑھ لے۔

☆ خلاصہ الباب: اس مسئلہ میں ائمہ ثلاثہ کا مسلک یہ ہے کہ قضاء نماز ٹھیک اُس وقت پڑھنا ضروری ہے جب آدمی نیند سے بیدار ہو یا اسے یاد آئے۔ یہاں تک کہ طلوع وغروب اور استواء کے اوقات مکروہ میں بھی یہ حضرات ان احادیث کو جن میں اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس عموم سے مخصوص مانتے ہیں۔ ان کے برخلاف حنفیہ کے نزدیک قضاء کا وجوب موسع ہوتا ہے۔ یعنی یاد آنے اور جاگنے کے بعد کسی بھی وقت نماز پڑھی جاسکتی ہے لہذا اوقات مکروہ میں اس کی ادائیگی درست نہیں۔ حنفیہ احادیث ((النہی عن الصلوٰۃ فی الاوقات المکروہۃ)) یعنی اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث باب کو ان احادیث سے تخصیص مانتے ہیں۔ حنفیہ کی وجہ ترجیح یہ ہیں: (۱) حدیث باب کی عملی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ التعویس کے واقعہ میں بیان فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث تعریس اس واقعہ میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ اس میں یہ تصریح موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

حتى ذهب شطر الليل فخرج فصلي بهم ثم قال ان الناس قد صلوا وناموا و انتم لم تزالوا هي صلاة ما نظرتكم الصلاة و لولا الضعيف و السقيم اخبت ان اؤخر هذه الصلوة الى شطر الليل.

۹: بَابُ مِيقَاتِ الصَّلَاةِ فِي الْغَيْمِ

۶۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا لَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ بَرْزِيذَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ قَالَتْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ فِي غَزْوَةٍ فَقَالَ بَكَرُوا بِالصَّلَاةِ فِي الْيَوْمِ الْغَيْمِ فَاِنَّهُ مِنْ فَاتِنَةِ الْعَصْرِ حِطَّ عَمَلُهُ.

۱۰: بَابُ مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ اَوْ نَسِيَهَا

۶۹۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثنا حَجَّاجٌ ثنا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَغْفُلُ عَنِ الصَّلَاةِ اَوْ يَرْقُدُ عَلَيْهَا قَالَ يُصَلِّيْهَا اِذَا ذَكَرَهَا

بیدار ہوتے ہی وہاں نماز پڑھنے کے بجائے وہاں سے سفر کر کے کچھ آگے تشریف لے گئے اور وہاں نماز ادا فرمائی جبکہ سورج کافی بلند ہو چکا تھا۔ (۲) احادیث النہی عن الصلوٰۃ فی الاوقات المکروہۃ معناتواتر ہیں اور ان اوقات میں ہر قسم کی نماز کو ناجائز قرار دیا گیا ہے اور اس عدم جواز کے عموم میں قضاء نماز میں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ (۳) خود امام شافعیؒ حدیث باب کے الفاظ ((يُصَلِّيْهَا اِذَا ذَكَرَهَا)) کے عموم پر عمل نہیں کرتے کیونکہ ان کے نزدیک بعض صورتوں میں نماز کو مؤخر کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی عورت کو ایسے وقت نماز یاد آئی جبکہ وہ حائضہ تھی تو امام شافعیؒ کے نزدیک اس عورت کے لیے پاک ہونے تک نماز کی تاخیر ضروری ہے۔ گویا اس مقام پر امام شافعیؒ بھی اس حدیث کو مخصوص کرنے پر مجبور ہیں اور جب ایک جگہ عموم ختم ہو گیا تو اوقات مکروہہ میں بھی اس کی تخصیص میں کیا حرج ہے۔ حضرت علامہ گنگوہیؒ نے فرمایا کہ حدیث باب اداء نماز کے بیان میں نص ہے اور وقت کے بیان میں ظاہر ہے اور وہ احادیث جن میں یہ ہے کہ اوقات مکروہہ میں نماز نہ پڑھو وہ وقت کے بیان میں نص ہیں اور نص اور ظاہر کے تعارض کے وقت نص کو مقدم کیا جاتا ہے۔

۶۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے تو پڑھ لے۔

۶۹۶: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ قَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا.

۶۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تو رات بھر چلتے رہے۔ جب آپ کو اونگھ آنے لگی تو اتر پڑے اور بلالؓ سے کہا: ہمارے لئے تم رات کا خیال رکھو۔ بلالؓ نے جتنا مقدر میں تھا نفل ادا کئے اور رسول اللہ اور آپ کے ساتھی سو گئے۔ جب فجر قریب ہوئی تو بلالؓ نے اپنی اونٹنی کے ساتھ ٹیک لگا دی فجر (شرق) کی طرف منہ کر کے۔ پس بلالؓ پر اسی اونٹنی پر ٹیک کی حالت میں نیند غالب آ گئی۔ ان کی آنکھ کھلی نہ کسی اور صحابی کی۔ یہاں تک کہ ان کو دھوپ محسوس ہوئی تو سب سے پہلے نبیؐ جاگے اور گھبرا کر فرمایا: ارے بلال! (یہ کیا ہوا؟) بلالؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اے اللہ کے رسول! میری جان کو اسی نے روکے رکھا جس نے آپ کی جان کو روکے رکھا۔ آپ نے فرمایا: اونٹوں کو چلاؤ لوگوں نے تھوڑی دور تک اپنے اونٹوں

۶۹۷: حَدَّثَنَا خُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهَبٍ ثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ فَسَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَقْرَبَهُ الْكُرَى عَرَسَ وَقَالَ لِبَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اِكْمُلْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلَّى بَلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَدَرَلَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَدَّ بَلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَةً الْفَجْرِ فَعَلِبْتُ بَلَالًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَدِّ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ بَلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمْ اسْتَيْقَظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ بَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ بَلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ

کو چلایا (آپ اس جگہ سے چلے گئے کیونکہ وہاں شیطان تھا جیسے دوسری روایت میں ہے) پھر آپ نے وضو کیا اور بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے نماز کی تکبیر کہی آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا: جو شخص نماز کو بھول جائے تو جب اس کو یاد آئے پڑھ لے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قائم کر نماز کو میری یاد کی خاطر اور ابن شہاب اس آیت کو یوں پڑھتے: و اقم الصلوة للذکری۔

۶۹۸: حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے نیند میں کوتاہی کا ذکر کیا۔ کہا سوتے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: سوتے میں کچھ کوتاہی نہیں کوتاہی تو جاگتے میں ہے۔ اسلئے جب ہم میں سے کوئی بھی نماز بھول سے چھوڑ دے یا نیند میں چھوٹ جائے تو جب یاد آئے تو اس وقت پڑھ لے اور آئندہ وقت پر نماز پڑھے۔ ابو قتادہؓ کے شاگرد عبد اللہ رباح کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ عمران بن حصینؓ نے سنا تو فرمایا: اے جوان! سوچ کر حدیث بیان کرنا کیونکہ اس واقعہ میں میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا۔ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس میں سے کسی بات کی بھی تردید نہ فرمائی۔

پاؤں: عذر اور مجبوری میں نماز کا وقت

۶۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے غروب شمس سے قبل عصر کی ایک رکعت کا بھی موقع مل گیا تو اس کو عصر مل گئی اور جسے طلوع شمس سے قبل صبح کی ایک رکعت بھی مل گئی تو (وہ ایسے ہی ہے کہ گویا) اس کو صبح کی نماز مل گئی۔

۷۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

تَعَالَى عَنْهُ أَخَذَ بِنَفْسِي الْيَدِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ يَا بِي أَنْتَ وَأَمِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِقْتَادُوا قَائِدُوا رَوَّاحِلَهُمْ شِينَا ثُمَّ تَوَضَّأُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُضِلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي قَالَ وَكَانَ بَنُ شِهَابٍ يَقْرَأُ وَهِيَ لِلذَّكْرِي.

۶۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا تَفْرِيطَهُمْ فِي النَّوْمِ فَقَالَ نَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْبِقِظَةِ إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُضِلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَبِوَقْتِهَا مِنَ الْعِدِّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ فَسَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَنَا أُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ يَا فَتَى أَنْظِرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ قَاتِي شَاهِدٌ لِلْحَدِيثِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا أَنْكَرَ مِنْ حَدِيثِهِ شِينَا.

۱۱: بَابُ وَقْتِ الصَّلَاةِ فِي الْعُذْرِ وَالضَّرُورَةِ

۶۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورْدِيُّ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَ عَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا وَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا.

۷۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَ بَنُ الشَّرْحِ وَ خُرْمَلَةُ بْنُ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو طلوع فجر سے قبل صبح کی ایک رکعت مل گئی تو اس کو صبح کی نماز مل گئی اور جس کو غروب شمس سے قبل عصر کی ایک رکعت مل گئی تو (گویا ایسے شخص کو بھی) نماز عصر مل گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی

یہی مضمون مروی ہے۔

يَخْبِي الْمَضْرِبَانِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُؤَنَسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا.

خَلَّفْنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ

الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ نَبِيِّ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَذَكَرَ نَحْوَهُ.

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث کے ایک جزء پر اتفاق ہے یعنی اگر نماز عصر کے دوران سورج غروب ہو جائے اور باقی نماز غروب کے بعد ادا کی جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔ جزء اول میں احناف اور ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہیں۔ حنفیہ حضرات فجر اور عصر میں تفریق کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی طرف سے ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حدیث باب ان احادیث کے ساتھ معارض ہے جن میں سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کی ممانعت وارد ہوئی ہے لہذا قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ فجر کی نماز فاسد اور عصر کی نماز درست ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت فجر میں کوئی وقت ناقص نہیں بلکہ پورا وقت کامل ہے لہذا جو آخر وقت میں نماز شروع کر رہا ہے اس پر وجوب کامل ہوا لیکن سورج کے حائل ہونے کی وجہ سے ادائیگی ناقص ہوئی اور وجوب کامل کی وجہ سے ادائیگی ناقص ہو تو مقصد نماز ہے واللہ اعلم۔

۱۲ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

باب: عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا منع ہے

وَعَنِ الْحَدِيثِ بَعْدَهَا

۷۰۱ : حضرت ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا پسند تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسند فرماتے تھے۔

۷۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا ثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخَّرَ الْعِشَاءُ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

۷۰۲ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل سوئے نہ عشاء کے بعد باتیں کیں۔ (یعنی یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا)۔

۷۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا سَمَرَ بَعْدَهَا.

۷۰۳ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۰۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ

حَبِيبٌ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا إِنَّا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا
عَطَاءُ بْنُ الشَّائِبِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
جَذِبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ يَغْنِي زَجْرَنَا. فرمایا۔

☆ خلاصہ الباب بعض حضرات نے اس کے ظاہر سے استدلال کر کے نمازِ عشاء سے قبل سونے کو مطلق مکروہ کہا ہے لیکن مسلک مختار یہ ہے کہ اگر نمازِ عشاء کے وقت اٹھنے کا یقین ہو یا کسی شخص کو اٹھانے پر مقرر کر دیا ہو مکروہ نہیں حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دونوں طرح منقول ہے یعنی سونا بھی اور سونے کی کراہت بھی اور "سمر" دراصل چاندی کو کہتے ہیں پھر چونکہ اہل عرب کے یہاں چاندی راتوں میں قصبے کہانیاں لکھنے کا دستور تھا اس لیے اس کا اطلاق کہانیاں کہنے پر مرعوب لگا۔ ان احادیث میں نمازِ عشاء کے بعد قصبے کہانیوں میں مشغول ہونے سے منع کیا گیا لیکن ترمذی شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے نمازِ عشاء کے بعد کلام کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ بعد عشاء کی گفتگو کسی صحیح دینی غرض کی وجہ سے ہو تو جائز ہے بشرطیکہ اس کا ظن غالب ہو کہ رات کو جاننے سے نمازِ فجر پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اس پر محمول ہے۔

۱۳: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَالَ صَلَاةُ الْعَتَمَةِ

باب: نمازِ عشاء کو عتمہ کہنے سے ممانعت

۷۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ
الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ فَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَانْتَهُمْ لِيُعْتَمُونَ
بِالْأَبْلِ.

۷۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تمہاری نماز کے نام میں دیہاتی تم پر غالب نہ آئیں اس کا نام عشاء ہے اور وہ اندھیرے میں اوتوں کا دودھ دوہتے ہیں۔

☆ خلاصہ الباب رات کے اندھیرے میں اوتنی کا دودھ دوہنا اتمام کہلاتا ہے۔ اس زمانہ میں دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کو عتمہ کہنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا کہ ہمازی اتنی بڑی فضیلت والی نمازِ عشاء کو عتمہ کہتے ہو۔ بخل کی وجہ سے اندھیرے میں اوتنی کا دودھ نکالنا تو بہت بری عادت ہے۔ عشاء کی نماز سے اس کو کیا مناسبت ہے۔

۷۰۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَابِبٍ ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ابْنِ خُرْمَلَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ زَادَ ابْنُ
حُرْمَلَةَ فَإِنَّهَا هِيَ الْعِشَاءُ وَانْتَمَا يَقُولُونَ الْعَتَمَةَ لِأَعْتَابِهِمْ بِالْأَبْلِ.

۷۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز کے نام میں دیہاتی تم پر غالب نہ آئیں ایک روایت میں ہے یہ بھی فرمایا کہ اس کا نام عشاء ہی ہے اور دیہاتی عتمہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ تاریکی میں اوتوں کا دودھ دوہتے ہیں۔

وہو یسادی بہا قال فسمع عمر بن الخطاب بالضوت
فخرج فقال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ
لقد رأیت مثل الذی رای قال ابو عبیدہ فاخبرنی
ابوبکر الحکمی ان عبد اللہ بن زید الانصاری قال فی
ذالک:

أحمد اللہ ذالجلال والاکرام

حمدا علی الاذان کثیرا

إذا اتائی بہز البشیر من اللہ

فاکرم بہ لدی بشیرا

فی لیل والی بہز ثلاث

کلمما جاء اذ فی توقیرا

جاؤ اور بلال اذان دے کیونکہ اس کی آواز تم سے بلند ہے۔

کہتے ہیں میں بلال کے ساتھ مسجد گیا میں ان کو سکھاتا جاتا اور

وہ پکارتے جاتے کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے یہ آواز سنی تو

آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! بخدا میں نے بھی ایسا

ہی خواب دیکھا جیسا اس نے دیکھا۔

امام ابن ماجہ کے استاذ ابو عبید کہتے ہیں مجھے

ابوبکر حکمی نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن زید انصاری نے اس

بارے میں یہ اشعار کہے: ”میں بزرگی اور احسان کرنے

والے اللہ کی حمد و تعریف کرتا ہوں اور بہت تعریف اذان

سکھانے پر جب خوشخبری دینے والا فرشتہ اللہ کی جانب سے

میرے پاس اذان لایا۔ میرے نزدیک کیسا عزت والا

خوشخبری سنانے والا ہے۔ تین رات مسلسل میرے پاس آیا

اور جب بھی آیا میری عزت اور وقار میں اضافہ کر گیا۔

☆ خلاصۃ الباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے اور نماز

باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد بنائی گئی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ جماعت کا وقت قریب ہونے کی عام اطلاع کے لیے

اعلان کا کوئی خاص طریقہ اختیار کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں صحابہ کرامؓ سے بھی مشورہ فرمایا کسی

نے کہا کہ اس کے لیے بطور علامت کوئی خاص جھنڈا بلند کیا جائے کسی نے رائے دی کہ کسی بلند جگہ آگ روشن کر دی جایا

کرے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ جس طرح یہودیوں کے عبادت خانوں میں زنگھیا ایک قسم کا بھونپا بجایا جاتا ہے۔ اسی طرح

ہم بھی نماز کے اعلان اور بلاوے کے لیے زنگھیا بجایا کریں۔ کسی نے نصاریٰ والے ناقوس کی تجویز پیش کی لیکن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے کسی بات پر بھی اطمینان نہیں ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں متفکر رہے۔ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کی اس فکر مندی نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی متفکر کر دیا۔ ان میں سے ایک انصاری صحابی حضرت

عبد اللہ بن زید بن عبد اللہ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو متفکر دیکھ کر بہت ہی فکر مند اور بے چین ہو گئے تھے۔ اسی رات

خواب دیکھا جس کی تفصیل احادیث باب سے معلوم ہو رہی ہیں۔ اس خواب میں انہیں اذان اور اقامت کی تلقین ہوئی

انہوں نے صبح سویرے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ یہ رؤیا حق ہے۔ یعنی یہ خواب منجانب اللہ ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا تو اس لیے

فرمائی کہ ان صحابی کے خواب بیان کرنے سے پہلے ہی خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس بارہ میں وحی آچکی تھی یا خواب

سننے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں یہ بات ڈالی بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

صحابی عبد اللہ بن زید سے فرمایا کہ تم بلال کو اذان کے ان کلمات کی تلقین کر دو۔ ان کی آواز زیادہ بلند ہے وہ ہر نماز کے

ابوبکر حکمی نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن زید انصاری نے اس بارے میں یہ اشعار کہے: ”میں بزرگی اور احسان کرنے والے اللہ کی حمد و تعریف کرتا ہوں اور بہت تعریف اذان سکھانے پر جب خوشخبری دینے والا فرشتہ اللہ کی جانب سے میرے پاس اذان لایا۔ میرے نزدیک کیسا عزت والا خوشخبری سنانے والا ہے۔ تین رات مسلسل میرے پاس آیا اور جب بھی آیا میری عزت اور وقار میں اضافہ کر گیا۔

☆ خلاصۃ الباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے اور نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد بنائی گئی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ جماعت کا وقت قریب ہونے کی عام اطلاع کے لیے اعلان کا کوئی خاص طریقہ اختیار کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں صحابہ کرامؓ سے بھی مشورہ فرمایا کسی نے کہا کہ اس کے لیے بطور علامت کوئی خاص جھنڈا بلند کیا جائے کسی نے رائے دی کہ کسی بلند جگہ آگ روشن کر دی جایا کرے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ جس طرح یہودیوں کے عبادت خانوں میں زنگھیا ایک قسم کا بھونپا بجایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم بھی نماز کے اعلان اور بلاوے کے لیے زنگھیا بجایا کریں۔ کسی نے نصاریٰ والے ناقوس کی تجویز پیش کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے کسی بات پر بھی اطمینان نہیں ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں متفکر رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فکر مندی نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی متفکر کر دیا۔ ان میں سے ایک انصاری صحابی حضرت عبد اللہ بن زید بن عبد اللہ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو متفکر دیکھ کر بہت ہی فکر مند اور بے چین ہو گئے تھے۔ اسی رات خواب دیکھا جس کی تفصیل احادیث باب سے معلوم ہو رہی ہیں۔ اس خواب میں انہیں اذان اور اقامت کی تلقین ہوئی انہوں نے صبح سویرے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ یہ رؤیا حق ہے۔ یعنی یہ خواب منجانب اللہ ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا تو اس لیے فرمائی کہ ان صحابی کے خواب بیان کرنے سے پہلے ہی خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس بارہ میں وحی آچکی تھی یا خواب سننے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں یہ بات ڈالی بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی عبد اللہ بن زید سے فرمایا کہ تم بلال کو اذان کے ان کلمات کی تلقین کر دو۔ ان کی آواز زیادہ بلند ہے وہ ہر نماز کے

لیے اسی طرح اذان دیا کریں۔ فسمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلوة خرج الى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو الفاظ اذان کی مشروعیت کا علم اُس وقت ہوا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی لیکن ابوداؤد وغیرہ کی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت حضرت عبداللہ بن زید اپنا خواب سنا رہے تھے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بذات خود وہاں موجود تھے۔ ان مختلف روایات کی وجہ سے جو الجھن پیدا ہوتی ہے اسے اس طرح رفع کیا جاسکتا ہے کہ درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خواب حضرت عبداللہ بن زید سے بھی بیس دن قبل دیکھ لیا تھا لیکن وہ اس خواب کو بھول گئے تھے پھر جب حضرت عبداللہ بن زید نے خواب سنایا تو اس وقت انہیں اپنا خواب یاد آیا لیکن وہ بتقاضائے حیا خاموش رہے کیونکہ حضرت عبداللہ سبقت کر چکے تھے (اور غالباً اپنے گھر تشریف لے گئے) بعد میں جب حضرت بلال نے اذان دی تو اس وقت انہوں نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں اس طرح تمام روایات میں تطبیق ہو سکتی ہے۔

۷۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا اس چیز کے متعلق جو لوگوں کو نماز کی طرف متوجہ کرے۔ لوگوں نے بوق (نرسنگا) کا تذکرہ کیا آپ نے یہود کی (مشابہت کی) وجہ سے اسے ناپسند کیا۔ پھر ناقوس کا ذکر کیا آپ نے نصاریٰ کی (مشابہت) کی وجہ سے اسے ناپسند کیا۔ پھر اسی رات ایک انصاری مرد جن کا نام عبداللہ بن زید ہے اور حضرت عمرؓ کو اذان دکھائی گئی تو انصاری رات ہی میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ نے بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی۔

۷۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ ثنا أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشَارَ النَّاسَ لِمَا يُهْمُهُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا الْبُوقَ فَكَرِهَهُ مِنْ أَجْلِ الْيَهُودِ ثُمَّ ذَكَرُوا النَّاقُوسَ فَكَرِهَهُ مِنْ أَجْلِ النَّصَارَى فَأَرَى الْبَدَاءَ بِلِكَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَطَرَقَ الْأَنْصَارِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَلَالٍ بِهِ فَأَذَّنَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَزَادَ بَلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي بَدَاءِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الصَّلَاةِ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الْيَدِيِّ رَأَى وَلَكِنَّهُ سَبَقَنِي.

زہریؒ فرماتے ہیں کہ بلالؓ نے اذان فجر میں الصلوة خیر من النوم کا اضافہ فرمایا تو نبی نے اس اضافہ کو برقرار رکھا۔ عمرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایسا ہی خواب دیکھا جیسا اس نے دیکھا لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا۔

حين قضيت التاذين فاعطاني صرة فيها شيء من فضة
ثم وضع يده على ناصية ابي مخذورة ثم امرها على
وجهه ثم على ثدييه ثم على كتفيه ثم بلغت يد رسول
الله صلى الله عليه وسلم سورة ابي مخذورة ثم قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم بارك الله لك وبارك
عليك فقلت يا رسول الله امرتني بالتاذين بمكة قال نعم
قد امرتك فذهب كل شيء كان لرسول الله صلى الله
عليه وسلم من كراهية وعاد ذالك كله محبة لرسول
الله صلى الله عليه وسلم فقدمت على عتاب ابن اسيد
عامل رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة فاذنت معه
بالصلاة عن امر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
واخبرني ذالك من ادرك ابا مخذورة على ما اخبرني
عبد الله بن محيريز.

الصلوة حتى على الصلوة حتى على الفلاح حتى على
الفلاح، الله اكبر، الله اكبر، لا اله الا الله، پھر جب میں
نے اذان کھل کر لی تو مجھے بلا کر ایک تھلی دی جس میں
کچھ چاندی تھی پھر میری پیشانی پر اپنا دست مبارک رکھا
اور میرے چہرہ سینہ و کلیجہ پر ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ رسول
اللہ کا ہاتھ میری ناف کے قریب تک پہنچا پھر رسول
اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور
تمہارے اوپر برکت دے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ
کے رسول! آپ نے مجھے مکہ میں اذان پر مامور فرمایا؟
رسول اللہ نے فرمایا: جی! میں نے تمہیں مامور کیا۔ اسی
وقت رسول اللہ کی نفرت میرے دل سے نکل گئی اور وہ
سب نفرت رسول اللہ کی محبت میں بدل گئی میں وہاں
سے مکہ میں رسول اللہ کے عامل حضرت عتاب بن اسید

کے پاس گیا اور ان کے ساتھ میں نے نماز کے لئے اذان دی رسول اللہ کے حکم کے مطابق۔ عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی
مخذورہ کہ ایک اور صاحب جو ابو مخذورہ رضی اللہ عنہ سے ملے تھے نے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح عبداللہ بن محیریز
نے بیان کی۔

۷۰۹: حضرت ابو مخذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے انیس کلمات
اور اقامت کے سترہ کلمات تعلیم فرمائے۔ اذان اس
طرح تعلیم فرمائی:

"الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد
ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا
رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان لا اله الا
الصلوة حتى على الصلوة حتى على الفلاح حتى على
الفلاح، الله اكبر، الله اكبر، لا اله الا الله"
اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔

۷۰۹: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عفان ثنا همام بن
يحيى عن عامر الاحول ان مكحولاً حدثه ان عبد الله بن
محيريز حدثه ان ابا مخذورة حدثه قال علمني رسول
الله ﷺ الاذان تسع عشرة كلمة و الاقامة سبع عشرة
كلمة الاذان، الله اكبر، الله اكبر، الله اكبر، الله اكبر اشهد
ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا
رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان لا اله الا
الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله
اشهد ان محمدا رسول الله حتى على الصلوة حتى على
الصلوة حتى على الفلاح حتى على الفلاح، الله اكبر، الله

روایات مروی ہیں کہ وہ شہادتیں کو تین مرتبہ کہتے تھے۔ اس مجموعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ سب طریقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور جائز ہیں۔ البتہ حنفیہ نے عدم ترجیح کو ایک تو اس وجہ سے راجح قرار دیا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو سفر و حضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں ان کا عام معمول بغیر ترجیح کے اذان دینے کا رہا ہے نیز عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جو باب اذان میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے وہ بغیر ترجیح کے ہے۔ لہذا عدم ترجیح راجح ہے البتہ ترجیح کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔

باب: اذان کا مسنون طریقہ

۳: بَابُ السُّنَّةِ فِي الْاَذَانِ

۷۱۰: مؤذن رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کانوں میں انگلیاں ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا: اس کی وجہ سے تمہاری آواز بلند رہے گی۔

۷۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَجْعَلَ إِصْبَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِنَّهُ أَرْفَعُ لِبصوتِكَ.

☆ خلاصہ الباب یہ باتیں بالاتفاق اذان میں مسنون ہیں۔ اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدتوں سے پاک ہو کر کسی اونچی جگہ پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو شہادت کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے کلمات اذان کو کہے: حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے وقت منہ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ منہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرے۔

۷۱۱: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابیح (منیٰ میں ایک جگہ) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سرخ قبہ میں تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور اذان دی تو اذان میں (حیعلتین کے وقت) گھومے اور دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالیں۔

۷۱۱: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ تَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حُجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ وَهُوَ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءَ فَخَرَجَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَذَّنَ فَاسْتَدَارَ فِي آذَانِهِ وَجَعَلَ إِصْبَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ.

۷۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی دو چیزیں مؤذنون کی گردنوں میں معلق ہیں نمازیں اور روزے۔

۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ تَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي زُوَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَصَلَتَانِ مَعْلَقَتَانِ فِي أَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِينَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلَاتُهُمْ وَصِيَامُهُمْ.

۷۱۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان وقت سے مؤخر نہیں

۷۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى تَنَا أَبُو دَاوُدَ تَنَا شَرِيكَ عَنْ سَمَّاكِ بْنِ خُرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ

لَا يُؤَخَّرُ الْاِذَانَ عَنِ الْوَقْتِ وَرُبَّمَا أَخَّرَ الْاِقَامَةَ شَيْئًا.

کرتے تھے البتہ کبھی کبھی اقامت کچھ مؤخر کر دیتے تھے۔

۷۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حفص بن غياث

۷۱۳: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری

كَانَ آخِرَ مَا عَاهَدَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ لَا آتَخِذَ مَوْذِنًا يَأْخُذُ

وصیت مجھے یہ تھی کہ ایسا مؤذن مقرر نہ کروں جو اذان کی

عَلَى الْاِذَانَ أَجْرًا.

اجرت لے۔

۷۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۷۱۵: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فجر میں تشویب

ابن أبي ليلى عن بلال قال أمرني رسول الله ﷺ أن أتوب

کرنے کا حکم دیا اور عشاء میں تہویب (الصلوة خیر من

فِي الْفَجْرِ وَنَهَانِي أَنْ أَتُوبَ فِي الْعِشَاءِ.

النوم کہنے) سے منع فرمایا۔

۷۱۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زَافِعٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

۷۱۶: حضرت بلال سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ

مُعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُنْذِبِ عَنْ بِلَالِ بْنِ رَضِيَ

علیہ وسلم کے پاس نماز فجر کی اطلاع دینے کے لئے آئے

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُهُ

(کہ جماعت تیار ہے) گھر والوں نے کہا: آپ سو

بِصَلَاةِ الْفَجْرِ لَقِيلَ هُوَ نَائِمٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

رہے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: الصلوة خیر من

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَبْتُ فِي تَأْذِينِ الْفَجْرِ فَبِتَّ الْأَمْرُ

النوم الصلوة خیر من النوم (نماز عیند سے بہتر ہے) پھر

عَلَى ذَلِكَ.

فجر کی اذان میں یہ کلمہ مقرر ہوا اور یہی حکم جاری رہا۔

۷۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۷۱۷: حضرت زیاد بن حارث صدیقی رضی اللہ عنہ

الْإِفْرِيقِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِقِيِّ

فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَمَرَنِي فَأَذَّنْتُ

ساتھ تھا۔ آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اذان دی

فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحَاضِدَاءَ قَدْ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا چاہی تو رسول

أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ لَهُوَ يُقِيمُ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدائی بھائی نے اذان

(والحدیث سکت عنہ ابو داؤد)

دی ہے اور جو اذان دیتا ہے وہی اقامت کہتا ہے۔

خلاصہ الباب ☆ اذان کے دو پہلو ہیں یا کہنا چاہیے کہ اذان دو حیثیتوں کی جامع ہے۔ ایک یہ کہ وہ نماز جماعت کا اعلان اور

بلاوا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ایمان کی دعوت و پکار اور دین حق کا منشور ہے۔ پہلی حیثیت سے اذان سننے والے ہر مسلمان کیلئے

ضروری ہے کہ وہ اذان کی آواز سننے ہی نماز میں شرکت کیلئے تیار ہو جائے اور ایسے وقت مسجد میں پہنچ جائے کہ جماعت میں

شرکت ہو سکے اور دوسری حیثیت سے ہر مسلمان کو حکم ہے کہ وہ اذان سننے وقت اس ایمانی دعوت کے ہر جزو اور ہر کلمے کی اور اس

آسمانی منشور کی ہر دفعہ کی اپنے دل اور اپنے زبان سے تصدیق کرے اور اس طرح پوری اسلامی آبادی ہر اذان کے وقت اپنے

ایمانی عہد و میثاق کی تجدید کرے۔ حضور نے اذان کا جواب دینے کی اور اسکے بعد کی دعا میں پھر کلمہ شہادت پڑھنے کی اپنے

ارشادات میں جو تعلیم اور ترغیب دی ہے اس عاجز کے نزدیک خاص حکمت یہی ہے۔ امام شافعی اور امام مالک سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ حدیث کے ظاہری عموم پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ حیعلتین کا جواب بھی حیعلتین ہی سے دیا جائے گا۔ جبکہ احناف اور حنابلہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ حیعلتین کا جواب "حوقلہ" یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔ یہ مسلک مسلم میں عمرہ کی روایت سے ثابت ہے جس میں حیعلتین کے جواب میں حوقلہ کی تصریح کی گئی ہے۔ یہ حدیث مفسر ہونے کی بناء پر حدیث باب کے لئے مختص ہے۔ حافظ ابن حجر نے اسی کو جمہور کا مسلک قرار دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کا مفتی یہ قول بھی یہی ہے۔

کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان دینا سپیکر کی موجودگی یا غیر موجودگی دونوں حالتوں میں ضروری ہے۔ اطاعت کے کاموں پر اجرت لینا متقدمین کے نزدیک جائز نہیں لیکن اس زمانہ میں اسلئے جائز ہے کہ لوگوں میں دینی معاملات میں بہت زیادہ سستی و کاہلی آگئی۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ حدیث باب کا اجر و جوب کے لیے ہے یا ندب کے لیے۔ حنابلہ وغیرہ سے وجوب منقول ہے۔ حنفیہ کے بعض متون میں بھی وجوب کا قول مذکور ہے البتہ شمس الاممہ حلوانی وغیرہ اسے ندب پر محمول قرار دیتے ہیں اور اجابت بالقدم کو واجب کہتے ہیں اسی پر فتویٰ ہے۔ پھر اقامت کا جواب بھی حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے۔

باب: مؤذن کی اذان کا جواب

۴: بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ

۷۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان دے تو تم اسی جیسے الفاظ کہو (یعنی ساتھ ساتھ دہراؤ)۔

۷۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّافِعِيُّ ابْنُ بَرَكِيَّةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُنْذِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقُولُوا مِثْلَ قَوْلِهِ.

۷۱۹: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن اور رات میں ان کی باری میں ان کے پاس ہوتے اور مؤذن کو اذان دیتا سنتے تو وہی کلمات ادا فرماتے (یعنی دہراتے) جو مؤذن کہتا۔

۷۱۹: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا هُثَيْمٌ أَنبَأَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا كَانَ عِنْدَهَا فِي يَوْمِهَا وَ لَيْلِهَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ قَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.

۷۲۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہہ رہا ہو۔

۷۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمُ النَّدَاءَ فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.

۷۲۱: حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ

۷۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْمَصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے مؤذن کی آواز سن کر یہ کہا: **وَاَنَا اشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَتْهُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا**۔ اُس کے گناہ (مذکورہ کلمات پڑھنے سے) بخش دیئے جائیں گے۔

۷۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے: ((اللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ.....)) "اے اللہ! اس پوری پکار کے رب! اس قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور فضیلت اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے"۔ تو اس شخص کے لئے قیامت کے روز شفاعت لازم ہوگی۔

پاؤں: اذان کی فضیلت اور اذان دینے

والوں کا ثواب

۷۲۳: حضرت ابو سعید فرماتے ہیں اور وہ ابو سعید خدریؓ کی پرورش میں تھے کہ ابو سعید خدریؓ نے مجھ سے فرمایا: جب تو صحرا میں ہو تو بلند آواز سے اذان کہہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو بھی جن ہو یا انسان شجر ہو یا حجر اذان سنے گا تو اس کی شہادت دے گا۔

۷۲۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا مؤذن کی بخشش کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے اور اس کے لئے ہر خشک وتر چیز بخشش طلب کرتی ہے اور جو نماز میں شریک ہو اس کے لئے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دو

سَعْدٌ عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَآنَا اشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَتْ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ. ۷۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْعِشَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ قَالُوا اِنَّا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشِ الْاَلْهَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي خَمْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْبَدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ الصَّلْوَةُ الْقَائِمَةُ اِبْنِ مُحَمَّدٍ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۵: بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَ

تَوَابِ الْمُؤَذِّنِ

۷۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ اَبُوهُ فِي حَجْرٍ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ اِذَا كُنْتُ فِي الْبَوَادِي فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْاَذَانِ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَسْمَعُهُ جَنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ.

۷۲۴: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُؤَنَسِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي يَحْيَى عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ يَغْفِرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَسْتَعْفِرُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابَسٍ وَشَاهِدُ الصَّلْوَةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حَسَنَةً وَيُكَفَّرُ لَهُ

مَا بَيْنَهُمَا.

۷۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ تَنَا أَبُو عَامِرٍ تَنَا سُفْيَانُ تَنَا عُثْمَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤَدِّتُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۷۲۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى أَخُو سُلَيْمِ الْقَارِي عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُؤَدِّتْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَ لِيُؤَمِّكُمْ قُرَاءُكُمْ.

۷۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا مُخْتَارُ بْنُ عَسَانَ تَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأَرْزُقِيُّ الْبُرْجَمِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ تَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ تَنَا أَبُو حَمْرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدَّنَ مُحْتَسِبًا سَبْعَ سِنِينَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ.

۷۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالِ قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدَّنَ بِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةٍ وَ جَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ كُتِبَ لَهُ بِتَادِيهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَ لِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

۶: بَابُ الْفَرَادِ الْإِقَامَةِ

۷۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ تَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَدَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ التَّمَسُّوْا شَيْئًا يُؤَدِّتُونَ بِهِ عِلْمًا لِلصَّلَاةِ قَائِمٌ بِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَ يُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ.

۷۳۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ تَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ

نمازوں کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۷۲۵: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے زیادہ لمبی (اور عزت کی وجہ سے) اونچی گردن والے مؤذنین ہوں گے۔

۷۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ اذان دیا کریں اور عمدہ قرأت والے نماز پڑھایا کریں۔

۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ثواب کی امید سے سات سال اذان دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے نجات کا پروانہ لکھ دیتے ہیں۔

۷۲۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بارہ سال اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور اذان دینے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر بار اقامت کی وجہ سے تیس نیکیاں۔

بَابُ: كَلِمَاتِ اِقَامَتِ اِيكٍ اِيكٍ بَارِكِنَا

۷۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے تلاش کی ایسی چیز جس کے ذریعے نماز کی اطلاع دیا کریں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ کلمات اذان دو دو بار کہیں اور کلمات اقامت ایک ایک بار۔

۷۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت

عن خالد الخذاء عن ابي قلابة عن انس قال امر بلال ان يشفع الاذان ويوتر الإقامة.

۷۳۱: حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعيد ثنا عمار بن سعيد مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثني ابي عن ابيه عن جده ان اذان بلال كان مني مني و اقامته مفردة.

۷۳۲: حدثنا ابو بدر بن عباد بن الوليد حدثني مغمز بن محمد بن عبيد الله بن ابي رافع مولى النبي حدثني ابي محمد بن عبيد الله عن ابيه عبيد الله عن ابي رافع قال رأيت بلالا يؤذن بين يدي رسول الله مني مني و يقيم واجدة.

☆ خلاصہ الباب ائمہ ثلاثہ اسی روایت کی بناء پر افراد اقامت کے قائل ہیں پھر ان کے درمیان تھوڑا سا اختلاف یہ ہے کہ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اقامت گیارہ کلمات پر مشتمل ہے جس میں شہادتیں اور حیلتیں صرف ایک بار ہے اور امام مالک کے نزدیک اقامت میں کل دس کلمات ہیں کیونکہ وہ اقامت کو بھی ایک ہی مرتبہ کہنے کے قائل ہیں۔ بہر حال سب کا افراد پر استدلال روایت باب سے ہے۔ جس میں افراد اقامت کی تصریح کی گئی ہے۔ البتہ شوافع و حنابلہ قد قامت صلوٰۃ کو اس سے مستثنیٰ کرتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک کلمات اقامت کل سترہ ہیں اور شہادتیں حیلتیں اور اقامت تینوں دو دو بار اور شروع میں تکبیر چار مرتبہ کہی جائے گی۔ گویا اذان کے چندہ کلمات میں صرف دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ کا اضافہ حیلتیں کے بعد کیا جائے گا۔ حنفیہ کے دائرہ مندرجہ ذیل ہیں: (۱) طحاوی اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ کی متعدد روایات سے ثابت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان کے ساتھ اقامت بھی سکھائی گئی اور وہ بھی اذان کی طرح تشفیج پر مشتمل تھی۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ صریح اور صحیح روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں مروی ہے۔ (۲) حضرت سوید بن غفلہ کی روایت بحوالہ طحاوی ہے: سمعت بلالا يؤذن مني و يقيم مني۔ (۳) طحاوی میں حضرت ابو محمد ذرہ کی روایت ہے فرماتے ہیں: علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم الاقامة سبع عشرة كلمة۔ اس مفہوم کی روایت ترمذی میں بھی ہے۔ رہیں وہ روایات جو افراد اقامت کو بیان کرتی ہیں اور شوافع و مالکیہ کا مستدل ہیں ان کا جواب حنفیہ کی طرف سے عموماً یہ دیا جاتا ہے کہ افراد سے مراد دونوں کلمات کو ایک سانس میں ادا کرنا ہے۔ حنفیہ سترہ کلمات کی روایات کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جو اذان و اقامت کے باب میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے اس میں تشفیج ثابت ہے کما مر۔ دوسرے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا آخری عمل پشفع اقامت یعنی دو دو مرتبہ تھا جیسا کہ پیچھے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت سے معلوم ہوتا ہے تیز حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت میں تعارض واقع ہونے کے بعد جب ہم نے حضرت ابو محمد ذرہ رضی اللہ عنہ کی اقامت کو دیکھا تو وہ سترہ کلمات پر مشتمل تھی۔

بلال رضی اللہ عنہ کو کلمات اذان دو دو بار اور کلمات اقامت ایک ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

۷۳۱: مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان دو بار تھی اور اقامت ایک بار۔

۷۳۲: حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دو دو بار اور اقامت ایک بار کہتے تھے۔

۷: بَابُ إِذَا أُذِّنَ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا تَخْرُجُ

۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمِيسُ فَاتَّبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصْرَةَ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ غَضِيَ أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷۳۴: حَدَّثَنَا خَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنبَأَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَمْرِو بْنِ ابْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ مَوْلَى عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أذَرَ كَةَ الْأَذَانِ لِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ.

پاب: جب کوئی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو (نماز پڑھنے سے قبل) مسجد سے باہر نہ نکلے

۷۳۳: حضرت ابو الشعثاء کہتے ہیں: ہم مسجد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ مؤذن نے اذان دی تو ایک صاحب مسجد سے اٹھ کر چلنے لگے۔ حضرت ابو ہریرہ نے اپنی نگاہ ان پر لگائی رکھی تھی کہ وہ مسجد سے نکل گئے پھر حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۷۳۴: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے مسجد میں ہوتے ہوئے اذان ہو جائے پھر وہ مسجد سے بلا ضرورت نکل جائے اور واپس آنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو وہ منافق ہے۔

خلاصہ الباب ☆ بنیادی طور پر اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ بغیر عذر کے اذان کے بعد مسجد سے خروج مکروہ ہے البتہ عذر کی تفصیلات میں کچھ تھوڑا سا اختلاف ہے۔ اس بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دوسری مسجد میں امام ہو یا اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو یا کوئی ضروری کام پیش آ گیا ہو اور کسی دوسری جگہ جماعت ملنے کی توقع ہو تو خروج جائز ہے۔ حدیث باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ جانے والا شخص بغیر عذر کے جا رہا ہے ورنہ مجرد کسی کے خروج پر عصیان کا حکم لگانا صحیح نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ معذور ہو۔

کتاب المساجد والجماعات

مسجدوں اور جماعات کے بیان میں

۱: بَابُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ

مَسْجِدًا

پاب: اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنانے

والے کی فضیلت

۴۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا
لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا دَاوُدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ
يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي
الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى
مَسْجِدًا يُذَكِّرُ فِيهَا اسْمَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۴۳۵: خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسجد بنائے جس میں اللہ کا
ذکر (نماز، تلاوت، تسبیح، وعظ، درس و تدریس، افتاء
وغیرہ) ہو۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھرتیار
فرمائیں گے۔

۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثنا عَبْدُ
الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ
بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى
مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۴۳۶: خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا: جو مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ویسا ہی
(ممتاز اور مقدس) گھر جنت میں تیار فرمائیں گے۔

۴۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَلِيٍّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا
مِنْ مَالِهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۴۳۷: خلیفہ چہارم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اپنے مال سے اللہ تعالیٰ جنت
میں اس کے لئے گھر بنائیں گے۔

۴۳۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حُسَيْنِ النَّوْفَلِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

۴۳۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ
کے لئے کبوتر کے گھونسلے کے برابر بھی مسجد بنائی (یعنی

کسی درجہ میں بھی شرکت مسجد کی تعمیر میں لی (اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھرتیار کروائیں گے۔

باب: مسجد کو آراستہ اور بلند کرنا

۷۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ لوگ فخر کرنے لگیں مساجد کی وجہ سے۔

۷۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بعد تم اپنی مساجد کو بلند و بالا تعمیر کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنے گرجا گھروں اور عبادت خانوں کو بلند و بالا تعمیر کیا۔

۷۴۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قوم کا عمل خراب ہو جائے وہ مسجدوں کو مزین کرنا شروع کر دیتی ہے۔

اللَّهُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ كَمَفْحَصِ قِطَاةٍ أَوْ أَصْفَرَتْ بَنِي اللَّهِ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۲: بَابُ تَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ

۷۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغَاوِرَةَ الْجَمْعِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

۷۴۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَجَلِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْكُمْ سَتُسْرِفُونَ مَسَاجِدَكُمْ بَعْدِي كَمَا سَرَفَتِ الْيَهُودُ كَنَائِسِهَا وَكَمَا سَرَفَتِ النَّصَارَى بَيْعَهَا.

۷۴۱: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا سَاءَ عَمَلُ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا زَخَرُوا مَسَاجِدَهُمْ.

☆ خلاصہ الباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد: ((مَا أُمِدَّتْ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ)) کا منشاء اور اس کی روح یہ ہے کہ مسجدوں میں ظاہری شان و شوکت اور شیپ ٹاپ مطلوب اور محمود نہیں ہے بلکہ ان کے لیے سادگی ہی مناسب اور پسندیدہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مسجدوں کے متعلق امت کی بے راہ روی کے بارہ میں جو پیشگوئی فرمائی ظاہر یہی ہے کہ وہ بات بھی انہوں نے کسی موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنی ہوگی۔ حدیث باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ بھی ایک وقت (جب میں تم میں نہ ہوں گا) اپنی مسجدوں کو اس طرح شاندار بناؤ گے جس طرح یہود نے اپنے کیسے بنائے ہیں اور نصاریٰ نے اپنے گرجے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریباً ساٹھ سال تک اس دنیا میں رہے) مسلمانوں کے مزاج اور طرز زندگی میں تبدیلی کا رخ اور اس کی رفتار دیکھ کر یہ پیشگوئی فرمائی ہو۔ بہر حال پیشگوئی کی بنیاد جو بھی ہو وہ حرف بحرف پوری ہوئی خود ہم نے اپنی آنکھوں سے ہندوستان کے بعض علاقوں میں ایسی مسجدیں دیکھی ہیں جن کی آرائش و زیبائش کے مقابلہ میں ہمارا خیال ہے کہ کوئی کینہہ اور گرجا پیش نہیں کیا جاسکتا۔

۳: بَابُ آيِنَ يَعْجُوزُ بِنَاءَ الْمَسَاجِدِ

بَابُ: مسجد کس جگہ بنانا جائز ہے؟

۷۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الثَّيَّاحِ الضَّبَعِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَوْضِعَ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ النَّجَّارِ وَكَانَ فِيهِ نَحْلٌ وَمَقَابِرُ لِلْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِتُونَ بِيْهِ قَالُوا لَا نَأْخُذُ لَهُ ثَمْنَا ابْدًا قَالَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْبِيهِ وَهُمْ يُنَادُونَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا إِنَّ الْغَيْشَ غَيْشُ الْأَخْرَبَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَتِيَّ الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَذْرَكَهُ الصَّلَاةَ.

۷۴۲: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی جگہ بنو نجار کی تھی اس میں کھجور کے درخت اور مشرکین کی قبریں تھیں۔ آپ نے فرمایا: تم مجھ سے اس جگہ کی قیمت وصول کر لو۔ انہوں نے کہا: ہم کبھی بھی اس کی قیمت وصول نہ کریں گے۔ فرمایا کہ پھر رسول اللہ خود اس مسجد کو تعمیر فرما رہے تھے اور لوگ (صحابہ) آپ کو سامان (اینٹ پتھر وغیرہ) پکڑا رہے تھے اور نبی یہ فرماتے جا رہے تھے: ”سن لو زندگی تو بس آخرت کی ہی ہے پس (اے اللہ) انصار و مہاجرین سب کی بخشش فرما دے اور نبی مسجد کی تعمیر سے قبل جہاں نماز کا وقت ہوتا وہیں نماز ادا فرمالتے تھے۔“

۷۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو هَمَّامِ الدُّلَالُ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَيْثُ كَانَ طَائِعِيَتُهُمْ.

۷۴۳: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا: طائف میں مسجد ایسی جگہ بنائیں جہاں طائف والوں کا بیت تھا۔

خلاصہ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کی خاطر قبریں مسمار کرائیں تو وہ مشرکین کی قبریں تھیں۔ اگر مسلمانوں کی قبریں ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھدواتے کیونکہ مسلمان کی حرمت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے۔

۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيُنٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَسُبُلَ عَنِ الْحَيْطَانِ تَلْفَى فِيهَا الْعَذِرَاتُ فَقَالَ إِذَا سَقَيْتَ مِرَازًا فَصَلُّوا فِيهَا يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

۷۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: باغ میں کھاؤ نجاست ڈالی جاتی ہے (وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے) فرمایا: جب اسے بار بار سینچا جا چکے تو اس میں نماز پڑھ سکتے ہو اور انہوں نے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرمائی۔

۴: بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ

بَابُ: جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۷۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو

۷۴۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

بن یحییٰ عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال قال رسولُ اللهِ ﷺ الأرضُ کلُّها مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبِرَةُ وَالْحَمَامُ. کے۔
فرمایا: تمام زمین سجدہ گاہ ہے سوائے قبرستان اور حمام

☆ خلاصہ الباب: قبرستان میں نماز پڑھنا اس لیے منع ہے کہ قبر کو سجدہ ہوگا اگر قبر اور نمازی کے درمیان کوئی دیوار وغیرہ حائل ہو تو جائز ہے۔ عند الاحناف۔ البتہ امام احمد کے نزدیک قبرستان میں نماز پڑھنا مطلق حرام ہے۔ المزبلہ: کوڑا لید، گوبر وغیرہ پھینکنے کی جگہ۔ المجزرة: ذبح خانہ۔ معاطن الابل: اونٹوں کی بیٹھنے کی جگہ۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں اونٹ بیٹھتے ہیں وہاں نماز نہ پڑھی جائے۔ یہ نبی شفقت کے لیے ہے۔

۷۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الْمَرْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالْحَمَامِ وَمَعَاتِنِ الْإِبِلِ وَفُوقِ الْكَعْبَةِ.
۷۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا: گھورے میں (جہاں نجاست لید یا کچرا وغیرہ پڑا رہتا ہے) 'ذبح خانے میں' قبرستان میں 'سڑک پر' حمام میں 'اونٹوں کے باڑے میں اور کعبہ کے اوپر۔

۷۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ قَالَا لَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَبْعَ مَوَاطِنَ لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ ظَاهِرُ بَيْتِ اللَّهِ وَالْمَقْبِرَةُ وَالْمَرْبَلَةُ وَالْمَجْزَرَةُ وَالْحَمَامُ وَ غَطْنُ الْإِبِلِ وَمَحْجَةُ الطَّرِيقِ.
۷۳۷: خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات جگہوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں: بیت اللہ کی چھت پر 'قبرستان میں' گھورے میں 'ذبح خانہ میں' حمام میں 'اونٹوں کے باڑے میں اور راستے کے درمیان۔

باب: جو کام مسجد میں مکروہ ہیں

۷۳۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارِ الْحِمَاصِيُّ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَمْرِزْنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خِصَالٌ لَا تَنْبَغِي فِي الْمَسْجِدِ لَا يَتَّخَذُ طَرِيقًا وَلَا يُشْهَرُ فِيهِ سِلَاحٌ وَلَا يُقْبَضُ فِيهِ بِقَوْسٍ وَلَا يُتَشْرَفُ فِيهِ نَبْلٌ وَلَا يَمْرُ فِيهِ بِلَحْمٍ فِيءٍ وَلَا يُضْرَبُ فِيهِ حَدٌّ وَلَا يُقْتَصُّ فِيهِ مِنْ أَحَدٍ وَلَا يُتَّخَذُ سَوْقًا.
۷۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: کچھ کام مسجد میں نہیں ہونے چاہئیں مسجد کو گزر گاہ نہ بنایا جائے اس میں ہتھیار نہ سونتا جائے 'کمان نہ پکڑی جائے' تیر نہ پھیلانے جائیں (نکالے جائیں) 'کچا گوشت لے کر نہ گزرا جائے' حد مسجد کے اندر نہ لگائی جائے کسی سے مسجد میں قصاص نہ لیا جائے 'مسجد کو بازار نہ بنایا جائے۔

☆ خلاصہ الباب: مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے، علیٰ ہذا القیاس۔ یہ تمام امور مسجد میں کرنے منع اور مکروہ ہیں۔ مساجد میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ یا اسلام کی عظمت اور فضیلت کے اشعار پڑھنا مذموم ہے لیکن نعتوں کی آڑ میں شرک اور بدعات کو رواج دینا انتہائی درجہ میں مسجد کی بے ادبی ہے۔ اسی طرح مساجد میں دنیاوی کلام

کرنا اور شور و شغب کرنا سخت منع ہے۔ حتیٰ کہ ذکر اللہ بھی آہستہ کرنا چاہیے۔ بچوں کو مساجد میں آنے سے بچاؤ کیونکہ بچے کی عمر کھیلنے کی ہے وہ نماز کو بھی کھیل ہی سمجھے گا اور پیشاب کر دے گا۔ اس لیے سات سال سے کم عمر بچے کو مسجد میں نہیں لانا چاہیے۔

۷۴۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے اور (دنیوی) اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

۷۵۰: حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ اپنی مسجدوں کو تا سمجھ بچوں سے اور دیوانوں سے اور خرید و فروخت سے اور اپنے جھگڑوں سے اور آوازیں بلند کرنے سے اور حدود (اسلامی سزائیں) قائم کرنے سے اور تلوار سونتنے سے اور مسجد کے دروازوں پر طہارت کی جگہ بناؤ اور جمعہ کے دن مسجد کو دھونی دو۔

باب: مسجد میں سونا

۷۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسجد میں بھی سو جایا کرتے تھے۔

۷۵۲: حضرت قیس بن طخفہ رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: چلو! تو ہم چلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف۔ اور ہم نے کھایا پیا پھر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو یہیں سو جاؤ اور چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ہم مسجد ہی چلتے ہیں (وہیں سو جائیں گے)۔

۷۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ وَالْإِتْبَاعِ وَعَنِ تَنَاشِدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ.

۷۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثنا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ثنا الْحَارِثُ بْنُ نَهَّانٍ حَدَّثَنَا عُتَيْبَةُ بْنُ يَقْطَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَنَّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صَبِيَانَكُمْ وَمَجَانِينَكُمْ وَبُرَاءَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُوصَاتِكُمْ وَرَفَعَ أَصْوَاتَكُمْ وَإِقَامَةَ حُدُودِكُمْ وَسَلَّ سِيُوفِكُمْ وَاتَّخَذُوا عَلَىٰ أَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرَ وَجَمَرُوهَا فِي الْجُمُعِ.

۶: بَابُ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۵۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ نُمَيْرٌ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۷۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَىٰ ثنا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَىٰ ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ يَعْيشَ بْنَ قَيْسٍ بْنَ طَخْفَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوا فَانْطَلَقْنَا إِلَىٰ بَيْتِ عَائِشَةَ وَآكَلْنَا وَشَرَبْنَا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ شِئْتُمْ نَمْتُمْ هَاهُنَا وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلِقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَقُلْنَا بَلْ نَنْطَلِقُ إِلَى الْمَسْجِدِ.

خلاصہ الباب ☆ مسجد میں سونا جائز ہے۔ خصوصاً مسافر کے لیے، لیکن بلا عذر مسجد میں سونا اور کھانا پینا مکروہ ہے۔ اصحابِ صفہ وہ لوگ تھے جو مسجد نبوی صفہ میں رہتے تھے۔ اُن کا مکان اور مال و اسباب نہیں تھا۔ فقراء اور مساکین تھے۔ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کھانا وغیرہ کھلا دیتے کیونکہ اصحابِ صفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے۔

۷: بَابُ أَيِّ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلُ

باب: کونسی مسجد پہلے بنائی گئی؟

۷۵۳: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون سی مسجد پہلے بنائی گئی۔ فرمایا: مسجد حرام۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سی؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا: ان دونوں کے درمیان کتنی مدت تھی۔ فرمایا: چالیس سال اس کے بعد تمام زمین تمہارے لئے نماز کی جگہ ہے جہاں نماز کا وقت ہو وہیں پڑھ لو۔

۷۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَضَى فَضَلَّ حَيْثُ مَا أَدْرَكَكَ.

خلاصہ الباب ☆ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی پھر چالیس سال بعد بیت المقدس کی تعمیر کی۔ باقی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نے جو تعمیر کی وہ یہ کہ ان کی تعمیر کو آگے بڑھایا باقی تعمیر پہلے ہی ہو چکی تھی۔

۸: بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ

باب: گھروں میں مساجد

۷۵۴: حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے: جن کو یاد تھا کہ رسول اللہ نے ڈول سے پانی لے کر ان کے کنویں میں کلی کی تھی۔ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عثمان بن مالک سلمیٰ سے جو کہ اپنی قوم بنو سالم کے امام تھے اور غزوہ بدر میں رسول اللہ کے ساتھ شریک بھی ہوئے تھے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری نگاہ کمزور ہو چکی ہے اور سیلاب آتا ہے تو میرے (گھر) اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل بن جاتا ہے۔ لہذا اگر آپ کی رائے ہو تو آپ میرے ہاں تشریف لائیے اور میرے گھر میں اس جگہ نماز پڑھئے جسے میں مستقل نماز کی جگہ بنانا چاہتا ہوں۔

۷۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ كَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِوِ فِي بَيْتِهِمْ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكِ السَّالِمِيِّ وَ كَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ بَنِي سَالِمٍوَ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ مِنْ بَصْرِي وَ إِنْ السَّيْلُ يَأْتِي فَيَحُولُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي وَ يَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازَهُ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْتِيَنِي فَتُضَلِّي فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَضَلِّي فَاَفْعَلْ قَالَ أَفْعَلْ فَقَدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

فرمایا: ٹھیک ہے دوسرے دن دن چڑھنے کے بعد آپ اور حضرت ابو بکر تشریف لائے اور اجازت طلب فرمائی میں نے اجازت دی تو آپ بیٹھنے بھی نہیں پائے اور فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ مجھ سے نماز پڑھوانا چاہتے ہو؟ میں جس جگہ نماز پڑھوانا چاہتا تھا اس کی طرف اشارہ کیا رسول اللہ آگے کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں قائم

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ وَاسْتَأْذَنَ فَاذْنَتْ لَهُ وَ لَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ لَفَضْلِي بِنَارِ كَعْتَيْنِ ثُمَّ احْتَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرَةَ تُصْنَعُ لَهُمْ.

کر لیں آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر میں نے آپ کو ٹھہرائے رکھا، حلیم کیلئے جو آپ کیلئے تیار ہو رہا تھا۔

۷۵۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْمُقْرِيُّ ثنا أَبُو عَامِرٍ ثنا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أُرْسِلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعَالَ فُحَطُّ لِي مَسْجِدًا فِي وَارِيٍّ أُصَلِّي فِيهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا عَمِيَ فَقَعَلُ.

۷۵۵: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: ایک انصاری صاحب نے رسول اللہ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں مسجد کے خط کھینچ دیجئے جہاں میں نماز پڑھوں اور اس وقت وہ نابینا ہو چکے تھے چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور ایسا کیا۔

۷۵۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثنا ابْنُ أَبِي غَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ بْنِ الْجَارُودِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَنَعَ بَعْضُ عُمَّومَتِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ تَأْكُلَ فِي بَيْتِي وَتُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ فَاتَاهُ وَفِي الْبَيْتِ فَحَلَّ مِنْ هَذِهِ الْقُحُولِ فَأَمَرَ بِنَاحِيَةِ مَنَّهُ فَكُنِسَ وَرُشَّ فَصَلَّى وَصَلِينَا مَعَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَاجَةَ الْفَحْلُ هُوَ الْحَصِيرُ الَّذِي قَدْ إِسْوَدَ.

۷۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے ایک چچا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کروایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے گھر کھانا تناول فرمائیں اور نماز ادا فرمائیں۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے گھر میں ایک چٹائی تھی جو پرانی ہو کر کالی ہو چکی تھی۔ آپ کے حکم پر اس کو جھاڑا گیا اس کو پانی سے صاف کیا گیا پھر آپ نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔

گھروں میں مسجد بنانے کا ذکر ہے مطلب یہ ہے کہ گھر میں ایسی جگہ ہونی چاہیے جہاں گھر والے نماز پڑھیں یا جماعت کرائی جائے تاکہ گھر میں نماز پڑھ سکیں۔ "فصلی بنا رکعتین" نفل نماز نہ پڑھی۔ یہ نفل نماز دو آدمی یا تین آدمی اکٹھے ہو کر پڑھ لیں یہ جائز ہے لیکن نفل نماز کے لیے اعلان کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسے صلوٰۃ التبیح کے لیے بلا تے ہیں اور جمع کرتے ہیں یہ جائز نہیں ہے۔

۹: بَابُ تَطْهِيرِ الْمَسَاجِدِ وَ تَطْيِيبِهَا

۷۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ الْمَدَنِيِّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَخْرَجَ أَذَى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرِ بْنِ الْحَكَمِ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي الْأَسَدِ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِالْمَسَاجِدِ أَنْ تُبْنَى فِي الدُّورِ وَ أَنْ تُطَهَّرَ وَ تُطَيَّبَ.

۷۵۹: حَدَّثَنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَضْرَمِيُّ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ فِي الدُّورِ وَ أَنْ تُطَهَّرَ وَ تُطَيَّبَ.

۷۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِانٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَاطِبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْرَجَ فِي الْمَسَاجِدِ نَمِيمُ الدَّارِيِّ.

۹: باب: مساجد کو پاک صاف رکھنا

۷۵۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسجد سے ناپاک چیز کو نکال پھینکا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر تیار کروائیں گے۔

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں نماز کی جگہ بنانے کا اور اس کو پاک صاف اور معطر رکھنے کا حکم دیا۔

۷۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنے اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں اور ان کو پاک صاف معطر رکھیں۔

۷۶۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سب سے پہلے مسجد میں چراغ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے روشن کیا۔

☆ خلاصہ الباب جن محلوں کا فاصلہ زیادہ ہو اور ایک محلہ کے نمازیوں کو دوسرے محلہ کی مسجد میں پہنچنا مشکل ہو تو ہر محلہ والوں کو اپنی الگ مسجد بنانی چاہیے۔ مسجد میں خوشبو لگانا اور عطر وغیرہ لگا کر خوشبودار کرنا مستحب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ ہر جمعہ کو مسجد نبوی (ﷺ) میں دھونی دیا کرتے تھے اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب کعبہ شریف کی تعمیر کی تو اس کی دیواروں پر مشک ملا تھا۔ حدیث میں جو لفظ ”ذور“ آیا ہے اس کے معنی محدثین نے عام طور پر محلے کیے ہیں لیکن یہ لفظ گھر کے معنی میں بھی آتا ہے اس لیے اس سے بعض علماء نے یہ ثابت کیا ہے کہ گھر میں کوئی جگہ نماز کے لیے مقرر کر لی جائے اور اسے صاف ستھرا رکھا جائے۔

۱۰: بَابُ كِرَاهِيَةِ النَّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ أَبُو مَرْوَانَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ

۱۰: باب: مسجد میں تھوکنے کا مکروہ ہے

۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار میں بلغم دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَأَوَّلَ خِصَاءً فَحَكَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَحَّمْ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَّخِمْ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَن يَمِينِهِ وَلَا يَمِينِهِ وَلَا عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى.

اٹھائی اور اس کو کھرچ ڈالا پھر ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بلغم تھوکنے لگے تو منہ کے سامنے اور دائیں طرف نہ تھو کے بلکہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھو کے۔

۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى أَحْمَرُ وَجْهَهُ لَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لِحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا حُلُوقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هَذَا.

۷۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار میں بلغم دیکھا آپ کو غصہ آیا حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا تو ایک انصاری عورت آئیں اور اس کو کھرچ کر اس کی جگہ خوشبو لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا خوب کام ہے۔

۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ الْمَصْرِيُّ أَنَا وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَكَّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ كَانَ اللَّهُ قَبْلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَّخِمْ أَحَدُكُمْ قَبْلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ.

۷۶۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ نے مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھا آپ نے اس کو رگڑ ڈالا پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ اس لئے نماز میں سامنے کی طرف کوئی بھی بلغم نہ تھو کے۔

۷۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَكَّ بُرْأَقًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ.

۷۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ سے بلغم کو کھرچ ڈالا۔

خلاصہ الساب ☆ آج جاہل سے جاہل دیہاتی بھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا کہ مسجد کے اندر اور وہ بھی سامنے والی دیوار پر تھوک دے۔ پھر دو رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قدسی گروہ میں یہ حرکت کیسے ہو گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت کے تمام احکام بتدریج آئے ہیں اور جتنے احکام آتے تھے وہ بھی سب لوگوں کو ایک ساتھ نہیں معلوم ہوتے تھے۔ ہم لوگ صدیوں سے ان اعمال کے عادی چلے آتے ہیں اس لیے یہ باتیں عجیب لگتی ہیں ورنہ اسلام کے ابتدائی دور میں جب آداب مسجد وغیرہ کا کوئی تصور ہی نہ تھا اس وقت ایسا ہو جانا کوئی عجب بات نہیں اور پھر مسجدیں بھی اس وقت آج کل کی طرح پختہ اور باقاعدہ عمارت کی شکل میں اس ظاہری شان و شوکت کی نہ تھیں۔ کچی دیواریں، گھاس پھونس کی مسجدیں تھیں۔ اس لیے ایسا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ انْشَادِ الضَّرَائِلِ فِي

الْمَسْجِدِ

بَاب: مسجد میں گم شدہ چیز پکار

کر ڈھونڈنے کی ممانعت

۷۶۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا زَكِيْعٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ
سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَخْمَرِ؟ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُهُ إِتْمَانِيَّتِ
الْمَسَاجِدِ لِمَا بَنِيَتْ لَهُ.

۷۶۵: حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو ایک شخص نے کہا: کسی
نے سرخ اونٹ کی طرف پکارا تھا؟ (یعنی کسی کو سرخ
اونٹ ملا تھا کہ اس نے مجھے اس کے ملنے کی اطلاع دی
تھی؟) تو رسول اللہ نے فرمایا: تجھے وہ اونٹ نہ ملے۔
مساجد تو جس کام کیلئے بنیں، اسی کام کے لئے بنی ہیں۔

۷۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا بْنُ لَهَيْعَةَ ح وَحَدَّثَنَا
أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ جَمِيْعًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ غَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
نَهَى عَنْ انْشَادِ الضَّرَائِلِ فِي الْمَسْجِدِ.

۷۶۶: حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
گم شدہ چیز کے لئے مسجد میں اعلان فرمانے سے منع
فرمایا ہے۔

۷۶۷: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ بَنِي
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي خِيَوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْأَسَدِيِّ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ
سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَّرَائِلَ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّ اللَّهُ
عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا.

۷۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان
فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
ارشاد فرماتے سنا: جو کسی شخص کو دیکھے کہ گم شدہ چیز کا
اعلان مسجد میں کر رہا ہے تو اس کو کہے نہ لوٹائے تجھ پر اللہ
تعالیٰ (وہ چیز) اس لئے کہ مساجد اس کام کے لئے نہیں
بنیں۔

☆ خلاصہ الباب مسجد میں اللہ کی خوشنودگی اور اخروی کامیابی کی تلاش کرنے کی جگہیں ہیں یہاں آتے وقت تو
ہمیں دنیوی تقاضوں اور مادی خیالات و تصورات سے ذہن کو بالکل فارغ کر لینا چاہیے۔ یہ مسجد کے ماحول پر بڑا ظلم ہے
کہ لوگوں کے اس مجمع سے آدمی اپنا کوئی دنیوی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس لیے یہاں ایسے شخص کے لیے یہ
بدوعا کی گئی ہے اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنے اونٹ کے
متعلق اعلان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خفا ہو کر فرمایا: ”نہ ملے“ تمام شراح حدیث نے اس روایت کے لفظ
”ضالہ“ کا مطلب کوئی گمشدہ چیز لیا ہے اور پھر اس پر لکھا ہے کہ جو چیزیں باہر گم ہوئی ہوں ان کا اعلان مسجد میں نہ کرنا
چاہیے اور جو چیز مسجد ہی میں گم ہو گئی ہو اس میں کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس کا اعلان آہستہ سے کر دیا جائے تو جائز
ہے۔ بعض علماء کی تحقیق میں لفظ ”ضالہ“ صرف گمشدہ جانور کے معنی میں آتا ہے اور جانور ظاہر ہے کہ باہر ہی گم ہوگا۔ لہذا
مسجد میں جو کوئی چیز گم ہو جائے اس کے اعلان کی ممانعت سے اس حدیث کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ مشہور امام لغت علامہ

جو ہری فرماتے ہیں: الضالة ما ضل من البهيمة۔ یعنی ضالہ گمشدہ چوپائے کو کہتے ہیں۔ علامہ شوکانی نے لکھا ہے: ”وہی مختصہ بالحيوان یعنی ضالہ کا لفظ حیوان کے لیے مخصوص ہے۔“

۱۲: بَابُ الصَّلَاةِ فِي إِعْطَانِ الْإِبِلِ وَ مَرَاةِ الْغَنَمِ

پاؤں: اونٹوں اور بکریوں کے پاؤں کے بارے میں نماز پڑھنا

۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ لَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانَ الْإِبِلِ.

۷۶۸: حضرت ابو ہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو اونٹوں اور بکریوں کے پاؤں کے علاوہ کوئی اور جگہ نماز پڑھنے کیلئے نہ ملے تو بکریوں کے پاؤں کے بارے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے پاؤں کے بارے میں نماز نہ پڑھو۔ (کیونکہ ان سے جان کا خطرہ ہے جب کہ بکریوں سے ایسا نہیں ہے ویسے بھی اونٹ کی سرشت میں شرارت اور کینہ ہے)۔

۷۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي إِعْطَانَ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ

۷۶۹: حضرت عبد اللہ بن معقل مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکریوں کے پاؤں کے بارے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے پاؤں کے بارے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کی خلقت میں شیطنیت ہے۔

۷۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ رَبِيعِ ابْنِ مَعْبُدٍ الْجُهَنِيُّ الْخُبَرِيُّ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُصَلَّى فِي إِعْطَانَ الْإِبِلِ وَ يُصَلَّى فِي مَرَاةِ الْغَنَمِ.

۷۷۰: حضرت معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے پاؤں کے بارے میں نماز نہ پڑھی جائے اور بکریوں کے پاؤں کے بارے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

خلاصہ الباب ☆ اونٹ کے پانی پینے کی جگہ پر نماز نہ پڑھو کیونکہ اگر اونٹ بدک گئے تو نقصان پہنچائیں گے۔ یہ نبی شفقنا ہے۔ خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ۔

مطلب یہ ہے کہ اس کی فطرت میں یعنی اونٹ کی فطرت میں شیطنیت ہے اس لیے منع کیا لیکن اگر اونٹ بندھا ہوا ہے اور آپ محفوظ ہیں بدکنے کا خطرہ نہیں ہے تو نماز پڑھولیں۔

۱۳: بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں داخل ہونے کی دعا

۷۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

۷۷۱: حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ فرماتی ہیں: رسول اللہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ”اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور سلامتی ہو اللہ کے رسول پر۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دیجئے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔“ اور جب مسجد سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي

وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)) ”اللہ کا نام لے کر مسجد سے نکل رہا ہوں اور سلامتی نازل ہو اللہ کے رسول پر اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دیجئے۔“

۷۷۲: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِيدٍ بِنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْحَمَصِيِّ وَ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَا ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسَلِمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

۷۷۲: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام بھیجے پھر یہ کلمات کہے: ((اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یوں کہے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)).

۷۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو بَكْرِ الْخَنَفِيُّ ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ثَبِي سَعِيدُ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسَلِمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَسَلِمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

۷۷۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ کہے: ((اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) اور جب مسجد سے نکلے تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)) ”اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھے۔“

خلاصہ: الباب ☆ مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی مختلف دعائیں حدیث میں آئی ہیں۔ قرآن و حدیث میں رحمت کا لفظ زیادہ تر اخروی اور دینی و روحانی نعمات کے لیے اور فضل کا لفظ رزق وغیرہ دنیوی امور کی داد و بخشش اور ان میں

زیادتی کے لیے استعمال کیا گیا ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے داخلہ کے لیے فتح باب رحمت کی دعا تعلیم فرمائی کیونکہ مسجد دینی و روحانی اور اخروی نعمتوں ہی کے حاصل کرنے کی جگہ ہے اور مسجد سے نکلنے کے لیے اللہ تعالیٰ اس کا فضل یعنی دنیوی نعمتوں کی فراوانی مانگنے کی تلقین فرمائی کیونکہ مسجد سے باہر کی دنیا کے لیے یہی مناسب ہے۔ ان دونوں باتوں کا خاص منشاء یہ ہے کہ مسجد میں آنے اور جانے کے وقت بندہ غافل نہ ہو اور ان دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی توجہ ہو۔

۱۴ : بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے لئے چلنا

۷۷۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خوب عمدگی سے وضو کرے پھر مسجد کو آئے اس کو نماز ہی نے (گھر سے) اٹھایا اور اس کا ارادہ صرف نماز ہی کا ہے تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ اللہ تعالیٰ بلند فرمادیتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرمادیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھے۔

۷۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز قائم ہونے کا وقت ہو تو دوڑ دوڑ کر مسجد میں مت آؤ بلکہ اطمینان کے ساتھ چل کر نماز کے لئے آؤ اور جتنی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے وہ باجماعت پڑھ لو اور جو رکعات نکل جائیں وہ بعد میں اکیلے پڑھ لو۔

۷۷۶: حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اعمال بتاؤں جن کی بدولت اللہ تعالیٰ خطاؤں کو معاف فرمادیتے ہیں اور نیکیوں (کے ثواب) میں اضافہ فرما دیتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! فرمایا: طبعی ناگوار یوں کے باوجود خوب اچھی

۷۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ.

۷۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا وَ أَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَ أَنْتُمْ تَمْشَوْنَ وَ عَلَيْكُمْ الشَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا مَا فَاتَكُمْ فَاتَمُّوا.

۷۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَذْلَكُمْ عَلَى مَا يُكْفِرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَ يَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اسْبَاغُ الْوُضُوءِ

عِنْدَ الْمَسْجِدِ وَكَثْرَةَ الْخُطَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارَ
الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدموں کی کثرت اور
نماز کے بعد اگلی نماز کا انتظار۔

۷۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا
شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا
فَلْيُحَافِظْ عَلَيَّ هَذِهِ الصَّلَاةِ الْخُمْسِ حَيْثُ يُنَادَى
بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْهُدَى وَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَالْعُمَرَى لَوْ أَنَّ كُلَّكُمْ صَلَّى فِي
بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَطَلَلْتُمْ وَ
لَقَدْ رَأَيْتَنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومٌ النِّفَاقِ وَلَقَدْ
رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ
وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَنْطَهَرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ فَيَعْبُدُ إِلَى
الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَمَا يَخْطُو خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَهُ بِهَا
ذَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً.

۷۷۷: حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ کل
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان ہو کر حاضر تو وہ ان پانچ
نمازوں کو اس جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان
ہوتی ہو (جماعت سے نماز ہوتی ہو)۔ اسلئے کہ یہ ہدایت
کا حصہ اور ذریعہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اور تمہارے نبیؐ نے
ہدایت کے طریقے مشروع فرمائے ہیں اور میری زندگی کی
قسم! اگر تم سب کے سب اپنے اپنے گھروں میں نماز
پڑھنا شروع کر دو تو تم اپنے نبیؐ کے (جماعت کے ساتھ
نماز ادا کرنے کے) طریقے کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم اپنے
نبیؐ کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور ہم
اپنے لوگوں کو دیکھتے تھے کہ جماعت سے وہی رہ جاتا تھا جو
کھلا منافق ہوتا اور میں نے دیکھا کہ ایک مرد دو مردوں

کے سہارے آتا حتیٰ کہ صف میں داخل ہو جاتا اور جو شخص بھی عمرگی سے طہارت حاصل کرے پھر مسجد کا قصد کرے اور مسجد میں نماز
ادا کرے تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور اس کی خطا معاف فرمادیتے ہیں۔

۷۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
التُّسْتَرِيُّ تَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُؤَبِّقِ أَبُو الْجَهْمِ تَنَا فَضِيلُ بْنُ
مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ
السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْسَايَ هَذَا فَإِنِّي لَمْ
أَخْرَجْ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سَمْعَةً وَخَرَجْتُ إِلَى الْقَاءِ
سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاسْأَلُكَ أَنْ تُعِيدَ فِيَّ مِنَ
النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا
أَنْتَ أَقْبَلِ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ.

۷۷۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ نے فرمایا: جو اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے یہ
کلمات کہے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ...)) تو اللہ تعالیٰ
اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں اور اس کے لئے ستر
ہزار فرشتے بخشش طلب کرتے ہیں۔ (ترجمہ) "اے اللہ
میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس حق کی وجہ سے جو
مانگنے والوں کا آپ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے اور آپ
سے سوال کرتا ہوں اپنے اس چلنے کے حق کی وجہ سے
کیونکہ میں غرور اور اتراٹنے اور دکھانے اور سنانے
(شہرت) کی ظاہر نہیں نکلا بلکہ میں آپ کی ناراضگی سے

بچنے کے لئے اور آپ کی رضا جوئی کے لئے نکلا ہوں تو میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے بچادیں اور میرے گناہوں کو بخش دیں کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخشتا۔“

۷۷۹: حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ زَائِدِ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي زَالِحٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَالِحٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الْمَشَاؤُنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ أَوْلَيْكَ الْغَوَاصُونَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ.

۷۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکیوں میں مسجد کی طرف چلنے کے عادی ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطے مارنے والے ہیں۔

۷۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلْبِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الشَّيْرَازِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي خَارِمْ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَسِّرِ الْمَشَاؤُنَ فِي الظُّلَمِ بَنُوْرَ تَامِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۷۸۰: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکی میں چلنے کے عادی لوگوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری دے دو۔

۷۸۱: حَدَّثَنَا مَجْرَاءُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ مَوْلَى ثَابِتِ

۷۸۱: حضرت انس سے گزشتہ حدیث جیسے الفاظ مذکور ہیں۔

الْبُنَانِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الصَّانِعِيُّ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشِّرِ الْمَشَانِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

خلاصہ الباب ☆ نماز کا عمل ظاہر ہے کہ آدمی مسجد میں پہنچنے کے بعد ہی شروع کرتا ہے لیکن اپنے کام کو چھوڑ کر کھڑا ہونا وضو کرنا مسجد کی طرف چلنا یہ سب چونکہ نماز ہی کی وجہ سے ہے اس لیے یہ سب نماز ہی کے حساب میں لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی وہی اجر و ثواب دیتے ہیں جو نماز پر دیتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ خیال گزرے کہ واپسی میں تو چونکہ نماز کا ارادہ نہیں اس لیے گھر لوٹنے میں جو وقت لگا وہ کسی کام میں نہ آیا تو اس کے متعلق بھی فرما دیا کہ گھر سے چلنے کے بعد سے لوٹنے تک پورا وقت چونکہ نماز ہی کے حساب میں ہے اس لیے جانا اور آنا دونوں ایک ہی حکم میں ہیں۔

۱۵: بَابُ الْأَبْعَدِ فَأَلَا بَعْدُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد سے جو جتنا زیادہ دور ہوگا اس کو

أَعْظَمُ أَجْرًا

اتنا زیادہ ثواب ملے گا

۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَبْعَدُ فَأَلَا بَعْدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَكْبَرُ أَجْرًا.

۷۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد سے جو شخص جس قدر دور ہوگا اس قدر اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۷۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ تَائِبٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِيِّ ثَنَا عَمَّاسُ بْنُ الْأَخْوَرِ عَنْ أَبِي عَسْمَانَ الْيَهْدِيِّ عَنْ ابْنِ

۷۸۳: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے ایک انصاری کا مکان مدینہ میں سب سے زیادہ مسجد سے دور تھا

اور رسول اللہ کے ساتھ ان کی کوئی نماز بھی نہیں چھوٹی تھی (بلکہ سب نمازیں رسول اللہ کی اقتداء میں باجماعت ادا کرتے تھے) فرماتے ہیں میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا: ارے صاحب اگر آپ ایک تو انا گدھا خرید لیں تو گرمی سے بچ جائیں اور گرنے اور ٹھوکر لگنے سے بچ جائیں اور (رات کو) حشرات الارض اور موذی چیزوں سے بچ جائیں۔ انہوں نے کہا: بخدا! مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرا گھر محمد کے دولت کدہ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ میں نے رسول اللہ سے اس بات کا تذکرہ کیا (کہ عجیب مسلمان ہے کہ آپ کے گھر کے ساتھ رہنا اسکو پسند نہیں) تو آپ نے اسکو بلایا اور اس سے دریافت کیا۔ اُس نے آپ کے سامنے بھی ایسی بات کہی اور عرض کیا: مجھے قدموں کے نشانات پر (ثواب کی) امید ہے۔ آپ نے فرمایا: جس بات کی تم نے امید رکھی وہ تمہیں حاصل ہوگی۔

۷۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَرَادَتْ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَتَوَلَّوْا مِنْ دِيَارِهِمْ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْرَوْا الْمَدِينَةَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ إِثَارَكُمْ فَأَقَامُوا.

۷۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بِنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ الْأَنْصَارُ بَعِيدَةً مَنَارِلَهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادُوا أَنْ يَقْتَرِبُوا فَتَزَلَّتْ وَنُكِبَتْ مَا قَدَّمُوا وَإِثَارَهُمْ قَالَ قَتَبُوا.

۷۸۴: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ بنو سلمہ نے چاہا کہ اپنے (قدیمی) گھر چھوڑ کر مسجد نبوی کے قریب آ بسیں تو نبی نے مدینہ کے اُجڑنے کو پسند نہیں کیا (کیونکہ اگر وہ تمام قبیلہ شہر میں آجاتا تو مدینہ کی ایک جانب بے آباد ہو جاتی) تو آپ نے فرمایا: اے بنو سلمہ کیا تم نشانات قدم کا ثواب نہیں چاہتے؟ اس پر وہ وہیں ٹھہر گئے۔

۷۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: انصار کے گھر مسجد سے فاصلہ پر تھے انہوں نے چاہا کہ مسجد کے قریب آ جائیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَمَا قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ مُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَالْحَقَّ أَقْبَلُ لَهُمْ﴾ فرماتے ہیں انصار پھر وہیں ٹھہر گئے۔

باب: باجماعت نماز کی فضیلت

۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۱۶: بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ

۷۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته في بيته و صلاته في سوقه بضعا وعشرين درجة.

۷۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضَّلْتُ الْجَمَاعَةَ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَخَذْتُ خُمْسَ وَعِشْرُونَ جُزْءًا.

۷۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هَلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خُمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ رُسْتَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَخَذْتُ بِسَبْعِ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَخَذْتُ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ أَوْ خُمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

خلاصہ الباب ☆ ستائیس کے عدد کی تخصیص کے بارے میں حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں علامہ بلقینی سے ایک لطیف نکتہ نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جماعت کا ادنیٰ اطلاق تین پر ہوتا ہے لہذا ایک جماعت تین نیکیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ کل حسنة بعشر امثالها یعنی ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ تین نیکیاں اپنی فضیلت کے اعتبار سے تیس نیکیوں کے برابر ہوتی ہیں اور تیس کا عدد اصل اور فضیلت دونوں کا مجموعہ ہے اس میں سے اصل یعنی تین کو نکال لیا جائے تو عدد فضیلت ستائیس ہی رہ جاتی ہے۔ یہ توجیہ ان روایات کے مطابق ہے جس میں سبع و عشرين (ستائیس) کا عدد مذکور ہے لیکن دوسری روایات میں ستائیس کے بجائے پچیس کا عدد وارد ہوا ہے۔ اس کا بظاہر سبع و عشرين (۲۷) کے ساتھ تعارض پایا جا رہا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عدد اقل اکثر کی نفی نہیں کرتا یا یہ کہ اختلاف خشوع و خضوع کے اعتبار سے ہے یا یہ کہ پچیس گنا محلہ کی مسجد کے لیے ہے اور ستائیس مسجد جامع کے لیے۔ واللہ اعلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد کا باجماعت نماز ادا کرنا گھریا بازار میں (اکیلے) نماز ادا کرنے سے بیس سے کئی زیادہ درجے افضل ہے۔

۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت (سے نماز پڑھنے) کی فضیلت تنہا نماز سے پچیس حصے زیادہ ہے۔

۷۸۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد کا باجماعت نماز ادا کرنا گھر میں (تنہا) نماز ادا کرنے سے پچیس درجے بڑھ کر ہے۔

۷۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد کا باجماعت نماز ادا کرنا۔ مرد کے تنہا نماز ادا کرنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔

۷۹۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کا باجماعت نماز ادا کرنا، مرد کے تنہا نماز ادا کرنے سے چوبیس یا پچیس درجے بڑھ کر ہے۔

۷۱ : بَابُ التَّغْلِيظِ فِي التَّخَلُّفِ

عَنِ الْجَمَاعَةِ

۷۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُغَاوِرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ 'عَنْ أَبِي صَالِحٍ 'عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا فَيُضَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْتَلِقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزْمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأَحْرِقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ.

۷۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَصِمِ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كَبِيرٌ ضَرِيرٌ شَاشِعُ الدَّارِ وَلَيْسَ لِي قَائِدٌ يَلَاؤُمَنِي فَهَلْ تَجِدُ مِنِّي رُخْصَةً؟ قَالَ هَلِ الْيَدَاءُ؟ قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ مَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً.

۷۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ الْوَأَسِطِيُّ ثَنَا أَنَا هُنَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ 'عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَمِعَ الْبَدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ.

۷۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ 'عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِيَاءٍ 'أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ 'وَأَبْنُ عُمَرَ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْرَافِهِ لِيُنْتَهِينَ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجَمَاعَاتِ أَوْ لِيُخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لِيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ.

۷۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْهَدَلِيُّ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ 'عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عُمَرَ وَالضُّمَيْرِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ہاؤب: (بلاوجہ) جماعت چھوٹ جانے پر

شدید وعید

۷۱ : ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو نماز کا کہوں تو جماعت قائم ہو جائے (یعنی تکبیر ہو) پھر میں کسی مرد کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں کچھ مردوں کو ساتھ لے کر چلوں جن کے پاس لکڑی کے گٹھے ہوں ان لوگوں کے پاس جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے پھر ان کے گھروں کو ان سمیت جلا ڈالوں۔

۷۲ : حضرت ابن ام مکتوم فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سن رسیدہ ہوں، نابینا ہوں، میرا گھر بھی دور ہے، میرے پاس کوئی رہبر بھی نہیں جو میرا ساتھ دے (اور مجھے مسجد تک لائے) تو کیا میرے لئے آپ رخصت پاتے ہیں؟ فرمایا: تم اذان سنتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا۔

۷۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اذان سنی پھر نماز کے لئے نہ آیا تو اس کی نماز ہی نہیں ہوگی۔ الا یہ کہ کسی عذر (شرعی) کی وجہ سے (جماعت چھوڑ دے)۔

۷۴ : حضرت ابن عباس اور ابن عمر فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (منبر کی) لکڑیوں پر یہ فرماتے ہوئے سنا: کچھ لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ یقیناً غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

۷۵ : حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ مرد جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھر

لَيُتْبِهِنَّ رِجَالٌ عَنْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ أَوْ لِأَخْرَافِنَ يُؤْتِنُهُمْ. جلاذالوں گا۔

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث کی بناء پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جماعت میں حاضری فرض عین ہے بلکہ ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ بغیر عذر کے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مسلک وجوب کا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسے فرض کفایہ اور سنت علی العین قرار دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اسی کے موافق ہے اور اسی پر فتویٰ بھی ہے۔ پھر ہر ایک کے نزدیک جماعت ترک کرنے کے کچھ عذر بھی ہیں اور ان کا باب بہت وسیع ہے۔ بہر حال جماعت میں حاضری کی بہت تاکید کی گئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اہم دینی تعلیمات میں سے ہے جس سے امت کی ہدایت وابستہ ہے اور جماعت کی پابندی ترک کر کے اپنے گھروں پر نماز پڑھنے لگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کر لینا ہے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع نصیب فرمائے جن کا زمانہ مثالی اور معیاری تھا۔

باب: عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنا

۱۸ : بَابُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

۷۹۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا (فضیلت و ثواب) ہے تو ان کے لئے (مسجد میں) آئیں اگر چہ سرین کے بل گھسٹ گھسٹ کر ہی آنا پڑے۔

۷۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ ابِرْهِيمَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنِي عَيْسَى ابْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَا تَوَهُمَا وَ لَوْ حَبُوا.

۷۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نماز عشاء اور فجر ہیں اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا (فضیلت و ثواب) ہے تو وہ ان نمازوں کے لئے (مسجد میں) آئیں اگر چہ سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔

۷۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ابْنَانَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَ صَلَاةُ الْفَجْرِ وَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَوَهُمَا وَ لَوْ حَبُوا.

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث سے فجر اور عشاء کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان دنوں کا وقت سستی اور نیند کا وقت ہوتا ہے کہ بستر اور آرام چھوڑ کر نماز میں آنا ہوتا ہے اور جو عبادت نفس پر جتنی زیادہ شاق ہو اسی میں زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

۷۹۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: جو چالیس راتیں مسجد میں باجماعت نماز ادا کرے اس کی عشاء میں پہلی رکعت

۷۹۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْمَعِيلُ ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَرْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي

منسجد جماعة أربعين ليلة لا تقوته الركعة الأولى من قوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیں
صلوة العشاء كتب الله له بها عتقا من النار۔ گے۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ کامل ایک چلہ ایسی پابندی اور اہتمام سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کہ رکعت اولیٰ بھی فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا مقبول و محبوب عمل ہے اور بندہ کے ایمان اور اخلاص کی نشانی ہے کہ اس کے لیے جہنم سے برائت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ایسا جنتی ہے کہ دوزخ کی آنچ سے بھی وہ کبھی آشنا نہ ہوگا۔ اللہ کے بندے صدق دل سے ارادہ اور ہمت کریں تو اللہ تعالیٰ سے توفیق کی امید ہے کوئی بہت بڑی بات نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی عمل خیر کی چالیس دن تک پابندی خاص تاثیر رکھتی ہے۔

باب: مسجد میں بیٹھے رہنا اور نماز کا انتظار

۱۹: باب لزوم المساجد و

کرتے رہنا

انتظار الصلوة

۷۹۹: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ (فضیلت اور ثواب کے حصول کے اعتبار سے) نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک نماز اسکو روکے رکھے اور فرشتے تم میں سے اسکے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ رہے جہاں اس نے نماز ادا کی اور کہتے رہتے ہیں کہ اللہ اس کو بخش دے جسے اس پر رحم فرمائے اسکی توبہ قبول فرمائے جب تک اسکا وضو نہ ٹوٹے اور وہ کسی کو ایذا نہ پہنچائے (اُس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے)۔

۷۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَجْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَيَّ أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَنْجَلِيهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ مَا لَمْ يُؤَدِّ فِيهِ

☆ خلاصہ الباب سبب اللہ! فرشتوں جیسی معصوم مخلوق اس نمازی کے لیے دعائے مغفرت و رحمت کرے کیسی خوش نصیبی ہے۔

۸۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان مرد مسجد کو اپنا ٹھکانہ بنائے نماز اور ذکر کی خاطر اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے غائب گھر آئے تو اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

۸۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا شَبَابَةُ لَنَا أَبُو ذَنْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ.

☆ خلاصہ الباب تمام روئے زمین پر وطن ہی ایک ایسا مقام ہوتا ہے کہ جہاں انسان عموماً سب سے زیادہ قلبی سکون اور راحت محسوس کرتا ہے لیکن جس بندہ مؤمن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پوری طرح رچ بس گئی ہو اور نماز اور ذکر و تلاوت کے لیے مسجد میں کثرت سے جائے آئے اسے مسجد میں وطن جیسی اُنیست محسوس ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس مہمان عزیز کے آنے سے بے حد خوش ہوتے ہیں۔

۸۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثنا النُّصْرُ بْنُ شَمِيلٍ ثنا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ' عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مِنْ رَجْعٍ وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا قَدْ حَفِزَهُ النَّفْسُ وَ قَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ أَبَشِرُوا هَذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يَأْهُيْ بِكُمْ الْمَلَائِكَةُ يَقُولُ انظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً وَ هُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى.

۸۰۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کی تو کچھ لوگ لوٹ گئے اور کچھ وہیں رہ گئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لائے (کہ تیز چلنے کی وجہ سے) آپ کا دم چڑھ گیا تھا اور کپڑا آپ کے گھٹنوں سے ہٹ گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے اور کہتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ فرض نماز ادا کر چکے ہیں اور دوسری نماز کے انتظار میں ہیں۔

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کا کھل جانا ارادتا نہیں بلکہ جلدی کی وجہ سے تھا کیونکہ دارقطنی نے حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کیا ہے کہ: فلا ينظر الي ما دون السترة و فوق الركبة فان ماتحت السرة الى الركبة من العورة۔ اس کی ناف کے نیچے اور گھٹنوں کے اوپر نہ دیکھے کیونکہ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک ستر ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ذَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَغْتَاذُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مِنْ آمَنَ بِاللَّهِ﴾ (الآية)

۸۰۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مرد کو دیکھو کہ مسجد (میں آنے جانے) کا عادی ہے اس کے بارے میں مؤمن ہونے کی گواہی دو (اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کی مساجد کو صرف وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ مسجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مرکز اور دین مقدس کا حصار اور نشان ہے اس لیے اس کے ساتھ مخلصانہ تعلق اور اس کی خدمت و نگہداشت اور اس بات کی فکر و سعی کہ وہ اللہ کے ذکر و عبادت سے معمور اور آباد رہے یہ سب نیچے ایمان کی نشانی اور دلیل ہے۔

۵: أَبْوَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا

اقامتِ صلاۃ اور اس کا طریقہ

بَاب: نماز شروع کرنے کا بیان

۸۰۳: ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کہتے اللہ اکبر۔

۸۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نماز شروع کر کے کہتے: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ)) پاک ہے تو یا الہی اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تیری تعریف کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہی کوئی معبود سوائے تیرے۔

۸۰۵: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ جب تکبیر کہتے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے دیکھا کہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے ہیں۔ بتا دیجئے کہ آپ اس وقت کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں: ((اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ...))

”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسے بعد فرما دیجئے جیسے آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان بعد پیدا فرمایا۔ اے اللہ! مجھے اپنی خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے اے اللہ! میری

۱: بَابُ الْفِتْحِ الصَّلَاةِ

۸۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَابِيُّ تَنَا أَبُو أُسَامَةَ خَلْتَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدَ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ.

۸۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ خَلْتَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّبَيْحِيُّ خَلْتَنِي عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرَّفَاعِيُّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفِيحُ صَلَاتَهُ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

۸۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبِیْ أَرَأَيْتَ سَكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فَاخْبِرْنِي مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ مِنَ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْبِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلِجِ وَالْبَرَدِ.

خطاؤں کو پانی سے برف سے اور اولوں سے دھو دیجئے۔“

۸۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ تَنَا خَارِثَةُ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَةَ 'عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا مَسَّحَ الصَّلَاةَ قَالَ : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ . تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ .

۸۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو ارشاد فرماتے : ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ))

خلاصہ الباب ☆ سب سے پہلے نمازی تکبیر تحریمہ کہے یہ شرط ہے اور بعض فقہاء کرام کے نزدیک رکن اور فرض ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ائمہ کرام مثلاً سفیان ثوری، عبد اللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد، اسحاق بن راہویہ اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ تکبیر تحریمہ کے لیے سب سے بہتر الفاظ اللہ اکبر ہیں جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل رہا ہے۔

باب: نماز میں تعوذ

۲: بَابُ الْأِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ

۸۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مُرَّةٍ 'عَنْ عَاصِمِ الْعَنْزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِئْنَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا فَلَنَا (الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا) ثَلَاثًا . (سُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَ آخِرًا) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَ نَفْخِهِ) قَالَ عَمْرُو: هَمَزُهُ الْمَوْتَةُ وَ نَفْخُهُ الشَّعْرُ وَ نَفْخُهُ الْكِبَرُ .

۸۰۷: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوئے تو کہا : ((اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا)) تین مرتبہ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا)) تین مرتبہ ((سُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَ آخِرًا)) تین مرتبہ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَ نَفْخِهِ وَ نَفْخِهِ)) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں ہمزہ جنون اور دیوانگی کو کہتے ہیں اور نفث شعر کو اور نفث تکبیر کو۔

۸۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ تَنَا بَنُ فُضَيْلٍ تَنَا عَطَاءُ بْنُ الشَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَ هَمَزِهِ وَ نَفْخِهِ وَ نَفْخِهِ . قَالَ هَمَزُهُ الْمَوْتَةُ وَ نَفْخُهُ الشَّعْرُ وَ نَفْخُهُ الْكِبَرُ .

۸۰۸: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَ نَفْخِهِ وَ نَفْخِهِ)) فرمایا: ہمزہ دیوانگی اور جنون ہے اور نفث شعر ہے اور نفث تکبیر ہے۔

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث کی وجہ سے ثناء کے بعد تعوذ پڑھنا مسنون ہے۔ مصنف علیہ الرزاق میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ سے پہلے اعوذ باللہ... پڑھتے تھے۔

۳: بَابُ وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

بَابُ: نَمَازٍ فِي دَايَاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

۸۰۹: حضرت ہلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں امامت کراتے تھے تو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔

۸۰۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَنَا . فَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ بِيَمِينِهِ .

۸۱۰: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا۔

۸۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ . ح وَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّهَيْرِيُّ ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ قَالَا ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَضَلِّي فَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ بِيَمِينِهِ .

۸۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سے گزرے جبکہ میں اپنا بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے (نماز ادا کر رہا) تھا تو آپ نے میرا دائیں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔

۸۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَاتِمٍ أَنَا مُمْسِمٌ أَنَا الْخَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبِ السَّلْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَ أَنَا وَاضِعٌ يَدِي الْيُسْرَى عَلَى الْيَمْنَى فَاخَذَ بِيَدِي الْيَمْنَى فَوَضَعَهَا عَلَى الْيُسْرَى .

خلاصہ الباب ☆ جمہور علماء نے ہاتھ باندھنا اختیار کیا ہے۔ وہ بھی احناف کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مختار ہے کیونکہ یہ اقرب التعظیم ہے بوجدان روایات کے جو مصنف ابن ابی شیبہ مسند احمد میں آئی ہیں۔ محدث ابن ابی شیبہ جو امام بخاری امام ابن ماجہ و امام مسلم رحمہم اللہ کے استاذ ہیں وہ حضرت وکیع سے اور وہ موسیٰ بن عمر سے وہ علقمہ بن وائل سے وہ اپنے والد حضرت وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں اپنا دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھا۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہے کہ نماز کی سنت میں سے ہے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔ حضرت حجاج بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے ابو مجلز سے سنایا دریافت کیا کہ نمازی ہاتھ کس طرح رکھے؟ تو انہوں نے کہا: اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے بیرونی حصہ پر رکھے اور اس کو ناف سے نیچے رکھے۔ حضرت ابراہیم نخعی نے کہا کہ اپنا دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

شرح نقایہ میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی کلائی کو دائیں ہاتھ کی ہتھنگلی اور انگوٹھے سے پکڑے اور باقی انگلیوں کو پھیلائے۔

نوٹ ☆ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے یا ناف کے اوپر یا سینہ پر؟ اس بارہ میں سب مرفوع روایات درجہ دوم اور سوم کی ہیں یا معان ہیں۔

۴: بَابُ افْتِاحِ الْقِرَاءَةِ

بَابُ: قِرَاءَاتِ شُرُوعِ كَرْنَا

۸۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلَّمِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ 'عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتِحُ الْقِرَاءَةَ بِ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

۸۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قراءت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ابْنَانَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ 'عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا جَادَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ 'ثَنَا أَبُو غَوَّانَةَ' عَنْ قَتَادَةَ 'عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ' قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ يَفْتَحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

۸۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قراءت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَ عُقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ قَالُوا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا بِشْرُ بْنُ زَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْتِحُ الْقِرَاءَةَ بِ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

۸۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قراءت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ 'عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَايَةَ . حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَلَّمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ فِي الْإِسْلَامِ خَدَابَةً فَسَمِعَنِي وَ أَنَا أَقْرَأُ ﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾ فَقَالَ : أَيُّ بَنِي إِثَابِكَ وَالْحَدِيثُ فَإِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ' وَ مَعَ عُمَرَ وَ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُهُ فَإِذَا أقرَأَتْ لَقُلْ : ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

۸۱۵: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میں نے کم ہی دیکھا کہ کوئی نرد اسلام میں نئی بات (بدعت) کے معاملے میں میرے والد محترم سے زیادہ سخت ہو چنانچہ ایک بار انہوں نے مجھے ﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾ پڑھتے سنا۔ فرمایا: بیٹا اس بدعت سے بہت بچو کیونکہ میں نے رسول اللہ اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں اور میں نے کسی ایک کو بھی ﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾ پڑھتے نہیں سنا قرأت ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا کرو۔ (حنفیہ)

☆ خلاصۃ الباب جہر اسماء کا مسئلہ معرکہ آراء مسائل میں سے ہے جن میں ایک عرصہ تک زبانی اور قلمی مناظروں کا بازار گرم رہا ہے اور مختلف علماء نے اس مسئلہ پر مشتمل کتابیں لکھی ہیں۔ اس مسئلہ میں تفتیح مذاہب یہ ہے کہ امام مالک کے

کے نزدیک تسمیہ سرے سے مشروع ہی نہیں ہے نہ جہر نہ سر۔ امام شافعیؒ کے نزدیک تسمیہ مسنون ہے اور صلوات جہر یہ میں جہر کے ساتھ اور سر یہ میں سر کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ امام ابوحنیفہؒ امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ کے نزدیک بھی تسمیہ مسنون ہے۔ البتہ اسے ہر حال میں سراپڑھنا افضل ہے۔ خواہ صلوٰۃ جہری ہو یا سری۔ اس مسئلہ میں بعض اہل ظاہر مثلاً ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ بھی حنفیہ کے ساتھ ہیں اور بعض محققین شافعیہ نے بھی اس مسئلہ میں حنفیہ کا مسلک اختیار کیا ہے۔ امام مالکؒ کا استدلال عبد اللہ بن مغفل کی حدیث باب سے ہے جس میں انہوں نے اپنے صاحبزادہ کو بسم اللہ پڑھنے سے روکا اور اسے بدعت قرار دیا۔ امام شافعیؒ نے جہر بسم اللہ کی تائید میں بہت سی روایات پیش کی ہیں لیکن ان میں سے کوئی روایت بھی ایسی نہیں جو صحیح بھی ہو اور صریح بھی۔ چنانچہ حافظ زبیلیؒ نے نصب الراہیہ میں ان کے تمام دلائل کی مفصل تردید کی ہے یہاں اس پوری بحث کو نقل کرنا تو ممکن نہیں جہاں تک حنفیہ کے استدلال کا تعلق ہے اگرچہ وہ عدد اکم ہیں لیکن سنداً بڑے جلیل القدر، عظیم الشان اور صحت کے اعلیٰ معیار پر ہیں۔ چنانچہ حنفیہ کی پہلی دلیل مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ((قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم)) یہی روایت نسائی میں ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے: ((صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم یجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم))۔ جس سے واضح ہو گیا کہ صحیح مسلم کی روایت میں قراءت کی نفی سے جہر کی نفی مراد ہے۔ (۲) نسائی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت: ((صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یسمعنا قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلی بنا ابو بکر و عمر فلم نسمعہا منها))۔ اس سے واضح ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا انشاء جہر تسمیہ کی نفی کرتا ہے نہ کہ نفس قراءت کی۔ (۳) تیسری دلیل حضرت عبد اللہ بن مغفل کی حدیث باب ہے جس میں فرماتے ہیں: ((سمعنی ابی و انا فی الصلوٰۃ اقول بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال ابی بنی محدث ایاک والحدث قال ولم أراحدًا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابغض الیہ الحدیث فی الاسلام وقد صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم یقولہا فلا تقلہا اذا انت صلیت فقل الاحمد لله رب العلمین))۔ اس لیے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہم نے اوپر ذکر کی ہے اس میں جہر کی نفی ہے لہذا یہاں بھی یہی مراد ہوگی۔ اس پر شافعیہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں عبد اللہ بن مغفل کے صاحبزادے مجہول ہیں لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ محدثین نے تصریح کی ہے کہ ان کا نام یزید ہے اور ان سے تین راوی روایت کرتے ہیں اور اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس شخص سے روایت کرنے والے دو ہوں اس کی جہالت رفع ہو جاتی ہے اور یہاں تو ان سے روایت کرنے والے دو سے زائد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ حدیث عبد اللہ بن مغفل حدیث حسن ہے۔ نیز اس مفہوم کی روایت نسائی میں بھی آئی ہے اور امام نسائی نے اس پر سکوت کیا ہے جو ان کے نزدیک کم از کم حسن ہونے کی دلیل ہے۔ (۴) امام طحاویؒ وغیرہ نے روایت نقل کی ہے: ((عن ابن عباس فی الجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم قال ذلک فعل العذاب)) نیز طحاوی ہی میں حضرت ابو وائل سے مروی ہے: ((قال کان عمر علی لا یحبہان بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتامین))۔

بہر حال یہ تمام روایات صحیح اور صریح ہونے کی بناء پر امام شافعیؒ کے استدلال کے مقابلہ میں راجح ہیں۔

۵: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

بَابُ : نمازِ فجر میں قرأت

۸۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا شَرِيكَ وَ سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكِ سَمِعَ
النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ : ﴿وَالنُّجْلَ بِاسِقَابٍ لَهَا طَلَعُ
نُضَيْدٍ﴾ [ق: ۱۰]

۸۱۶: حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے: انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز صبح میں
﴿وَالنُّجْلَ بِاسِقَابٍ لَهَا طَلَعُ نُضَيْدٍ﴾ (سورہ ق) کی
قرأت فرماتے سنا۔

۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَصْبَغِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
حَرْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ
كَتَابِي أَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ: ﴿فَلَا أُقِيمُ بِالْخُنُسِ الْجَوَارِ
الْكُنُسِ﴾ [التكوير: ۱۶، ۱۵]

۸۱۷: حضرت عمرو بن حربؓ فرماتے ہیں: میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز فجر میں قرأت فرمائی گویا آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کا ﴿فَلَا أُقِيمُ بِالْخُنُسِ الْجَوَارِ الْكُنُسِ﴾
پڑھنا سماعت میں رس گھول رہا ہے۔

۸۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ تَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عَوْفِ
عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ ح وَ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ تَنَا مُعْمِرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَهُ أَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَائِينَ السِّتِينَ إِلَى الْمَائَةِ.

۸۱۸: حضرت ابو بزرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں
ساتھ سے سو تک (آیات مبارکہ کی) تلاوت فرمایا
کرتے تھے۔

۸۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرِيُّ بْنُ خَلْفٍ تَنَا أَبُو عَبْدِ
عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي قَتَادَةَ وَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ
الظُّهْرِ وَ يَقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَ كَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ.

۸۱۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے
تو ظہر میں پہلی رکعت دوسری کی نسبت ذرا لمبی رکھتے اور
صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے۔ (اور یہی نبی کریم
ﷺ کا معمول رہا)۔

۸۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّائِبِ قَالَ قَرَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ
بِالْمُؤْمِنُونَ فَلَمَّا آتَى عَلِيَّ ذَكَرَ عَيْسَى أَصَابَتْهُ شَرْقَةٌ فَرَسَعَ
يَعْنِي سَعَلَةً.

۸۲۰: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورہ
مؤمنوں کی قرأت فرمائی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر
آیا یعنی: ﴿وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ...﴾ تو آپ ﷺ
کو کھانسی اٹھی اس لئے آپ رکوع میں چلے گئے۔

خلاصہ الباب ☆ یہ باب نماز فجر میں قرأت کی مقدار مسنون سے متعلق ہے۔ اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر
اور ظہر میں طوالت مفصل، عصر اور عشاء اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا مسنون ہے اور اس میں اصل حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کا مکتوب ہے جو انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اس میں یہی تفصیل مذکور ہے اس

خط کے کئی حصے امام ترمذی نے اپنی جامع ترمذی میں نقل کیے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بھی احادیث باب میں ذکر کیا گیا ہے البتہ کبھی اس کے خلاف بھی ثابت ہے۔ مثلاً مغرب کی نماز میں سورہ طور، سورہ مرسلات اور سورہ دخان کا پڑھنا۔

پہا: باب: جمعہ کے دن نماز فجر میں قرأت

۸۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ المبارک کے روز نماز فجر میں ﴿الم تنزیل﴾ (السجدہ: ۱) یعنی سورہ سجدہ اور ﴿هل ائی علی الانسان﴾ (الانسان: ۱) کی قرأت فرماتے۔

۸۲۲: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں ﴿الم تنزیل﴾ اور ﴿هل ائی علی الانسان﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۸۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۸۲۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں ﴿الم تنزیل﴾ اور ﴿هل ائی علی الانسان﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

پہا: باب: ظہر اور عصر میں قراءت

۸۲۵: حضرت قزاع فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدریؓ سے رسول اللہ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔

۶: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَكَيْعٌ وَغَبْدَةُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْوَلٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ﴿الم تنزیل﴾ [السجدة: ۱] السُّجْدَةَ وَ ﴿هل ائی علی الانسان﴾. [الانسان: ۱]

۸۲۲: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نُبَهَانَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الم تنزیل﴾ وَ ﴿هل ائی علی الانسان﴾.

۸۲۳: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الم تنزیل﴾ وَ ﴿هل ائی علی الانسان﴾.

۸۲۴: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنبَأَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَلِيمَانَ أَنبَأَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الم تنزیل﴾ وَ ﴿هل ائی علی الانسان﴾.

قَالَ إِسْحَقُ هَكَذَا ثَنَا عَمْرُو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْآشْكَ فِيهِ.

۷: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۸۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ ضَالِحٍ ثَنَا زَيْنَعَةَ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قُرْظَةَ قَالَ

فرمایا: تمہارے لئے اس میں کوئی بھلائی نہیں (کیونکہ تم رسول اللہ کی مثل جی نماز شاید نہ پڑھ سکو) میں نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے بتائیے تو کہی۔ فرمایا: رسول اللہ کیلئے ظہر کی نماز کی اقامت کہی جاتی تو ہم میں سے ایک بیچ کی طرف نکل جاتا اور قضاء حاجت کے بعد آ کر وضو کرتا تو رسول اللہ ﷺ کو ظہر کی پہلی رکعت میں پاتا۔

۸۲۶: حضرت ابی سعید کہتے ہیں: میں نے حضرت خباب سے عرض کیا کہ آپ کو ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرأت کرنے کا کیسے علم ہوتا تھا۔ فرمایا: آپ کی ریش مبارک کے ہلنے اور حرکت کرنے سے۔

۸۲۷: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: میں نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ فلاں صاحب سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا نیز فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور دوسری دو رکعتوں کو مختصر کرتے تھے اور عصر کو بھی مختصر ادا فرماتے تھے۔

۸۲۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس بدری صحابہ جمع ہوئے اور انہوں نے کہا: آدھری نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی مقدار کا اندازہ لگائیں پھر ان میں سے دو میں بھی اختلاف نہ ہو اسب نے یہی اندازہ لگایا کہ ظہر کی پہلی رکعت میں قرأت تیس آیات کی بقدر تھی دوسری رکعت میں اس سے آدھی اور عصر میں ظہر کی آخری دو رکعتوں سے آدھی۔

پ: آپ: کبھی کبھار ظہر و عصر کی نماز میں ایک

آیت آواز سے پڑھنا

۸۲۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ لَيْسَ لَكَ فِي ذَلِكَ خَيْرٌ قُلْتُ بَيْنَ رَجَمِكَ اللَّهُ قَالَ كَانَتْ الصَّلَاةُ تُقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَيُخْرَجُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ فَيَجِيءُ فَيَتَوَضَّأُ فَيَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ.

۸۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لَخَبَابٍ بَأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ بِاضْطِرَابٍ لِحَيْتِهِ

۸۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرٍِ الْخَنْبِيُّ ثَنَا الضُّشَاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَبَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ وَكَانَ يُطِيلُ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْآخِرَتَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ.

۸۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا الْمُسْعُودِيُّ ثَنَا زَيْدُ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ بَدْرِيًّا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا تَعَالَوْا حَتَّى نَقِيَسَ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا لَمْ يَجْهَرُ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَاسُوا قِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ بِقَدْرِ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَى قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَقَاسُوا ذَلِكَ فِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ.

۸: بَابُ الْجَهْرِ بِالْآيَةِ أَحْيَانًا فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ

وَالْعَصْرِ

۸۲۹: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُوَيْعٍ ثَنَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے اور کبھی کبھار ایک آیت سنوا دیتے۔

۸۳۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تو ہم سورہ لقمان اور ذاریات کی کچھ آیات کے بعد ایک آیت سن لیتے۔

باب: مغرب کی نماز میں قرأت

۸۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدہ (لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں والمُرْسَلَاتِ عُرْفًا کی قرأت فرماتے سنا۔

۸۳۲: حضرت جبیر بن مطعم فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورہ طور کی قرأت فرماتے سنا۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو ﴿أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ﴾ سے ﴿فَلْيَا بَئِئِنَّ لَكُم مِّنْ أَلْفَاظٍ مَّعِينَةٍ﴾ تک کی قرأت فرماتے سنا تو میرا دل منہ کو آنے لگا۔

۸۳۳: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

باب: عشاء کی نماز میں قرأت

۸۳۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ﴿وَالنِّسْوَانِ وَالزَّيْتُونِ﴾ کی قراءت فرماتے

هَشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَابَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِنَافِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا.

۸۳۰: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ثَنَا سَلْمُ بْنُ قَتَيْبَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَتَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ.

۹: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۸۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ (قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ هِيَ لُبَابَةُ) أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا.

۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ.

قَالَ جُبَيْرٌ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ (أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ فَلْيَا بَئِئِنَّ لَكُم مِّنْ أَلْفَاظٍ مَّعِينَةٍ) كَادَ قَلْبِي يَطِيرُ.

۸۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَدْرٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

۱۰: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۸۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَالِسَةَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيَدٍ عَنْ غَدِي بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعِشَاءِ

شا۔

الْأَجْرَةَ. قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِالْبَتِينِ وَالزَّيْتُونِ.

☆ خلاصہ الباب صحیحین کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ جس کا ذکر حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث میں کیا ہے سفر سے متعلق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کی کسی ایک رکعت میں سورہ والہین پڑھی تھی۔

۸۳۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون دوسری سند سے بھی مروی ہے اس میں یہ بھی فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوش آواز انسان نہیں سنا (یا فرمایا) عمدہ قرأت والا شخص نہیں سنا۔

۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمِيرِ بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا أَبُو زَائِدَةَ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ مِثْلَهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتُ إِنْسَانًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ.

۸۳۶: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں حضرت معاویہ بن جبلؓ نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو بہت لمبی پڑھائی (لمبی قرأت فرمائی) اس پر نبیؐ نے فرمایا: وَالشَّمْسُ وَضَخَاهَا سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَىٰ وَأَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ كِي تَرَأْتِ كَرِيًّا كَرِيًّا.

۸۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ لَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضَخَاهَا وَ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَىٰ وَأَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ).

☆ خلاصہ الباب اس حدیث کی خاص ہدایت جو ہمارے موضوع سے متعلق ہے بس یہ ہے کہ ائمہ مساجد کو چاہیے کہ وہ اتنی طویل نماز نہ پڑھائیں جو مقتدیوں کے لیے باعث مشقت ہو جائے خاص کر ضعیفوں، کمزوروں اور مزدور پیشہ لوگوں کا لحاظ رکھیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ اتنی تیز رفتاری سے نماز پڑھائیں کہ رکوع و سجود کا بھی پتہ نہ چلے۔ بہر حال تمام ارکان اعتدال پر ہی ہونے چاہئیں۔

باب: امام کے پیچھے قرأت کرنا

۱۱: بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

۸۳۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو نماز میں فاتحہ کتاب کی قرأت نہ کرے اس کی نماز نہیں۔

۸۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز میں ام القرآن نہ پڑھی اس کی نماز ناقص و ناتمام ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: اے

۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ

خداج غیر تمام۔

ابو ہریرہ! میں بسا اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو آپ نے میرا بازو دبایا اور (آہستگی سے) فرمایا: (ایسی صورت میں) اس کو اپنے دل ہی دل میں پڑھ لیا کر۔

فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَإِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ لَمَعَزُ ذُرَاعِي وَ قَالَ يَا فَارِسِيُّ اأَقْرَأُ بِهَا فِي نَفْسِكَ .

۸۳۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورۃ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں فرض ہو یا غیر فرض۔

۸۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ح وَ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي سَفْيَانَ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِحَمْدِ اللَّهِ وَ سُورَةٍ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا .

۸۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کہ ہر وہ نماز جس میں ام القرآن نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۸۴۰: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فِيهَا خَدَاجٌ) .

۸۴۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحہ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۸۴۱: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّكِينِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ السُّلَمِيُّ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ صَلَاةٍ وَلَا يَقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيهَا خَدَاجٌ فِيهَا خَدَاجٌ .

۸۴۲: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ایک صاحب نے سوال کیا کیا میں قرأت کر لیا کروں جبکہ امام قرأت کر رہا ہو۔ فرمایا: ایک صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہر نماز میں قرأت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی۔ اس پر لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا کہ اب تو یہ لازم ہوگئی۔

۸۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَلِيمَانَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْأَخْوَلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَقْرَأُ الْإِمَامُ يَقْرَأُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ ابْنِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : نَعَمْ لِقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجِبَ هَذَا . (قَالَ الْمَرْهُيُّ هُوَ مَوْقُوفٌ)

۸۴۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ الکتاب اور سورۃ پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں فاتحہ الکتاب۔

۸۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسَعَّرٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةٍ وَ فِي الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

خلاصہ الباب ۲۶ اس باب میں نماز میں سورۃ فاتحہ کی قراءت کی حیثیت کے تعین کا بیان کیا گیا ہے۔ بعض حضرات اس کی بھی رکیت کے قائل ہیں اور بعض عدم رکیت کے یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں بعض اس کی فرضیت کے قائل ہیں اور

بعض وجوب کے۔

(۱) امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے وجوب کے قائل ہیں فرضیت کے نہیں۔ وہ مطلق قراءت کو فرض قرار دیتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک سورۃ فاتحہ اور حم سورۃ دونوں کا حکم ایک ہے یعنی دونوں واجب ہیں عندہم ان میں سے کسی ایک کے ترک سے فرض تو ساقط ہو جاتا ہے لیکن نماز واجب الاعداد رہتی ہے۔ (۲) ائمہ ثلاثہ اس کی رکنیت یعنی فرضیت کے قائل ہیں عندہم ترک صلوٰۃ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے وہ ضم سورت کو مسنون یا مستحب قرار دیتے ہیں۔ (۳) امام احمد فرماتے ہیں کہ الفاتحۃ لا تتعین بلکہ قرآن کا جو نسا حصہ بھی پڑھا جائے۔

ائمہ ثلاثہ عبادہ ابن الصامت کی اس روایت سے قراءت فاتحہ کی رکنیت اور فرضیت پر استدلال کرتے ہیں۔ اس روایت کو ترمذی میں نقل کیا گیا ہے جس میں صراحتاً آ گیا ہے کہ: ((لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الكتاب)) علماء احناف اس کے متعدد جواب دیتے ہیں:

(۱) یہ ”لا“ نفی کے لیے ہے مگر محققین شارحین حدیث اس توجیہ کو پسند نہیں کرتے۔ ابن الہمام فرماتے ہیں کہ یہاں ”لا“ کو نفی کمال کے لیے لیا جائے تو لا صلوٰۃ اجلا المسجد اراضی المسجد)) (دارقطنی) کی رو سے فاتحہ کو واجب قرار دینا بھی مشکل ہو جائے گا جبکہ دارقطنی کی اس روایت میں لانی کمال کے لیے ہے لیکن مسجد میں نماز ادا کرنا واجب صلوٰۃ نہیں لہذا اگر جہاں مسجد گھر میں نماز پڑھے تو اس کی نماز واجب الاعداد نہیں ہوتی۔ اس کا تقاضا تو یہی ہے کہ فاتحہ کے چھوڑنے والے کی نماز بھی واجب الاداء نہ ہو حالانکہ احناف اس کو واجب الاعداد قرار دیتے ہیں۔ (۲) یہ لانی کمال کے لیے نہیں تھی ذات کے لیے ہے حالانکہ احناف اس کو واجب الاعداد قرار دیتے ہیں۔ (۲) یہ لانی کمال کے لیے نہیں نفی ذات کے لیے ہے مقصد یہ ہے کہ عدم قراءت کی صورت میں نماز بالکل فاسد ہو جاتی ہے۔ یہاں قراءت سے مراد صرف فاتحہ نہیں بلکہ مطلق قراءت ہے۔ اس توجیہ کی ترجیح کی وجہ یہ ہے کہ یہی روایت مسلم ج ۱ ص ۱۶۹ اور نسائی ج ۱ ص ۱۰۵ میں فاتحہ کے بعد فماعد کے الفاظ کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ بعض روایات میں فمازاد بعض میں وما تیسر اور بعض میں سورۃ اور بعض میں معہا شیء کے الفاظ آئے ہیں جس کا معنی یہ ہوگا کہ جو شخص فاتحہ اور ”ما زاد“ (کچھ اور) ”ما فاعدا“ (اس سے زیادہ) نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی لہذا جب قراءت بالکل منہی ہوگی تو عدم صلوٰۃ (نماز نہ ہونے) کا حکم لگے گا۔ اس حدیث میں مذکورہ اضافی الفاظ کے پیش نظر ائمہ ثلاثہ کو چاہیے کہ فاتحہ کے ساتھ ساتھ وصاعد ایا مازاد کی رکنیت کے بھی قائل ہوں تو جو جواب وہ و مازاد وغیرہ کی عدم رکنیت کا دیں گے وہی جواب ہماری طرف سے فاتحہ کی عدم رکنیت کا ہوگا۔ فمما هو جوابہم فہو جوابنا ۳) اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ فماعد ایا مازاد وغیرہ کی زیارتی کا ثبوت نہیں ہے تب بھی حدیث میں فاتحہ پر ب کا دخول اس بات کی دلیل ہے کہ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھوانا مقصود ہے کیونکہ افعال ب کے واسطے کے بغیر متعدی ہوں تو مراد یہ ہوتی ہے کہ مفعول بہ کل مفعول ہے اس کے ساتھ مفعولیت میں کوئی اور شریک نہیں ہے اور جب بواسطہ ب کے متعدی ہو تو مراد یہ ہوتی ہے کہ مفعول بہ بعض مفعول ہے اور مفعولیت میں کوئی اور بھی اس کے ساتھ شریک ہے۔ مثلاً بخاری میں ہے ((قرا علیہم سورۃ الرحمن)) تو جہاں قراءت بغیر ب کے متعدی سے مراد یہ ہے کہ سورۃ الرحمن پڑھی اس کے ساتھ اور کچھ نہیں پڑھا اور احادیث میں قراءت کی ب کے ساتھ تعدیہ بھی آیا ہے مثلاً یقرأ بالطور کذا فی المغرب بالطور اور کان یقرأ فی القرآن المجید وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں۔ مراد ظاہر

ہے کہ سورۃ طور اور سورۃ ق تہا نہیں پڑھیں بلکہ ان کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھا لہذا حدیث زیر بحث میں ب کے دخول کے بعد مراد یہ ہوگی کہ مفعول کل مقرو نہیں ہے بلکہ جزو مقرو ہے اور اس سے اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ نماز میں صرف فاتحہ نہیں پڑھی جائے گی بلکہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھا جائے گا یعنی ضم سورۃ کرنا ہوگا۔ لہذا اس حدیث سے حنفیہ کی تردید نہیں ہوئی۔

۱۲: بَابُ فِي سَكْتِي الْإِمَامِ

بَابُ: امام کے دو سکتوں کے بارے میں

۸۳۴: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ جَمِيلٍ الْعَنْكَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ سَكَّتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْكُرَ ذَلِكَ عُمَرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ فَكَتَبْنَا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ.

۸۳۴: حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ دونوں سکتوں کو میں نے رسول اللہؐ سے (یکھ کر) محفوظ کیا تو عمران بن حصینؓ نے اس کا انکار کیا تو ہم نے اُبی بن کعبؓ کو مدینہ خط لکھا انہوں نے (جواب میں) لکھا کہ سمرہ نے (بات کو) یاد رکھا۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت قتادہ سے پوچھا یہ دو سکتے کیا ہیں؟ فرمایا: ایک نماز میں داخل ہوتے ہی اور دوسرے قرأت سے فارغ ہو کر پھر قتادہ نے فرمایا: جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (تو بھی سکتہ خفیہ کرے آمین کہنے کے لئے) فرمایا: صحابہ کو پسند تھا کہ امام قرأت سے فارغ ہو تو خاموش ہو جائے تاکہ اس کا دم ٹھہر جائے۔

قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ: مَا هَاتَانِ السَّكَّتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ.

ثُمَّ قَالَ بَعْدَ وَإِذَا قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾

قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَتَرَاذَ إِلَيْهِ نَفْسُهُ.

۸۳۵: حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نماز میں دو سکتے محفوظ کئے ایک قرأت سے قبل اور دوسرا رکوع کے وقت تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار فرمایا تو لوگوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا۔ آپ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرمائی۔

۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ جَدَّاشٍ وَغُلَيْبُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَشْكَابٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ سَكَّتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكْتَةً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ سَكْتَةً عِنْدَ الرَّكُوعِ فَانْكُرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عُمَرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ فَكَتَبُوا إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ.

خلاصہ الباب ☆ قراءۃ فاتحہ سے پہلے ایک سکتہ متفق علیہ ہے جس میں ثناء پڑھی جاتی ہے۔ صرف امام مالک رحمۃ

اللہ علیہ کی ایک روایت اس کے خلاف ہے۔ دوسرا سکتہ فاتحہ کے بعد ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس میں سر آ آمین کہی جائے گی اور شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک سکوت محض ہوگا۔ ایک تیسرا سکتہ قراءت کے بعد رکوع سے پہلے ہے جو سانس ٹھیک کرنے کے لیے ہے۔ شافعیہ و حنابلہ اس سکتہ کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ حنفیہ میں سے علامہ شامی نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر قراءت کا اختتام اسماء حسنیٰ میں سے کسی اسم پر ہو رہا ہو جیسے: ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ تو سکتہ مستحب نہیں بلکہ اس کا تکبیر کے ساتھ

وصل (ملانا) کرنا اولیٰ ہے۔ لیکن محققین حنفیہ نے یہ فرمایا کہ اس تفصیل کی بنیاد محض قیاس ہے اور حدیث باب میں قنودہ کا قول قراءۃ کے بعد سکتے کے مسنون ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔ اس لیے قیاس کے مقابلہ میں اسے ترجیح ہونی چاہیے اور سکتے کو مسنون ماننا چاہیے۔ واذا قرأوا الصالین یخطفے جملے واذا قرأ من القراءۃ ہی کا بیان ہے اور بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ حضرت قنودہ نے واذا قرأ من الصالین کہہ کر اپنی جانب سے تیسرے سکتے کو بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳ : بَابُ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا

پاب: جب امام قرأت کرے تو خاموش ہو جاؤ

۸۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا کہ اس کی اقتداء کی جائے لہذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۸۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَبَّادَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي ضَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُوتَمَّ بِهِ فَإِذَا تَكَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ. وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ.

۸۳۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ جب وہ قعدہ میں ہو تو تمہارا سب اول ذکر تشہد ہونا چاہئے۔

۸۳۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ثنا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَابٍ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّاشِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ ذِكْرِ أَحَدِكُمْ التَّشَهُدُ.

۸۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے صحابہ کو نماز پڑھائی ہمارا خیال ہے صبح کی نماز تھی۔ نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے قرأت کی؟ ایک صاحب نے عرض کیا: میں نے (قرأت کی)۔ فرمایا: میں بھی کہہ رہا تھا کہ کیا ہوا مجھ سے قرآن میں نزاع کیا جا رہا ہے۔

۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَيْشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ أُكَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةً نَظُنُّ أَنَّهَا الصُّبْحُ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَ زَجَلٌ أَنَا قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ.

۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول

۸۳۹: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى ثنا مَعْمَرٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَكْبَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا دَخَلْنَا نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ قَالَ لَسْنَا بَعْدُ لَيْمًا جَهْرًا فِيهِ الْإِمَامُ.

اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر سابقہ مضمون ذکر کیا اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ اس کے بعد جہری نماز میں صحابہ نے سکوت اختیار کیا (یعنی قرأت کرنا چھوڑ دی)

۸۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْخَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ لَقِرَاءَةِ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ.

۸۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کا امام ہو (یعنی جو باجماعت امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

خلاصہ الباب ☆ یہ حدیث حنفیہ کی پہلی دلیل ہے۔ ابو داؤد میں بھی وذا قرا فانصتوا کے الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔ نواب صدیق حسن خان اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "رجال اسنادہ ثقات" [دلیل الطالب ص: ۲۹۴] اس تفصیلی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک عمل کے بارے میں طریقہ بیان فرماتے ہیں۔ اگر فاتحہ اور سورۃ کی قراءت کے بارے میں کوئی علیحدہ علیحدہ حکم ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور واضح فرماتے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں: ((وذا قرا فانصتوا))۔ جب امام قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔ پراکتفاء فرما کر یہ بات واضح فرمادی کہ جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث چار صحابہ کرام سے مروی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت انس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ ان میں سے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کی حدیثوں میں یہ زیادتی موجود نہیں۔ احادیث کے تتبع اور غور کرنے سے اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث دو مرتبہ ارشاد فرمائی ایک مرتبہ: ((وذا قرا فانصتوا)) بھی اس میں شامل تھا اور ایک میں شامل نہیں تھا۔ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے یہ حدیث گھوڑے سے گرنے کے واقعہ میں جو ۵ھ میں پیش آیا تھا بیان فرمائی تھی جب آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی صحابہ کرام اس وقت آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھے رہے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا اور نماز کے بعد یہ حدیث ارشاد فرمائی اور آخر میں فرمایا: ((وذا صلی جالساً فصلوا جلوساً)) جیسا کہ روایت عائشہ سنن ابی داؤد میں ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ تو ہیں: ((وذا صلی قاعداً فصلوا قعوداً اجمعون)) جیسا کہ ترمذی میں ہے۔ چونکہ اس موقع پر آپ ﷺ کا اصل منشاء یہ مسئلہ بیان کرنا تھا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر ہی نماز پڑھنی چاہیے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر میں تمام ارکان صلوٰۃ کا استیعاب نہیں فرمایا بلکہ ضمناً بعض دوسرے ارکان کا ذکر آ گیا۔ بہر حال استیعاب چونکہ مقصود نہیں تھا اس لیے اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ((وذا قرا فانصتوا)) کا جملہ ارشاد نہیں فرمایا۔ پھر اس موقع پر چونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دونوں موجود تھے اس لیے انہوں نے: ((انما جعل الامام لیؤتم بہ)) کی حدیث کو ((وذا قرا فانصتوا)) کی زیادتی کے بغیر روایت کیا اور اس موقع پر حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ میں موجود نہیں تھے کیونکہ حافظ ابن حجر کی تصریح کے مطابق گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ۵ھ میں پیش آیا اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشرف باسلام نہیں ہوئے تھے۔

اس لیے کہ وہ کھڑے ہوئے۔ اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حبشہ میں تھے وہ بھی کھڑے ہوئے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حضرات جس حدیث کی روایت کر رہے ہیں وہ سقوط عن الفرس (گھوڑے سے گرنے) کے واقع کے بعد یعنی کھڑے ہونے کے بعد ارشاد فرمایا۔ اس وقت چونکہ اس حدیث کا منشاء قاعدہ کلیہ بیان کرنا تھا کہ مقتدی کو امام کی متابعت کرنی چاہیے اس لیے اس موقع پر آپ ﷺ نے تمام ارکان میں متابعت کا طریقہ بتایا اور ((واذا قرأ فانصتوا)) کا بھی اضافہ فرمایا۔ لہذا حضرت انس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی حدیث کا واقعہ بالکل جدا ہے اور اس کا سابق بھی مختلف ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کی حدیث کا واقعہ بالکل جدا اور سیاق بھی جدا ہے اور پہلے واقعہ میں: (واذا قرأ فانصتوا)) کے موجود نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حضرات حنفیہ کی دلیل ہے یہ حدیث صحیح بھی ہے اور مسلک حنفیہ پر صریح بھی ہے کیونکہ اس میں ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا گیا ہے پھر اس حدیث میں مطلق قراءت کا حکم بیان کیا گیا ہے جو قراءۃ فاتحہ اور قراءۃ سورۃ دونوں کو شامل ہے لہذا دونوں میں امام کی قراءت حکماً مقتدی کی قراءت سمجھی جائے گی لہذا مقتدی کا قراءت ترک لازم نہیں آتا۔ واضح رہے کہ حدیث جابرؓ جو ابن ماجہ میں ہے اس کا مدار جابر ہجلی ہے جو کہ ضعیف ہے، لیکن ہمارے پاس اس حدیث کے طریق متعدد ایسے موجود ہیں کہ جن پر نہ جابر ہجلی کا واسطہ آتا ہے اور نہ اور مشکلم فی راویوں کا۔ احناف نظر سے ملاحظہ کیجئے: (۱) پہلا طریق: مصنف ابن ابی شیبہ میں مذکور ہے: "حدثنا مالک بن اسمعیل عن حسن بن صالح عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل من کما لہ امام فقراءتہ لہ قراءۃ" اور حسن بن صالح کا سماع ابو الزبیر ثابت ہے اس لیے کہ حسن بن صالح کی ولادت ۱۰۷ھ میں ہوئی اور ابو الزبیر کی وفات ۱۲۸ھ میں ہوئی لہذا دونوں میں معاشرت ثابت ہوئی جو امام مسلم کے نزدیک صحت حدیث کے لیے کافی ہے۔ اس طریق کے علاوہ تین طرق اور بھی ہیں جو تمام کے تمام بالکل صحیح ہیں جن میں سے کسی میں بھی جابر ہجلی، حسن بن عمارہ اور لیث بن ابی سلیم حتیٰ کہ امام ابو حنیفہ کے تحت واسطہ بھی نہیں۔ یہ خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد سے ان کی حدیث کی تائید ہوتی ہے جو ترمذی میں موجود ہے۔ بقول من صلی رکعۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فلم یصل ان ان یکون والا الامام۔ مطلب یہ ہے اگر کسی نے نماز کی کسی رکعت میں ام القرآن نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر مقتدی اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ خلاصہ یہ کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بلاشبہ صحیح اور ثابت ہے اور اس پر عائد کیے جانے والے تمام اعتراضات غلط ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ اس بنیاد پر بھی ہوتا ہے کہ اس بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مسلک اور معمول کیا تھا اس رخ سے اگر دیکھا جائے تو بھی حنفیہ کا پلہ بھاری نظر آتا ہے اور بہت سے آثار صحابہ ان کی تائید میں ملتے ہیں۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ ترک القراءۃ فاتحہ خلف الامام کا مسلک تقریباً اتنی صحابہ کرام سے ثابت ہے جن میں متعدد صحابہ کرام اس سلسلہ میں بہت مشہور تھے یعنی خلفاء اربعہ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زید بن ثابت، حضرت جابر، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم۔

۱۴ : بَابُ الْجَهْرِ بِأَمِينٍ

ہی آپ: آواز سے آمین کہنا

۸۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قرأت کرنے والا (یعنی امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں تو جس کی آمین فرشتوں کے موافق اور برابر ہوئی اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۸۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قرأت کرنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۸۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھتے تو آمین کہتے تھے حتیٰ کہ صف اول والے بھی اس کو سن لیتے۔

۸۵۴: خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتے تو آمین کہتے۔

۸۵۵: حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی جب آپ نے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا تو آمین بھی کہا اور ہم نے اس کو سنا۔

۸۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

۸۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤْمِنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِنَ الْمَلَائِكَةَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۸۵۲: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَجَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا تَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى تَنَا مَعْمَرُ ح وَخَلْتَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمِصْرِيُّ وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْخَرَّابِيُّ قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ فَأَمَّنُوا فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِنَ الْمَلَائِكَةَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۸۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى تَنَا بَشْرُ بْنُ زَالِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّأْمِينَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ آمِينَ حَتَّى يَسْمَعَهَا أَهْلَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَيَرْتَجِعُ بِهَا الْمُسْجِدَ.

۸۵۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا حَمِيدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ جُحَيْبَةَ بِنْتِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: آمِينَ.

۸۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَأَسْطِيُّ قَالَا تَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَالَ (وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ (آمِينَ) فَسَمِعَهَا.

۸۵۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ

عبد الوارث ثنا حماد بن سلمة ثنا سهیل بن ابی صالح
عن ابیہ عن عائشة عن النبی ﷺ قال ما حسدتکم الیہود
غلی شیء ما حسدتکم علی السلام والتأمین .
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود نے کسی چیز کی
وجہ سے تم سے اتنا حسد نہیں کیا جتنا سلام اور آمین کی وجہ
سے کیا۔

۸۵۷: حدثنا العباس بن الولید الخلیل الدمشقی ثنا
مروان بن محمد و أبو مسہر قالانا ثنا خالد بن یزید بن
صیح المرئی ثنا طلحة بن عمرو عن عطاء عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ ﷺ ما حسدتکم الیہود علی شیء ما
حسدتکم علی آمین فاکثروا من قول آمین .
۸۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: یہود نے کسی چیز کی وجہ سے تم سے اتنا حسد نہیں کیا
جتنا آمین کی وجہ سے تم سے حسد کیا لہذا آمین زیادہ کہا
کرو۔

خلاصہ الباب ☆ آمین دراصل قبولیت دعا کی درخواست ہے۔ آمین کا معنی استعجاب دعاء نایا فلیکن بدلک
ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ آمین عربی زبان کا اسم فعل ہے مگر راجح قول یہ ہے کہ یہ لفظ سریانی زبان سے نقل ہو کر آیا
ہے کیونکہ بائبل کے مختلف صحائف میں بھی یہ کلمہ اسی طرح موجود ہے۔ حافظ ابن حجر نے لکھا ہے جب ایک یہودی عالم نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آمین کو سنا تو اس نے اس کی حقانیت کا اعتراف کیا۔ بہر حال آمین میں بندے کی طرف سے
اس بات کا اظہار ہے کہ میرا کوئی حق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کو قبول ہی کرے۔ اسی لیے سائلانہ دعا کرنے کے بعد
وہ آمین کر کے پھر درخواست کرتا ہے کہ اے اللہ! محض اپنے کرم سے میری حاجت پوری فرما دے اور میری دعا قبول فرما
لے۔ اس طرح یہ مختصر سا لفظ رحمت خداوندی کو متوجہ کرنے والی مستقل دعا ہے۔ فرشتوں کی آمین سے موافقت کی مراد
باب کی پہلی روایت حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے۔ کسی کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہونے کے شارحین حدیث نے
کئی مطلب بیان کیے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ راجح یہ ہے کہ ملائکہ کی آمین کے ساتھ آمین کہی جائے نہ اس سے پہلے
ہو نہ اس کے بعد میں اور ملائکہ کی آمین کا وقت وہی ہے جب کہ امام آمین کہتے ہیں۔ اس بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہوگا کہ جب امام سورۃ فاتحہ ختم کر کے آمین کہے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ وہ بھی اسی وقت آمین
کہیں کیونکہ اللہ کے فرشتے بھی اسی وقت آمین کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ جو بندے فرشتوں کی آمین کے ساتھ
آمین کہیں گے ان کے سابقہ گناہ معاف فرمادیے جائیں گے۔ علاوہ ازیں سنن ابی داؤد میں ابو زبیر غیر بیرونی سے روایت ہے
فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ ایک شخص کے پاس سے گزرنا ہوا جو
بڑے الحاج اور انہماک کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((او جب ان ختمہ))
اگر یہ شخص اپنی دعا پر مہر لگا دے تو یہ ضرور قبول کرالے گا۔ صحابہ میں سے بعض نے عرض کیا: "بائی شیء یختمہ؟" کس چیز کی
مہر؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ((قال بامین)) یعنی آمین کی مہر لگا دے تو اس کے لیے جنت و مغفرت واجب ہوگی اور اس کی
دعا قبول ہوگی۔ آمین سر اہو یا جہر ا جائز ہے اور اس کے جواز پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے البتہ اس کی افضلیت میں اختلاف ہے
جواز میں نہیں۔ مگر یہ مسئلہ بھی خواہ مخواہ معرکہ کا مسئلہ بنا دیا گیا ہے حالانکہ کوئی بانصاف صاحب علم اس سے انکار نہیں کر سکتا
کہ حدیث کے مستند ذخیرے میں جہر کی روایت بھی موجود ہے اور سر کی بھی۔ اسی طرح اس سے بھی کسی کو انکار کی گنجائش نہیں

ہے کہ صحابہ کرامؓ اور تابعین دونوں میں آمین بالجہر کہنے والے بھی تھے اور بالسر کہنے والے بھی اور یہ بجائے خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دونوں طریقے ثابِت ہیں اور آپ ﷺ کے زمانے میں دونوں طرح عمل ہوا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں کبھی آمین بالجہر نہ کہی گئی ہو اور آپ ﷺ کے بعض صحابہؓ جہر سے نہ کہتے ہوں۔ اسی طرح یہ بھی قطعاً ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں اور آپ ﷺ کے سامنے آمین بالسر پر کبھی عمل نہ ہوا ہو اور آپ ﷺ کے بعد بعض صحابہؓ ایسا کرنے لگے ہوں۔ الغرض صحابہؓ اور تابعین میں دونوں طرح کا عمل پایا جاتا اس کی قطعی دلیل ہے کہ عہد نبوی (ﷺ) میں دونوں طرح عمل ہوا ہے۔ پھر ائمہ کے معلومات اور مجتہدات کی بناء پر اس میں اختلاف ہوا کہ اصل اور افضل جہر ہے یا سر؟ جواز سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔

۱۵: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا

۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَأَبُو عَمْرٍو الضَّرِيرُ قَالُوا نَأْتِيْنَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِي بِهِنَّ تَكْبِيَهُ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السُّجُودَيْنِ.

۸۵۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی (کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے) اور دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۸۵۹: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۸۵۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو کالوں کے قریب تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا ہی کرتے۔

۸۶۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا نَأْتِيْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عِيَّاشٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ لِي الصَّلَاةِ حَذْوً مُنْكَبِيهِ حِينَ يَفْتِخُ الصَّلَاةَ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ.

۸۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے۔ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع و سجدہ میں جاتے وقت۔

۸۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا رِفْعَةُ بْنُ فَضَاعَةَ الْغَسَّانِيُّ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ

۸۶۱: حضرت عمیر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرض نماز میں

حَبِيبٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.
 ۸۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يحيى بن سعيد ثنا عبد
 الحميد بن جعفر ثنا محمد بن عمرو بن عطاء عن أبي
 حميد الساعدي رضي الله تعالى عنه قال سمعته وهو في
 عشرة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
 أخذهم أبو قتادة رضي الله تعالى عنه بن ربيع قال أنا
 أعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا
 قام في الصلاة اعتدل قائما ورفع يديه حتى يجازي بهما
 منكبيه ثم قال (الله أكبر) وإذا أراد أن يركع رفع يديه
 حتى يجازي بهما منكيب فإذا قال (سمع الله لمن
 حمده) رفع يديه فأعتدل فإذا قام من السنين كثير ورفع
 يديه حتى يجازي بهما منكبه كما صنع حين افتتح
 الصلاة.

۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أبو غابر ثنا فليح بن
 سليمان ثنا عباس بن سهل الساعدي قال اجتمع أبو
 حميد و أبو أسيد الساعدي و سهل بن سعيد و محمد بن
 مسلمة فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فقال أبو حميد أنا أعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله
 عليه وسلم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فكبر و
 رفع يديه ثم رفع حين كبر للركوع ثم قام فرفع يديه
 واستوى حتى رجع كل عظم إلى موضعه.

۸۶۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثنا سليمان
 بن داود أبو أيوب الهاشمي ثنا عبد الرحمن بن أبي
 الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل عن عبد
 الرحمن الأغر عن عبيد الله بن أبي رافع عن علي بن
 طالب قال كان النبي ﷺ إذا قام إلى الصلاة

ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے۔

۸۶۲: حضرت عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے ابو حمید
 ساعدی کو فرماتے سنا: اس وقت وہ رسول اللہ کے ساتھ
 تشریف فرما تھے جن میں ابو قتادہ بن ربیع بھی تھے۔
 فرمایا: (ابو حمید ساعدی نے) کہ میں رسول اللہ کی نماز
 کو آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ جب آپ نماز کے
 لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور
 دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر
 کرتے پھر فرماتے: اللہ اکبر! اور جب رکوع میں جانے
 لگتے تو کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب مع اللہ
 لمن حمدہ کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے
 اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر
 کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں کیا تھا۔

۸۶۳: حضرت عباس بن سهل ساعدی فرماتے ہیں کہ
 حضرات ابو حمید ابو اسید سهل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع
 ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ فرمایا: حضرت
 ابو حمید نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو آپ
 سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ کھڑے ہوئے اللہ
 اکبر کہا اور ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہا
 تو بھی ہاتھ اٹھائے پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھائے اور
 سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر گیا۔

۸۶۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب
 بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو "اللہ اکبر" کہتے اور
 اپنے کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب
 رکوع میں جانے لگتے تو بھی ایسا ہی کرتے اور جب

المکسوبة کبر و رفع یدیه حتی یكونا حدو منکبیه. و اذا اراد ان یرکع فعل مثل ذلک و اذا رفع رأسه من الرکوع فعل مثل ذلک و اذا قام من السجدةین فعل مثل ذلک.

۸۶۵: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ رِبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ.

۸۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاةٍ وَإِذَا رَكَعَ.

۸۶۷: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّرِيرِيُّ ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنْظُرَنَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَّتَا أُذُنَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ.

۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو حَدَيْقَةَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَ رَفَعَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ يَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ.

خلاصۃ الباب ۶۷ باب ہذا کی پہلی روایت ۸۵۸ تبیین رفع الیدین کا قوی ترین استدلال ہے جو صحیح مانی الباب ہے اور اس کی سند سلسلۃ الذہب ہے۔ مگر اس کے باوجود حنفیہ حضرات ترک رفع الیدین کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات باہم اتنی متعارض ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا مشکل ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت بخاری ج ۱ ص ۱۰۲، مسلم ج ۱ ص ۱۶۸، نسائی ج ۱ ص ۱۵۸، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۴، مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۶۷ اور ترمذی باب رفع الیدین عند الرکوع میں تحریر کی گئی ہے۔ اس روایت میں چھ قسم کا اضطراب ہے۔ شواہد حضرات ان روایات میں صرف تکبیر تحریر رکوع اور رفع من الرکوع کے مواقع پر رفع الیدین والی روایت پر عمل کرتے ہیں اور باقی تمام طرق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ احناف حضرات صرف پہلی روایت تکبیر تحریر کے وقت رفع الیدین کو اختیار کرتے ہیں جبکہ احناف کے پاس اس کی معقول توجیہ بھی موجود ہے۔ وہ یہ کہ نماز کے احکام قدر بجا جانت

سے سکون کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ ابتداء نماز میں باتیں کرنا جائز تھیں بعد میں منسوخ کر دی گئیں۔ پہلے عمل کثیر سے نماز فاسد نہیں ہوتی تھی بعد میں اسے مفسد صلوٰۃ قرار دے دیا گیا۔ پہلے نماز میں التفات کی گنجائش تھی بعد میں وہ بھی منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح شروع میں کثرت رفع الیدین کی بھی اجازت تھی کہ ہر خفض و رفع اور ہر انتقال کے وقت مشروع تھا پھر اس میں کمی کی گئی اور صرف پانچ مواقع پر جائز رکھا گیا پھر بعد میں مزید کمی کی گئی اور چار جگہ مشروع رہ گیا پھر اس میں مسلسل کمی ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ اب صرف تکبیر تحریمہ تک باقی رہ گیا۔

وائل بن حجر کی روایت کا جواب:

ابن ماجہ نے متبعین رفع الیدین کے مستدلات میں وائل بن حجر کی روایت کا تذکرہ کیا ہے۔ امام طحاوی نے ان کی روایت شرح معانی الآثار میں دو سندوں کے ساتھ نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں بھی تین رفع الیدین ثابت ہیں۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۲۳ میں اس کا مفصل جواب دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مغیرہ ابن مسلم نے حضرت ابراہیم نخعی سے یہ فرمایا تھا کہ حضرت وائل بن حجر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیر رکوع اور تکبیر سجود وغیرہ میں بھی ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت ابراہیم نخعی نے جواب دیا کہ اگر حضرت وائل بن حجر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے ہوئے ایک مرتبہ دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین نہ کرتے ہوئے پچاس مرتبہ دیکھا ہے۔ نیز حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں مقدم حضرت موت میں داخل ہوا تو علقمہ بن وائل سے یہ حدیث شریف بیان کرتے ہوئے سنا جس کے اندر رفع الیدین کا تذکرہ ہے تو میں نے یہ حدیث شریف سن کر حضرت ابراہیم نخعی کے پاس آ کر ذکر کیا تو حضرت ابراہیم نخعی نے غضبناک ہو کر فرمایا: کیا حضرت وائل بن حجر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ حضرت وائل بن حجر نے ۹ھ میں اسلام قبول فرمایا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبوت کے پہلے سال اسلام قبول فرمایا ہے۔ نیز حضرت عبداللہ بن مسعود دسویں مسلمان ہیں۔ اس اعتبار سے حضرت عبداللہ بن مسعود کے اسلام کے بائیس سال بعد حضرت وائل بن حجر نے اسلام قبول فرمایا ہے اور پورا دور نبوت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے سامنے گزرا ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج شناسی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جتنی واقفیت ہو سکتی ہے اس کا عشر عشر بھی حضرت وائل بن حجر کو نہیں ہو سکتی۔ اسی لیے یہ بات مسلم ہوگی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور حضرت ابراہیم نخعی کا جواب ہی قابل استدلال ہو سکتا ہے۔ امام طحاوی نے اس مضمون کی روایت کو دو سندوں کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

حدیث: ۸۵۹ میں حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں حنفیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے شواہد کا استدلال ناقص ہے کیونکہ اگر اس حدیث سے رفع الیدین رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ثابت کیا جاسکتا ہے تو سجدہ کے وقت اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی اس سے ثابت ہے۔ شافعیہ حضرات اس کے قائل نہیں۔ عجب بات ہے کہ نصف حدیث قابل اعتبار ہے اور نصف متروک؟ اس مقام پر غیر مقلدین کیا کہیں گے؟

۱۶: بَابُ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ

بَابُ: نماز میں رکوع

۸۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُغَلِّمِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنِ الْجَوْرَاءِ عَنْ عَابِثَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشَخِّصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَضُوبَهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَالِكَ .

۸۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تو منہ سر کو اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ درمیان میں (کمر کے برابر) رکھتے۔

۸۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثنا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزَى صَلَاةٌ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صَلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ .

۸۷۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نماز کافی نہیں جس میں مرد اپنی کمر رکوع سجدہ میں سیدھی بھی نہ کرے۔

۸۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مَلَايِمَةُ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَلْرِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعَنَا وَصَلُّنَا خَلْفَهُ فَلَمَعَ بِمَوْجِرِ عَيْنِهِ رَجُلًا لَا يَقِيمُ صَلَاتَهُ يَعْنِي صَلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يَقِيمُ صَلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ .

۸۷۱: حضرت علی بن شیبان جو اپنی قوم کی طرف سے وفد میں آئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم چلے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے بیعت اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے گوشہ چشم سے ایک صاحب کو دیکھا کہ رکوع سجدہ میں ان کی کمر سیدھی نہیں ہوتی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

۸۷۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ الْفَرِّيَابِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ ثنا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَائِدٍ قَالَ سَمِعْتُ وَابِصَةَ بْنَ مَعْبُدٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيَ فَكَانَ إِذَا رَكَعَ سَوَّى ظَهْرَهُ حَتَّى لَوْ صَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَأَسْفَرَ .

۸۷۲: حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ جب رکوع میں جاتے تو اپنی پشت بالکل سیدھی رکھتے حتیٰ کہ اگر پانی ڈال دیا جائے تو وہیں ٹھہر جائے۔

خلاصہ الباب ☆ اقامۃ الصُّلب (کمر سیدھی رکھنا) تعدیل و طمانیت سے کنا یہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر ٹھہر جائیں۔ حدیث مذکورہ کی بناء پر ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسف کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض ہے اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یہ حضرات لا تجزئ حدیث باب کے لفظ سے استدلال کرتے ہیں۔ نیز ان کا استدلال حضرت علاء بن رفع کے واقع سے بھی ہے جس میں انہوں نے تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ((ارجع فصل فانک لم

تصل)) لوٹ جاؤ نماز پڑھو اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض تو نہیں البتہ واجب ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص ان کو چھوڑ دے گا تو فریضہ نماز ساقط ہو جائے گا لیکن نماز واجب الاعادہ ہوگی۔ امام صاحبؒ سے ایک روایت فرضیت کی اور ایک روایت سنیت کی بھی ہے لیکن مذہب مختار و جوب ہی کا ہے۔ اصل میں امام ابوحنیفہؒ کا اصول ہے کہ اخبار آحاد میں فرد واحد سے فرضیت کے ثبوت کے قائل نہیں بلکہ امام صاحب کے نزدیک فرض اور سنت کے درمیان ایک درجہ واجب کا بھی یہ اور اخبار آحاد سے ان کے نزدیک وجوب ہی ثابت ہوتا ہے۔ جہاں تک امام ابوحنیفہؒ کی دلیل کا تعلق ہے ان کا استدلال بھی حضرت خالد بن رافع کی حدیث ہے جو ترمذی میں آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیل ارکان کی تاکید کے بعد آخر میں ارشاد فرمایا: ((فاذا فعلت ذالک فقد تم لک صلوٰتک وان انتقصت منہ شیئا انتقصت من صلوٰتک)) مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے اسی طرح تعدیل ارکان کے ساتھ نماز ادا کی تو نماز مکمل ہوگئی اور اگر ان میں سے کس چیز کو کم کر دیا تو نماز بھی ناقص ہوگی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیل ارکان کے ترک (چھوڑنے) پر نماز کے باطل ہونے کا حکم نہیں لگایا بلکہ نقصان کا حکم لگایا ہے اور صحابہ کرامؓ نے بھی اس کا مطلب یہی سمجھا کہ تعدیل ارکان کے ترک سے پوری نماز باطل نہیں ہوگی البتہ اس میں شدید نقصان آجائے گا۔

۱۷: باب وَضَعَ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

باب: گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا

۸۷۳: حضرت مصعب بن سعدؓ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں (نماز پڑھتے ہوئے) رکوع کیا تو تطبیق کی (رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لئے) میرے والد نے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی اور (نماز کے بعد) فرمایا ہم ایسا ہی کرتے تھے پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھیں (اور تطبیق کو منسوخ کر دیا گیا)۔

۸۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ عَن مُصَنَّبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطْبِقْتُ فَضْرَبَ يَدِي وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا نَمُ أَمْرًا أَنْ نُرْفِعَ إِلَى الرُّكْبِ.

۸۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور اپنے بازوؤں کو جدا رکھتے (پسلیوں سے اور پیٹ سے)۔

۸۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ خَارِثَةَ بِنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيَجَالِي بَعْضُهُمَا بَعْضًا.

☆ خلاصہ الباب تطبیق کے معنی رکوع اور تشهد میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں رانوں کے درمیان کمان کی طرح رکھ دینا ہے۔ جمہور فقہاء اور ائمہ اربعہ اور محدثین کے نزدیک تطبیق مسنون نہیں بلکہ مسنون یہی ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو قہرے کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھ دیا جائے اور ایسا معلوم ہو کہ جیسا گھٹنوں کو پکڑ رکھا ہے۔ دوسری حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ تطبیق پہلے تھی بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

پہلے رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

۸۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہہ چکے تو "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہتے۔

۸۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہو۔

۸۷۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہو۔

۸۷۸: حضرت ابن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ نے سن لی اس کی جس نے اللہ کی حمد بیان کی اے ہمارے رب! آپ ہی کے لئے ہے تمام حمد آسمانوں بھرا اور زمین بھرا اور اس چیز کے برابر جو آپ اس کے بعد چاہیں۔"

۸۷۹: حضرت ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے سنا کہ ایک شخص نے کہا: فلاں کے پاس گھوڑوں کی دولت ہے۔ دوسرے بولے: فلاں کے پاس اونٹوں کی دولت ہے۔ ایک اور صاحب بولے: فلاں کے پاس بکریوں کی

۱۸: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
۸۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُفْمَانَ الْعُمَيْيُّ وَ يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنِ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَالَ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) قَالَ (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)

۸۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ).

۸۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ).

۸۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُبيدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَوَاتِ وَ مِلءَ الْأَرْضِ وَ مِلءَ مَا بَيْنَهُمَا بَشْتٌ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ).

۸۷۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الشَّيْبِيُّ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ذَكَرَتِ الْجَدُودُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رَجُلٌ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْخَيْلِ وَ قَالَ آخَرُ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْإِبِلِ وَ قَالَ آخَرُ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْغَنَمِ وَ قَالَ

آخرًا: جَدُّ فُلَانٍ فِي الرَّقِيقِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ الرَّكْعَةِ قَالَ (اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بِلَاءِ السَّمَوَاتِ وَبِلَاءِ الْأَرْضِ وَبِلَاءِ مَا بَشَرْتُمْ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ اللَّهِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتُمْ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتُمْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَبَدِ مِنْكَ الْجُدُّ) وَطَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِ (الْجَدِّ) لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ كَمَا يَقُولُونَ.

دولت ہے۔ ایک صاحب نے کہا: فلاں کے پاس غلاموں کی دولت ہے جب رسول اللہ نے نماز مکمل کی اور اخیر رکعت پڑھ کر سر اٹھایا تو فرمایا: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بِلَاءِ السَّمَوَاتِ وَبِلَاءِ الْأَرْضِ وَبِلَاءِ مَا بَشَرْتُمْ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ اللَّهِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتُمْ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتُمْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَبَدِ مِنْكَ الْجُدُّ) وَطَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِ (الْجَدِّ) لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ كَمَا يَقُولُونَ۔

اور اس چیز کے برابر جو اس کے بعد آپ چاہیں۔ اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جب تو روک دے تو کوئی اسے دینے والا نہیں اور کسی مالدار کی مالداری آپ کے مقابلہ میں کچھ نفع نہ دے گی۔

خلاصۃ الباب ☆ مفرد کے بارے میں تو اتفاق ہے کہ وہ تسبیح اور تحمید دونوں کرے گا۔ نیز مقتدی کے بارے میں بھی اتفاق ہے کہ وہ صرف تحمید (یعنی ربنا و لک الحمد) کرے گا البتہ امام کے بارے میں سنا فیہ امام اہل حق اور ابن سیرین کا مسلک یہ ہے کہ امام بھی دونوں کو جمع کرے گا۔ حدیث باب ابن کا استدلال ہے۔ امام ابو حنیفہ اور مشہور روایت کے مطابق امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ امام صرف تسبیح کرے گا۔ ان حضرات کی دلیل ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اور مقتدی کے وظائف الگ الگ مقرر فرما کر تقسیم کردی اور تقسیم شرکت کے منافی ہے اور ابن ماجہ کی احادیث باب بھی احناف کی دلیل ہیں۔

باب: سجدے کا بیان

۱۹: بَابُ السُّجُودِ

۸۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى بِيَدَيْهِ فَلَوْ أَنَّ بَهْمَةَ ارَادَتْ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

۸۸۰: حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ (پہلو سے جدا رکھتے) حتیٰ کہ اگر بکری کا چھوٹا سا بچہ آپ کے بازوؤں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا۔

۸۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَكَيْعُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُيَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَقْرَمِ الْخَزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْقَاعِ مِنْ نَمْرَةَ فَمَرَّ بِنَارِ كُنْتُ فَأَنَا خُوَا بِسَاجِيَةِ الطَّرِيقِ فَقَالَ لِي أَبِي كُنْ فِي بَهْمِكِ حَتَّى آتِي هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَأَسْأَلَهُمْ قَالَ فَخَرَجَ وَجِئْتُ بِعَنِي ذَنُوتٌ فَأَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ فَضَلِّيتُ مَعَهُمْ فَكُنْتُ

۸۸۱: حضرت عبید اللہ بن اقرم خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نمرہ کے ایک میدان میں تھا (نمرہ عرفات کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) ہمارے قریب سے بہت سے سوار گزرے انہوں نے اپنی ساریوں کو رستے کی ایک طرف بٹھایا۔ میرے والد نے مجھ سے کہا تم اپنے جانوروں میں رہو

أَنْظُرُ إِلَى غُفْرَتِي أَبْطِنُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا سَجَدَ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ النَّاسُ يَقُولُونَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ النَّاسُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

خَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَصَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى وَ أَبُو دَاوُدَ قَالُوا ثنا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَقْرَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نحوه.

۸۸۲: خَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا شَرِينُكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

۸۸۳: خَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّرِيرُ ثنا أَبُو عَوَّانَةَ وَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ 'عَنْ طَاوُسٍ 'عَنْ بِنِ عَبَّاسٍ 'عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (أَمْرٌ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ).

۸۸۴: خَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَمْرٌ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا)

قَالَ بِنِ طَاوُسٍ لَكَانَ أَبِي يَقُولُ الْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَ كَانَ يَعُدُّ الْجَبْهَةَ وَالْأَنْفَ وَاحِدًا.

۸۸۵: خَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بِنِ كَاسِبٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي خَارِمْ عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ 'أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةٌ أَرَابٍ وَجْهَهُ وَ كَفَّاهُ وَ رُكْبَتَاهُ وَ قَدَمَاهُ.

اور (ان کا خیال رکھو) تاکہ میں ان لوگوں کے پاس جا کر ان کا حال احوال لوں۔ فرماتے ہیں میرے والد تو تشریف لے گئے اور میں آیا یعنی نزدیک ہوا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا میں نے بھی لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی تو جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تشریف لے جاتے تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بظلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۸۸۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سجدہ میں جاتے تو گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۸۸۴: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔ ابن طاووس فرماتے ہیں کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ دو ہاتھ دو گھٹنے دو پاؤں اور وہ پیشانی اور ناک کو ایک ہڈی شمار کرتے تھے (تو یہ سات ہڈیاں ہوتیں)۔

۸۸۵: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ یہ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

۸۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. قَنَا وَكَيْعٌ قَنَا عَبَّادُ بْنُ وَائِلٍ عَنِ الْحَسَنِ قَنَا أَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَاوِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يُجَاوِي بِيَدِيهِ عَن جَنَبِيهِ إِذَا سَجَدَ.

۸۸۶: صحابی رسول حضرت احمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو آپ کے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھنے (پر مشقت کی وجہ سے ہمیں آپ پر ترس آنے لگتا تھا۔

☆ خلاصۃ الباب حدیث: ۸۸۰ کے مطابق جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت گھٹنوں کو پہلے زمین پر رکھا جائے اور ہاتھوں کو بعد میں۔ چنانچہ جمہور کے نزدیک اصول یہ ہے کہ جو عضو زمین کے قریب تر ہو وہ زمین پر پہلے رکھا جائے۔ چنانچہ ترکیب یہ ہوگی کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور اٹھتے وقت اس کے برعکس۔ احادیث میں بیٹھنے میں اونٹ کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرنے کا ذکر ہے اس لیے کہ اونٹ پہلے ہاتھ رکھتا ہے پھر گھٹنے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کے ہاتھوں میں ہی گھٹنے ہیں۔

باب: رکوع اور سجدہ میں تسبیح

۲۰: بَابُ التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۸۸۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعِ بْنِ أَبِي الْجَلِيٍّ قَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارِكِ عَنِ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ الْعَافِيَّيْنِ قَالَ سَمِعْتُ عَمِيَّ إِيَّاسَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ (فَتَسْبِحُ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ) قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ

۸۸۷: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ﴿ فَتَسْبِحُ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: اس کو اپنے رکوع میں اختیار کر لو پھر جب ﴿ فَتَسْبِحُ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴾ نازل ہوئی تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس (پر عمل) کو اپنے سجدوں میں اختیار کر لو۔

۸۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَانَا بْنُ لَهَيْعَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ أَبِي الْأَزْهَرِ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۸۸۸: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ جب رکوع کرتے تو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" تین بار کہتے ہیں اور سجدہ میں جاتے تو تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" کہتے۔

۸۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحْحَى عَنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي)

۸۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدوں میں بکثرت "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" گویا قرآن کریم پر عمل کرتے تھے۔

۸۹۰: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع کے دوران تین بار سُبحان رَبِّی الْعَظِیْمَ کہے جب اس نے ایسا کر لیا تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو سجدہ میں تین بار سُبحان رَبِّی الْاَعْلٰی کہے۔ جب وہ ایسا کر لے تو اس کا سجدہ پورا ہو جائے گا اور یہ پورا ہونے کی ادنیٰ حد ہے۔

پاؤں: سجدہ میں اعتدال

۸۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو اعتدال اور میانہ روی اختیار کرے (یعنی نہ بہت لمبا سجدہ کرے نہ بالکل مختصر) اور اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

۸۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجدوں میں میانہ روی اختیار کرو اور تم میں کوئی بھی اپنے بازو کتے کی طرح پھیلا کر سجدہ نہ کرے۔

پاؤں: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

۸۹۳: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے پھر جب سجدہ میں جاتے اور (سجدہ سے) سر اٹھاتے تو دوسرے سجدہ میں نہ جاتے حتیٰ کہ سیدھے بیٹھ جاتے اور آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے تھے۔

۸۹۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: سجدوں کے درمیان گوٹ مار کر مت بیٹھنا۔

۸۹۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

۸۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَلْبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهَدَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَمَعْتَ أَحَدَكُمْ فَلْيَقُلْ لِي رُكُوعِي سُبْحَانَ رَبِّي الْعَظِيمِ ثَلَاثًا فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعِي. وَإِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي سُجُودِي سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى ثَلَاثًا فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ سُجُودِي وَذَلِكَ أَذْنَاهُ

۲۱: بَابُ الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

۸۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعِيهِ الْفُرَاشِ الْكَلْبِ.

۸۹۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا تَسْجُدُوا أَحَدُكُمْ وَهُوَ بَاسِطٌ ذِرَاعِيهِ كَالْكَلْبِ.

۲۲: بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۸۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَالِمًا إِذَا سَجَدَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى.

۸۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

۸۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوَابٍ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ الثُّخَيْمِيُّ عَنْ أَبِي

مالک عن غاصم بن کلب عن ابیہ عن ابی موسیٰ و ابی اسحق عن الخاریث عن علی قال قال النبی ﷺ یا علی! لا تقع اقعاء الکلب.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! کتے کی طرح چوڑا زمین پر ٹکا کر مت بیٹھا کرو۔

۸۹۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَلَا تَقْعُ كَمَا يَقْعِي الْكَلْبُ ضَعِ الْيَتِيكَ بَيْنَ قَدَمَيْكَ وَالرِّقَ ظَاهِرَ قَدَمَيْكَ بِالْأَرْضِ.

۸۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم سجدہ سے سر اٹھاؤ تو کتے کی طرح گوٹ مار کر مت بیٹھو اور اپنے چوڑا اپنے پاؤں کے درمیان رکھو اور اپنے پاؤں کے اوپر کا حصہ (پشت) زمین کے ساتھ لگا دو۔

☆ خلاصۃ الباب اس باب میں دو مسئلے بیان کیے گئے ہیں: (۱) ایک تو تعدیل ارکان کا بیان ہے جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ (۲) اقعاء ہے۔ اقعاء کی دو تفسیریں کی گئی ہیں ایک یہ کہ آدمی سرین پر بیٹھے اور اپنے پاؤں کو اس طرح کھڑا کرے کہ گھٹنے شانوں کے مقابل آ جائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیک لے ایسا اقعاء بالاتفاق مکروہ ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو بچوں کے بل کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھا جائے۔ اس دوسرے معنی کے لحاظ سے اقعاء کے بارے میں اختلاف ہے۔ حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ بھی علی الاطلاق مکروہ ہے البتہ امام شافعی اس کو دونوں سجدوں کے درمیان سنت کہتے ہیں۔

پہلا: دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

۲۳: بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۸۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ غَمْرٍ وَ بِنِ مَرْثَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُدَيْفَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ

۸۹۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان ” رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي “ پڑھا کرتے تھے۔

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنِ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ (رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي) .

۸۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي وَارْفَعْنِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي وَارْفَعْنِي .

۸۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي وَارْفَعْنِي پڑھا کرتے تھے۔

۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْهَدِ

بَابُ: تَشْهَدُ فِي پڑھنے کی دعا

۸۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُثَيْمٍ تَنَا أَبُو تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادِ الْبَاهِلِيُّ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامَ عَلَى جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَغُلِيِّ فُلَانٍ وَفُلَانٍ يَغْتَوُونَ الْمَلَائِكَةَ فَسَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسْتُمْ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَغُلِيِّ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَضَاءَتْ كُلُّ غَيْبَةٍ صَالِحَةٍ فِي السَّمَاءِ الْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۸۹۹: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو کہتے: سلام اللہ پر اس کے بندوں کی جانب سے سلام جبرائیل اور میکائیل پر اور فلاں فلاں فرشتے پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: یوں نہ کہو سلام اللہ پر اس لئے کہ اللہ تو خود سلام ہے پس جب تم بیٹھو تو کہو: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَغُلِيِّ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ (یعنی عالی آداب و تسلیمات اللہ کے لئے ہیں اور بدنی اور مالی عبادات بھی اللہ کے لئے ہیں اور اے نبی! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اللہ کی جانب سے سلامتی اور اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر) اس لئے کہ جب وہ یوں کہے گا تو آسمان و زمین میں ہر نیک بندے کو سلامتی پہنچے گی: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

ایک اور سند سے بھی یہی مضمون منقول ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا الشَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ وَحُضَيْنٍ وَابْنِ هَاشِمٍ وَخَمَادَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ تَنَا قَبِيصَةُ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ وَ مَنْصُورٍ وَ حُضَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَ ابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشْهَدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۹۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسے اہتمام سے تشہد سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی سورت۔ تو فرماتے: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ

۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشْهَدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ (التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ

الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۹۰۱: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدُ
عَنْ قَتَادَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو ثَنَا أَبُو
عَبْدِي ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَ هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
قَتَادَةَ.

وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ' أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا وَبَيْنَ لَنَا بَسْتًا وَ عَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ (إِذَا
صَلَيْتُمْ فَكَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ .
التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَ رَسُولُهُ . سَمِعَ كَلِمَاتٍ هُنَّ تَحِيَّةُ الصَّلَاةِ .

۹۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ قَالَ ثَنَا أَيُّمُنُ بْنُ نَابِلٍ
ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُعَلِّمُنَا التَّشَهُدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ (بِاسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ
التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ .

خلاصہ الباب ☆ تشہد کے الفاظ چوبیس صحابہ کرام سے مروی ہیں اور ان سب کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے جو صیغہ بھی پڑھا گیا جائے جائز ہے البتہ افضلیت میں اختلاف ہے۔ حنفیہ و حنابلہ نے حضرت ابن مسعود کے معروف تشہد کو ترجیح دی ہے جو حدیث باب میں مذکور ہے۔ عن عبد الله بن مسعود قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قعدنا في الركعتين ان نقول التحيات لله والصلوات والطيبات)) امام مالک

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ
عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۹۰۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمارے دین کے طریقے بتائے اور ہماری نماز سکھائی چنانچہ ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو اور قعدہ کے قریب ہو جاؤ تو قعدہ میں تمہارا پہلا ذکر یہ ہونا چاہئے:

”التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“

آخر تک یہ سات کلمات ہیں جو نماز کا تحیہ و تسلیم ہیں۔

۹۰۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی سورت کی طرح احتیاط اور اہتمام سے تشہد سکھایا کرتے تھے: ”بِاسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ.....“ آخر میں یہ اضافہ بھی ہے: ”أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ“ یعنی ”میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں“۔

نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تشہد کو ترجیح دی ہے: ”التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک والباقی لتشهد ابن مسعود۔ امام شافعی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تشہد کو ترجیح دی ہے جو اگلی حدیث میں مروی ہے۔ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القرآن مکان یقول التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ (۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جو اصح مافی الباب ہے۔ کما صرح بہ الترمذی۔ (۲) یہ ان معدودے چند روایات میں سے ہے جو تمام صحاح ستہ میں مروی ہیں اور کمال یہ ہے کہ اس تشہد کے الفاظ میں کہیں سرسواختلاف نہیں جبکہ دوسرے تمام تشہد کے الفاظ میں اختلاف موجود ہے و ذالک ناسخ جذا۔ (۳) اس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس تشہد کی تعلیم میرا ہاتھ پکڑ کر دی تھی جو شدتِ اہتمام پر دل ہے بلکہ یہ روایت مسلسل یا خذ الید بھی ہے۔ (۴) امام محمد نے موطا میں لکھا ہے کہ: کان عبد اللہ بن مسعود ینکرہ ان یزاد فیہ حرف او ینقص منہ حرف۔ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس تشہد کو اتنے اہتمام سے یاد کیا تھا اور ان کی نظروں میں اس کی کتنی اہمیت تھی۔ (۵) اس کا ثبوت صیغہ امر کے ساتھ ہوا ہے۔ چنانچہ احادیث میں اس کے لیے فلیقولوا اور فقولوا کے الفاظ آئے ہیں۔ بخلاف غیرہ فانہ مجہر حکایۃ۔

ان کے علاوہ بھی بہت سے وجوہ ترجیح موجود ہیں جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔ ملا علی قاریؒ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ تشہد ایک طرح کا مکالمہ ہے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین معراج کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات للہ والصلوات والطیبات فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے السلام علیک ایہا النبی ورحمة و برکاتہ جواب میں فرمایا اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علینا..... فرمایا۔

۲۵: بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

۹۰۳: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام کا طریقہ تو یہی ہے جو ہمیں معلوم ہے تو درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا: کہو: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ.....“ اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرمائیے جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور محمد (ﷺ) اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائیے جیسے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔“

۹۰۴: حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں

۹۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى تَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ (قُولُوا): اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ وَعَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَي إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَي مُحَمَّدٍ وَ عَلَي آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَي إِبْرَاهِيمَ).

۹۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَ كَيْعُ تَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ

بہترین بدیہ نہ دوں؟ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا: ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کا طریقہ تو معلوم ہے پر صلوٰۃ کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: کہو: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۹۰۵: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے (یعنی قرآن کریم میں) تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا: کہو: "اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ اَزْوَاجِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔"

۹۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: جب تم نبی پر درود بھیجو تو عمدہ اور احسن طریقے سے درود بھیجو اسلئے کہ تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے تمہارا درود رسول اللہ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ابن مسعود سے کہا کہ پھر ہمیں (درود بھیجنے کا احسن طریق) سکھا دیجئے۔ فرمایا: کہو: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ "اے اللہ! اپنی عنایات اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیے رسولوں کے سردار اہل تقویٰ کے پیشوا خاتم النبیین اپنے بندے اور رسول بھلائی کے امام اور بھلائی کی طرف

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيْنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: اَلَا اَهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۹۰۵ - حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ طَالُوْتٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمِ الزُّرْقِيِّ عَنْ اَبِي حَمِيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اْمُرْنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْكَ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۹۰۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَتِيَانَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا الْمَشْعُوْدِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ بِنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي فَاخِئْتَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاحْسِنُوْا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالُوْا لَهٗ فَعَلِمْنَا. قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ خَاتِمِ النَّبِيِّْنَ مُحَمَّدِ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ اَبْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يُعْبَطُ بِهِ

الْأَوْلَادُ وَالْأَجْرُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
 مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.
 فرمائی بلاشبہ آپ خویوں والے اور بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! محمد پر اور انکی آل پر اسی طرح برکت نازل فرمائیے جس طرح
 آپ نے ابراہیم اور انکی آل پر نازل فرمائی بلاشبہ آپ خویوں والے اور بزرگی والے ہیں۔“

۹۰۷: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 عَامِرِ بْنِ زَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَا مِنْ مُسْلِمٍ
 يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّى فَلْيَقْبَلِ الْعَبْدُ
 مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْتَبِرْ).
 حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھی مجھ پر درود
 بھیجے فرشتے اس کے لئے دُعا رحمت کرتے رہتے ہیں
 جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے اب اس مسلم کو اختیار
 ہے بکثرت درود بھیجے یا کم۔

۹۰۸: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ. ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
 عُمَرَ وَ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَى حَطَاءٍ طَرِيقَ الْجَنَّةِ.
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر درود بھیجنا بھول
 گیا وہ جنت کے رستے سے بھٹک گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت امام ابوحنیفہ امام مالک اور جمہور علماء کے نزدیک نماز میں تشہد کے بعد درود کا پڑھنا سنت
 ہے اور اگر کسی وجہ سے ترک کر دیا جائے تو نماز درست ہوگی۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک درود شریف کا پڑھنا
 واجب ہے اس کے ترک سے نماز صحیح نہ ہوگی۔ حدیث پاک میں درود کے الفاظ کئی قسم کے منقول ہیں۔ سب سے زیادہ صحیح
 وہ الفاظ ہیں جو صحاح میں آئے ہیں۔

۲۶: بَابُ مَا يُقَالُ فِي التَّشْهَدِ وَالصَّلَاةِ عَلَى
 النَّبِيِّ ﷺ
 باب: تشہد میں نبی ﷺ پر کن الفاظ میں
 درود پڑھے (دُعا بعد از درود)

۹۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اللَّيْمِيُّ ثَنَا
 الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ
 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشْهَدِ الْأَخِيرِ
 فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
 وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ).
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کوئی ایک
 آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ
 تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ دوزخ کے عذاب سے قبر کے
 عذاب سے زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح و جال
 کے فتنے سے۔

۹۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے ایک صاحب سے دریافت فرمایا: آپ نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: تشہد پڑھتا ہوں پھر اللہ سے جنت کا سوال اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں لیکن بخدا! مجھے آپ کا اور معاذ کا گنگنا (دُعَا مانگنا) سمجھ نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا: ہم بھی اسی طرح گنگناتے ہیں (یعنی جو دعائیں مانگتے ہو اسکے قریب قریب ہی ہم بھی دعائیں مانگتے ہیں)۔

باب: تشہد میں اشارہ

۹۱۱: حضرت نمیر خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ کر انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

۹۱۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر پاس والی انگلی (یعنی سبابہ) کو اٹھایا آپ نے اس سے تشہد میں دُعا فرمائی۔

۹۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں (کے قریب ران) پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے اور اس سے دُعا مانگتے اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے (کے قریب ران) پر رکھتے پھیلا کر۔

۹۱۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ (مَا تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟) قَالَ أَتَشْهَدُ ثُمَّ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ أَمَا وَاللَّهِ مَا أَحَبُّنَ دُنْدُنَكَ وَلَا دُنْدَنَةَ مُعَاذِ فَسَالٍ (حَوْلَهَا نُذُنَيْنِ).

۲۷: بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشْهَدِ

۹۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَصَامِ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخَزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاصْفَا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ.

۹۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَصِيمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ خَنْبَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَلَقَ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَرَفَعَ الْبَئِيْنِيْمَا يَدْعُو بِهَا فِي التَّشْهَدِ.

۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالسُّحْقِيُّ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَيَدْعُو بِهَا وَالْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ بِاسْطِهَا عَلَيْهَا.

خلاصہ الباب ۲۷: ان احادیث کی بناء پر جمہور سلف و خلف کا اتفاق ہے کہ اشارہ شہادت کی انگلی سے کرنا مسنون ہے اور اسکے مسنون ہونے پر بکثرت روایات شامد ہیں حتیٰ کہ امام محمد نے موطا میں اشارہ بالسبابہ کی حدیث ذکر کی ہے۔ موطا امام محمد کی ۱۰۹۱۰۸ خلاصہ کیدانی والی عبارت سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے وہ فقہ حنفی کی کوئی معتبر کتاب نہیں بلکہ اسکے مصنف بھی غیر معروف ہیں۔ البتہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ بالسبابہ کا انکار فرمایا تو اسکی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ اسکی احادیث مضطرب المتن ہیں کیونکہ اشارہ کی حیثیتوں میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگر حنفیہ

اضطراب کی بناء پر حدیث قلتین کو رد کر سکتے ہیں تو اشارہ بالسبابہ کی احادیث کو بھی اسی پر رد کیا جاسکتا ہے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے استدلال کا جواب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ اشارہ بالسبابہ کی احادیث میں کوئی اضطراب نہیں پایا جاتا۔ ناظرین غور فرمائیں کہ علماء احناف رحمہم اللہ کیسے انصاف پسند ہیں کہ صحیح احادیث پر کس خوش دلی سے عمل کرتے ہیں جو علماء احناف کو نا انصاف کہے تو وہ خود بے انصاف ہے۔

بَاب: سلام کا بیان

۲۸: بَابُ التَّسْلِيمِ

۹۱۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے گالوں کی سفیدی دکھائی دیتی (فرماتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدَيْهِ (السلام عليكم ورحمة الله).

۹۱۵: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے۔

۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

۹۱۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ رخساروں کی سفیدی نظر آتی۔ (آپ ﷺ ارشاد فرماتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

۹۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدَيْهِ (السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله).

۹۱۷: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے جمل کے دن (جس دن قاتلین عثمانؓ کی وجہ سے علیؓ و عائشہؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان معرکہ ہوا) ہمیں ایسے نماز پڑھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز زیاد دلا دی یا ہم اس کو بھول چکے تھے یا ہم نے چھوڑ دی تھی تو آپ نے دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔

۹۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا عَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ صَلَاةً ذَكَرْنَا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَنْ نَكُونَ نَيْبًا هَا وَإِنَّا أَنْ نَكُونَ تَرَكَنَا هَا فَسَلَّمَ عَلِيٌّ يَمِينِهِ وَعَلَى شِمَالِهِ.

بَاب: ایک سلام پھیرنا

۲۹: بَابُ مَنْ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً

۹۱۸: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے

۹۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي بَكْرِ ثَنَا

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سلام پھیرا اپنے منہ کے سامنے۔

۹۱۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ مبارک کے سامنے کی طرف ایک ہی سلام پھیرا کرتے تھے۔

۹۲۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

☆ خلاصۃ الباب احادیث صحیحہ کی بناء پر حنفیہ اور شافعیہ حنابلہ اور جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ نماز میں مطلق امام و مقتدی اور منفرد پر دو رو و دو سلام واجب ہیں ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب۔ جن احادیث میں ایک سلام کا منہ کی طرف کا ذکر ہے وہ ضعیف ہیں۔ البتہ سنن نسائی والی حدیث جو ہے وہ حالت عذر پر محمول ہے۔

باب: امام کے سلام کا جواب دینا

۹۲۱: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سلام پھیرے تو اس کو جواب دو۔

۹۲۲: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اپنے اماموں کو سلام کریں اور ہم میں سے بعض بعض کو سلام کریں۔

باب: امام صرف اپنے لئے دُعا نہ کرے

۹۲۳: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام ہو وہ مقتدیوں کو چھوڑ کر خاص اپنے لئے دُعا نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں سے خیانت کی۔

عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تَلْقَاءُ وَجْهَهُ.

۹۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّغْنَانِيُّ ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تَلْقَاءُ وَجْهَهُ.

۹۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ زَائِدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً.

۳۰: بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْإِمَامِ

۹۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسِ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْأَهْدَلِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامَ فَرَدُّوا عَلَيْهِ

۹۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ أَبَانَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ الثَّمَالِيَّ أَنْ يُسَلِّمَ بَعْضًا عَلَى بَعْضٍ.

۳۱: بَابُ وَلَا يَخْصُ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالذُّعَاءِ

۹۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَنَّى الْحَمَصِيُّ ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي حَبِيٍّ الْمَوْدِيِّ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَوْمُ عَبْدٌ يَخْصُ نَفْسَهُ بِدُعَاةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ قَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ

۳۲: بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

پاؤں کے بعد کی دعا

۹۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد فقط اسی قدر بیٹھتے کہ: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) کہہ سکیں۔

۹۲۵: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز صبح سے سلام پھیر کر پڑھتے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا....)) "اے اللہ! میں آپ سے علم نافع پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

۹۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان کو مضبوطی سے اختیار کئے رہے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے کم ہی لوگ ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہے اللہ اکبر دس بار الحمد للہ دس بار۔ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ ان کو اپنے ہاتھوں سے شمار کر رہے تھے یہ زبان سے ڈیڑھ سو ہیں (کیونکہ تیس کلمے ہیں ہر نماز کے بعد اور پانچ نمازیں ہیں) اور ترازو میں ڈیڑھ ہزار ہیں اور جب اپنے بستر پر آئے تو سو بار سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہتے یہ زبان سے تو سو ہیں لیکن ترازو میں ہزار ہیں تم میں کون ہے جس سے دن میں ڈھائی ہزار خطائیں سرزد ہوتی ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: ان کو کوئی کیوں نہ اختیار کرے گا (حالانکہ انتہائی آسان اور انتہائی فضیلت والا عمل ہے) فرمایا: تم میں سے ایک کے پاس نماز

۹۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو معاوية ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثنا عاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مَقْدَارَ مَا يَقُولُ (اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)

۹۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شَابَانَةُ ثنا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ فَوْلَى لَأَمِّ سَلْمَةَ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا طَيِّبًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا)

۹۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَ أَبُو يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَ أَبُو الْأَجْلَحِ عَنْ غَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلْتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ هُمَا يَسِيرٌ وَ مَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَ يُحَمِّدُ عَشْرًا (فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعِدُهَا بِيَدِهِ) فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَ أَلْفٌ وَ خَمْسَمِائَةٌ فِي الْمِيزَانِ وَ إِذَا أَوَى إِلَى فَرَاشِهِ سَبَّحَ وَ حَمِدَ وَ كَبَّرَ مِائَةَ فَتَلَّكَ مِائَةً بِاللِّسَانِ وَ أَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَإِنَّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ الْفَيْنِ وَ خَمْسَمِائَةَ سِتِّينَ قَالُوا: وَ كَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا قَالَ رَأَيْتُنِي أَحَدَكُمْ الشَّيْطَانُ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا وَ كَذَا حَتَّى يَنْفِكَ الْعَبْدَ لَا يَنْعَقِلُ وَ يَأْتِيهِ وَ هُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُتَوَمَّنُهُ حَتَّى يَنَامَ.

کے دوران شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر حتیٰ کہ بندہ بالکل غافل ہو جاتا ہے (اسے نماز تک کا خیال نہیں رہتا تسبیحات تو دور کی بات ہے) اور بندہ کے پاس بستر میں شیطان آ جاتا ہے اور اسے سلانے لگتا ہے حتیٰ کہ بندہ تسبیحات کے بغیر ہی سو جاتا ہے۔

۹۲۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ وَالذُّنُورُ بِالْأَجْرِ يَقُولُونَ كَمَا نَقُولُ وَيُنْفِقُونَ وَلَا نُنْفِقُ قَالَ لِي (أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ أَدْرَكْتُمْ مَنْ قَبْلَكُمْ وَفَتِمَ مَنْ بَعْدَكُمْ تَحْمَدُونَ اللَّهُ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَسْبِيحُونَهُ ثَلَاثًا وَتُكَبِّرُونَهُ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَارْبَعًا وَثَلَاثِينَ) قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَدْرِي أَيُّهُنَّ أَرْبَعٌ.

۹۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ ثنا الْأَوْزَعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ (اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَبِكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے آج کل اکثر لوگ دعا پڑھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دعا بڑی الحاح و زاری اور تضرع سے حق تعالیٰ شانہ سے مانگنی چاہیے۔ فرض نمازوں کے بعد دعا کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے۔ طویل اذکار اور تسبیحات سنتوں کے بعد پڑھنی چاہیے۔

۳۳: بَابُ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

۹۲۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ ﷺ فَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا.

۹۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ فِي نَفْسِهِ جُزْأً يَرَى أَنَّ حَقًّا لِلَّهِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ

۹۲۷: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مال و دولت والے ثواب کما گئے وہ ہماری طرح دعا و اذکار بھی کرتے ہیں اور خرچ بھی کرتے ہیں جبکہ ہم خرچ نہیں کر سکتے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو گے تو اپنے آگے والوں کو پالو گے اور پچھلوں سے سبقت لے جاؤ گے تم ہر نماز کے بعد الحمد للہ کہو اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر ۳۳ بار اور ۳۳ بار۔ سفیان کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ ان میں سے کون سا کلمہ ۳۳ بار فرمایا۔

۹۲۸: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے پھر ارشاد فرماتے: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَبِكَ السَّلَامُ.....))

ان رسول اللہ ﷺ کان إذا انصرف من صلاته استغفر ثلاث مرات ثم يقول (اللهم أنت السلام وبك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام)

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے آج کل اکثر لوگ دعا پڑھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دعا بڑی الحاح و زاری اور تضرع سے حق تعالیٰ شانہ سے مانگنی چاہیے۔ فرض نمازوں کے بعد دعا کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے۔ طویل اذکار اور تسبیحات سنتوں کے بعد پڑھنی چاہیے۔

۳۳: باب الإنصراف من الصلاة

۹۲۹: حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا أبو الأخوص عن سماك عن قبيصة بن هلب عن أبيه قال أما النبي ﷺ فكان ينصرف عن جانبيه جميعًا.

۹۳۰: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع ح وحدثنا أبو بكر بن خلاب ثنا يحيى بن سعيد قالا ثنا الأعمش عن عمارة عن الأسود قال قال عبد الله لا يجعلن أحدكم للشيطان في نفسه جزأ يرى أن حقاً لله عليه أن لا ينصرف إلا عن

کو دیکھا نماز کے بعد اکثر بائیں طرف پھرا کرتے تھے۔
۹۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ فرماتے
ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کے بعد
کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف مڑتے تھے۔

۹۳۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرتے ہی عورتیں کھڑی
ہو جاتیں آپ اٹھنے سے قبل اسی جگہ کچھ دیر تشریف فرما
ہوتے۔

يَمِينَهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ أَنْصَرَفَهُ عَنْ يَسَارِهِ.
۹۳۱: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصُّوْفِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ ذَرِيْعٍ عَنْ
حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ غَمْرٍ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْقَبِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فِي الصَّلَاةِ.
۹۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ. ثُمَّ يَلْبِثُ
فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ

☆ خلاصہ الباب ۳۲ احادیث سے ثابت ہوا کہ نمازی بعد از نماز جدھر کو چاہے رخ پھیر کر بیٹھ جائے دائیں طرف مڑنا
مستحب ہے۔ ایک طرف مڑنے کو ضروری نہ سمجھے۔

باب: جب نماز تیار ہو اور کھانا

سامنے آ جائے

۹۳۳: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب (نماز) عشاء قائم کی جا
رہی ہو اور کھانا رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔

۹۳۴: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے
فرمایا: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز قائم ہو رہی ہو تو
کھانا پہلے کھا لو۔ نافع کہتے کہ ایک رات ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے کھانا کھایا حالانکہ وہ اقامت سن رہے تھے۔

۹۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب
رات کا کھانا سامنے آ جائے اور نماز قائم ہو رہی ہو تو
کھانا پہلے کھا لو۔

۳۲: بَابُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَوُضِعَ

الْعِشَاءُ

۹۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا
وُضِعَ الْعِشَاءُ وَاقْتِمَتِ الصَّلَاةُ. فَأَبْدُوا بِالْعِشَاءِ

۹۳۴: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا
أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وُضِعَ الْعِشَاءُ وَاقْتِمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدُوا
وَالْعِشَاءِ.

۹۳۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح
وَحَدَّثَنَا غَلِيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا
حَضَرَ الْعِشَاءُ وَاقْتِمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدُوا بِالْعِشَاءِ.

☆ خلاصہ الباب ۳۲ حدیث باب کے حکم پر تمام فقہاء متفق ہیں البتہ سب کے نزدیک اگر ایسے موقع پر کھانا چھوڑ کر نماز
پڑھ لی جائے تو نماز درست ہوگی۔ قاضی شوکانی نے حنابلہ کا جو قول نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک نماز ایسی حالت میں نہیں
ہوتی وہ مفتی نہیں ہے البتہ فقہاء کے درمیان اس مسئلہ کی علت میں اختلاف ہے۔

۳۵: بَابُ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ

۹۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إسماعيلُ بنُ إبراهيمَ عنِ خالدِ الخَدَّاءِ عنِ أَبِي الْمَلِيحِ قالَ خَرَجْتُ فِي لَيْلَةِ مَطِيرَةٍ فَلَمَّا رَجَعْتُ اسْتَفْتَحْتُ فَقَالَ ابْنِي مِنْ هَذَا قَالَ أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: لَقَدْ زَأَيْتُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخُدَيْبِيَّةِ وَاضَابَتْ سَمَاءٌ لَمْ تَبَلْ أَسْفَلَ نَعَابِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

۹۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ الصَّبَّاحُ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عنِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَادِي مُنَادِيَهُ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ أَوْ اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ ذَاتَ الرِّيحِ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

۹۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مُخَلَّبٍ عنِ عُبَادِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ يُحَدِّثُ عنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يَوْمِ مَطِيرٍ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

۹۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيُّ ثنا عاصمُ الأَحْوَلُ عنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَمْرَ الْمُؤَذِّنِ أَنْ يُؤَذِّنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَذَلِكَ يَوْمَ مَطِيرٍ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ نَادَى ابْنِي النَّاسَ فَلْيَصَلُّوا فِي بُيُوتِهِمْ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ قَدْ فَعَلَ هَذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي تَأْمُرَنِي أَنْ أَخْرِجَ النَّاسَ مِنْ بُيُوتِهِمْ فَيَأْتُونِي يَذُؤُونَ الطِّينَ إِلَى رِجْلَيْهِمْ.

پاب: بارش کی رات میں جماعت

۹۳۶: حضرت ابوالحلیج کہتے ہیں میں بارش کی رات میں نکلا جب میں واپس ہوا تو میں نے دروازہ کھلویا تو میرے والد نے پوچھا: کون؟ میں نے کہا: ابوالحلیج۔ انہوں نے فرمایا: ہم نے اپنے آپ کو حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا کہ بارش برسی اور ہمارے جوتے بھی تر نہ ہونے پائے پھر رسول اللہ کے منادی نے ندا لگائی کہ اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔

۹۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بارش کی رات یا ٹھنڈی اور آندھی والی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی یہ نداء کرتا کہ اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔

۹۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار جمعہ کے روز جب بارش ہو رہی تھی ارشاد فرمایا: اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔

۹۳۹: حضرت عبد اللہ بن عباس نے مؤذن کو جمعہ کے روز اذان دینے کا حکم دیا اور اس دن خوب بارش برس رہی تھی تو اُس نے اذان دی: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ پھر فرمایا کہ لوگوں میں یہ ندا کروں کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں تو لوگوں نے ان سے کہا یہ آپ نے کیا کیا؟ فرمایا: مجھ سے بہتر (ﷺ) نے بھی ایسا ہی کیا تھا مجھے کہتے ہو کہ میں لوگوں کو ان کے گھروں سے نکالوں پھر وہ میرے پاس گھنٹوں گھنٹوں کیچڑ میں بھرے ہوئے آئیں۔

☆ خلاصہ الباب ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بارش ترک جماعت کے اعذار میں سے ایک عذر ہے البتہ کتنی بارش عذر بن سکتی ہے۔ سنن ابن ماجہ کی حدیث باب سے اگرچہ بہت معمولی بارش میں بھی ترک جماعت کا جواز معلوم ہوتا ہے

لیکن یہاں یہ احتمال ہے کہ بارش کے تیز ہونے کے آثار ہوں اور نماز کے وقت میں دیر ہو اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے یہ اعلان کر دیا ہو کیونکہ تیز بارش میں اعلان کرنا بھی مشکل ہوتا۔

۳۶: بَابُ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَّ

باب: نمازی کے سترے کا بیان

۹۳۰: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں: ہم نماز پڑھ رہے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزر رہے تھے رسول اللہؐ کی خدمت میں اس کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو اب سامنے سے جو کوئی بھی گزرے نمازی کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

۹۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَمِيرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَنْ سَمَاقِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي وَالذَّوَابُ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ فَلَا يَضُرُّهُ مِنْ مَرَّتَيْنِ يَدِيهِ.

۹۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برچھی نکالی جاتی آپ اس کو گاڑ کر اس کی طرف نماز پڑھتے۔

۹۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَجَاءِ الْمَسْكِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَخْرُجُ لَهُ حَرْبَةٌ فِي السَّفَرِ فَيَنْصِبُهَا فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

۹۳۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی جس کو دن میں بچھاتے اور رات کو اسی سے حجرہ سا بنا لیتے۔ (تاکہ اعجاز میں یکسوئی حاصل رہے) اور اسکی طرف نماز ادا فرماتے۔

۹۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَصِيرٌ يَسْتُرُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي إِلَيْهِ.

۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بھی نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر کچھ نہ ملے تو لاشی ہی کھڑی کر لے۔ اگر لاشی بھی نہ ملے تو (فقط) خط ہی کھینچ لے پھر جو چیز بھی اس کے سامنے سے گزرے اس کو ضرر نہ ہوگا۔

۹۳۳: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا حَمِيدُ بْنُ الْأَسْوَدِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمِيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ إِسْمَاعِيلِ بْنِ أُمِيَّةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ جَدِّهِ حُرَيْثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَخُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّتَيْنِ يَدِيهِ.

☆ خلاصہ الباب سترہ کا حکم متعدد روایات سے ثابت ہے سترہ کی مقدار ایک ذراع یا اس سے زائد ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہوتا ہے کہ جب وہ میدان میں نماز پڑھے تو اس سے آگے کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے مثل ہو اور یہ کہا گیا ہے کہ بقدر ایک انگلی کی موٹائی ہونی چاہیے کیونکہ اس سے کم ذور سے نظر نہیں آئے گا۔ پس مقصد حاصل نہ ہوگا۔

۳۷: بَابُ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

۹۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَرَ سَفِيَانُ بْنُ غِيْنَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ النَّضْرِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ ارْتَسَلُونِي اِلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَسْأَلُهُ عَنِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي فَاخْبِرْنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْ يَقُومَ اَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ سَفِيَانُ فَلَا اَدْرِي اَرْبَعِينَ سَنَةً اَوْ شَهْرًا اَوْ صَبَاخًا اَوْ سَاعَةً.

۹۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ النَّضْرِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ ارْتَسَلَ اِلَى ابْنِ جُهَيْمِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْئَلُهُ مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَمُرُ بَيْنَ يَدَيْ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ اِنْ يَمُرَ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيهِ وَهُوَ يُصَلِّي كَانَ لَانَ يَقِفَ اَرْبَعِينَ قَالَ لَا اَدْرِي اَرْبَعِينَ عَامًا اَوْ اَرْبَعِينَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِينَ يَوْمًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ ذَلِكَ.

۹۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ غَبِيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي اَنْ يَمُرَ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَانَ يَقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ غَيْرًا لَهُ مِنَ الْخَطْوَةِ النَّبِيِّ خَطَاهَا.

بَابُ: نِمَازِي كِے سَامِنِے سِے كِز رِنَا

۹۲۳: حضرت بسر بن سعید فرماتے ہیں: مجھے لوگوں نے زید بن خالد کے پاس بھیجا کہ ان سے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے متعلق دریافت کروں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی نے فرمایا: اگر وہ چالیس تک کھڑا رہے تو اس کیلئے بہتر ہے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے۔ سفیان فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال یا ماہ یا دن یا ساعت۔

۹۲۵: حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد نے ابو جہیم انصاریؓ کے پاس کسی کو بھیجا کہ ان سے پوچھے کہ انہوں نے نبی سے اس شخص کے بارے میں کیا سنا جو نمازی کے سامنے سے گزرے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کو یہ فرماتے سنا اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کے سامنے سے گزرنے میں جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہے یہ اسکے لئے گزرنے سے بہتر ہوگا۔ راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال فرمایا یا چالیس ماہ یا چالیس دن۔

۹۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ نماز میں اپنے بھائی کے سامنے سے گزرنے میں کتنا گناہ ہوگا تو اس کے لئے سو سال کھڑا رہنا اس ایک قدم اٹھانے سے بہتر ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ علامہ ابن رشد مائنی نے لکھا ہے کہ اس امر پر جمہور کا اتفاق ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے سے گناہ تحریمی ہے اور تمام کتب شافعیہ میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حرمت صراحتاً موجود ہے اور کتب حنفیہ اور مالکیہ میں بھی گزرنے والے کو گناہ گار ہونے کی تصریح ہے لیکن اس کی چار صورتیں: (۱) سترہ کے اندر سے گزرنے اور گزرنے والا سترے کے اندر گزرنے پر مجبور نہ ہونے پر (۲) کسی گزرگاہ پر بلا سترہ نماز پڑھے اور گزرنے والا سامنے سے گزرنے پر مجبور ہو تو صرف نمازی گناہ گار ہوگا۔ (۳) اور اگر مجبور نہ ہو تو دونوں گناہ گار نہ ہوں گے۔ (۴) سترہ بھی ہو اور گزرنے والا مجبور بھی ہو تو گناہ گار نہ ہوں گے۔

باب: جس چیز کے سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

۹۴۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں نماز ادا فرما رہے تھے میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے کچھ صف کے سامنے سے ہم گزرے پھر ہم اس سے اترے اور اس کو چھوڑ دیا پھر ہم بھی صف میں داخل ہو گئے۔

۹۴۸: حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عبداللہ یا عمر بن ابی سلمہ نے گزرنا چاہا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ واپس ہو گئے پھر نہ نب بنت ام سلمہ نے گزرنا چاہا تو آپ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا لیکن وہ گزر گئیں جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے گئے تو فرمایا: عورتیں غالب ہیں۔ (یعنی جہالت یا نا فہمی کی وجہ سے مانع نہیں)۔

۹۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کالا کتا اور حائضہ نماز کو توڑ دیتی ہے۔

۹۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت، کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۹۵۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت، کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۹۵۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد کے سامنے پالان کی پھیلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو عورت، گدھا اور

۳۸: بَابُ مَا يَقْطَعُ

الصَّلَاةِ

۹۴۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ فَجَنَّتْ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلِيَّ ابْنَانِ فَمَرَرْنَا عَلَيَّ بَعْضَ الصَّفِّ فَمَرَرْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا ثُمَّ دَخَلْنَا فِي الصَّفِّ.

۹۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ هُوَ قَاصٌّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي حُجْرَةٍ أُمِّ سَلْمَةَ فَمَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ أَوْ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلْمَةَ قَالَ بِيَدِهِ فَرَجَعَ فَمَرَّتْ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلْمَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَمَضَتْ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: هُنَّ أَغْلَبُ.

۹۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا قَتَادَةُ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ.

۹۵۰: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ أَبُو طَالِبٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ.

۹۵۱: حَدَّثَنَا جَبِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ.

۹۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْ

الرَّجُلِ مِثْلُ مُوَجِرَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةِ وَالْحَمَارِ وَالْكَلْبِ
الْأَسْوَدِ.

قَالَ قُلْتُ: مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَخْمَرِ فَقَالَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ: الْكَلْبُ
الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ.

☆ خلاصۃ الباب امام احمد اور بعض اہل ظاہر ان احادیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان تینوں کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جبکہ سترہ نہ ہو بلکہ جمہور ائمہ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی۔ جمہور کی دلیل ترمذی شریف کی اور ابن ماجہ کی روایت ہے۔ نیز حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنازہ کی طرح لیٹی ہوتی تھی۔ ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ گدھے اور عورت کا نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز نہیں ہے۔ یہاں ایک اشکال کیا جاسکتا ہے کہ حنا بلہ کی دلیل قوی حدیث ہے اور جمہور کی دلیل فعلی حدیث ہے۔ قوی کو فعلی پر ترجیح ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ترجیح کا یہ اصول اس وقت قابل عمل ہوتا ہے جبکہ تطبیق ممکن نہ ہو اور یہاں تطبیق ممکن ہے اور وہ اس طرح کہ حدیث باب میں قطع صلوٰۃ (نماز توڑنا) سے مراد اضا و صلوٰۃ نہیں بلکہ قطع خشوع مراد ہے اس لیے کہ ان تینوں اشیاء میں شیطانی اثرات کا دخل ہے۔ نیز جمہور کے فعلی استدلال کے راجح ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر احادیث فعلیہ کی تائید اقوال صحابہؓ سے ہو تو بعض اوقات احادیث قویہ پر ترجیح حاصل ہو جاتی ہے اور یہاں بھی ایسا ہی ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ کے آثار بکثرت اس بارے میں مروی ہیں کہ ان سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

باب: نمازی کے سامنے سے جو چیز گزرے
اس کو جہاں تک ہو سکے روکے

۳۹: بَابُ إِذْرَاءِ مَا
اسْتَطَعْتَ

۹۵۳: حضرت حسن عریٰ فرماتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کے پاس نماز کو توڑنے والی چیزوں کا ذکر ہوا تو بعضوں نے کہا: کتا، گدھا، عورت (بھی نماز کو توڑ دیتے ہیں) آپ نے فرمایا: بکری کے بچے کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ بلاشبہ رسول اللہ ایک نماز ادا فرما رہے تھے کہ ایک بکری کا بچہ آپ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ اس سے پہلے جلدی بے قبلہ کی طرف ہو گئے۔

۹۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ غَبْدَةَ الْبَاهُ أَخْبَدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا يَحْيَى
أَبُو الْمُعَلَّى عَنْ الْحَسَنِ الْعَرِينِيِّ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَذَكَرُوا الْكَلْبَ
وَالْحَمَارَ وَالْمَرْأَةَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْجَدْيِ إِنْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي يَوْمًا فَذَهَبَ جَدْيٌ
يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَبَادَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْقَبْلَةَ.

۹۵۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۹۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ ابْنِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو سترے کی طرف نماز پڑھے اور سترہ کے قریب ہو جائے اور اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے اگر کوئی گزرنے لگے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۹۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھا رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے۔ (یعنی اشارہ سے روک دے) اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

باب: جو نماز پڑھے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو

۹۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان جنازے کی طرح آڑی پڑی ہوتی۔

۹۵۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ان کا بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ کے سامنے ہوتا تھا۔

۹۵۸: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے حالانکہ میں آپ کے سامنے ہوتی بسا اوقات آپ سجدہ میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھے لگ جاتا۔

۹۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باتیں کرنے والے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے

عجلان عن زید بن اسلم عن عبد الرحمن بن ابی سعید عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیصل الی سترۃ ولیدن منها ولا یدع احدا یمربین یدیه فان جاء احد یمر فلیقابلہ فانه شیطان۔

۹۵۵: حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَالْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ قَالَا تَنَا ابْنُ أَبِي قَدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ أَبِي فَلْيُقَابِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينِ.

وَقَالَ الْمُنْكَدِرِيُّ: فَإِنَّ مَعَهُ الْعُرَى

۴۰: بَابُ مَنْ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ

الْقِبْلَةَ شَيْءٌ

۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَسُّفِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ الْقِبْلَةَ كَمَا عَرَّاضُ الْجَنَازَةِ.

۹۵۷: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا تَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشِهَا بِحِجَالِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ.

۹۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . تَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا بِحَدَائِهِ وَرَبِّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ.

۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُقَدَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَ الْمُتَحَدِّثِ

والثانیہ

منع فرمایا۔

۳۱: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسْبِقَ الْإِمَامَ بِالرُّكُوعِ
وَالسُّجُودِ

باب: امام سے قبل رکوع، سجدہ میں
جانا منع ہے

۹۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا أَنْ لَا نُبَادِرَ الْإِمَامَ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
وَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا. وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا.

۹۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ تعلیم فرمایا کرتے تھے
کہ امام سے قبل رکوع سجدہ میں نہ جائیں بلکہ جب وہ
اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم
سجدہ کرو۔

۹۶۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثنا

☆ خلاصۃ الباب افعال نماز کی ادائیگی میں امام سے سبقت کرنا مکروہ ہے۔ مسلم و ابوداؤد میں حضرت انس رضی اللہ
عنه سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس تم مجھ سے سبقت نہ کرو
رکوع، سجود قیام اور نماز سے بیٹھنے میں یعنی فارغ ہونے میں۔ بخاری اور مسلم میں وعید بھی سنائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آخرت
کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

۹۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امام سے قبل اپنا
سر رکوع سے اٹھاتا ہے اسے یہ اندیشہ نہیں ہوتا کہ اللہ
اس کا سر گدھے کے سر جیسا کر دیں۔

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَخْشَى الْإِدْيُ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ
رَأْسَ حِمَارٍ؟

۹۶۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا
جسم بھاری ہو گیا لہذا جب میں رکوع کروں تو تم
رکوع کرو اور جب میں (رکوع سے) اٹھوں تو تم اٹھو
اور جب میں سجدہ کروں تو تم سجدہ کرو اور میں نہ
دیکھوں کہ کوئی مجھ سے قبل رکوع یا سجدہ میں چلا
جائے۔

۹۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا أَبُو بَدْرِ شِجَاعُ
بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ دَارِمٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي قَدْ بَدَنْتُ فَإِذَا رَكَعْتُ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعْتُ فَارْفَعُوا
وَإِذَا سَجَدْتُ فَاسْجُدُوا وَلَا الْفِينُ زَجَلًا يَسْبِقُنِي إِلَى
الرُّكُوعِ وَلَا إِلَى السُّجُودِ.

۹۶۳: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع سجدہ
میں مجھ سے پہلے نہ جاؤ اس لئے کہ اگر میں رکوع میں تم

۹۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ عَنْ عَجْلَانَ ح وَ
حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ
عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ ابْنِ مُخَيْرِيزٍ عَنْ

سے پہلے چلا گیا تو تم مجھے رکوع میں پا چکے ہو گے جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں گا اور جب میں تم سے پہلے سجدہ کروں گا تو تم مجھے سجدہ میں پا چکے ہو گے جب میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا۔ میرا بدن ذرا بھاری ہو گیا ہے۔

پاؤں: نماز کے مکروہات

۹۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم یا جہالت اور گنوار پن کی بات ہے کہ مرد نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بار بار پیشانی کو پونچھے۔

۹۶۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں اپنی انگلیاں مٹ چٹھاؤ۔ (کہ دیکھنے والے کو ایسا محسوس ہو جیسے تم زبردستی قیام کر رہے ہو)۔

۹۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا۔

۹۶۷: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو نماز میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول (کرا لگ کر) دیں۔

۹۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اور آواز نہ نکالے اس لئے کہ اس پر شیطان (خوش ہو کر) ہستا ہے۔

۹۶۹: حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ دادا سے

معاویہ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ ﷺ: لا تُبادرُونی بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ فَمَهْمَا اسْبَقَكُم بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تَدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ وَمَهْمَا اسْبَقَكُم بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تَدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ إِنِّي قَدْ بَدَأْتُ.

۴۲: بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي الصَّلَاةِ

۹۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ إِبرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ تَنَا بِنُ قُدَيْبِ بْنِ نَاهِرُونَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدَيْرِ التَّمِيمِيُّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ يُكْبِرَ الرَّجُلُ مَسَّحَ جَبْهَتِهِ قَبْلَ الْفَرَاعِ مِنْ صَلَاتِهِ.

۹۶۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ تَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ تَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ وَإِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَفْقِعْ أَصَابِعَكَ وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ.

۹۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ سَفِيَانُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَدَّبُ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَاهِدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ فَاهُ فِي الصَّلَاةِ.

۹۶۷: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو وَالدَّارِمِيُّ تَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا قَدْ شَبِكَ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ فَفَرَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا خَفِصُ بْنُ عِيَاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَلَا يَتَعَرَّى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْهُ.

۹۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ

عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْطَانِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبُزَاقُ وَالْمُخَاطُ وَالْحَيْضُ
وَالنُّعَاسُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ.
روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز
میں تھوکتا، ریخت نکالنا، حیض اور نفاس شیطان کی طرف
سے ہیں۔

☆ خلاصہ الباب ان احادیث میں ذکر کردہ افعال مکروہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾
یعنی کھڑے ہو نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے خشوع و خضوع سے عاجزی کرنے والے۔ پیشانی سے مٹی جھاڑنا، ہاتھ پھیرنا،
انگلیوں کو چٹھانا، انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالنا، جمائیاں لینا، نماز میں تھوکتا وغیرہ افعال، نماز کے خشوع و خضوع کے خلاف
ہے۔ لوگوں کو نماز میں فضول حرکات کرنے سے بچنا چاہیے۔ کئی لوگوں کی عادت ہوتی ہے ہاتھوں کو حرکت دیتے رہتے ہیں
کبھی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہیں، کبھی کھجلا تے ہیں۔ ایسے نمازیوں کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب
"الصلوٰۃ" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا ہے کہ: ((یأتی علی الناس زمانٌ یصلون ولا یصلون))
لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ نماز پڑھتے ہوں گے لیکن حقیقت میں وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔

جواب: جو شخص کسی جماعت کا امام بنے جبکہ وہ

۴۳: مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ

اسے ناپسند سمجھتے ہوں

لَهُ كَارِهُونَ

۹۷۰: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تین شخصوں کی نماز قبول نہیں
ہوتی اس مرد کی نماز جو کسی جماعت کا امام بنے اور وہ اس
سے (کسی شرعی اور معقول وجہ سے) ناراض ہوں اور وہ
شخص جو وقت گزرنے کے بعد نماز کے لئے آئے اور وہ
شخص جو آزاد کو (زبردستی یا دھوکہ سے) غلام بنا لے۔

۹۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ جَعْفَرُ بْنُ
عَوْنٍ عَنِ الْإِفْرِيْقِيِّ عَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ثَلَاثَةٌ لَا
تَقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةُ الرَّجُلِ يَوْمَ الْقَوْمِ وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ
وَالرَّجُلُ لَا يَأْتِي الصَّلَاةَ إِلَّا دِبَارًا) (يَعْنِي بَعْدَ مَا يَفُوتُهُ
الْوَقْتُ) وَ مَنْ اغْتَبَدَ مُحَرَّرًا.

۹۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین
شخصوں کی نماز ان کے سروں سے ایک بالشت بھی بلند
نہیں ہوتی، وہ مرد جو کسی جماعت کا امام بنے اور وہ
جماعت اس سے ناراض ہو (کسی شرعی وجہ سے) وہ
عورت جو رات اس حال میں گزارے کہ اس کا خاوند اس
سے ناراض ہو (کسی معقول وجہ سے) اور وہ دو بھائی جو
باہمی تعلق قطع کر دیں۔

۹۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ هِشَابٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الْأَرَجِيُّ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
الْوَلَيْدِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرْفَعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُءُوسِهِمْ
يُسْرًا رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَ امْرَأَةٌ بَاتَتْ وَ
زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاحِطٌ وَ أَخْوَانٌ مُتَصَارِمَانِ.

خلاصۃ الباب ۶۶ حدیث باب کا حکم اس وقت ہے کہ جب لوگوں کو بدعت، جہل یا فسق و فجور کی وجہ سے اور خرابی کی بناء پر ناپسند کرتے ہوں لیکن اگر ان کی ناپسندیدگی کی وجہ دنیوی عداوت ہو تو یہ حکم نہیں۔ نیز ملا علی قاری نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ناپسند کرنے والے بعض افراد ہوں تو اعتبار عالم کا ہوگا، خواہ وہ تنہا ہو کیونکہ جہلاء کی اکثریت کا کوئی اعتبار نہیں ہے واللہ اعلم۔ عورت گناہ گار اس وقت ہوگی جب نافرمانی اور نشوز اس کی طرف سے ہو لیکن اگر مرد کی طرف سے زیادتی ہو یا وہ کسی سے لڑ جھگڑ کر آئے اور عورت کے ساتھ ناراض ہو تو عورت گنہگار نہ ہوگی۔

باب: دو آدمی جماعت ہیں

۹۷۲: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو اور دو سے زیادہ آدمی جماعت ہیں۔

۹۷۳: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں رات کو اپنی حالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ کے پاس رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا (اور میت باندھ لی) تو آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

۹۷۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

۹۷۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ کو اور مجھے نماز پڑھا رہے تھے تو آپ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا اور آپ کی اہلیہ نے ہمارے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

باب: امام کے قریب کن لوگوں کا ہونا

مستحب ہے؟

۹۷۶: حضرت ابو مسعود انصاری فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے (وقت ہمارے

باب: الاثنان جماعۃ

۹۷۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرُو بْنِ جَرَادٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ.

۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ. ثنا غَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَدَأْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

۹۷۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ، أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا سُرْحَبِيلٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

۹۷۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا ابْنُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ وَبِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَصَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَلْفًا.

باب: مَنْ يَسْتَحِبُّ أَنْ

يَلِيَ الْإِمَامَ

۹۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ

کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرمایا کرتے تھے آگے پیچھے مت ہونا کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تم میں سے میرے قریب قریب (یعنی صف اول میں) دانشور اور ذی شعور لوگ کھڑے ہوں پھر جو لوگ ان سے قریب ہوں پھر جو لوگ ان سے قریب ہوں۔

۹۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے کہ مہاجرین و انصار آپ کے قریب ہوں تاکہ آپ سے (علم اور احکام) حاصل کریں۔

۹۷۸: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ کے صحابہ میں بعض پیچھے رہتے ہیں تو فرمایا: آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں کچھ ہمیشہ پیچھے ہوتے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی پھر ان کو پیچھے کر دیتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ۶: ان احادیث میں صف بندی کا طریقہ بیان فرمایا گیا ہے کہ پہلی صف میں امام کے متصل عاقل ذی فہم عمدہ صلاحیت رکھنے والے اور صاحب فضیلت لوگ ہونے چاہئیں۔ پھر درجہ بدرجہ دوسری اور تیسری صفت میں لوگ کھڑے ہوں نیز صفوں کو سیدھا اور برابر کرنے کا حکم تاکید ارشاد فرمایا۔ اقامت صلوٰۃ سے صفوں کو سیدھا کرنا مراد ہے۔

باب: امامت کا زیادہ حق دار کون ہے

۹۷۹: حضرت مالک بن حویرث فرماتے ہیں میں اور میرے ایک ساتھی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور کچھ عرصہ حاضر خدمت رہ کر) جب واپس جانے لگے تو آپ نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو تو تم اذان دو اور اقامت کہو (یعنی تم میں سے ہر ایک اذان بھی دے سکتا ہے اور اقامت بھی کہہ سکتا ہے) اور جو تم میں بڑا ہے وہ امام بنے (کیونکہ علم تو دونوں نے برابر حاصل کیا)۔

۹۸۰: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے

ابن مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح منا کبنا فی الصلاۃ ویقول: لا تختلفوا، فتختلف قلوبکم لیبینی منکم اولوا الارحام والنہی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم۔

۹۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ لِيَأْخُذُوا عَنْهُ.

۹۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا بَنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ: تَقَدَّمُوا فَاتَّمُوا بَنِي وَلِيَاتِكُمْ بِكُمْ مِنْ بَعْدِكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ.

۴۶: بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ

۹۷۹: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِنْصِرَافَ قَالَ لَنَا: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِلَّا وَاقِيمَا وَ لِيَوْمِكُمَا أَكْبَرُ كَمَا.

۹۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ

رجاء قال : سمعتُ اوس بن ضمج قال سمعتُ ابا مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم القوم افروہم لکتاب اللہ فان کانت قراتہم سواء فلیومئہم اقدمہم ہجرۃ فان کانت الہجرۃ سواء فلیومئہم اکبرہم بنا ولا یوم الرجل فی اہلہ ولا فی سُلطانہ ولا یجلس علی تکرمتہ فی بیتہ الا باذن او یاذنہ۔

فرمایا: قوم کا امام وہ بنے جو کتاب اللہ کو سب سے زیادہ (سمجھ بوجھ کر تفسیر و معانی سے واقف ہو کر) پڑھنے والا ہو (کہ اس زمانے میں قاری کہتے ہی اسے تھے جو تفسیر کے ساتھ قرآن پڑھتا تھا آج کل کی طرح محض الفاظ کی قرات کا رواج نہ تھا گو یہ بھی غلط نہیں ہے) اگر وہ قرات (اور قرآن فہمی) میں برابر ہوں تو جس نے پہلے

ہجرت کی وہ امام بنے اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جوان میں عمر رسیدہ ہو وہ امام بنے اور کوئی شخص دوسرے کے گھر میں یا اسکی وجاہت اور اختیار کی جگہ میں امام نہ بنے اور نہ اسکے گھر میں عزت و تکریم کی جگہ بیٹھے الا یہ کہ وہ خود اجازت دیدے (تو پھر کوئی حرج نہیں)۔

☆ خلاصۃ الباب یعنی جو قرآن مجید کا قاری ہو عالم ہو اور عمر میں بڑا ہو وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ امام اللہ تعالیٰ کے حضور میں پوری جماعت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس لیے خود جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس اہم اور مقدس مقصد کے لیے اپنے میں سے بہترین آدمی کو منتخب کرے۔

باب: امام پر کیا واجب ہے؟

۴۷: باب ما یجب علی الإمام

۹۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخُو فُلَيْحِ ثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ : كَانَ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ الشَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُقَدِّمُ قِتْيَانَ قَوْمِهِ يُضَلُّونَ بِهِمْ فَيَقِيلُ لَهُ تَفْعَلُ وَلَكَ مِنَ الْقَدَمِ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ : الْإِمَامُ ضَامِنٌ فَإِنْ أَحْسَنَ قَلَّةً وَ لَهُمْ وَإِنْ أَسَاءَ بَعِيَتْ فَعَلِيهِ وَ لَا عَلَيْهِمْ۔

۹۸۱: حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد اپنی قوم کے جوانوں کو آگے کرتے وہ نماز پڑھاتے تو ان سے درخواست کی گئی کہ آپ ایسا (کیوں) کرتے ہیں حالانکہ آپ اتنے قدیم الاسلام صحابی ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ سے سنا: فرما رہے تھے کہ امام ضامن ہے (مقتدیوں کی نماز کا) لہذا اگر وہ اچھی طرح نماز پڑھائے تو

اس کا فائدہ امام اور مقتدی سب کو ہے اور اگر برا کرے (تو اسکا وبال بھی دونوں پر ہوگا امام پر اسکی کوتاہی کی وجہ سے اور مقتدیوں پر اس کو امام مقرر کرنے کی وجہ سے کہ انہوں نے ایسے شخص کو کیوں امام بنایا یہ آخرت میں ہے اور دنیا میں یہ کہ اگر امام کی نماز صحیح نہ ہوئی تو مقتدیوں کی بھی صحیح نہ ہوگی)۔

۹۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ أُمِّ غُرَابٍ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا عَقِيلَةُ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحَرِّ أَخْبَرَتْ

۹۸۲: حضرت سلامہ بنت حڑ فرماتی ہیں میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: لوگوں پر ایک دور ایسا بھی

اس مسئلہ پر مولانا رفعت قاسمی کی کتاب "مسائل امامت" شائع کردہ "مکتبہ العلم اردو بازار لاہور" ہر لحاظ سے مکمل و مدلل کتاب ہے۔

خَرَشَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقْرَأُونَ سَاعَةً لَا يَجِدُونَ إِمَامًا
يُضَلُّونَ بِهِمْ .

۹۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَابِتُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ
فِي سَفِينَةٍ فِيهَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
فَحَانَتْ صَلَاةٌ مِنَ الصَّلَاةِ فَأَمَرْنَا أَنْ يُؤْمَنَا وَقَلْنَا
لَهُ إِنَّكَ أَحَقُّنَا بِذَلِكَ أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ فَالْصَّلَاةُ
لَهُ وَلَهُمْ وَمَنْ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا
عَلَيْهِمْ .

خلاصہ الباب ۴۸۸ ان احادیث میں امام کی ذمہ داری اور مسئولیت کو بیان کیا گیا ہے کہ امام اگر صحیح نماز پڑھائے گا تو
ثواب عظیم کا مستحق ہوگا اگر بے وضو اور بغیر طہارت کے پڑھائے گا تو ان کی نمازوں کا بوجھ اسی پر ہوگا۔ حدیث سے تو یہی
مفہوم ظاہر ہوتا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اور یہی بات صحیح بھی ہے۔

باب: جو لوگوں کا امام بنے تو وہ ہلکی نماز

۴۸۸: بَابُ مَنْ أَمَّ قَوْمًا

پڑھائے

فَلْيُخَفِّفْ

۹۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَابِتُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
قَيْسِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي لَا تَأْخُرُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ
لِيَمَا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا قَالَ فَمَا زَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَطُّ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ يَأْتِيهَا النَّاسُ
إِنَّ مِنْكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَجُودْ فَإِنَّ فِيهِمْ
الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةَ .

پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے اس لئے کہ لوگوں میں کمزور اور سن رسیدہ اور ضرورت مند (جس نے نماز کے بعد کوئی ضرورت پوری
کرنے کیلئے چاہتا ہے) سب تم کے لوگ ہوتے ہیں۔

۹۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ وَ حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَا تَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، أَلَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوجِزُ وَيُتِمُّ الصَّلَاةَ.

۹۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ صَلَّى مُعَاذُ
بْنُ جَبَلِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ
الْعِشَاءِ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَأَنْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَصَلَّى فَأَخْبَرَ مُعَاذُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ
الرَّجُلُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ مَا
قَالَ لَهُ مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَتَرِيدُ أَنْ تَكُونَ قَتَانًا يَا مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ إِذَا صَلَّيْتَ بِالنَّاسِ فَأَقْرَأُ بِالشَّمْسِ وَ ضَحَاهَا ' وَ
سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالْبَلَّ إِذَا يَغْشَى ' وَأَقْرَأُ بِاسْمِ رَبِّكَ.
فَتَبَّ بَارِئًا جَابِحَةً هُوَ جَبُّ لَوْ كُنَّ كَوْمَا زِيْرًا هَادٍ تَوَّ الشَّمْسِ وَ ضَحَاهَا ' وَ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ' وَالْبَلَّ إِذَا يَغْشَى ' وَ
أَقْرَأُ بِاسْمِ رَبِّكَ پڑھ لیا کرو۔

۹۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ
يَقُولُ كَانَ آخِرَ مَا عَهَدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جِئْنِي أَمْرِي عَلَى الطَّائِفِ قَالَ لِي: يَا عُثْمَانُ تَجَاوَزْ فِي
الصَّلَاةِ وَقُدِّرِ النَّاسَ بِأَضْعَفِهِمْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالصَّغِيرَ
وَالشَّقِيمَ وَالْبَعِيدَ وَ ذَالْحَاجَةَ.

۹۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَنَا عُمَرُو ابْنُ عَلِيٍّ تَنَا
يَحْيَى تَنَا شُعْبَةُ تَنَا عُمَرُو ابْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُنْذِبِ
قَالَ حَدَّثَ عُثْمَانُ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ آخِرَ مَا قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخَفْ بِهِمْ.

۹۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر اور مکمل نماز ادا فرمایا
کرتے تھے۔

۹۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے مقتدیوں کو عشاء کی
نماز پڑھائی تو نماز کو لمبا کیا تو ہم میں سے ایک صاحب
چل دیئے اور اکیلے نماز ادا کر لی حضرت معاذ رضی اللہ
عنہ کو بتایا گیا تو فرمایا وہ منافق ہے (کیونکہ اس دور میں
منافق ہی جماعت چھوڑا کرتے تھے) جب ان صاحب
کو یہ معلوم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا تھا
سناد دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت معاذ کو
مخاطب کر کے) فرمایا: اے معاذ! (ایسے کام کر کے) تم

ضحاھا ' و سبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ' وَالْبَلَّ إِذَا يَغْشَى ' اور

۹۸۷: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
طائف کا امیر مقرر فرمایا تو آخری نصیحت یہ فرمائی۔
ارشاد فرمایا: اے عثمان! نماز میں اختصار کرنا اور لوگوں کو
ان میں سب سے کمزور کے برابر سمجھنا اس لئے کہ لوگوں
میں سن رسید و کم سن، بیمار اور دور کے رہائشی اور ضرورت
مند سب ہوتے ہیں۔

۹۸۸: حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بات جو
مجھ سے فرمائی: جب تم کسی جماعت کے امام بنو تو ان پر
تحفیف کرنا۔

خلاصۃ الباب ۶۷ بعض صحابہ کرام جو اپنے قبیلہ یا حلقہ کی مسجدوں میں نماز پڑھاتے تھے اپنے عبادتی ذوق و شوق میں بہت لمبی نماز پڑھاتے تھے جس کی وجہ سے بعض بیمار یا کمزور بوڑھے یا تھکے ہارے مقتدیوں کو کبھی کبھی بڑی تکلیف پہنچ جاتی تھی۔ اس غلطی کی اصلاح کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف موقعوں پر اس طرح کی ہدایت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء اس سے یہ تھا کہ امام کو چاہیے کہ وہ اس بات کا لحاظ رکھے کہ مقتدیوں میں کبھی کوئی بیمار کمزور یا بوڑھا بھی ہوتا ہے اس لیے نماز زیادہ طویل نہ پڑھائے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہمیشہ اور ہر وقت کی نماز میں بس چھوٹی سے چھوٹی سورتیں ہی پڑھی جائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ امامت کرانے والا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ وہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو رہی ہے کہ بعض مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ اگر مقرر امام صاحب یا مؤذن صاحب موجود نہ ہوں تو اقامت کہنے والا کوئی نہیں ہوتا (والی اللہ المشتکی)

۳۹: بَابُ الْإِمَامِ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ إِذَا حَدَّثَ
أَمْرٌ
بَاب: جب کوئی عارضہ پیش آ جائے تو امام
نماز میں تخفیف کر سکتا ہے

۹۸۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثنا عبد الأعلى ثنا
سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول
الله ﷺ: إني لأذكل في الصلاة واني أريد إبطالها
فأسمع بكاء الصبي فأتجوز في صلاتي مما أعلم ليرجد
أمه بينكاه.

۹۸۹: حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو لمبی نماز پڑھنے کا ارادہ
ہوتا ہے پھر کبھی میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو
نماز میں اختصار کر لیتا ہوں اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ
بچے کی ماں کو اس کے رونے کی وجہ سے پریشانی ہوگی۔

۹۹۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَانِيُّ ثنا مُحَمَّدُ
بْنُ نَسْلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُلَاظَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ
حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ابْنِ الْغَاصِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَا أَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوُّزُ فِي الصَّلَاةِ.

۹۹۰: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ میں بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دیتا
ہوں۔

۹۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
الْوَّاحِدِ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
: إِنِّي لَا أَلْقُمُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوَّلَ فِيهَا فَاسْمَعُ
بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوُّزُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ.

۹۹۱: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز میں کھڑا ہوتا
ہوں ارادہ ہوتا ہے کہ لمبی نماز ادا کروں۔ پھر کسی بچے
کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے تو نماز مختصر کر دیتا ہوں
اس لئے کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ بچے کی ماں کو پریشانی ہو۔

۵۰: بَابُ إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

۹۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ
۹۹۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جیسے فرشتے صفیں بناتے ہیں؟ کہا: ہم نے عرض کیا کہ فرشتے کیسے صفیں بناتے ہیں؟ فرمایا: اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

۹۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفوں کو برابر کرو اس لئے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کو پورا کرنے میں داخل ہے۔

۹۹۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کو ایسے سیدھا کرتے تھے کہ اس کو بالکل تیر یا برچھی کی طرح کر دیتے تھے فرماتے ہیں ایک بار آپ نے دیکھا کہ ایک مرد کا سینہ آگے بڑھا ہوا ہے۔ فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دیں گے۔

۹۹۵: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے دعائیں کرتے ہیں ان کے لئے جو صفوں کو ملاتے اور جوڑتے ہیں اور جو خالی جگہ کو بھر دے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

پانچ: صفِ اول کی فضیلت

۹۹۶: حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفِ اول کے لئے تین بار اور دوسری صف کے لئے ایک بار استغفار فرمایا کرتے تھے۔

۹۹۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا . قَالَ قُلْنَا وَ كَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ : يُتَمُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَ يَتَرَاصُونَ فِي الصَّفِّ .

۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثنا أَبِي وَ بَشْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَعَامِ الصَّلَاةِ .

۹۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ ثنا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْوِي الصَّفَّ حَتَّى يَجْعَلَهُ مِثْلَ الرُّمْحِ أَوْ الْقِدْحِ قَالَ فَرَأَى صَدْرَ رَجُلٍ نَاتِنًا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَوُّوا صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيَخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ .

۹۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُصَلُّونَ الصُّفُوفَ وَ مَنْ سَدَّفَرَجَةَ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً .

۵۱: بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

۹۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا هِشَامُ بْنُ السُّوَابِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَ لِلثَّانِي مَرَّةً .

۹۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ صفِ اول پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۹۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو صفِ اول کی فضیلت معلوم ہو تو (ہر ایک صفِ اول میں نماز پڑھنے کا خواہشمند اور حریص ہو جائے اور پھر اختلاف و نزاع ختم کرنے کے لئے) قرعہ نکالنا پڑے۔

۹۹۹: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں صفِ اول پر اور فرشتے ان کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتے ہیں۔

بُنْ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَنَا شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ ظَلْحَةَ بِنَ مَصْرَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ.

۹۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا أَبُو قَطَنِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَّاسٍ عَنْ أَبِي زَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لَكَانَتْ قُرْعَةً.

۹۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصْقِي الْحَمَصِيُّ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ.

خلاصہ الباب ۶۷ احادیثِ باب میں صفِ اول کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور فرشتوں کی دعائے رحمت کے خصوصی مستحق اگلی صفوں والے ہی ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پہلی اور دوسری صف میں بظاہر اور ہماری نگاہوں میں فاصلہ تو بہت ہی تھوڑا سا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں بہت فاصلہ ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طالب کو چاہیے کہ وہ حتی الوسع پہلی ہی صف میں جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرے جس کا ذریعہ یہی ہو سکتا ہے کہ مسجد میں اول وقت میں پہنچ جائے۔ اس باب میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کیا اجر و ثواب ہے تو لوگوں میں اس کے لیے ایسی مسابقت اور کشمکش ہو کہ قرعہ اندازی سے فیصلہ کرنا پڑے۔ (ملوئی)

کچھ علماء کرام کی رائے یہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ سستی سے پچھلی صف میں نہ کھڑا رہے بلکہ اگر اگلی صف میں جگہ ہو تو فوراً آگے ہو جائے۔ کیونکہ آخری صف سے بر صف "اگلی یا پہلی" ہی ہوتی ہے واللہ اعلم (ابو ہریرہ)

باب: عورتوں کی صفیں

۵۲: بَابُ صُفُوفِ النِّسَاءِ

۱۰۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کی سب سے بہتر صفِ آخری ہے اور سب سے بری پہلی اور مردوں کے

۱۰۰۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْغَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ صُفُوفِ

النِّسَاءِ آخِرُهَا وَ شَرُّهَا أَوْلَاهَا وَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ
أَوْلَاهَا وَ شَرُّهَا آخِرُهَا.

لئے سب سے بہتر صف پہلی ہے اور سب سے بری
آخری۔

۱۰۰۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعَبٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ مَقْدَمُهَا وَ شَرُّهَا
مُؤَخَّرُهَا وَ خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ مُؤَخَّرُهَا وَ شَرُّهَا
مَقْدَمُهَا.

۱۰۰۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کے لئے
سب سے بہتر صف اگلی ہے اور سب سے بری پچھلی اور
عورتوں کے لئے سب سے بہتر صف پچھلی ہے اور سب
سے بری اگلی۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر جماعت میں صرف ایک عورت بھی شریک ہو تو اس کو بھی
مردوں اور بچوں سے الگ سب سے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے حتیٰ کہ اگر بالفرض آگے صف میں اس کے سگے بیٹے ہی ہوں تب
بھی وہ ان کے ساتھ کھڑی نہ ہو بلکہ الگ پیچھے کھڑی ہو۔

بَاب: ستونوں کے درمیان صف بنا کر نماز
ادا کرنا

۵۳: بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي
فِي الصَّفِّ

۱۰۰۲: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ أَبُو طَالِبٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَ
أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هُرُونَ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نَصُفَّ بَيْنَ السَّوَارِي عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ تَطَرَّدَ عَنْهَا طَرْدًا.

۱۰۰۲: حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمیں ستونوں کے
درمیان صف بنانے سے منع کیا جاتا تھا اور (اگر وہاں
صف بنا ہی لیتے تو) وہاں سے ہٹا دیا جاتا تھا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے استدلال کر کے امام احمد و امام اسحق رحمہما اللہ اور بعض اہل ظواہر ستونوں کے
درمیان صف بندی کو مکروہ تحریمی قرار دیتے ہیں۔ شافعیہ اور مالکیہ بلا کراہت اس کے جائز ہونے کے قائل ہیں۔ احناف
کی بعض فقہی عبارات سے بھی جواز معلوم ہوتا ہے۔ حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ مسجد نبوی (ﷺ) کے ستون متوازی
نہیں تھے بلکہ متعنتی تھے لہذا اگر ان کے درمیان صف بنائی جاتی تو صف سیدھی نہ ہو پاتی تھی۔ اسی بناء پر ستونوں کے درمیان
صف بنانے کو مکروہ سمجھا جاتا تھا اور حضرات صحابہ اس سے بچتے تھے۔

بَاب: صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا

۵۳: بَابُ صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَ حِدَهُ

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مَلَايِمُ بْنُ عَمْرٍو
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ
شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ
خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعَنَاهُ وَ صَلَّيْنَا خَلْفَهُ

۱۰۰۳: حضرت علی بن شیبان جو ایک وفد میں تھے فرماتے
ہیں ہم نکلے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے۔ آپ سے بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی
پھر آپ کے پیچھے ایک اور نماز پڑھی آپ نے نماز مکمل

ثُمَّ صَلَّيْنَا رِزَاءَهُ صَلَاةَ أُخْرَى فَقَضَى الصَّلَاةَ فَرَأَى رَجُلًا
فَرَدًّا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ قَالَ فَرُفَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ
حِينَ انْصَرَفَ قَالَ: اَسْتَقْبِلْ صَلَاتِكَ لَا صَلَاةَ لِلَّذِي
خَلْفَ الصَّفِّ.

فرمائی تو دیکھا کہ ایک صاحب صف کے پیچھے تھا کھڑے
نماز ادا کر رہے ہیں فرمایا کہ نبی ﷺ ان کی وجہ سے ٹھہر
گئے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا نماز دوبارہ
پڑھ لو جو شخص صف کے پیچھے ہو اس کی نماز نہیں۔

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ
عَنْ حَمَّانِ بْنِ هَلَالٍ بْنِ يَسَافٍ قَالَ اخَذَ بِيَدِي زِيَادُ ابْنُ
أَبِي الْجَعْدِ فَأَوْقَفَنِي عَلَى شَيْخٍ بِالرُّقَّةِ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبُدٍ
فَقَالَ صَلَّى رَجُلٌ خَلْفَ الصَّفِّ وَخَذَهُ فَاَمْرَهُ النَّبِيُّ أَنْ يُعْبَدَ.

۱۰۰۴: حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے صف کے پیچھے تھا نماز
پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اعادہ
(لوٹانے) کا حکم دیا۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث سے استدلال کر کے امام احمد، امام اسحاق وغیرہم رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر پچھلی
صف میں کوئی شخص تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز فاسد اور واجب الاعادہ ہے لیکن امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام
شافعی اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے البتہ ایسا کرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔ حنفیہ نے
اس میں یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں ایسے وقت پہنچے جبکہ صف بھر چکی ہو تو پیچھے کھڑے ہوتے وقت ایسے
شخص کو چاہیے کہ کسی اور شخص کے آنے کا انتظار کرے۔ اگر رکوع تک کوئی نہ آئے تو اگلی صف سے کسی شخص کو کھینچ کر اپنے
ساتھ کھڑا کرے البتہ اگر اس میں ایذا، کاندیشہ ہو یا لوگ جاہل اور اس عمل سے فتنہ کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں تنہا
کھڑے ہو کر نماز پڑھ لینا جائز ہے اور نماز بہر حال جائز ہو جائے گی۔ جمہور کی دلیل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کہ
وہ جلدی سے پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہو کر شامل ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ((زادک اللہ
حرصاً ولا تعد)) لیکن نماز کے لوٹانے کا حکم نہیں فرمایا۔ نیز حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ سنداً مضطرب ہے۔ امام شافعی
فرماتے ہیں کہ اگر یہ حدیث ثابت اور صحیح ہوتی تو میں اس پر عمل کرتا۔ سبحان اللہ تمام ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ اس حدیث کے
مجمع تھے۔

۵۵: بَابُ فَضْلِ مَيْمَنِهِ الصَّفِّ

باب: صف کی دائیں جانب کی فضیلت

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا معاويةُ بْنُ هِشَامٍ
ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ لَمْ يَكُنْ
مَلَائِكَةٌ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ.

۱۰۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت نازل
فرماتے ہیں صفوں کی دائیں جانب پر اور فرشتے ان کے
لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وكيعُ عن مشعرِ عن
ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَارِبٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالاً: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۰۰۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز
ادا کرتے تو ہم پسند کرتے تھے یا فرمایا میں پسند کرتا تھا

کہ ہم آپ کے دائیں کھڑے ہوں۔ (الفاظ میں شک ثابت بن عبید کے شاگرد (معز و مسعر) کو ہوا۔

۱۰۰۷: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ مسجد کی بائیں جانب بالکل خالی ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد کی بائیں جانب آباد کرے گا اس کے لئے دو ہرا اجر لکھا جائے گا۔ (ایک نماز کا اور دوسرا مسجد آباد کرنے کا)۔

بَابُ: قَبْلَهُ كَابِيَان

۱۰۰۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ ہمارے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے 'مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ' ولید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ پڑھا تھا۔ فرمایا: جی۔

۱۰۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیں (تو بہت اچھا ہو) تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾۔

۱۰۱۰: حضرت براء فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف اٹھارہ ماہ نماز ادا کی اور مدینہ میں آنے کے دو ماہ بعد قبلہ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا اور جب رسول اللہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے بکثرت چہرہ آسمان کی طرف کرتے اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَسْعُورٌ: نُحِبُّ أَوْ مِمَّا أَحِبُّ أَنْ نَقُومَ عَنْ يَمِينِهِ.

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ أَبُو جَعْفَرٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الرَّقِيٍّ عَنْ أَبِي بِنِ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ مَسْرَةَ الْمَسْجِدِ تَعَطَّلَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ عَمَرَ مَسْرَةَ الْمَسْجِدِ كُتِبَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْآخِرِ.

۵۶: بَابُ الْقِبْلَةِ

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا مَقَامُ آبَائِنَا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى.

قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ اهْكَذَا قَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ قَالَ نَعَمْ.

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اتَّخَذْتُ مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾. [البقرة: ۱۲۵]

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الدَّارِمِيِّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي أَسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَصَرَفَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ رَسُولُ

کہ رسول اللہ کا قلبی میلان کعبہ کی طرف ہے۔ ایک بار جبرائیل اوپر چڑھے تو آپ نے ان پر نگاہیں لگائے رکھیں جبکہ وہ آسمان و زمین کے درمیان چڑھ رہے تھے۔ آپ انتظار میں تھے کہ کیا حکم لائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”ہم دیکھتے ہیں آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا۔“ (براء فرماتے ہیں کہ قبلہ بدلنے کے بعد) ایک صاحب ہمارے پاس آئے اور کہا کہ قبلہ کعبہ کی طرف منتقل کر دیا گیا اس وقت ہم دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے تھے اور رکوع میں تھے تو ہم پھر گئے اور جتنی نماز ہم پڑھ چکے تھے اس پر باقی نماز کی بناء کی (از سر نو نماز شروع نہیں کی) پھر رسول اللہ نے فرمایا: اے جبرائیل ہماری ان نمازوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا صلی الی بیت المقدس اکثر قلب وجہہ فی السماء و علم اللہ من قلب نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم أنه ینہوی الکعبۃ فصعد جبرئیل فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبعہ بصرۃ و هو یتعد بین السماء والأرض ینظر ما یاتیہ بہ فأنزل اللہ: ﴿قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَاءِ﴾ [البقرہ: ۱۴۴] فَاتَانَا آتٍ . فَقَالَ إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ صُرِفَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ صَلَّيْنَا زَكَّعَتَيْنِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَنَحْنُ زَكَّوْعٌ فَتَحَوَّلْنَا لَبْنِيْنَا عَلَى مَا مَضَىٰ مِنْ صَلَاتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جِبْرَائِيلُ كَيْفَ خَالَتْنَا فِی صَلَاتِنَا إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ إِيمَانَكُمْ﴾ [البقرہ: ۱۴۳]

طرف پڑھیں (یعنی وہ بے کار ہو جائیں گی یا انکا اجر ملے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہ تمہارے ایمان (نماز) کو ضائع فرمادیں (بلکہ اس پر پورا اجر و ثواب ملے گا کیونکہ اپنے وقت میں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی منشا اور حکم کے مطابق تھیں)۔ [البقرہ: ۱۴۳]

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ثنا هاشمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: ثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

۱۰۱۱: حضرت ابو ہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس میں اختلاف ہے کہ تحویل قبلہ کتنی مرتبہ ہوا۔ بعض حضرات اس کے قائل ہیں کہ تحویل صرف ایک مرتبہ ہوا پھر ان میں بھی دو فریق ہیں۔ ایک فریق کا کہنا ہے کہ مکہ مکرمہ میں شروع ہی سے قبلہ بیت المقدس تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ کعبہ اور بیت المقدس دونوں کا استقبال ہو جائے پھر مدینہ طیبہ میں بھی ایک عرصہ تک بیت المقدس ہی کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا۔ سنن ابن ماجہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہجرت کے بعد مدینہ شریف میں دو ماہ تک قبلہ بیت المقدس رہا اس کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم آیا۔ دوسرے فریق کا کہنا ہے کہ ابتدائے اسلام میں قبلہ کے بارے میں کوئی صریح حکم نازل نہیں ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ایسے معاملات میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے اس لیے کعبہ اور بیت المقدس دونوں کا استقبال فرماتے تھے۔ حدیث: ۱۰۰۹ میں مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم کے قدم مبارک سے بطور معجزہ نشان پڑ گیا تھا اور

جس کو تعمیر بیت اللہ کے وقت آپ نے استعمال کیا تھا۔ انس فرماتے ہیں کہ لوگوں کے بکثرت چھونے اور ہاتھ لگانے سے اب وہ نشان مٹ چکا ہے یا انتہائی مدہم پڑ گیا ہے۔

۵۷: بَابُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ

پاب: جو مسجد میں داخل ہوئے بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت پڑھ لے

۱۰۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ رَهَيْمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بِنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لُدَيْنٍ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رُكْعَتَيْنِ.

۱۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمِ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

۱۰۱۳: حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔ (اگر مکروہ اوقات ہوں تو پھر تحیۃ المسجد نہ پڑھے اس لئے کہ مکروہ اوقات میں نماز پڑھنے سے حدیث میں شدید ممانعت وارد ہوئی ہے)۔

☆ خلاصۃ الباب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحیۃ المسجد بیٹھنے سے پہلے ہی پڑھنا چاہیے اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد سنت مؤکدہ وغیرہ پڑھے تب بھی تحیۃ المسجد کا ثواب مل جاتا ہے

۵۸: بَابُ مَنْ أَكَلَ الثُّومَ فَلَا يَقْرَأُ بَيْنَ الْمَسْجِدِ

پاب: جو لہسن کھائے تو وہ مسجد کے قریب بھی نہ آئے

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْفُطْفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيبًا أَوْ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَأَرَاهُمَا إِلَّا غَيْبَتَيْنِ هَذَا الثُّومُ وَهَذَا الْبَصَلُ وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ فَيُؤَخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ إِلَى الْبَيْعِ فَمَنْ كَانَ أَكَلَهَا لَا بُدَّ فَلْيَمْتِهَا طَبَخًا.

۱۰۱۴: حضرت معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر فرمایا: اے لوگو تم دو درختوں کو کھاتے ہو میں ان کو برا ہی سمجھتا ہوں یہ لہسن اور یہ پیاز اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھتا تھا کہ کسی مرد کے پاس سے اس کی بو آتی ہے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر بیچ تک باہر پہنچا دیا جاتا اور جو لاچار اس کو کھانا ہی چاہے تو پکا کر اس کی بدبو ختم کر دے۔

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الثُّومِ فَلَا يُؤَدِّئُنَا بِهَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ أَبِي يُزِيدُ فِيهِ الْكُرْبَاتِ وَالْبَصَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي أَنَّهُ يُزِيدُ عَلَيَّ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الثُّومِ.

۱۰۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اس درخت یعنی لہسن کو کھائے تو وہ اس کی وجہ سے ہمیں ہماری اس مسجد میں تکلیف نہ پہنچائے۔ ابراہیم کہتے ہیں ہمارے والد اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گند نے اور پیاز کا اضافہ بھی نقل کرتے تھے۔

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَجَاءٍ الْمَكْبِيُّ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَبَيْنَا فَلَا يَأْتِينُ الْمَسْجِدَ.

۱۰۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس درخت میں سے تھوڑا سا بھی کھالے تو وہ مسجد (اسی حالت میں) نہ آئے (ابھی طرح منہ کی بوزائل کر کے آسکتا ہے)۔

☆ خلاصہ الباب مسجدوں کی دینی عظمت اور حق تعالیٰ کے ساتھ ان کی خاص نسبت کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ہر قسم کی بدبو سے ان کی حفاظت کی جائے۔ چونکہ لہسن اور پیاز میں بھی ایک طرح کی بدبو ہوتی ہے اور بعض مخصوص علاقوں میں پیدا ہونے والی ان دونوں چیزوں کی بو بہت ہی تیز اور ناگوار ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ ان کو کچا بھی کھاتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان کو کھا کر کوئی آدمی مسجد میں نہ آئے اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز سے سلیم الطبع آدمیوں کو اذیت ہوتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے اور مسجدوں میں چونکہ فرشتوں کی آمد و رفت بڑی کثرت سے ہوتی ہے اور خاص نماز میں وہ بنی آدم کے ساتھ بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ بدبو جیسی کسی بھی چیز سے ان مقدس اور محترم مہمانوں کو ایذا نہ پہنچے۔

پہلا سوال: نمازی کو سلام کیا جائے تو وہ

کیسے جواب دے؟

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَمَاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں تشریف لے گئے آپ وہاں نماز پڑھ رہے تھے کہ انصار کے کچھ مرد آئے اور آپ کو سلام کیا تو میں نے صہیبؓ سے پوچھا کیونکہ وہ بھی ان کے ساتھ ہی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب کیسے دیتے تھے فرمایا ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔

۵۹: بَابُ الْمُصَلِّيِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ

كَيْفَ يَرُدُّ

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَجَدَ قُبَاءً يُصَلِّيُ فِيهِ فَبَجَاءَتْ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فَسَأَلَتْ صُهَيْبًا: وَكَانَ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ.

یگندنا ایک بدبودار پودا ہے جسکی بعض اقسام پیاز و لہسن کے مشابہ ہیں۔ حکیم کبیر الدین صاحب کی "کتاب المفردات" میں اسکا مکمل تعارف موجود ہے۔ (ابومعاذ)

۱۰۱۸: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے بھیجا (واپسی پر) میں نے آپ کو نماز میں پایا تو میں نے سلام کیا آپ نے مجھے اشارہ کر دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلا کر فرمایا: ابھی تم نے مجھے سلام کیا حالانکہ میں نماز پڑھ رہا تھا؟

۱۰۱۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے پھر ہمیں کہہ دیا گیا کہ نماز میں اہم مشغولیت ہوتی ہے (اس لئے سلام وکلام نہ کیا کرو)

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَغَيْبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ: إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ آيْفًا وَأَنَا أَصَلِّي.

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں زبان سے سلام کرنا مفسد نماز ہے۔ یہی جمہور علماء کا مسلک ہے۔ ہاتھ سے سلام کا جواب دینا فقہاء نے مکروہ لکھا ہے جو اشارہ ہاتھ سے کرنا حدیث میں آیا ہے اس میں کئی احتمال ہیں۔ مراد یہ ہے کہ سلام کرنے سے دوران نماز منع کرنا تھا۔

بَاب: لا علمی میں قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھنے کا حکم

۶۰: بَابُ مَنْ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

۱۰۲۰: حضرت عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آسمان پر بادل چھا گیا اور ہم پر قبلہ مشتبہ ہو گیا ہم نے نماز پڑھ لی اور (جس طرف نماز پڑھی تھی اس طرف) نشانی لگا دی جب سورج نکلا تو معلوم ہوا کہ ہم نے قبلہ کے علاوہ اور طرف نماز پڑھ لی ہے تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”پس تم جدھر بھی منہ کرو ادھر ہی اللہ کی جہت ہے یعنی وہ جہت جس طرف تمہیں نماز کا حکم ہے۔“

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا اشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الرَّبِيعِ الشَّامِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غَبِيْدَةَ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَأَشْكَلَتْ عَلَيْنَا الْقِبْلَةَ فَصَلَّيْنَا وَاعْلَمْنَا فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِذَا نَحْنُ قَدْ صَلَّيْنَا لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهَ اللَّهِ﴾

[البقرة: الآية: ۱۱۵]

خلاصۃ الباب ☆ جب قبلہ کی جہت معلوم نہ ہو تو تحری یعنی سوچ بچار کر کے نماز پڑھیں بعد از نماز غلطی معلوم ہو تو اعادہ

واجب نہیں ہے یہی مطلب ہے: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهَ اللَّهِ﴾ [البقرة: ۱۱۵]

۶۱: باب الْمُصَلِّي يَتَحَنَّمُ

باب: نمازی بلغم کس طرف تھوکے؟

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَارِبِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ وَلَكِنْ ابْزُقْ عَنْ يَسَارِكَ أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ.

۱۰۲۱: حضرت طارق بن عبد اللہ مجازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو اپنے سامنے یا دائیں طرف مت تھوکو البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَهُ (يَعْنِي رِثَةً) فَيَتَنَجَّعُ آمَامَهُ أَيُّجِبُ أَحَدَكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيَتَنَجَّعَ فِي وَجْهِهِ إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقَنَّ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ لِيَقُلْ هَكَذَا فِي ثَوْبِهِ) ثُمَّ أَرَانِي إِسْمَاعِيلُ يَبْزُقُ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ يَذُلُّكَ

۱۰۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بار مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم میں سے ایک کو کیا ہوا کہ اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اسی کے سامنے بلغم تھوکتا ہے کیا تم میں سے کسی کو پسند ہے کہ اس کی طرف منہ کر کے اس کے سامنے بلغم تھوکا جائے جب تم میں سے کوئی تھوکے تو اپنی بائیں جانب تھوک لے یا اپنے کپڑے میں اس طرح کر لے (راوی کہتے ہیں) پھر مجھے اسماعیل نے اپنے کپڑے میں تھوک کر مل کر دکھایا۔

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ الشَّرِيٍّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي وَإِيلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى شَيْثَ بْنَ رَبِيعٍ بَزَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا شَيْثُ لَا تَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ: إِنْ الرَّجُلُ إِذَا قَامَ يُصَلِّيَ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتَّى يَنْقَلِبَ أَوْ يُحَدِّثَ حَدَثَ سُوءٍ.

۱۰۲۳: حضرت حذیفہ نے عبث بن ربیع کو اپنے سامنے تھوکتے دیکھا تو فرمایا اے شیث اپنے سامنے مت تھوکا کرو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کہ مرد جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ بذات خود اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں حتیٰ کہ وہ نماز پڑھ کر پلٹ جائے یا برا حدت کرے۔

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الضَّمَدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَزَقَ فِي ثَوْبِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَلَّكَ.

۱۰۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز میں اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے مل ڈالا۔

خلاصہ الباب ☆ قبلہ کی طرف تھوکنا بہت بڑی بے ادبی ہے۔ قبلہ کعبہ کی تعظیم بہت ضروری ہے۔ نیز بندہ نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے راز و نیاز میں مشغول ہوتا ہے۔ غور کیجئے کہ اگر انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محو گفتگو ہو پھر ایسی حرکت کرے تو کتنی بڑی بے ادبی ہے اگر بلغم تھوکنے کی ضرورت پڑ ہی جائے تو ارشاد نبویؐ ہے کہ بائیں طرف یا اپنے کپڑے پر تھوکے۔

۶۲: بَابُ مَسْحِ الْحَصِيِّ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ 'عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَسَّ الْحَصِيَّ فَقَدْ لَغَا.

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِبٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْحِ الْحَصِيِّ فِي الصَّلَاةِ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا، فَمَرَّةٌ وَاحِدَةٌ.

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي الْأَخْوَصِ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي زَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهَةٌ فَلَا يَمْسَحُ بِالْحَصِيِّ.

بَاب: نماز میں کنکریوں پر ہاتھ پھیر کر برابر کرنا
۱۰۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے فضول حرکت کی۔

۱۰۲۶: حضرت معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کنکریوں کو برابر کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر ضرور کرنا ہی ہو تو صرف ایک بار۔ (یعنی دوران نماز اب کنکریوں سے ہی نہ وہیان لگا رہے)۔

۱۰۲۷: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز کے لئے کھڑا ہو تو رحمت خداوندی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے لہذا کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے۔

☆ خلاصہ الباب: ایک مرتبہ کنکریوں کو برابر کرنا بلا کراہت جائز ہے لیکن بار بار ایسا کرنا اگر عمل قلیل کے ساتھ ہو تو مکروہ ہے۔

۶۳: بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ 'عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ' قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ.

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ عَلَى بَسَاطِهِ ثُمَّ حَدَّثَ أَصْحَابَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى بَسَاطِهِ.

بَاب: چٹائی پر نماز پڑھنا

۱۰۲۸: ام المؤمنین حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۲۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا فرمائی۔

۱۰۳۰: حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں اپنے بچھونے پر نماز ادا فرمائی پھر اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچھونے پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ خُضْرَة: اُس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا صرف بانا کھجور کا ہو۔ دوسرا لفظ احادیث میں آیا ہے: خُضْبِرٌ تھیرا اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا اور بانا دونوں کھجور کے ہوں۔ تیسرا لفظ آتا ہے۔ بساط: بساط اُس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر بچھائی جائے خواہ وہ کپڑے کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ یہ فرق اصل لغت کے اعتبار سے ہے۔ محاورہ میں ان الفاظ کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ بہر حال نماز کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ براہ راست زمین پر پڑھی جائے بلکہ مصلیٰ پر پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ لہذا اس سے بعض ان علماء متقدمین کی تردید مقصود ہے جو زمین کے سوا کسی اور چیز پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

باب: سردی یا گرمی کی وجہ سے کپڑوں

پر سجدہ کا حکم

۱۰۳۱: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمیں بنو عبدالاشہل کی مسجد میں نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ نے سجدہ میں اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔

۱۰۳۲: حضرت صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالاشہل میں نماز ادا فرمائی آپ ایک چادر لپیٹے ہوئے تھے کنکریوں کی ٹھنڈک سے بچنے کے لئے آپ اپنے دست مبارک اسی چادر پر ہی رکھ لیتے تھے۔

۱۰۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید گرمی میں نماز پڑھتے تھے۔ جب ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر (بوجہ پیش) نہ ٹکا سکتا تو کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد، امام اسحاق اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا مسلک ہے کہ شدید گرمی یا سردی کی وجہ سے بدن سے متصل کپڑے پر سجدہ کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول و عمل سے بھی جمہور کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ امام شافعی متصل کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ احادیث میں تاویل کرتے ہیں لیکن یہ تاویل تکلف سے خالی نہیں۔

۶۳: بَابُ السُّجُودِ عَلَى الثِّيَابِ

فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي عن إسماعيل بن أبي حبيبة عن عبد الله بن عبد الرحمن قال جاءنا النبي ﷺ فصلينا بنا في مسجد بني عبد الأشهل فرائته واضعا يديه على ثوبه إذا سجد.

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثنا إسماعيل بن أبي أُوَيْسٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِ عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مُتَلَفِّفٌ بِهِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيْهِ يَقِيهِ بَرْدَ الْحَصَى.

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ ثنا بشر بن المفضل عن غالب القطان عن بكر بن عبد الله عن أنس بن مالك قال كنا نصلي مع النبي ﷺ في شدة الحر فإذا لم يقدر أحدنا أن يمكّن جبهته بسط ثوبه فسجد عليه.

۶۵: بَابُ التَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ فِي الصَّلَاةِ وَالْتَضْفِيقِ لِلنِّسَاءِ

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّضْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّضْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ . وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَمْرٍو رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ فِي التَّضْفِيقِ وَبِلِلرِّجَالِ فِي التَّسْبِيحِ.

۶۶: بَابُ الصَّلَاةِ فِي النِّعَالِ

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ جَدِّي 'أَوْسُ' أَحْيَانًا يُصَلِّي فَيَسِيرُ إِلَيَّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَأَعْطِيهِ نَعْلِيهِ وَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلِيهِ.

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي خَافِيًا وَ مُتَعَلِّيًا.

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي النِّعْلَيْنِ وَالْحُفَيْنِ.

بَابُ: نَمَازِ مِیں مُرَد تَسْبِیح کَہیں اور عورتیں تالی بچائیں

۱۰۳۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد تسبیح کہیں اور عورتیں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ماریں۔ (اگر نماز میں امام کو سہو ہو جائے یا اور کوئی حادثہ پیش آئے تو)۔

۱۰۳۵: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد (دوران نماز) سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بچائیں۔

۱۰۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو (دوران نماز) سبحان اللہ کہنے کی اور عورتوں کو تالی بچانے کی اجازت دی۔

بَابُ: جوتوں سمیت نماز پڑھنا

۱۰۳۷: حضرت ابن ابی اوس فرماتے ہیں کہ میرے دادا اوسؓ کبھی بکھار نماز پڑھتے ہوئے مجھے اشارہ کر دیتے تو میں ان کے جوتے ان کو دے دیتا اور وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے اتار کر اور پہنے ہوئے دونوں طرح نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۳۹: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتوں میں اور موزوں میں نماز ادا کرتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے جوتیوں میں نماز کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ پاک ہوں اور ان سے مسجد کے کلوٹ کا امرکان نہ ہو۔ مجسم طبرانی کی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ((صلوا فی نعالکم ولا تشبہوا بالیہود)) کہ جوتیوں میں نماز پڑھو اور یہود سے مشابہت نہ کرو۔ اس حدیث کی بناء پر بعض حنابلہ اور اہل ظواہر نے جوتے پہن کر نماز پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے لیکن جمہور فقہاء حنفیہ شافعیہ و مالکیہ کے نزدیک یہ صرف مباح ہے مستحب نہیں۔ جہاں تک حضرت شداد بن اوس کی حدیث کا تعلق ہے اس کی سند میں ایک راوی مدلس ہے اور معنیہ کر رہے ہیں۔ دوسرے اس حدیث میں واضح کر دیا گیا کہ یہود کی مخالفت کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ اصلاً یہ فعل مباح تھا لیکن ایک خارجی سبب سے مستحب ہوا اور آج کل یہود و نصاریٰ جوتے پہن کر عبادت کرتے ہیں اس لیے مخالفت کا تقاضا جوتے اتارنا ہے۔ تیسرے یہ کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہن کر اور جوتے اتار کر دونوں طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ اول تو عہد رسالت (ﷺ) میں عموماً ایسے چپل پہنے جاتے تھے جو سجدے میں پاؤں کی انگلیاں زمین پر ٹکنے سے رکاوٹ نہیں بنتے تھے۔ دوسرے مسجد نبوی کا فرش پختہ نہ تھا تیسرے سڑکوں پر نجاست نہ ہوتی تھی اور جوتوں کو پاک رکھنے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ اس کے برعکس آج کل یہ باتیں نہیں رہیں۔ اس لیے ادب کا تقاضا ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھنی چاہیے۔ چنانچہ ہمارے فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور آیت قرآنی: ﴿فَاخْلَع نَعْلَکَ انک بالواد المقدس طوی﴾ اے رسول! دونوں جوتے اتار دو بے شک آپ مقدس وادی طوی میں ہیں۔ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ مقدس مقامات پر جوتے اتارنا ہی ادب ہے۔

باب: نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنا

۱۰۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ملا کہ (نماز میں) نہ بال سمیٹوں نہ کپڑے۔

۱۰۴۱: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ (نماز میں) نہ بال سمیٹیں نہ کپڑے اور چلنے کی وجہ سے وضو نہ کریں (بلکہ اگر چلتے ہیں نجاست لگ گئی تو جہاں نجاست لگی ہے صرف اس جگہ کو دھولیں)۔

۱۰۴۲: حضرت مخول فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے ایک صاحب ابو سعید کو سنا فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام ابورافع کو دیکھا انہوں نے حسن بن علی کو نماز پڑھتے دیکھا اور انہا لیکہ انہوں نے

۶۷: بَابُ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذِ الصَّرِيرِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَابُو غَوَانَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أُمِرْتُ أَنْ لَا أَكْفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا.

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أُمِرْنَا أَلَّا نَكْفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا وَلَا نَفُوضًا مِنْ مَوَظَاءِ.

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفِ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ الْحَبْرِيُّ مُخَوَّلٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بالوں کا جوڑا باندھا ہوا تھا تو ابورافع نے اس کو کھول دیا یا اس سے روکا اور کہا رسول اللہ نے جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ (دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے علاوہ بھی مردوں کیلئے جوڑا باندھنا ممنوع ہے)۔

باب: نماز میں خشوع

۱۰۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نگاہوں کو نماز میں آسمان کی طرف مت اٹھاؤ ایسا نہ ہو کہ اچک لی جائیں۔

۱۰۳۴: حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی جب نماز مکمل کر لی تو لوگوں کی طرف چہرہ کر کے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہیں یہاں تک اس بارے میں سخت بات فرمائی اور فرمایا کہ لوگ اس سے باز آ جائیں ورنہ اللہ انکی نگاہیں اچک لیں گے۔

۱۰۳۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باز آ جائیں وہ لوگ جو اپنی نگاہیں (دوران نماز) آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں ورنہ ان کی نگاہیں واپس نہ لوٹیں گی۔

۱۰۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے آ جاتی تھی تو بعض لوگ آگے بڑھ کر صف اول میں پہنچ جاتے تا کہ اس پر نگاہ نہ پڑے اور بعض پیچھے ہو جاتے حتیٰ کہ آخری صف میں پہنچ جاتے جب رکوع میں جاتے تو اس طرح کر کے بغلوں سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْخَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يُصَلِّي وَ قَدْ عَقَصَ شَعْرَهُ فَأَطْلَقَهُ أَوْ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهُ.

۶۸: بَابُ الْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا طَلْحَةَ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَرْفَعُوا أَبْصَارَكُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ تَلْتَمِعَ. يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ.

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ تَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى تَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ. حَتَّى أَشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ (لِيَنْتَهِنَ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لِيَخْطَفَنَّ اللَّهُ أَبْصَارَهُمْ)

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِيَنْتَهِنَ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَا تَرْجِعْ أَبْصَارَهُمْ.

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ قَالَا تَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ تَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَسْتَقْدِمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِثَلَايِرِهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي

الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَمَعَ قَالَ هَكَذَا يَنْظُرُ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: «وَلَقَدْ عَلَّمْنَا الْمُشْتَقِدِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلَّمْنَا الْمُتَأَخِّرِينَ» [الحجر: ۲۴] فِي شَأْنِهَا.

جھاکتے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ” اور ہم جانتے ہیں تم میں آگے بڑھنے والوں کو اور پیچھے ہٹنے والوں کو۔“

☆ خلاصۃ البواب نماز میں کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا ہے یہ تو اضع اور عجز کے خلاف ہے۔ نماز پڑھنے والے پر لازم اور ضروری ہے کہ اپنے کپڑوں اور بالوں کو اپنی حالت پر رکھے۔

حدیث ۱۰۴۳ سے ثابت ہوا کہ نماز کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کے اعضاء جسمانی سے بھی یہ بات ظاہر ہو رہی ہو کہ یہ اس وقت بہت بڑے مالک الملک اور خالق دو جہاں کے سامنے کھڑا ہے اور اس کے باطن میں بھی اللہ جل جلالہ کا پورا پورا خوف اور اس کی محبت و شوق پوری طرح بیدار ہو یعنی اس کا اندر اور باہر دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ اسی کا نام خشوع و خضوع ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کی اصل قدر و قیمت اسی خشوع و خضوع کی وجہ سے ہوتی ہے جس کی نماز میں یہ کیفیت جتنی زیادہ ہوگی اسی قدر اس کی نماز قیمتی ہوگی۔

باب: ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

۶۹: بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۱۰۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سے بعض ایک ہی کپڑا پہن کر نماز پڑھ لیتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیا تم میں ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَدُنَا يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْ كَلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟

۱۰۴۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ. لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ.

تو شیخ کا معنی ہے کپڑا بغل سے نکال کر کندھے پر ڈالنا۔

۱۰۴۹: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹ کر اس کے دونوں کنارے کندھوں پر ڈالے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَيْعَبُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ وَاصْفَا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

۱۰۵۰: حضرت کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہیر علیا پر ایک

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ

الْمَخْرُومِيُّ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ مُشْكَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى بِالْبَيْتِ الْعَلِيِّ فِي نَوْبِ

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرَةَ عَمْرُو بْنُ كَثِيرٍ تَنَا ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى بِالْبَيْتِ الْعَلِيِّ فِي نَوْبِ وَاحِدٍ مُتَلَبِّيًا بِهِ۔

۱۰۵۱: حضرت کیسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر و عصر ایک کپڑے میں لپٹ کر پڑھتے دیکھا۔

خلاصہ الباب ☆ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے۔ یہ مسئلہ سمجھانے کے لیے یہ باب قائم فرمایا ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل کی ایک روایت میں امام مجاہد ابراہیم نخعی کے نزدیک ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ جس کے پاس دو یا زائد ہوں اور اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہے تو بغیر اشتمال و استحاف کے لنگی کی جگہ پہن لیا کرے تو مکروہ نہ ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ امام شافعی امام مالک اسحاق بن راہویہ جمہور فقہاء و محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک جس کے پاس دو یا زائد کپڑے ہوں اور ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو یہ مکروہ تحریمی نہیں ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہے۔ جمہور کی دلیل حدیث باب میں موجود ہے۔

باب: قرآن کریم کے سجدے

۷۰: بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

۱۰۵۲: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب انسان آیت سجدہ پڑھے پھر سجدے میں چلا جائے تو شیطان ایک طرف کو ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے کہ آدمی کا ستیا ناس ہو آدم کے بیٹے کو سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کر لیا اب اسکو جنت ملے گی اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کر دیا اب میرا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

۱۰۵۳: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نبی کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کی جڑ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو میں نے آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں نے سنا درخت کہہ رہا تھا: "اے اللہ سجدہ کی وجہ سے میرے گناہوں کا بوجھ کم کر دیجئے اور اس کی وجہ سے میرے لئے اجر لکھ دیجئے اور اس کو اپنے ہاں میرے لئے ذخیرہ کر دیجئے۔"

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السُّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَرَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَةَ أَمْرِئِنِ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأَمْرُتُ بِالسُّجُودِ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأَمْرُتُ بِالسُّجُودِ فَلَيْتَ لِي النَّارُ۔

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ حُنَيْسٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ أَخْبِرْنِي جَدُّكَ عِنْدَ اللَّهِ بِنُ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ فِيمَا بَرَى النَّاسِمُ كَمَا نَسَى أَصْلِي إِلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ فَقَرَأْتُ السُّجْدَةَ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ اللَّهُمَّ احْطَطْ عَنِّي بِهَا وَزَّرَا وَانْكَتُبْ لِي بِهَا أَجْرًا

وَجَعَلَهَا لِيُ عِنْدَكَ ذُخْرًا.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ نبیؐ نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ میں گئے تو میں نے وہی دعا پڑھتے سنا جو ان حب نے درخت سے سن کر بیان کی تھی۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ السُّجْدَةَ فَسَجَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ.

۱۰۵۴: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو پڑھتے: "اے اللہ آپ ہی کے لئے میں نے سجدہ کیا اور آپ ہی پر ایمان۔ یا اور آپ ہی کا مطیع ہوا آپ میرے پروردگار۔ یا میرا چہرہ جھکا اس ذات کے سامنے جس نے اس میں آنکھ اور کان بنائے۔ اللہ برکت والا ہے سب بنانے والوں میں اچھا بنانے والا ہے۔"

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوَاثِي بْنِ عَقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَ لَكَ اسَلَّمْتُ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِيَلِدِي شَقِي سَمِعُهُ وَبَصْرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

خلاصۃ الباب ☆ سجدہ تلاوت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے جبکہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے استدلال میں ترمذی میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ فرماتے ہیں: ((قرأت علی الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجم فلم یسجدھا)) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم پڑھی سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا لیکن حنفیہ کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سجدہ فوراً کرنے کی نفی ہے فی الفور سجدہ ہمارے نزدیک بھی واجب نہیں ہے۔ دوسری دلیل بھی ترمذی شریف کی روایت ہے۔ حنفیہ کا استدلال ان تمام آیات سجدہ سے ہے جن میں صیغہ امر وارد ہوا ہے۔ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ آیات سجدہ تین حالتوں سے خالی نہیں یا ان میں سجدہ کا امر ہے یا کفار کے سجدہ سے انکار کا ذکر ہے یا انبیاء کے سجدہ کی حکایت ہے اور امر کی تعمیل بھی واجب ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور کفار کی مخالفت بھی اس لیے کہ کفار اور ان کے اعمال کی مشابہت اختیار کرنے سے نفی وارد ہے اور انبیاء کی اقتداء بھی۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کا حکم قرآن میں مذکور ہے۔

باب: سجود قرآن کی تعداد

۱: بَابُ عَدَدِ سُجُودِ الْقُرْآنِ

۱۰۵۵: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے ان میں سورہ نجم کا سجدہ بھی ہے۔

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْخَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدُّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبُو الدُّرْدَاءِ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهُنَّ النُّجْمُ.

۱۰۵۶: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الدَّمَشْقِيُّ قَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَاثِدٍ لَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ
بْنِ خَيْوَةَ عَنِ الْمَهْدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ
خَاطِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً لَيْسَ

فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ گیارہ
سجدے کئے۔ جن میں مفصل میں سے کوئی نہ تھا۔ اعراف،
رعد، نحل، بنی اسرائیل، مریم، حج، فرقان، سجدہ، سلیمان
(نمل) سورۃ نحل اور سجدہ، ص اور حم سجدہ۔

فِيهَا مِنَ الْمَفْصَلِ شَيْءٌ الْأَعْرَافُ وَالرَّعْدُ وَالنَّحْلُ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَرْيَمُ وَالْحَجُّ وَسَجْدَةُ الْفُرْقَانِ وَسَلِيمَانَ سُورَةَ
النَّحْلِ وَالسَّجْدَةَ وَبِي ص وَ سَجْدَةُ الْحَوَائِمِ.

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَنْ
نَافِعِ بْنِ يَزِيدَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سَعِيدِ الْعَتَقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مُنِينٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ كِلَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ
مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمَفْصَلِ وَفِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

۱۰۵۷: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ
عنه بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کو قرآن کریم میں پندرہ سجدے پڑھائے
جن میں سے تین تو مفصل ہیں اور حج میں دو
سجدے۔

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ
انْشَقَّتْ﴾ وَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ...﴾

۱۰۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان فرماتے
ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ
رَبِّكَ﴾ میں سجدہ کیا۔

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

۱۰۵۹: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کیا۔

خَزِيمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ
فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾

قال أبو بكر بن أبي شيبة هذا الحديث من حديث يحيى ابن سعيد ما سمعت أحدا يذكره غيره.

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ اور شافعیہ اس پر متفق ہیں کہ پورے قرآن کریم میں کل سجدہ ہائے تلاوت چودہ ہیں البتہ ان
کے لعین میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ شافعیہ کے نزدیک "ص" کا سجدہ ہے اور سورۃ حج میں ایک سجدہ ہے۔ دلائل دونوں
طرف ہیں البتہ امام شافعی اپنی تائید میں تعدد صحابہ کرام کے آثار پیش کرتے ہیں جن میں دوسرے سجدہ کا ثبوت ہے اس
لیے محققین حنفیہ نے اس دوسرے مقام پر بھی احتیاطاً سجدہ کرنے کو بہتر قرار دیا ہے۔ صاحب فتح المعلم کا رجحان بھی اسی
طرف ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانوی نے فرمایا کہ اگر آدمی نماز سے باہر ہو تو اسے دوسرے مقام پر سجدہ کر لینا چاہیے اور
اگر نماز میں ہو تو اس آیت پر رکوع کر دینا چاہیے اور رکوع میں سجدہ کی نیت کر لینی چاہیے تاکہ اس کا عمل تمام ائمہ کے مطابق
ہو کر باتفاق سجدہ ہو جائے۔ امام مالک کے نزدیک مفصل کی سورتوں میں سجدہ نہیں۔ وہ حضرت زید بن ثابت کی روایت

سے استدلال کرتے ہیں۔ ہم اس روایت کو جو عدلی الفوری کی نفی پر محمول کرتے ہیں اس لیے کہ بخاری شریف میں ہے: ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم میں سجدہ کیا تھا“ نیز ابن ماجہ کی حدیث نمبر ۱۰۵۸، ۱۰۵۹ میں بھی سورۃ انشقاق اور اقراء باسم میں سجدہ کرنے کا ذکر گزرا ہے۔

۷۲: بَابُ اِتْمَامِ الصَّلَاةِ

بَابُ: نماز کو پورا کرنا

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاجِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: وَغَلِيكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَغَلِيكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بَعْدُ. قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ فَعَلِمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الْمَوْضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسرُ مِنْكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسَكَ ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْجِعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَسْتَوِيَ فَاغْدِثْ ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

۱۰۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور نماز ادا کی۔ رسول اللہؐ مسجد کے ایک کونہ میں تھے۔ انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ((وَعَلَيْكَ)) (اور تم بھی سلام ہو) دو بارہ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے جا کر دو بارہ نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی۔ تیسری بار اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے سکھا دیجئے۔ فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو خوب اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہو پھر جتنا تمہیں آسان ہو قرآن پڑھو پھر رکوع میں جا کر اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے اٹھ کر اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ میں جا کر اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اٹھ کر سیدھے بیٹھ جاؤ پھر باقی تمام نماز میں ایسا ہی کرو۔

۱۰۶۱: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کے دس صحابہ جن میں ابو قتادہؓ بھی تھے میں حضرت ابو حمید ساعدی کو یہ کہتے سنا میں تم سب سے زیادہ نبیؐ کی نماز کو جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ بخدا تم رسول اللہؐ کی اتباع میں ہم سے بڑھ کر نہیں اور نہ ہم سے قدیم صحابی ہو۔ حضرت ابو حمید ساعدی نے کہا بالکل ایسا ہی ہے۔ صحابہؓ نے کہا: اچھا بیان کرو۔ فرمایا کہ رسول

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو عَاصِمٍ ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابا حَمِيدَ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةٍ مِنْ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ اَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِمَ فَوَاللَّهِ مَا كُنْتُ بِأَكْثَرِنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا أَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَاغْرَضْ قَالَ

اللہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور آپ کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر جاتا پھر قرأت فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جا کر اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر زور دے کر رکھتے اپنا سر پیٹھ سے نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بالکل برابر پھر کہتے: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا پھر زمین کی طرف جاتے اور بازوؤں اور پہلوؤں کے درمیان فاصلہ رکھتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا۔ پھر سر اٹھاتے اور اپنا بائیں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے پھر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہہ کر بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پہلی رکعت کی مانند ادا فرماتے۔ پھر جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں کیا تھا پھر باقی نماز اسی طرح ادا فرماتے حتیٰ کہ جب وہ سجدہ کرتے جس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا تو ایک پاؤں پیچھے کر کے بائیں جانب پر سرین کے بل بیٹھتے۔ صحابہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔ رسول اللہ ایسے ہی نماز ادا فرماتے تھے۔

۱۰۶۲: حضرت عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ سے دریافت کیا کہ نبی نماز کیسے ادا فرماتے تھے؟ فرمایا: رسول اللہ وضو کے لئے برتن میں ہاتھ ڈالتے تو بسم اللہ کہتے اور خوب اچھی طرح وضو کرتے پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے اور کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور بازوؤں کو پسلیوں سے الگ رکھتے پھر سر اٹھاتے تو کمر بالکل سیدھی

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِي بِهَا مَنْكِبَيْهِ وَيَقْرَأُ كُلَّ عَضْوٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ مُعْتَمِدًا لَا يَضِبُ رَأْسَهُ وَلَا يَقْنَعُ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ حَتَّى يَقْرَأَ كُلَّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَشِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَجْلِسُ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يَرْجِعَ كُلَّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقُومُ فَيَضَعُ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ عِنْدَ الْبَتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يُضَلِّي بِقِيَّةِ صَلَاتِهِ هَكَذَا حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي يَنْقُضِي فِيهَا التَّسْلِيمَ آخَرَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ وَجَلَسَ عَلَى شِقْبِهِ الْأَيْسَرِ مُتَوَرِّكًا فَالْوَأْضَعُ هَكَذَا كَانَ يُضَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ سَمَى اللَّهُ وَيُسَبِّحُ الْوَضُوءَ. ثُمَّ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذَاءَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيَجَأُ فِي بَعْضِ يَدَيْهِ ثُمَّ

یُرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُقِيمُ ضَلْبَهُ وَ يَقُومُ قِيَامًا هُوَ اطْوَلُ مِنْ قِيَامِكُمْ
 قَلِيلًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ بِسَجَاةِ الْقِبْلَةِ وَ يُجَافِي
 بَعْضَ يَدَيْهِ مَا سَطَّاعَ فَيَمَّا رَأَيْتُمْ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَجْلِسُ
 عَلَيَّ قَدَمَهُ الْمُسْرَبِي وَ يَنْصِبُ الْيَمْنَى وَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْقُطَ
 عَلَيَّ شِقْبَهُ الْأَيْسَرُ۔

کر لیتے اور تمہارے قیام سے کچھ زیادہ کھڑے رہتے
 پھر سجدہ میں جاتے تو قبلہ کی طرف رکھتے اور بازوؤں کو
 ہٹا ہو سکتا جدار رکھتے پھر سر اٹھاتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ
 جاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور آپ بائیں جانب
 گر پڑنے کو (سرین زمین پر لگانے کو) ناپسند سمجھتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث ابو ہریرہ کی بناء پر ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسف کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض ہے اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یہ حضرات: ((صل فانک لم تصل)) کے الفاظ سے استدلال کرتے ہیں۔ نیز ان کا استدلال ترمذی کی حدیث سے بھی ہے کہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض تو نہیں البتہ واجب ہے یعنی اگر کوئی شخص اس کو چھوڑ دے گا تو فریضہ نماز ساقط ہو جائے گا لیکن نماز کا لوٹانا واجب اور ضروری ہوگا۔ امام صاحب سے ایک روایت فرضیت کی بھی ہے۔ اصل میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اصول یہ ہے کہ خبر واحد سے فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔ امام صاحب کا استدلال حدیث ابو ہریرہ سے بھی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خلا بن رافع کو نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ تعدیل ارکان کے بغیر پڑھی ہوئی نماز واجب الاعدادہ ہوتی ہے۔ کئی لوگوں کو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں تو اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

حدیث: ۱۰۶۱ میں قعدہ کی دو ہفتیں احادیث سے ثابت ہیں۔ ایک "افتراش" یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لینا اور دوسرے "تورک" یعنی بائیں کولہے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب باہر نکال لینا۔ جیسا کہ حنفی عورتیں بیٹھتی ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک مرد کے لئے قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں افتراش افضل ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک دونوں میں تورک افضل ہے۔ امام شافعی کے نزدیک جس قعدہ کے بعد سلام ہو اس میں تورک اور جس قعدہ کے بعد سلام نہ ہو اس میں افتراش افضل ہے۔ افضلیت تورک کے قائلین کا استدلال ابو جہیمہ

ساعدی کی روایت ہے جس کے آخری الفاظ ہیں کہ: ((اخراخلتہ و جلس علی شقہ الايسر متورکاً)) مطلب یہ ہے کہ نماز کی آخری رکعت مکمل کر لے تو نمازی اپنا بائیں پاؤں پیچھے کرے اور تورک کر کے بیٹھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بیان جواز پر محمول ہے یا حالت عذر پر۔ اختلاف چونکہ محض افضلیت میں ہے اس لیے تورک کے جائز ہونے میں کچھ تردد نہیں البتہ عورت کے لیے افضل قرار دیا گیا ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے۔ احناف کا استدلال وائل بن حجر کی حدیث ہے فرماتے ہیں: ((قدمت المدينة قلت لا نظرن الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جلس)) یعنی

((التشهد الفترش رجله الیسری و وضع یدہ الیسری)) یعنی ((و علی فخذہ الیسری و نصب رجلہ الیسری)) مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں نبی کریم کی نماز دیکھنے آیا۔ انہوں نے پوری نماز کا مشاہدہ کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھے تو بائیں پاؤں بچھایا اور دائیں پاؤں کھڑا کیا اور اپنے ہاتھ رانوں پر رکھے۔ امام ترمذی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "ہذا حدیث حسن" یہ حدیث حسن ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ یہی مذہب سفیان ثوری، عبد اللہ بن مبارک اور اہل کوفہ کا ہے۔ حضرت وائل بن حجر مدینہ طیبہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے آئے تھے اگر قعدہ اولیٰ اور قعدہ ثانیہ میں فرق ہوتا تو ضرور بیان فرماتے۔

۷۳: تَقْصِيرُ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَالْجُمُعَةُ رَكْعَتَانِ وَالْعِيدُ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قِصْرِ عَلِيٍّ لِسَانَ مُحَمَّدٍ ﷺ

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كُفَيْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرُ وَالْأَضْحَى رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قِصْرِ عَلِيٍّ لِسَانَ مُحَمَّدٍ ﷺ

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ يَفْتِكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [النساء: ۱۰۱] وَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا صَدَقَتَهُ.

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْخَضِرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ يَفْعَلُ.

باب: سفر میں نماز کا قصر کرنا

۱۰۶۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ دو رکعتیں ہیں، عیدین دو رکعتیں ہیں یہ مکمل اور پوری نماز ہے اس میں کوئی قصر اور کمی نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے (ایسا ہی معلوم ہوا)۔

۱۰۶۴: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ المبارک کی نماز (بھی) دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ (بھی) دو رکعتیں ہیں اور یہ پوری نماز ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے۔

۱۰۶۵: حضرت یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطابؓ سے پوچھا کہ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے): ”تم پر کچھ حرج نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر تمہیں کافروں کی طرف سے اندیشہ ہو اور اب تو لوگ امن میں ہوتے ہیں“۔ (لہذا قصر جائز نہ ہونا چاہئے) فرمایا: مجھے بھی اسی سے تعجب ہوا جس سے تمہیں تعجب ہوا تو میں نے اسکے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھا۔ فرمایا: یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے لہذا تم اس کے صدقہ کو قبول کر لو۔

۱۰۶۶: حضرت امیہ بن عبد اللہ بن خالد نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا ہمیں قرآن میں سفر کی اور خوف کی نماز تو ملی لیکن سفر کی نماز نہ ملی تو ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف ایسی حالت میں مبعوث فرمایا کہ ہم کچھ بھی نہ جانتے تھے لہذا ہم تو اسی طرح کریں گے جیسے ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ
بَشْرِ بْنِ خَرَّابٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
خَرَجَ مِنْ هَذِهِ الْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَيَّ وَكَعْتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ
إِلَيْهَا.

۱۰۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ سے باہر جاتے
تو دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے حتیٰ کہ واپس مدینہ
آجاتے۔

۱۰۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
الشَّوَارِبِ وَجُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ قَالَا تَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ
بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
الْفَرَضُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ.

۱۰۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی زبانی حضر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں فرض
فرمائیں۔

خلاصۃ الباب ☆ قصر (رباعی نمازوں کا نصف ہو جانا) کی مشروعیت پر اجماع ہے البتہ اس میں کچھ اختلاف ہے۔
حنفیہ کے نزدیک قصر عزیمت یعنی واجب ہے لہذا اس کو چھوڑ کر اتمام جائز نہیں۔ امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کی ایک
روایت اسی کے مطابق ہے۔ جبکہ ان کی دوسری روایت میں قصر کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس امام شافعی رحمۃ اللہ
کے نزدیک قصر رخصت ہے اور مکمل پڑھنا نہ صرف جائز ہے بلکہ افضل ہے۔ امام شافعی کا استدلال قرآن کریم کی آیت:
﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ﴾ ہے اس میں ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ﴾
یعنی قصر کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں کے الفاظ دلالت کر رہے ہیں کہ قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ الفاظ مباح کے
لیے استعمال ہوتے ہیں نہ کہ واجب کے لیے۔ اس کا ایک جواب یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ صلوٰۃ الخوف سے متعلق ہے نہ کہ
سفر میں قصر کے بارے میں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ آیت قصر فی الکفایت سے متعلق ہے یعنی خوف کی حالت میں نماز کا طریقہ
یہ ہے کہ امام ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھائے دوسری جماعت کو دوسری رکعت پڑھائے۔ قصر فی الکفایت مراد ہونے کی
دلیل آیت کریمہ کا دوسرا جزء: ﴿إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتَنَكُمُ﴾ ہے حالانکہ قصر فی السفر کسی کے نزدیک بھی حالت خوف کے
ساتھ مشروط نہیں۔ احناف کے دلائل احادیث باب ہیں۔ دوسری دلیل نسائی میں ابن عباسؓ سے مروی ہے: ((قال ان الله
عز وجل فرض الصلوة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربعاً وفي السفر ركعتين)) یعنی اللہ
تبارک و تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعے تم پر اقامت میں چار رکعتیں فرض کی ہیں اور سفر
میں دو رکعتیں۔ تیسری دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ہے کہ دو رکعتیں سفر میں ہیں جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنت کی مخالفت کی اس نے کفر کیا۔ نیز جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔

باب: سفر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنا

۷۴: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

۱۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

۱۰۶۹: حَدَّثَنَا مُخَرِّزُ بْنُ سَلْمَةَ الْعَدَنِيُّ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب و عشاء

بُن أَبِي خَارِمْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

عَنْ مُجَاهِدٍ وَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ وَ
طَاوُسِ أَخْبَرُوهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالسُّفْرِ مِنْ
خَوْفِ هَوَاتٍ

غَيْرِ أَنْ يُعْجِلَهُ شَيْءٌ وَلَا يَطْلُبُهُ عَدُوٌّ وَلَا يَخَافُ شَيْئًا.

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ

ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي

غَزْوَةِ تَبُوكَ فِي السُّفْرِ.

☆ خلاصہ الباب اس پر ائمہ کا اتفاق ہے کہ بغیر کسی عذر کے جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں۔ البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک

عذر کی صورت میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔ بغیر عذر کی تفصیل میں یہ اختلاف ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک سفر

اور مطر (بارش) عذر ہے اور امام احمد کے نزدیک مرض بھی عذر ہے۔ پھر سفر میں امام مالکؒ یہ فرماتے ہیں کہ دو نمازوں کو جمع

کرنا سفر میں صرف اس وقت جائز ہے جب مسافر نے سفر جاری رکھا ہو اور اگر کہیں ٹھہر گیا خواہ ایک ہی دن کے لیے تو

وہاں جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں بلکہ امام مالکؒ کی ایک روایت یہ ہے کہ مطلق چلنے کی حالت بھی کافی نہیں بلکہ جب کسی وجہ

سے تیز رفتاری ضروری ہو تب جمع بین الصلوٰتین جائز ہوگی ورنہ نہیں۔ امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ جمع بین الصلوٰتین (دو

نمازوں کو اکٹھا کرنا) حقیقی صرف عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے اس کے علاوہ کہیں بھی جائز نہیں خواہ عذر ہو یا نہ ہو البتہ

جمع صوری جائز ہے جسے "فعلی" بھی کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ ظہر کی نماز بالکل آخری وقت میں اور عصر کی

نماز بالکل شروع وقت میں ادا کی جائے۔ اس طرح دونوں نمازیں اپنے وقت میں ہوں گی البتہ ایک ساتھ ہونے کی بناء پر

صورۃ اسے جمع بین الصلوٰتین کہہ دیا گیا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے تمام دلائل کا جواب یہ ہے کہ دو نمازوں کو جمع کرنے کے وہ تمام

واقعات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان میں جمع حقیقی مراد نہیں بلکہ جمع صوری مراد ہے اور جمع صوری مراد

ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل شاہد ہیں:

(۱) ابوداؤد میں نافع عن عبد اللہ ابن واقد کے طریقوں سے مروی ہے: ((ان مؤذن ابن عمر قال الصلوٰۃ قال بین بینی

حتى اذا كان قبل غروب الشفق نزل فصلى المغرب ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى العشاء ثم قال ان رسول

الله صلى الله عليه وسلم كان اذا عجل به امر صنع مثل الذي صنعت)) کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مؤذن نے

کہا کہ نماز پڑھئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چلو! چلو یہاں تک کہ شام کے بعد شفق غروب ہونے کے قریب ہوگئی تو

ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے اترے مغرب کی نماز ادا کی پھر انتظار کیا جب شفق غروب ہوگئی یعنی نماز عشاء کا وقت آ گیا

تو نماز عشاء پڑھی پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جب جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جس طرح میں نے کہا۔ ابو

داؤد نے نہ صرف اس پر سکوت کیا بلکہ اس کا متابع بھی ساتھ ہی ذکر کیا۔ (۲) صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی

روایت ہے: ((قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ثمانيا جمعا وسبعا جميعا قلت يا ابا

الشعشاء اظنہ اخر الظهر و عجل العصر و آخر المغرب و عجل العشاء قال واطن ذالک)) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات اکٹھی پڑھیں اور (مغرب و عشاء) سات رکعات اکٹھی پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو (آخر وقت تک) مؤخر کیا اور عصر کو (ابتدائی وقت میں) جلدی پڑھا اور مغرب کو (آخر وقت تک) مؤخر کیا اور عشاء کو (ابتدائی وقت میں) جلدی پڑھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد جابر بن زید ہیں جن کی کنیت ابو الشعشاء ہے اور ابو الشعشاء کے شاگرد عمرو بن دینار ہیں تو عمرو بن دینار جابر بن زید ابو الشعشاء سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جمع کیا ہے اس میں میرے خیال میں جمع صوری ہی مراد ہے نہ کہ جمع حقیقی تو جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ میرا خیال بھی یہی ہے۔ اس حدیث کے دو راویوں کا گمان حنفیہ کے مطابق ہے۔ (۳) ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے جس نے دو نمازوں کو بغیر عذر کے جمع کیا تو اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس حدیث کے راوی اگرچہ ضعیف ہیں لیکن اس کی تائید مؤطا کی روایت سے ہوتی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اعلامیہ جاری کیا ہے جس میں دو نمازوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا اور خبردار کیا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ ان تمام دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ جن روایات میں جمع بین الصلوٰتین وارد ہے وہ جمع صوری ہے نہ کہ جمع حقیقی اور اگر جمع سے مراد جمع صوری کی جائے تو تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے کیونکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کوئی نماز بغیر وقت کے پڑھی ہو سوائے اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو (ظہر کے وقت میں) عرفات میں اکٹھا پڑھا اور مغرب اور عشاء کو (عشاء کے وقت میں) مزدلفہ میں اکٹھا پڑھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سلسلہ میں کسی صحیح اور درجہ اول کی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کو ظہر کی نماز کے وقت میں ادا کیا ہو اور اسی طرح عشاء کی نماز کو مغرب کے وقت میں ادا کیا ہو۔ اس سلسلہ میں امام ابو حنیفہ کا مسلک نہایت قوی ہے اور نصوص قرآن اور صحیح احادیث پر عمل کرنے کی بہتر صورت ہے۔ اس مسئلہ میں امام صاحب کے ساتھ حضرت بصری ابراہیم نخعی اور محمد بن سیرین رحمہم اللہ جیسے حضرات ہیں اور جو لوگ اس کے خلاف بے جا اصرار یا تاویلات بعیدہ کرتے ہیں وہ کوئی بہتر بات نہیں کرتے۔

۵: باب التطوع فی السفر

۵: باب: سفر میں نفل پڑھنا

۱۰۷۱: حدثنا أبو بكر بن خلاد الباهلي ثنا أبو غامر
عن عيسى بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب
حدثني أبي قال كنا مع ابن عمر رضي الله تعالى عنهما
في سفر فصرنا بنا ثم انصرفنا معه وانصرف قال
فالتفت فرأى أناسا يصلون فقال ما يضرهم هؤلاء قلت
ينبغون قال لو كنت متبعاً لاتبعتهم صلاتي يا ابن
۱۰۷۱: حضرت حفص بن عاصم بن عمر فرماتے ہیں کہ مجھے
میرے والد محترم نے حدیث سنائی فرمایا کہ سفر میں ابن عمر
ؓ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہم انکے
ساتھ واپس ہوئے اور وہ بھی واپس ہو گئے۔ فرمایا کہ انہوں
نے مڑ کر دیکھا تو کچھ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ فرمایا: یہ
لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: نفل پڑھ رہے ہیں۔

أَخْبَىٰ إِنِّي صَبِحْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ ثُمَّ صَبِحْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَبِحْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَبِحْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ يَقُولُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ۱۲]

فرمایا: اگر میں نے نفل پڑھنے ہوتے تو فرض نماز کو بھی پورا کر لیتا۔ اے میرے بھتیجے! میں رسول اللہ کے ساتھ رہا۔ آپ نے سفر میں دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ پھر میں ابو بکر کے ساتھ بھی رہا۔ آپ نے بھی دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ پھر میں عمر کے ساتھ بھی رہا آپ نے بھی دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ پھر میں عثمان کے ساتھ رہا۔ آپ

نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں حضرات کو اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔“

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ابْنُ يَنَاقٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَاةَ السَّفَرِ فَكُنَّا نُصَلِّي فِي الْحَضَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا وَكُنَّا نُصَلِّي فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا.

۱۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضر و سفر میں نماز فرض فرمائی اور ہم حضر میں بھی پہلے اور بعد کی سنتیں پڑھتے تھے اور سفر میں بھی پہلے اور بعد کی سنتیں پڑھتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ علامہ نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں: ”اتفق العلماء علی استحباب النوافل المطلقة فی السفر واختلفوا فی استحباب النوافل الرقبة فترکھا ابن عمر واخرون واستحبھا الشافعی واصحابہ والجمهور“ یعنی عام نوافل مثلاً اشراق چاشت اذان اور تہجد وغیرہ۔ مسافر کے لیے سفر میں پڑھنا سب کے نزدیک بالاتفاق جائز ہے البتہ سنن مؤکدہ جن کو روایت بھی کہتے ہیں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں ان کے ترک کے قائل ہیں۔ احادیث میں ذکر ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ اور جمہور ائمہ و علماء رحمہم اللہ ان کے پڑھنے اور استحباب کے قائل ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک بھی اگر گنجائش ہو تو سنن مؤکدہ کے ادا کرنے میں فضیلت ہے اور ترک کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اس لیے کہ حالت سفر میں سنن کی آکدیت (تاکید مؤکدہ ہونا) ختم ہو جاتی ہے۔ البتہ سنت فجر اس سے مستثنیٰ ہے اور سفر میں بھی اس کی آکدیت (تاکید) باقی رہتی ہے لہذا اس کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ فجر کی دو رکعات (سنتیں) نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں فجر کی سنتیں پڑھنا ثابت ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی سنتیں پڑھیں۔ پھر بعض نے سنن فجر کے ساتھ مغرب کی سنن بعدیہ کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔

۷۶: بَابُ كَمْ يَقْضُرُ الصَّلَاةُ الْمَسَافِرُ إِذَا أَقَامَ بِلَدَةٍ

باب: جب مسافر کسی شہر میں قیام کرے تو کب تک قصر کرے؟

۱۰۷۳: حضرت عبدالرحمن بن حمید زہری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید سے دریافت کیا کہ آپ نے مکہ کی سکونت کے بارے میں کیا سنا؟ فرمایا: میں نے عطاء بن حصرمی کو فرماتے سنا کہ نبیؐ نے فرمایا: مہاجر کیلئے (منی سے) واپسی کے بعد تین دن تک رہنے کی اجازت ہے۔
۱۰۷۴: حضرت عطاء سے روایت ہے حضرت جابر نے کئی لوگوں میں مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ تشریف لائے۔ (اور چار دن مکہ رہے پھر منی گئے اس دوران آپ نے قصر فرمایا)۔

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمِيدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ مَاذَا سَمِعْتُ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا تَأْتُوا الْمُهَاجِرَ بَعْدَ الصُّدْرِ.

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَ قَرَأْتَهُ عَلَيْهِ أَنبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَنَسِ مَعِيَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ صَبِيحَ رَابِعَةٍ فَضَمَّتْ مِنْ شَهْرِ رِي الْجَحْفَةِ.

۱۰۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس روز تک قیام فرمایا دو دو رکعتیں پڑھتے رہے اور ہم بھی جب انیس دن تک قیام کریں تو دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب اس سے زیادہ قیام کریں تو چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ عِكْرِمَةَ غَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَةَ عَشْرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَتُحَنُّ إِذَا أَقَمْنَا تِسْعَةَ عَشْرَ يَوْمًا نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا.

۱۰۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال پندرہ شب تک قیام فرمایا (اور اس دوران) نماز قصر ہی پڑھتے رہے۔

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ بْنُ الصَّيْدِ لَانِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَقَامَ بِمَكَّةَ غَامَ الْفُتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يَقْضُرُ الصَّلَاةَ.

۱۰۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے آپ دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے۔ حتیٰ کہ ہم واپس لوٹے (راوی کہتے کہ) میں نے پوچھا: مکہ میں کتنا قیام ہوا؟ فرمایا: دس روز۔

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ لَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ ابْنِ سَلْمَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا. قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا.

☆ خلاصۃ الباب امام ترمذی نے اس باب میں "کنم" کی تمیز ذکر نہیں کی۔ چنانچہ یہ تمیز "کنم مسافۃ" بھی ہو سکتی ہے اور "کنم مدۃ" بھی اور یہ دونوں مسئلے مختلف یہ ہیں۔ قصر کتنی مسافت میں جائز ہوتا ہے؟ اس میں امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ کم از کم تین دن کا سفر موجب قصر ہوتا ہے اور ائمہ ثلاثہ نے سولہ فرسخ کی مقدار کو موجب قصر قرار دیا ہے اور یہ دونوں اقوال متقارب ہیں کیونکہ سولہ فرسخ کے اڑتالیس میل بنتے ہیں۔ اہل ظاہر کے نزدیک سفر کی کوئی مقدار مقرر نہیں بلکہ قصر کے لیے مطلق سفر کا پایا جانا کافی ہے۔ "عن داؤد مطلق السفر قدر بالمیل" (معارف ج ۲ ص: ۴۷۳) پھر بعض اہل ظاہر نے صرف تین میل مقدار مقرر کی ہے غالباً ان کا استدلال حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سنن ابو داؤد سے ہے: ((کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال او ثلاثۃ فراسخ (شعبۃ شک) یصل رکعتین)) یعنی جب نبی کریم تین میں یا تین فراسخ (شعبہ کوشک ہوا) تک کے سفر پر تشریف لے جاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے لیکن جمہور اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف تین میل کے سفر میں قصر فرماتے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سفر تو تین میل سے زیادہ کا ہوتا تھا لیکن آپ تین میل یا تین فرسخ ہی کے فاصلہ پر قصر پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ بہر حال اس باب میں کوئی صریح حدیث مرفوعہ موجود نہیں البتہ جمہور کے حق میں صحابہ کرام کے آثار ہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کتنے دن اقامت کی نیت قصر کو باطل کرتی ہے؟ چنانچہ اس میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ پندرہ دن سے کم مدت قصر ہے اور پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کی نیت کرنے کی صورت اتمام یعنی پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اس مسئلہ میں بھی کوئی صریح حدیث مرفوعہ نہیں ہے البتہ آثار صحابہ ملتے ہیں۔ حنفیہ کی دلیل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر ہے جسے امام محمد نے کتاب الآثار میں روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب تم سفر میں ہو اور اپنے جی میں پختہ ارادہ کرو کہ پندرہ دن (یا اس سے زیادہ) ایک جگہ اقامت کرنی ہے تو پھر پوری نماز پڑھو۔ اگر تم نہیں جانتے کہ کتنی مدت تک ٹھہرنا ہے تو پھر قصر کرتے رہو۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد کے نزدیک چار دن سے زائد اقامت کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال حضرت سعید بن المسیب کے اثر سے ہے وہ فرماتے ہیں جب مسافر چار دن اقامت کرے تو چار رکعات نماز پڑھے یعنی نماز پوری پڑھے۔ یہ روایت امام طحاوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انیس دن کی نقل کی ہے جسے امام ترمذی نے تعلیقاً نقل کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت اس حالت پر محمول ہے جبکہ اقامت کی نیت کی گئی ہو اسی طرح وہ تمام روایات جن میں پندرہ دن سے زیادہ کی مدت مذکور ہے وہ بھی اس پر محمول ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پندرہ دن والی روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مذکور سے بھی مؤید ہے۔

باب: نماز چھوڑنے والے کی سزا

۷: بابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

۱۰۷۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے اور کفر

ابن الزبیر عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ

کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہے۔

: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.

۱۔ سفر میں نماز کے مسائل کی تفصیلی بحث دیکھنی مطلوب ہو تو "مکتبہ العلم" ہی کی شائع کردہ کتاب "مسائل سفر و مسائل خفین" مرتب

مولانا رفعت قاسمی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ایومعاز

۱۰۷۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّبَلِيُّ ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَمَنِ بْنِ شَقِيقٍ ثنا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

۱۰۷۹: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ان (منافقین) کے درمیان عہد نماز ہے (جب تک یہ نماز پڑھتے رہیں گے ہم ان کو مسلمان سمجھ کر اہل اسلام کا سا معاملہ کریں گے) پس جو نماز کو چھوڑ دے تو وہ یقیناً (ظاہری طور پر بھی) کافر ہو گیا۔

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرَكَ الصَّلَاةَ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ.

۱۰۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے اور شرک کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہی حائل ہے جب اس نے نماز چھوڑ دی تو شرک کا مرتکب ہو گیا۔

۷۸: بَابُ فِي فَرَضِ الْجُمُعَةِ

پاب: فرض جمعہ کے بارے میں

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ بُكَيْرٍ أَبُو جَنَابٍ (جَنَابٍ) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُنْذِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوا وَصَلُّوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةٍ ذَكَرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةَ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوا وَتُنصَرُوا وَتُجْبَرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هَذَا فِي يَوْمِي هَذَا فِي شَهْرِي هَذَا مِنْ عَامِي هَذَا الِى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي أَوْ بَعْدِي وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ أَوْ جَائِرٌ اسْتِخْفَافًا بِهَا أَوْ جُهُودًا لَهَا فَلَا جَمْعَ اللَّهُ لَهُ شَمْلَةٌ وَلَا بَارَكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ إِلَّا وَلَا صَلَاةَ لَهُ وَلَا زَكَاةَ لَهُ وَلَا حَجَّ لَهُ وَلَا صَوْمَ لَهُ وَلَا بَرَّ لَهُ حَتَّى يَتُوبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِلَّا لَا تُرْمَنُ امْرَأَةٌ

۱۰۸۱: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! موت سے قبل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور مشغولیت سے قبل اعمال صالح کی طرف سبقت کرو اور اپنے رب کے درمیان تعلق قائم کر لو اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کر کے پوشیدہ اور ظاہر اصدقہ دے کر اس کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جائے گا اور تمہاری مدد کی جائے اور تمہارے نقصان کی تلافی ہوگی اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس جگہ اس دن اس سال کے اس ماہ میں قیامت تک کے لئے جمعہ فرض فرما دیا۔ لہذا جس نے بھی میری زندگی میں یا میرے بعد جمعہ چھوڑ دیا جبکہ اس کا کوئی عادل یا ظالم امام بھی ہو جمعہ کو ہلکا سمجھتے ہوئے یا اس کا منکر ہونے کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اسکے پھیلاؤ اور افراتفری میں کبھی جمعیت کو کبھی مجتمع نہ فرمائیں اور نہ اس کے کام میں برکت دیں اور خوب غور سے سنو نہ اسکی نماز ہوگی نہ زکوٰۃ نہ حج نہ روزہ نہ ہی کوئی اور نیکی

رجلاً أو لا یومُّ أعرابیُّ مُهاجرًا و لا یومُّ فاجرٌ مؤمنًا إلا أن یقفہذہ بسلطان ینحاف سیفہ و سوطہ۔

بن سکتی اور نہ دیہات والا مہاجر کا امام بنے اور نہ قاسق (دیندار) مؤمن کا امام بنے الا یہ کہ وہ مؤمن پر غلبہ حاصل کر لے اور مؤمن کو اس قاسق کے کوڑے یا تلوار کا خوف ہو۔

۱۰۸۲: حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک کہتے ہیں جب میرے والد کی بیٹائی ختم ہو گئی تو میں ان کو پکڑ کر چلا کرتا تھا تو جب میں ان کو جمعہ کیلئے لے کر نکلتا اور وہ اذان سنتے تو ابو امامہ اسعد بن زرارہ کیلئے استغفار کرتے اور دعا کرتے میں ایک عرصہ تک یہ سنتا رہا پھر میں نے دل میں سوچا کہ بخدا! یہ تو بیوقوفی ہے۔ جب بھی یہ جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو میں ان کو ابو امامہ کیلئے استغفار اور دعا کرتے سنتا ہوں اور میں ان سے اس کے متعلق دریافت نہیں کرتا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ چنانچہ میں ان کو حسب معمول جمعہ کیلئے لے کر نکلا۔ جب انہوں نے اذان سنی تو حسب سابق استغفار کیا میں نے ان سے کہا: میرے ابا جان بتائیے آپ اسعد زرارہ کے لئے اذان جمعہ سن کر استغفار اور دعا کیوں فرماتے ہیں؟ فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اسعد بن زرارہ وہ شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے آمد سے قبل نقیع الحضامات میں جرہ بنی بیاضہ کے ہزم میں جمعہ کی نماز پڑھائی تھی۔ میں نے پوچھا: آپ اس وقت کتنے افراد ہوتے تھے؟ فرمایا: چالیس مرد۔

۱۰۸۳: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلوں کو جمعہ سے ہٹا دیا (اور وہ اپنی کچی کی وجہ سے اس سے بارے میں گمراہی میں رہے) یہود کیلئے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ کیلئے اتوار کا دن مقرر رہا۔ لہذا وہ قیامت تک ہمارے بعد ہیں اور ہم دنیا

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ خَنيفٍ عَنْ أَبِي أَبِي أَمَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ قَائِدًا أَبِي جَيْنٍ ذَهَبَ بَصْرَةَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْأَذَانَ اسْتَغْفَرَ لِأَبِي أَمَامَةَ اسْعَدَ بْنِ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ دَعَا لَهُ فَمَكَّنْتُ حِينَئِذٍ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْهُ ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي وَاللَّهِ إِنَّ ذَلِكَ عَجْزٌ إِنِّي أَسْمَعُهُ كُلَّمَا سَمِعَ الْأَذَانَ الْجُمُعَةَ يَسْتَغْفِرُ لِأَبِي أَمَامَةَ وَيُصَلِّيُ عَلَيْهِ وَ لَا أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ لِمَ هُوَ فَخَرَجْتُ بِهِ كَمَا كُنْتُ أَخْرُجُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ اسْتَغْفَرَ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتَاهُ أَرَأَيْتَكَ ضَلَا تَكَ عَلَى اسْعَدَ بْنِ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَلَّمْنَا سَمِعْتَ الْبَدَاءَ بِالْجُمُعَةِ لِمَ هُوَ قَالَ أَيُّ بَنِي كَانِ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فِي نَقِيعِ الْحَضَامَاتِ فِي هَزْمٍ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بِيَّاضَةَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا۔

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا ابْنُ قُضَيْلٍ ثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ خَدِيفَةَ وَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَضَلَّ اللَّهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا كَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ لِلنَّصَارَى

فہم لنا تبع الی یوم القیامۃ نحن الآخرون من اہل الدنیا والوں میں آخر میں ہیں اور (آخرت کے اعتبار سے) والاولون المقضیٰ لہم قبل الخلائق۔

اول ہیں جس کا فیصلہ تمام خلائق سے پہلے ہوگا۔

خلاصۃ الباب :- جمعہ مشہور لغت میں میم کی پیش کے ساتھ ہے۔ ایک روایت میں میم کے سکون کے ساتھ بھی ہے۔ اس لفظ کو بعض حضرات نے میم کے فتح کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ زجاج کا کہنا یہ ہے کہ اس لفظ کو کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا۔ زمانہ جاہلیت میں اس دن کا نام "یوم العروبہ" تھا بعد میں اس کا نام "یوم الجمعہ" پڑ گیا۔ بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ یہ اسلامی نام ہے اس کی وجہ تسمیہ اجتماع الناس للصلوٰۃ یعنی نماز کے لیے لوگوں کا جمع ہونا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ چونکہ کعب بن لوی اس دن لوگوں کو جمع کر کے وعظ کیا کرتے تھے اس لیے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ اس باب میں امام ابن ماجہ نے وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں جمعہ کی فرضیت اور اہتمام بیان کیا گیا ہے۔ یہاں یہ مسئلہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ نماز جمعہ صحیح ہونے کی چند شرائط ہیں: (۱) مصر یعنی شہر ہونا یا قریہ کبیرہ ہونا شرط ہے اور دیہات وغیرہ میں جمعہ جائز نہیں۔ حنفیہ کا یہی مسئلہ ہے پھر مصر کی تحدید میں مشائخ حنفیہ کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے اس طرح تعریف کی کہ جس میں بادشاہ یا اس کا نائب موجود ہے۔ بعض نے کہا وہ بستی جس کی سب سے بڑی مسجد اس کی آبادی کے لیے کافی نہ ہو۔ بعض نے کہا وہ بستی جس میں بازار ہوں۔ غرض اسی طرح مختلف تعریفیں کی گئی ہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ مصر کی کلی طور پر کوئی جامع تعریف نہیں کی جاسکتی بلکہ اس کا مدار عرف پر ہے اگر عرف میں کسی بستی کو شہر یا قصبہ سمجھا جاتا ہے تو وہاں نماز جمعہ جائز ہے ورنہ نہیں۔ امام شافعی کے نزدیک جمعہ کے لیے مصر (شہر) شرط نہیں بلکہ گاؤں میں بھی جمعہ ہو سکتا ہے۔ اس مسئلہ میں ہمارے دور کے غیر مقلدین نے انتہائی غلو سے کام لیا ہے۔ وہ نہ صرف گاؤں بلکہ جنگل میں بھی جمعہ کے قائل ہیں۔ امام شافعی وغیرہ کی دلیل حدیث باب حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک کی روایت سے ہے کہ وہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ کعب بن مالک جب بھی جمعہ کی اذان سنتے تو اسد بن زرارہ کے حق میں دعائے خیر کرتے۔ ایک دن عبدالرحمن نے اپنے والد صاحب سے سوال کیا کہ ابا جان! آپ اسد بن زرارہ کے لیے خصوصی طور پر دعائے مغفرت کیوں کرتے ہیں؟ تو حضرت کعب بن مالک نے فرمایا کہ بیٹا اسد بن زرارہ ہی نے ہم کو جمعہ کی پہلی نماز پڑھائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لے جانے سے پہلے تو حضرت عبدالرحمن نے سوال کیا کہ اس وقت آپ کتنے لوگ تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ چالیس آدمی۔ اس سے معلوم ہوا کہ چالیس آدمیوں کی بستی میں جمعہ پڑھا جاسکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان حضرات نے اپنے اجتہاد سے فرضیت جمعہ سے پہلے ہی پڑھ لیا تھا۔ اس کی تفصیل مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۱۵۹ میں صحیح سند کے ساتھ حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ نے یوم العروبہ کا نام جمعہ رکھا وہ اس طرح کہ انصار مدینہ تھے کہ یہودی ہفتہ کے دن اجتماع کرتے ہیں اور نصاریٰ اتوار کے دن تو ہم بھی ایک دن ایک جگہ جمع ہوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں نماز پڑھیں اور اس کا شکر کریں تو جمعہ کے دن کا انتخاب کیا اور اسد بن زرارہ نے انصار کے کہنے پر نماز جمعہ پڑھائی خطبہ دیا اور ایک بکری ذبح کی اور دو وقت اس کا گوشت کھایا۔

۱۔ مزید تفصیل ملاحظہ کرنا ہو تو حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب دامت برکاتہم (شیخ الحدیث ورئیس المفتی جامعہ اشرفیہ لاہور کا مقالہ "نماز جمعہ کے فضائل و مسائل" ملاحظہ کیجئے۔ (ابومعاذ)

۲۔ تفصیل کیلئے "الرسالة المسماة التبصر فی المتصر" (گاؤں میں جمعہ کی شرعی حیثیت) مرتب مولوی محمد عمار ملاحظہ کیجئے۔ (ابومعاذ)

یہ حدیث اس پر صریح ہے کہ جمعہ صحابہ کرامؓ نے اپنے اجتہاد سے پڑھا تھا اور اس وقت تک جمعہ کے احکام بھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ لہذا اس واقع سے کوئی استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح ان کا استدلال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ قباء سے آتے ہوئے محلہ بنی سالم میں ادا کیا تھا۔ یہ بھی ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ محلہ بنی سالم مدینہ منورہ کے مضافات میں داخل تھا لہذا اس میں جمعہ پڑھنا مدینہ طیبہ میں پڑھنے کے حکم میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت کی کتابوں میں ”اول جمعة صلاھا بالمدينة“ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ باقی حضرات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرنا جو مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں ہے کہ لوگوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ جمعہ پڑھنے کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تم ہو وہیں جمعہ بھی پڑھو اس سے مراد مصر ہے۔ عند الاحناف اور امام شافعیؒ نے حدیث کے عموم کو ”قری“ کے ساتھ مخصوص کیا۔ اسی طرح حنفیہ نے اس کو ”امصار“ کے ساتھ مخصوص کیا۔ اگر گاؤں یا جنگل یا صحراء میں جمع جائز ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو علماء بن الحضرہ کی جگہ گورنر مقرر کیے گئے تھے کو وہاں سے سوال کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ ہم یہاں جمع پڑھیں یا نہیں اور ظاہر ہے کہ جہاں گورنر مقیم ہو وہاں جمع نہ ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ:

”جمعوا حیثما کنتم یعنی جمعوا حیثما کنتم من المدین“

اور اس روایت سے غیر مقلدین جنگلوں میں جمع پڑھنے پر جو استدلال کرتے ہیں وہ تو بالکل لغو ہے۔ اس لیے کہ اگر اقامت جمعہ میں اتنا عموم ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس سوال کے کوئی معنی ہی نہ تھے۔ یہ سوال خود اس پر دلالت کرتا ہے کہ جمعہ کو صحابہ کرامؓ ہر جگہ جائز نہیں سمجھتے تھے۔ قائلین عدم جواز (احناف) کی دلیل حجۃ الوداع کے موقعہ پر وقوف عرفات جمعہ کے دن ہوا تھا۔ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں جمعہ ادا نہیں فرمایا۔ صرف ظہر کی نماز پڑھی۔ اس کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں ہو سکتی کہ جمعہ کے لیے مصر شرط ہے۔ (علوی)

احناف کی تائید میں مناسب سمجھا کہ حضرت تھانویؒ کا ارشاد نقل کر کے مہر تصدیق ثبت کر دوں۔ فرمایا یہ مذہب حنفی میں مصرح و متفق علیہ ہے کہ مصر شرائط جمعہ سے ہے اور اہل فتاویٰ نے قصبات و قری کبیرہ کو حکم مصر میں فرمایا ہے:

”کما فی رد المحتار عن القہستانی و تقع فرضاً فی القصبات القرى الکبیرة التي فیہا اسواق الی قوله لا تجوز فی الصغیرة التي لیس فیہا قاض و منبر و خطیب کما فی المضممرات“ رہا یہ کہ مصر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ کی کیا حقیقت ہے سو مصر کے بارے میں خود صاحب مذہب کا جو قول ہے اس کو علامہ شامیؒ نے تحفہ سے اس طرح نقل کیا ہے: عن ابی حنیفۃ انه بلدة کبیرة الی قوله و هذا هو الاصح“ اور قری کبیرہ کی تعریف اوپر کی عبارت سے مفہوم ہوتی ہے جس کا حاصل لفظ اسواق و قاضی میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آبادی مصر کی سی ہو اور اس میں حاکم بھی ہو۔ (امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۴۶۲)۔ (التبصر فی المتصر ص: ۲۸)

باب: جمعہ کی فضیلت

۷۹: بَابُ فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ

۱۰۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يحيى بن ابی
۱۰۸۴: حضرت ابولبابہ بن عبدالمذہب سے روایت ہے کہ
بکیر ثنا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل
رسول اللہ نے فرمایا: جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ

کے ہاں تمام دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے اور یہ اللہ کے ہاں یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ سے بھی زیادہ معظم ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں: اس میں اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم کو زمین پر اتارا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم کو دنیا سے اٹھالیا (یعنی ان کی وفات ہوئی) اور اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے عطا فرما دیتے ہیں بشرطیکہ حرام چیز کا سوال نہ ہو اور اسی دن قیامت قائم ہوگی تمام مقرب فرشتے آسمان زمین ہوائیں پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔

۱۰۸۵: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن جمعہ کا ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوش کیا جائے گا اس دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائیگا حالانکہ آپ مٹی ہو کر ختم ہو چکے ہوں گے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانے کو حرام کر دیا ہے۔

۱۰۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيهِ خُمُسٌ خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَاهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلِكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَّاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهْنٌ يُشْفِقُنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الضَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النُّفُخَةُ وَفِيهِ الضُّعْفَةُ فَأَكْثَرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنْ صَلَّيْتُمْ مَغْرُوضَةً عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَغْيِي بَلَيْتَ فَقَالَ: إِنْ اللَّهُ قَدْ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ مَا بَيْنَهُمَا مَا لَمْ تَغْشَ الْكَبَائِرَ.

خلاصہ الباب ۱۰ ساعت اجابت دعا کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ ایک جماعت کے نزدیک یہ مبارک ساعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ مخصوص تھی جبکہ جمہور کے نزدیک قیامت تک یہ ساعت (گھڑی) باقی ہے۔ پھر خود جمہور میں اس کی تعیین و عدم تعیین میں اختلاف ہے۔ علامہ محمد یوسف بنوری نے معارف السنن میں فرمایا کہ

اس ساعت محمودہ کے بارہ میں پینتالیس اقوال ہیں۔ ان میں سے گیارہ اقوال مشہور اور دو بہت ہی مشہور ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ وہ ساعت عصر کی نماز کے بعد سے غروب شمس تک ہے۔ اس قول کو امام ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل نے اختیار کیا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے ختم تک اس قول کو شافعیہ نے اختیار کیا ہے۔ قول اول کی دلیل ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اور سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی تائید ہوتی ہے جس میں عبد اللہ بن سلام کا قول ہے اور قول ثانی کی دلیل صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے۔ نیز ترمذی میں حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی قول ثانی کی تائید ہوتی ہے۔ بہر حال جمعہ کے دن عصر سے مغرب تک تو دعاء و ذکر کا اہتمام ہونا ہی چاہیے ساتھ ساتھ جمعہ کی نماز کے خطبہ سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک بھی اگر امکان دعاء ہو تو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ نیز اس بات میں جمعہ کی فضیلت یہ بھی ہے کہ اگلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

باب: جمعہ کے روز غسل

۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۰۸۷: حضرت اوس بن اوس ثقفی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کو یہ فرماتے سنا: جو جمعہ کے دن غسل کرے (کہ بیوی سے صحبت کرے) اور خود بھی غسل کرے اور صبح جمعہ کیلئے جلدی نکلے اور خطبہ کے شروع کا حصہ بھی سن لے اور پیدل جائے سوار نہ ہو اور امام کے قریب ہو کر توجہ سے سنے اور فضول کام اور کلام نہ کرے تو اس کو ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ثنا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَذَمَّ مِنَ الْأِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةِ أَجْرًا حَيًّا مَهْمَا وَ قِيَامَهَا.

۱۰۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: جو جمعہ کے لئے آنا چاہے تو وہ غسل کر لیا کرے۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: مَنْ آتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ.

۱۰۸۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل ہر بالغ (مسلمان) کے لئے لازم ہے۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُخْتَلِمٍ.

☆ خلاصہ الباب امام ابوحنیفہ امام شافعی امام احمد سمیت جمہور سلف و خلف رحمہم اللہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ سنت ہے البتہ ظاہر یہ اسکے واجب ہونے کے قائل ہیں۔ امام مالک کی طرف بھی یہ قول منسوب ہے لیکن علامہ بنوری فرماتے ہیں کہ امام مالک سنیت کے قائل ہیں۔ قائلین وجوب کی دلیل حدیث باب میں لفظ فَلْيَغْتَسِلْ صیغہ

امر ہے۔ نیز استدلال بخاری اور مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بھی ہے کہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب علی کل محتلم "کہ ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔" جمہور کے دلائل یہ ہیں کہ (۱) ترمذی میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن وضو کیا یہ اچھی خصلت و عادت ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت فضیلت کی چیز ہے۔ (۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد میں بہت دیر سے آئے تو امیر المؤمنین نے فرمایا: لوگوں کی یہ کیا حالت ہے کہ اذان کے بعد تاخیر سے آتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے اذان سننے کے بعد اتنی ہی دیر کی کہ وضو کر کے مسجد میں آ گیا ہوں تو امیر المؤمنین نے فرمایا کہ تاخیر سے بھی آئے اور صرف وضو کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ جو شخص جمعہ کی نماز پڑھنے آئے اس کو چاہیے کہ غسل کرے۔ اس واقع سے استدلال اس طرح ہے کہ اگر غسل واجب ہوتا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غسل کو ہرگز نہ چھوڑتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کو لوٹ کر غسل کر کے آنے کا حکم دیتے۔ جب امیر المؤمنین نے حکم نہیں دیا تو غسل واجب بھی نہیں۔ جہاں تک غسل واجب کے دلائل کا تعلق ہے تو وہ ایک عارض کی وجہ سے تھا کہ مسلمان فقیر اور مسکین تھے۔ ٹاٹ بورے کے کپڑے پہنتے تھے اور خود سامان ڈھوتے تھے۔ پسینہ بہت آتا تھا اور مسجد نبویؐ کی چھت نیچی تھی تو پسینہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو اذیت اور تکلیف ہوتی۔ اس عارض کی بناء پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ جب عارض ختم ہو گیا تو غسل میں نرمی ہو گئی کہ نہانا افضل ہے اگر غسل نہ بھی کرے تو کچھ حرج نہیں۔ نیز امر کے صیغہ استحباب پر محمول ہو سکتا ہے۔ ابن ماجہ کی احادیث ۱۰۹۰، ۱۰۹۱ صرف وضو سے متعلق ہیں۔

باب: جمعہ کے دن غسل ترک کرنے کی رخصت

۱۰۹۰: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خوب اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کے لئے آئے پھر امام کے قریب ہو کر خاموشی اور توجہ سے خطبہ سنے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ تک کے بلکہ تین اور زیادہ کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو کنکریاں درست کرنے میں لگے تو اس نے لغو حرکت کی۔

۱۰۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے روز وضو کر لیا تو یہ بھی اچھا اور خوب ہے اس کا فرض ادا ہو جائے گا اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت ہی فضیلت

۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَذَنَّا وَأَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا.

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبَهَا وَنَعِمَتْ يُجْزَى عَنْهُ الْفَرِيضَةُ وَ

مِنْ اغْتَسَلَ فَأَلْفُ أَفْضَلُ.

والا ہے۔

۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّهْجِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

بَابُ: جمعہ کے لئے سویرے جانا

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا

۱۰۹۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے

ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ

فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو لوگوں کے نام انکے مرتبوں کے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَيَّ كُلِّ

مطابق لکھتے ہیں جو کوئی پہلے آتا ہے اس کا نام پہلے پھر جو

بَابُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى

کوئی بعد میں آتا ہے اس کا اس کے بعد اور جب امام

قَدَرِمَتَا رِلَيْهِمُ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَرَوْا

(خطبہ کے لئے) آتا ہے تو وہ فہرستیں لپیٹ کر توجہ سے

الصُّحُفِ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهْجِرُ إِلَى الصَّلَاةِ

خطبہ سنتے ہیں پس سب سے پہلے جمعہ کے لئے آنے والا

كَالْمُهْدِي بَدَنَةٌ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَمُهْدِي بَقَرَةٍ ثُمَّ لَدَى

اونٹ قربانی کرنے والے کی مانند ہے پھر اس کے بعد والا

يَلِيهِ كَمُهْدِي كَبْشٍ: حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْيَيْضَةَ زَادَ

گائے قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد

سَهْلٌ فِي حَدِيثِهِ) فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا يَجِيءُ بِحَقِّ

آنے والا مینڈھا قربان کرنے والے کی مانند ہے حتیٰ کہ

إِلَى الصَّلَاةِ.

آپ نے مرغی اور انڈے کا ذکر فرمایا۔ سہل کی حدیث کا یہ

اضافہ ہے کہ جو اسکے بعد آئے (یعنی امام خطبہ کیلئے نکل چکے اسکے بعد) تو وہ اپنا فرض ادا کرنے کے لئے آیا۔

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ

۱۰۹۳: حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ

اللہ نے جمعہ کی مثال بیان فرمائی پھر جمعہ کیلئے سویرے

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى ضَرَبَ مِثْلَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ

جانے کی مثال بیان فرمائی اونٹ ذبح کرنے والے کی

التَّبْكِيرِ كَنَاجِرِ الْبَدَنَةِ كَنَاجِرِ الْبَقَرَةِ كَنَاجِرِ الشَّاةِ حَتَّى

مانند پھر گائے ذبح کرنے والے کی مانند پھر بکری ذبح

ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ.

کرنے والے کی مانند حتیٰ کہ مرغی کا ذکر فرمایا۔

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الْجَمِصِيِّ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ

۱۰۹۴: حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت

بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ جمعہ کے لئے نکلا۔ انہوں نے

عَلَقَمَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى

دیکھا کہ تین آدمی ان سے پہلے پہنچ چکے ہیں تو فرمایا: میں

الْجُمُعَةِ فَرَجَدَ ثَلَاثَةٌ وَقَدْ سَبَقُوهُ فَقَالَ: رَابِعُ أَرْبَعَةٍ

چوتھا ہوں اور چار آدمیوں میں چوتھا آنے والا بھی کچھ

وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ بِسَعِيدِ إِيَّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

دور نہیں۔ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: بلاشبہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ مِنْ اللَّهِ

قیامت کے دن اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں بیٹھنے میں اس

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَدَرِ رَوَاجِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ الْأَوَّلِ

درجہ پر ہوں گے جو جمعہ کے لئے جانے میں ان کا درجہ ہو

والثانی والثالث "ثم قلا زابع اربعۃ و مارابع اربعۃ" گا پہلا دوسرا تیسرا اسی درجہ پر ہوگا پھر فرمایا چار میں چوتھا بے عید۔ اور چار میں چوتھا بھی کوئی ذور نہیں۔

☆ خلاصۃ الباب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعہ کی نماز کے لیے بہت جلدی آتے تھے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں جو پہلی بدعت رائج ہوئی وہ یہ ہے کہ لوگ جمعہ کے لیے جانے میں دیر کرنے لگے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ بدعات سے بچائے اور صحابہ کرام کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

باب: جمعہ کے دن زینت کرنا

۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّيْنَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۰۹۵: حضرت عبداللہ بن سلام بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے روز منبر پر یہ ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے کسی ایک پر کیا بوجھ ہوا اگر وہ عام استعمال کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کیلئے خصوصی دو کپڑے خرید لے؟ (جیسے کوئی کسی بڑے کے دربار میں جائے تو خصوصی کپڑے پہنتا ہے)۔

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَرِثِ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ) مَا عَلَى أَحَدِكُمْ لَوْ اشْتَرَى ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبٍ مِهْنَتِهِ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْخٌ لَنَا عَنِ

عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ.

۱۰۹۶: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے روز لوگوں کو خطبہ دیا تو لوگوں کو پوچھنا پہنے دیکھا اس پر رسول اللہ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک پر کیا بوجھ ہوا اگر وہ عام استعمال کے کپڑوں کے علاوہ بشرط وسعت جمعہ کے لئے دو خصوصی کپڑے تیار کروائے۔

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ الْبَنَاتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا عَلَى أَحَدِكُمْ أَنْ يَجِدَ سَعَةً أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْنِ مِهْنَتِهِ.

۱۰۹۷: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو جمعہ کے روز خوب اچھی طرح غسل کرے اور اچھی طرح اپنا بدن پاک کرے اور اپنے کپڑوں میں سے سب سے اچھے کپڑے پہنے اور جو اللہ جل جلالہ نے اسکے گھر والوں کو خوشبو عطا فرمائی ہے وہ لگائے پھر جمعہ کے لئے اور فضول کام یا کلام نہ کرے اور دو آدمیوں کو

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَ حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ غُسْلَهُ وَ تَطَيَّرَ فَأَحْسَنَ طَهْوَرَةً وَ لَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَ مَسَّ

ما کتب اللہ لہ من طیب اہلہ ثم اتی الجمعة و لم یلغ
و لم یفرق بین اثنتین غفر لہ ما بینہ و بین الجمعة
الآخری.

جدانہ کرے (یعنی دو آدمی مل کر بیٹھے ہوں ان کے
درمیان گھس کر نہ بیٹھے) اس کے اس جمعہ سے لے کر
دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۰۹۸: حدثنا عمار بن خالد الواسطي ثنا علي بن
غراب عن صالح بن أبي الأخضر عن الزهري عن عبيد
بن السباق عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ: إن
هذا يوم عيد جعله الله للمسلمين فمن جاء إلى الجمعة
فليغتسل وإن كان طيب فليمس منه وعليكم
بالتواكب.

۱۰۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: یہ عید کا دن ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا
فرمایا۔ سو! جو جمعہ کے لئے آنا چاہے تو غسل کر لے اور
اگر خوشبو میسر ہو تو لگا لے اور تم پر مسواک (بھی) لازم
ہے۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن کا بہت اکرام کرنا چاہیے۔ احترام جمعہ میں یہ بات بھی
شامل ہے کہ صاف ستھرے دھلے ہوئے کپڑے پہنے خوشبو لگائے۔ مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اور ملائکہ جیسی نورانی مخلوق
حاضر ہوتی ہے اور دربار الہی میں حاضری ہوتی ہے اسی واسطے محسن انسانیت ﷺ نے یہ اعلیٰ و ارفع تعلیم فرمائی ہے۔

باب: جمعہ کا وقت

۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

۱۰۹۹: حدثنا محمد بن الصباح ثنا عبد العزيز بن أبي
خازم حدثني أبي عن سهل بن سعد قال ما كنا نقبل ولا
ننغدى إلا بعد الجمعة.

۱۰۹۹: حضرت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ ہمارا دو پہر کا کھانا اور قیلول جمعہ کے بعد
ہوتا تھا۔

۱۱۰۰: حدثنا محمد بن بشر ثنا عبد الرحمن بن
مهدي ثنا يعلى ابن الحارث قال سمعت أناس بن سلمة
بن الأكواع عن أبيه قال كنا نصلي مع النبي ﷺ
الجمعة ثم نرجع فلا نرى للجنان فيناستظل به.

۱۱۰۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ کر واپس آتے
تو دیواروں کا سایہ اتنا بھی نہ ہوتا کہ ہم اس میں بیٹھ یا
چل سکیں۔

۱۱۰۱: حدثنا هشام ابن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعد
بن عمار بن سعد مؤذن النبي ﷺ حدثني أبي عن أبيه
عن جده أنه كان يؤذن يوم الجمعة على عهد رسول
الله ﷺ إذا كان الفی مثل الشراك.

۱۱۰۱: حضرت سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دور میں جمعہ کی اذان اس وقت دیتے جب سایہ تسے کے
برابر ہو جاتا۔

۱۱۰۲: حدثنا أحمد بن عبدة ثنا المغيرة بن سليمان
ثنا حميد عن أنس قال كنا نجتمع ثم نرجع فنقبل.

۱۱۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ
پڑھ کر واپس آتے پھر قیلول کرتے۔

خلاصۃ الباب: جمہور علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زوالِ شمس کے متصل بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ چنانچہ جمہور کے نزدیک جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔ البتہ امام احمد اور بعض اہل ظواہر کے نزدیک جمعہ زوالِ شمس سے پہلے پڑھنا بھی جائز ہے۔ ان کے استدلال میں حضرت سہل بن سعدیؓ کی مشہور روایت ہے اور عبد اللہ بن سیدان سلمیٰ کی روایت ہے۔ جمہوران میں تاویل کرتے ہیں۔

۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن خطبہ

۱۱۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان (چند ساعت کے لیے) بیٹھتے بھی تھے۔ بشر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ تَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَطِّبُ خُطْبَتَيْنِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جَلْسَةً زَادَ بَشَرٌ وَ هُوَ قَائِمٌ.

۱۱۰۴: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھ کر منبر پر خطبہ دیتے دیکھا۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو وَ بِنِ حَرْبِ بْنِ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُخَطِّبُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ.

۱۱۰۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے البتہ (دو خطبوں کے) درمیان میں ایک بار بیٹھتے۔

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَطِّبُ قَائِمًا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ.

۱۱۰۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے کچھ آیات پڑھتے اللہ کا ذکر کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور نماز دونوں معتدل ہوتے تھے۔

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَ كَيْعُجٌ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا تَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَطِّبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللَّهَ وَ كَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَ صَلَاتُهُ قَصْدًا.

۱۱۰۷: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ میں خطبہ دیتے تو کمان پر ٹیک لگاتے اور جب جمعہ میں خطبہ دیتے تو لاشیٰ پر ٹیک لگاتے۔

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَطَبَ فِي الْحَرْبِ خَطَبَ عَلَى قَوْسٍ وَ إِذَا خَطَبَ فِي الْجُمُعَةِ خَطَبَ عَلَى عَصَا.

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سُئِلَ
أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا أَوْ قَاعِدًا قَالَ أَوْ مَا تَقْرَأُ وَ
تَرَكُوكَ قَائِمًا.
۱۱۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا
گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر
ارشاد فرماتے تھے یا بیٹھ کر؟ فرمایا: تم نے یہ آیت نہیں
پڑھی: ﴿وَتَرَكَوكَ قَائِمًا﴾ ”اور وہ تجھے کھڑا چھوڑ
گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر ارشاد
فرماتے تھے۔“

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ
لَهِيغَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ مَهَاجِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ.
۱۱۰۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے۔

۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأِسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ

وَلَا نَصَاتِ لَهَا

پہلے: خطبہ توجہ سے سنا اور خطبہ کے

وقت خاموش رہنا

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ سَوَّارٍ عَنِ
ابْنِ أَبِي ذُنَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ 'عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ
أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَفَوْتُ.
۱۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کے روز امام
خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی سے کہو کہ ”خاموش ہو
جاؤ“ تو تم نے لغو کلام کیا۔

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ مُحَمَّدِ الدَّرَوَرْدِيُّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
تَبَارَكَ وَهُوَ قَائِمٌ فَذَكَرْنَا بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَوْ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَغْمُرُ فِي فَقَالَ
مَتَى أَنْزِلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهَا إِلَّا الْآنَ
فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ اسْكُتْ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ سَأَلْتُكَ مَتَى
أَنْزِلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ فَلَمْ تُخْبِرْنِي فَقَالَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ الْيَوْمَ إِلَّا مَا لَفَوْتُ
فَذَهَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ

۱۱۱۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے جمعہ
کے روز کھڑے ہو کر (خطبہ میں) سورہ ”تبارک“ پڑھی
پھر ہمیں تذکیر بایام اللہ فرمائی (گزشتہ قوموں کی جزا و
سزا کا ذکر کر کے عبرت دلائی) اس وقت ابوالدرداء یا
ابوذر میں سے کسی ایک نے مجھے ہاتھ لگا کر پوچھا: یہ
سورت کب نازل ہوئی؟ میں تو ابھی سن رہا ہوں۔ تو
حضرت ابی نے اشارہ سے ان کو خاموش رہنے کو کہا جب
نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابوالدرداء یا ابوذر
رضی اللہ عنہما (میں سے جس نے سوال کیا تھا) کہا: میں نے
آپ سے پوچھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو آپ
نے مجھے بتایا نہیں۔ حضرت ابی نے کہا تمہیں آج کی اس

لہ وَاخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

نماز میں سے یہی لغو بات حصہ میں آئی۔ تو وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابو ذر کی بات آپ کے سامنے رکھی۔ رسول اللہ نے فرمایا: اُبی نے سچ کہا۔

۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ لِأَمَامٍ يَخْطُبُ

پاؤں: جو مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو؟

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا هِشْمًا بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرًا وَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ سُلَيْكُ الْعَطْفَانِيُّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَصَلَيْتَ؟ قَالَ لَا قَالَ: فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ.

۱۱۱۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سلیک عطفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: تم نے نماز پڑھی؟ سلیک نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

وَأَمَّا عَمْرُو فَلَمْ يَذْكُرْ سُلَيْكًا.

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَصَلَيْتَ؟ قَالَ لَا قَالَ: فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ.

۱۱۱۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ تم نے نماز پڑھی۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْعَطْفَانِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلَيْتَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ قَالَ لَا قَالَ: فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ وَ تَجَوِّزْ فِيهِمَا.

۱۱۱۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلیک عطفانی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ تم نے آنے سے قبل دو رکعتیں پڑھیں؟ آپ نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا مختصری دو رکعتیں پڑھ لو۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ کے دوران آنے والا خطبہ کے دوران ہی تحیۃ المسجد پڑھ لے تو یہ مستحب ہے۔ اس کے برخلاف امام ابو حنیفہ، امام مالک اور فقہاء کوفہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں۔ جمہور صحابہ و تابعین کا یہی مسلک ہے۔

حقیقہ کے دلائل ☆ آیت قرآنی: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ اس کے بارے میں بحث پیچھے گزر چکی ہے کہ خطبہ جمعہ بھی اس حکم میں شامل ہے بلکہ شافعیہ تو اس آیت کو صرف خطبہ جمعہ ہی کے ساتھ مخصوص مانتے ہیں۔ البتہ ہم نے یہ بات ثابت کی تھی کہ یہ آیت صرف خطبہ جمعہ پر مستطب کرنا درست نہیں۔

(۲) حدیث باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامَ يَخْطُبُ أَرْضِيَتْ فَقُلْنَا)) اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران امر بالمعروف سے بھی منع فرمایا ہے حالانکہ امر بالمعروف فرض ہے اور تحیۃ المسجد مستحب ہے۔ لہذا تحیۃ المسجد بطریق اولیٰ ممنوع ہوگی۔

(۳) مسند احمد میں حضرت نیشہ ہذلی کی روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں صراحتاً بتا دیا گیا ہے کہ نماز اسی وقت شروع ہے جبکہ امام خطبہ کے لیے نکلا ہو اور اگر امام نکل چکا ہو تو خاموش بیٹھنا چاہیے۔

(۴) معجم طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے: قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم يقول اذا دخل احدكم المسجد والامام على المنبر فلا صلوٰة ولا كلام حتى يفرغ الامام۔ اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن متصل قرآن اس کے مؤید ہیں۔ اول تو اس بناء پر کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا مسلک اسی کے مطابق مروی ہے۔ دوسرے اس لیے کہ علامہ نووی کے اعتراف کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مسلک بھی یہی تھا کہ وہ امام کے نکلنے کے بعد نماز یا کلام کو جائز نہیں سمجھتے تھے اور یہی مسلک بعض دوسرے صحابہ اور تابعین سے بھی مروی ہے اور یہ اصول کئی مرتبہ گزر چکا ہے کہ حدیث ضعیف اگر مؤید بالتعامل ہو تو قابل استدلال ہوتی ہے۔

(۵) حدیث باب کے واقعہ کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران آنے والے کسی شخص کو نماز پڑھنے کے لیے کہا ہو۔ مثلاً استسقاء کی حدیث میں جو اعرابی قحط کی شکایت لے کر آئے تھے پھر ایک ہفتہ کے بعد دوبارہ سیلاب کی شکایت لے کر آئے وہ دونوں واقعات میں خطبہ کے دوران پہنچے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا۔ نیز ایک شخص خطبہ کے دوران گرونیں پھلانگ کر چلا آ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ((اجلس فقد اذیت)) نیز ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا واقعہ ہے۔ یہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیر سے آنے اور غسل نہ کرنے پر تنبیہ فرمائی لیکن نماز کا حکم نہیں دیا۔ یہ تمام واقعات اس پر دلالت کرتے ہیں کہ خطبہ کے دوران نماز کا حکم نہیں تھا۔

پاب: جمعہ کے روز لوگوں کو پھلانگنے

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ تَخَطُّي النَّاسِ

کی ممانعت

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۱۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ

جمعہ کے روز ایک صاحب اس وقت مسجد میں آئے جب

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور لوگوں

أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

کو پھلانگنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَيَجْعَلُ يَتَخَطَّى النَّاسَ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجلس فقد آذيت و
آذيت .
و میں بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو ایذا پہنچائی ہے اور آنے
میں (بھی) تاخیر کی۔

۱۱۱۶ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا رُسَيْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانِ
بْنِ قَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
اتَّخَذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ .
۱۱۱۶ : حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے
جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھاندیں اُس نے جہنم تک
ایک پل بنا لیا۔

☆ خلاصہ الباب من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ جسرا الى جهنم - تخطى رقاب (یعنی گردنوں کو
پھلانگ پھلانگ کر چلنا) کے مکروہ ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے۔ پھر بعض نے اس کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے اور بعض نے
تزیہی۔ قول اول راجح ہے البتہ امام کے لیے تخطی کی گنجائش ہے۔ پھر تخطی رقاب سے متعلقہ حدیث باب اگرچہ ضعیف ہے
لیکن چونکہ تخطی کی تریب میں اور اس سے احتراز کی ترغیب میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں اس لیے اس روایت کو بھی
ایک درجہ میں قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

باب: امام کے منبر سے اترنے کے

بعد کلام کرنا

۱۱۱۷ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر سے اتر کر
ضرورت کی بات کر لیا کرتے تھے۔

باب: جمعۃ المبارک کی نماز

میں قرأت

۱۱۱۸ : حضرت عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ
مروان نے حضرت ابو ہریرہؓ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام
بنایا اور مکہ کی طرف چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں
جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور
دوسری میں سورۃ منافقون کی قرأت فرمائی۔ عبید اللہ
کہتے ہیں میں نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ آپ نے وہی سورتیں
پڑھیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے

۸۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُولِ

الْإِمَامِ عَنِ الْمَنْبَرِ

۱۱۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَارٍ ثنا أَبُو دَاوُدَ ثنا جَرِيرُ بْنُ
حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يُكَلِّمُ فِي الْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ عَنِ الْمَنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

۹۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ

۱۱۱۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حَاتِمُ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ الْمَدِينِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى
الْمَدِينَةِ فَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السُّجْدَةِ الْأُولَى وَ فِي الْأُخْرَى
إِذَا جَاءَ كَالْمَنَافِقُونَ .

قال عبيد الله فاذرناك أبا هريرة حين انصرف
فقلت له إنك قرأت بسورتين كان علي يقرأ بهما

تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی سورتیں پڑھتے سنا۔

۱۱۱۹: حضرت ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز سورہ جمعہ کے ساتھ کون سی سورت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۲۰: حضرت ابو عبدہ خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

بَاب: جس شخص کو (امام کے ساتھ) جمعہ کی ایک رکعت ہی ملے

۱۱۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو جمعہ کی ایک رکعت ہی (امام کے ساتھ) ملے تو وہ دوسری (بعد میں) اس کے ساتھ ملائے۔

۱۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو نماز کی (صرف) ایک رکعت ملی تو اس کو بھی (گویا کہ) وہ نماز مل گئی۔

۱۱۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت بھی مل گئی تو وہ اس کو وہ نماز مل گئی۔

بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا.

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ أَنبَانَا ضَمْرَةَ بْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ أَخْبِرْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهَا ﴿هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.....

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَنَانَ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي عَنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ أَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَ.

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ غَثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْحِمَاصِيِّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ.

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ ثلاثہ اور امام محمد کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جمعہ کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد شریک ہو تو اس پر نماز ظہر واجب ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر قعدہ اخیرہ میں سلام سے پہلے پہلے

شریک ہو گیا تو وہ دوسری رکعات بطور جمعہ پڑھے گا۔ ائمہ ثلاثہ حدیث باب کے مفہوم مخالف سے استدلال کرتے ہیں (یعنی جس کو ایک رکعت بھی نہیں ملی اس کو گویا نماز ہی نہیں ملی) اور نسائی کی روایت میں یہاں جمعہ کی تصریح بھی موجود ہے۔ شیخین کا استدلال حضرت ابو ہریرہ کی ایک دوسری حدیث مرفوع سے ہے جس میں ارشاد ہے: اذا اتیتیم الصلوٰۃ فعلیکم السکینۃ فما ادرکتہم فصلوا ما فاتکم فاتموا۔ اس میں جمعہ اور غیر جمعہ کی کوئی تفصیل نہیں۔ پھر جہاں تک حدیث باب سے استدلال کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ استدلال مفہوم مخالف سے ہے اور مفہوم مخالف ہمارے نزدیک حجت نہیں۔

۹۲: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ تُوْتِي الْجُمُعَةُ

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ
قُبَاءٍ كَانُوا يُجْمَعُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.
باب: جمعہ کے لئے کتنی دُور سے آنا چاہئے

☆ خلاصہ الباب یہاں دوسرے بحث طلب ہیں: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ بستی یا شہر سے دُور رہتے ہوں ان کو کتنی دُور سے نماز جمعہ کی شرکت کے لیے آنا واجب ہے۔ امام شافعی کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ جو شخص شہر سے اتنی دُور رہتا ہو کہ شہر میں نماز جمعہ کے لیے اگر رات سے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے اُس پر واجب ہے کہ وہ جمعہ میں شرکت کرے بطور جو اس سے زیادہ دُور رہتا ہو اس پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں۔ بعض حضرات حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے چنانچہ امام ابو یوسف کا ایک قول اسی کے مطابق ہے۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مرفوعہ فی الباب سے ہے: الجمعة على من اراده الليل الى اهله لیکن امام احمد وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس بارے میں ان کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جس کو اذان جمعہ سنائی دیتی ہو یعنی جو شخص شہر سے اتنی دُور ہو کہ اسے اذان کی آواز نہ آتی ہو تو اس پر جمعہ واجب نہیں۔ امام ترمذی، امام شافعی اور ابن العربی رحمہم اللہ نے امام مالک کا مسلک بھی یہی نقل کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو شہر میں رہتا ہو یا شہر کی فناء میں فناء سے باہر رہنے والوں پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں اور فناء کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ شہر کی ضروریات جہاں تک بھی پوری ہوتی ہوں وہاں تک کا علاقہ شہر میں داخل ہے۔ اس باب میں امام ترمذی کا مقصد اسی مسئلہ کو بیان کرنا تھا۔

۹۳: بَابُ فِيمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
إِدْرِيسَ وَيزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالُوا ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي غَبِيْدَةُ بْنُ سَفِيَّانَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ
أَبِي الْجَعْفَرِ الصَّمْبَرِيِّ وَ كَانَ لَهُ ضَبْحَةٌ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ
۱۱۲۵: حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو
شرف صحابیت حاصل ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تین بار جمعہ کی نماز ہلکا
اور غیر اہم سمجھ کر چھوڑ دے گا۔ اس کے دل پر مہر لگا دی
جاتی ہے۔ (یعنی محض لا پرواہی کا ثبوت دے کوئی شرعی

مَرَاتٍ نَهَاوْنَا بِهَا طَبَعَ عَلٰی قَلْبِهِ.

قباحت نہ ہو۔

۱۱۲۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو (کسی شرعی) مجبوری کے بغیر (لگاتار) تین جمعے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر ثبت کر دیتے ہیں۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو غَامِرٍ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضُرُورَةٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ.

۱۱۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: غور سے سنو ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی بکریوں کا ایک گلہ ایک یا دو میل کے فاصلہ پر رکھے۔ اس کو وہاں گھاس مشکل سے ملے تو وہ دور چلا جائے پھر جمعہ آئے اور وہ شریک نہ ہو۔ پھر دوسرا جمعہ آئے وہ اس میں بھی شریک نہ ہو۔ پھر تیسرا جمعہ آئے اور وہ اس میں بھی شریک نہ ہو تو اسکے دل پر مہر لگا دی جائے گی۔

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا هَلْ عَسَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَخَذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ عَلَى رَأْسِ مَيْلٍ أَوْ مَيْلَيْنِ فَيَتَعَذَّرَ عَلَيْهِ الْكَلَاءُ فَيَرْتَفِعَ ثُمَّ تَجِي الْجُمُعَةُ فَلَا يُجِي وَلَا يَشْهَدُهَا وَتَجِي الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا وَتَجِي الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا وَحَتَّى يُطَبَعَ عَلَى قَلْبِهِ.

۱۱۲۸: حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قصداً جمعہ ترک کر دے تو ایک اشرقی صدقہ کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو آدھی اشرقی صدقہ کر دے (شاید اس سے گناہ میں کچھ تخفیف ہو جائے)

۱۱۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِصَفِّ دِينَارٍ.

باب: جمعہ سے پہلے کی سنتیں

۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ

۱۱۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے قبل چار رکعت ایک سلام سے پڑھتے تھے۔

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ مُبَشَّرِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ خُجَّاجِ بْنِ أَرْطَاقَةَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ.

☆ خلاصہ الباب جمعہ کی پہلی سنتوں اور بعد کی سنتوں کے بارے میں کلام ہے۔ حنفیہ کے نزدیک جمعہ کی پہلی سنتیں چار ہیں اور اکثر ائمہ اسی کے قائل ہیں۔ البتہ شافعیہ کے نزدیک جمعہ سے پہلے دو رکعتیں مسنون ہیں جس طرح ظہر سے پہلے دو سنتوں کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی دلیل حدیث باب ہے۔ یہ حدیث سنداً اگرچہ ضعیف ہے لیکن آثار صحابہؓ اس کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ جمعہ سے قبل چار رکعت اور بعد میں چار رکعت پڑھتے تھے۔ نیز امام طحاوی نے باب التطوع باللیل والنہار کیف ہو میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ

کے بارے میں فرمایا ہے: انہ کان یصلی قبل الجمعة اربعاً و یفصل بینہن بسلام کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے قبل چار رکعت ادا کرتے تھے ایک سلام سے۔ اس روایت کے بارے میں علامہ نیوی فرماتے ہیں: رواہ الطحاوی و اسنادہ صحیح۔ اس کے علاوہ مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی سنن قبلہ کا ثبوت ملتا ہے۔ بہر حال ان روایات و آثار کے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی مؤکدہ سنتیں بے اصل نہیں بلکہ ان کے دلائل موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ظہر پر قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں مسنون ہیں۔

۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ لِفَضْلِي سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَيْنِ.

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو السَّائِبِ سَلَّمَ بْنُ جُنَادَةَ . قَالَا ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا.

۱۱۳۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب جمعہ کی نماز پڑھ کر آتے تو گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۱۳۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو سنتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعت پڑھو۔

☆ خلاصۃ الباب جمعہ کے بعد کی سنتوں کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جمعہ کے بعد صرف دو رکعتیں مسنون ہیں۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث باب ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار رکعتیں مسنون ہیں ان کی دلیل اسی باب ۹۵ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث صحیح ہے۔ نیز ان کا استدلال حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہے اور صاحبین کے نزدیک جمعہ کی چھ رکعتیں مسنون ہیں۔ ان کا استدلال حضرت عطاء کی روایت ہے جو ترمذی میں ہے کہ عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ نیز امام ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ: انہ امران یصلی بعد الجمعة رکعتین ثم اربعاً۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تھے چھ رکعتیں پڑھنے کا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ قول جامع ہے اس کو اختیار کرنے سے جمعہ کے بعد چار رکعات اور دو رکعات والی تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ پھر ان چھ رکعات کی ترتیب میں مشائخ کا اختلاف رہا ہے۔ بعض مشائخ حنفیہ پہلے چار رکعات اور پھر دو رکعات پڑھنے کے قائل ہیں اور بعض اس کے برعکس صورت کو افضل قرار دیتے

ہیں۔ یعنی پہلے دو رکعتیں پھر چار رکعتیں۔ حضرت شاہ صاحب نے آخری قول کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ حضرت علی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کے آثار سے مؤید ہیں۔

۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

قَبْلَ الصَّلَاةِ وَالْإِحْتِبَاءِ

وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

پہلے: جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقہ بنا کر

بیٹھنا اور جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گوٹ

مار کر بیٹھنا منع ہے

۱۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز نماز سے قبل مسجد میں حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۱۱۳۴: حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنے سے (یعنی سرین پر دونوں پاؤں کھڑے کر کے) جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو۔

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا ابْنُ لَهَيْفَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُحْلَقَ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْإِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَعْنِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.

خلاصہ الباب ☆ یعنی حلقہ باندھنے سے شاید اس لیے منع کیا ہے کہ لوگ مسجد میں دنیاوی باتیں کریں گے جو اعمال صالحہ کے لیے بہت نقصان دہ ہے اور گوٹھ مار کر بیٹھنے سے نیند کا خطرہ ہے شاید اسی لیے منع فرمایا تاکہ خطبہ بہت توجہ سے سنا جا سکے۔

۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ثَنَا خَبْرِيُّ ح وَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ جَمِيعًا عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا

مَوْذَنٌ وَاحِدٌ إِذَا خَرَجَ الْأَذْنَ وَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ وَأَبُو بَكْرٍ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَذَلِكَ

فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ

النِّدَاءَ الثَّلَاثَ عَلَيَّ ذَا فِي السُّوقِ يُقَالُ لَهَا الزُّورَاءُ فَإِذَا

خَرَجَ الْأَذْنَ وَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ.

پہلے: جمعہ کے روز اذان

۱۱۳۵: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کا ایک ہی مؤذن تھا۔ جب آپ باہر آتے (خطبہ کے لئے) تو اذان دے دیتا اور جب منبر سے اترتے تو اقامت کہہ دیتا اور ابو بکر و عمر کے دور میں بھی ایسا ہی رہا پھر جب عثمان کا دور آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو آپ نے بازار میں ایک گھر پر جس کو زوراء کہا جاتا ہے ایک اور اذان کا اضافہ فرمایا۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ کے لئے آتے تو (دوسری) اذان دی جاتی اور جب منبر سے اترتے تو اقامت ہوتی۔

☆ خلاصۃ الباب نداء ثالث سے مراد اذان خطبہ سے پہلے والی اذان مراد ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ یہ اذان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی۔ پھر اس کی ابتداء حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کی تھی لیکن حافظ نے اس روایت کو منقطع قرار دیا ہے لیکن بیشتر روایات اس کی تائید کرتی ہیں کہ اس کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو بدعت نہیں کہا جاسکتا اس لیے کہ یہ خلیفہ راشد کا اجتہاد ہے جسے اجماع صحابہ سے تقویت حاصل ہوئی۔ علامہ شاطبی نے فرمایا کہ خلفاء راشدین کا کوئی عمل بدعت نہیں ہو سکتا خواہ کتاب و سنت میں اس عمل کے بارے میں کوئی نقص موجود نہ ہو۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء راشدین کی سنت کو بھی واجب الاتباع قرار دیا ہے۔

باب: جب امام خطبہ دے تو اس کی طرف منہ کرنا

۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ وَهُوَ يَخْطُبُ

۱۱۳۶: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر کھڑے ہوتے تو تمام صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر لیتے۔ (یعنی متوجہ ہو جاتے)۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلَهُ أَصْحَابُهُ بِوُجُوهِهِمْ.

باب: جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی (ساعت)

۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي الْجُمُعَةِ

۱۱۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو مسلمان بھی کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اللہ سے خیر مانگے تو اللہ اس کو ضرور عطا فرمادیتے ہیں اور ہاتھ سے اس گھڑی کے تھوڑا ہونے کا اشارہ فرمایا۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ابْنَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَفَّقُ فِيهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أُعْطَاهُ. وَ قَلِيلًا بِيَدِهِ

۱۱۳۸: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے اسے وہ چیز دے دی جاتی ہے۔ پوچھا گیا وہ کون سی گھڑی ہے؟ فرمایا: نماز کے لئے اقامت سے نماز سے فراغت تک۔

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حنبلہ بن محمد ثنا كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف السمری عن ابیه عن جده قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: في يوم الجمعة ساعة من النهار لا يسأل الله فيها العبد شيئا الا أعطى سؤله. قيل اي ساعة قال: حين تقام الصلاة الى الانصراف منها.

۱۱۳۹: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بار رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ میں نے عرض کیا ہمیں اللہ کی کتاب میں یہ ملا کہ جمعہ کے روز ایک ساعت ایسی ہے جس میں جو بھی ایمان والا بندہ نماز پڑھا رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کو مانگ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ حاجت پوری فرما دیتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اشارہ سے کہا یا ساعت سے کم۔ میں نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا کہ یا ساعت سے کم پھر میں نے کہا وہ کون سی ساعت ہے؟ فرمایا: دن کی آخری ساعت۔ میں نے کہا وہ نماز کا وقت تو نہیں۔ فرمایا: ایمان والا بندہ جب نماز پڑھ لے گا نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو تو وہ نماز ہی میں ہے۔

خلاصہ الباب: حدیث باب سے ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کے وقت تمام قوم کو امام کی طرف منہ کر کے بیٹھنا افضل ہے۔ حضرت گنگوہی فرماتے ہیں کہ استقبال سے مراد میں امام کی طرف منہ کرنا مراد نہیں بلکہ جس جہت کی طرف امام ہے اوجھ منہ کرے۔

باب: سنتوں کی

بارہ رکعات

۱۱۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سنت کی بارہ رکعات پر مداومت اختیار کرے گا اس کے لئے جنت میں ایک خصوصی گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعت ظہر سے قبل دو رکعت بعد الظہر، دو رکعت بعد المغرب، دو رکعت بعد العشاء اور دو رکعت قبل از فجر۔

۱۱۴۱: حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتی ہیں کہ جس نے دن رات میں بارہ رکعات

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ عَنِ الضُّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي نَلْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّي نَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَقْضَى لَهُ حَاجَتَهُ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَشَارَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعْضِ سَاعَةٍ فَقُلْتُ صَدَقْتَ أَوْ بَعْضِ سَاعَةٍ فَقُلْتُ أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ: هِيَ آخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ. فَقُلْتُ إِنِّي لَيْسَتْ سَاعَةً صَلَاةٍ قَالَ: بَلَى إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا صَلَّى ثُمَّ جَلَسَ لَا يَجْلِسُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فِيهِ فِي الصَّلَاةِ.

۱۰۰: باب ما جاء في ثنتي عشرة

ركعة من السنة

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ مُغِيرَةَ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ غَابِثَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ثَابَرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً مِنَ السَّنَةِ لَبِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۱۱۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ زَافِعٍ عَنْ غُبَيْبَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ بِنْتِي عَشْرَةَ رَكَعَةً بِنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

(سنت) ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ بِنْتِي عَشْرَةَ رَكَعَةً بِنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَ رَكَعَتَيْنِ (أَطْنَهُ قَالَ) قَبْلَ الْعَصْرِ وَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ (أَطْنَهُ قَالَ) وَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ.

۱۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن میں بارہ رکعت ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر تیار کیا جائے گا دو رکعت قبل از فجر اور دو رکعت قبل از ظہر اور دو رکعت بعد از ظہر اور مجھے گمان ہے کہ دو رکعت قبل از عصر بھی فرمائیں اور دو رکعت بعد از مغرب اور میرا گمان ہے کہ فرمایا اور دو رکعت بعد از عشاء۔

باب: فجر سے پہلے دو رکعت

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَ بِنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

۱۱۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی دکھائی دیتی تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ أَنبَانَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الرُّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَدَاةِ فَإِنَّ الْأَذَانَ بِأَذْنِيهِ.

۱۱۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ فجر سے قبل دو رکعت ایسے ادا فرماتے کہ گویا تکبیر آپ کے کانوں میں ہے۔ (یعنی جیسے تکبیر ہو رہی ہو تو آدمی سنت مختصری ادا کرتا ہے۔ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتیں مختصر ادا فرماتے)۔

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۱۳۵: ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ جب نماز فجر کے لئے اذان دی جاتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختصری دو رکعتیں نماز سے قبل پڑھتے۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَوَّضًا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۱۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو دو رکعتیں پڑھ کر نماز کے لئے نکلتے۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

۱۱۳۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اقامت کے قریب دو رکعتیں

ﷺ يَضَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ.

پڑھتے تھے۔

۱۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ

بَابُ: فجر کی سنتوں میں کونسی

قَبْلَ الْفَجْرِ

سورتیں پڑھے؟

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَ
يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بِنِ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

۱۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی۔

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَسَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ
الْوَابِطِيُّان قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اسْحَقَ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَقَّتْ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا فَكَانَ
يُقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ
﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

۱۱۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ماہ تک دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے رہے۔

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
ثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَلِّي رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ كَانَ يَقُولُ:
نَعَمْ السُّورَتَانِ هُمَا يُقْرَأُ بِهِمَا فِي رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ ﴿قُلْ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾.

۱۱۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھا کرتے اور فرماتے کیا خوب ہیں یہ دو سورتیں جو فجر کی سنتوں میں پڑھی جائیں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾.

۱۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

بَابُ: جب تکبیر ہو تو اس وقت اور کوئی نماز نہیں سوائے فرض نماز کے

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا زُهْرُ بْنُ الْقَاسِمِ ح
وَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبَّادَةَ قَالَا ثَنَا
زَكَرِيَّا بْنُ اسْحَقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أُقِيمَتِ

۱۱۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تکبیر ہو جائے تو کوئی نماز نہیں سوائے فرض نماز کے۔ دوسری سند میں یہی مضمون مروی ہے۔

الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۱۱۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ غَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَجِسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ لَهُ: بَايَ صَلَاتِكَ اغْتَدَدْتَ؟

۱۱۵۲: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو نماز فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھتے دیکھا اور آپ نماز میں تھے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ان دو میں سے کون سی نماز کو شمار کرو گے۔

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَقَدْ أُقِيمَتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ وَهُوَ يُصَلِّي فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفَ احْطَنَّا بِهِ نَقُولُ لَهُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي: يُوْشِكُ أَحَدَكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ أَرْبَعًا.

۱۱۵۳: حضرت عبداللہ بن مالک بن نحسینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گزرے۔ نماز صبح کے لئے اقامت ہو چکی تھی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس کو کچھ فرمایا ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ کیا فرمایا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو ہم نے اس کو گھیر لیا اور اس سے پوچھنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا فرمایا؟ کہنے لگا یہ فرمایا کہ قریب ہے کہ تم میں کوئی فجر کی چار رکعت پڑھنے لگے۔

خلاصۃ الباب ☆ ظہر عصر مغرب عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے۔ بشرطیکہ جماعت کے بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے وہ احادیث اور آثار صحابہ کی اسانید صحیح ہیں۔ جہاں تک حدیث باب کے عموم کا تعلق ہے اس پر خود شافعیہ بھی پوری طرح عمل پیرا نہیں ہیں کیونکہ اگر کوئی شخص جماعت کھڑی ہونے کے بعد اپنے گھر میں سنتیں پڑھ کر چلے تو یہ امام شافعی کے نزدیک جائز ہے حالانکہ حدیث باب کے حکم میں یہ بھی داخل ہے اور اس میں گھر اور مسجد میں کوئی تفریق نہیں۔ دوسری بات یہ بھی کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد فوت شدہ نماز پڑھنا بھی جائز ہے کیونکہ نمازوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھنا واجب ہے۔

۱۰۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ

صَلَاةِ الْفَجْرِ مَتَى يَقْضِيَهُمَا

۱۱۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ

ثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ

عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ

الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اَصَلَاةُ الصُّبْحِ

مَرَّتَيْنِ . فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اِنِّي لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ

الَّتَيْنِ قَبْلَهَا فَصَلَّيْتُهُمَا قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ

۱۱۵۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ يَعْقُوبُ بْنُ

حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا مُرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ

كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَامَ عَنْ

رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ .

بَابُ : جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو

وہ کب ان کی قضاء کرے

۱۱۵۳ : حضرت قیس بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی

اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز فجر کے بعد دو

رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ تو نبی نے دریافت فرمایا: کیا صبح کی

نماز دو بار پڑھی جا رہی ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے

فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں اس لئے اب وہ

پڑھ لیں۔ راوی کہتے ہیں آپ اس پر خاموش ہو رہے۔

۱۱۵۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک بار نیند کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر کی سنتیں

رہ گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج چڑھنے کے

بعد قضاء فرمائیں۔

خلاصہ الباب : امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر فجر کی سنتیں پہلے نہ پڑھی

ہوں تو فجر کے فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے سنتیں پڑھنا جائز نہیں اس لیے کہ بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں اسے چاہیے سورج طلوع

ہونے کے بعد پڑھے۔ یہ حدیث حسن سے کم نہیں۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے تو امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ

حدیث منقطع ہے۔

بَابُ : ظہر سے قبل چار سنتیں

۱۱۵۶ : حضرت قابوس کہتے ہیں کہ میرے والد نے

حضرت عائشہ سے کہلا بھیجا کہ کون سی (سنت) نماز پر نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کو بیشکلی اور مواظبت پسند تھی۔ فرمایا آپ

ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے ان میں طویل قیام کرتے

اور خوب اچھی طرح رکوع سجود کرتے۔

۱۱۵۷ : حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۵ : بَابُ فِي الْارْبَعِ الرَّكْعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ

۱۱۵۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسِ

عَنْ اَبِيهِ قَالَ ارْسَلِ اَبِي اِلَى عَائِشَةَ اَيُّ صَلَاةٍ رَسُوْلُ

اللَّهِ ﷺ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ اَنْ يُوَاطِبَ عَلَيْهَا قَالَتْ كَانَ

يُصَلِّي اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ يُطِيلُ فِيْهِنَّ الْقِيَامَ وَيُحْسِنُ فِيْهِنَّ

الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ .

۱۱۵۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ غَيْدَةَ بْنِ

مُعْتَبِ الصَّبِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مُنْجَابٍ عَنْ قُرْعَةَ

عَنْ فَرْنَعٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا إِذَا ذَالَتِ الشَّمْسُ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ تَبِييمٌ وَقَالَ: إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ إِذَا ذَالَتِ الشَّمْسُ.

ظہر سے پہلے چار رکعت ایک سلام سے پڑھتے اور فرماتے کہ سورج ڈھلنے کے بعد آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ہیں اور ایک ہی سلام سے ہیں یہی مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور حق بھی یہی ہے کیونکہ دوسری احادیث اور آثار سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۱۰۶: بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ

قَبْلَ الظُّهْرِ

باب: جس کی ظہر سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَ زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالُوا ثَنَا مُوسَىٰ ابْنُ دَاوُدَ الْكُوفِيُّ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّى بِهَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا قَيْسٌ عَنْ شُعْبَةَ.

۱۱۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر سے پہلے چار رکعتیں فوت ہو جاتیں تو فرض کے بعد دو سنتیں پڑھ کر ان چار رکعتوں کو پڑھ لیتے۔

باب: جس کی ظہر کے بعد دو رکعتیں

فوت ہو جائیں

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أُرْسِلَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَىٰ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَنْطَلَقْتُ مَعَ الرَّسُولِ فَسَأَلَ أُمَّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا هُوَ يَتَوَضَّأُ فِي بَيْتِي لِلظُّهْرِ وَ كَانَ قَدْ بَعَثَ سَاعِيًا وَ كَثُرَ عِنْدَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَ قَدْ أَهَبَهُ شَأْنُهُمْ إِذَا ضَرَبَ الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَلَسَ يَقْبِصُ مَا جَاءَ بِهِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ دَخَلَ فَتَزَلَّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: شَعَلْنِي أَمْرُ السَّاعِيِ أَنْ أَصَلِيَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۱۵۹: حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہ نے کسی کو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا میں بھی اس کے ساتھ چل دیا۔ اس نے حضرت ام سلمہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا ایک بار رسول اللہ میرے گھر میں ظہر کیلئے وضو کر رہے تھے اور آپ نے صدقات (زکوٰۃ و عشر) وصول کرنے کیلئے عامل کو بھیجا تھا اور آپ کے پاس مہاجرین بہت ہو گئے (جو بالکل محتاج تھے) اور انکی حالت سے آپ کو فکر ہو رہی تھی کہ دروازہ پر دستک ہوئی نبی باہر نکلے۔ نماز ظہر پڑھائی پھر جو مال وہ صدق وصول کرنے والا لایا تھا مستحقین میں تقسیم کرنے کیلئے بیٹھ گئے۔ ام سلمہ فرماتی ہیں عصر تک اسی میں مشغول رہے پھر میرے گھر تشریف لائے

اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا: صدقات لانے والے کے کام نے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے روک رکھا (یعنی ڈھول ہو گیا) اس لئے میں نے عصر کے بعد وہ پڑھ لیں۔

خلاصۃ الباب ۶۶ عصر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں صرف ایک بار پڑھیں۔ معجم طبرانی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور مسند احمد میں حضرت ام سلمہ ہی کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز صرف ایک بار پڑھی۔ طحاوی میں بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہی البتہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے جس سے مداومت ثابت ہوتی ہے۔ اس تعارض کو دور کرنے پر تطبیق دی گئی ہے کہ عصر کے بعد جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ امت کے حق میں یہ جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد رکعتیں ادا کرے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ طحاوی، مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہماری جب دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو ہم بھی عصر کے بعد قضاء کریں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم لوگ قضاء نہ کرو۔ اسی قسم کی ایک اور روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور دوسروں کو منع فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال رکھتے تھے اور لوگوں کو منع فرماتے تھے۔ یہ روایت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت اور امت کے حق میں بعد العصر کی رکعتوں کے جائز نہ ہونے پر صریح ہے واللہ اعلم۔

باب: ظہر سے پہلے اور بعد چار چار

سنتیں پڑھنا

۱۱۶۰: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار چار رکعات پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرمادیں گے۔

باب: دن میں جو نوافل

مستحب ہیں

۱۱۶۱: حضرت عاصم بن حمزہ سلولی فرماتے ہیں کہ ہم نے علیؑ سے نبی کے دن کے نوافل کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا: تم میں اتنی طاقت و ہمت نہیں (کہ رسول اللہ کے برابر نوافل پڑھو اس لئے سوال کرنا بھی زیادہ مفید نہیں) ہم نے عرض

۱۰۸: **بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ**

أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّغِيثِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَنَسَةَ بِنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

۱۰۹: **بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يَسْتَحِبُّ مِنْ**

التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ ثنا سُفْيَانُ وَ أَبِي وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَطِيفُونَهُ فَقُلْنَا أَخْبِرْنَا

کیا: آپ ہمیں بتادیں ہم بقدر استطاعت اختیار کر لیں گے۔ فرمایا: رسول اللہ جب فجر پڑھتے تو ٹھہر جاتے حتیٰ کہ جب سورج مشرق میں اتنا اوپر آ جاتا جتنا عصر کے وقت مغرب میں ہوتا ہے تو آپ کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھتے (یہ اشراق کی نماز ہے) پھر ٹھہر جاتے۔ یہاں تک کہ جب سورج یہاں تک آ جاتا جتنا ظہر کے وقت وہاں ہوتا ہے تو آپ کھڑے ہو کر چار رکعت (چاشت) پڑھتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر سے پہلے کی چار سنتیں پڑھتے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھتے اور عصر سے قبل چار رکعتیں دو سلام کے ساتھ پڑھتے اور سلام پھیرنے میں ملائکہ مقررین انبیاء کرام اور ان کے قریبین مسلمان و مؤمنین کی نیت کرتے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: یہ تیرہ رکعت وہ نوافل ہیں جو رسول اللہ دن میں پڑھا کرتے تھے اور ان پر مداومت کرنے والے کم ہی لوگ ہیں۔ کیچ جو راوی ہیں کہتے ہیں اس میں میرے والد نے یہ اضافہ کیا کہ حبیب بن ابی ثابت نے کہا: ابواخلاق مجھے یہ پسند نہیں کہ اس حدیث کے بدلے مجھے تمہاری اس مسجد کے برابر بھر کر سونا ملے۔

باب: مغرب سے قبل

دو رکعت

۱۱۶۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان و اقامت کے درمیان نماز ہے۔ تین بار یہ فرمایا۔ تیسری بار یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے (پڑھ لے اور جو چاہے نہ پڑھے)۔

۱۱۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مؤذن اذان دیتا تو یوں لگتا کہ اس نے اقامت کہی کیونکہ

بہ نأخذ منه ما استطعنا قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الفجر يمهّل حتى اذا كانت الشمس من هاهنا يعني من قبل المشرق بمقدارها من صلاة العصر من هاهنا يعني من قبل المغرب قام فصلى ركعتين ثم يمهّل حتى اذا كانت الشمس من هاهنا يعني من قبل المشرق بمقدارها من صلاة الظهر من هاهنا قام فصلى اربعا و اربعا قبل الظهر اذا زالت الشمس و ركعتين بعدها و اربعا قبل العصر يفصل بين كل ركعتين بالتسليم على الملائكة المقربين والبيّن و من تبعهم من المسلمين والمؤمنين

قال علي رضي الله تعالى عنه فتلك ست عشرة ركعة تطوع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنهار و قل من يداوم عليها قال و كعب زاد فيه ابى فقال خيب بن ابى ثابت يا ابا اسحق ما احب ان لي بحديثك هذا بلء مسجدك هذا ذبا

۱۱۰: باب ما جاء في الركعتين قبل

المغرب

۱۱۶۲: حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا ابو اسامة و كعب عن كهمس ثنا عبد الله بن بريدة عن عبد الله بن مغفل قال قال النبي ﷺ: بين كل اذانين صلاة. قالها ثلاثا قال في الثالثة لمن شاء.

۱۱۶۳: حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة قال سمعت علي بن زيد بن جذعان قال سمعت انس بن مالك يقول ان كان المؤذن ليؤذن على عهد

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيُرَىٰ أَنهَا الْإِقَامَةُ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يَقُومُ كَثْرَةَ هُوَ كَرْمُ مَغْرِبٍ سَبَقَ دَوْرَ رَكَعَتَيْنِ يَرْهَنَ وَاللَّهِ
فَيُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ. بہت سے ہوتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس روایت کے ظاہری الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مغرب میں اذان و اقامت کے درمیان بھی کوئی نماز مشروع ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک دو رکعتیں مغرب کے فرض سے پہلے مکروہ ہیں۔ شافعیہ اور حنابلہ کی دلیل حدیث باب ہے۔ احناف اور مالکیہ اس کے جواب میں دلیل کے طور پر دارقطنی، بیہقی اور مسند بزار کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں مغرب کا استثناء موجود ہے۔ چنانچہ دارقطنی اور بیہقی میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں ہیں، ماسوا مغرب کے یعنی مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان کوئی نماز نہیں۔ یہ حدیث حنفیہ کی دلیل بھی ہے اور مخالفین کو جواب بھی۔ دوسرے صحابہ کرام کی اکثریت یہ رکعتیں نہیں پڑھتی تھی اور احادیث کا صحیح مفہوم تعامل صحابہ ہی سے ثابت ہوتا ہے چونکہ صحابہ کرام نے عام طور سے ان کو ترک کیا ہے اس لیے ان کا ترک ہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ البتہ دوسری روایات پر عمل کرنے کی بناء پر عمل کرتے ہوئے کوئی پڑھے تو جائز ہے۔ یہی متاخرین حنفیہ میں سے بعض حضرات کا مسلک ہے۔

باب: مغرب کے بعد کی

دو سنتیں

۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ

بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۱۱۶۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب (مسجد میں) پڑھ کر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْخَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَابِثَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ.

۱۱۶۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس بنو عبد الاشہل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمیں ہماری مسجد میں نماز مغرب پڑھا کر فرمایا وہ دو رکعتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھ لو۔

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الصَّخَّاکِ ثَنَا سَمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ اَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ فِي مَسْجِدِنَا ثُمَّ قَالَ: اِرْكَعُوا هَاتَيْنِ الرُّكْعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ.

باب: مغرب کے بعد کی سنتوں

میں کیا پڑھے؟

۱۱۲: بَابُ مَا يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ

الْمَغْرِبِ

۱۱۶۶: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

وَالْبَدْحُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا بَدَلُ
 بْنِ الْمُخَبَّرِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ
 نَهْدَلَةَ عَنْ ذَرِّ وَ أَبِي وَ ابْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا
 الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

پای: مغرب کے بعد

چھ رکعات

۱۱۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کہی تو یہ چھ رکعات اس کے لئے بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوں گی۔

پای: وتر کا بیان

۱۱۶۸: حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نماز بڑھادی جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی افضل ہے اور وہ (نماز) وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے لئے مقرر فرمایا ہے نماز عشاء سے طلوع فجر تک۔

۱۱۶۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وتر نہ واجب ہیں نہ فرض نماز کی طرح فرض ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے پھر ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے وتر کو پسند فرماتا ہے۔

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ

الْمَغْرِبِ

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي حَفْصٍ الْيَمَامِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتِّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ بِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةً.

۱۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَتْرِ

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَائِدٍ الدَّؤَبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْوة الزُّرَيْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ حِذَافَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ لَهَا خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوَتْرِ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِنَّ الْوَتْرَ لَيْسَ بِحُتْمٍ وَلَا كِفْلًا بِكُمْ الْمَكْتُوبَةَ وَ لَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْتَرَ نَمَّ قَالَ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ اتَّبِعُوا فَإِنَّ اللَّهَ وَتَرَ

یُحِبُّ الْوُتْرَ . ۱۱۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ طاق ہے طاق کو پسند فرماتا ہے اے قرآن والو! وتر پڑھو۔ دیہات کے ایک صاحب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر تمہارے لئے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے نہیں ہیں۔

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَفْصٍ الْأَبَّازُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَتَرٍ يُحِبُّ الْوُتْرَ أَوْ بَرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ . فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: لَيْسَ لَكَ وَلَا لِأَصْحَابِكَ .

☆ خلاصہ الباب ☆ صلوٰۃ الوتر کے سلسلہ میں کئی باتیں زیر بحث آئی ہیں۔ مثلاً صلوٰۃ الوتر کی حیثیت کیا ہے؟ یہ فرض ہے یا واجب یا سنت مؤکدہ؟

دوسری بحث یہ کہ وتر کی کتنی رکعات ہیں اور یہ کہ اگر وتر تین رکعات ہیں تو پھر دو رکعت پر سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھنی چاہیے یا ایک ہی سلام کے ساتھ تینوں رکعات ادا کرنی چاہئیں؟

نماز وتر واجب ہے یہ امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے۔ علامہ نیوٹی نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت حذیفہ بن الیمان، امام ابراہیم نخعی اور امام شافعی کے استاذ یوسف بن خالد، سعید بن المسیب، ابی عبید بن عبداللہ بن مسعود، سخاک، مجاہد، سحون، اصبح بن الفرج (رضی اللہ عنہم ورحمہم اللہ تعالیٰ) وغیرہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک وتر کی نماز واجب سنت مؤکدہ ہے واجب نہیں۔ ان حضرات کی دلیل (۱) اعرابی والی حدیث ہے کہ اعرابی نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھ پر ان پانچ نمازوں کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! ان کے علاوہ کوئی نماز فرض نہیں! الا یہ کہ تم نفل کے طور پر پڑھو۔ امام ابوحنیفہ اور احناف کرام یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ بات وتر کے مؤکد ہونے سے پہلے کی ہے۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز راحلہ (سواری) سے نیچے اتر کر پڑھتے تھے اور وتر سواری پر ہی پڑھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وتر واجب نہیں۔ امام طحاوی نے اس کا جواب دیا ہے کہ حضرت عمر سے جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز سواری پر ادا فرماتے تھے یہ بات وتر کے مؤکد ہونے سے پہلے کی ہے۔ اس کے بعد وتر کا مؤکد اور واجب ہونا واقع ہوا ہے۔ حدیث باب: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ كَمَا كَانَ يَمُدُّكُمْ فِي الْأَيَّامِ الْأُولَى . حضرت امام ابوحنیفہ نے وتر کے وجوب پر مندرجہ ذیل دلائل احادیث سے قائم کیے ہیں: (۱) حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وتر سے سو گیا یا بھول گیا تو جب صبح ہو جائے یا جب اسے یاد آئے اس کو پڑھے۔ (متدرک حاکم ص: ۳۰۲ ج: ۱)۔ (۲) حضرت بریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (واجب) ہے جس نے وتر نہ پڑھے تو وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (ابوداؤد ص: ۲۰۱ ج: ۱)۔ (۳) حضرت ابویوب سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (ثابت) واجب ہے۔ (دارقطنی ص: ۲۲ ج: ۲)۔ (۴) حضرت خارجہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں امداد پہنچائی

ہے یا تمہارے لیے ایک نماز زائد کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے۔ (ابوداؤد ص ۲۰۱ ج ۳ ترمذی ص: ۹۱)۔ (۵) حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ وتر واجب ہے جب کوئی شخص بھول جائے تو قضاء نہ کرے (مصنف عبدالرزاق ص: ۸ ج ۳)۔ (۶) حضرت عمار کہتے ہیں کہ وتر پڑھو اگرچہ سورج طلوع ہو جائے (یعنی قضاء پڑھنا بھی واجب ہے)۔ (مصنف عبدالرزاق ص: ۱۰ ج ۳)۔ (۷) حضرت ویرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اگر کوئی شخص سوتے سوتے صبح کر دے اور اس نے وتر نہ پڑھے ہوں تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر تم صبح کی نماز سے سو جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے تو کیا تم صبح کی نماز نہیں پڑھو گے؟ گویا کہ انہوں نے کہا: جیسے صبح کی نماز پڑھتے ہو اسی طرح وتر بھی قضاء پڑھو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص: ۲۹۰ ج ۳)۔ (۸) حضرت امام شعیب، عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، طاؤس مجاہد کہتے ہیں کہ وتر کونہ چھوڑو اگرچہ سورج طلوع ہو جائے یعنی اگر قضاء پڑھنی پڑے تو قضاء پڑھو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص: ۲۹۰ ج ۲)۔ (۹) حضرت امام شعیب کہتے ہیں کہ وتر کونہ چھوڑو اگرچہ دو پہر کو ہی کیوں نہ پڑھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص: ۲۹۰ ج ۲)۔ (۱۰) حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر نفل ادا کرتے تھے اور جب وتر پڑھتے تو سواری سے نیچے اتر کر زمین پر ادا کرتے۔ (مسند احمد ص: ۱۱ ج ۲)۔ (۱۱) ہشام اپنے والد حضرت عروہ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ وہ سواری پر نفل پڑھتے تھے۔ جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا۔ پیشانی نیچے نہیں رکھتے تھے بلکہ سر کے اشارہ سے رکوع و سجدہ کرتے تھے اور جب سواری سے نیچے اترتے تھے تو وتر ادا کرتے تھے۔ (موطا امام محمد ص: ۱۳۳)۔ (۱۲) نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ وہ نوافل سواری پر پڑھتے تھے۔ جدھر سواری کا رخ ہوتا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو نیچے اتر کر پڑھتے تھے۔ یہ تمام روایات اور ان کے علاوہ دیگر روایات وتر کے مؤکد اور واجب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

پاؤں: وتر میں کون کونسی سورتیں پڑھی جائیں؟

۱۱۷۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں: ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۷۲: حضرت ابن عباس سے یہی روایت ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مروی ہے۔

۱۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقْرَأُ فِي الْوَتْرِ

۱۱۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّازُ ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ طَلْحَةَ وَ زَيْنِدٍ عَنْ ذَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثنا أَبُو أَحْمَدَ ثنا

يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثنا شَيْبَانَةُ قَالَ ثنا يُونُسُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۱۷۳: حضرت عبدالعزیز بن جریج فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ دوسری میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین پڑھا کرتے تھے۔

باب: ایک رکعت وتر کا بیان

۱۱۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے اور ایک رکعت پڑھتے۔

۱۱۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے نوافل دو دو رکعت ہیں اور وتر ایک رکعت ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا بتائیے اگر میری آنکھ لگ جائے، اگر میں سو جاؤں۔ فرمایا یہ اگر نگر اس ستارہ کے پاس لے جاؤ میں نے سر اٹھایا تو سماک تارہ نظر آیا پھر دوبارہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے نوافل دو دو رکعت ہے اور وتر صبح سے قبل ایک رکعت ہے۔

۱۱۷۶: حضرت ابن عمر سے ایک مرد نے پوچھا کہ میں وتر کیسے پڑھوں؟ فرمایا ایک وتر پڑھ لو۔ عرض کیا مجھے خدشہ ہے کہ لوگ اس کو بتیراء (ڈوم کٹی) کہیں گے (اور نبی نے بتیراء ایک رکعت والی نماز سے منع بھی فرمایا ہے) تو فرمایا: سنت ہے اللہ کی اور اسکے رسول ﷺ کی یعنی ایک رکعت وتر پڑھنا۔ اللہ اور اسکے رسول کا بتایا ہوا طریقہ ہے۔

۱۱۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ أَبُو يُوسُفَ الرَّقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ خُصِيفِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَرِيحٍ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ بَايَ شَيْءٍ كَانَ يُؤْتِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ فِي الثَّانِيَةِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ فِي الثَّلَاثَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ.

۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَتْرِ بِرَكْعَةٍ

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي وَ يُؤْتِرُ بِرَكْعَةٍ.

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مَجَلِزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَ الْوَتْرُ رَكْعَةٌ. قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غَلَبْتَنِي عَيْنِي أَرَأَيْتَ إِنْ نُمْتُ؟ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ عِنْدَ ذَلِكَ الشَّجَمِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا السَّمَاءُ تُرْمَعُ فَتَسْقَطُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَ الْوَتْرُ رَكْعَةٌ قَبْلَ الصُّبْحِ.

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ أُرْسِرُ قَالَ أَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَقُولَ النَّاسُ الْبُتِيرَاءُ فَقَالَ سُنَّةُ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ يُرِيدُ هَذِهِ سُنَّةُ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ ﷺ.

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ ابْنِ

۱۱۷ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ

بَابُ: وتر میں دعائے قنوت نازلہ

۱۱۷۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شَرِيكَ عَنْ أَبِي

۱۱۷۸ : حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

أَسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي الْخَوَزَاءِ عَنِ

میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات

الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کھائے جو میں وتر میں پڑھتا ہوں۔

كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ : اللَّهُمَّ غَافِبِي فِيمَنْ

((اللَّهُمَّ غَافِبِي فِيمَنْ غَافِبَتْ وَ تَوَلَّيْتِي فِيمَنْ

غَافِبَتْ وَ تَوَلَّيْتِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ اهْدِينِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَ قَبِي

تَوَلَّيْتَ وَ اهْدِينِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَ قَبِي شَرًّا مَا قَضَيْتَ وَ

شَرًّا مَا قَضَيْتَ وَ بَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَ

بَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَ لَا يُقْضَى

لَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَبْذُلُ مَنْ وَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا

عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَبْذُلُ مَنْ وَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا

تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ .

تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ .

خلاصہ الباب ☆ اس قنوت کی بعض روایات میں اللہ لا یبذل من والیت کے بعد ولا یعز من عادیت بھی روایت کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ جس سے تیری دشمنی ہو وہ کسی حال میں باعزت نہیں اور بعض روایات میں رَبَّنَا تَبَارَكْتَ رَبَّنَا کے بعد استغفرک و اتوب الیک بھی روایت کیا گیا ہے۔ یعنی اے میرے رب! میں تجھ سے گناہوں کی مغفرت اور بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بعض روایات میں توبہ اور استغفار کے اس کلمے کے بعد اس درود کا بھی اضافہ ہے: و صل اللہ علی النبی اور اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اپنے نبی پاک (ﷺ) پر۔ اکثر ائمہ اور علماء نے وتر میں پڑھنے کیلئے اسی قنوت کو اختیار فرمایا ہے۔ حنفیہ میں جو قنوت رائج ہے: اللہم انا نستعینک و نستغفرک اس کو امام ابن ابی شیبہ اور امام طحاوی وغیرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ علامہ شامی نے بعض اکابر احناف سے نقل کیا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ: اللہم انا نستعینک کے ساتھ حضرت حسن بن علی والی یہ قنوت: اللَّهُمَّ غَافِبِي فِيمَنْ غَافِبَتْ بھی پڑھی جائے۔

۱۱۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ خَفْصُ بْنُ عَمَرَ ثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ

۱۱۷۹ : حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے

ثَنَا خَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو وَ الْفَزَارِيُّ عَنْ

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ الْمَخْزُومِيِّ عَنِ عَلِيٍّ

یہ پڑھتے

بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا نَقُولُ فِي آخِرِ الْوُتْرِ :

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَ أَعُوذُ

وَ أَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَ أَعُوذُ بِكَ

بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُخْصِي

بِمُعَافَاتِكَ مِنْكَ لَا أُخْصِي لِنَاءِ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثَبْتَ

ثَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثَبْتَ نَفْسِكَ .

نَفْسِكَ .

خلاصہ الباب ☆ سبحان اللہ! کیسا لطیف مضمون ہے اس دعا کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کی ناراضی اللہ کی سزا اللہ کی پکڑ اور اس کے جلال سے کوئی جائے پناہ نہیں۔ بس اسی کی رحمت و عنایات اور اسی کی کریم ذات پناہ دے سکتی ہے۔ حضرت علی

کی اس حدیث میں صرف اتنا مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا اپنے وتر کے آخر میں کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیسری رکعت میں قنوت کے طور پر یہ دعا کرتے تھے اور بعض ائمہ اور علماء نے یہی سمجھا ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وتر کے آخری قعدہ میں سلام سے پہلے یا سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے رات کی نماز کے سجدے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی دعا کرتے ہوئے سنا تھا۔

باب: جو قنوت میں ہاتھ نہ اٹھائے

۱۱۸: بَابُ مَنْ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْقُنُوتِ

۱۱۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے

ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا عِنْدَ

البتہ بارش کے لئے دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے حتیٰ کہ آپ

الاستِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ ابْطِينِهِ.

کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

خلاصۃ الباب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ درمختار میں ہے کہ یہ بات سنت ہے۔ اس قیام کی جس میں قرار ہو (کچھ دیر ٹھہرنا ہو) اور اس میں (طویل) ذکر مسنون ہو تو اس میں اس طرح ہاتھ باندھ کر قیام کرے جس طرح ثناء اور قنوت اور تکبیرات جنازہ لیکن ایسے قیام میں مسنون نہیں جو رکوع اور سجود کے درمیان ہو کیونکہ اس میں ٹھہرنا نہیں ہوتا۔ میدان کی تکبیرات میں بھی مسنون نہیں کیونکہ ان میں کوئی ذکر مسنون نہیں ہے۔

باب: دُعا میں ہاتھ اٹھانا اور

۱۱۹: بَابُ مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَ مَسَحَ

چہرہ پر پھیرنا

بہما و جہہ

۱۱۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو شَرِيْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا عَانَدُ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب

بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

تم اللہ عزوجل سے دعا مانگو تو ہتھیلیاں منہ کی طرف رکھ

كَفَّيْبِ الْقُرْظِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

کر دعا مانگو۔ ہتھیلیوں کی پشت منہ کی طرف مت کیا کرو

إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعْ بِبَاطِنِ كَفَيْكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا

اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ چہرہ پر پھیر لیا

فَإِذَا افْرَغْتَ فَامْسَحْ بِهَمَا وَجْهَكَ (اسنادہ ضعیف

کرو۔

لضعف صالح بن حسان)

خلاصۃ الباب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا مسنون و مستحب ہے۔ اس کے علاوہ سلمان فارسی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بَشَّكَ اللَّهُ تَعَالَى شَرَّ مَا تَابَعَنِي فِيهِ اس بات سے کہ بندہ اسکے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی اور ناکام لوٹائے۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو ان کو واپس نہیں لوٹاتے تھے جب تک منہ پر نہ مل لیتے۔ نیز ابن سنی نے عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۶۰ سے ایک دعا نقل کی ہے اس میں بھی حضور سے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا ثبوت ہے۔

۱۲۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ

قَبْلَ الرَّكُوعِ وَ بَعْدَهُ

بَابُ : رُكُوعٌ مِنْ قَبْلِ أَوْ

بَعْدَ الْقُنُوتِ

۱۱۸۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيقِيُّ ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ
عَنْ سَفْيَانَ عَنْ زُبَيْدِ النَّيْمِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَانَ يُؤْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكُوعِ .

۱۱۸۲ : حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تو قنوت رکوع
سے پہلے پڑھتے۔

۱۱۸۳ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا سَهْلُ بْنُ
يُوسُفَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَبِلَ عَنِ
الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ كُنَّا نَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكُوعِ وَ
بَعْدَهُ .

۱۱۸۳ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز صبح
میں قنوت سے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا ہم رکوع
سے قبل اور رکوع کے بعد دونوں طرح قنوت پڑھ لیتے
تھے۔

۱۱۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا
أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ
فَقَالَ قُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرَّكُوعِ .

۱۱۸۴ : حضرت محمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن
مالک سے قنوت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا۔

خلاصہ الباب ☆ حنفیہ کا اس حدیث پر عمل ہے اور مذہب ہے کہ قنوت وتر رکوع سے قبل ہے اور حنفیہ کے ساتھ امام
مالک سفیان ثوری عبد اللہ بن مبارک اور امام احنف رحمہم اللہ کا اتفاق ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ قنوت کو رکوع کے بعد مسنون
مانتے ہیں۔ ان حضرات رحمہم اللہ کا استدلال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر سے ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت
سے ہے۔ حنفیہ کا استدلال حدیث باب سے نیز مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت حاکم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی نلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام وتر میں قنوت رکوع سے قبل پڑھتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ
حنفیہ کے پاس اس سند میں مرفوع حدیث بھی اور تعامل صحابہ بھی ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر کا یہ جواب دیا جا
سکتا ہے کہ یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے جس کا منشاء یہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قنوت نازلہ رکوع کے
بعد پڑھتے دیکھا ہوگا اور اسی پر قنوت وتر کو قیاس کر لیا اور قنوت نازلہ میں ہم بھی بعد رکوع کے قائل ہیں اور حضرت انس
رضی اللہ عنہ والی روایت کا بھی یہی جواب ہے۔

۱۲۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَتْرِ آخِرَ اللَّيْلِ

بَابُ : آخِرَاتِ فِي وَتْرِ پڑھنا

۱۱۸۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ خُضَيْمٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَنْزُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَائِشَةَ عَنِ الْوَتْرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ

۱۱۸۵ : حضرت مسروق کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ
رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے
متعلق پوچھا تو فرمایا کہ رات کے ہر حصے میں آپ نے

اوتر من اولہ و اوسطہ و انتہی و ترہ حین مات فی السحر۔

وتر پڑھے شروع میں بھی درمیان میں بھی اور وفات کے قریب آپ کے وتر سحر کے قریب ختم ہوتے۔

۱۱۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَارِ كَيْعُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اُوتِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ اَوَّلِهِ وَ اَوْسَطِهِ وَ اَنْتَهَى وَ تَرَهُ اِلَى السَّحْرِ۔

۱۱۸۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رات کے ہر حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کئے شروع میں اور درمیان میں اور اخیر وتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سحر تک ہے۔

۱۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا ابْنُ ابْنِ غَبِيَّةٍ تَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَافَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَ مَنْ طَمَعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ قِرَاوَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَ ذَلِكَ اَفْضَلُ۔

۱۱۸۷: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کو یہ اندیشہ ہو کہ رات کے آخر میں بیدار نہ ہو سکے گا تو وہ رات کے شروع ہی میں وتر ادا کر لے پھر سوئے اور جس کو اخیر رات میں بیدار ہو جانے کی امید ہو تو وہ اخیر رات میں وتر پڑھے کیونکہ اخیر رات کی قرأت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ زیادہ فضیلت کی بات ہے۔

☆ خلاصۃ الباب سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک عمل کے ذریعہ امت پہ بہت آسانی فرمادی کہ وتر عشاء کے فرض کے بعد کسی وقت بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔ افضل تو یہی ہے کہ تہجد کی نماز کے بعد پڑھے جائیں۔

باب: جس کے وتر نیند یا نسیان

کی وجہ سے رہ جائیں

۱۱۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ ابْنِ بَكْرِ الْمَدِينِيُّ وَ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنِ الْوَتْرِ اَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ اِذَا اصْبَحَ اَوْ ذَكَرَهُ۔

۱۱۸۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وتر پڑھے بغیر سو گیا اور وتر پڑھنا بھول گیا تو صبح کو یا جب بھی یاد آئے وتر پڑھ لے۔ (یعنی وتر کا وجوب ثابت ہو رہا ہے۔)

۱۱۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَا تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ نَضْرَةَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اُوتِرُوا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوا۔

۱۱۸۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

قال مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى اَنْ حَدِيثَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاِهـ

باب: تین، پانچ، سات اور نور کعات

وتر پڑھنا

۱۱۹۰: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر لازمی اور واجب ہیں لہذا جو چاہے پانچ رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے تین رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے ایک رکعت وتر پڑھے۔

۱۱۹۱: حضرت سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے عرض کیا کہ اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ کے وتر کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: ہم آپ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتی تھیں پھر رات کے جس حصہ میں اللہ چاہتے آپ کو بیدار فرمادیتے۔ آپ مسواک کرتے وضو کرتے پھر نور کعات پڑھتے ان میں آٹھویں رکعت پر ہی بیٹھتے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تعریف کرتے اور دعا مانگتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے پھر کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تعریف کرتے اور اللہ سے دعا مانگتے اور اس کے نبی پر (یعنی اپنے اوپر) درود بھیجتے پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سنائی دیتا۔ پھر سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے یہ گیارہ رکعات ہوئیں جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور جسم پر گوشت ہو گیا تو آپ سات رکعات پڑھتے اور سلام کے بعد دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۹۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات یا پانچ رکعات وتر پڑھتے اور ان (وتروں) کے درمیان سلام و کلام کا فاصلہ نہ ہوتا۔

۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِثَلَاثٍ وَ

خَمْسٍ وَ سَبْعٍ وَ تِسْعٍ

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ غَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ السُّلَيْمِيِّ عَنِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ.

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا الْفَتِيئِيُّ عَنِ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ بِوَاكِهِ وَ طُهُورَهُ فَيَتَعَشَّى اللَّهُ فِيمَا شَاءَ أَنْ يَتَغَشَّى مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَوَكَّأُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيُ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَدْعُو رَبَّهُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَ يَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَ لَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّيُ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقَعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَ يَدْعُو رَبَّهُ وَ يُصَلِّيُ عَلَى نَبِيِّهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمَعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَ هُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً فَلَمَّا أَسْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ زُهَيْرٍ عَنِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ مِقْسَمِ عَنِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ وَلَا كَلَامٍ.

☆ خلاصۃ الباب رکعات وتر کے متعلق احادیث میں متعارض الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے فتح الملہم میں ان روایات کے درمیان بہترین تطبیق دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول یہ تھا کہ آپ صلوٰۃ اللیل کو شروع دو ہلکی رکعتوں سے فرماتے جو تہجد کی نماز کے مبادی میں سے ہوتی تھیں اس کے بعد آٹھ طویل رکعتیں اور فرماتے تھے (آپ کی اصل نماز تہجد ہی کی رکعتیں ہوتی تھیں) پھر تین رکعات وتر پڑھتے نئے پھر دو رکعات نفل بیٹھ کر اور فرماتے تھے (جو وتر کے توابع میں سے ہوتی تھیں) اس کے بعد صبح صادق کو بعد طلوع کے دو رکعت سنت فجر اس طرح کل سترہ رکعتیں ہو جاتی ہیں۔ حضرات صحابہ نے جس وقت ان تمام رکعتوں کو بیان کرنا چاہا تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ۔ اوتر بسبع عشرة رکعة ہے یعنی سترہ رکعات کے ساتھ وتر پڑھنا پھر بعض اوقات بعض حضرات نے سنن فجر کو خارج کر دیا کیونکہ وہ درحقیقت صلوٰۃ اللیل نہ تھی اس لیے صحابہ نے پندرہ رکعات کا ذکر کر دیا۔ پھر بعض حضرات نے شروع کی دو ہلکی رکعتیں اور وتر کے بعد کے نفلوں کو ساقط کر کے سنن فجر کو شمار کرتے ہوئے تیرہ رکعات وتر کا ذکر کر دیا اور بعض حضرات نے شروع کی دو رکعتیں اور وتر کے بعد کی نفل کو ساقط کر دیا اور سنن فجر کو بھی خارج کر دیا تو انہوں نے احدی عشرہ رکعة (گیارہ رکعات) کا کہہ دیا پھر آخر عمر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات تہجد کی چھ رکعات پڑھیں اور وتر کی تین رکعات تو کل نو رکعات ہو گئیں پھر بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کمی کر دی اور تہجد کی صرف چار رکعات پڑھیں اور تین رکعتیں وتر تو سات ہو گئیں اس طرح اوتر بنخمس ر توجیہ کی گئی۔ اس طرح تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

باب: سفر میں وتر پڑھنا

۱۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ فِي السَّفَرِ

۱۱۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو رکعتیں پڑھتے اس سے زیادہ نہ پڑھتے اور رات کو تہجد بھی پڑھتے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا اور آپ وتر بھی پڑھتے تھے فرمایا جی۔

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِمَا وَكَانَ يَنْهَجُ مِنَ اللَّيْلِ قُلْتُ وَكَانَ يُؤْتِرُ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۹۴: حضرات ابن عباسؓ و ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ سفر کی نماز دو رکعت پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور یہ مکمل نماز ہے قصر اور کم نہیں اور سفر میں وتر پڑھنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

۱۱۹۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ غَابِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَ الْوُتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ.

باب: وتر کے بعد بیٹھ کر دو

۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ

رکعتیں پڑھنا

جَالِسًا

۱۱۹۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

۱۱۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَنْعَةَ ثَنَا مَيْمُونُ

بن موسیٰ المرینی عن الحسن عن أمه عن أم سلمة ان النبی کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفین و هو جالس۔
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد مختصری دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

۱۱۹۶: حدثنا عبد الرحمن بن ابرہیم الدمشقی ثنا عمرو بن عبد الواحد ثنا الأوزاعی عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة قال حدثنی عائشة قالت کان رسول اللہ ﷺ یوتر بواحدة ثم یرکع رکعتین یقرأ فیہما و هو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فركع۔
 ۱۱۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں پڑھتے ان میں بیٹھ کر قرأت فرماتے رہتے جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو کر رکوع میں جاتے۔

۱۲۶: باب ما جاء فی الضجعة بعد الوتر و بعد رکعتی الفجر
 باب: وتر کے بعد اور فجر کی سنتوں کے بعد مختصر وقت کے لئے لیٹ جانا

۱۱۹۷: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن مسعر و سفیان عن سعد بن ابرہیم عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت ما کنت اللفی (أو انقی) النبی ﷺ من آخر اللیل الا و هو نائم عندی قال وکیع تغبی بعد الوتر۔
 ۱۱۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں اخیر رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سوتا ہوا پاتی یعنی وتر کے بعد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لئے لیٹ جاتے پھر اٹھ کر سنتیں پڑھ لیتے)۔

۱۱۹۸: حدثنا ابوبکر بن ابی شیبہ ثنا اسماعیل بن غلیة عن عبد الرحمن ابن اسحق عن الزہری عن عروۃ عن عائشة قالت کان النبی ﷺ اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع علی شقہ الايمن۔
 ۱۱۹۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھ کر دائیں کروٹ پر (کچھ دیر کے لئے) لیٹ جاتے۔

۱۱۹۹: حدثنا عمرو بن ہشام ثنا النضر ابن شمیل انبانا شعبۃ حدثنی سہیل ابن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع۔
 ۱۱۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کے بعد کروٹ پر لیٹ جاتے۔

☆ خلاصۃ الباب: فجر کی دو سنتوں کے بعد تھوڑی دیر کے لئے لیٹ جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے لیکن حنفیہ اور جمہور علماء کے نزدیک یہ لیٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن عادیہ میں سے تھا نہ کہ سنن تشریحہ میں یعنی صلوٰۃ اللیل سے تھکاوٹ کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر آرام فرما لیتے تھے لہذا اگر کوئی شخص اس سنت عادیہ پر عمل نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں اگر سنت عادیہ کی اتباع کے پیش نظر لیٹ جایا کرے تو موجب ثواب ہے بشرطیکہ رات کے وقت تہجد میں مشغول رہا ہو لیکن اس کو سنن تشریحہ میں سے سمجھنا لوگوں کو اس کی دعوت دینا اس کے چھوڑنے پر نکیر کرنا ہمارے نزدیک

۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

بَابُ: سواری پر وتر پڑھنا

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ بِنِ عُمَرَ فَتَخَلَّفْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ مَا خَلَّفَكَ قُلْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ أَمَّا لَكَ فَبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْوَأَ حَسَنَةً قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَيَّ بَعِيرَهُ.

۱۲۰۰: حضرت سعید بن یسار کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا تو میں پیچھے رہ گیا اور وتر پڑھے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تمہارے پیچھے رہ جانے کا کیا سبب ہوا۔ میں نے کہا کہ میں نے وتر پڑھے (اس لئے پیچھے رہ گیا) فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ کے عمل میں تمہارے لئے بہترین نمونہ نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور ہے۔ فرمایا پھر رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے استدلال کر کے ائمہ ثلاثہ سواری پر وتر پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں بلکہ سواری سے نیچے اترنا ضروری ہے کیونکہ صلوٰۃ وتر واجب ہے۔ امام صاحبؒ کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت ہے جو حدیث کی کتابوں میں ہی مذکور ہے کہ وہ تہجد کی نماز سواری پر پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب وتر کا وقت آتا تو سواری سے اتر کر زمین پر وتر پڑھتے تھے اور اس عمل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرماتے۔ اس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات میں تعارض ہو جاتا ہے اگر تطبیق کی کوشش کی جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ بارش اور کیچڑ پر محمول ہے کہ عذر کی بناء پر سواری پر وتر پڑھے جاسکتے ہیں۔

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسْفَاطِيُّ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَيَّ رَاحِلَتِهِ.

۱۲۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بھی وتر پڑھ لیتے تھے۔

۱۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

بَابُ: شروع رات میں وتر پڑھنا

۱۲۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: أَيُّ جَنِيحٍ تُوتِرُ؟ قَالَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ قَالَ: فَأَنْتَ يَا عُمَرُ. فَقَالَ آخِرَ اللَّيْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَأَخَذْتُ بِالْوُتْقَى وَ أَمَا أَنْتَ يَا عُمَرُ فَأَخَذْتُ بِالْقَوَّةِ.

۱۲۰۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ وتر کب پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: عشاء کے بعد شروع رات میں۔ فرمایا: اے عمر! آپ؟ عرض کیا: رات کے اخیر میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر آپ نے اعتماد والی صورت کو اختیار کیا (کہ رات کے اخیر کا علم نہیں آ نکھ کھلے نہ کھلے وتر کی یقینی ادائیگی اول رات ادا کر لینے میں ہے) اور عمر آپ نے

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا بی بکر فذكر نحوه.

ہمت اور قوت والی صورت اختیار کی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

باب: نماز میں بھول جانا

۱۲۰۳: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو زیادتی ہو گئی یا کی (ابراہیم کہتے ہیں کہ شک مجھے ہوا) تو آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں کچھ اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا میں بشر ہی تو ہوں تمہاری طرح بھول بھی جاتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو بیٹھ کر دو سجدے کر لے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مڑے اور دو سجدے کئے۔

۱۲۰۴: حضرت عیاض نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو توجہ نہ رہے کہ کتنی رکعات پڑھ لیں (تو کیا کرے) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو توجہ نہ رہے کہ کتنی رکعات پڑھیں تو بیٹھ کر دو سجدے کر لے۔

باب: بھول کر ظہر کی پانچ

رکعات پڑھنا

۱۲۰۵: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں تو آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا: کیوں؟ تو لوگوں نے آپ کو بتایا (کہ پانچ رکعات پڑھی تھیں) آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کر لئے۔

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک بشر تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں بھول جاتا ہوں جس طرح دوسرے بشر بھول جاتے ہیں اور اس بھول پر دو سجدے واجب قرار دیئے ہیں کیونکہ سجدہ سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

۱۲۹: بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمِيرٍ بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَاهُ أَوْ نَقَصَ (قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَ أَلَوْهُمْ مِنِّي) فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَيْدُ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنَسِي كَمَا تَنَسُونَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ . ثُمَّ تَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَائِعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ هِشَامِ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي عِيَّاضُ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ.

۱۳۰: بَابُ مَنْ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَ هُوَ

سَاهٍ

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَادٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَرَيْدُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: وَ مَا ذَاكَ . فَقِيلَ لَهُ فَتَنِي رَجُلُهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۳۱: باب ما جاء فیمن قام من

الثنتین ساہیاً

۱۲۰۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَ أَبُو نَكْرٍ ابْنَا ابْنِ شَيْبَةَ وَ هِشَامُ بْنُ عَمَرَ قَالُوا سَأَلْنَا ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ أَظُنُّ أَنَّهَا الظُّهْرُ (الْعَصْرُ) فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّانِيَةِ قَامَ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ ابْنُ فَضِيلٍ وَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْسَرُ وَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ ابْنَ بُحَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي ثَنَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ نَسِيَ الْجُلُوسَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَّا أَنْ يُسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَ سَلَّمَ.

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ فَإِذَا اسْتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَ يَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ.

۱۳۲: باب ما جاء فیمن شكَّ فی صلاته

فرجع إلى اليقين

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الرَّقِئِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدِ لَانِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّنَيْنِ وَالْوَأْحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَ إِذَا

باب: دور کعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہونا

(یعنی پہلا قعدہ نہ کرنا)

۱۲۰۶: حضرت ابن نجینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی میرا گمان ہے کہ عصر کی نماز تھی آپ دوسری رکعت میں بیٹھنے سے قبل ہی کھڑے ہو گئے (اور تیسری رکعت شروع کر دی) پھر آپ نے سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کئے۔

۱۲۰۷: حضرت ابن نجینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ (یعنی) بیٹھنا بھول گئے۔ حتیٰ کہ جب (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرنے سے قبل سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

۱۲۰۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو تو اگر پوری طرح کھڑا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور اگر پورا کھڑا ہو گیا تو بیٹھے نہیں اور سہو کے دو سجدے کر لے۔

باب: نماز میں شک ہو تو یقین کی

صورت اختیار کرنا

۱۲۰۹: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کسی کو دو اور ایک میں شک ہو تو اس (دو) کو ایک قرار دے اور جب دو اور تین میں شک ہو تو اس (تین) کو دو قرار دے اور

جب تین اور چار میں شک ہو تو ان (چار) کو تین قرار دے پھر اپنی باقی نماز پوری کرے تاکہ وہم زیادہ کا ہی رہے۔ پھر دو سجدہ کر لے۔ بیٹھ کر سلام پھیرنے سے قبل۔

۱۲۱۰: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو بھی نماز میں شک ہو جائے تو شک نظر انداز کر دے اور باقی نماز کی بناء یقین پر کرے اور جب نماز یقینی طور پر پوری ہو جائے تو دو سجدے کر لے اگر اس کی نماز (واقعی میں) پوری ہوگی تو یہ رکعت نفل ہو جائے گی اور (واقع میں) نماز ناقص ہوگی تو رکعت اسکی نماز کو پورا کر دے گی اور دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلودہ کر دیں گے۔

باب: نماز میں شک ہو تو کوشش سے جو

صحیح معلوم ہو اس پر عمل کرنا

۱۲۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک نماز پڑھائی۔ یاد نہیں اس میں کچھ کمی ہوگئی یا اضافہ تو آپ نے پوچھا ہم نے بتا دیا۔ آپ نے اپنے پاؤں موڑنے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کر لئے پھر سلام پھیر کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر نماز کے متعلق کوئی نئی بات نازل ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتاتا اور میں تو بشر ہوں تمہاری طرح بھول جاتا ہوں اسلئے اگر میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد کرادیا کرو اور تم میں سے کسی کو جب نماز میں شک ہو تو درنگی کے زیادہ قریب بات کو سوچے اور اسکے حساب سے نماز پوری کر کے سلام پھیر کر دو سجدے کر لے۔

۱۲۱۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے

شک فی الثنین والثلاث فیجعلها الثنین و اذا شک فی الثلاث والاربع فلیجعلها ثلاثا ثم لیتم ما بقى من صلاته حتی ینکون الوهم فی الزیادة ثم ینسجد سجدتین و هو جالس قبل ان ینسلم۔

۱۲۱۰: حدثنا ابو کریب ثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا شک احدکم فی صلاته فلیبلغ الشک ولیس علی الیقین فاذا استیقن التمام سجد سجدتین فان كانت صلاته تامة كانت الرکعة نافله و ان كانت ناقصة كانت الرکعة لتمام صلاته و كانت السجدتان رعم انف الشیطن۔

۱۲۳: باب ما جاء فیمن شک فی صلاته

فتحرى الصواب

۱۲۱۱: حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبه عن منصور قال شعبه كتب الی وقرأته علیہ قال اخبرنی ابراهیم عن غلقمة عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم صلاة لا ندری اذا او نقص فسال فجاءتنا فنی رجله واستقبل القبلة و سجد سجدتین ثم سلم ثم اقبل علینا بوجهه فقال: لو حدث فی الصلاة شیء لانبأ تکموا واما انا بشر انسی كما تنسون فاذا نسیت فلا تجرونی و انکم ما شک فی الصلاة فلیتحرر اقرب ذلک من الصواب فیتم علیہ و ینسجد سجدتین۔

۱۲۱۲: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن مسعر عن منصور عن ابراهیم عن غلقمة عن عبد اللہ قال قال رسول

کسی کو نماز میں شک ہو تو درنگی کو سوچے پھر دو سجدے کر لے۔ طنافسی کہتے ہیں کہ یہ کلی اصول اور قاعدہ ہے اور کسی کو اس کے خلاف کرنے کا اختیار نہیں۔

باب: بھول کر دو یا تین رکعات

پر سلام پھیرنا

۱۲۱۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک بار سہو ہو گیا آپؐ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ ایک صاحب جنہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی یا آپ بھول گئے؟ فرمایا: نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا۔ عرض کیا پھر آپؐ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی! تو آپؐ آگے بڑھے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کئے۔

۱۲۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں شام کی دو نمازوں (ظہر، عصر) میں سے کوئی نماز دو رکعت پڑھائی پھر سلام پھر کر مسجد میں لگی ہوئی اس لکڑی کی طرف بڑھے جس پر آپؐ ٹیک لگایا کرتے تھے تو جلد باز لوگ یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز کم کر دی گئی۔ جماعت میں ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے لیکن آپؐ کی ہیبت کی وجہ سے کچھ عرض نہ کر سکے اور جماعت میں لمبے ہاتھوں والے ایک صاحب بھی تھے جن کو ذوالیدین کا نام دیا جاتا تھا۔ وہ عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی یا آپؐ بھول گئے؟ فرمایا: نہ نماز مختصر کی گئی اور نہ میں بھولا۔ عرض کیا: پھر آپؐ نے تو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

آپؐ نے پوچھا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: جی! راوی کہتے ہیں پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

اللہ ﷺ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ .

قال الطَّنَافِيسِيُّ هَذَا الْأَصْلُ . وَلَا يَقْدَرُ أَحَدٌ يَرُدُّهُ .

۱۳۴: بَابُ فِيمَنْ سَلَّمَ مِنْ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

سَاهِيًا

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاحْمَدُ بْنُ يَسَانَ قَالُوا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهَا فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَدَرْجُلٍ يُقَالُ لَهُ زُوَالِيدِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصُرْتُ أَوْ نَسِيتُ قَالَ: مَا قُصِرْتُ وَمَا نَسِيتُ. قَالَ: إِذَا فَصَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: أَكْمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ. قَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْ الشُّهُورِ.

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى يَسْتَيْدِ إِلَيْهَا فَخَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ يَقُولُونَ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يَقُولَا لَهُ شَيْءٌ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ يُسَمَّى ذَالْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصُرْتُ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتُ فَقَالَ: لَمْ تَقْصُرْ وَلَمْ أَنْسَ قَالَ فَأَنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: أَكْمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ
الْبَحْثَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَضِرِ قَالَ سَلَّمْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَالَ فَدْخَلَ
الْحَجْرَةَ فَقَامَ الْخَرْبَاقُ وَجَلَّ بِسَيْطِ الْيَدَيْنِ فَنَادَى يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَقْضِرَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ مُغَضَّبًا يَحْرُ إِزَارَهُ
فَسَأَلَ فَأَخْبَرَ فَصَلَّى بِتِلْكَ الرُّكْعَةِ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ
سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۱۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک بار نماز عصر کی تین رکعات کے بعد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو لمبے ہاتھوں والے مرد
جناب خرباق کھڑے ہوئے اور پکار کر عرض کیا: اے اللہ
کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی؟ آپ غصہ کی حالت میں
اپنا ازار گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ پھر آپ نے پوچھا جب بتایا
گیا تو آپ نے چھوٹی ہوئی رکعت پڑھ کر سلام پھیرا پھر
دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ سجدہ سہو سلام سے پہلے ہونا چاہیے یا بعد میں۔ حنفیہ کے نزدیک مطلق سلام
کے بعد ہونا چاہیے اور امام شافعی کے نزدیک مطلق سلام سے پہلے سجدہ سہو ہے۔ امام مالک کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر سجدہ سہو
نماز میں کسی نقصان کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سجدہ سہو سلام سے پہلے ہوگا اور اگر کسی زیادتی کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سلام کے
بعد ہوگا۔ امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سہو کی جن صورتوں میں سلام سے پہلے سجدہ کرنا ثابت ہے وہاں
قبل السلام پر عمل کیا جائے گا اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کے بعد ثابت ہے ان صورتوں میں بعد السلام پر عمل ہوگا۔
احادیث باب امام شافعی کا استدلال ہے۔ حنفیہ کا استدلال باب ۱۳۶ میں حدیث نمبر ۱۲۱۸ ہے۔ جن میں عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ کا اثر اور ایک مرفوع حدیث ہے۔ ان کے علاوہ ترمذی اور صحاح کی احادیث ہیں۔ بہر حال یہ افضل اور غیر افضل کا مسئلہ
ہے۔

باب: سلام سے قبل سجدہ

سہو کرنا

۱۲۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے
پاس نماز میں شیطان آ کر اس نمازی اور اسکے دل کے
درمیان گھس جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو نماز میں کمی
زیادتی کا علم نہیں رہتا جب ایسا ہو جائے تو وہ دو سجدے
کر لے سلام پھیرنے سے قبل پھر سلام پھیرے۔

۱۲۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان اور اس
کے دل کے درمیان گھس جاتا ہے پھر اسے پتہ نہیں چلتا

۱۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ

قَبْلَ السَّلَامِ

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكِيرٍ ثَنَا ابْنُ
اسْحَقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي
أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ حَتَّى لَا يَذَرِي
زَادًا أَوْ نَقْصًا فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ
يَسْلَمَ ثُمَّ يَسْلَمَ.

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكِيرٍ ثَنَا ابْنُ
اسْحَقَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَ

کہ کتنی رکعات پڑھیں جب ایسا لگے تو سلام سے قبل دو سجدے کر لے۔

باب: سجدہ سہو سلام کے

بعد کرنا

۱۲۱۸: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلام کے بعد سجدہ کرتے اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ (یعنی یہ عمل میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔)

۱۲۱۹: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ ہر سہو میں سلام کے بعد دو سجدے ہیں۔

باب: نماز پر پنا کرنا

۱۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے اور اقامت ہو گئی پھر آپ نے صحابہ کو اشارہ کیا وہ ٹھہر گئے پھر آپ تشریف لے گئے۔ غسل کیا اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا آپ نے صحابہ کو نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو فرمایا میں بحالت جنابت تمہاری طرف آ گیا تھا میں بھول گیا تھا یہاں تک کہ نماز کے لئے کھڑا ہو گیا (پھر یاد آیا تو چلا گیا)

۱۲۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو نماز میں قے آئے یا نکسیر پھوٹے یا منہ بھر کر پانی نکلے یا مذی نکل جائے تو وہ واپس جا کر وضو کرے پھر اپنی نماز پر بنا کرے اور اس دوران وہ بات نہ کرے۔

ابن آدم و بنی نفسہ فلا یذری کم صلی فاذا وجد ذلک فلیسجد سجدتین قبل ان یسلم۔

۱۳۶: باب ما جاء فیمن سجدتہ السہو

بعذ السلام

۱۲۱۸: حدثنا ابو بکر بن خالد ثنا سفیان بن غیینة عن منصور عن ابرہیم عن علقمة ان ابن مسعود سجد سجدتہ السہو بعذ السلام و ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذلک۔

۱۲۱۹: حدثنا ہشام بن عمار و عثمان بن ابی شیبۃ قالا ثنا اسماعیل بن عیاش عن عبید اللہ بن عبید عن زہیر بن سالم العنسی عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن ثوبان قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: فی کل سہو سجدتان بعذ ما یسلم۔

۱۳۷: باب ما جاء فی البناء علی الصلوة

۱۲۲۰: حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب ثنا عبد اللہ بن موسی التیمی عن أسامة ابن زید عن عبد اللہ بن یزید مولى الاسود بن سفیان عن محمد بن عبد الرحمن ابن ثوبان عن ابی ہریرة قال خرج النبی ﷺ الی الصلوة و کبر ثم اشار الیم فمکثوا ثم انطلق فاعتسل و کان رأسہ یقطر ماء فصلى بهم فلما انصرف قال: انی خرجت الیکم جنبا و انی نسیت حتی قمت فی الصلوة۔

۱۲۲۱: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا الہیثم ابن خارجه ثنا اسماعیل بن عیاش عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن عائشة قالت قال رسول اللہ ﷺ: من احابذتی او زعافت او قلس او مذی فلیتصرف فلیتوضأ ثم لیبن علی صلا تہ و هو فی ذالک لا یتکلم۔

۱۳۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَحْدَثَ فِي الصَّلَاةِ

بَابُ: نماز میں حدت ہو جائے تو کس طرح

كَيْفَ يَنْصَرِفُ

واپس جائے؟

۱۲۲۲ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عَبِيدَةَ ابْنِ زَيْدٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ

۱۲۲۲: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَأَحْدَثَ فَلْيُمْسِكْ

نماز کے دوران حدت ہو جائے تو ناک تھامے واپس ہو

عَلَى أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ.

جائے۔

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُهَبٍ ثَنَا

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۳۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْمَرِيضِ

بَابُ: بیمار کی نماز

۱۲۲۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ

۱۲۲۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمَعْلَمِ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ

کہ مجھے ماسور (بواسیر) کا عارضہ تھا۔ میں نے نبی صلی

عَنْ عُمَرَ بْنِ اِبْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِي لِنَاصُورٍ فَسَأَلْتُ

اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا:

النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو ایسا نہ کر سکو تو بیٹھ کر اگر یہ بھی نہ کر

فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلِي جَنْبٍ.

سکو تو کروٹ کے بل لیٹ کر نماز پڑھ لو۔

۱۲۲۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ يَاقَانَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اسْحَقُ

۱۲۲۴: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ خُبَيْرٍ

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی حالت میں

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى جَالِسًا عَلَى يَمِينِهِ وَهُوَ وَجَعٌ.

دائیں طرف بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔

خلاصہ الباب ☆ انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں ایک صحت و تندرستی کی اور ایک بیماری کی۔ شریعت میں سب کے احکام

بیان ہونے ہیں اگر قیام کی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے اور اگر بیٹھنے کی قدرت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھنے کی

اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ اس حدیث میں کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھنے کا بیان ہے۔ یہی امام شافعی کے نزدیک افضل ہے۔ ایک

دوسری حدیث میں چپ لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ امام ابوحنیفہ نے اسی کو افضل قرار دیا ہے کہ مریض چپ لیٹے اور گردن اور

سندھوں کے نیچے کوئی چیز رکھ کر گھٹنے ہٹے کر لے کیونکہ قبلہ رخ پاؤں پھیلا کر روو ہے۔ اس ہیئت سے نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے

کے مشابہ ہو جاتا ہے اور رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ چپ لیٹنے کی عقلی دلیل یہ ہے کہ اس طرح اشارہ ہوا،

کعبہ کی طرف پڑتا ہے اور قبلہ درحقیقت وہ عمارت نہیں ہے بلکہ وہ مقام ہے جہاں عمارت بنی ہوئی ہے اور اسی کو ہوا کعبہ سے تعبیر

کیا۔ یونکہ ہوا بھی خالی جگہ ہے لہذا چپ لیٹنے والے کا اشارہ اسی ہوا کی طرف پڑتا ہے جو اصل کعبہ ہے اس لیے اولیٰ ہے۔

۱۴۰ : بَابُ فِي صَلَاةِ النَّافِلَةِ قَاعِدًا

بَابُ: نفل نماز (بلا عذر) بیٹھ کر پڑھنا

۱۲۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ

۱۲۲۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس

ابی اسحق عن ابی سلمۃ عن ام سلمۃ قالت والذی ذہب
بنفسہ ﷺ ما مات حتی کان اکثر صلاتہ و هو جالس
و کان احب الاعمال الیہ العمل الصالح الذی یدوم علیہ
العبد و ان کان یسیرا۔

۱۲۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا اسْمَاعِيلُ بْنُ
غَلِيَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ وَ هُوَ قَاعِدٌ
فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُرْتَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً۔

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ إِلَّا
قَائِمًا حَتَّى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَيَجْعَلُ يُصَلِّي جَالِسًا حَتَّى
إِذْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ قِرَائِهِ أَرْبَعُونَ آيَةً أَوْ ثَلَاثُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا
و سَجَدَ۔

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ
حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقِ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَ لَيْلًا
طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا أَقْرَأَ قَائِمًا رَضِيَ قَائِمًا وَ إِذَا أَقْرَأَ قَاعِدًا رَضِيَ
قَاعِدًا۔

۱۲۴۱: بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَلَى النَّعْفِ مِنْ

صَلَاةِ الْقَائِمِ

۱۲۲۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثنا
قُطَيْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بَيَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَ هُوَ
يُصَلِّي جَالِسًا فَقَالَ: صَلَاةُ الْجَالِسِ عَلَى النُّصْفِ مِنْ صَلَاةِ

ذات نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لیا اس کی قسم مرتے
دم تک آپ کی بیشتر نماز بیٹھ کر تھی اور آپ کو سب سے
زیادہ پسند وہ نیک عمل تھا جس پر بندہ مداومت اختیار
کرے خواہ تھوڑا ہو۔

۱۲۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم (نفل نماز میں) بیٹھ کر قرأت کرتے
رہتے جب رکوع کرنے لگتے تو چالیس آیات کی بقدر
کھڑے ہو جاتے۔

۱۲۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو رات کے نوافل کھڑے ہو کر پڑھتے ہی دیکھا۔
یہاں تک کہ آپ کی عمر زیادہ ہو گئی تو آپ بیٹھ کر نماز
پڑھنے لگے۔ حتیٰ کہ جب آپ کی (مقررہ مقدار)
قرأت میں سے تیس چالیس آیات رہ جاتیں تو کھڑے
ہو کر پڑھتے اور (رکوع و) سجود میں چلے جاتے۔

۱۲۲۸: حضرت عبد اللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں کہ میں نے
سیدہ عائشہ سے نبی ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا۔ تو فرمایا
آپ کسی رات کھڑے ہو کر طویل نماز پڑھتے اور کسی
رات بیٹھ کر طویل نماز پڑھتے۔ جب کھڑے ہو کر قرأت
کرتے تو کھڑے کھڑے ہی رکوع میں چلے جاتے اور
جب بیٹھ کر قرأت کرتے تو بیٹھے بیٹھے رکوع کر لیتے۔

باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز

پڑھنے سے آدھا ثواب ہے

۱۲۲۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
قریب سے گزرے تو فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز
(ثواب کے اعتبار سے) آدھی ہے کھڑے ہو کر پڑھنے

القائم.

والے کی نماز سے۔

۱۲۳۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو دیکھا کچھ لوگ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز آدمی ہے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے۔

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى أَنَا سَا يُصَلُّونَ قُعُودًا فَقَالَ: صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النَّصِيفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ.

۱۲۳۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مرد کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا۔ فرمایا: جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو یہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کو کھڑے ہونے والے سے آدھا ثواب ملے گا اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی تو اس کو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملے گا۔

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ: مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ.

پاپ: رسول اللہ ﷺ کے مرض الوفا کی

۱۲۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

نمازوں کا بیان

فِي مَرَضِهِ

۱۲۴۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبیؐ کی بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں انتقال ہوا (اور ابو معاویہ نے کہا جب بیمار ہوئے) تو بلالؓ آپؐ کو نماز کی اطلاع دینے کے لئے آئے۔ تو آپؐ نے فرمایا: ابو بکرؓ سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو بکرؓ رقیق القلب مرد ہیں جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے (تو آپؐ کے خیال سے) رونے لگیں گے۔ اس لئے نماز بھی نہ پڑھا سکیں گے اگر آپؐ عمرؓ کو حکم دیں اور وہ نماز پڑھائیں (تو یہ اچھا ہوگا)۔ آپؐ نے فرمایا: ابو بکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔ تم تو یوسفؑ کے ساتھ والی ہو (جیسے حضرت یوسفؑ کے ساتھ زلیخا نے یہ معاملہ کیا کہ عورتوں کی دعوت کی اور مقصد دعوت نہ تھی بلکہ یوسفؑ کے حسن و جمال

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ زَوْكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَمْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ لَمَّا نَقُلُ جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَجُلٌ أَيْفَ تَغْنِي رَقِيقٌ وَ مَتَى مَا يَقُومُ مَقَامَكَ يَبْكِي فَلَا يَسْتَطِيعُ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَالَ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُمْ صَوَّاحِبَاتُ يُوسُفَ. قَالَتْ فَأَرْسَلْنَا إِلَى أَبِي

بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فصلی بالناس فوجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفسه خفة فخرج الى الصلوة یهادی بین رجلین ورجلاه تخطان فی الارض فلما احس به ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذهب لیتاخر فاومی الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مکافک قال فجاء حتی اخلصا الی جنب ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فکان ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یاتم بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس یاتون بابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قدم مبارک زمین پر گھس رہے تھے۔ جب ابو بکر کو آپ کی تشریف آوری کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی نے اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آتے رہے تھے۔ ان وہ مردوں نے آپ کو ابو بکر کے ساتھ ہی بٹھا دیا تو ابو بکر نبی کی اور لوگ ابو بکر کی اقتداء کر رہے تھے (یعنی امام بنی تھے اور سیدنا ابو بکر کلمتہ تھے)۔

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن نمير عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت امر رسول الله ﷺ ابا بكر رضي الله تعالى عنه ان يصلي بالناس في مرضه فكان يصلي بهم فوجد رسول الله ﷺ خفة فخرج واذا ابو بكر رضي الله تعالى عنه يوم الناس فلما رآه ابو بكر رضي الله تعالى عنه استأخر فأشار إليه رسول الله ﷺ أي كما أنت فجلس رسول الله ﷺ جذاً ابي بكر رضي الله تعالى عنه إلى جنبه فكان ابو بكر رضي الله تعالى عنه يصلي بصلاة رسول الله ﷺ والناس يصلون بصلاة ابي بكر رضي الله تعالى عنه.

۱۲۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری میں ابو بکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ آپ نے نماز پڑھانی شروع کی تو رسول اللہ کو طبیعت ہلکی محسوس ہوئی۔ آپ باہر نکلے تو ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ابو بکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ سے منع فرمایا کہ اپنی حالت پر ہی رہو اور رسول اللہ ابو بکر کے پہلو میں برابر ہی بیٹھ گئے تو ابو بکر نبی کو دیکھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ ابو بکر کی نماز کے مطابق نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ اَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ مِنْ كِتَابِهِ فِي بَيْتِهِ قَالَ سَلِمَةُ بْنُ بَهِيظٍ اَنَا عَنْ نَعِيمِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ نَيْبِ بْنِ شَرِيظٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: اَحْضَرْتِ الصَّلَاةَ. قَالُوا نَعَمْ قَالَ: مُرُوا بِبِلَالٍ

۱۲۳۴: حضرت سالم بن عبید کہتے ہیں کہ رسول اللہ کو بیماری میں بے ہوش ہو گئی اتفاقاً ہوا تو فرمایا: کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ صحابہ نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلال سے کہو کہ اذان دیں اور ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر بے ہوش ہو گئی۔ جب اتفاقاً ہوا تو پوچھا: کیا نماز کا وقت

ہو گیا؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر بے ہوشی ہو گئی جب افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہؓ نے عرض کیا: میرے والد مرد رقیق القلب ہیں جب اس جگہ کھڑے ہوں گے تو (آپؐ کے خیال سے) رونے لگیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ لہذا اگر آپؐ کسی اور سے کہہ دیں (تو بہتر ہو گا) پھر بے ہوشی ہو گئی پھر افاقہ ہوا تو فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں تم تو یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔ راوی کہتے ہیں پھر بلالؓ کو حکم دیا گیا انہوں نے اذان دی اور ابوبکرؓ کو آپؐ کا حکم سنایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھانی شروع کر دی۔ پھر رسول اللہؐ کو طبیعت بلکی محسوس ہوئی۔ تو فرمایا: کسی کو دیکھو کہ میں اس سے سہارا لوں۔ اتنے میں (عائشہؓ کی باندی) بریرہؓ اور ایک اور صاحب (عباسؓ یا علیؓ) آئے۔ آپؐ اُنکے سہارے تشریف لائے۔ جب ابوبکرؓ نے آپؐ کو تشریف لاتے دیکھا تو پیچھے بٹنے لگے۔ آپؐ نے اشارہ سے فرمایا: اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر رسول اللہؐ آ کر ابوبکرؓ کے ساتھ بیٹھ گئے یہاں تک کہ ابوبکرؓ نے نماز پوری کی پھر اسکے بعد رسول اللہؐ کا انتقال ہو گیا۔

۱۲۳۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو عائشہؓ کے گھر تھے۔ عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے لئے ابوبکرؓ کو بلائیں۔ حفصہؓ نے عرض کیا: ہم آپؐ کے لئے عمرؓ کو بلائیں۔ ام الفضلؓ نے عرض کیا: ہم آپؐ کے لئے

فَلْيُؤَدِّنْ وَمُرُوا ابا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ: اَحْضَرْتُ الصَّلَاةَ: قَالُوا نَعَمْ قَالَ: مُرُوا بِبِلَالٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُؤَدِّنْ وَمُرُوا ابا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اِنَّ اَبِي رَجُلٌ اَسِيْفٌ فَاِذَا قَامَ ذَلِكَ الْمَقَامَ يَكْنِي لَا يَسْتَطِيعُ فَلَوْ اَمَرْتُ غَيْرَهُ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ: مُرُوا بِبِلَالٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُؤَدِّنْ وَمُرُوا ابا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاَنْكَرَنَ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ اَوْ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ. قَالَ فَاَمَرَ بِبِلَالٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاَذَّنَ وَاَمَرَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ حَقَّةً فَقَالَ: اَنْظُرُوْا اِلَيَّ مِنْ اَتَكِيءُ عَلَيْهِ. فَجَاءَتْ بَرِيْرَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاَتَكَا عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَاَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَهَبَ لِيَسْكُضَ فَاَوْمَأَ اِلَيْهِ اَنْ اَثْبُتْ مَكَانَكَ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ اِلَى جَنْبِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حَتَّى قَضَى اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَاتَهُ ثُمَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ.

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ غَيْرُ نَضْرِ بْنِ عَلِيٍّ.

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الرَّقْمِ بْنِ شُرْحَبِيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا مَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَةً اَلَّذِي مَاتَ فِيْهَا كَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَ: اِذْعُوْا اِلَيَّ عَلِيًّا. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

یا رسول اللہ ندعو لک ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ادعوه. قالت حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ ندعو لک عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ادعوه. قالت ام الفضل یا رسول اللہ ندعو لک العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعم فلما اجتمعوا رفع رسول اللہ ﷺ رأسه فنظر فمکت فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فومو عن رسول اللہ ﷺ ثم جاء بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ يؤذنه بالصلاة فقال: مروا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فليصل بالناس. فقالت عابسة رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا رسول اللہ ان ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رجل رقیق حصر و متی لا یراک یبکی والناس ینکون فلو امرت عمر یصلی بالناس فخرج ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فصلی بالناس فوجد رسول اللہ ﷺ من نفسه خفة فخرج یهادی بین رجلین و رجلاه تخبطان فی الارض فلما رآه الناس سبحوا بابی بکر فذهب لیستأخر قارمًا الیہ النبی ﷺ اى مکانک فجاء رسول اللہ ﷺ فجلس عن یمینہ و قام ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کان ابو بکر یاتم بالنبی ﷺ والناس یاتمون بابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ابن عباس و اخذ رسول اللہ ﷺ من القراة من حیث کان ینق ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

قال وکیع: و کذا السنۃ

قال: فمات رسول اللہ ﷺ فی مرضہ ذلک. انتقال ہو گیا۔

اصۃ الباب ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں بیماری کی وجہ سے ضعف تھا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتے ہوں گے اس لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر دوسرے مقتدی رکوع و سجدہ کرتے تھے۔ اس باب کی احادیث معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم میں فضیلت رکھتے ہیں۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بے مصلیٰ پر کھڑا کیا اور اپنی نیابت کے لیے منتخب فرمایا۔

عباسؓ کو بلائیں؟ فرمایا: ٹھیک ہے۔ جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہؐ نے سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور خاموش ہو گئے تو عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ کے پاس سے اٹھ جائیں۔ پھر بلالؓ نے حاضر ہو کر اطلاع دی کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا: ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو بکرؓ مرد رقیق القلب اور کم گو ہیں اور جب آپؐ کو نہ دیکھیں گے تو رونے لگیں گے اور لوگ بھی رونے لگیں گے۔ لہذا اگر آپؐ عمرؓ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (تو بہتر ہو گا) سو (حسب ارشاد) ابو بکرؓ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھانے لگے پھر رسول اللہؐ کو طبیعت ہلکی محسوس ہوئی تو آپؐ دو مردوں کے سہارے باہر تشریف لائے اور آپؐ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب لوگوں نے آپؐ کو دیکھا تو ابو بکرؓ کو متوجہ کرنے کے لئے سبحان اللہ کہا وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبیؐ نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو اور رسول اللہؐ آ کر ان کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور ابو بکرؓ کھڑے رہے اور ابو بکرؓ نبیؐ کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابو بکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں سے قرأت شروع فرمائی جہاں ابو بکرؓ پہنچے تھے۔ وکیع کہتے ہیں کہ سنت یہی ہے۔ فرمایا کہ پھر اسی بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔

۱۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِهِ

بَابُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کسی امتی کے پیچھے نماز پڑھنا

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ
شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ صَلَّى
بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ فَلَمَّا
أَخَسَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتِمَّ الصَّلَاةَ قَالَ: وَقَدْ
أَحْسَنْتَ كَذَلِكَ فَأَفْعَلُ.

۱۴۳۶: حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں رسول اللہ (سفر میں) پیچھے رہ گئے تو ہم لوگوں کے پاس اُس وقت پہنچے کہ عبدالرحمن بن عوف ان کو ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب ان کو نبی کی تشریف آوری کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے تو نبی نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ نماز پوری کروائیں اور (نماز کے بعد) فرمایا: تم نے اچھا کیا ایسا ہی کیا کرو (کہ سفر میں اگر میری آمد کی توقع نہ ہو تو جماعت کروادیا کرو)۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل پر تحسین فرمائی اور آئندہ کے لیے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔ اس سے نماز باجماعت کا اہتمام معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افضل آدمی مفضل کی اقتداء کر سکتا ہے۔

۱۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْمَا جُعِلَ الْإِمَامُ
لِيُؤْتَمَّ بِهِ

بَابُ: امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے

۱۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ
عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَتَعَوَّذُونَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ
اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنْمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا
رَمَعَفَارُ كَفُّوا وَإِذَا رَفَعَفَارُ قَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا
جُلُوسًا.

۱۴۴: عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی بیمار ہوئے تو کچھ صحابہ عیادت کیلئے حاضر ہوئے تو نبی نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ان صحابہ نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبی نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرَّعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ
الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا نَعُوذُهُ . وَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ لِفُصْلَى بِنَا قَاعِدًا

۱۴۳۸: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کی دائیں جانب چھل گئی۔ ہم آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے جب نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ کے

بیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نماز پوری کر لی تو فرمایا امام کو اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ ((سَمِعَ اللهُ لَمَنْ حَمَدَهُ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اسی لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب ((سَمِعَ اللهُ لَمَنْ حَمَدَهُ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہو اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۴۰: جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ بیمار تھے۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابو بکر تکبیر کہہ کر لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا رہے تھے۔ آپ نے ہماری طرف التفات فرمایا تو ہمیں کھڑے دیکھ کر اشارہ فرمایا۔ ہم بیٹھ گئے اور آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی اور جب سلام پھیرا تو فرمایا: قریب تھا کہ تم فارس و روم والوں کا سا عمل کرتے وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں جبکہ بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں آئندہ ایسا نہ کرنا اپنے اماموں کی اقتداء کرو اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

بَابُ: نماز فجر میں

قنوت

۱۲۴۱: حضرت ابو مالک اشجعی - سعد بن طارق فرماتے ہیں

وَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ فَعُوذًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامَ لِيُؤْتِمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لَمَنْ حَمَدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قَعُودًا أَجْمَعِينَ

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامَ لِيُؤْتِمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لَمَنْ حَمَدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قَعُودًا.

۱۲۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ الْمُصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَكْبُرُ يَسْعُ النَّاسُ تَكْبِيرَهُ فَأَلْتَفْتُ إِلَيْنَا فَرَأَانَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ فَعُوذًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: أَنْ كَذُّتُمْ أَنْ تَفْعَلُوا فَعَلِ الْفَارِسُ وَالرُّومُ يَقُومُونَ عَلَى مَلُوكِهِمْ وَهُمْ قَعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا النَّسْوَا بِالْمَتَّكُمِ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قَعُودًا.

۱۲۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي

صَلَاةِ الْفَجْرِ

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ

کہ میں نے اپنے والد محترم سے کہا ابا جان آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کے پیچھے اور تقریباً پانچ سال یہاں کوفہ میں حضرت علیؓ کے پیچھے نمازیں ادا کیں۔ کیا وہ فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا بیٹا یہ نئی چیز نکالی گئی ہے۔

۱۲۳۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر میں قنوت پڑھنے سے روک دیا گیا۔

۱۲۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت پڑھتے اور عرب کے بعض قبائل کے لئے ایک ماہ بددعا فرماتے رہے پھر چھوڑ دیا۔

۱۲۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کا سلام پھیرا تو یہ دعا مانگی ”اے اللہ! ولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے کمزور مسلمانوں کو چھٹکارا عطا فرما۔ اے اللہ! مضر قبیلہ پر سخت گرفت فرما اور ان پر یوسف علیہ السلام کے قحط کی طرح قحط ڈال دے۔“

خلاصۃ الباب ☆ نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے بارے میں فقہاء میں اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی نماز میں دوسرے رکوع کے بعد قنوت پورے سال شروع ہے۔ اس سلسلہ میں حنفیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ عام حالات میں قنوت فجر مستنون نہیں، البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی عام مصیبت نازل ہوگئی ہو اس زمانہ میں فجر میں قنوت پڑھنا مستنون ہے جسے ”قنوت نازلہ“ کہا جاتا ہے۔ احادیث باب حنفیہ اور حنابلہ کی دلیل ہیں اور جن احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت پڑھنا ثابت ہے وہ قنوت نازلہ پر محمول ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے مفارقت تک قنوت پڑھتے رہے اس کا معنی یہ ہے کہ فجر کی نماز میں طویل قیام ہمیشہ فرماتے تھے، معروف قنوت مراد نہیں۔ حنفیہ قنوت نازلہ اور فجر کی نماز میں طویل قیام کے قائل ہیں۔ اس طرح تمام احادیث میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

افریس و حفص بن غیاث و یزید بن ہارون عن ابی مالک الاشجعی سعد بن طارق قال قلت لابن ابی انک قد صلیت خلف رسول اللہ ﷺ و ابی بکر و عمر و عثمان و علی ہاتھنا بالکوفۃ نحو ما من خمس سنین فکانوا یقتنون فی الفجر فقال ای بنی محدث

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الضَّبِّيِّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى زُبَيْرٌ ثَنَا غُنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ.

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلِيَّ حَتَّى مِنْ أَحْبَابِ الْعَرَبِ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَ.

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَيْنِ الْوَلِيْدِ وَ سَلْمَةَ بِنَ هِشَامٍ وَ عِيَاشَ بْنَ اَبِي رَبِيْعَةَ وَ الْمُسْتَضْعِفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰمِ اَشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ.

۱۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

بَاب: نماز میں سانپ بچھو کو مار ڈالنا

۱۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران بچھو اور سانپ کو مار ڈالنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمُضِمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْعُقْرَبِ وَالْحَيَّةِ.

۱۳۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بچھو نے ڈسا تو ارشاد فرمایا: اللہ کی لعنت ہو بچھو پر تمہاری کو چھوڑے ہے نہ غیر نمازی کو تم اس کو گل و حرم میں قتل کر سکتے ہو۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَا لَنَا عَلِيُّ بْنُ نَابِتٍ الثُّعْلَانِيُّ ثنا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَغَتِ النَّبِيَّ عُقْرَبٌ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْعُقْرَبَ مَا تَدْعُ الْمُصَلِّيَ وَ غَيْرَ الْمُصَلِّيِ اقْتُلُوهُا فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ.

۱۳۳۷: حضرت ابن ابی رافع اپنے والد سے انہوں نے واداسے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ایک بچھو مار ڈالا۔

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ثنا مِنْدَلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي زَالِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَتَلَ عُقْرَبًا وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ.

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موذی جانوروں اور حوام الارض کو دوران نماز بھی مار ڈالنا جائز ہے کہ کہیں کوئی نقصان نہ پہنچادیں۔

بَاب: فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا ممنوع ہے

۱۳۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ

۱۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أَسْمَاعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَلَاتَيْنِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۳۳۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عصر کے بعد

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّمِيمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَاعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى

تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .
 ۱۲۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غَفَّانُ ثَنَا
 هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ
 عِنْدِي رِجَالٌ مَرَضِيُونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ
 عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ
 حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ
 الشَّمْسُ .

غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک
 کوئی نماز نہیں۔
 ۱۲۵۰ : حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ میرے
 سامنے بہت سی پسندیدہ شخصیات نے شہادت دی جن
 میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
 عنہ کی شخصیت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا: فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے
 بعد غروب آفتاب تک کسی قسم کی کوئی بھی نماز نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ اوقات مکروہہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اوقات ثلاثہ یعنی طلوع، استواء اور
 غروب کے اوقات اور دوسرے نماز عصر اور نماز فجر کے بعد کے اوقات۔ پہلی قسم کے بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس میں ہر
 قسم کی نماز ناجائز ہے۔ خواہ فرض ہو یا نفل۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک فرائض جائز ہیں اور نوافل ناجائز۔ البتہ امام شافعی کے نزدیک
 نوافل ذوات الاسباب بھی جائز ہیں۔ نوافل ذوات الاسباب کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ ایسے نوافل جن کا سبب بندہ کے
 اختیار کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہو۔ مثلاً تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد نماز شکر، نماز عید، کسوف وغیرہ۔ رہی اوقات مکروہہ کی دوسری قسم
 یعنی نماز فجر اور نماز عصر کے بعد کے اوقات سوان کے بارے میں امام شافعی کا مسلک یہی ہے کہ ان میں فرائض اور نوافل ذوات
 الاسباب دونوں جائز ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک ان اوقات میں فرائض تو جائز ہیں لیکن نوافل خواہ ذوات الاسباب ہوں یا غیر ذوات
 الاسباب دونوں ناجائز ہیں۔ احادیث باب حنفیہ کا استدلال ہے جن میں بعد الفجر اور بعد العصر نماز سے مطلق منع کیا گیا ہے۔ حنفیہ
 احادیث تحیۃ المسجد اور جبر بن مطعم کی حدیث: لَا تَمْنَعُوا احَدًا كَوْحَدِيثِ بَابٍ مِنْ مَخْصُوصِ مَا نَتَقِيهِ اور امام طحاوی کے بقول
 مضطرب الافساد ہے اور اگر یہ روایت صحیح ہوتی بھی اس کا مقصد حرم کے محافظین کو یہ ہدایت کرنا ہے کہ وہ حرم کو ہر وقت کھلا رکھیں اور
 طواف و نماز پر پابندی عائد نہ کریں۔ احادیث میں اس کی تائید موجود ہے۔ حنفیہ کے موقف کی وجہ ترجیح یہ ہے کہ نبی کی احادیث
 زیادہ ہیں لہذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ممانعت پر عمل کیا جائے کیونکہ ان اوقات کو مشغول بالفرائض قرار دیا گیا ہے۔ لہذا اس وقت
 میں نوافل تو ناجائز ہوں گے لیکن فرائض کسی قسم کے ہوں وہ جائز ہیں کیونکہ وقت کا موضوع نہ وہی ہیں۔

باب: نماز کے مکروہ

۱۳۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَاتِ الَّتِي تُكْرَهُ

اوقات

فِيهَا الصَّلَاةُ

۱۲۵۱ : حضرت عمرو بن عبسہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول
 اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا ایسا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ کو کوئی ایک وقت دوسرے وقت سے زیادہ پسند اور
 محبوب ہو؟ فرمایا: جی! رات کا بالکل درمیانی حصہ (اللہ
 تعالیٰ کو باقی اوقات سے زیادہ محبوب ہے) لہذا صبح کے

۱۲۵۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ
 عَنْ يَغْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 الْيَسْلَمَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ
 أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْآخِرَى قَالَ : نَعَمْ خَوْفُ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ

طلوع تک جتنا چاہو نماز پڑھتے رہے (نجر کی سنت اور قرض کے علاوہ باقی نمازوں سے) رک جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو اور جب تک ڈھال کی طرح رہے (رک رہو) یہاں تک کہ جب خوب کھل جائے تو پھر جتنا چاہو نماز پڑھو یہاں تک کہ ستون اپنے سائے پر قائم ہو تو نماز سے رک جاؤ (اور رکے رہو) یہاں تک کہ سورج ڈھلنا شروع ہو

جائے اسلئے کہ نصف النہار کے وقت دوزخ سلگایا جاتا ہے اس کے بعد جتنی چاہو نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ جب عصر کی نماز پڑھو تو پھر رک جاؤ غروب آفتاب تک اسلئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہی طلوع ہوتا ہے۔

۱۲۵۲: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ صفوان بن معطل نے رسول اللہؐ سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں جو آپ کو معلوم ہے اور مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا: کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ دن رات کی ساعات میں سے کسی ساعت میں نماز کرو بھی ہے؟ فرمایا: جی! جب صبح کی نماز پڑھ لو تو طلوع آفتاب تک نماز چھوڑ دو کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اسکے بعد نماز پڑھو اس نماز میں فرشتے حاضر ہونگے اور قبول ہوگی یہاں تک کہ آفتاب نیزے کی مانند سیدھا سر پر آجائے تو نماز چھوڑ دو کیونکہ اس وقت دوزخ کو بھڑکایا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ سورج تمہارے دائیں ابرو سے ڈھل جائے تو پھر اسکے بعد کی نماز میں فرشتے بھی حاضر ہونگے اور قبول بھی ہوگی یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو تو پھر نماز چھوڑ دو غروب آفتاب تک۔

۱۲۵۳: ابو عبد اللہ صناحیؓ فرماتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یا یوں فرمایا کہ سورج کے ساتھ شیطان کے دو سینگ بھی نکلتے ہیں جب

فصل ما بدآلک حتی یطلع الصُّبْحُ ثم أنته حتى تطلع الشمس و ما دامت کانتها حجة حتى تیشب ثم صل ما بدآلک حتى یقوم العمود علی ظلہ ثم أنته حتى تزیر الشمس فان جہنم تسجر نصف النهار ثم صلی ما بدآلک حتی تصلی العصر ثم أنته حتى تغرب الشمس فانها تغرب بین قرنی الشیطان و تطلع بین قرنی الشیطان.

۱۲۵۲: حدثنا الحسن بن داود المنکدری ثنا بن ابی فدیك عن الضحاک بن عثمان عن المقبري عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قال سأل صفوان بن المعطل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله! اني سائلك عن امر أنت به عالم و انا به جاهل قال: و ما هو. قال هل امن ساعات الليل والنهار ساعة تكره فيها الصلاة قال: نعم اذا صليت الصبح فدع الصلاة حتى تطلع الشمس فانها تطلع بقرني الشيطان ثم صل فالصلاة محضورة متقبلة حتى تستوي الشمس على رأسك كما الرمح فاذا كانت على رأسك كالرمح فدع الصلاة فان تلك الساعة تسجر فيها جهنم و تفتح فيها ابوابها حتى تزیر الشمس عن حاجبك الايمن فاذا زالت فالصلاة محضورة متقبلة حتى تصلی العصر ثم دع الصلاة حتى تغيب الشمس.

۱۲۵۳: حدثنا اسحق بن منصور ابانا عنده الرزاق ابانا معمر عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابی عبد الله الصنابحي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان

الشمس تطلع بین قرنی الشیطان (او قال یطلع معها قرنا الشیطان. فاذا ارتفعت فارقتها فاذا كانت فی وسط السماء فارقتها فاذا دلکت (او قال زالت) فارقتها فاذا دنت للغروب فارقتها فاذا غربت فارقتها فلا تصلوا هذه الساعات الثلاث.

آفتاب بلند ہو جائے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب آسمان کے وسط میں ہو تو یہ ساتھ مل جاتا ہے اور جب وہ ڈھل جائے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب غروب ہونے لگتا ہے تو پھر آ کر ساتھ مل جاتا ہے اور جب غروب ہو چکتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے اسلئے ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ اوقات مشرکین کی عبادت کے اوقات ہیں۔ جو اللہ کے سوا سورج کی پرستش کرتے ہیں تو ان اوقات میں گویا خدا کی عبادت جائے لیکن مشرکین کی مشابہت کی وجہ سے مکروہ اور منع ٹھہری۔ یہاں ایک اعتراض ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ زمین گروی ہے اور وہ سورج کے گرد گھومتی ہے اب جو لوگ منطقہ البروج کے تحت میں زمین کے چاروں طرف رہتے ہیں ان میں کوئی وقت اس سے خالی نہ ہوگا۔ یعنی کہیں دو پہر ضرور ہوگی۔ اور کہیں طلوع ہوتا ہوگا اور کہیں غروب ہوتا ہوگا پس ہر وقت میں نماز منع ٹھہری اور اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک ملک والوں کو اپنے طلوع اور غروب اور استواء سے غرض ہے دوسرے ملکوں سے غرض نہیں۔ جس وقت ہمارے ملک میں زوال ہو جائے تو نماز درست ہوگی حالانکہ جس وقت ہمارے ہاں زوال ہوا ہے اس وقت ان لوگوں کے پاس جو غروب کی طرف بٹے ہوئے ہیں استواء کا وقت ہوتا ہے ایک اور اعتراض ہوتا ہے وہ یہ کہ جب آفتاب کسی وقت میں خالی نہ ہو یعنی کسی نہ کسی ملک میں اس وقت استواء ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں اس وقت طلوع ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں غروب تو شیطان آفتاب سے جدا کیونکر ہوگا بلکہ ہر وقت آفتاب کے ساتھ رہے گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک جو شیطان آفتاب پر متعین ہے وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور آفتاب کے ساتھ ہی ساتھ پھرتا ہے لیکن جدا ہونے سے یہ غرض ہے کہ آفتاب کے ساتھ ہی وہ ہماری سمت سے ہٹ جاتا اور شرکوں کی عبادت کا وقت ہمارے ملک میں تو بہر حال ختم ہو جاتا ہے اور ہم کو نماز پڑھنا اور عبادت کرنا درست ہو جاتا ہے گو نفس الامر میں وہ آفتاب سے جدا نہ ہو اس لئے کہ ہر ساعت کہیں نہ کہیں طلوع اور غروب اور استواء کا وقت ہے واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب: مکہ میں ہر وقت نماز کی رخصت

۱۲۵۳: حضرت جبیر بن مطعم بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد مناف کے بیٹے کسی کو اس گھر کا طواف کرنے سے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو جس وقت چاہے دن ہو خواہ رات۔

باب: جب لوگ نماز کو وقت سے مؤخر کرنے لگیں

۱۲۵۵: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: شاید تم ایسے لوگوں کو پاؤ جو نماز بے وقت پڑھیں گے اگر تم ان کو پاؤ تو نماز اپنے گھر والوں میں ہی اس وقت میں پڑھ لینا جس کو تم جانتے پہچانتے ہو (مجھے دیکھ کر) پھر انکے ساتھ افضل کی نیت سے نماز میں شریک ہو جانا۔

۱۲۴۹: باب ما جاء فی الرخصة فی الصلاة بمكة فی كل وقت

۱۲۵۳: حدثنا یحییٰ بن حکیم ت سفيان ابن غینة عن ابی الزبیر عن عبد الله ابن بابیه عن جبیر بن مطعم قال قال رسول الله ﷺ: يا بني عبد مناف لا تمنعوا اخذ اطاف بهذا البيت و صلی اية ساعة شاء من الليل والنهار.

۱۵۰: باب ما جاء فیما اذا اخروا الصلاة عن وقتها

۱۲۵۵: حدثنا محمد بن الصباح انا ابو بكر ابن عیاش عن عاصم عن ذر عن عبد الله ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ: لعلکم ستدر کون افوا ما یصلون الصلاة لغير وقتها فان ادر کتموهم فصلوا فی بیوتکم للوقت الذی تعرفون ثم صلوا معهم واجعلوها سبحة

۱۲۵۶: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بروقت ادا کرو پھر اگر تم امام کو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوا پاؤ تو ان کے ساتھ (بھی) پڑھ لو اور تم اپنی نماز تو محفوظ کر ہی چکے۔

۱۲۵۷: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: عنقریب ایسے حکام ظاہر ہوں گے جو دیگر مشاغل میں مصروفیت کی وجہ سے نماز کو وقت سے بھی مؤخر کر دیں گے (تو تم وقت میں اپنی نماز پڑھ لینا) اور ان کے ساتھ اپنی نماز نفل کی نیت سے پڑھنا۔

بَاب: نماز خوف

۱۲۵۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام ایک طائفہ کو نماز پڑھائے وہ ایک سجدہ اس کے ساتھ کریں (یعنی ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ لیں) اور ایک طائفہ ان نماز پڑھنے والوں اور دشمن کے درمیان رہے پھر جنہوں نے اپنے امیر کے ساتھ نماز ادا کی وہ واپس آ کر ان لوگوں کی جگہ لے لیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آگے بڑھ کر اپنے امیر کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں پھر امیر (امام) سلام پھیر دے کیونکہ اس کی نماز مکمل ہو چکی اور ہر طائفہ اپنی ایک ایک رکعت الگ الگ پڑھ لے۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو جائے (کہ اس طرح بھی نماز ادا نہ کی جاسکے) تو پیادہ اور سواری کی حالت ہی میں نماز ادا کریں۔

۱۲۵۹: حضرت سہل بن ابی حمزہ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے اور لوگوں میں سے ایک طائفہ امام کے ساتھ ہو جائے اور دوسرا دشمن کے سامنے لیکن منہ اپنی صف کی طرف

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قُبِحَ فَإِنْ أُرْكَتِ الْأَمَامُ يُصَلِّي بِهِمْ فَضْلًا مَعَهُمْ وَقَدْ أُحْرِزَتْ صَلَاتُكَ وَإِلَّا فَهِيَ نَائِلَةٌ لَكَ.

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي أَبِي أَمْرَةَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَيَكُونُ أَمْرَاءٌ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءٌ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا.

۱۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

۱۲۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ (إِنْ يَكُونُ الْأَمَامُ يُصَلِّي بِطَائِفَةٍ مَعَهُ فَيَسْجُدُونَ سَجْدَةً وَاحِدَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ ثُمَّ يَنْصَرِفُ الَّذِينَ سَجَدُوا وَالسَّجْدَةَ مَعَ أَمِيرِهِمْ ثُمَّ يَكُونُونَ مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَيَقْدِمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّوا مَعَ أَمِيرِهِمْ سَجْدَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ أَمِيرُهُمْ وَقَدْ صَلَّى صَلَاتَهُ وَيُصَلِّي كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ بِصَلَاتِهِ سَجْدَةً لِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ فَرَجَالًا أَوْ رُكْبَانًا عَلَيْهِ السَّلَامُ.

قَالَ: يَعْنِي بِالسَّجْدَةِ الرَّكْعَةَ.

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْأَمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ

رکھے۔ امام ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ایک رکوع اور دو سجدوں وہ اپنی جگہ کر لیں پھر وہ دوسرے طائفہ کی جگہ آ جائیں اور دوسرا طائفہ آ جائے تو امام ان کو بھی ایک رکوع کرائے دو سجدے امام کی دو رکعتیں ہو گئیں اور ان کی ایک رکعت پھر وہ بھی ایک رکعت دو سجدوں سمیت پڑھیں۔

محمد بن یسار دوسرے طریق سے اس حدیث مبارکہ کو مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے بیان فرمایا کہ اس حدیث مبارکہ کو اپنے پاس لکھ رکھو۔

مجھے تو یحییٰ کی حدیث کی مانند یاد ہے دوسری طرح یاد نہیں۔

۱۲۶۰: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو صلوٰۃ الخوف پڑھائی پہلے سب کے ساتھ رکوع کیا پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا باقی کھڑے رہے جب اگلی صف سجدے سے اٹھی تو دوسروں نے اپنے طور پر دو سجدے کئے پھر اگلی صف پیچھے ہو کر دوسری صف والوں کی جگہ کھڑی ہو گئی اور پچھلی صف درمیان میں سے آگے بڑھی اور پہلی صف کی جگہ کھڑی ہو گئی تو نبی ﷺ نے سب کے ساتھ رکوع کیا پھر نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا جب انہوں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو باقیوں نے دو سجدے اپنے طور پر کر لئے اور سب نے نبی ﷺ کے ساتھ رکوع کیا اور ہر طائفہ نے اپنے طور پر دو سجدے کئے اور دشمن قبلہ کی طرف تھا۔

طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَ طَائِفَةٌ مِنْ قَبْلِ الْعَدُوِّ وَ جُوهُومُمْ إِلَى الصَّفِّ فَيَرْتَكِعُ بِهِمْ رُكْعَةً وَ يَرْتَكِعُونَ لِنَفْسِهِمْ وَ يَسْجُدُونَ لِنَفْسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أَوْلِيَانِكَ وَ يَجِيءُ أَوْلِيَانِكَ فَيَرْتَكِعُ بِهِمْ رُكْعَةً وَ يَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَيَهِي لَهَا ثِنْتَانِ وَ لَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْتَكِعُونَ رُكْعَةً وَ يَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فَسَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَسْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ. قَالَ قَالَ لِي يَحْيَى اُكْتُبُهُ إِلَى خَيْبِهِ وَ لَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَ لَكِنْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى.

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَرْتَكِعُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامًا حَتَّى إِذَا نَهَضَ سَجَدَ أَوْلِيَانِكَ بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ أَوْلِيَانِكَ وَ تَخَلَّلَ أَوْلِيَانِكَ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَرْتَكِعُ بِهِمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلُونَهُ فَلَمَّا رَفَعُوا رَأْسَهُمْ سَجَدَ أَوْلِيَانِكَ سَجْدَتَيْنِ وَ كُلُّهُمْ قَدْ رْتَكِعُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَجَدَ طَائِفَةٌ بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَ كَانَ الْعَدُوُّ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

خلاصہ الباب ☆ صلوٰۃ الخوف کا ذکر قرآن حکیم میں اجمالاً ہے۔ تفصیل اس نماز کی احادیث میں ہے: حدیث ۱۲۵۸ پر امام ابو حنیفہ نے عمل کیا ہے۔ صاحب فتح القدر علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں یہ اس وقت ہے کہ لوگ ایک امام کی اقتداء پر اصرار کریں ورنہ بہتر یہ ہے کہ دو امام ہوں ایک امام ایک گروہ کو نماز پڑھائے اور دوسرا دوسرے گروہ کو۔

۱۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا ابْنِي تَنَا
اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن ابی مسعود
قال قال رسول الله ﷺ: ان الشمس والقمر لا ينكسفان
لموت احد من الناس فاذا رأيتموة فتقوموا فصلوا

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ
جميل بن الحسن قالوا ثنا عبد الوهاب ثنا حاله الحداء
عن ابی قلابه عن النعمان ابن بشير رضى الله تعالى عنه
قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله
عليه وسلم فخرج فرغا يجر ثوبه حتى اتى المسجد فلم
يزل يصلى حتى انجلت ثم قال: ان اناس يزعمون
ان الشمس والقمر لا ينكسفان الا لموت عظيم من
العظماء وليس كذلك ان الشمس والقمر لا ينكسفان
لموت احد ولا لحياته فاذا تجلى الله لشيء من خلقه
خشع له

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا احمد بن عمرو بن السرح المصري ثنا
عبد الله بن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب اخبرني
غزوة بن الزبير عن عائشة قالت كسفت الشمس في
حياة رسول الله ﷺ فخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم الى المسجد فقام فكبر فصف الناس وراءه فقرأ
رسول الله صلى الله عليه وسلم قراءة طويلة ثم كبر ارفع
ركوعاً طويلاً ثم رفع رأسه فقال: سمع الله حمده ربنا
ولك الحمد ثم قام فقرأ قراءة طويلة هي اذنى من القراءة
الاولى ثم كبر فرفع ركوعاً طويلاً هو اذنى من الركوع
الاول ثم قال: سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد
ثم فعل في الركعة الاخرى مثل ذلك فاستكمل اربع

بَابُ: سُورِجِ اَوْرِچَانْدِ گِرِهِنِ كِي نَمَازِ

۱۲۶۱: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی
انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم گرہن
دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

۱۲۶۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو
گرہن لگا تو آپ گھبرا کر کپڑے سمیٹتے ہوئے باہر تشریف
لائے یہاں تک کہ مسجد میں آ کر نماز میں مشغول رہے حتیٰ
کہ سورج صاف ہو گیا پھر فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ
سورج اور چاند کو کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے
گرہن لگتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کسی کی موت اور
حیات کی وجہ سے سورج اور چاند کو گرہن نہیں آتا لہذا
جب اللہ تعالیٰ کسی چیز پر اپنی تجلی (انظہار قدرت) فرماتا
ہے تو وہ اس کی عاجزی کرنے لگتی ہے۔

۱۲۶۳: سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کی زندگی
میں ایک بار سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مسجد کی طرف گئے اور کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا
تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت فرمائی پھر اللہ اکبر کہہ کر
طویل رکوع کیا پھر کہا ((سمع الله لمن حمده ربنا
ولك الحمد)) پھر کھڑے ہو کر طویل قرأت فرمائی
لیکن یہ پہلی قرأت کی نسبت ذرا کم تھی پھر اللہ اکبر کہہ کر
لہا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے نسبتاً مختصر پھر ((سمع
الله لمن حمده ربنا ولك الحمد)) کہا پھر دوسری
رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ تو پھر چار رکوع اور چار سجدے

کئے اور سورج سلام پھیرنے سے قبل ہی صاف ہو گیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ جل جلالہ کی حسب شان حمد و ثناء کی پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کی موت و حیات سے ان کو گریہ نہیں لگتا جب تم ان کو گریہ نہ دیکھو تو نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

۱۲۶۴: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سنی۔

۱۲۶۵: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے نماز کسوف پڑھائی تو طویل قیام اور طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر دوبارہ طویل قیام کے بعد طویل رکوع فرمایا پھر سر اٹھایا پھر طویل سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر طویل قیام پھر طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا تو دوبارہ طویل قیام اور طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر دوسرا سجدہ بھی طویل کیا پھر سلام پھیر کر فرمایا: جنت میرے اتنے قریب آگئی کہ اگر ذرا سی کوشش کرتا تو جنت کا ایک خوشہ تمہیں لادیتا اور دوزخ بھی اتنی قریب ہوئی کہ میں نے کہا: اے میرے پروردگار! ابھی تو میں ان لوگوں میں موجود ہوں (اور آپ کا وعدہ ہے کہ جب تک میں لوگوں میں موجود رہوں گا عذاب نہ ہوگا تو پھر یہ دوزخ اتنے قریب کیسے؟)

نافع (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ میں نے دیکھا ایک عورت کو اسکی نبی نوح رہی ہے۔ میں نے پوچھا اسکو کیا ہوا؟ تو (فرشتوں نے) بتایا کہ اس نے نبی کو باندھے رکھا حتیٰ کہ بھوکے مر گئی نہ خود کھلایا نہ کھولا کہ کیڑے مکوڑے (ہی) کھا لیتی۔

رُحَمَاتٍ وَارْبَعٌ سَجْدَاتٍ وَانْجَلَبَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَكْشِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَانْزِعُوا إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: سَأَلْنَا وَبَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْكُسُوفِ فَلَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا.

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثنا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجَمْحِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: لَقَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقَطَافٍ مِنْ قَطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ إِنِّي زَبٌّ وَأَنَا فِيهِمْ.

قَالَ نَافِعٌ حَتَّى حَبِثَتْ أَنَّهُ قَالَ وَرَأَيْتُ امْرَأَةً تَخْدُشُهَا هَرَّةٌ لَهَا فَقُلْتُ مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا جَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا لَأَنَّهَا أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ.

خلاصۃ الباب ☆ کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں پھر عرفاً یہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہو گیا اور خسوف چاند گرہن کو کہا جاتا ہے۔ یہاں چند مسائل بحث طلب ہیں۔ پہلی بحث یہ ہے کہ بعض طہدین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کسوف شمس (اسی طرح خسوف قمر) کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسا واقعہ ہے جو طبعی اسباب کے ماتحت رونما ہوتا ہے۔ جیسے طلوع وغروب اور اس کا ایک خاص حساب مقرر ہے۔ چنانچہ سالوں پہلے بتایا جاسکتا ہے کہ فلاں وقت کسوف یا فسوف ہوگا۔ لہذا اس واقعہ کو خارق عادت قرار دے کر اس پر گھبرانا اور نماز و استغفار کی طرف متوجہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے: اولاً تو کسوف و خسوف خواہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ہوں، لیکن ہیں تو باری تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا مظہر۔ اس لیے اس کی عظمت و جلال کے اعتراف کے لیے نماز مشروع ہوئی۔ ثانیاً درحقیقت کسوف و خسوف اس وقت کی ایک ادنیٰ جھلک دکھلا دیتے ہیں جب تمام اجرام فلکیہ بے نور ہو جائیں گے۔ اس اعتبار سے یہ واقعات مذکور آخرت ہیں (لہذا ایسے مواقع پر رجوع الی اللہ ہی مناسب ہے) ثالثاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے پچھلی امتوں پر جتنے عذاب آئے ان کی شکل یہ ہوئی کہ بعض ایسے معمولی امور جو روزمرہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ اپنی معروف حد سے آگے بڑھ گئے تو عذاب کی شکل اختیار کر گئے مثلاً قوم نوح پر بارش اور قوم عاد پر آندھی وغیرہ۔ اسی بناء پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ جب تیز ہوائیں چلتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ اس ڈر سے کہ کہیں یہ ہوائیں بڑھ کر عذاب کی صورت نہ اختیار کر لیں۔ چنانچہ ایسے مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور خاص دعاء و استغفار میں مشغول ہو جاتے۔ اسی طرح یہ کسوف و خسوف بھی اگرچہ طبعی اسباب کے تحت رونما ہوتے ہیں لیکن اگر یہ اپنی معروف حد سے بڑھ جائیں تو عذاب بن سکتے ہیں۔ خاص طور سے جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق کسوف و خسوف کے لمحات انتہائی نازک ہوتے ہیں کیونکہ کسوف کے وقت چاند سورج اور زمین کے درمیان حائل ہو جاتا ہے تو سورج اور زمین دونوں اپنی شش ثقل سے اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لمحات میں خدا نخواستہ اگر کسی ایک جانب کی کوشش غالب آجائے تو اجرام فلکیہ کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ لہذا ایسے نازک وقت میں رجوع الی اللہ کے سوا چارہ نہیں۔ دوسری بحث صلوٰۃ کسوف کی شرعی حیثیت کے متعلق ہے۔ جمہور کے نزدیک صلوٰۃ کسوف سنت مؤکدہ ہے۔ بعض مشائخ حنفیہ اسی کے وجوب کے قائل ہیں۔ جبکہ امام مالک نے اسے جمعہ کا درجہ دیا ہے۔ تیسری بحث صلوٰۃ کسوف کے طریقہ سے متعلق ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف اور عام نمازوں میں کوئی فرق نہیں۔ (چنانچہ اس موقع پر دو رکعتیں معروف طریقہ کے مطابق ادا کی جائیں) جبکہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف کی ہر رکعت دو رکوعات پر مشتمل ہے۔ ان حضرات کے استدلال حضرت عائشہ اور حضرت اسماء حضرت ابن عباس حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کی معروف روایات سے ہے جو صحاح میں مروی ہے اور ان میں دو رکوع کی تصریح پائی جاتی ہے۔ حنفیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جو ایک رکوع پر دلالت کرتی ہیں:

(۱) پہلی دلیل صحیح بخاری میں حضرت ابو بکرؓ کی روایت ہے۔ (۲) دوسری دلیل نسائی میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت ہے۔ (۳) تیسری دلیل حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو نسائی میں مروی ہے۔ (۴) چوتھی دلیل نسائی میں قبیلہ بن مخارق بن ہلالی کی روایت ہے۔ (۵) پانچویں دلیل مسند احمد میں حضرت محمود بن لبید کی روایت ہے۔

ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کسوف کو نماز فجر کی طرح پڑھنے کا حکم دیا اور اس میں کوئی نیا طریقہ اختیار کرنے کی تلقین نہیں فرمائی۔ جہاں تک ائمہ ثلاثہ کی متدل روایات کا تعلق ہے سو ان کا جواب یہ ہے کہ صلوٰۃ کسوف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاشبہ دو رکوع ثابت ہیں بلکہ پانچ رکوع تک کا بھی روایات میں ثبوت ملتا ہے لیکن یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور واقعہ یہ تھا کہ اس نماز میں بہت سے غیر معمولی واقعات پیش آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت اور جہنم کا نظارہ کرایا گیا لہذا اس نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معمولی طور پر کئی رکوع فرمائے ہیں۔ یہ رکوع جزو صلوٰۃ نہیں تھے بلکہ سجدہ شکر کی طرح رکوعات تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھے اور ان کی ہیئت نماز

کے عام رکوعات سے کسی قدر مختلف تھی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان رکوعات کو شمع کو شمار کیا اور ایک سے زائد رکوع کی روایت کر دی اور بعض نے ان کو شمار نہیں کیا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اول تو ان رکوعات زائدہ میں روایات کا اختلاف ہے جس کی کوئی توجیہ اس کے سوا ممکن نہیں۔ دوسرے نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا اس میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً امت کو یہ حکم دیا کہ: ((فاذا رأيتم من ذلك شيئا فصلوا حدث صلوة مكتوبة صليتموها)) پس جب تم اس سے کچھ دیکھو تو فرض نماز کی طرح پڑھو۔ اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف امت کو ایک سے زائد رکوع کی تعلیم نہیں دی بلکہ اس کے خلاف تصریح فرمائی کہ یہ نماز فجر کی نماز کی طرف ادا کرو۔ اگر ایک سے زائد رکوع جزو صلوٰۃ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم نہ دیتے۔ حاصل یہ ہے کہ حنفیہ کی وجوہ ترجیح یہ ہیں:

(۱) تعدد رکوع کی تمام روایات فعلی ہیں جبکہ حنفیہ کی مستدلات قولی بھی ہیں اور فعلی بھی۔ (۲) حنفیہ کے مستدلات عام نمازوں کے اصول کے مطابق ہیں (۳) حنفیہ کے قول پر تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے اور شافعیہ کے قول پر بعض روایات کو چھوڑنا پڑتا ہے (۴) اگر کسوف میں تعدد رکوع کا حکم ہوتا تو ایک غیر معمولی بات ہوتی اور ممکن نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم کو واضح طور سے بیان نہ فرمائیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کے بارے میں پورا خطبہ بھی دیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک قول بھی ایسا مروی نہیں جس میں تعدد رکوع کی تعلیم دی گئی ہو۔

باب: نماز استسقاء

۱۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۲۶۶: حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن کثانہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاکم نے سیدنا ابن عباسؓ کی خدمت میں نماز استسقاء کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان کو خود پوچھ لینے سے کیا مانع ہوا؟ پھر فرمایا کہ (نبیؐ) تو وضع کے ساتھ آرائش و زینت کے بغیر خشوع کے ساتھ آہستگی اور متانت کے ساتھ زاری کرتے ہوئے تشریف لائے اور نماز عید کی مانند دو رکعتیں ادا فرمائیں اور تمہاری طرح یہ خطبہ نہیں پڑھا۔

۱۲۶۷: حضرت عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ میرے والد اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکل گئے نماز استسقاء کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو ہوئے اور چادر پٹی اور دو رکعتیں پڑھیں۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

مسعودی کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن محمد بن

۱۲۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثنا وَ كَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَثَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُرْسِلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأَمْرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اسْأَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ بَنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَدِّلًا مُتَخَشِعًا مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ وَلَمْ يُخَطِّبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ.

۱۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ ابْنَ عَمِّهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلْبُ رِداءُهُ وَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ابْنَانَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى

بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ

عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

قال سُفْيَانُ عَنِ الْمُسْعُودِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ
بُنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو أَجْعَلُ أَعْلَاهُ اسْفَلَةً أَوْ الْيَمِينَ عَلَى
الشِّمَالِ قَالَ لَا بَلِ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ.

عمر و سے پوچھا کیا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) اوپر
کا حصہ نیچے کیا تھا یا دائیں کا بائیں؟ فرمایا: نہیں! دایاں
بائیں پر۔

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ
قَالَا ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثنا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ التُّعْمَانَ يُحَدِّثُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِنَا
رَكْعَتَيْنِ بِلَا أَدَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللَّهَ وَحَوْلَ
وَجْهَةِ نَحْوِ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَاةً فَجَعَلَ الْاَيْمَنُ
عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرُ عَلَى الْاَيْمَنِ.

۱۲۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بارش طلب کرنے
کے لئے نکلے آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اذان و
اقامت کے بغیر۔ پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا
مانگی اور ہاتھ اٹھائے قبلہ کی طرف منہ کیا۔ پھر اپنی چادر کو
پلٹا تو دائیں جانب کو بائیں کندھے پر کر لیا اور بائیں
جانب کو دائیں کندھے پر۔

خلاصۃ الباب ☆ استسقاء کے معنی بارش طلب کرنا ہے۔ صلوٰۃ الاستسقاء کی مشروعیت پر اجماع ہے اور یہ حدیث اس کی سند
ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے جو یہ منقول ہے کہ استسقاء میں کوئی نماز مسنون نہیں اس کا مطلب عموماً صحیح سمجھا نہیں گیا۔ دراصل
ان کا مقصد یہ ہے کہ سنت استسقاء صرف نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ محض دعا و استغفار سے بھی یہ سنت ادا ہو جاتی ہے۔ قرآن
حکیم میں استغفار کا حکم ہے اور استغفار کے نتیجے میں بارش کا وعدہ کیا گیا ہے اور صرف دعا و استغفار سے سنت استسقاء کا ادا ہو جانا ابو
مروان اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے کہ ہم حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے تو آپ رضی اللہ
عنہ نے استغفار سے زیادہ نہیں کیا اور امام ابو حنیفہ کی مراد یہ نہیں ہے کہ صلوٰۃ استسقاء غیر مسنون ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس کا ثبوت ناقابل انکار ہے۔ پھر نماز استسقاء کے طریقہ میں یہ اختلاف ہے کہ امام شافعی کے نزدیک نماز استسقاء عیدین
کی طرح بارہ تکبیرات زائد پر مشتمل ہوتی ہے جبکہ حنفیہ کے نزدیک اس میں تکبیرات زائد نہیں ہیں بلکہ دوسری نمازوں کی طرح
صرف ایک تکبیر تحریر ہے۔ شافعیہ کی دلیل حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت باب ہے جس میں عید کی نماز کے ساتھ
تشبیہ ہے۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ تشبیہ تکبیرات زائد میں نہیں بلکہ نماز کی تعداد و رکعات میں ان کی طرف نکلنے اور اجتماع
میں ہے کیونکہ اگر اس نماز میں تکبیرات زائد ہوتیں تو صحابہ کرام اس کی تصریح ضرور فرماتے۔ چادر کو الٹنا تک قال کے لیے تھا کہ
جس حالت میں آئے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ پھر انہیں ثنائیہ کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کے لیے چادر الٹنا
مسنون ہے جبکہ حنفیہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک سنت صرف امام کے حق میں ہے۔ یہی مسلک حضرت سعید بن المسیب، عروہ اور
سفیان ثوری کا ہے۔ حنفیہ کا کہنا یہ ہے کہ روایات میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا الٹنا آیا ہے اور ایک غیر مد رک
بالتیاس عمل ہے لہذا اپنے مورد پر بند ہوگا اور مقتدی کو امام پر قیاس کرنا درست نہ ہوگا۔

باب: استسقاء میں

دُعا

۱۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي

الِاسْتِسْقَاءِ

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو شَرِيبٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
۱۲۶۹: حضرت شریب بن سمط نے کعب سے کہا: اے کعب

بن مرہ! ہمیں پوری احتیاط سے (کمی بیشی کے بغیر) رسول اللہ کی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا ایک صاحب رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے بارش مانگئے۔ تو رسول اللہ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی: ”اے اللہ! ہمیں پانی پلائیے زمین کو بھرنے والا (جس سے تالاب وغیرہ خوب بھر جائیں) خوب برسنے والا جلد برسنے والا نہ کہ دیر سے برسنے والا نفع دینے والا نہ کہ نقصان دینے والا۔“ کعب فرماتے ہیں کہ (آپ کی اس دعا کے بعد) لوگ ابھی جمعہ سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ بارش برسنے لگی۔ کعب فرماتے ہیں کہ پھر

لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بارش زیادہ ہونے کی شکایت کی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! گھر گرنے لگے۔ تو رسول اللہ نے یہ دعا مانگی: ”اے اللہ ہمارے ارد گرد برسے ہم پر نہ برسے۔ کعب فرماتے ہیں کہ پھر (بارش) چھٹ کر دائیں بائیں ہونا شروع ہو گئی۔

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ أَبُو الْأَخْوَصِ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ مَا يَتَرَوْنَ ذُلَّهُمْ رَاعٍ وَلَا يَحْطِرُ لَهُمْ فَحُلِّ فُصْعَدَ الْمُنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَغِيثًا مَرِينًا طَبَقًا مَرِينًا غَدًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِبٍ .

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُرُوكَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ (أَوْرُنِي) بَيَاضَ إِبْطِيهِ . قَالَ مُعْتَمِرٌ: أَرَاهُ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۲۷۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ ایک دیہات کے رہنے والے صاحب نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس ایسی قوم کی جانب سے آیا ہوں جن کے چرواہوں کے پاس توشہ نہیں اور ان کا کوئی نر جانور حرم نہیں اچھالتا (کمزوری کی وجہ سے)۔ آپ منبر پر آئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر یہ دعا پڑھی: ((اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا.....)) [ترجمہ گزر چکا] پھر منبر سے اترے۔ اسکے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی۔

۱۲۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا مانگی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔

۱۲۷۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات مجھے شاعر کا یہ شعر یاد آ جاتا اور میں دیکھتا منبر پر رسولؐ کے چہرہ انور کو کہ آپؐ کے اترنے سے قبل مدینہ کے تمام پرنا لے بہہ پڑتے۔ (شعر کا ترجمہ ہے) ”اور سفید گورے رنگ کے جن کے چہرے کے طفیل بارش مانگی جائے۔ تیشیوں کی پرورش کرنے والے اور بیواؤں کی نگہداشت کرنے والے“ اور یہ ابوطالب کا شعر ہے۔

باب: عیدین کی نماز

۱۲۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے خطبہ سے قبل نماز عید پڑھائی پھر خطبہ دیا تو آپؐ کو خیال آیا کہ عورتوں کو آواز نہیں پہنچی تو آپؐ عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے۔ ان کو وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کی تلقین فرمائی اور بلالؓ نے اپنے ہاتھ اس طرح (یعنی چیز پکڑنے کیلئے) کئے ہوتے تھے اور عورتیں چھلے اٹکھٹھیاں اور دوسرے زیور جمع کروا رہی تھیں۔

۱۲۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔

۱۲۷۵: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلوایا اور نماز سے قبل خطبہ شروع کر دیا تو ایک مرد کھڑے ہوئے اور کہا: اے مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی کہ منبر عید کے روز نکلوایا حالانکہ پہلے منبر عید کے روز نہیں نکلوایا جاتا تھا اور تو نے نماز سے قبل خطبہ دیا حالانکہ خطبہ نماز سے پہلے نہ دیا جاتا تھا۔ تو ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ اس مرد نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا جو تم میں سے کسی برائی کو دیکھے پھر اسے قوت سے روک سکے تو

۱۲۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُمَزَةَ ثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ فَمَا نَزَلَ حَتَّى جِئْتُ كُلَّ مِيزَابٍ بِالْمَدِينَةِ فَادَّكَّرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ:

وَأَبْيَضُ يُسْتَقْفَى الْغَمَامُ

بُوَجْهِ ثَمَالِ الْيَمَامِيِّ عَصْمَةَ لِأَرَامِلٍ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ.

۱۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ اشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمَعْ مِنَ النِّسَاءِ فَاتَاهُنَّ فَذَكَرَهُنَّ وَ وَعَظَهُنَّ وَ أَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَ بِلَالٍ قَاتِلَ بَيْدِيهِ هَكَذَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَلْفِي الْخُرُوصِ وَ الْخَاتِمِ وَ الشَّيْءِ.

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ بَغَيْرِ اذَانٍ وَ لَا اِقَامَةٍ.

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ السَّمَاعِيِّ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ وَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانَ الْمَنْبَرِ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالْحُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ لِقَامِ رَجُلٍ فَقَالَ يَا مَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمَنْبَرِ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرِجُ بِهِ وَ بَدَأْتَ بِالْحُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَ لَمْ يَكُنْ يُبَدَأُ بِهَا فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَمَا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم یقول: مَنْ رَأَى فَنَكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَغْيِرَهُ
بِيَدِهِ فَلْيَغْيِرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَلْيَبْهَرْهُ وَذَلِكَ أضعفُ الأيمانِ۔

قوت سے روک دے اگر اسکی استطاعت نہ ہو تو زبان سے
روک دے اگر اسکی استطاعت بھی نہ ہو تو دل سے برا سمجھے
اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا حَوْثِرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا أَبُو أَسَامَةَ ثَنَا غَبِيْدُ اللَّهِ
نَنْ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَبُو
بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

۱۲۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت
عمرؓ سب نماز عید خطبہ سے قبل پڑھتے رہے۔

خلاصہ الباب خلفاء راشدین، ائمہ اربعہ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ میدان کا خطبہ نماز سے فراغت کے
بعد مسنون ہے۔ پھر حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک اگر نماز سے پہلے خطبہ دے دیا پھر بھی درست ہے اگرچہ خلاف سنت اور
مکروہ ہے۔ حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز عید سے پہلے خطبہ دینا سب سے پہلے مروان بن الحکم نے شروع کیا جبکہ
ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سب سے پہلے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شروع کیا اور ایک روایت
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سب سے پہلے عثمان بن عفان نے کیا۔ نیز بعض روایات میں اس سلسلہ میں حضرت معاویہ اور
بعض میں زیاد کا نام آیا ہے۔ اس طرح بظاہر تعارض ہو جاتا ہے۔ نیز نماز عید سے قبل خطبہ کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ اس کے
جواب میں بعض علماء نے ان حضرات سے متعلق روایات پر کلام کیا ہے جبکہ بعض نے فرمایا کہ دراصل حضرت عثمان نے دور
دراز سے آنے والے لوگوں کی رعایت کے لیے خطبہ کو مقدم کیا تا کہ بعد میں آنے والے حضرات نماز میں شریک ہو سکیں۔
البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تقدیم خطبہ کی دوسری وجہ بیان کی گئی ہے۔

لیکن راجح یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تقدیم خطبہ کی نسبت شاذ اور حدیث باب کے خلاف ہے۔
البتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تقدیم خطبہ ثابت ہے اور ان کے بعد حضرت معاویہؓ سے بھی غالباً انہوں نے حضرت
عثمانؓ کی اتباع میں ایسا کیا۔ پھر چونکہ زیادہ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں بصرہ کا گورنر تھا اس نے بھی حضرت معاویہؓ کی
اتباع میں تقدیم خطبہ پر عمل کیا۔ اسی طرح مدینہ کے گورنر مروان نے بھی اسی زمانہ میں حضرت معاویہؓ کی اتباع میں اور
بقول بعض اپنی بعض مصالِح کی بنا پر تقدیم خطبہ علی الصلوٰۃ کو اختیار کیا۔ پھر حضرت عثمانؓ حضرت معاویہؓ، مروان بن زیاد کو
"اول من خطب" کا مصداق قرار دینا رواۃ کے اپنے اپنے علم کے اعتبار سے ہو سکتا ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت
معاویہؓ نے اپنے علاقہ میں سب سے پہلے تقدیم خطبہ پر عمل کیا ہو اس لیے ان کو اول من خطب کہا گیا اور مروان اور زیاد
بھی چونکہ ان کے گورنر تھے اور اس زمانہ میں اپنے علاقوں میں تقلید یا مصلحتاً انہوں نے بھی تقدیم خطبہ کو اختیار کر رکھا
تھا اس لیے اول من خطب کی نسبت ان کی طرف بھی کی گئی۔

باب: عیدین

کی تکبیرات

۱۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمُّ يُكَبِّرُ الْإِمَامَ فِي

صلاة العیدین

۱۲۷۷: مؤذّن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ

بْنِ عَمَّارٍ بِنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي ابْنِي عَنْ

ابنہ عن جَدِّہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْبِرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْاُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ فِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں قرأت سے قبل پانچ تکبیرات کہتے تھے۔

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ سَبْعًا وَخَمْسًا.

۱۲۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید میں سات (۷) اور پانچ (۵) تکبیرات کہیں۔

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْعُوْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُيَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ ابْنِ عَثْمَةَ ثنا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ سَبْعًا فِي الْاُولَى وَخَمْسًا فِي الْاٰخِرَةِ.

۱۲۷۹: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہیں۔

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ مِهْبِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيْدٍ وَعَقِيْلُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى سَبْعًا وَخَمْسًا سِوَى تَكْبِيْرَتِي الرُّكُوْعِ.

۱۲۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فطر و اضحیٰ میں رکوع کی تکبیر کے علاوہ سات اور پانچ تکبیرات کہیں۔

خلاصہ الباب اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ عیدین کی تکبیرات زوائد کتنی ہیں؟ امام مالک کے نزدیک گیارہ تکبیریں ہیں، چھ پہلی رکعت میں (تکبیر تحریر کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں۔ امام شافعی کے نزدیک بارہ تکبیریں ہیں، سات پہلی رکعت میں (تکبیر تحریر کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں۔ امام احمد کا مسلک مالکیہ کے مطابق ہے اور یہ سب حضرات رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ دونوں رکعتوں میں تکبیریں قرأت سے پہلے ہوں گی۔ حنفیہ کے نزدیک تکبیرات زوائد چھ ہیں، تین پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال احادیث باب ہیں۔ البتہ اس میں امام شافعیؒ فی الاوٰلی سبعا (پہلی رکعت میں سات) کے الفاظ کو تمام تکبیرات زوائد پر محمول کرتے ہیں اور مالکیہ اور حنابلہ یہ کہتے ہیں کہ ان سات میں ایک تکبیر تحریر بھی شامل ہے۔ اس طرح ان حضرات کے درمیان ایک تکبیر کا اختلاف ہو گیا۔ حنفیہ حدیث: ۱۲۷۹ کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس کا مدار کثیر بن عبداللہ پر ہے جو نہایت ضعیف ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ کذاب ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ تین من ارکان الکذب (یعنی جھوٹ کا رکن ہے) امام ترمذی نے اس حدیث کی جو تحسین کی ہے اس پر دوسرے محدثین نے سخت اعتراض کیا۔ ان حضرات کا دوسرا استدلال ص: ۱۲۸۰ ہے۔ اس میں ابن لہیعہ پر مدار ہے جن کا ضعف (کمزور ہونا) معروف ہے اور بھی طرق کمزور ہیں۔ ابن الجوزی نے التحقیق میں امام احمد بن حنبل کا قول نقل کیا ہے کہ: لیس فی تکبیر العیدین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث صحیح۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کی تکبیرات کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔ نواب صدیق حسن خان نے فتح الغلام میں اس کے کل طرق کو داہیہ (کمزور) لکھا ہے اور ابن رشد مائتہ نے تمہید میں نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں جمع ائمہ اقوال صحابہ کی طرف اس لیے گئے ہیں کہ اس کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شکی ثابت نہیں اور اگر ہے

تو سخت و سنت کے لحاظ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر زیادہ قوی ہے۔ جس کو حنفیہ نے اختیار کیا ہے۔ حنفیہ کے استدلال مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) سعید بن العاص نے حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ اور حذیفہ بن الیمان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تکبیر کیونکر کہتے تھے؟ حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ نے جواب دیا: چار تکبیریں کہتے تھے جو جنازہ پر کہتے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے آپ کی تصدیق کی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ نے فرمایا کہ جب میں بصرہ میں وہاں کے لوگوں پر حاکم تھا اتنی ہی تکبیریں کہتا تھا۔ ابو عاصم کہتے ہیں کہ میں اس وقت سعید بن العاص کے پاس موجود تھا۔ (۲) حدیث: بعض اصحاب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو اس میں چار چار تکبیریں کہیں، سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف چہرہ انور سے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ عیدین کی تکبیریں جنازہ کی تکبیر کی طرح ہیں اس کو نہ بھولو۔ انگوٹھے کو بند کر کے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ (طحاوی) امام طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن الاسناد ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ (۳) حضرت ابن مسعود کا اثر ہے جو متعدد طرق سے مروی ہے۔ تیز ابن عباس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم حضرات کا عمل ہے۔ پھر تابعین کی ایک کثیر تعداد کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔ حنفیہ کا ایک استدلال حضرت ابراہیم نخعی کی روایت سے ہو جو شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۳۹ کتاب الجنائز باب التکبیر علی الجنائز میں ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تکبیرات جنازہ کے بارے میں صحابہ کرام میں اختلاف ہوا تو امیر المؤمنین نے مشورہ کے لیے صحابہ کرام کو بلوایا تو انہوں نے کہا: کہ آپ ہمیں مشورہ دیں تو امیر المؤمنین نے فرمایا: نہیں تم لوگ مجھے مشورہ دو میں تمہاری طرح انسان ہوں۔ تو اس کے بعد ان حضرات نے اس پر اجماع کیا کہ چار تکبیریں جنازہ پر ہوں جس طرح عیدین میں چار ہوتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ عیدین میں چار چار تکبیریں ہوں گی۔

باب: عیدین کی نماز

میں قراءت

۱۲۸۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۸۲: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز عید کے روز باہر تشریف لائے اور ابو واقد لیشی سے کہلا بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس روز کہاں سے قرأت فرماتے تھے۔ فرمایا سورہ قاف اور سورہ قمر۔

۱۲۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ

۱۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ

الْعِيدَيْنِ

۱۲۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِـ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

۱۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ عِيدٍ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ.

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَوَّاحِ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءِ

الأغلیٰ اور باہل اتک حدیث الغاشیۃ پر حا کرتے تھے۔

باب: عیدین کا خطبہ

۱۲۸۴: حضرت اسماعیل بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ابوکامل کو دیکھا جنہیں شرف صحبت حاصل تھا۔ تو میرے بھائی نے ان سے حدیث بیان کی۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر خطبہ دیتے دیکھا اور ایک حبشی اس اونٹنی کی ٹکلیل پکڑے ہوئے تھے۔

۱۲۸۵: حضرت قیس بن عائد ابوکامل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خوبصورت اونٹنی پر خطبہ دیتے دیکھا اور ایک حبشی اس کی ٹکلیل تھامے ہوئے تھے۔

۱۲۸۶: حضرت نبیط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حج کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر خطبہ دیتے دیکھا۔

۱۲۸۷: حضرت سعد مؤذن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خطبہ کے درمیان تکبیر کہتے تھے اور خطبہ عیدین میں بہت تکبیریں کہتے تھے۔

۱۲۸۸: حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روز تشریف لاتے۔ لوگوں کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرتے پھر قدموں پر کھڑے ہوتے اور لوگوں کی طرف منہ کرتے اور لوگ بیٹھے رہتے۔ آپ فرماتے صدقہ دو صدقہ دو تو عورتیں سب سے بڑھ کر صدقہ دیتیں بالی انگلی دوسرے زیور۔ اسکے بعد اگر کہیں لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو اسکا ذکر فرماتے ورنہ واپس تشریف لے جاتے۔

۱۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

عن ابن عباس ان النبی ﷺ کان یقرأ فی العیدین ب اسم ربک الاغلیٰ و باہل اتاک حدیث الغاشیۃ۔

۱۵۸: باب ما جاء فی الخطبة فی العیدین

۱۲۸۴: حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير حدثنا وكيع عن اسماعيل بن ابي خالد قال رأيت ابا كاهل رضي الله تعالى عنه و كانت له صحبة فحدثني احى عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب على ناقه و حبشي أخذ بخطامها.

۱۲۸۵: حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا محمد بن غيبه ثنا اسماعيل بن ابي خالد عن قيس بن عائذ هو ابو كاهل قال رأيت النبي ﷺ يخطب على ناقه حسناء و حبشي أخذ بخطامها.

۱۲۸۶: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا وكيع عن سلمة بن نبیط عن ابيه انه حج فقال رأيت النبي ﷺ يخطب على بعيره.

۱۲۸۷: حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعيد بن عمار بن سعيد المؤذن حدثني ابي عن ابيه عن جده قال كان النبي ﷺ يكبر بين اصغاف الخطبة يكبر التكبير في خطبة العیدین.

۱۲۸۸: حدثنا ابو كريب ثنا ابو اسامة ثنا داود بن قيس عن عياض بن عبد الله اخبرني ابو سعيد الخدری قال كان رسول الله ﷺ يخرج يوم العيد فيصلب بالناس ركعتين ثم يسلم فيقف على رجله فيستقبل الناس وهم جلوس فيقول: تصدقوا تصدقوا. فأكثر من يتصدق النساء بالقرط والخاتم والشئ فان كانت له حاجة يريد ان يبعث بغنا يدكروه لهم والانصرف.

۱۲۸۹: حدثنا يحيى بن حكيم ثنا ابو بخر ثنا غيبه الله بن

صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا اضحیٰ کے روز تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کیا۔ پھر ذرا بیٹھ کر دوبارہ کھڑے ہوئے (اور خطبہ دیا)

باب: نماز کے بعد خطبہ کا

انتظار کرنا

۱۲۹۰: حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عید پڑھا کر ارشاد فرمایا: ہم نماز ادا کر چکے سو جو خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔

باب: عید سے پہلے یا بعد

نماز پڑھنا

۱۲۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی نہ اس سے قبل کوئی نماز پڑھی اور نہ ہی بعد۔

۱۲۹۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید میں نماز سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۱۲۹۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھتے تھے اور جب (نماز سے فارغ ہو کر) اپنے گھر تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھ لیتے۔

عُمَرُ وَ الرَّقِیُّ ثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیُّ ثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰی فَخَطَبَ قَائِمًا ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ.

۱۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِی اِنْتِظَارِ الْخُطْبَةِ بَعْدَ

الصَّلَاةِ

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَ عُمَرُو بْنُ رَافِعِ الْجَلْبَلِيُّ قَالَا ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا بِنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى بِنَا الْعِيدِ ثُمَّ قَالَ: قَدْ قَضَيْنَا الصَّلَاةَ فَمَنْ أَحَبَّ اَنْ يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ وَ مَنْ أَحَبَّ اَنْ يَنْهَبَ فَلْيَنْهَبْ.

۱۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ

الْعِيدِ وَ بَعْدَهَا

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ فَصَلَّى بِهِمُ الْعِيدَ لَمْ يُصَلِّ بِهَا قَبْلَهَا وَ لَا بَعْدَهَا.

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَ لَا بَعْدَهَا فِی عِيدٍ.

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الرَّقِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئًا اِذَا رَجَعَ اِلَى مَنْزِلِهِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

۱۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ

مَا شِئًا.

۱۲۹۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئًا وَيَرْجِعُ مَا شِئًا.

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْرَجُ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئًا وَيَرْجِعُ مَا شِئًا.

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو ذَاوُدَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَارِثِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ مِنَ السَّنَةِ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْعِيدِ.

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ ثَنَا مَسْدَلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْعِيدَ مَا شِئًا.

۱۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ مِنْ

طَرِيقِ وَالرُّجُوعِ مِنْ غَيْرِهِ

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ سَلَكَ عَلَى دَارِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ثُمَّ عَلَى أَصْحَابِ الْفَسَاطِيطِ ثُمَّ انْصَرَفَ فِي الطَّرِيقِ الْأُخْرَى طَرِيقَ بَنِي زُرَيْقٍ ثُمَّ يَخْرُجُ عَلَى دَارِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَدَارِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى الْبَلَاطِ.

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَيَرْجِعُ فِي أُخْرَى وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

بَابُ: نَمَازِ عِيدِ كَيْفَ

يُجَانِ

۱۲۹۴: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل ہی واپس آتے۔

۱۲۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل واپس آتے۔

۱۲۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سنت (نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو) یہ ہے کہ آدمی نماز عید کے لئے چل کر آئے۔

۱۲۹۷: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے چل کر آتے۔

بَابُ: عِيدِ كَاهٍ كَوَاحِدٍ رَاسْتَهُ سَ جَانَا أَوْرُ دُوسْرَهُ

رَاسْتَهُ سَ أَنَا

۱۲۹۸: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لئے جاتے تو سعید بن عاصؓ کے گھر کے قریب سے گزرتے پھر خیمہ والوں کے پاس سے پھر دوسرے راستے سے واپس ہوتے بنی زریق کے رستے سے پھر عمار بن یاسرؓ ابو ہریرہؓ کے گھر کے قریب سے گزر کر بلاط تک واپس آتے۔

۱۲۹۹: حضرت ابن عمر نماز عید کے لئے ایک رستے سے جاتے اور دوسرے رستے سے واپس آتے اور یہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
الْحَطَّابِ ثَنَا مُنْذَلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي زَافِعٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْعِيدَ مَاشِيًا وَ
يَرْجِعُ فِي غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي ابْتَدَأَ فِيهِ.

۱۳۰۰: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے چل کر آتے اور
جس راہ سے آتے تھے اس کے علاوہ کسی دوسری راہ سے
واپس ہوتے۔

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا أَبُو ثَمِيلَةَ عَنْ فُلَيْحِ
بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْخَارِثِ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ رَجَعَ فِي
غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي أَخَذَ فِيهِ.

۱۳۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لئے تشریف
لاتے تو واپسی میں جس راہ سے آئے تھے اس کے علاوہ
کوئی دوسری راہ اختیار فرماتے۔

۱۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْلِيْسِ

يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے روز کھیل کود کرنا

اور خوشی منانا

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ مُغِيرَةَ
عَنْ غَامِرٍ قَالَ شَهِدَ غِيَاضَ الْأَشْعَرِيِّ عِيدًا بِالْأَنْبَارِ فَقَالَ
مَا لِي لَا أَرَاكُمْ تَقْلَسُونَ كُنَّا كَمَا كَانَ يُقْلَسُ عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ.

۱۳۰۲: حضرت عیاض اشعری نے (عراق کے شہر) انبار
میں عید کی تو فرمایا کیا ہوا میں تمہیں اس طرح خوشیاں
منانا نہیں دیکھ رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاں خوشیاں منائی جاتی تھیں۔

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ غَامِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ
شَيْءٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتَهُ الْأَشْيَاءُ
وَاحِدَةً فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقْلَسُ لَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ.

۱۳۰۳: حضرت قیس بن سعد سے روایت کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جو کچھ ہوتا تھا وہ
سب میں اب بھی دیکھ رہا ہوں سوائے ایک چیز کے وہ یہ
کہ عید الفطر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے خوشیاں خوب منائی جاتی تھیں۔

قال ابو الحسن بن سلمة القطان ثنا ابن ديزيل

آدم ثنا شيان عن جابر عن غامر ح و حدثنا اسرايل

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

عن جابر عن غامر ح و حدثنا اسرايل عن جابر ح و حدثنا ابراهيم بن نصر ثنا ابو نعيم ثنا شريك عن ابي اسحق
عن غامر نحوه.

خلاصہ الباب ☆ "تقلیس" کا معنی خوشیاں منانا نیزے اور تلوار سے کرتب دکھانا ہے۔ بعض حضرات نے
یہاں گانا بجا کرنے کا ترجمہ کیا یہ درست نہیں کیونکہ گانے بجانے کی حدیث میں شدید مذمت اور ممانعت وارد ہوئی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((لیکون من امتی افواہ یستحلون الحور و الحوبر و الخمر و المعارف)) "میری
امت میں کچھ لوگ آئیں گے جو زنا، ریشم، شراب اور راگ باجوں کو حلال قرار دیں گے"۔ (صحیح بخاری) دوسری
حدیث میں ہے: "میری امت میں کچھ لوگ شراب پیئیں گے مگر اس کا نام بدل کر ان کی مجلسیں راگ باجوں اور گانے

والی عورتوں سے گرم ہوں گی اللہ انہیں زمین میں اگستاد میں گے اور ان میں سے بعض کو بندرا اور شہر میں بنا دیں گے۔
(ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان) (۱۰ نمبر)

۱۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۳۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْرَهَيْمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى فِي يَوْمِ الْعِيدِ وَالْعِزَّةُ تُحْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَبْلَغَ الْمُصَلَّى نَصَبَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَفُصِّلَ إِلَيْهَا وَذَلِكَ أَنَّ الْمُصَلَّى كَانَ فِضَاءً لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ يَسْتَتِرُ بِهِ.

بَابُ عِيدِ رُوزِ بَرَجْجِي نَكَالِنَا

۱۳۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز عید گاہ کی طرف نکلتے تو برجھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اٹھا کر چلتے تھے جب آپ عید گاہ میں پہنچتے تو آپ کے سامنے (بطور سترہ) گاڑ دی جاتی۔ آپ اس کی طرف نماز پڑھتے اس کی وجہ یہ تھی کہ عید گاہ کھلا میدان تھا وہاں کوئی آڑ کی چیز نہ تھی۔

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ أَوْ غَيْرِهِ نَصَبَتْ الْحَرْبَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ فُصِّلَ إِلَيْهَا وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ.

۱۳۰۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ عید کے روز یا اور کسی دن (کھلے میدان میں) نماز پڑھتے تو برجھی آپ کے سامنے گاڑ دی جاتی۔ آپ اس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔ نافع کہتے ہیں اسی وجہ سے امراء نے برجھی نکالنے کی عادت اختیار کی۔

قَالَ نَافِعٌ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأَمْرَاءُ

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعِيدَ بِالْمُصَلَّى مُسْتَتِرًا بِحَرْبَةٍ.

۱۳۰۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید عید گاہ میں پڑھتے برجھی کی آڑ کر کے (یعنی آگے برجھی گاڑ لیتے تھے)۔

۱۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ

فِي الْعِيدَيْنِ

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ

بَابُ عَمُورَتُونَ كَالْعِيدِ

مِنْ نَكْلِنَا

۱۳۰۷: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم فطر اور یوم نحر (بقر عید) میں عورتوں کو نکالنے کا حکم دیا ام عطیہ کہتی ہیں ہم نے

۱۔ فقیر العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم نے کاتبانِ حرمات پر بہت عمدہ رسالہ لکھا ہے جو احسن الفتاویٰ کی آٹھویں جلد میں مندرج ہے۔ (مہر رشید)

والتحر قال قالت أم عطية فقلنا ارايت اخداهن لا يكفن لها جلباب قال فلتلبسها اختها من جلبابها.

مرض کیا بتائیے اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو (تو وہ کیسے نکلتے؟) فرمایا اس کی بہن اس کو چادر اوڑھادے۔

۱۳۰۸ حدثنا محمد بن الصباح انما عن ايوب عن ابن سيرين عن أم عطية قالت قال رسول الله ﷺ اخرجوا العواتق وذوات الخدور لسنين العيد و دغوة النسولين ليختبن الخيض فصلي الناس

۱۳۰۸: حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، نکالو لڑکیوں کو اور پردہ نشین عورتوں کو کہ وہ عید اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں اور جو عورتیں حیض کی حالت میں ہوں وہ لوگوں کے نماز پڑھنے کی جگہ سے الگ رہیں۔

۱۳۰۹ حدثنا عند الله بن سعيد ثنا حفص بن غياث ثنا حجاج بن ارضاء عن عبد الرحمن بن عاصم عن ابن عباس ان النبي ﷺ كان يخرج بساتره و ساء ذفني العيدين

۱۳۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کو عیدین کے لئے لے جاتے تھے۔

خاصۃً الباب : توثیق الدغوة: عواتق جمع عساق۔ بالغہ یا مابعدہ عورت کہتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ عساق نواری لڑکی کہتے ہیں۔ الخدور: خدر کی جمع ہے۔ وہ وہ لڑکی جس میں نواری لڑکی نکلتی ہے۔ الجلباب: کشادہ کپڑا۔ یہ حدیث عبد نبوی (رضی اللہ عنہ) میں عورتوں کے نماز میں نکلنے پر سن ہے اور اس سے مسجد کی طرف عورتوں کے جانے سے احتیاب اور جواز معلوم ہوتا ہے۔ عورتوں کے عیدین میں نکلنے کے بارے میں سنن میں اختلاف رہا ہے۔ بعض نے مطلق اجازت دی ہے۔ بعض نے مطلق ممنوع قرار دیا ہے اور بعض نے اس ممانعت کو جوان عورتوں کے ساتھ خاص کیا ہے۔ ان بارے میں امام ابو حنیفہ سے ایک روایت یہ آئی ہے اور ایک ناجائز ہونے کی اور امام شافعی کے نزدیک لجائز (بوزخمی عورتوں) کا عید گاہ میں حاضر ہونا مستحب ہے۔ بہر حال جمہور کے نزدیک جوان عورت کو نہ ہی جمعہ و عیدین کے لیے نکلنے کی اجازت ہے اور نہ ہی کسی اور نماز کے لیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اور عورتو! نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گھروں میں بیٹھ رہو! یہی وجہ ہے کہ ان کا نکلنا فقہاء سے منع ہے۔ نیز بوزخمی عورتوں کے حق میں یہ منسوخ نہیں ہے اس لیے انہیں عیدین کے لیے نکلنے کی اجازت ہے۔ البتہ حنفیہ کے نزدیک ان کے حق میں بھی نہ نکلتا افضل ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ عورتوں کو نماز کے لیے نکلنے کا حکم ابتداء اسلام میں دشمنان اسلام کی کشت و کباب کرنے کے لیے دیا گیا تھا اور یہ علت اب باقی نہیں رہی۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اس علت کی وجہ سے بھی اجازت ان حالات میں تھی جبکہ امن کا دورہ تھا اب جبکہ دونوں حالتیں ختم ہو چکی ہیں لہذا اجازت نہ ہونی چاہیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے حالات معلوم ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسجد میں جانے سے منع فرمادیتے جس طرح بنی اسرائیل کو منع کیا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ عید رسالت میں ایک توفیق کا احتمال کم تھا وہ نہ عورتیں بغیر بناؤ سنگار کے باہر نکلا کرتی تھیں اس لیے ان کو نمازوں کی جماعات میں حاضر ہونے کی اجازت تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے بناؤ سنگار اور تزئین کا طریقہ اختیار کیا نیز فقہ کے مواقع بڑھ گئے اس لیے اب انہیں جماعات میں حاضر نہ ہونا چاہیے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہوتے تو آپ بھی اس زمانے میں عورتوں کو نماز کے لیے نکلنے کی اجازت نہ دیتے۔ چنانچہ صحابہ کرام کا یہی اسی پرستار کہ اس زمانے میں ان کا مابعدہ کی طرف نکلنا درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۶۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدَانِ

بَابُ: اِيك دِن ميں دو عييدون

فِي يَوْمٍ

کا جمعہ ہونا

۱۳۱۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ ابْنِ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثنا أبو أحمد ثنا إسرائيل عن عثمان ابن المغيرة عن أناس بن أبي زلفة الشامي قال سمعت رجلاً سأل زيد بن أرقم رضي الله تعالى عنه هل شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عيدين في يوم قال نعم قال فكيف كان يصنع قال صلى العيد ثم رخص في الجمعة ثم قال: من شاء أن يضلي قليلاً.

۱۳۱۰: ایک صاحب نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن میں دو عیدیں دیکھیں؟ فرمایا جی۔ تو انہوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کیا طریق اختیار فرمایا؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید پڑھا کر جمعہ کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا جو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے (آس پاس کے دیہات سے) آنا چاہے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھے۔

۱۳۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمِصِيُّ ثنا بَقِيَّةُ ثنا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مُغِيْرَةُ الضَّبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اِبِيْ صَالِحٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : اجْتَمَعَ عِيْدَانِ فِيْ يَوْمٍ فَمِنْ هَذَا فَمَنْ شَاءَ اجْزَاةً مِنَ الْجُمُعَةِ وَاَنَا مُجْمِعُونَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

۱۳۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کی بجائے عید کی نماز کافی ہوگی (اب جمعہ کے لئے دوبارہ دیہات سے آنے کی تکلیف نہ کرے) اور ہم تو ان شاء اللہ جمعہ پڑھیں گے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثنا يزيد بن عبد ربه ثنا بَقِيَّةُ عَنْ مُغِيْرَةَ الضَّبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اِبِيْ صَالِحٍ عَنْ اِبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۱۳۱۲ : حَدَّثَنَا جُبَّارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثنا مُدَلِّ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيْدَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ قَالَ : مَنْ شَاءَ اَنْ يَّاتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَاتِيْهَا وَمَنْ شَاءَ اَنْ يَّتَخَلَّفَ فَلْيَتَخَلَّفْ.

۱۳۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دونوں عیدیں جمع ہو گئیں تو آپ نے عید کی نماز پڑھا کر فرمایا جو جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے آ جائے اور جو نہ آنا چاہے تو نہ آئے۔

☆ خلاصہ الباب: ان احادیث کے ظاہر سے علامہ ابن تیمیہ، ابن القیم اور علامہ شوکانی اس طرف گئے ہیں کہ اگر عید

اور جمعہ ایک دن میں اکٹھے ہو جائیں تو جمعہ ساقط ہو جاتا ہے لیکن جمہور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ نماز عید کی وجہ سے نماز جمعہ ہرگز ساقط نہ ہوگی اور ترک جمعہ بروز عید کا مذکور ہونا مسلکاً ضعیف ہے اور قابل قبول نہیں کیونکہ آیت: ﴿اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ فرضیت جمعہ کے لیے نہیں صریح عام ہے جس سے یوم عید بھی مخصوص و مستثنیٰ نہیں اور جن آثار سے بعض علماء کرام نے استدلال کیا ہے ان میں رخصت مذکورہ اطراف ۱۰ - ۱۰ - ۱۰ - ۱۰ - ۱۰ -

کے لیے ہے جو عید کی نماز پڑھنے کے لیے مدینہ منورہ آیا جایا کرتے تھے کہ وہ چاہیں تو جمعہ کا انتظار کریں اور چاہیں واپس چلے جائیں۔ شہر والے مراد نہیں ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری کی کتاب الاضاحی باب من یوکل من لحم الاضاحی کے تحت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اثر میں اور امام مالک و طحاوی وغیرہ کی روایات میں اہل العوالی (عوالی والے) کی قید کی تصریح ہے۔ نیز اہل شہر کے حق میں رخصت مذکورہ نہ ہونے کا بڑا قرینہ حدیث باب وانا مجمعون (ہم جمعہ پڑھیں گے) ہے۔ امام شافعی نے کتاب الام میں اس مراد کی تصریح کی ہے

۱۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ فِي

الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ مَطَرًا

بَابُ: بارش میں

نماز عید

۱۳۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عید کے روز بارش شروع ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عید گاہ میں نماز عید ادا کرنے کی بجائے) مسجد میں ہی نماز عید پڑھا دی۔

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ قَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَنَا عَيْسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يَحْيَى عُبَيْدَ اللَّهِ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدِ عَلِيٍّ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ.

بَابُ: عید کے روز ہتھیار سے

لیس ہونا

۱۳۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں بلا و اسلامہ میں ہتھیار لگانے سے منع فرمایا الا یہ کہ دشمن کا سامنا ہو (تو پھر منع نہیں بلکہ ضروری ہے)

۱۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّلَاحِ فِي

يَوْمِ الْعِيدِ

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا نَائِلُ بْنُ نَجِيحٍ قَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُلْبَسَ السَّلَاحُ فِي بِلَادِ الْإِسْلَامِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونُوا بِخَضْرَاءِ الْعَدُوِّ.

بَابُ: عیدین کے روز غسل کرنا

۱۳۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر و انحیٰ کے روز غسل فرمایا کرتے تھے۔

۱۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِسَالِ فِي الْعِيدَيْنِ

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا جَبَّارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ قَنَا خُبَّاجُ بْنُ تَمِيمٍ عَنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْإِضْحَى.

۱۳۱۶: حضرت فاکہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو شرفِ صحبت حاصل ہے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر نحر اور عرفہ کے روز غسل فرمایا کرتے تھے اور حضرت فاکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسی وجہ

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَنَا يُونُسُ بْنُ عَالِدٍ قَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَطْمِيُّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ الْفَاكَةِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ جَدِّهِ الْفَاكَةِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَتْ لَهُ ضُجْبَةٌ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ

و یوم النحر و یوم عرفۃ و کان الفاکہ یأمر اہلہ بالغسل
ہذہ الايام۔
سے) ان ایام میں (اپنے) اہل خانہ کو غسل کا حکم دیا
کرتے تھے۔

۱۷۰: باب فی وقت صلاة العیدین

۱۳۱۷: حدثنا عبد الوہاب بن الضحاک ثنا اسماعیل
بن عیاش ثنا صفوان بن عمرو عن یزید بن خمیر عن
عبد اللہ بن بسر انه خرج مع الناس یوم فطر او اضحی
فانکر ابطاء الامام و قال ان کنا لقد فرغنا ساعنا هذه و
ذلک جین التبیح۔

۱۷۱: باب ما جاء فی صلاة اللیل رکعتین

۱۳۱۸: حدثنا احمد بن عبدۃ انبانا حماد بن زید عن
انس بن سیرین عن ابن عمر قال کان رسول اللہ ﷺ
یصلی من اللیل مثنی مثنی۔

۱۳۱۹: حدثنا محمد بن ریح انبانا اللیث ابن سعد عن
نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ ﷺ قال: صلاة اللیل
مثنی مثنی۔

۱۳۲۰: حدثنا سهل بن ابی سهل ثنا سفیان عن الزہری عن
سالم عن ابنہ و عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر و عن ابن
ابی لیل عن ابی سلمۃ عن ابن عمر و عن عمرو بن دینار عن
طاوس عن ابن عمر قال سئل النبی عن صلاة اللیل فقال:

یصلی مثنی مثنی فاذا اخاف الصبح اوتر بواحدة۔

۱۳۲۱: حدثنا سفیان بن وکیع ثنا عثمان بن علی عن
الاعمش عن حنیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن
ابن عباس قال کان النبی ﷺ یصلی باللیل رکعتین رکعتین۔

۱۷۲: باب عیدین کی نماز کا وقت

۱۳۱۷: حضرت عبد اللہ بن بسر فطر یا اضحی کے روز
لوگوں کے ساتھ نکلے تو امام کے تاخیر سے آنے پر تلیر
فرمائی اور فرمایا کہ اس وقت تو ہم (نماز خطبہ سے)
فارغ ہو چکے ہوتے تھے اور یہ تو نفل نماز کا وقت
ہے۔

۱۷۳: باب تہجد دو دو رکعتیں پڑھنا

۱۳۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد دو دو رکعتیں پڑھتے
تھے۔

۱۳۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو
رکعت ہے۔

۱۳۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت
کیا گیا تو فرمایا دو دو رکعت پڑھے جب صبح ہو جانے کا
اندیشہ ہو تو (دو کے ساتھ) ایک رکعت (شامل کر کے)
وتر پڑھے۔

۱۳۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھا
کرتے تھے۔

۱۷۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

مَثْنِي مَثْنِي

۱۳۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَادٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنِي مَثْنِي.

۱۳۲۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ رُمْحٍ أَبَانَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَحْرَمَةَ بِنْتِ سَلِيمَانَ عَنْ كَرِيبِ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانِيَةَ رَكَعَاتٍ سَلَّمَ مِنْ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ.

۱۳۲۴ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ ابْنِ سَفْيَانَ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ تَسْلِيمَةٌ.

۱۳۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ بْنِ الْعُمَيَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ يَعْنِي ابْنَ وَ دَاعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَ تَشَهُدُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَ تَبَاءُ سُ وَ تَمْسُكُهُ وَ تُقْبِعُ وَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خَدَاجٌ.

۱۷۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۳۲۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ قَامَهُ إِيمَانًا وَ

بَابُ: دِنِ اور رات میں نماز دو دو

رکعت پڑھنا

۱۳۲۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو رکعت ہے۔

۱۳۲۳ : حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرا۔ (یعنی آٹھ رکعات دو دو رکعات کر کے ادا فرمائیں)۔

۱۳۲۴ : حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا ہے۔

۱۳۲۵ : حضرت مطلب ابن وداعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت پر تشہد ہے اور اللہ جل شانہ کے سامنے اپنی محتاجی اور مسکینی کا اظہار کرنا ہے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور کہنا کہ اے اللہ میری بخشش فرما دیجئے جو ایسا نہ کرے تو اس کا کام ادھورا ہے۔

بَابُ: ماہ رمضان کا قیام (تراویح)

۱۳۲۶ : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید سے رمضان بھر روزے رکھے اور رات کو تراویح

اِحْتِسَابًا غَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ بْنِ ثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هَنْدٍ عَنِ الْوَالِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جَبْرِ بْنِ لُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ضَمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَمَضَانَ فَلَمْ يَنْشَأْنَا مِنْهُ حَتَّى بَقِيَ سَبْعَ لَيَالٍ فَقَامَ بِنَا لَيْلَةَ السَّابِعَةِ حَتَّى مَضَى نَحْوُ مِنْ ثَلَاثِ اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ اللَّيْلَةُ السَّادِسَةُ الَّتِي تَلِيهَا فَلَمْ يَقُمْهَا حَتَّى كَانَتْ الْخَامِسَةُ الَّتِي تَلِيهَا ثُمَّ قَامَ بِنَا حَتَّى مَضَى نَحْوُ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَغَلَّتْنَا بِقِيَّةِ لَيْلَتِنَا هَذِهِ فَقَالَ: إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَإِنَّهُ يَغْدُلُ قِيَامَ لَيْلَةٍ. ثُمَّ كَانَتْ الرَّابِعَةُ الَّتِي تَلِيهَا فَلَمْ يَقُمْهَا حَتَّى كَانَتْ الثَّلَاثَةُ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ فَجَمَعَ سَائِدَهُ وَاهْلَهُ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ قَالَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ فَمِيلُ وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ السُّخُورُ قَالَ نَهْ لَمْ يَقُمْ بِنَا سِوَا مِنْ بَقِيَّةِ الشَّهْرِ

پڑھیں اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔
۱۳۲۷: حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ رمضان بھر روزے رکھے۔ آپ ہمارے ساتھ ایک بھی تراویح میں کھڑے نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ رمضان کی سات راتیں باقی رہ گئیں۔ ساتویں شب کو آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ رات کا تہائی گزر گیا اس کے بعد چھٹی رات قیام نہ فرمایا پھر اسکے بعد پانچویں شب آدھی رات تک قیام فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بقیہ رات بھی اگر آپ ہمارے ساتھ نفل پڑھیں (تو کیا خوب ہو)۔ فرمایا۔ جس نے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا تو اس کا یہ قیام رات بھر کے قیام کے برابر (موجب اجر و ثواب ہے) پھر اسکے بعد چوتھی قیام نہ فرمایا پھر اسکے بعد والی یعنی شب کو آپ نے ازواج اور گھروالوں کو جمع فرمایا اور لوگ بھی جمع ہو گئے۔ ابو ذر فرماتے ہیں کہ پھر نبی نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہمیں فلاح فوت ہو جانے کا اندیشہ ہونے لگا۔ عرض کیا: فلاح کیا چیز ہے؟ فرمایا: سحری کا کھانا۔ فرماتے ہیں پھر آپ نے باقی مہینہ ایک رات بھی قیام نہ فرمایا۔

۱۳۲۸: حضرت نصر بن شبان کہتے ہیں کہ میں ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے ملا اور کہا کہ مجھے رمضان کے متعلق وہ حدیث سنائیے جو آپ نے اپنے والد محترم سے سنی۔ فرمایا جی مجھے میرے والد نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ فرماتے ہوئے فرمایا اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمائے ہیں اور اس کے قیام (تراویح) کو میں نے تمہارے لئے سنت قرار دیا ہے۔ لہذا جو ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر اس کے روزوں اور تراویح کا اہتمام کرے وہ اپنے گناہوں

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ وَغَيْبَةُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهَنَّمِيِّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهَنَّمِيِّ وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْخُدَاشِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ يَذْكُرُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: شَهْرٌ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَسِنَ صَامَهُ وَ

قامۃ ایماننا و احتسابنا خرج من ذنوبہ کیوم ولذتہ سے اس طرح الگ ہو (کر پاک صاف ہو) جائے گا
ائمہ جیسے ولادت کے روز تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ قیام رمضان سے مراد تراویح ہے جو سنت مؤکدہ ہے۔ ائمہ اربعہ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تراویح کی کم از کم بیس رکعات ہیں البتہ امام مالک سے ایک روایت میں چھتیس اور ایک روایت میں اکتالیس مروی ہیں جبکہ ان کی تیسری روایت جمہور ہی کے مطابق ہے۔ پھر اکتالیس والی روایت میں بھی تین رکعتیں وتر کی اور دو نظلیں بعد الوتر کی شامل ہیں۔ اس لیے روایتیں دو ہی ہیں ایک بیس رکعات کی اور ایک چھتیس رکعات کی پھر ان چھتیس کی اصل بھی یہ ہے کہ اہل مکہ کا معمول بیس رکعات تراویح پڑھنے کا تھا لیکن وہ ہر ترویج کے درمیان ایک طواف کیا کرتے تھے۔ اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لیے انہوں نے اپنی نماز میں ایک طواف کی جگہ چار رکعتیں بڑھا دیں۔ اس طرح تراویح میں اہل مکہ کے مقابلہ میں سولہ رکعات زیادہ ہو گئیں اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً ان کے نزدیک بھی رکعات تراویح بیس تھیں گویا بیس تراویح پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔

نماز تراویح اول رات پڑھی جاتی تھی اور اب بھی شروع رات میں پڑھی جاتی ہے اور نماز تہجد اخیر رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے پڑھنے کا معمول تھا۔ تراویح کے مسنون ہونے پر اجماع ہے۔ دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے صوم رمضان کو تم پر فرض کیا ہے اور اس میں تم پر اس کے قیام و سنت قرار دیا ہے۔ نیز صحابہ کرام نے جس اہتمام اور پیشگی کے ساتھ تراویح پر عمل کیا ہے وہ بھی تراویح کے سنت مؤکدہ ہونے کی دلیل ہے۔ اس لیے کہ سنت مؤکدہ میں خلفاء راشدین کی سنت بھی شامل ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: ((علیکم بسنتی و سنتی الخلفاء الراشدین)) اس پر دل ہے۔

باب: رات کا قیام

۱۷۴: باب ما جاء فی قیام اللیل

۱۳۲۹: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان تم میں سے ایک کی گدی پر دھائے سے تین گریں لگا دیتا ہے۔ سو اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا نام لے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر کھڑا ہو اور وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہو تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح ہی سے نشاط والا اور خوش طبیعت والا ہو جاتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو صبح سُستی اور بوجھل طبیعت کے ساتھ کرتا ہے بھلائی حاصل نہیں کرتا۔

۱۳۲۹ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو معاویۃ عن الاغسّس عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یغفد الشیطان علی قافیۃ رأس احدکم باللیل بجبل فیہ ثلاث غفد فان استیقظ فذكر الله انحلت غفدة فاذا قام فتوضا انحلت غفدة فاذا قام الی الصلاة انحلت غفدة کلّھا فیصبح نسیطا طیب النفس قد اصاب خیرا و ان لم یفعل اصبح کبلا حیث النفس لم یصب خیرا۔

۱۳۳۰: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

۱۳۳۰ حدثنا محمد بن الصباح انبانا جریز عن

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب کا ذکر ہوا جو رات بھر سوتے رہے حتیٰ کہ صبح کر دی۔ فرمایا شیطان نے ان کے کان میں پیشاب کر دیا۔

۱۳۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ فلاں کی طرح نہ بن جانا وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

۱۳۳۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی والدہ نے ان کو نصیحت کی کہ اے میرے پیارے بیٹے رات کو زیادہ نہ سونا اس لئے کہ رات کو زیادہ سوتے کی وجہ سے بندہ قیامت کے دن فقیر و محتاج ہو جائے گا۔

۱۳۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات کو نماز (تہجد) بکثرت پڑھے گا اس کا چہرہ دن کو روشن و چمکدار اور حسین ہوگا۔

۱۳۳۴: حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ لوگ آپ کی طرف جھپٹے اور کہا گیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں تو لوگوں میں میں بھی آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ کے چہرہ انور کو بخور دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جوئے شخص کا چہرہ نہیں (یعنی آپ دعویٰ نبوت میں سچے ہیں) تو آپ نے پہلی بات یہ فرمائی کہ اے لوگو! سلام پھیلاؤ کھانا کھاؤ اور رات میں جب لوگ سورت

منصوب عن ابی وابل عن عبد اللہ قال ذکر لرسول اللہ ﷺ رجل نام لیلۃ حتی أصبح قال : ذلک الشیطان بال فی اذنیہ.

۱۳۳۱: حدثنا محمد بن الصباح ابنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ : لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل

۱۳۳۲: حدثنا زہیر بن محمد و الحسن ابن الصباح والعباس بن جعفر و محمد ابن عمرو والحدثانی قالوا ثنا سید بن داؤد ثنا یوسف بن محمد بن المنکدر عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ : قالت ام سلیمان بن داؤد لسلیمان یا بنی لا تکثیر النوم باللیل فان کثرة النوم باللیل ترک الرجل فقیرا یوم القیامۃ.

۱۳۳۳: حدثنا اسماعیل بن محمد الطلحی ثنا ثابت بن موسی ابو یزید عن شریک عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ : من کثرت صلاتہ باللیل حسن وجہہ بالنهار.

۱۳۳۴: حدثنا محمد بن بشر ثنا یحیی بن سعید و ابن ابی عدی و عبد الوہاب و محمد ابن جعفر عن غوف بن ابی حنیبلۃ عن زرارة ابن اوفی عن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما قدم رسول اللہ ﷺ المدینۃ انجفل الناس الیہ و قبل قدم رسول اللہ ﷺ فجنحت فی الناس لانظر الیہ فلما استبست وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفت ان وجہہ لیس بوجد کذاب فكان اول شیء تکلم بہ ان قال : یا ایہا الناس افشو السلام و اطعموا الشعام و صلوا باللیل و الناس یام تذخلوا

الجنة بسلام.

۱۷۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَيْقَطُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ
 ۱۳۳۵ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ
 بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ غَلِيْبِ بْنِ
 الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ
 النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا اسْتَيْقَطَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَاقْتَطَ
 امْرَأَتُهُ فَصَلِّا زَكَّعَتَيْنِ كُنْتَا مِنَ الزَّاكِرِينَ اللَّهُ كَثِيرًا
 وَالذَّاكِرَاتِ .

ہوں نماز پڑھو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔
 باب: رات میں بیوی کو (نماز تہجد کے لئے) جگانا
 ۱۳۳۵: حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب مرد رات میں
 بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بیدار کرے پھر وہ دونوں
 دو رکعت بھی پڑھ لیں تو وہ بکثرت ذکر کرنے والے مرد
 اور بکثرت ذکر کرنے والی عورتوں میں سے شمار ہوں
 گے۔

۱۳۳۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
 سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنِ ابْنِ
 صَالِحٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَجِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ
 اللَّيْلِ فَصَلَّى وَاقْتَطَ امْرَأَتُهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ ابْتَدَأَتْ
 فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ
 فَصَلَّتْ وَاقْتَطَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى فَإِنْ ابْنَى رَشَتْ فِي
 وَجْهِهِ الْمَاءَ .

۱۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رحمت فرمائیں
 اس مرد پر جو رات کو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو
 جگائے پھر وہ بھی نماز پڑھے اور اگر بیوی اٹھنے سے انکار
 کرے تو پانی کی ہلکی سی چھینٹیں ڈال کر اس کو جگائے
 اللہ رحمت فرمائے اس عورت پر جو رات کو کھڑی ہو کر نماز
 پڑھے اور خاوند کو جگائے کہ وہ نماز پڑھے اگر وہ انکار
 کرے تو اس کو پانی کا چھینٹا مارے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کم تر درجہ صلوٰۃ الیل کے لیے دو رکعت بھی کافی ہیں اور اس سے زیادہ
 آٹھ یا دس یا بارہ علماء نے فرمایا ہے کہ اگر نماز نہ ہو سکے تو صرف بستر پر ہی دعا، استغفار کر لے تب بھی نسیبت ہے۔

۱۷۶ : بَابُ فِي حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

۱۳۳۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ ابْنُ ذَكْوَانَ
 الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنِ ابْنِ فُلَيْكَةَ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي
 وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَقَدْ كُفَّتْ بَصْرَةُ فَسَلَّمْتُ
 عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا بَنِي أَخِي بَلْغَنِي
 أَنْكَ حَسَنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 يَقُولُ : إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحَزْنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَأَبْكُوا .

باب: خوش آوازی سے قرآن پڑھنا

۱۳۳۷: حضرت عبد الرحمن بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت
 سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف
 لائے انکی بیوائی ختم ہو چکی تھی۔ میں نے ان کو سلام کیا۔
 فرمایا کون؟ میں نے بتایا تو فرمایا مرحبا بھتیجے! مجھے معلوم
 ہوا کہ تم خوش آوازی سے قرآن پڑھتے ہو میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یہ قرآن
 ایک فکر آخرت کی لے کر اترتا ہے اس لئے جب تم

فان لم تبکوا فباکوا و تغوا به فمن لم یغش به فلیس منا . تلاوت کرو تو (فکر آخرت سے) روؤ اگر رونائے تو رونے کی کوشش کرو اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے (یعنی قواعد تجوید کی رو سے غلط پڑھے) تو وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۳۳۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک بار میں رات کو عشاء کے بعد دیر سے پہنچی تو فرمایا: تم کہاں تھی؟ میں نے عرض کیا: آپ کے ایک صحابی کی قرأت توجہ سے سن رہی تھی اس جیسی قرأت اور آواز میں نے کبھی نہ کسی نے سنی۔ فرماتی ہیں آپ کھڑے ہونے میں بھی ساتھ کھڑی ہوئی تاکہ آپ کی بات سنوں۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ ابوحنیفہ کے آواز پر وہ غلام سالم ہیں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے افراد پیدا فرمائے۔

۱۳۳۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والا وہ شخص ہے کہ جب تم اس کی قرأت سنو تو تمہیں محسوس ہو کہ اس کے دل میں خشیت الہی ہے۔

۱۳۴۰: حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والے کو زیادہ توجہ سے سنتے ہیں۔ یہ نسبت گانے والی کے مالک کے اس کی طرف توجہ لہر کے سننے سے۔

۱۳۴۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ایک مرد نے قرأت سنی۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا عبد اللہ بن

۱۳۳۸: حدثنا العباس بن عثمان الدمشقی ثنا الولید بن مسلم ثنا حنظلة بن ابی سفیان انه سمع عبد الرحمن بن سابط الجمحی یحدث عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ابطأت علی عهد رسول اللہ ﷺ لیلۃ بعد العشاء ثم جئت فقال: این کنت؟ قلت کنت استمع قراءة رجل من اصحابک لم اسمع مثل قراته و صوته من احد قال فقام و قمت معہ حتی استمع له ثم التفت الی فقال: (هذا سالم مولی ابی حذیفۃ الحمد لله الذی جعل فی امتی مثل هذا).

۱۳۳۹ حدثنا بشر بن معاذ الضریبی ثنا عبد اللہ بن جعفر السدنی ثنا البرہیم بن اسماعیل بن مجمع عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ: ان من احسن الناس صوتا بالقرآن الذی اذا سمعتموه یقرأ حسبتوه یحشی اللہ.

۱۳۴۰ حدثنا راشد بن سعید الرملی ثنا الولید بن مسلم ثنا الازاعلی ثنا اسماعیل بن عبید اللہ عن مسرة مولی فضالۃ عن فضالۃ بن عبید قال قال رسول اللہ ﷺ: اللہ اشد اذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن یجهر بہ من صاحب القینۃ الی قینتہ.

۱۳۴۱: حدثنا محمد بن یحیی نا بزید ابن ہارون نا محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال دخل رسول اللہ ﷺ فسمع قراءة رجل فقال: من هذا

قیس ہیں۔ فرمایا انہیں حضرت داؤد علیہ السلام جیسی سریلی آواز کا (واقر) حصہ عطا ہوا ہے۔

۱۳۴۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زینت دو قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ یعنی خوش آوازی سے پڑھو۔

فَقِيلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: لَقَدْ أَوْقَىٰ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ.

۱۳۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ الْيَامِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ زَيَّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ.

خاصہ الباب قرآن مجید کی اپنی کچھ ظاہری و باطنی خوبیاں ہیں ان کے ساتھ ساتھ اگر اس کو اچھی آواز سے پڑھا جائے تو اس کی خوبی اور زیادتی نمایاں ہو جاتی ہے۔ خوبصورت انسان خواہ میسے کپڑوں میں ہو پھر بھی حسین ہی نظر آتا ہے لیکن عمدہ لباس میں یقیناً اس کی خوبصورتی بڑھ جائے گی۔ اس طرح قاری کی آواز قرآن مجید کے لیے گویا لباس کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرآن حکیم اپنے تمام حسن و جمال کے باوجود اگر دلکش آواز میں پڑھا جائے تو اس کی رونق اور تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ خوش الحانی کا ایک خاص معیار ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا کہ اس کو سن کر تم محسوس کرے کہ پڑھنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف و خشیت ہے۔

باب: اگر نیند کی وجہ سے رات کا

ویرورہ جائے

۱۳۴۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نیند کی وجہ سے تمام ورد یا کچھ ورد پڑھ سکے پھر فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان چھوٹا ہو اور پڑھ لے تو ایسے ہی لکھا جائے گا (جیسے کہ) گویا رات (ہی) میں پڑھا۔

۱۳۴۴: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اٹھ کر نماز پڑھوں گا۔ پھر اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوتے سوتے صبح ہو گئی تو اس کو جس عمل (نماز تہجد) کی اس نے نیت کی اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کی نیند رب کی جانب سے اس

۷۷: باب ما جاء فيمن نام عن حزبه

من الليل

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمَضْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَا يَا يُؤْنُسُ بْنُ يَزِيدٍ عَنِ ابْنِ شَيْبَانَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَ غَيْبِدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ نَامَ عَنْ حَزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ صَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ.

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَالِيُّ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يُبَلِّغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ اتَى فِرَاشَهُ وَ هُوَ يَنْوِي أَنْ يَقْرَأَ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتَّى يُضْحِكَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَ كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ.

من زبہ۔

پر صدقہ ہے۔

۱۷۸: بَابُ فِي كَمْ يَسْتَجِبُ يَحْتِمُ الْقُرْآنَ

باب: کتنے دن میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے؟

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْفَرُ

۱۳۳۵: حضرت اوس بن حذیفہ فرماتے ہیں ہم ثقیف کے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عُثْمَانَ

وفد کے ساتھ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے بنی قریش

ابن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ أَوْسِ ابْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا

کے حلیفوں کو حضرت مغیرہ بن شعبہ کے ہاں قیام کروایا اور

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ

بنی مالک کو رسول اللہ نے اپنے ایک قبہ میں ٹھہرایا تو رسول

فَنَزَلُوا الْأَخْلَافَ عَلَى الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَأَنْزَلَ رَسُولُ

اللہ ہر شب عشاء کے بعد ہم سے پاؤں کے بل کھڑے

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي مَالِكِ بْنِ قُبَةَ لَهُ فَكَانَ يَأْتِينَا

ہوئے گفتگو فرماتے رہتے اور اپنے پاؤں باری باری

كُلَّ لَيْلَةٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيُحَدِّثُنَا قَانِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ حَتَّى

سہلاتے رہتے اور زیادہ ہمیں قریش کے اپنے ساتھ رو یہ

يُرَاجِحُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَكَثُرَ مَا يُحَدِّثُنَا مَا نَقَى مِنْ قَوْمِهِ مِنْ

کے متعلق سناتے فرماتے ہم اور وہ برابر نہ تھے کیونکہ ہم

قُرَيْشٍ وَيَقُولُ: وَلَا سِوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعِفِينَ مُسْتَدْلِينَ فَلَمَّا

کمزور اور ظاہری طور پر دباؤ میں تھے جب ہم مدینہ آئے

خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَانُ الْحَرْبِ بِيَا وَبَيْنَهُمْ

تو جنگ کا ڈول ہمارے اور ان کے درمیان رہا کبھی ہم ان

نُدَالٌ عَلَيْهِمْ وَيُدَاؤُونَ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا كَانَ زَاثَ لَيْلَةِ ابْطَا

سے ڈول نکالتے (اور فتح حاصل کر لیتے) اور کبھی وہ ہم

عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ

سے ڈول نکالتے (اور فتح پاتے) ایک رات آپ سابقہ

ابْطَأَتْ عَلَيْنَا اللَّيْلَةُ قَالَ: إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ جُزْبِي مِنَ الْقُرْآنِ

معمول سے ذرا تاخیر سے تشریف لائے تو میں نے عرض

فَكَرِهْتُ أَنْ أُخْرَجَ حَتَّى أَتِمَّهُ.

کیا: اے اللہ کے رسول! آپ آج تاخیر سے تشریف

قال أَوْسٌ فَسَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لائے۔ فرمایا: میرا تلاوت قرآن کا معمول کچھ رہ گیا تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحَرِّبُونَ الْقُرْآنَ قَالُوا ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَ

میں نے پورا ہونے سے قبل نکلنا پسند نہ کیا۔ حضرت اوس

سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاحْدَى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبَ الْبَقْلِ.

کہتے ہیں کہ میں نے نبی کے صحابہ سے پوچھا کہ تم قرآن

(کی تلاوت کے لئے) کیسے حصے حصے کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ تین (سورتیں فاتحہ کے بعد بقرہ آل عمران اور نساء)

اور پانچ (سورتیں مائدہ سے براءۃ کے آخر تک) اور سات (سورتیں یونس سے نحل تک) اور نو (سورتیں بنی اسرائیل سے

فرقان تک) اور گیارہ (سورتیں شعراء سے یسین تک) اور تیرہ (سورتیں والصفات سے حجرات تک) اور آخری حزب

مفصل کا۔ (یعنی سورہ ق سے آخر تک ان سات حزبات مجبوعہ وقرآن کرام 'فنی بشوق' پکارتے ہیں)۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ تَنَا سَخِيْبِيُّ بْنُ

۱۳۳۶: حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے

سَعِيدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ

قرآن کریم حفظ کر لیا تو سارا کا سارا ایک رات میں

حکیم بن صفوان عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال جمعت القرآن فقرأته كلَّه في ليلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اخشى ان يطول عليك الزمان و ان تمل فاقراءه في شهر . فقلت دعني استمتع من قوتي و شبابي قال : فاقراءه في عشرة . قلت دعني استمتع من قوتي و شبابي قال : فاقراءه في سبع . قلت دعني استمتع من قوتي و شبابي فأبى .

پڑھ لیا۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ جب تمہاری عمر زیادہ ہو جائے گی تو تمہارے لئے (ہر رات تمام قرآن کی تلاوت) ملال کا باعث ہوگی اس لئے تم ایک ماہ میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے رخصت دیجئے تاکہ اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں۔ فرمایا پھر دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: مجھے رخصت دیجئے کہ مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں۔ فرمایا پھر دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیجئے۔ فرمایا تو سات راتوں میں ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے دیجئے۔ آپ نے قبول نہ فرمایا (کہ اس سے کم میں قرآن ختم کروں)۔

۱۳۳۷: حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة
ح و حدثنا أبو بكر ابن خلد ثنا خالد بن الحارث ثنا شعبة عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله قال: لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث.

۱۳۳۸: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا محمد بن بشر
ثنا سعيد بن أبي عروبة ثنا قتادة عن زرار بن أوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة قالت لا أعلم نبي الله ﷺ قرأ القرآن كله حتى الصباح.

۱۳۳۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا اس نے قرآن سمجھ کر نہیں پڑھا۔

۱۳۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں مجھے نہیں معلوم کہ کبھی صبح ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل قرآن کریم پڑھ لیا ہو۔ (یعنی ایک رات میں مکمل قرآن پڑھا ہو)۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث میں سات جزوں کا پتہ چلتا ہے۔ نیز حدیث ۱۳۳۶ میں ختم قرآن کی حد بندی بیان کی گئی ہے۔ شیخ مسلم کی حدیث میں ایک ہفتہ میں ختم قرآن کی اجازت دی گئی ہے۔ ایک دوسرے صحابی سعد بن المنذر انہاری نے آپ سے اجازت مانگی کہ میں تین روز میں قرآن مجید ختم کر لیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم کر سکو۔ چنانچہ وہ اپنی وفات تک اسی پر کار بند رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقام ابراہیم پر عبدالرحمن تمیمی نے دیکھا کہ عشاء کے بعد انہوں نے نماز شروع کی اور پورا قرآن پڑھا اور پھر قرآن مجید ختم کر لیا۔ (کتاب التذکرۃ لعبد اللہ بن المبارک)

۱۷۹ : باب ما جاء في القراءة في

صلاة الليل

۱۳۴۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَةَ عَنْ أُمِّ هَانِئِ بْنِتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى غَرِيضِي.

۱۳۵۰ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دِجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَيَّةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْآيَةُ : « أَنْ تُعَذِّبَهُمْ فَانَّهُمْ عِبَادُكَ وَأَنْ تُغْفِرَ لَهُمْ فَانَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. » [المائدة : ۱۱۸]

۱۳۵۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ ضَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ رَحْمَةٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ عَذَابٍ اسْتَجَارُوا إِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ فِيهَا تَنْزِيلٌ لِلَّهِ سَبَّحَ.

۱۳۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَعْلَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا فَمَرَّ بِأَيَّةٍ عَذَابٍ فَقَالَ : ائْتُوا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ وَوَيْلٌ لِأَهْلِ النَّارِ.

۱۳۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ خَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَمْدُ صَوْتَهُ مَدًا.

باب : رات کی نماز

میں قرأت

۱۳۴۹ : حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں اپنے تخت پر بیٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو قرآن مجید پڑھنا سنتی رہتی تھی۔

۱۳۵۰ : حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ نبی نماز میں کھڑے ایک ایک آیت کو صبح تک دہراتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوئی وہ آیت یہ ہے : « أَنْ تُعَذِّبَهُمْ فَانَّهُمْ عِبَادُكَ. »

” حضرت عیسیٰ روز قیامت عرض کریں گے : اے اللہ ! اگر آپ ان پر عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ بخش دیں تو آپ غالب ہیں حکمت والے۔“

۱۳۵۱ : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جب آپ آیت رحمت پڑھتے تو رحمت کا سوال کرتے اور آیت عذاب پر عذاب سے پناہ مانگتے اور جس آیت میں اللہ کی پاکی کا بیان ہوتا اس پر اللہ کی پاکی بیان فرماتے۔

۱۳۵۲ : حضرت ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی آپ رات کو نفل پڑھ رہے تھے آپ نے ایک آیت عذاب پڑھی تو فرمایا : میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں دوزخ سے عذاب سے اور بلائیت ہے دوزخ والوں کے لئے۔

۱۳۵۳ : حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا : آپ ذرا بلند آواز سے قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۵۳: حضرت غصیف بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتے تھے یا آہستہ آواز سے تو فرمایا کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے میں نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ اللہ نے اس کام میں وسعت رکھی۔

باب: جب رات میں بیدار ہوتو

کیا دعا پڑھے؟

۱۳۵۵: ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے: "اے اللہ آپ ہی کیلئے ہیں تمام تعریفیں، آپ آسمان و زمین اور جو کچھ انکے اندر ہے کے نور ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے کہ آپ آسمان و زمین اور انکے درمیان کی تمام چیزوں کو قائم کئے ہوئے ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے کہ آپ آسمان و زمین اور انکے درمیان سب کچھ کے مالک ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے۔ آپ حق ہیں اور آپ کا وعدہ بھی حق ہے آپ کی ملاقات بھی حق، آپ کی بات بھی حق اور جنت بھی حق، دوزخ بھی حق، قیامت بھی حق اور انبیاء بھی حق اور محمدؐ بھی حق۔ اے اللہ میں آپ ہی کا مطیع ہوا، آپ ہی پر ایمان لایا، آپ ہی پر بھروسہ کیا، آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے لڑا اور آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے لڑا اور آپ ہی کو فیصلہ تسلیم کیا میرے گزشتہ اور آئندہ اور پوشیدہ و علانیہ سب گناہ معاف فرمادیتے، آپ ہی آگے کرنے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے والے ہیں کوئی معبود نہیں مگر آپ اور آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ گناہوں سے حفاظت اور طاعات کی توفیق آپ کے بغیر حاصل

۱۳۵۳: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبہ ثنا اسماعیل بن غلیث عن بزد بن سنان عن عبادة بن نسي عن غصيف بن الحارث قال اتيت عائشة فقلت اكان رسول الله ﷺ يجهر بالقرآن او يخافت به قالت ربما جهر وربما خافت قلت الله اكبر الحمد لله الذي جعل في هذا الامر سعة.

۱۸۰: باب ما جاء في الدعاء اذا قام الرجل

من الليل

۱۳۵۵: حدثنا هشام بن عمار ثنا سفيان بن غيينة عن سليمان الاحول عن طاووس عن ابن عباس قال كان رسول الله ﷺ اذا تيجد من الليل قال: اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت قيام السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت مالک السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت الحق ووعظك حق ولفاءك حق وقولك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق والبيون حق ونحمدك حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعلیک توكلت والیک انبت وبك خاصمت والیک حاكمت فاعفولي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اغلقت انت المقدم و انت المتوخى لا اله الا انت ولا اله غيرك ولا حول ولا قوة الا بك.

حدثنا أبو بکر بن خلاء الباهلی ثنا سفيان بن غيينة ثنا سليمان بن ابی مسلم الاحول خال ابن ابی نجیح سمع طاووسا عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كان رسول الله ﷺ اذا قام من الليل يتيجد

فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

نہیں ہو سکتی۔“ دوسری سند سے بھی ایسا مضمون مروی ہے۔

۱۳۵۶: حضرت عاصم بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ رات کا قیام کس چیز سے شروع کرتے تھے؟ فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو تم سے پہلے کسی نے نہ پوچھی۔ آپ دس بار اللہ اکبر کہتے دس بار الحمد للہ دس بار سبحان اللہ اور دس بار استغفار کرتے اور پڑھتے: ”اے اللہ! میری بخش فرمائیے مجھے ہدایت پر قائم و مستقیم رکھئے مجھے رزق دیجئے اور عافیت عطا فرما دیجئے“ اور قیامت کے روز جگہ کی تنگی سے پناہ مانگتے۔

۱۳۵۷: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کھڑے ہوتے تو نماز کی ابتداء کس چیز سے فرماتے؟ فرمایا آپ کہتے: ”اے اللہ! اے جبرائیل و میکائیل و اسرافیل کے رب اے آسمان و زمین کے خالق اے غیب و حاضر کا علم رکھنے والے آپ اپنے بندوں کے درمیان جس پر وہ جھگڑیں فیصلہ فرماتے ہیں۔ مجھے جس میں اختلاف ہے اس میں اپنے حکم سے ہدایت عطا فرما دیجئے۔ آپ صراطِ مستقیم تک پہنچانے والے ہیں۔“

عبدالرحمن بن عمر کہتے ہیں کہ جبرائیل ہمزہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو اسی طرح یاد رکھو۔

پہلے: رات کو تہجد کتنی رکعات پڑھے؟

۱۳۵۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک گیارہ رکعات پڑھتے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے اور ان رکعات میں سجدہ سے سر اٹھانے

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَاذَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَتِحُ بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيُحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَغَايِبِي. وَيَعُوذُ مِنْ ضَيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ يَسْتَفْتِحُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطْفِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَذْنِكَ إِنَّكَ تُهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

قال عبد الرحمن بن عمر أحفظوه (جبرائيل) مهموزة فإنه كذا عن النبي ﷺ.

۱۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كُمْ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَدْمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ بَكْرِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ

سے قبل اتنی دیر تک سجدہ میں رہتے جتنی دیر میں تم پچاس آیات کی تلاوت کرو۔ جب میں نماز صبح کی اذان سے فارغ ہوتی تو کھڑے ہو کر مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۳۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعات پڑھتے۔

۱۳۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعات پڑھتے۔

۱۳۶۱: حضرت عامر شععی کہتے ہیں کہ میں نے حضرات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو دونوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعات۔ آٹھ تہجد تین وتر اور دو رکعت فجر طلوع ہونے کے بعد فجر کی سنتیں۔

۱۳۶۲: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ آج رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ میں نے آپ کی چوکھٹ یا خیمہ پر تکیہ لگایا تو (رات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے دو مختصر سی رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں لمبی لمبی (یعنی بہت لمبی) پھر دو رکعتیں پہلی سے ذرا مختصر پھر دو رکعتیں ان سے بھی ذرا مختصر پھر دو رکعتیں پھر تین وتر پڑھے تو یہ تیرہ رکعات ہوئیں۔

۱۳۶۳: سرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے انہیں بتایا کہ وہ

الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ وَيُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ فِيهِنَّ سَجْدَةً يَقْلِبُ مَا يَقْرَأُ أَحَدَكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَدِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ الشَّرِيْثِ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ بَسْعَ رَكْعَاتٍ.

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونِ أَبُو عُبَيْدِ الْمَدِينِيِّ ثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا ثَمَانٍ وَيُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ.

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعِ بْنِ ثَابِتِ الزُّبَيْرِيِّ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قُلْتُ لَارْمُقْنَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَةَ قَالَ فَتَوَشَّطَتْ عِنْدَهُ أَوْ فَسْطَاطَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا ذَوْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَوَاهُ فِي سِيَمَانِ عَنْ

کریب بن یزید بن ابی غنیم عن ابن عباس أخبرنا أنه نام عند
ميمونة زوج النبي ﷺ وهي حالته قال فاضطجعت في
عرض الوسادة واضطجع رسول الله ﷺ واهله في
طولها فنام النبي ﷺ حتى إذا انتصف الليل أو قبله
بقليل أو بعده بقليل استيقظ النبي ﷺ فجعل يمسح
النوم عن وجهه بيده ثم قراء العشر آيات من آخر
سورة آل عمران ثم قام إلى شن معلقة فتوضأ منها
فأحسن وضوءه ثم قام يصلي.

قال عبد الله بن عباس فقممت فصنعت مثل ما
صنع ثم ذهبت فقممت إلى جنبه فوضع رسول الله ﷺ
يده اليمنى على رأسي وأخذ أذني اليمنى يفتلها فصلى
ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين
ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن
فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج إلى الصلاة.

۱۸۲: باب ما جاء في أي ساعات الليل

أفضل

۱۳۶۴: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة و محمد بن بشار
و محمد بن الوليد قالوا ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن
يغلي بن عطاء عن يزيد بن طلق عن عبد الرحمن بن
البيلماني عن عمرو بن عبسة قال أتيت رسول الله ﷺ
فقلت يا رسول الله! من أسلم معك قال: حر و عبد.
قلت هل من ساعة أقرب إلى الله من أخرى قال: نعم
جوف الليل الأوسط.

۱۳۶۵: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا غيبند الله عن
اسرائيل عن أبي اسحق عن الأسود عن عائشة قالت
كان رسول الله ﷺ ينام أول الليل ويحیی آخره

رسول اللہ کی زوجہ مطہرہ اور اپنی حالہ حضرت میمونہ کے
ہاں رات کو سوئے۔ فرماتے ہیں میں تکیہ کے عرض میں لیٹا
اور آپ اور آپ کی اہلیہ طول میں۔ نبی سو گئے جب
آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ پہلے یا بعد آپ اٹھے اپنے
منہ پر ہاتھ پھیر کر نیند کو ختم کیا پھر آل عمران کی آخری دس
آیات پڑھیں پھر لٹکے ہوئے مشکیزے سے پانی لے کر
خوب عمدگی سے وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔
حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں بھی کھڑا ہوا اور اسی
طرح کیا جس طرح نبی نے کیا اور جا کر نبی کے ساتھ ہی
کھڑا ہو گیا۔ آپ نے دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا
کان پکڑ کر دبانے لگے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو
رکعتیں پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت
پھر وتر پڑھے پھر آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن آیا تو آپ
مختصری دو رکعتیں پڑھ کر نماز کیلئے تشریف لے گئے۔

باب: رات کی افضل

گھڑی

۱۳۶۴: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ کون اسلام لایا؟ فرمایا: آزاد بھی اور غلام بھی۔
میں نے عرض کیا: کوئی گھڑی دوسری کی بہ نسبت اللہ
(عزوجل) کے ہاں زیادہ قرب کی باعث ہے؟ فرمایا:
جی! رات کا درمیانی حصہ۔

۱۳۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع حصہ میں سوتے اور
اخیر رات میں عبادت کرتے تھے۔

۱۳۶۶. حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ وَ
يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا أَبُو رَاهِمٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
ابْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ وَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ ابْنِ
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ
اللَّيْلِ الْآخِرِ كَمَا لَيْلَةٌ فَيَقُولُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ مَنْ
يَذْعُرُهُ فَنِي فَاسْتَجِيبْ لَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرْ لَهُ حَتَّى
يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَلِلَّذَلِكَ كَانُوا يَسْتَحْبُونَ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ
عَلَى أَوَّلِهِ

۱۳۶۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شب جب رات کا آخری تہائی رہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اس کو عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کر دوں۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے اسی لئے صحابہ اخیر رات کی نماز اول رات کی نماز کی بہ نسبت زیادہ پسند کرتے تھے۔

۱۳۶۷. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ ابْنِ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُضْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ هَلَالِ بْنِ ابْنِ مَيْمُونَةَ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ رِفَاعَةَ الْخَيْهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ يُنْمِهُلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ نَضْفُهُ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ لَا يَسْلُنُ عِبَادِي غَيْرِي مَنْ يَذْعُرُنِي اسْتَحَبَّ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي أُعْطِيهِ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي أُغْفِرْ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

۱۳۶۷: حضرت رفاعہ جہنیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (بندوں کو آرام کے لئے) مہلت دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گزر جائے تو فرماتے ہیں میرے بندے ہرگز کسی سے سوال نہ کریں جو مجھ سے دعا مانگے گا اس کی دعا قبول کروں گا۔ جو مجھ سے سوال کرے گا اس کو عطا کروں گا جو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا اس کی مغفرت کر دوں گا حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے۔

تخلیص باب ۱۸۳ آدمی رات کو سکون ہوتا ہے۔ مناجات کرنے والا پرسکون رہے اللہ تعالیٰ کے دربار میں مناجات کر سکتا ہے تو یہ اقرب وقت ہے اللہ عزوجل کی طرف لوگانے کا۔

باب: قیام اللیل کی بجائے جو

عمل کافی ہو جائے

۱۳۶۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَمِيرٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَ اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ ابْنِ رَاهِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ

۱۳۶۸: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

وَرَأْسًا فِي لَيْلَةٍ كَقَتَادَةَ قَالَ حَفْصُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ هُوَ يَطْرُقُ فَيُحَدِّثُنِي بِهِ

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا جريرٌ عن منصورٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدٍ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ
اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْاٰتِيْنَ مِنْ اٰخِرِ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفْتَاهُ.

۱۳۶۹: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو سورہ
بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو
جائیں گی۔

باب: جب نمازی کو اونگھ آنے لگے

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ
ح و حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ
الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِي حَازِمٍ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ : اِذَا نَعَسَ اِحْدُكُمْ
فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّهُ لَا يَذُرُّنِي اِذَا صَلَّيْتُ وَ
هُوَ نَاعَسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ فَيَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ.

۱۳۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اونگھ
آئے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند (پوری ہو کر) ختم ہو
جائے اس لئے کہ اونگھتے اونگھتے نماز پڑھنے میں کیا پتہ
استغفار کرنا شروع کرے اور (بجائے استغفار کے)
اپنے لئے بددعا شروع کر دے۔

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ
بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى جَبَلًا مَمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيْتَيْنِ فَقَالَ:
مَا هَذَا الْجَبَلُ (قَالُوا لِرَبِّبِ تَصَلَّى فِيْهِ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ
بِهِ فَقَالَ خُلُوْهُ خُلُوْهُ لِيُضِلَّ اِحْدُكُمْ نَشَاطَةً فَاِذَا فَتَرَتْ
فَلْيَقْعُدْ.

۱۳۷۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مسجد
میں تشریف لائے آپ نے دوستوں کے درمیان رسی تہی
ہوئی دیکھی تو پوچھا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض
کیا: زینب کی ہے وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں۔ جب طبیعت
ست ہونے لگتی ہے تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں۔ آپ
نے فرمایا: کھولو! اس رسی کو کھولو۔ تم میں سے ہر ایک نشاط
کے ساتھ نماز پڑھے جب سستی ہونے لگے تو بیٹھ رہے۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حَمِيْدٍ بِنِ كَاسِبٍ ثنا حاتمُ بْنُ
اسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ ابْنِ يَحْيَى بْنِ النَّضْرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَامَ
اِحْدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنَ عَلٰى لِسَانِهِ فَلَمْ يَذُرْ
مَا يَقُوْلُ اضْطَجِعْ.

۱۳۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات
کو کھڑا (نماز پڑھ رہا) ہو پھر قرآن اس کی زبان سے نہ
نکلے (اور غلبہ نوم کے باعث) اسے یہ پتہ نہ چلے کہ کیا
کہہ رہا ہے تو سو جائے۔

خلاصہ الباب: اللہ تعالیٰ کو عبادت و تہنہ پسند ہے جو تازگی اور اشراج اور انبساط طبع کے ساتھ ہو جو نماز آدمی پر
جو جہد رہی ہو نیند کے غلبہ کی وجہ سے اور یہ خبر تک نہ ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور کتنی رکعات پڑھ چکا ہوں ایسی نماز سے سو
رہنا بہتر ہے۔ یہ شان تو صرف فرشتوں کی ہے کہ دل چاہے نہ چاہے طبیعت لگے نہ لگے بہر حال اس کو ادا کرنا ہی ہوتا ہے۔

۱۸۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَيْنَ

الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۱۳۷۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ
الْمَدِينِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
عَشْرِينَ رُكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۳۷۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو
قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي خَنْغَمِ الْيَمَامِيُّ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ
لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلَتْ لَهُ عِبَادَةُ اثْنَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.

بَابُ : مَغْرِبِ وَعِشَاءِ كَيْفَ دَرَمِيَانِ نَمَازِ

پڑھنے کی فضیلت

۱۳۷۳ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مغرب و عشاء کے
درمیان میں رکعات پڑھے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے
لئے ایک گھر بنا کریں گے۔

۱۳۷۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو
مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے اس دوران کوئی بری
بات نہ کہے تو یہ اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے
برابر ہے۔

خلاصۃ الباب ہمارے یہاں کے عام محاورے کے لحاظ سے اس نماز کا نام صلوٰۃ الاوائین ہے۔ اوائین جمع ہے
اواب کی جس کے معنی ہیں اللہ سے لو لگانے والا اور اس کی طرف رجوع کرنے والا۔ اس لحاظ سے صلوٰۃ الاوائین کے معنی
ہیں اللہ سے لو لگانے والوں کی نماز اور یہ بات ہر نماز کے متعلق کہی جاسکتی ہے لیکن روایات حدیث میں زیادہ تر صلوٰۃ
الاوائین کا لفظ نماز چاشت کے لیے بولا گیا ہے اور بعض غیر معروف روایتوں میں مغرب کے بعد کے نوافل کے لیے صلوٰۃ
الاوائین کا لفظ بولا گیا ہے اس لیے دونوں صحیح ہیں۔

۱۸۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

۱۳۷۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ خَرَجَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى عُمَرَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَيْهِ
قَالَ لَهُمْ مِمَّنْ أَنْتُمْ قَالُوا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ فَبَادُنْ جِئْتُمْ
قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَسَأَلُوهُ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ عُمَرُ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : أَمَا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ
فَنُورٌ فَتُورُوا بِئُونَكُمْ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ

بَابُ : گھر میں نفل پڑھنا

۱۳۷۵ : عاصم بن عمرو سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عراق
سے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے پاس آئے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے
کہا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: عراق والے۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم حکم سے
آئے ہو؟ انہوں نے کہا: جی۔ ان لوگوں نے حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھر میں نماز پڑھنے کو پوچھا انہوں
نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو
پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کی

نماز اپنے گھر میں نور ہے تو منور (روشن) کرو اپنے گھروں کو۔

۱۳۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی اپنی نماز ادا کرے تو اس کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے۔ اس لئے کہ اس کی نماز کی وجہ سے اللہ اس کے گھر میں خیر اور بھلائی فرمائیں گے۔

۱۳۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ (یعنی نفل گھر میں پڑھا کرو)۔

۱۳۷۸: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زیادہ فضیلت کس میں ہے میرے گھر میں نماز یا اس مسجد؟ فرمایا: دیکھو میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے لیکن اپنے گھر میں نماز پڑھنا مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے الا یہ کہ فرض نماز ہو (تو وہ مسجد میں باجماعت ادا کرنا ضروری ہے)۔

باب: چاشت کی نماز

۱۳۷۹: حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب کہ لوگ بہت تھے چاشت کی نماز کے بارے میں پوچھا تو مجھے یہ بتانے والا کوئی نہ ملا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی سوائے ام ہانیؓ نے انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز آٹھ رکعات پڑھی۔

۱۳۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

بن عمرو عن عمیر مولى عمر بن الخطاب عن عمر ابن الخطاب عن النبی ﷺ نحوه۔

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالََا ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثنا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ مِنْهَا نَصِيْبًا فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا.

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ قَالََا ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا.

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَشْرِ بْنُ بُكَيْرٍ بْنُ خَلْفٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ غَيْبَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا أَفْضَلُ الصَّلَاةُ فِي بَيْتِي أَوْ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى بَيْتِي مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَا أَوْلِيَّ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً.

۱۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الضُّحَى

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْتُ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ وَالنَّاسُ مُتَوَافِرُونَ أَوْ مُتَوَافُونَ عَنْ صَلَاةِ الضُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي أَنَّهُ صَلَاةَا يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَ أُمَّ هَانِيٍّ فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ صَلَاةَا ثَمَانِ رَكَعَاتٍ.

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى

فرماتے سنا: جس نے بارہ رکعات چاشت کی نماز پڑھی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے سونے کا محل تیار کروائیں گے۔

۱۳۸۱: حضرت معاذہ عدویہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا جی چار اور اس سے بھی زیادہ جتنا اللہ کو منظور ہوتا۔

۱۳۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاشت کی دو رکعتوں کی نگہداشت کرے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگر سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

☆ خلاصۃ الباب ☆ جس طرح عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک کے طویل وقفہ میں کوئی نماز فرض نہیں کی گئی لیکن اس درمیان میں تہجد کی کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے اسی طرح فجر سے لے کر ظہر تک کے طویل وقفہ میں بھی کوئی نماز فرض نہیں کی گئی ہے مگر اس درمیان میں صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز) کے عنوان سے کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ جتنی ہو سکیں نقلی رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اگر یہ رکعتیں طلوع آفتاب کے تھوڑی ہی دیر کے بعد پڑھی جائیں تو ان کو اشراق کہا جاتا ہے اور دن اچھی طرح چڑھنے کے بعد اگر پڑھی جائیں تو ان کو چاشت کہا جاتا ہے۔ ان نمازوں کی عجیب برکات ہیں جو ان کے ادا کرنے سے مسلمان کو حاصل ہوتی ہیں۔

باب: نماز استخارہ

۱۳۸۳: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمیں نماز استخارہ اس طرح (اہتمام سے) سکھاتے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے فرماتے جب تم میں کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ (نفل) پڑھے پھر یہ دعا مانگے: "اے اللہ میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں کیونکہ آپ کو علم ہے اور قدرت طلب کرتا ہوں کیونکہ آپ قادر ہیں اور میں آپ سے آپ کے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک آپ کو قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں آپ

بْنِ أَنَسٍ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الضُّحَى بُنِيَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ.

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شَيْبَةُ ثنا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ إِكَّانَ النَّبِيِّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَافِظٌ عَلَيَّ شُقُقَةَ الضُّحَى عُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ تَكَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

۱۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْأَسْتِخَارَةِ

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَبٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنِّكَرِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْأَسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيُرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَجِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتِقْدْرِكَ بِقُدْرَتِكَ وَإِنْسَائِكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَالْأَقْدَرُ وَ

تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
هَذَا الْأَمْرَ (فِي سَمِيهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ) خَيْرًا لِي فِي دِينِي
وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي (أَوْ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي
وَاجْتِبَاءِ) فَأَقْذِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ: (يَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى) وَإِنْ
كَانَ شَرًّا لِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْذِرْ لِي الْخَيْرَ
حَيْثُمَا كَانَ ثُمَّ رَضِينِي بِهِ.

پہلے کی طرح کہے) میرے لئے برا ہے تو اسکو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیرے دے اور میرے لئے جہاں کہیں
خیر ہو مقدر فرما دیجئے پھر مجھے اس پر مطمئن اور خوش رکھے۔

خلاصۃ الباب ☆ بندہ کا علم ناقص ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بندہ ایک کام کرنا چاہتا ہے اور اس کا انجام
اس کے حق میں اچھا نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے نمازِ استخارہ تعلیم فرمائی اور بتایا کہ جب کوئی
خاص اور اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے راہنمائی اور توفیق خیر کی دعا کر لیا کرو۔

۱۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ

باب: صلوة الحاجۃ

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَادَانِيُّ
عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى
الْأَسْلَمِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَنْ
كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ
وَلْيَصَلِّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَائِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَيْبَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ أَلِيمٍ
أَسْأَلُكَ الْأَتَدُّغَ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَ
لَا حَاجَةَ هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ
أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا شَاءَ فَإِنَّهُ يَقْبَلُ.

۱۳۸۴: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سلمیٰ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس
کو اللہ جل جلالہ سے یا اسکی مخلوق میں سے کوئی حاجت
ہو تو وہ وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے پھر یہ دعا مانگے: ”حلم
اور کرم والے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں بڑے تخت کا
مالک اللہ پاک ہے تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے
ہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رحمت کے اسباب
مانگتا ہوں اور وہ اعمال جو آپ کی مغفرت اور بخشش کو لازم
کر دیں اور ہر نیکی کی طرف لوٹنا اور ہر گناہ سے سلامتی اور
میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ بلا مغفرت کئے میرا کوئی
گناہ نہ چھوڑے اور میری ہر فکر کو دور کر دیجئے اور میری ہر

حاجت جس میں آپ کی رضا ہو پوری فرما دیجئے۔“ پھر اللہ تعالیٰ سے دنیا آخرت کی جو چیز چاہے مانگے اللہ تعالیٰ اس کے لئے
مقدر فرما دیں گے۔

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ بْنُ يَسَارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ
عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدِينِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ
خَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ضَرِبَ الْبَصِيرَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ادْعُ اللَّهُ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخْرْتُ لَكَ
وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ ادْعُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ
يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا
الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ
الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي
حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى اللَّهُمَّ فَشَقَّعَهُ فِيَّ.
قال أبو اسحق هذا حديث صحيح.

۱۳۸۵: عثمان بن حنیف کہتے کہ ایک نابینا مرد رسول اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ اللہ سے میرے
لئے عافیت اور تندرستی کی دعا مانگئے۔ آپ نے فرمایا: اگر
چاہو تو آخرت کیلئے دعا مانگو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور چاہو
تو (ابھی) دعا کروں؟ اس نے عرض کیا: دعا فرما دیجئے۔
آپ نے اس سے کہا کہ خوب اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعتیں
پڑھ کر یہ دعا مانگو: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور
آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں رحمت والے نبی محمد کے وسیلہ سے
اے محمد میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف توجہ
کی اپنی اس حاجت کے سلسلہ میں تاکہ یہ حاجت پوری ہو
جائے۔ اے اللہ محمد کی سفارش میرے بارے میں قبول فرما لیجئے۔

خلاصہ الباب ☆ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس میں کسی مومن کے لیے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ مخلوقات کی ساری
حاجتیں اور ضرورتیں اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بظاہر جو کام بندوں کے ہاتھ سے ہوتے دکھائی
دیتے ہیں دراصل وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اسی کے قلم سے انجام پاتے ہیں اور صلوٰۃ حاجت کا جو طریقہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرنے کا بہترین اور معتمد طریقہ
ہے اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے ان کا یہی تجربہ ہے اور انہوں نے "صلوٰۃ الحاجت" کو خزانہ
الہیہ کی کنجی پایا ہے۔ (علوی)

مسئلہ تو سئل اور اس کی تین صورتیں

وسیلہ کی پہلی صورت:

یعنی اللہ تعالیٰ سے اس طرح سے دعا مانگنا کہ میری یہ دعا قبول فرمایا جتنے فلاں میری دعا قبول فرما۔ یہ صورت
جائز ہے اور اس میں دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے۔ مسئلہ: یہ عقیدہ رکھنا کہ جو دعا وسیلہ کے بغیر کی جائے وہ قبول نہیں
ہوتی باطل ہے۔ مسئلہ: یہ عقیدہ رکھنا کہ انبیاء اور اولیاء کے وسیلے سے جو دعا کی جائے اللہ تعالیٰ پر اس کا ماننا اور قبول کرنا
لازم ہو جاتا ہے۔ یہ باطل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کسی مخلوق کا کوئی حق واجب نہیں ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے
فضل و احسان سے نیک بندوں کا اپنے اوپر حق بتایا ہے اور اسی حق کا دعا میں واسطہ دینا جائز ہے۔ یہ حق محض اللہ تعالیٰ کا
احسان ہے اللہ تعالیٰ پر لازم اور واجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے مجبور ہوں۔

وسیلہ کی دوسری صورت:

یہ سمجھنا کہ ہم لوگوں کی رسائی خدا تعالیٰ کے دربار تک نہیں ہو سکتی اس لئے ہمیں جو درخواست کرنی ہو اس کے مقبول بندوں کے سامنے پیش کریں اور جو مانگنا ہوں ان سے مانگیں اور یہ بزرگ اس قدرت سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے ہماری مرادیں پوری کر سکتے ہیں۔ یہ صورت بالکل ناجائز اور شرک ہے۔

وسیلہ کی تیسری صورت:

براہ راست بزرگوں سے اپنی حاجت تو نہ مانگیں البتہ ان کی خدمت میں یہ گزارش کی جائے کہ وہ حق تعالیٰ کے دربار میں ہماری حاجت پوری ہونے کی دعا فرمائیں۔ اس صورت کا حکم یہ ہے کہ زندہ بزرگوں سے ایسی درخواست کرنا جائز ہے لیکن جو بزرگ وفات پا چکے ہوں ان کی قبر پر جا کر ایسی درخواست کرنا مشتبہ سی چیز ہے کیونکہ صحابہ و تابعین سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر آپ سے دعا اور شفاعت کے لئے درخواست کرنا جائز ہے۔ (عبدالرشید)

باب: صلوٰۃ التسبیح

۱۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ

۱۳۸۶: حضرت ابو رافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے میرے چچا میں آپ کو عطیہ نہ دوں نفع نہ پہنچاؤں آپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ حضرت عباسؓ نے کہا کیوں نہیں ضرور فرمائیے اے اللہ کے رسول۔ فرمایا تو چار رکعات اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ چکو تو کہو: ”سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پندرہ بار رکوع سے قبل پھر رکوع میں دس بار یہی کلمات کہو پھر رکوع سے سر اٹھا کر دس بار کہو پھر سجدہ میں دس بار کہو۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر کھڑے ہونے سے قبل دس بار کہو تو یہ کل پچھتر بار ہو اور ہر رکعت میں اور چار رکعات میں تین سو بار ہو گیا تو اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور اگر کوئی ہر روز یہ نہ پڑھ سکے تو؟ فرمایا: ہفتہ میں ایک بار پڑھ لے اور اگر ہفتہ میں ایک بار پڑھنے کی بھی ہمت نہ ہو تو مہینے

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَيْسَى الْمَسْرُوقِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقَيْدَةَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: يَا عَمُّ أَلَا أَحْبَبُكَ أَلَا أَفْعُكَ أَلَا أَصْلُكَ. قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَصَلِّ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلِّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلِّهَا عَشْرًا. ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلِّهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلِّهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلِّهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلِّهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلِّهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَبَلِّغْ خَمْسًا وَسَبْعِينَ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ وَهِيَ ثَلَاثٌ مِائَةٌ فِي أَرْبَعِ رُكْعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ زَمْزَلٍ عَالَجَ غَفَرَهَا اللَّهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ يَقُولُهَا فِي يَوْمٍ قَالَ (قُلِّهَا فِي

میں ایک بار پڑھ لے۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ سال بھر میں ہی ایک بار پڑھ لے۔

۱۳۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) بن مطلب سے فرمایا: اے عباس! اے چچا! میں آپ کو عطیہ نہ دوں، تختہ نہ دوں، سلوک نہ کروں، دس خصلتیں نہ بتاؤں۔ اگر آپ ان کو کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ و آئندہ نئے و پرانے خطا سے سرزد ہوئے اور عداکے ہوئے، صغیرہ، کبیرہ، ظاہرہ اور پوشیدہ سب گناہ معاف فرمادیں گے۔ دس خصلتیں یہ ہیں: آپ چار رکعات نماز پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور (کوئی اور) سورہ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر کھڑے کھڑے پندرہ بار "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" کہیں پھر رکوع کریں تو رکوع میں بھی دس بار یہی کہیں پھر رکوع سے سر اٹھا کر بھی دس بار یہی پڑھیں پھر سجدہ میں جائیں تو سجدے میں بھی دس بار یہی پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھا کر بھی دس بار یہی پڑھیں پھر دوسرے سجدہ میں بھی دس بار پڑھیں پھر سجدے سے سر اٹھا کر بھی دس بار پڑھیں۔ یہ پچھتر بار ہو گیا چار رکعات میں سے ہر رکعت میں ایسا ہی کریں اگر ہو سکے تو روزانہ ایک بار یہ نماز پڑھیں یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار یہ نہ ہو سکے تو ہر ماہ ایک بار یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک بار۔

جُمُعَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فُكِّلَهَا فِي شَهْرٍ) حَتَّى قَالَ: فُكِّلَهَا فِي سَنَةٍ.

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُورِيُّ ثنا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثنا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْلَهُ وَاجْرَهُ أَلَا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْلَهُ وَاجْرَهُ وَخَطَاةَ وَ عَمْدَهُ وَ صَغِيرَهُ وَ كَبِيرَهُ وَ سِرَّهُ وَ عَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِقَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ قُلْتَ وَ أَنْتَ قَائِمٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُ وَ أَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرَّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَ أَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسَةٌ وَ سَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ تَفْعَلُ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً.

خلاصہ الباب ۶۷ کتب حدیث میں صلوٰۃ التسبیح کی تعلیم و تلقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد صحابہ کرام نے روایت کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب "الخصال المکفرة" میں ابن الجوزی کا ذکر کرتے ہوئے صلوٰۃ التسبیح کی روایات اور ان کی سند کی حیثیت پر تفصیل سے کلام کیا ہے اور ان کی بحث کا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث کم از کم "حسن" یعنی

صحت کے لحاظ سے دوم درجہ کی ضرور ہے اور بعض تابعین اور تبع تابعین حضرات سے (جن میں عبد اللہ بن مبارک جیسے جلیل القدر امام بھی شامل ہیں) سے صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا اور اس کی فضیلت بیان کر کے لوگوں کو اس کی ترغیب دینا بھی ثابت ہے اور یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی صلوٰۃ التسبیح کی تلقین اور ترغیب کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی اور زمانہ مابعد میں تو یہ صلوٰۃ التسبیح اکثر صالحین امت کا معمول رہا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے اس نماز کے بارے میں ایک خاص کلمہ لکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں میں (خاص کر نفل نمازوں میں) بہت سے اذکار اور دعائیں ثابت ہیں۔ اللہ کے جو بندے ان اذکار اور دعاؤں پر ایسے قابو یافتہ نہیں ہیں کہ اپنی نمازوں میں ان کو پوری طرح شامل کر سکیں اور اس وجہ سے ان اذکار و دعوات والی کامل ترین نماز سے وہ سب تعیب رہتے ہیں ان کے لیے یہی صلوٰۃ التسبیح اس کامل ترین نماز کے قائم مقام ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں اللہ عزوجل کے ذکر اور تسبیح و تہلیل کی بہت بڑی مقدار شامل کر دی گئی ہے اور چونکہ ایک ہی کلمہ بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے عوام کے لیے بھی اس نماز کا پڑھنا مشکل نہیں ہے۔ صلوٰۃ التسبیح کا جو طریقہ اور اس کی جو ترتیب امام ابن ماجہ وغیرہ نے

حضرت عبد اللہ بن مبارک سے روایت کی ہے اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح قراءت سے پہلے شہادہ یعنی "سبحانک اللہم و بحمدک" اور "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھنے کا بھی ذکر ہے اور ہر رکعت کے قیام میں قراءت سے پہلے کلمہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" پندرہ دفعہ اور قراءت کے بعد رکعت میں جانے سے پہلے یہی کلمہ دس دفعہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ اس طرح ہر رکعت کے قیام میں یہ کلمہ پچیس دفعہ ہو جائے گا اور اس طریقے میں دوسرے سجدے کے بعد یہ کلمہ کسی رکعت میں بھی نہیں پڑھا جائے گا اس طرح اس طریقے کی ہر رکعت میں اس کلمہ کی مجموعی تعداد پچھتر اور چاروں رکعتوں کی مجموعی تعداد تین سو ہوگی۔ بہر حال صلوٰۃ التسبیح کے یہ دونوں ہی طریقے منقول اور معمول میں پڑھنے والے کے لیے گنجائش ہے جس طرح چاہے پڑھے۔

بَابُ: شَعْبَانَ كِيْ پندرہویں شب

۱۹۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النَّصْفِ مِنْ

كِي فَضِيْلَتِ

شَعْبَانَ

۱۳۸۸: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کو عبادت کرو اور آئندہ دن روز رکھو اس لئے کہ اس میں غروب شمس سے فجر طلوع ہونے تک آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ نازل فرماتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کوئی روزی کا طلبگار کہ میں اس کو روزی دوں ہے کوئی بیمار کہ میں اس کو بیماری سے عافیت دوں ہے کوئی ایسا ہے کوئی ایسا۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا عبد الرزاق اننا ابن ابي سبرة عن ابرهيم بن محمد عن معاوية بن عند الله بن جعفر عن ابيه عن علي بن ابي طالب قال قال رسول الله ﷺ : اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها و صوموا نهارها فان الله ينزل فيها لغروب الشمس الى سماء الدنيا فيقول الا من استغفر لي فاعفوا له الا من تزق فارتزقه الا من تلي فاعافه الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر.

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو بَكْرٍ قَالَا ثنا يزيد بن هارون أنبأنا حجاج عن يحيى بن ابي كثير عن عروة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت فقدت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقيع واقع رأسه الى السماء فقال: يا عائشة رضي الله تعالى عنها اكنت تخافين ان يجيف الله عليك ورسوله قالت قد قلت وما بي ذلك و لكني ظننت انك اثبت بغض نسائك فقال: ان الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب.

۱۳۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنے بستر پر نہ) پایا تو تلاش میں نکلی دیکھتی ہوں کہ آپ بقیع میں آسمان کی طرف سر اٹھائے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ اندیشہ ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے (کہ میں کسی اور بیوی کے ہاں چلا جاؤں گا) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: مجھے ایسا کوئی خیال نہ تھا بلکہ میں نے سمجھا کہ آپ اپنی کسی اہلیہ کے ہاں (کسی ضرورت کی وجہ سے) گئے ہوں گے۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب آسمان و تیار پر نزول فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں سے بھی زیادہ لوگوں کی بخشش فرمادیتے ہیں (بنو کلب کے پاس تمام بکریوں سے زیادہ بکریاں تھیں)۔

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدِ الرَّمْلِيِّ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ أَبِي لَهَيْعَةَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْرَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لِيَطْلُعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاجِرٍ.

۱۳۹۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب متوجہ ہوتے ہیں اور تمام مخلوق کی بخشش فرمادیتے ہیں سوائے شرک کرنے والے اور کینہ رکھنے والے کے۔

حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرُ

دوسری سند سے بھی ایسا ہی مضمون مروی ہے۔

بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ثَنَا بِنُ لَهَيْعَةَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تھامسۃ الباب ۱۰۷: اس حدیث کی بناء پر اکثر بلا و اسلامیہ کے دیندار حلقوں میں پندرہویں شعبان کے نفل روزے کا رواج ہے لیکن محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے نہایت ضعیف قسم کی ہے۔ اس کے ایک راوی ابو بکر بن عبد اللہ کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل نے یہاں تک کہا ہے کہ وہ حدیثیں وضع کیا کرتا تھا۔ پندرہویں شعبان کے روزہ سے متعلق تو صرف یہی ایک حدیث روایت کی گئی ہے البتہ شعبان کی پندرہویں شب میں عبادت اور دعا و استغفار کے متعلق بعض کتب حدیث میں اور بھی متعدد حدیثیں مروی ہیں لیکن ان میں کوئی بھی ایسی نہیں ہے جس کی سند محدثین کے اصول و معیار کے مطابق قابل اعتبار ہو مگر چونکہ یہ متعدد حدیثیں ہیں اور مختلف صحابہ کرام سے مختلف سندوں سے روایت کی گئی ہیں اس لیے ابن الصلاح وغیرہ اور بعض اکا بر محدثین نے لکھا ہے کہ غالباً اس کی کوئی بنیاد ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجْدَةِ

عِنْدَ الشُّكْرِ

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ قَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِي شُعْبَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ بُشْرِ بِرَأْسِ أَبِي جَهْلٍ رَكَعَتَيْنِ.

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحِ الْمِصْرِيِّ أَنَا أَيْ أَنَا بْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ السَّهْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بُشِرَ بِحَاجَةِ فَخْرٍ سَاجِدًا.

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثَبٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَرَّ سَاجِدًا

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْخَزَائِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ قَالَا ثنا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا تَابَ أَمَرَ بِسُورَةِ أَوْ يُسْرَبُ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

بَابُ شُكْرَانِي فِي نَمَازِ

أَوْرُجِدِهِ

۱۳۹۱: حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابو جہل کا سر لانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۳۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کام ہو جانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر پڑے۔

۱۳۹۳: حضرت کعب بن مالک کی جب اللہ (عزوجل) کے ہاں توبہ قبول ہوئی (غزوہ تبوک میں نہ جانے کی) تو وہ سجدہ میں گر گئے۔

۱۳۹۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوش کن بات پہنچتی تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی شکر گزاری میں سجدے میں گر پڑتے۔

خلاصہ الباب: ابو جہل اسلام مسلمانوں اور نبی رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا دشمن تھا اور بہت زیادہ تکالیف اور اذیتیں دیا کرتا تھا اور بہت بڑا متکبر ضدی اور سرکش تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی سرکشی اور تکبر کو خاک میں ملایا دو نومرز کوں (معاذ و معوذ رضی اللہ عنہما) کے ہاتھوں اس ملعون کا کام تمام ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ شکر ادا کیا۔ اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام احمد امام شافعی اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک مسنون ہے۔ ان کا استدلال احادیث باب سے ہے۔ امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ سجدہ سے مراد نماز ہے۔ شکرانہ کے لیے دو گانہ نماز ادا کرے۔ مجاز اس کو سجدہ شکر کہتے ہیں۔

۱۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الصَّلَاةَ كَفَّارَةٌ

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثنا وَكَيْعٌ ثنا بِسْعَرٌ وَشَفِيانٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الشَّقْفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ الْحَكَمِ

بَابُ: نَمَازِ گناہوں کا کفارہ ہے

۱۳۹۵: حضرت سیدنا علیؑ فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کو سنتا تو اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا مجھے نفع دیتا اور جب کوئی مجھے رسول اللہ صلی اللہ

الْفَزَارِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَدِيثًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ وَإِذَا
 حَدَّثَنِي عَنْهُ غَيْرُهُ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ صَدَّقْتُهُ وَإِنْ أَبَى
 بَكَرٍ حَدَّثَنِي وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ
 يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ (وَقَالَ مَسْعَرٌ ثُمَّ يُصَلِّي) وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ
 إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ.

۱۳۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
 أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (أَطْنَه) عَنْ عَاصِمِ بْنِ
 سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَابِلِ فَقَاتَهُمُ الْغَزْوُ
 فَرَابَطُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعِنْدَهُ
 أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ
 عَاصِمٌ يَا أَبَا أَيُّوبَ قَاتْنَا الْغَزْوَةَ الْعَامَ وَقَدْ أُخْبِرْنَا أَنَّهُ مِنْ
 صَلَّى فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ يَا بَنُ أَخِي
 أَذُكَ عَلَيَّ أَيَسَّرَ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أَمَرَ وَ
 صَلَّى كَمَا أَمَرَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ كَذَلِكَ يَا عُقْبَةُ
 قَالَ نَعَمْ.

۱۳۹۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ تَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
 سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرُوهَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ
 ابْنَ بَنِي عُثْمَانَ يَقُولُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 يَقُولُ : إِنْ كَانَ لَوْ كَانَ بَيْنَهُمْ نَهْرٌ يَجْرِي يَغْتَسِلُ فِيهِ
 كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا كَانَ يَنْقَى مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ لَا شَيْءَ
 قَالَ : فَإِنَّ الصَّلَاةَ تُلْهِمُ الذُّنُوبَ كَمَا يُذْهِبُ الْمَاءُ الدَّرَنَ.

۱۳۹۸ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ

علیہ وسلم کی حدیث سنا تا تو میں (تاکید کی خاطر) اس
 سے حلف لیتا جب وہ حلف اٹھا لیتا تو میں اس کی تصدیق
 کرتا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی اور صحیح
 فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص
 سے بھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے پھر وہ خوب اچھی طرح
 وضو کرے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت
 مانگے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

۱۳۹۶ : حضرت عاصم بن سفیان ثقفی فرماتے ہیں کہ ہم
 نے سلاسل کا جہاد کیا لڑائی تو نہ ہوئی صرف مورچہ باندھا
 پھر معاویہ کے پاس واپس آ گئے۔ آپ کے پاس ابو
 ایوب عقبہ بن عامر موجود تھے تو عاصم نے کہا: اے ابو
 ایوب! اسال لڑائی نہ ہو سکی اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو
 بھی ان چار مساجد میں نماز پڑھ لے اس کے گناہ بخش
 دیئے جائیں گے تو انہوں نے کہا: اے بھتیجے! میں تمہیں
 اس سے آسان بات نہ بتاؤں میں نے رسول اللہ کو یہ
 فرماتے سنا جس نے حکم قرآنی کے مطابق وضو کیا اور جیسے
 نماز کا حکم ہے ویسے نماز پڑھی تو اس کے سابقہ گناہ بخش
 دیئے جائیں گے ایسے ہی ہے معاقبہ؟ فرمایا: جی۔

۱۳۹۷ : حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
 ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد
 فرماتے سنا: بتاؤ! اگر تم میں سے ایک کے گھر کے سامنے
 نہر جاری ہو وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ نہائے تو اس پر
 کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ عرض کیا: بالکل نہیں۔ تو
 فرمایا: نماز گناہوں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہے جیسے پانی
 میل کو۔

۱۳۹۸ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ ایک مرد زنا سے کم کسی درجہ کی معصیت کا مرتکب ہو گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا ذکر کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "نماز قائم کر دن کے دو توں کناروں میں اور رات کے چند حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کیلئے"۔ تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ میرے لئے ہے؟ فرمایا: جو بھی اس پر عمل کرے اس کے لئے ہے۔

☆ خلاصۃ الباب نماز روزہ اور دیگر عبادات سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کہا ترقی معافی تو بے گناہ سے سزا شرم و عیب ہے۔ آیت: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ﴾ [ہود: ۱۱۴] سے پانچ نمازوں کی طرف اشارہ ہے۔ صبح، ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں اور ﴿وَاللَّيْلِ﴾ سے مغرب و عشاء کی۔ (مفتی)۔

باب: پانچ نمازوں کی فرضیت اور ان

کی نگہداشت کا بیان

۱۳۹۹: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں تو میں یہ پچاس نمازیں لے کر واپس ہوا۔ حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی تو پوچھنے لگے کہ تمہارے رب نے تمہاری امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے کہا: مجھ پر پچاس نماز فرض فرمائیں۔ تو کہنے لگے: اپنے رب کی طرف رجوع کرو لیونکہ یہ تمہاری امت کے بس میں نہیں۔ میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو میرے رب نے مجھے ایک حصہ (پچیس نمازیں) معاف فرمادیں۔ پھر میں موسیٰ کے پاس آیا اور ان کو بتایا تو انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف رجوع کرو کیونکہ یہ بھی تمہاری امت کے بس میں نہیں۔ میں نے پھر اپنے رب کی طرف رجوع کیا۔ تو رب نے فرمایا

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ يَغْنَبِي مَا دُونَ الْفَاجِشَةِ فَلَا أَدْرِي مَا بَلَغَ غَيْرَ أَنَّهُ دُونَ الرِّثَانِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَرُفُلَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ﴾ [ہود: ۱۱۴] فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي هَذِهِ قَالَ: لِمَنْ أَخَذَ بِهَا.

۱۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَرْضِ الصَّلَوَاتِ

الْخَمْسِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى آتَى عَلِيٌّ مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَاذَا افْتَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى آتَى عَلِيٌّ مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَاذَا افْتَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتِكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَأَيْتَ رَبِّي فَوَضَعَ عَنِّي سَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتِكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَأَيْتَ رَبِّي فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ

ارْجِعْ اِلَى رَبِّكَ فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي.

یہ (شمار میں تو) پانچ ہیں اور (ثواب میں پوری) پچاس

ہیں۔ میرے دربار میں بات بدلتی نہیں۔ میں پھر موسیٰ کے پاس آیا تو کہنے لگے: اپنے رب کی طرف پھر رجوع کرو۔ میں نے کہا: اب تو مجھے اپنے رب سے شرم آ رہی ہے۔

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِبٍ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا

۱۳۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُصْمٍ أَبِي غُلْوَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس نمازوں کا حکم دیا

قَالَ أَمْرَ نَبِيِّكُمْ ﷺ بِخَمْسِينَ صَلَاةً فَتَازَلُ رَبُّكُمْ أَنْ

گیا تو انہوں نے تمہارے رب سے کسی کی درخواست کی

يَجْعَلَهَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

کہ ان کو پانچ بنا دیں۔

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ

۱۳۰۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَبَّانٍ

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا

عَنِ ابْنِ مُعْتَبِرٍ عَنِ الْمُتَخَدِّجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَمْسَ صَلَوَاتٍ

ہیں جو ان پانچ نمازوں کو پڑھے گا اور ان کو حقیر سمجھ کر ان

اِقْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ جَاءَ بِهِمْ لَمْ يَنْتَقِضْ مِنْهُنَّ

میں کسی قسم کی کوتاہی کرنے سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس

شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِيقَتِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَهْدًا

کے لئے یہ عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے

أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِهِمْ قَدْ انْتَقِضَ مِنْهُنَّ شَيْئًا

اور جو ان نمازوں کو اس طرح پڑھے کہ ان کو حقیر سمجھ کر

اسْتِخْفَافًا بِحَقِيقَتِهِنَّ لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَ

ان میں کوتاہی بھی کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے کوئی

أَنْ شَاءَ عَفَرَهُ.

عہد نہیں چاہیں عذاب دیں چاہیں معاف فرمادیں۔

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا اللَّيْثُ

۱۳۰۲: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں ایک بار ہم مسجد

بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک صاحب اونٹ پر سوار مسجد میں

أَبِي نَمْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

داخل ہوئے مسجد میں اونٹ بٹھایا پھر اسے باندھ دیا پھر

يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلِيٌّ

پوچھا: تم میں محمد کون ہیں؟ اس وقت رسول اللہ صحابہ کے

جَمِيلٌ فَأَنَاحَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ

درمیان تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ تو صحابہ نے کہا یہ گورے

مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَكِّئِينَ بَيْنَ ظَهْرِهِ

مرد تکیہ لگائے ہوئے۔ تو ان صاحب نے رسول اللہ سے

إِنِّيهِمْ قَالَ فَقَالُوا هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَبَكِّئِيُّ فَقَالَ لَهُ

کہا: اے عبدالمطلب کے بیٹے! تو نبی نے فرمایا: جی! میں

الرَّجُلُ يَا بَنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تمہاری طرف متوجہ ہوں۔ تو ان صاحب نے عرض کیا: اے

وَسَلَّمَ قَدْ اجْتَبَكَ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي

محمد! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور پوچھنے میں سختی

سَأَلْتُكَ وَ مُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدُنَّ عَلَيَّ

ہوگی اس کو برا نہ منائے گا۔ آپ نے فرمایا: جو جی میں آئے

ہنی نفسیک فقال: سل ما بدالك . قال له الرجل: نشدتک برثک ورتب ان قبلک اللہ ارسلك الی الناس کلہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم نعم قال فانشذک باللہ اللہ امرک ان تصلی الصلوت الخمس فی الیوم والليلة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انعم قال فانشذک باللہ اللہ امرک ان تصوم هذا الشهر من السنة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم نعم قال فانشذک باللہ اللہ امرک ان تاخر هذه الصدقة من اغنیائنا فتقسمها علی فقرائنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم نعم فقال الرجل امنت بما جنت بہ وانا رسول من ورائی من قومی وانا ضمام ابن ثعلبة اخو بنی سعد بن بكر .

پوچھ لو۔ تو اس نے کہا: میں آپ کو آپ کے رب کی اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دیتا ہوں بتائیے کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: بخدا! جی ہاں۔ اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں بتائیے کیا آپ کو اللہ نے حکم دیا کہ دن رات میں پانچ نمازیں پڑھیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: بخدا! جی۔ اس نے عرض کیا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو سال میں اس ماہ کے روزوں کا حکم دیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: بخدا! جی۔ اس نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں اللہ کی بتائیے کیا آپ کو اللہ نے حکم دیا کہ ہمارے مالداروں سے یہ زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے ناداروں میں تقسیم کریں؟ آپ نے فرمایا: بخدا! جی۔ تو

ان صاحب نے کہا: میں آپ کے لئے ہوئے دین پر ایمان لایا اور میں اپنے پیچھے اپنی پوری قوم کا قاصد ہوں اور میں بنو سعد بن بكر قبیلہ کا ایک فرد ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

۱۳۰۳ . حدثنا يحيى بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي ثنا بقیة بن الوليد ثنا ضبارة بن عبد الله بن ابي السليل اخبرني ذؤيد بن نافع عن الزهري قال قال سعيد بن المسيب ان ابا قتادة بن ربعي اخبره ان رسول الله ﷺ قال قال عز وجل افترضت علی امتک خمس صلوات و عهدت عندی عهدا انہ من حافظ علیہن لوقتهن اذخلته الجنة و من لم یحافظ علیہن فلا عهد له عندی .

۱۳۰۳: حضرت ابو قتادہ بن ربعی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور یہ عہد کر لیا ہے کہ جو ان نمازوں کی وقت کے مطابق نگہداشت کرے گا اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جو ان کی نگہداشت نہ کرے اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔

خلاصہ الباب ۶۳ اس میں کلام ہوا ہے کہ پچاس نمازوں کی طرف منتقل ہونا یہ نسخ تھا یا نہیں لہذا صحیح بات یہ ہے کہ یہ نسخ نہیں تھا بلکہ پچاس کا حکم عالم بالا کے اعتبار سے تھا اور وہاں کے لحاظ سے آج بھی نمازیں پچاس ہی ہیں کیونکہ پانچ نمازوں کا اجر ملا اعلیٰ پر پچاس ہی جتنا ہوگا۔ اس کی تائید حدیث باب کے اس جملے سے ہوتی ہے: ہی خمس و ہی خمسون لا سئل القول لندی علماء کرام نے اس میں بہت سی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔

۱۹۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۳۰۴ : حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ أَخْبَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَمَالِكُ بْنُ

آسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِيَّاحٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي

هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَمَّانُ بْنُ عَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

۱۳۰۵ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَمَّانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَمِيرٍ عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : صَلَاةٌ

فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ

الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .

۱۳۰۶ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ ثَمَّانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكُرَيْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ

صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ .

بَابُ : مَسْجِدِ حَرَامِ اور مسجدِ نبوی میں

نماز کی فضیلت

۱۳۰۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری

اس مسجد میں ایک نماز مسجدِ حرام کے علاوہ باقی مساجد میں

ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۱۳۰۵ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک

نماز مسجدِ حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نمازوں

سے افضل ہے۔

۱۳۰۶ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک

نماز مسجدِ حرام کے علاوہ باقی مساجد کی ہزار نمازوں سے

افضل ہے اور مسجدِ حرام میں ایک نماز دیگر مساجد کی لاکھ

نمازوں سے افضل ہے۔

☆ خلاصہ الباب بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ میری مسجد سے مراد مسجدِ نبوی کا بس اتنا ہی حصہ ہے جو حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور اس میں شک نہیں کہ وہ حصہ بعد کے بڑھائے ہوئے حصے سے یقیناً افضل ہے۔ اس لیے

کوشش کر کے اسی قدیم حصے میں نماز پڑھنا بہتر ہے لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ بعد کے بڑھے ہوئے حصے کے بھی وہی تمام

فضائل ہیں جو پرانی مسجدِ نبوی کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری مسجد کو بڑھاتے بڑھاتے کر، صنعاء

یمن تک بھی پہنچا دیا جائے تب بھی وہ میری ہی مسجد ہوگی۔ یعنی اس کی فضیلت ہی رہے گی۔ حضرت عمر بن الخطابؓ نے مسجد

نبوی میں کچھ اضافہ کیا اور فرمایا: اگر ہم اسے بڑھاتے بڑھاتے جنگل تک بھی لے جائیں تب بھی یہ مسجد رسولؐ ہی رہے گی۔

بَابُ : مَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فِي

نماز کی فضیلت

۱۹۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْجِدِ

بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

۱۳۰۷ : نبی ﷺ کی باندی حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ

۱۳۰۷ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَمَّانُ بْنُ

یونس ثنا ثور بن یزید عن زیاد بن ابی سودة عن اخيه عثمان بن ابی سودة عن ميمونة مولاة النبي ﷺ قالت قلت يا رسول الله افتصابي بيت المقدس قال: ارض السحشر والمنشر اتوه فاضلوا فيه فان صلاة فيه كالف صلاة في غيره) قلت ارأيت ان لم استطع ان اتحمل اليه قال: فتهدى له زيتا يسرج فيه فمن فعل ذلك فهو كمن اتاه).

۱۳۰۸: حدثنا عبيد الله بن الجهم الانماطي ثنا ابوبن سويد عن ابی زرعة الشيباني يحيى بن ابی عمر ثنا عبد الله بن الديلمی عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي ﷺ قال: لما فرغ سليمان بن داود من بناء بيت المقدس سأل الله ثلاثا حكما يصادف حكمة وملك لا ينبغي لاحد من بعده والياتي هذا المسجد احد لا يريد الا الصلوة فيه الا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه. فقال النبي ﷺ: اما ائتان فقد اعطيهما وارجو ان يكون قد اعطى الثالثة.

۱۳۰۹: حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا عبد الاعلى عن معمر بن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال: لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد مسجد الحرام ومسجدي هذا والمسجد الأقصى.

۱۳۱۰: حدثنا هشام بن عمار ثنا محمد بن شعيب ثنا يزيد بن ابی مریم عن قراة عن ابی سعيد و عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله ﷺ قال: لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد الى المسجد الحرام والى المسجد الأقصى والى مسجدي هذا.

تاریخ الباب ۱۳۱۰: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں روشنی کرنا تاکہ نماز پڑھنے والوں کو آرام ملے کار ثواب ہے لیکن آج کل حد سے زیادہ جو روشنیوں کی جالی ہیں وہ بالکل ناجائز ہے۔ خصوصاً خوشی کے موقعوں پر چراغوں کو جلا کر رکھنا اسلام

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمیں بیت المقدس کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: وہ حشر کی اور زندہ ہو کر اٹھنے کی زمین ہے وہاں جا کر نماز پڑھو کیونکہ وہاں ایک نماز باقی جگہوں کی ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا بتائیے اگر میں وہاں جانے کی استطاعت نہ پاؤں؟ فرمایا: وہاں کے لئے تیل بھیج دو جس سے روشنی کا انتظام ہو جو ایسا کر لے وہ بھی وہاں جانے والے کی مانند ہے۔

۱۳۰۸: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: جب سلیمان بن داؤد علیہما السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں: ایسے فیصلے جو اللہ کے فیصلہ کے مطابق ہوں اور ایسی شاہی جوان کے بعد کسی کو نہ ملے اور یہ کہ اس مسجد میں جو بھی صرف اور صرف نماز کے ارادے سے آئے تو وہ اس مسجد سے اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر نکلے جس طرح پیدائش کے دن تھا۔ نبی نے فرمایا کہ دو تو انکو مل گئیں تیسری کی بھی مجھے امید ہے کہ مل گئی ہوگی۔

۱۳۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف مسجد حرام میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

۱۳۱۰: حضرت ابوسعید اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف: مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔

میں سختی سے ممنوع ہے۔ نیز ان احادیث میں بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا ثواب بھی بیان کیا گیا ہے۔ اسی باب کی حدیث ۱۴۰۹ سے علامہ ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم اور ان کے تابع نے یہ مسلک اختیار فرمایا کہ تقرب اور ثواب کی نیت سے ان تین مساجد کے علاوہ کہیں اور سفر کرنا درست نہیں اور کئی محققین علماء کرام مثلاً قاضی عیاض وغیرہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ دلیل کے طور پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے جبل طور کی زیارت کے لیے سفر کیا تو حضرت ابو بصرہ غفاری نے ان پر تکبیر کی اس حدیث کی بناء پر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اتفاق کیا۔ کچھ دوسرے علماء کرام نے اجازت دی ہے۔

۱۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي

مَسْجِدِ قُبَاءَ

بَابُ: مَسْجِدِ قُبَاءَ فِي نَمَازِ

كِي فَضِيلَتِ

۱۴۱۱: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد قباء میں (پڑھی گئی) ایک نماز (ثواب میں) عمرہ کے برابر ہے۔

۱۴۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أَسَانَةَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ثَنَا أَبُو الْأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ إِنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ ابْنَ ظَهَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ.

۱۴۱۲: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر میں خوب پاکی حاصل کرے پھر مسجد قباء آ کر نماز پڑھے اس کو عمرہ کے برابر اجر ملے گا۔

۱۴۱۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَ عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ الْكُرْمَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حَنِيفٍ يَقُولُ قَالَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ.

خلاصہ الباب ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کا رخ کیا تو اول اول مدینہ سے باہر جنوبی غریبی جانب بنو عمرو بن عوف کی بستی قباء میں قیام فرمایا تھا۔ یہ مدینہ منورہ سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ہے۔ پھر چند روز بعد مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تھے۔ اس محلہ میں جس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے وہاں مسجد تعمیر کی گئی جس کی دیوار کے قبلہ کا رخ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے درست کیا اور بنیاد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے لیے پتھر ڈھونے میں شریک رہے۔ اسلام کی یہ سب سے پہلی مسجد تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہفتہ کے روز اس مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے۔ متعدد روایتوں میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ مدینہ منورہ حاضر ہونے والے کو اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو مسجد قباء میں حاضر ہو کر کوئی نماز یا تحیۃ المسجد ضرور ادا کرنی چاہیے۔

در منزلیکہ جاناں روزے رسیدہ باشد ☆ با خاک آستانش در ایم مرحبانے

۱۹۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي

الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

۱۳۱۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا أَبُو الْخَطَّابِ
الِدِمَشْقِيُّ ثنا زُرَيْقُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَلْهَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ
بِصَلَاةٍ وَ صَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخُمْسٍ وَ
عَشْرِينَ صَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجْمَعُ فِيهِ بِخُمْسِمِائَةٍ
و صَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخُمْسِينَ أَلْفَ
و صَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخُمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ وَ
و صَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ.

۱۹۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ شَأْنِ الْمِنْبَرِ

۱۳۱۴ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَمْرٍو الرَّقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ
الطُّفَيْلِ ابْنِ أَبِي بِن كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى
جَذْعٍ إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيضًا وَ كَانَ يُخْطَبُ إِلَى
ذَلِكَ الْجَذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ هَلْ لَكَ أَنْ
نَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا نَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَاكَ
النَّاسُ وَ تَسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ قَالَ (نَعَمْ) فَضَعَّ لَهُ ثَلَاثَ
ذَرَجَاتٍ فِيهِ الَّتِي أَعْلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ وَضَعُوهُ
فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الْمِنْبَرِ مَرَّ إِلَى الْجَذْعِ الَّذِي كَانَ
يُخْطَبُ إِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ الْجَذْعَ حَارَ حَتَّى تَصَدَّعَ وَ انشَقَّ
فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ
الْجَذْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ
فَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هَدِمَ الْمَسْجِدَ وَ غَبَرَ

بَابُ: جَامِعِ مَسْجِدِ فِي نَمَازِ

كِي فَضِيلَتِ

۱۳۱۳ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک
نماز کے برابر ہے اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس
نمازوں کے برابر اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو
نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنا پچاس
ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں نماز پڑھنا
پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں نماز
پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

بَابُ: مِنْبَرِ كِي ابْتِدَاءِ

۱۳۱۴ : حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ایک درخت کے تنے کی طرف نماز پڑھاتے تھے جب
مسجد پر چھپر تھا اور آپ اسی درخت سے ٹیک لگا کر خطبہ
بھی ارشاد فرماتے تو ایک صحابی نے عرض کیا اگر ہم کوئی
چیز تیار کریں کہ آپ اس پر کھڑے ہوں جمعہ کے روز
تا کہ لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ خطبہ ارشاد فرمائیں تو
اس کی اجازت ہوگی؟ فرمایا: جی۔ تو ان صحابی نے تین
میڑھیاں بنائیں وہی اب تک منبر پر ہیں جب منبر تیار
ہو گیا تو صحابہؓ نے اسی جگہ رکھا جہاں اب ہے جب رسول
اللہ نے منبر پر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو آپ اسی
ٹنڈ (کائی گئی لکڑی) کے پاس سے گزرے جس پر ٹیک
لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب اس ٹنڈے سے آگے
بڑھے تو وہ چیخا حتیٰ کہ اس کی آواز تیز ہو گئی اور پھٹ گئی
اسکی آواز سن کر رسول اللہ منبر سے اترے اور اس پر ہاتھ
پھیرتے رہے۔ حتیٰ کہ اسکو سکون ہو گیا پھر آپ منبر پر

تشریف لے گئے جب آپ نماز پڑھتے تو اسی ٹنڈ کے قریب نماز پڑھتے جب مسجد ڈھائی گئی اور بدلی گئی تو وہ ٹنڈ حضرت ابی بن کعبؓ نے لے لیا وہ ان کے پاس ان کے گھر میں رہا حتیٰ کہ پرانا ہو گیا پھر اسکو دیکھ کھا گئی اور ریزہ ریزہ ہو گیا۔

۱۳۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تے کے سہارے خطبہ ارشاد فرماتے جب منبر تیار ہوا تو آپ منبر کی طرف بڑھے اس پر منبر رونے لگا۔ آپ منبر کے قریب آئے اس کو سینے سے لگایا تو اس کی آواز تھم گئی۔ آپ نے فرمایا اگر میں اس کو سینہ سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

۱۳۱۶: ابو حازم سے روایت ہے کہ لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ رسول اللہ کا منبر کس چیز سے بنا ہے؟ تو وہ سہل بن سعد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پوچھا تو فرمایا: لوگوں میں کوئی بھی مجھ سے زیادہ جاننے والا باقی نہ رہا۔ وہ غابہ کے جھاؤ کا ہے فلاں بڑھی جو فلانی عورت کا غلام ہے اُس نے بنایا۔ یہ غلام منبر لے کر آیا جب رکھا گیا تو آپ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ نے قرأت فرمائی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹے اور (منبر سے اتر کر) زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے پھر قرأت فرمائی رکوع کیا پھر کھڑے ہو کر پیچھے کو ہوئے اور زمین پر سجدہ کیا۔

۱۳۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے پھر منبر بنا۔ فرماتے ہیں کہ تے رونے لگا جابر کہتے ہیں کہ اس کے رونے کی آواز مسجد والوں نے بھی سنی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

أَخَذَ ذَلِكَ الْجِدْعَ أَبِي بَنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ كَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى بَكَى فَأَكَلَتْهُ الْأَرْضُ وَ عَادَ رُفَاتًا.

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُمَارِ بْنِ أَبِي عُمَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمَنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَحَنَ الْجِدْعُ فَاتَاهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنُهُ لَحَنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَعْفَرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَيْ شَيْءٍ هُوَ فَأَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فَلَانَ مَوْلَى فَلَانَةَ تَجَارَ فَجَاءَ بِهِ فَقَامَ عَلَيْهِ جِنْمًا وَضِعَ فَاسْتَقْبَلَ وَ قَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ زَامِنَهُ فَرَجَعَ الْقَهْرِيُّ حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ عَادَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْرِيُّ حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ.

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ إِلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ (أَوْ قَالَ إِلَى جِدْعٍ) ثُمَّ اتَّخَذَ مَنْبَرًا قَالَ فَحَنَ الْجِدْعُ (قَالَ جَابِرٌ) حَتَّى سَمِعَهُ

اهل المسجد حتى آتاه رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلمسحده فمكن فقال بعضهم لو لم يات به لحن الى يوم
القيامة.
وسلم تشریف لائے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ سکون میں آ گیا
تو ایک صاحب نے کہا: اگر حضور اس کے پاس نہ آتے تو
قیامت تک روتا ہی رہتا۔

☆ خلاصۃ الباب سجان اللہ! یہ بھی حضرت سید الاولین والآخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ
لکڑی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں روتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز میں جان ہوتی ہے اور سمجھ بھی اور کئی باتیں
بھی اس حدیث مبارک سے ثابت ہوئیں۔

باب: نماز میں

لمبا قیام کرنا

۱۳۱۸: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک
رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز شروع کر
دی آپ مسلسل قیام میں رہے حتیٰ کہ میں نے نامناسب
کام کا ارادہ کر لیا (ابو وائل کہتے ہیں) میں نے کہا وہ
نامناسب کام کیا تھا؟ تو فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ
آپ کو چھوڑ کر خود بیٹھ جاؤں۔

۱۳۱۹: مغیرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نماز میں کھڑے ہوئے۔
یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوچ گئے۔ تو آپ سے
عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کے گزشتہ
آئندہ گناہ معاف فرمادئے (پھر اتنی مشقت برداشت کرنے
کی کیا ضرورت؟) فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

۱۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے حتیٰ کہ آپ
کے قدم مبارک سوچ جاتے آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ
تعالیٰ نے آپ کے سابقہ و آئندہ گناہ معاف فرمادئے
ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا پھر میں
شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

۱۳۲۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَوْلِ الْقِيَامِ فِي

الصَّلَوَاتِ

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ بْنِ زُوَاِرَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ
سَعِيدٍ قَالَا تَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى
هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوءٍ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ الْأَمْرُ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ
أَجْلِسَ وَأَتْرُكَهُ.

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
زِيَادِ بْنِ عُلَافَةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى تَوَرَّمْتُ قَدَمَاهُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ
غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: أَفَلَا
أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الرَّافِعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا
يَعْقُبُ بْنُ يَمَانَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَوَرَّمْتُ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ
غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ
عَبْدًا شَكُورًا.

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ

ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ قال سئل
النبي ﷺ أي الصلاة أفضل قال: طول القنوت.
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ
کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں لمبا قیام ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ امر سؤیہ سے مراد ہے کہ نماز کو ترک کر کے بیٹھ جاؤں۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی تو
شکر گزاری نہ کروں۔ یہ شان تھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اتنا بڑا زتبہ ملنے کے باوجود عبادت میں بہت زیادت اور
مشقت برداشت فرماتے تھے۔ لفظ "قنوت" متعدد معنی کے لیے آتا ہے۔ مثلاً طاعت، عبادت، صلوٰۃ، دعاء، قیام، طول، قیام،
سکوت۔ یہاں جمہور نے قیام کے معنی مراد لیے ہیں۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ تطویل قیام افضل ہے یا تکثیر رکعات۔
امام ابو حنیفہ اور ایک روایت کے مطابق امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ تطویل قیام افضل ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ
عنہما کے نزدیک تکثیر رکعات افضل ہے۔ امام محمد کا مسلک بھی اسی کے مطابق ہے اور امام شافعی کی دوسری روایت بھی اسی
کے مطابق ہے۔ لیکن ان کا مفتی بہ قول پہلا ہی ہے اور امام ابو یوسف نیز اسحاق بن راہویہ کے نزدیک دن میں تکثیر رکعات
افضل ہے اور رات میں تطویل قیام۔ البتہ اگر کسی شخص نے صلوٰۃ اللیل کے لیے کچھ وقت مخصوص کیا ہوا ہو تو رات میں بھی
تطویل قیام کے بجائے تکثیر رکعات افضل ہے۔ امام احمد بن حنبل نے اس مسئلہ میں توقف اختیار کیا ہے۔ حنفیہ اور شافعیہ
حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے ہم مسلک دوسرے حضرات کا استدلال
اگلے باب کی احادیث میں لیکن اول تو یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مسلک پر صریح نہیں۔ نیز سجدہ سے پوری
نماز مراد لی جاسکتی ہے۔

باب: سجدے بہت سے کرنے کا بیان

۲۰۱: باب ما جاء في كثرة السجود

۱۳۲۲: ابو قاطرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے
عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ
میں استقامت اور دوام کے ساتھ اس پر کار بند رہوں۔
آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر سجدہ لازم کر لو کیونکہ
جب بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی
وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند فرمادیں گے اور ایک خطا مٹا
دیں گے۔

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ
ابِرْهِيمَ الدَّمَشْقِيَانِ قَالَا ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ ثُوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ
كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ أَنَّ أَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
اخْبِرْنِي بِعَمَلٍ اسْتَقْبِلُ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ قَالَ: عَلَيْكَ
بِالسُّجُودِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا فَعَلَ اللَّهُ بِهَا
دَرَجَةً وَ حَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيئَةٌ.

۱۳۲۳: حضرت معدان بن ابی طلحہ ہمیری کہتے ہیں کہ میں
ثوبان سے ملا تو ان سے عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث
سنائیے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع عطا فرمائیں
گے۔ فرماتے ہیں وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر یہی عرض
کیا تو آپ خاموش ہی رہے۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ پھر

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ فثنا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ فثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍ وَ أَبُو عَمْرٍ وَ الْأَوْزَاعِيُّ
قَالَ ثنا الْوَلِيدُ ابْنُ هِشَامِ الْمُعْطَبِيُّ حَدَّثَهُ مَعْدَانُ ابْنُ أَبِي
طَلْحَةَ الِيعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي حَدِيثًا غَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ

مجھے فرمانے لگے اللہ کو سجدہ کرنے (یعنی نماز) کا اہتمام کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ اس سجدہ کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور ایک خطا معاف فرمادیتے ہیں۔ حضرت معدان کہتے ہیں پھر میں حضرت ابو درداءؓ سے ملا ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

۱۴۲۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کے لئے ایک نیکی لکھیں گے اور ایک گناہ معاف فرمادیں گے اور ایک درجہ بلند فرمائیں گے۔ اس لئے بکثرت سجدے کیا کرو۔

پاپ: سب سے پہلے بندے سے نماز

کا حساب لیا جائے گا

۱۴۲۵: حضرت انس بن حکیم ضعیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے مجھے فرمایا کہ جب تم اپنے شہر والوں کے پاس جاؤ تو ان کو بتانا کہ میں (ابو ہریرہؓ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مسلمان بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے فرض نماز کا حساب ہوگا۔ اگر اس نے نمازیں پوری کی ہوں گی تو ٹھیک ورنہ کہا جائے گا دیکھو اس کے پاس نفل ہیں؟ اگر اس کے پاس نفل ہوں گے تو فرضوں کی تکمیل نوافل کے ذریعہ کر دی جائے گی پھر باقی فرض اعمال میں بھی ایسا ہی ہوگا۔

۱۴۲۶: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا

قال فسكت ثم عذت فقلت مثلها فسكت ثلاث مراتب فقال لي عليك بالسجود لله فيني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ما من عبد يسجد لله سجدة إلا رفعة الله بها درجة وخط عنه بها خطيئة.

۱۴۲۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْمُرِّيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسِرَةَ بْنِ خَلْبَسٍ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً فَاسْتَكْبِرُوا مِنَ السُّجُودِ.

۲۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَوَّلِ مَا يُحَاسَبُ بِهِ

الْعَبْدُ الصَّلَاةَ

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا آتَيْتَ أَهْلَ مَضْرُوكَ فَأَخْبِرْهُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلَّا قِيلَ انظُرُوا أَهْلَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ أَكْمَلَتْ الْفَرِيضَةَ مَنْ تَطَوُّعَهُ ثُمَّ يُفْعَلُ بِسَائِرِ الْأَعْمَالِ الْمَفْرُوضَةِ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا

الحسن بن محمد بن الصباح ثنا عفان ثنا حماد ابنا حمید
 عن الحسن عن رجل عن ابی ہریرۃ وذاوہب عن ابی ہند عن
 زرارۃ بن اوفی عن نعیم الداری عن النبی ﷺ قال:
 اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة صلاته فان اتمها
 كتبت له نافلة فان لم يكن اتمها قال الله سبحانه يملأ جحيمه
 انظروا هل تجدون بعدي من تطوع فاكملوا بها ما صنع
 من فرضيه ثم توخذ الاعمال على حسب ذلك.

حساب ہوگا اگر اس نے نمازیں پوری کی ہوں گی تو اس
 کے نفل علیحدہ سے لکھے جائیں گے اور اگر اس نے نماز
 پوری نہ کی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے
 فرمائیں گے دیکھو کیا میرے بندے کے پاس نفل ہیں؟
 تو ان نوافل کے ذریعے جو فرائض اس نے ضائع کر
 دیئے ان کی تکمیل کر دو پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی
 طرح ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا لیکن بخاری کتاب
 الرقاق میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حساب خون
 کا ہوگا۔ اس ظاہری تعارض کو دور کرنے کے لیے بعض حضرات نے فرمایا کہ حساب سب سے پہلے نماز کا ہوگا اور فیصلہ سب
 سے پہلے قتل کا ہوگا لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ حقوق اللہ میں سب سے پہلے حساب کا نماز ہوگا اور حقوق العباد میں سب سے
 پہلے قتل کا ہوگا۔

باب: نفل نماز وہاں نہ پڑھے

جہاں فرض پڑھے

۱۳۲۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نفل
 پڑھنے لگے تو کیا وہ اس سے عاجز ہوتا ہے کہ آگے بڑھ
 جائے یا پیچھے ہٹ جائے یا دائیں بائیں ہو جائے۔

۱۳۲۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام نے
 جہاں فرض نماز پڑھائی وہیں نفل نماز نہ پڑھے بلکہ وہاں
 سے ہٹ جائے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۰۳: باب ما جاء في صلاة النافلة حيث

تُصلى المكتوبة

۱۳۲۷: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا إسماعيل بن علية
 عن ليث عن حجاج ابن عتيق عن ابراهيم بن اسماعيل عن
 ابی هريرة عن النبي قال: ايعجز احدكم اذا صلى ان
 يتقدم او يتأخر او عن يمينه او عن شماله يعني الشبهة.

۱۳۲۸: حدثنا محمد بن يحيى ثنا قتيبة ثنا بن وهب
 عن عثمان بن عطاء عن ابيه عن المغيرة بن شعبه ان
 رسول الله ﷺ قال: لا يصلي الامام في مقامه الذي
 صلى فيه المكتوبة حتى يتنحى عنه.

حدثنا كثير بن عبيد الحمصي ثنا بقیة عن ابی

عبد الرحمن الثمبي عن عثمان بن عطاء عن ابيه عن المغيرة عن النبي ﷺ نحوه.

خلاصۃ الباب ☆ بعض علماء نے فرمایا: حدیث باب میں جو حکم ہے وہ حکم اس نماز کیلئے ہے جسکے بعد سنت راتبہ ہو مثلاً
 مغرب، عشاء اور ظہر کی نماز اور جس نماز کے بعد سنن راتبہ نہیں اس میں یہ حکم نہیں۔ قاضی نے فرمایا کہ یہ حکم اس وقت ہے
 جب یہ شبہ نہ ہو کہ نفل فرض میں شریک ہے۔

۲۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَطُّئِ الْمَكَانِ فِي

بَابُ: مسجد میں نماز کے لئے

الْمَسْجِدِ يُصَلِّي فِيهِ

ایک جگہ ہمیشہ

۱۴۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَكَيْعُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا تَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَلَابِثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَ عَنْ فَرَشَةِ الشَّبَعِ وَ لَنْ يُوَطَّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ كَمَا يُوَطَّنُ الْبَعِيرُ.

۱۴۲۹: حضرت عبدالرحمن بن شیبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا: ایک کوئے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے (یعنی جلدی جلدی چھوٹے چھوٹے سجدے کرنا اور جلسہ بھی پوری طرح نہ کرنا) دوسرے درندے کی طرح بازو پچھانے سے (سجدہ میں بازو زمین پر بچھا دینا جیسے کتا بھینٹا یا پچھاتا ہے) تیسرے نماز پڑھنے کے لئے مستقل طور پر ایک جگہ متعین کر لینا جیسے اونٹ اپنی جگہ متعین کر لیتا ہے۔

۱۴۳۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بِنِ كَاسِبٍ تَنَا الْمُغْبِرَةُ بِنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي إِلَى سُبْحَةِ الضُّحَى فَيَعْمِدُ إِلَى الْأَسْطُوَانَةِ دُونَ الْمُصْطَحَفِ فَيُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهَا قَائِلًا لَهُ لَا تُصَلِّي هَاهُنَا وَ أَشِيرُ إِلَى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَيَقُولُ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى هَذَا الْمَقَامَ.

۱۴۳۰: حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ چاشت کی نماز کے لئے آتے تو اس ستون کے پاس جاتے جہاں مصحف رکھا رہتا ہے اس کے قریب ہی نماز پڑھتے۔ یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں نے مسجد کے ایک کوئے کی طرف اشارہ کر کے حضرت سلمہ بن اکوع سے کہا آپ یہاں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ تو فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام کا قصد کرتے دیکھا۔

۲۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي آيِنِ تَوْضِعِ النَّعْلِ إِذَا

بَابُ: نماز کے لئے جوتا اتار کر

خَلَعَتْ فِي الصَّلَاةِ

کہاں رکھے؟

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّائِبِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ.

۱۴۳۱: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اپنے جوتے بائیں جانب اتارے۔

۱۳۳۲ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
 إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُخَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْزِمُ نَعْلَيْكَ قَدَمَيْكَ فَإِنْ
 خَلَعْتَهُمَا فَاَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْكَ وَلَا تَجْعَلْهُمَا عَنْ
 يَمِينِكَ وَلَا عَنْ يَمِينِ صَاحِبِكَ وَلَا وَرَاءَكَ فَتُؤَدِّيَ
 مِنْ خَلْفِكَ.

۱۳۳۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا: اپنے جوتے پاؤں میں رکھو۔ اگر اتارو تو ان
 کو قدموں کے درمیان میں رکھو۔ نہ دائیں نہ بائیں
 اور نہ ہی پیچھے کہ کہیں (ان کی وجہ سے) پیچھے والوں کو
 تکلیف پہنچاؤ۔

۶: كِتَابُ الْجَنَائِزِ

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ إِذَا دَعَاكَ إِلَى عِيَادَةِ الْمَرِيضِ فَاذْهَبْ وَإِذَا دَعَاكَ إِلَى عِيَادَةِ الْكُفْرَانِ فَاصْرَفْ

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرِيُّ بْنُ خَلْفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَبَّيْمِ بْنِ أَلْفَلَحِ عَنْ أَبِي سَعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَرْبَعٌ خِلَالِ عِيَادَتِهِ إِذَا عَطَسَ وَبَجِيئُهُ إِذَا دَعَاهُ وَبَشَهُةُ إِذَا مَاتَ وَبَعُودُهُ إِذَا مَرَضَ

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ رَدُّ التَّجْبِيَةِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَشُهُودُ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصُّغَيْبِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْمُتَكْبِرَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شِئْنَا وَابُ بَكْرٍ وَآلُ فِي بَيْتِي سَلَمَةَ

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمَةُ ابْنُ عَلِيٍّ ثَنَا

بَابُ: بيمار کی عیادت

۱۳۳۳: حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان کے ذمہ چھ حق ہیں۔ جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے اگر وہ دعوت کرے تو قبول کرے جب چھینکے تو اس کو (یرحمک اللہ کہہ کر) جواب دے بیمار ہو تو عیادت کرے اور فوت ہو جائے تو اسکے جنازہ میں شریک ہو اور اسکے لئے وہ سب کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔

۱۳۳۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے (دوسرے) مسلمان پر چار حق ہیں: جب چھینکے تو جواب دے بلائے تو اس کے پاس جائے مر جائے تو جنازہ میں شریک ہو بیمار ہو جائے تو عیادت کرے۔

۱۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، جنازہ میں شریک ہونا، بیمار کی عیادت کرنا، چھینکنے پر الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہنا۔

۱۳۳۶: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ چل کر میری عیادت کو تشریف لائے جبکہ میں بنو سلمہ میں تھا (مدینہ سے دو میل دور ہے)

۱۳۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ابن جریج عن حمید الطویل عن انس بن مالک قال کان النبی ﷺ لا یعوذ مریضاً الا بعد ثلاث۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رات بعد بیمار کی عیادت فرماتے تھے۔

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدِ الشُّكْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَتَقَسُّوْا لَهُ فِي الْأَجْلِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَهُوَ يَطِيبُ بِنَفْسِ الْمَرِيضِ۔

۱۳۳۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس کو زندگی کی امید دلاؤ کیونکہ یہ کسی چیز کو لوٹا تو نہیں سکتا لیکن بیمار کے دل کو خوش کر دیتا ہے۔

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا صفوان بن يحيى ثنا أبو مكين عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي ﷺ عاد رجلاً فقال ما تشتهي؟ قال اشتهي خبز بزر قال النبي ﷺ من كان عنده خبز بزر فليبعث إلى أخيه ثم قال النبي ﷺ إذا اشتهى مريض أحدكم شيئاً فليطعمه۔

۱۳۳۹: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرد کی عیادت کی تو اس سے پوچھا کس چیز کی خواہش ہے؟ کہنے لگا گندم کی روٹی کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس گندم کی روٹی ہو تو اپنے بھائی کے ہاں بھیج دے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے بیمار کو کسی چیز کی خواہش ہو تو اس کو وہ چیز کھلا دے۔

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثنا أبو يحيى الحماني عن الأعمش عن يزيد الرقاشي عن انس بن مالك قال دخل النبي ﷺ على مريض يعوذ ففقال آتشهي شيئاً؟ آتشهي كغك؟ قال نعم فطلبوا له۔

۱۳۴۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک بیمار کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے پوچھا کس چیز کی خواہش ہے؟ کیا روٹی کی خواہش ہے؟ کہنے لگا جی۔ تو لوگوں نے اس کیلئے روٹی منگوائی۔

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرَّهُ أَنْ يَدْعُوَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ۔

۱۳۴۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ تمہارے حق میں دُعا کرے کیونکہ اس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کے برابر ہے۔

خلاصہ الباب ۱۱ ان احادیث میں مسلمان پر مسلمان کے چھ حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلی چیز سلام

ہے۔ سلام کو رواج دینا اور آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت سلام کرنا۔ سلام کرنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ایسا مقرر فرمایا ہے جو ساری دوسری قوموں سے بالکل ممتاز ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے جو لفظ تجویز فرمایا ہے وہ تمام الفاظ سے نمایاں اور ممتاز ہے وہ ہے: "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔

سلام کرنے کا فائدہ ☆ سلام کرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ آپ نے ملاقات کرنے والے کو تین دعائیں دے دیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ اور وہ فرشتوں کی جو

جماعت پیشگی ہے اس کو سلام کرو اور وہ فرشتے جو جواب دیں اس کو سننا۔ اس لیے کہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے جا کر سلام کیا: ”السلام علیکم“ تو فرشتوں نے جواب میں کہا: ”وعلیکم السلام ورحمة اللہ“۔ چنانچہ فرشتوں نے لفظ ”رحمة اللہ“ بڑھا کر جواب دیا۔ یہ نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرح عطا فرمائی۔ اگر ذرا غور کریں تو یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کا حد و حساب ہی نہیں۔ اب اس سے زیادہ ہماری بد نصیبی کیا ہوگی کہ اس اعلیٰ ترین کلمے کو چھوڑ کر ہم اپنے بچوں کو ”گڈ مارنگ“ اور ”گڈ ایونگ“ سکھائیں اور دوسری قوموں کی نقالی کریں۔ اس سے زیادہ ناقدری اور ناشکری و محرومی اور کیا ہوگی۔ دوسری چیز جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا وہ ہے مریض کی عیادت کرنا اور بیمار کی بیمار پرسی کرنا۔

باب: بیمار کی عیادت کا ثواب

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا

۱۳۴۲: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے آ رہا ہو تو وہ جنت میں چل رہا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے اور جب وہ بیٹھ جائے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت و بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

۱۳۴۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكِيمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِدًا مَنَى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ عُدْوَةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمِيسَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يَضِيحَ.

۱۳۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی بیمار کی عیادت کرے تو آسمان سے ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ تم نے خوب کیا اور تمہارا چلنا بھی پسندیدہ ہے اور تم نے جنت میں گھر بنا لیا۔

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ تَنَا أَبُو سَنَانَ الْقَسْبَلِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ طَبْتُ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتُ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

خلاصہ الساب ☆ یہ کوئی معمولی اجر و ثواب ہے؟ فرض کریں کہ گھر کے قریب ایک پڑوسی بیمار ہے تو اس کی عیادت کے لیے چلے گئے اور پانچ منٹ کے اندر اتنے عظیم الشان اجر کے مستحق بن گئے۔ کیا پھر بھی یہ دیکھو گے کہ وہ میری عیادت کے لیے آیا تھا یا نہیں؟ اگر اس نے یہ ثواب حاصل نہیں کیا اگر اس نے ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں نہیں لیں اگر اس نے جنت کا باغ حاصل نہیں کیا تو کیا تم یہ کہو گے کہ میں بھی جنت کا باغ حاصل نہیں کرنا چاہتا اور مجھے بھی ستر ہزار فرشتوں کی دعاؤں کی ضرورت نہیں۔ اس لیے کہ اسے ضرورت نہیں۔ دیکھئے اس اجر و ثواب کو اللہ تعالیٰ نے کتنا آسان بنا دیا ہے۔ لوٹ کا معاملہ ہے اس لیے عیادت کیے جاؤ۔ چاہے دوسرا شخص تمہاری عیادت کے لیے آئے یا نہ آئے۔ البتہ عیادت کے کچھ آداب ہیں ان میں سے ایک ادب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم کسی کی عیادت کرنے جاؤ تو بلکی پھلکی عیادت کرو یعنی ایسا نہ ہو کہ ہمدردی کی خاطر عیادت کرنے جاؤ اور جا کر اس مریض کو تکلیف پہنچا دو۔ بلکہ وقت دیکھو کہ یہ وقت عیادت کے لیے مناسب ہے یا نہیں؟ یہ وقت اس کے آرام کرنے کا تو نہیں ہے؟ یا اس وقت وہ گھروں والوں کے پاس تو نہیں ہوگا؟ اس وقت میں اس کو پروہ وغیرہ کا انتظام کرانے میں تکلیف تو نہیں ہوگی لہذا مناسب وقت دیکھ کر عیادت کے لیے جاؤ۔

۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَيِّتِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي خَارِزِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِلْأَحْيَاءِ قَالَ أَجْوَدُ وَأَجْرَدُ.

۳: بَابُ مَيِّتِ كَوْلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کی تلقین کرنا

۱۳۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں (یعنی قریب المرگ) کو لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کیا کرو۔

۱۳۳۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کیا کرو۔

۱۳۳۶: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو ان کلمات کی تلقین کیا کرو: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! زندہ کیلئے یہ دعا پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا: بہت عمدہ ہے بہت عمدہ ہے۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث میں مرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں اس وقت ان کے سامنے کلمہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا جائے یہی تلقین کا مطلب ہے تاکہ اس وقت ان کا ذہن اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف متوجہ ہو جائے اور اگر زبان ساتھ دے سکے تو اس وقت اس کلمہ کو پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کر لیں اور اسی حال میں دنیا سے رخصت ہو جائیں۔ علماء کرام نے تصریح کی ہے کہ اس وقت اس مریض سے کلمہ پڑھنے کو نہ کہا جائے نہ معلوم اس وقت اس بیمار کے پاس منہ سے کیا نکل جائے بلکہ اس کے سامنے صرف کلمہ پڑھا جائے۔

۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ عِنْدَ

الْمَرِيضِ إِذَا حَضَرَ

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۴: بَابُ مَوْتِ الْقَرِيبِ بِيَارِ كَيْفَ يَأْسُ

کیا بات کی جائے؟

۱۳۳۷: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بیمار یا مرنے والے کے پاس جاؤ تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمُنَ عَلَى مَا تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَلِمَاتٍ قَالَ قَوْلِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدِي وَأَعْقِبِي مِنْهُ عُنُقِي حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعْقِبِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آمین کہتے ہیں۔ جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ابوسلمہ فوت ہو گئے۔ آپ نے فرمایا یہ دُعا مانگو: "اے اللہ میری اور ان کی بخشش فرما دیجئے اور مجھے ان کا بہتر بدل عطا فرما دیجئے"۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے یہ دُعا مانگ لی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمادئے۔

۱۴۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيبٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارِكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ وَابْنِ الْبُرَيْدِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِقْرَأْ وَهَا عِنْدَ مَوْتِكُمْ يُعْنِي يَسْ.

۱۴۴۸: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں (قریب المرگ) کے پاس سورہ یسین پڑھا کرو۔

۱۴۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْخَارِثِيِّ بْنِ فَضِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةَ آتَتْهُ أُمُّ بَشِيرَ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنْ لَقِيتُ فَلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ قَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أُمَّ بَشِيرٍ نَحْنُ اشْغَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهَوَ ذَاكَ.

۱۴۴۹: حضرت کعب بن مالک کی وفات کا جب وقت آیا تو حضرت ام بشر بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہا آمین اور کہنے لگیں اے ابو عبد الرحمن اگر تم فلاں سے ملو تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا۔ کہنے لگے اے ام بشر اللہ تمہاری مغفرت فرمائے ہمیں اتنی فرصت کہاں ہوگی (کہ سلام پہنچائیں) تو کہنے لگیں اے ابو عبد الرحمن تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا کہ مؤمنین کی روہیں پرندوں میں ہوتی ہیں جو جنت کے درخت سے لٹکتے پھرتے ہیں کہنے لگے کیوں نہیں (ضرور سنا ہے) کہنے لگیں بس پھر یہی بات ہے۔

۱۴۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى ثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَمُوتُ فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتِغْلَامًا.

۱۴۵۰: حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ قریب المرگ تھے تو میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کیجئے گا۔

☆ خلاصہ الباب یہاں بھی مرنے والوں سے مراد وہی لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ اس حکم کی خاص حکمت اور مصلحت کیا ہے البتہ اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ سورۃ دین و ایمان سے متعلق بڑے اہم مضامین پر مشتمل ہے اور

موت کے بعد جو کچھ ہوئے والا ہے اس میں اس کا بڑا مؤثر اور تفصیلی بیان ہے اور خاص کر اس کی آخری آیت: ﴿فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ موت کے وقت کے لیے بہت ہی موزوں اور مناسب ہے۔

باب: مؤمن کو نزع یعنی موت کی سختی میں اجر و

۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُؤْمِنِ

ثواب حاصل ہوتا ہے

يُوجَرُ فِي النَّزْعِ

۱۳۵۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اس وقت ان کے پاس ان کا ایک رشتہ دار بھی تھا جن کا دم گھٹ رہا تھا (موت قریب تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی پریشانی کو دیکھا تو فرمایا: اپنے رشتہ دار پر غمگین مت ہونا کیونکہ یہ بھی اس کی نیکیوں میں سے ہے۔

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا حَمِيمٌ لَهَا يَخْتَفُّهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِهَا قَالَ لَهَا لَا تَبْتَيْسِي عَلَيَّ حَمِيمَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ حَسَنَاتِهِ.

۱۳۵۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن پریشانی کے پسینے سے مرتا ہے۔

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ.

۱۳۵۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بندے کی لوگوں سے جان پہچان کب ختم ہو جاتی ہے فرمایا: جب مشاہدہ کر لے (آخرت کی چیزوں مثلاً ملائکہ وغیرہ کا)۔

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا زَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ تَنَا نَصْرُ بْنُ حَمَادٍ تَنَا مُوسَى بْنُ كُرْدَمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى تَنْقَطِعُ مَعْرِفَةُ الْعَبْدِ مِنَ النَّاسِ قَالَ إِذَا غَايَبَ.

باب: میت کی آنکھیں بند کرنا

۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْمِيزِ الْمَيِّتِ

۱۳۵۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کے پاس آئے۔ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں آپ نے ان کی آنکھیں بند کر دیں پھر فرمایا: جب روح قبض ہوتی ہے تو نگاہ اس کے پیچھے پیچھے جاتی ہے۔

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ تَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو نَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَرَاوِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ قَبِيْضَةَ بِنِ دُرَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَبِي سَلَمَةَ وَ لَدَتْ بَصْرَةَ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ تَبِعَهُ الْبَصْرُ.

۱۳۵۵: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مردوں کے پاس جاؤ تو ان کی

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ تَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ تَنَا قَزْعَةُ ابْنُ سُوَيْدٍ عَنْ حَمِيدِ الْأَعْرَجِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْبٍ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷺ إِذَا حَطَرْتُمْ خَوَاتِكُمْ فَاغْمِضُوا الْبَصَرَ فَإِنَّ الْبَصَرَ يَتَّبِعُ الرُّوحَ وَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤْمِنُ عَلَيَّ مَا قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ.

آنکھیں بند کر دو اس لئے کہ نگاہ رُوح کے پیچھے پیچھے جاتی ہے اور بھلی بات کہو اس لئے کہ فرشتے میت والوں کی بات پر آمین کہتے ہیں۔

☆ خلاصہ الباب بعض علماء نے فرمایا کہ میت کی آنکھ اس واسطے کھلی رہتی ہے کہ رُوح کو وہ جاتے وقت دیکھتا ہے اور پھر آنکھ بند کرنے کی طاقت نہیں رہتی ہے اس لیے آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔ اب جب دیکھ نہیں سکے گا، آنکھ کھلی رہنے سے کوئی فائدہ نہیں لہذا آنکھ بند کر دینی چاہیے۔

باب: میت کا بوسہ لینا

۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْيِيلِ الْمَيِّتِ

۱۳۵۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کے مرنے کے بعد ان کا بوسہ لیا۔ گویا وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ آپ کے آنسو رخساروں پر بہ رہے ہیں۔

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذُمُوعِهِ تَسِيلُ عَلَيَّ حَذِيهِ.

۱۳۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا۔

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ.

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

باب: میت کو نہلانا

۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

۱۳۵۸: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم آپ کی صاحبزادی ام کلثومؓ کو نہلا رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو پانی میں بیری کے پتے ڈال کر تین یا پانچ یا اس سے زائد مرتبہ ان کو غسل دو اور آخری مرتبہ تھوڑا سا کافور بھی ملا لینا اور جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے اطلاع کر دی آپ نے اپنا

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ أُمَّ كَلْثُومَ فَقَالَ اغْسِلْتَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ بِمَا وَبَدْرٍ وَاجْعَلِي فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شِينًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَإِذْنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا إِذْذَا فَالْقَى إِلَيْنَا

حَقْوَةٌ وَفَالَا شَعْرَتَهَا أَيَّاهُ.

تہبند ہماری طرف پھینکا اور کہا یہ ان کے اندر کا کپڑا ہتا دو۔

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

۱۳۵۹: دوسری روایت بھی دیکھی ہے جیسے اوپر گزری

الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بَعَثَ

اور اس میں یہ بھی ہے کہ ان کو طاق مرتبہ غسل دو اور پہلی

حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ اغْتَسَلَهَا وَتَرَوْ

روایت میں تھا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو اور اس میں یہ

كَانَ فِيهِ اغْتَسَلَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَكَانَ فِيهِ ابْتِءَاءٌ وَ

بھی ہے کہ دائیں سے ابتداء کرو اور اعضاء وضو سے شروع

بِمِيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيهِ إِنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ

کرو اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ام عطیہ نے کہا کہ ہم

قَالَتْ وَنَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

نے انکے بالوں میں کنگھی کر کے تین چوٹیاں بنا دیں۔

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ إِدَمَ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبَّادَةَ ابْنِ جَرِيحٍ

۱۳۶۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اپنی

قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ لَا تَبْرِرْ فَيَحْذَكَ وَلَا تَنْظُرَ إِلَى

ران نکلی نہ کرنا اور کسی زندہ یا مردہ کی ران پر (بھی) نظر

فَيَحْذِي حَيًّا وَلَا مَيِّتًا.

نہ ڈالنا۔

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْبَصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ

۱۳۶۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

الْوَلِيدِ عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُغَسَّلْ مَوْتَاكُمْ

فرمایا: چاہئے کہ تمہارے مردوں کو با اعتماد لوگ غسل

الْمَأْمُونُونَ.

دیں۔

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۱۳۶۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ

الْمُخَارِبِيُّ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَالِدٍ عَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی میت کو

حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

نہلائے 'کفن پہنائے' خوشبو لگائے اور اس کو اٹھائے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا وَكَفَّنَهُ وَخَطَّهٗ وَ

نماز جنازہ پڑھے اور کوئی عیب وغیرہ دیکھا تو اس کو ظاہر

خَمَلَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَ لَمْ يُغْسِلْ عَلَيْهِ مَا رَأَى خَرَجَ مِنْ

نہ کرے وہ اپنی خطاؤں سے ایسے پاک صاف ہو جاتا

خَطِيئَتِهِ مِثْلَ يَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي

۱۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

السَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی

صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

میت کو غسل دے تو اس کو (بعد میں) خود بھی غسل کر لینا

مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَلْيَغْسِلْ.

چاہئے۔

☆ خلاصہ الباب اللہ کا جو بندہ اس دنیا سے رخصت ہو کر موت کے راستے سے دیر آخرت کی طرف جاتا ہے اسلامی شریعت

نے اس کو اعزاز و اکرام کے ساتھ رخصت کرنے کا ایک خاص طریقہ مقرر کیا ہے جو نہایت ہی پاکیزہ انتہائی خدا پرستانہ اور نہایت

ہمدردانہ اور شریفانہ طریقہ ہے۔ حکم ہے کہ پہلے میت کو ٹھیک اس طرح غسل دیا جائے جس طرح کوئی زندہ آدمی پاکی اور پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے نہاتا ہے۔ اس غسل میں پاکی اور صفائی کے علاوہ غسل کے آداب کا بھی پورا لحاظ رکھا جائے۔ غسل کے پانی میں وہ چیزیں شامل کی جائیں جو میل کچیل صاف کرنے کے لیے لوگ زندگی میں بھی نہانے میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آخر میں کافور جیسی خوشبو بھی پانی میں شامل کی جائے تاکہ میت کا جسم پاک و صاف ہونے کے علاوہ معطر بھی ہو جائے پھر اچھے صاف ستھرے کپڑوں میں کفنایا جائے لیکن اس سلسلہ میں اصراف سے بھی کام نہ لیا جائے۔ اس کے بعد جماعت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی جائے جس میں میت کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا اہتمام اور خلوص سے کی جائے پھر رخصت کرنے کے لیے قبرستان تک جایا جائے پھر اکرام و احترام کے ساتھ بظاہر قبر کے حوالے اور فی الحقیقت اللہ کی رحمت کے سپرد کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات میں سے یہ بھی ہے کہ تم اس کو طاق دفعہ (تین دفعہ پانچ دفعہ یا سات دفعہ) غسل دو اور داہنے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

پانچ: مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو

غسل دینا

۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَ

غُسْلِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

۱۳۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں اگر مجھے پہلے وہ خیال آجاتا جو بعد میں آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہی غسل دیتیں۔

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ الذَّهَبِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كُنْتُ اسْتَفْلَيْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَ نِسَائِهِ.

☆ خلاصہ الباب: عورت اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے اس لیے کہ نکاح باقی رہتا ہے اسی واسطے عدت کے پورے ہونے تک نکاح وغیرہ نہیں کر سکتی۔ بیوی فوت ہو جائے تو حنفیہ کے نزدیک شوہر غسل نہیں دے سکتا اس لیے کہ مرد کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے بیوی کے مرنے کے ساتھ ہی۔ باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا وہ آپ کی دنیا اور آخرت میں بیوی ہیں۔ بی بی فاطمہ اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر دوسروں کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

۱۳۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع سے واپس تشریف لائے تو مجھے اس حالت میں پایا کہ میرے سر میں درد تھا اور میں کراہ رہی تھی ہائے میرا سر۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میں کہتا ہوں ہائے میرا سر (یعنی میرے سر میں بھی درد ہے) پھر فرمایا: اگر تم مجھ سے قبل فوت ہو جاؤ تو تمہارا کیا نقصان میں تمہارا کام کروں گا، غسل دوں گا

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْتَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَ أَنَا أَجْدُ صُدَاعًا فِي رَأْسِي وَ أَنَا أَقُولُ وَ رَأْسَاهُ فَقَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَ رَأْسَاهُ ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَبَكَ لَوْ بَدَأْتُ قَبْلِي فَقَسَمْتُ عَلَيْكَ فَقَسَمْتُكَ وَ كَفَفْتُكَ وَ ضَلَيْتُ

عَلَيْكَ وَذَنْتِكَ.

کفن دوں گا اور تمہارا اجازہ پڑھا کر دفن کر دوں گا۔

۱۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ

بَابُ: آنحضرت ﷺ کو کیسے غسل دیا گیا؟

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْأَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ قَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا أَبُو بُرْزَةَ عَنْ غُلَقْمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَخَذُوا فِي غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ الدَّخْلِ لَا تَنْزِعُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمِيضَةٌ.

۱۳۶۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے لگے تو اندر سے کسی پکارنے والے نے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص نہ اتارنا (اس سے قبل صحابہ کرام تردد میں تھے کہ غسل کے لئے کپڑے اتاریں یا نہیں)۔

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَدَّامٍ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عَيْسَى أَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا غَسَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ مِنْهُ مَا يَلْتَمِسُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ نَجِدْهُ لَفَقَالَ يَا بَنِي الطَّيِّبِ طِبَّتْ حَيَاتُ طِبَّتْ مَيِّتًا.

۱۳۶۷: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ جب نبی کو غسل دیا تو ڈھونڈنے لگے اس چیز کو جس کو عام میت میں ڈھونڈتے ہیں (یعنی پیٹ وغیرہ ذرا دبا کر دیکھتے ہیں کہ نجاست نکلے تو صاف کر دیں) سوائے کچھ نہ ملا تو فرمایا: آپ پر میرا باپ قربان ہو۔ آپ پاک صاف ہیں۔ زندگی میں بھی پاک صاف رہے اور وفات کے بعد بھی پاک صاف رہے۔

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَنَامْتُ فَأَغْسِلُوا ابْنِي بِسَبْعِ قَرَبٍ مِنْ بَشْرَى بَشْرَ غَرْمٍ.

۱۳۶۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو مجھے میرے کنوئیں بیڑ عرس سے سات مشکوں سے غسل دینا۔

خلاصہ الباب ☆ سبحان اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں بہت نفاست اور طہارت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے بہت خوشبو آتی تھی اور پسینہ مبارک عطر سے زیادہ خوشبو رکھتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے بدبو کیسے آسکتی تھی۔

۱۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفْنِ النَّبِيِّ ﷺ

بَابُ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ يَمَانِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ كُفِّنَ فِي جَبَّةٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ جَاءُوا بِرِدِّ جَبْرَةٍ

۱۳۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یمنی کپڑوں میں کفنایا گیا ان میں قمیص تھی نہ پگڑی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کو دھاری دار سرخ چادر میں کفنایا گیا۔ فرمایا: لوگ یہ چادر لائے

فَلَمْ يُكْفِنُوهُ.

تھے لیکن اس میں کفن نہیں دیا گیا۔

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلْمَةَ قَالَ هَذَا مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي مُعَيْدٍ خَفِصِ بْنِ غَيْلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رِيَابٍ بَيْضٍ سُخْرِيَّةٍ.

۱۳۷۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین باریک سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول (سین کا ایک گاؤں ہے) کے بنے ہوئے تھے۔

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ قَمِيصُهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَحُلَّةٌ نَجْرَانِيَّةٌ.

۱۳۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص جس میں انتقال ہوا اور نجرانی جوڑا۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن تین کپڑے تھے۔ حنفیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ مرد کے واسطے تین کپڑے کفن ہونا چاہیے اور عورت کے واسطے کفن مسنون پانچ کپڑے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ کفن مہنگا نہیں ہونا چاہیے البتہ سفید رنگ کا کفن اولیٰ و بہتر ہے۔

۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْكَفْنِ

باب: مستحب کفن

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكْبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خَثِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَالْبُسُوقَ.

۱۳۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بہترین کپڑے سفید کپڑے ہیں اس لئے انہی میں اپنے مردوں کو کفناؤ اور (زندگی میں) انہی کو پہنا کرو۔

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا بَنُو وَهْبٍ أَنبَأَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَالِمِ بْنِ أَبِي نَضْرٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكَفْنِ الْحُلَّةُ.

۱۳۷۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین کفن جوڑا (یعنی ازار اور چادر) ہے۔

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ.

۱۳۷۴: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا متولی ہو تو اس کو اچھا کفن

۱۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظْرِ إِلَى الْمَيِّتِ إِذَا
أَدْرَجَ فِي أَكْفَانِهِ

۱۳۷۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدَةَ لَنَا أَبُو
شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قُبِضَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تُدْرَجُوهُ فِي أَكْفَانِهِ حَتَّى تُنْظَرَ إِلَيْهِ فَأَتَاهُ فَأَنْكَبَ عَلَيْهِ وَ
بَكَى .

پاب: جب میت کو کفن میں لپیٹا جائے اس وقت
میت کو دیکھنا (گویا یہ آخری دیدار ہے)

۱۳۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت
ابراہیم کا انتقال ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس
کو کفن میں نہ لپیٹو تا کہ میں اس کا دیدار کر لوں۔ پھر آپ
ان کے قریب ہوئے ان پر جھکے اور رو دیئے۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میت کو دیکھنا جائز ہے اور میت کے فراق پر رونا (آنسوؤں کے
ساتھ) بھی جائز ہے۔ چھٹا چلا تا بین کرنا، گریبان پھاڑنا بال نوچنا یہ سب کام گناہ اور جاہلیت کے ہیں۔

۱۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّعْيِ

۱۳۷۶ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَافِعٍ قَتَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى قَالَ كَانَ خُدَيْفَةُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا مَاتَ لَهُ الْمَيِّتُ قَالَ لَا تُؤْذِنُوا بِهِ
أَخَذَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعِيًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذْنِي هَاتَيْنِ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ .

پاب: موت کی خبر دینے کی ممانعت
۱۳۷۶: حضرت بلال بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ جب
حضرت خدیفہ کے ہاں کسی کا انتقال ہو جاتا تو فرماتے
کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ میں یہ نعی نہ جائے
میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ کو نعی
(موت کی خبر دینے) سے منع فرماتے سنا ہے۔

☆ خلاصہ الباب النعی کے معنی ہے الاعلام بالموت یعنی موت کا اعلان کرنا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ میت کے رشتہ
داروں کو خبر کرنا کوئی حرج نہیں اور حدیث میں جو نعی سے منع آیا ہے تو وہ ہے بازاروں، شاہرات میں ندا نہ کرے کیونکہ
جاہلیت کے زمانہ میں اگر کوئی مر جاتا تو قبائل میں آدمی بھیجے جاتے جو چیختے چلاتے اور موت کی خبر دیتے تھے۔ اگر اس طریقہ
پر نہ ہو تو کوئی گناہ نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی اور حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت
جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) کی وفات کی خبر دی۔

۱۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي شُهُودِ الْجَنَائِزِ

۱۳۷۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ
قَالَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُنْذِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَسْرِعُوا بِالْجَنَائِزِ فَإِنْ تَكُنْ صَالِحَةً مَخِيرٌ تَقْدِمُونَهَا إِلَيْهِ وَ
إِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَسَرُّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ .

پاب: جنازوں میں شریک ہونا
۱۳۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے میں جلدی
کرو اگر اچھا شخص تھا تو تم اس کو بھلائی کی طرف بڑھا
رہے ہو اور اگر کچھ اور تھا تو شر کو اپنی گردنوں سے ہٹا
رہے ہو۔

۱۳۷۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی جنازے کے ساتھ چلے تو چار پائی کی چاروں جانب سے (باری باری) اٹھائے کیونکہ یہ سنت ہے اس کے بعد اگر چاہے تو نفل کے طور پر اٹھالے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

۱۳۷۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک جنازہ کو لوگ جلدی جلدی لے جا رہے ہیں تو فرمایا: تم پر سکون اور وقار کی کیفیت ہونی چاہئے۔

۱۳۸۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے میں کچھ لوگوں کو سوار یوں پر سوار دیکھا تو فرمایا: کیا تم کو حیا نہیں آتی اللہ تعالیٰ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم سوار ہو۔

۱۳۸۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: سوار جنازے کے پیچھے پیچھے رہے اور پیدل جہاں چاہے چلے۔

باب: جنازہ کے سامنے چلنا

۱۳۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے سامنے بھی چلتے دیکھا۔

۱۳۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنازے کے سامنے چلا کرتے تھے۔

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ الشَّرِيفِ كُتِبَ لَهَا لِبَائِهِ مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ إِنْ شَاءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَإِنْ شَاءَ فَلْيَذْعُ.

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ ثَنَا بَشْرُ بْنُ ثَابِتٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي بُرَّادَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَأَى جَنَازَةً يُسْرِغُونَ بِهَا قَالَ لَتَكُنْ عَلَيْكُمْ السُّكِينَةُ.

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا كَبِيرُ بْنُ عُبَيْدِ الْحَمَّصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَاسًا رُكِبَانًا عَلَى دَوَابِهِمْ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُونَ إِنْ مَلَابَكَةُ اللَّهُ يَمْشُونَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَ أَنْتُمْ رُكِبَانٌ؟

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرَّكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي مِنْهَا حَيْثُ شَاءَ.

۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشِيِّ إِمَامَ الْجَنَازَةِ

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ يَمْشُونَ إِمَامَ الْجَنَازَةِ.

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ أَنبَأَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَمْشُونَ إِمَامَ الْجَنَازَةِ.

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَاجِدَةَ الْحَنْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مسعود قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَنَازَةُ مَتَّبِعَةٌ وَ لَيْسَتْ بِتَابِعَةٍ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا.

۱۳۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے کے پیچھے چلنا چاہئے جنازہ کے آگے نہیں چلنا چاہئے جو جنازہ سے آگے چلے وہ جنازے کے ساتھ نہیں۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنازے سے آگے چلنا بھی جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ دوسرے ائمہ کے نزدیک آگے چلنا افضل ہے۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے اور بعض کے نزدیک آگے اور پیچھے چلنا دونوں برابر ہیں۔ امام ابوحنیفہ کی دلیل مصنف عبدالرزاق میں جناب طاؤس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک جنازہ کے پیچھے چلتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ جنازہ جب تک زمین پر نہ رکھ دیا جائے اس وقت تک لوگوں کے لیے بیٹھنا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو جنازہ کے پیچھے جائے اسے جنازہ رکھنے سے پہلے نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ کندھوں سے اتارنے کے لیے تعاون کی ضرورت پڑے جس میں کھڑا ہونا زیادہ معاون بنتا ہے۔ جنازہ اگر قرہی قبرستان لے جایا جا رہا ہے تو اس کے ساتھ پیدل جانا چاہیے۔ الا یہ کہ عذر ہو یا قبرستان دُور ہو تو بلا کراہت سوار ہو سکتے ہیں۔

☆ کوئی شخص بیٹھا ہو اور اس کے پاس سے جنازہ گزرے تو کیا اسے کھڑا ہونا چاہیے؟

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداءً کھڑے ہوتے تھے پھر چھوڑ دیا۔ اسی پر حضرات صحابہ و تابعین کا فعل دلالت کر رہا ہے۔

باب: جنازے کے ساتھ سوگ کا لباس

پہننے کی ممانعت

۱۳۸۵: حضرت عمران بن حصین اور ابو بزرور رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں گئے تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ چادریں پھینک کر قمیصیں پہنے چل رہے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا جاہلیت کے کام کر رہے ہو یا جاہلیت کے طور طریقہ کی مشابہت اختیار کر رہے ہو میں ارادہ کر چکا تھا کہ تمہارے لئے ایسی بددعا کروں کہ صورتیں مسخ ہو کر لوٹوں۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے چادریں لے لیں اور دوبارہ ایسا نہ کیا۔

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّسَلُّبِ

مَعَ الْجَنَازَةِ

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَزْوَرِيِّ عَنْ نَقِيعِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ الْحَضِيئِ وَ ابْنِ بَرَزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوا أَرْدِيَّتَهُمْ يَمْشُونَ فَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْفَعَلَ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخِذُونَ أَوْ بَصْنَعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشْبَهُونَ؟ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوا عَلَيْكُمْ دَعْوَةَ تَرْجَعُونَ لِي غَيْرِ ضُورِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا أَرْدِيَّتَهُمْ وَ لَمْ يَفْعَلُوا لِذَلِكَ.

۱۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنَازَةِ لَا تُؤَخَّرُ إِذَا

حَضَرَتْ وَلَا تُتَّبَعُ بِنَارٍ

۱۳۸۶ : حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَتَابَةُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا تُؤَخَّرُوا الْجَنَازَةَ إِذَا حَضَرَتْ .

۱۳۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصُّنْعَالِيُّ أَنبَأَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفَضِيلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَرِيرَةَ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ حَدَّثَهُ قَالَ أَوْصَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ جِبْنَ حَضْرَةَ الْعَرِثِ فَقَالَ لَا تُتَّبَعُونِي بِمَجْمَرٍ قَالُوا لَهْ أَوْ سَمِعْتُ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

پاپ: جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کی جائے اور جنازے کے ساتھ آگ نہیں ہونی چاہئے
۱۳۸۶: حضرت علی بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کیا کرو۔

۱۳۸۷: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو وصیت فرمائی دھونی وان (جس سے خوشبو کی دھونی دی جاتی ہے) میرے ساتھ نہ لے جانا۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے اس بارے میں کچھ سن رکھا ہے؟ فرمایا جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

☆ خلاصہ الباب احادیث سے جنازہ میں جلدی کرنے کا حکم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں جلدی کرو: (۱) نماز جب اس کا وقت ہو جائے۔ (۲) جنازہ جب تیار ہو۔ (۳) کنواری لڑکی کے نکاح میں جب اس کے جوڑ کا رشتہ مل جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ قبروں کے پاس اگر بتی وغیرہ رکھنا مکروہ ہے۔ اس سے قبروں پر چراغ جلانے کی بھی ممانعت ثابت ہوئی۔

۱۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۱۳۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُفِرَتْ لَهُ .

۱۳۸۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثنا يَكْرُبُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ زَيْدِ النَّخْرَاطِ عَنْ شَرِيفِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ هَلَكَ ابْنُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ لِي يَا

پاپ: جس کا جنازہ مسلمانوں کی

ایک جماعت پڑھے

۱۳۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا جنازہ سو مسلمان پڑھیں اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

۱۳۸۹: حضرت ابن عباسؓ کے غلام حضرت کریب کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے ایک بیٹے کا انتقال ہوا تو مجھے فرمانے لگے: اے کریب! اٹھ کر دیکھو میرے بیٹے کی خاطر کوئی جمع ہوا؟ میں نے کہا: جی۔ کہنے لگے: انسوس!

کیا خیال ہے چالیس ہوں گے؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ اس سے زیادہ ہیں۔ فرمایا: پھر میرے بیٹے کو (نماز جنازہ کیلئے) باہر لے جاؤ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جس مومن کی شفاعت چالیس اہل ایمان کریں اللہ انکی شفاعت قبول فرمالتے ہیں۔

۱۳۹۰: حضرت مالک بن مہیرہ شامی جن کو شرف صحبت حاصل ہے ان کے پاس جب کوئی جنازہ آتا اور اس کے شرکاء کم معلوم ہوتے تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر جنازہ پڑھاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں جنازہ پڑھیں اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

كُرَيْبٌ قُمْ فَاَنْظُرْ هَلْ اجْتَمَعَ لِابْنِي اَحَدٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ يَسْحَكَ كُمْ تَرَاهُمْ اَرْبَعِينَ قُلْتُ لَا بَلْ هُمْ اَكْثَرُ قَالَ فَاخْرُجُوا بِابْنِي فَاشْهَدْ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ اَرْبَعِينَ مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفَعُونَ لِمُؤْمِنٍ اِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ.

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُرَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزِيدِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ الشَّامِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُغْبَةٌ قَالَ كَانَ إِذَا أُهِنَ بِجَنَازَةٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا صَفَّ صُفُوفَ ثَلَاثَةَ مِنْ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَيِّتٍ اِلَّا اَوْجَبَ.

☆ خلاصہ الباب مسلمان کی شفاعت مسلمان کے حق میں قبول ہوتی ہے بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو۔ چالیس مسلمان یا ان سے زیادہ جنازہ میں شریک ہوں تین صفیں بنانا بہتر ہے۔

۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّيْءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت کی تعریف کرنا
۱۳۹۱: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اسکی خوبیاں اور تعریفیں کی گئیں۔ آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی (یعنی جنت) پھر ایک اور جنازہ گزرا جس کی برائیاں ذکر کی گئیں تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی (دوزخ) تو عرض کیا گیا: اسکے لئے بھی واجب ہوگئی اور اسکے لئے بھی واجب ہوگئی؟ فرمایا: لوگوں کی گواہی ہے۔ اہل ایمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْبَتِي عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجِبَتْ لَمْ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَأَثْبَتِي عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجِبَتْ لِقَبْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْتُ لِهَذِهِ وَجِبَتْ وَ لِهَذِهِ وَجِبَتْ فَقَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ وَالْمُؤْمِنُونَ شُهُودُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ.

۱۳۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس کی خوبیاں اور بھلائیں ذکر کی گئیں۔ آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ گزرا اس کی برائیوں کا

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْبَتِي عَلَيْهَا خَيْرًا فِي مَنَابِلِ الْغَيْرِ فَقَالَ وَجِبَتْ لَمْ مَرُّوا عَلَيْهِ بِأُخْرَى فَأَثْبَتِي عَلَيْهَا شَرًّا

فِي مَنَاقِبِ الشَّرَفِ فَقَالَ وَجَنَّتْ إِنَّكُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي ذِكْرِ هُوَا تُوَا آتَى نِي فَرَمَايَا: وَاجِبٌ هُوَا كُنِي تَمَّ زَمِينٍ بِرِ اللَّهِ الْأَرْضِ. كِي گواہ ہو۔

☆ خلاصہ الباب معلوم ہوا کہ مسلمان کو خوش رکھنا چاہیے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو عمدہ اخلاق پسند ہیں گویا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جتنی وہ شخص ہے جس کی مسلمان تعریف کریں اور جس کی برائی کریں وہ دوزخی لیکن تعریف کرنے والے اور برائی سے یاد کرنے والے مخلص ایماندار ہوں۔ اگر بدعت پسند خواہشات کے پیجاری لوگ کسی کی تعریف یا برائی بیان کریں تو اس سے میت کو فرق نہیں پڑتا۔

باب: نماز جنازہ کے وقت امام

کہاں کھڑا ہوا؟

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ إِذَا

صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۳۹۳: حضرت سمرۃ بن جندب فزاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا جنازہ پڑھایا جو حالت زچگی میں فوت ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے وسط کے مقابل کھڑے ہوئے۔

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ الْخُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ الْفَزَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي بَفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا.

۱۳۹۴: حضرت ابو غالب فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ انس بن مالک نے ایک مرد کا جنازہ پڑھا تو اسکے سر کے مقابل کھڑے ہوئے۔ پھر ایک عورت کا جنازہ آیا تو لوگوں نے کہا: اے ابو حمزہ اس کا جنازہ پڑھا دیجئے۔ آپ چارپائی کے وسط کے مقابل کھڑے ہوئے اس پر علاء بن زیاد نے ان سے کہا کہ اے ابو حمزہ! کیا آپ نے رسول اللہ کو اسی طرح دیکھا کہ مرد اور عورت کے جنازہ میں اسی جگہ کھڑے ہوئے جہاں جہاں آپ کھڑے ہوئے؟ فرمانے لگے: جی! پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یاد رکھو۔

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هُنَّامٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ جِئَالٍ رَأْسَهُ فَجِئِيءٌ بِجَنَازَةِ أُخْرَى بِأَمْرَأَةٍ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَامَ جِئَالٍ وَسَطِ الشَّرِيرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ كَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنَ الرَّجُلِ وَقَامَ مِنَ الْمَرْأَةِ مُقَامَكَ مِنَ الْمَرْأَةِ قَالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ احْفَظُوا.

☆ خلاصہ الباب امام سر کے برابر کھڑا ہو یا سینے کے برابر اور عورتوں میں پیٹ یا درمیان یا سرین کے برابر کھڑا ہو تو یہ سب جائز ہے۔ البتہ احناف مرد اور عورت دونوں کے سینے کے برابر کھڑے ہونے کو بہتر خیال کرتے ہیں کہ محل ایمان قلب ہے جو سینے میں ہے۔ فقہاء کرام اور محدثین کرام کا اختلاف دراصل افضلیت کے بارہ میں ہے۔

۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

بَابُ: نمازِ جنازہ میں قرأت

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۳۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ میں فاتحہ
الکتاب پڑھی۔

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي غَاصِمٍ النَّبِيلُ وَابْرَاهِيمُ بْنُ
الْمُسْتَمِرِّ قَالَا ثَنَا أَبُو غَاصِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ جَعْفَرِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنِي
شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي أُمُّ شَرِيكٍ الْأَنْصَارِيَّةُ . قَالَتْ أَمَرْنَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَقْرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۳۹۶: حضرت ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ میں
سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔

خلاصہ الباب ☆ نمازہ جنازہ میں قراءت کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابراہیم نخعی، محمد بن سیرین، ابوالعالیہ، فضاہ بن عبید، ابو بردہ، عطاء، طاؤس، میمون، بکر بن عبد اللہ رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ وہ نماز جنازہ میں قراءت نہیں کیا کرتے تھے یا منع کرتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ) کسی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں آتا ہے کہ میں نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے تاکہ تم جان لو کہ یہ بھی مسنون ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت علی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم جنازہ میں قراءت قرآن سے انکار کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی توجیہ یہ ہے کہ وہ فاتحہ کو صرف ثناء کے طور پر پڑھتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ علماء احناف بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پٹی نے اپنی وصیت میں بھی یہ لکھا ہے کہ اور فتاویٰ عالمگیری میں بھی ہے: لو قرأ الفاتحة بنية الدعاء فلا بأس۔ اگر فاتحہ کو دعا کی نیت سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

بَابُ: نمازِ جنازہ

عَلَى الْجَنَازَةِ

میں دُعا

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ
الْمَدِينِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْخَرَّابِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنِ
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلَصُوا لَهُ الدُّعَاءَ.

۱۳۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جب تم
میت کا جنازہ پڑھو تو خلوص کے ساتھ میت کے لئے دُعا
کیا کرو۔

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ

۱۳۹۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی جنازہ پڑھتے تو یہ دُعا پڑھتے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِي وَ مَيِّتَاتِي وَإِنَّمَا اللَّهُمَّ مِنْ أَحْيَاةِنَا فَاحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمِنْ تَوَفَاتِنَا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تُحَرِّمْنَا أَجْرَهُ وَ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِي وَ مَيِّتَاتِي.....)) "اے اللہ! بخش دیجئے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو حاضر کو اور غائب کو چھوٹے کو اور بڑے کو مرد کو اور عورت کو یا اللہ آپ ہم میں سے جس کو زندہ رکھیں تو اسلام پر اور موت دیں تو ایمان پر اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمائیے اور اس کے بعد گمراہ نہ ہونے دیجئے۔"

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِمَشْقِيُّ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ الْمُسْلِمِ ثنا مَرْوَانُ بْنُ جَدْحٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ وَالِئَةَ ابْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَسْمَعُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانًا بَنَ فُلَانًا.....)) "اے اللہ! فلاں بن فلاں آپ کے ذمہ میں ہے اور آپ کی پناہ کی رشتی میں ہے۔ لہذا اس کو قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچا دیجئے آپ وفا اور حق والے ہیں اس کو بخش دیجئے اس پر رحم فرمائیے بلاشبہ آپ بہت بخشنے والے اور مہربان ہیں۔"

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثنا فَرَجُ بْنُ قُضَالَةَ حَدَّثَنِي عِصْمَةُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيَّ وَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ وَ اغْفِرْ لِي وَ ارْحَمْنِي وَ اعْفُ عَنِّي وَ اغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَ تَلْجُ وَ بَرْدٍ وَ نَقِّهِ مِنَ الدُّنُوبِ وَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ أَبْدَلْهُ بِدَارِهِ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَ أَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَ فِيهِ فِتْنَةُ الْقَبْرِ وَ عَذَابُ النَّارِ.

قال عوف رضي الله تعالى عنه فلقد رأيتني في مقامى ذلك أتمنى أن أكون مكان ذلك

کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے۔" حضرت عوف فرماتے ہیں کہ مجھے اس جگہ تمنا ہونے لگی کہ کاش یہ میت

الرُّجُلِ.

میں ہوتا اور رسول اللہ کی اتنی دعاؤں کو حاصل کرتا۔

۱۵۰۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں کسی بات میں اتنی چھوٹ نہ دی جتنی نماز جنازہ میں کہ اس کا وقت مقرر نہ فرمایا۔

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ تَنَاخَفُصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا أَبَاحَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ فِي شَيْءٍ مَّا أَبَا حُوا فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ يَعْنِي لَمْ يُؤَقِّتْ.

خلاصہ الباب ☆ ان دعاؤں کے علاوہ بھی کئی دعائیں منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نماز جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں پہلے تکبیر کہتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتا ہوں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں اور پھر میں یہ دعا کرتا ہوں: اللہم عبدک و بن عبدک... فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لیے کوئی خاص دعا مقرر نہیں کہ صرف اسی دعا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہو۔

پاب: جنازے کی

۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى

چار تکبیریں

الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا

۱۵۰۲: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ تَنَا الْمُغْبِرَةَ بِنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَنَا خَالِدُ بْنُ الْأَيَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى

عَلَى عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ وَ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

۱۵۰۳: حضرت ابو بکر ہجری کہتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی بیٹی کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے چار تکبیریں کہی اور چوتھی تکبیر کے بعد کچھ دیر خاموش رہے تو دیکھا کہ لوگ صفوں کی اطراف سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہے ہیں تو سلام پھیرا اور کہا کہ تمہارا خیال ہوگا کہ پانچویں تکبیر کہنے لگا ہوں۔ لوگوں نے کہا ہمیں اس کا خدشہ ہو رہا تھا۔ فرمایا میں ایسا نہیں کرتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار تکبیریں کہہ کر کچھ دیر ٹھہرتے پھر کچھ پڑھ کر سلام پھیرتے۔

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ تَنَا الْهَجْرِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْأَسْلَمِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْجَنَازَةِ ابْنَةَ لَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا فَمَكَتْ بَعْدَ الرَّابِعَةِ شَيْئًا.

قَالَ فَسَمِعْتُ الْقَوْمَ يُسَبِّحُونَ بِهِ مِنْ نَوَاحِي الصُّفُوفِ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَالَ أَكُنْتُمْ تُرَوِّنَ ابْنِي مُكَبَّرًا خَمْسًا قَالُوا تَخَوَّفْنَا ذَلِكَ قَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَفْعَلْ وَ لَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَأَرْبَعًا ثُمَّ يَمُكَّتْ سَاعَةً قَبْلَ قَوْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ يُسَلِّمُ.

۱۵۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو جَسَّامٍ الرَّفَاعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ أَبُو

بِكَرٍ بِنِ خَلَادٍ قَالُوا إِنَّا نَحْسِبُ بِنِ الْيَمَانِ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ كَمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَ (جنازہ کی نماز میں) چار
عَنْ حِجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ أَرْبَعًا. تکبیریں کہیں۔

خلاصہ الباب ☆ ائمہ اربعہ اور بقول امام طحاوی صاحبین اس کے قائل ہیں اور بقول ابن عبد البر اسی پر اجماع ہے۔
احادیث باب حقیقہ اور ائمہ اربعہ کا استدلال ہے۔ پانچ تکبیریں بھی مروی ہیں اور پانچ سے زائد بھی روایات ہیں لیکن حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری جنازہ جو پڑھا تھا اس میں چار تکبیریں کہی تھیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ محدثین کے نزدیک یہ سب
روایات ضعیف ہیں تو جواب یہ ہے کہ ان احادیث کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں لیکن (۱) اول تو کثرت طرق کی وجہ سے حسن
کے درجہ کو پہنچ گئی ہیں (۲) آفاق میں یہ بات شائع اور صحابہ سے اس پر عمل بکثرت مروی ہے (۳) یہ بقول حافظ بیہقی اکثر صحابہ
کا اس پر متفق ہونا تکبیرات کے چار ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ ابراہیم نخعی کا اثر امام محمد نے کتاب الآثار میں ذکر
کیا ہے وہ ماسواء چار تکبیرات کے منسوخ ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

باب: جنازے میں پانچ تکبیریں

۱۵۰۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے
جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک بار
پانچ تکبیریں کہیں تو میں نے پوچھا؟ (جواباً) فرمانے
لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں
بھی کہیں۔

۱۵۰۶: کثیر بن عبد اللہ اپنے والد سے اور وہ داوا سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔

باب: بچے کی نماز جنازہ

۱۵۰۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ
بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

۱۵۰۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ روئے

۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ كَبَّرَ خَمْسًا

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا
شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ أَبُو
دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غَمْرٍ وَ بِنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ يُكَبِّرُ عَلَيَّ جَنَائِزَنَا أَرْبَعًا
وَ أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَيَّ الْجَنَائِزَةَ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا.

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَامِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ غَلِيْبِ الرَّابِعِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ خَمْسًا.

۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْوَلَدِ

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا
سَعِيدُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ حَيَّةَ حَدَّثَنِي عَمِّي زَيْدُ بْنُ
جُبَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْمَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ
بِقَوْلِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْوَلَدُ يُصَلَّى عَلَيْهِ.

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الرَّبِيعُ ابْنُ بَدْرٍ ثَنَا
أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

(یعنی اس کے زندہ ہونے کا علم ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور وراثت بھی جاری ہوگی۔

۱۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھا کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے پیش خیمہ ہیں۔

پالپ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

صاحبزادے کی وفات اور نماز جنازہ کا ذکر

۱۵۱۰: حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی ادنیٰ سے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کی زیارت کی؟ کہنے لگے: کم سن میں ان کا انتقال ہو گیا اور اگر محمدؐ کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے (اور بڑے ہو کر نبی بنتے) لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا اور فرمایا: جنت میں اس کو دودھ پلانے والی بھی ہے اور اگر یہ زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا اور اگر یہ زندہ رہتا تو اس کے ننھیال کے لوگ قبلی آزاد ہو جاتے پھر کوئی قبلی غلام نہ بنتا۔

۱۵۱۲: حضرت حسین بن علیؑ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ کے صاحبزادے ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو خدیجہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قاسم کی چھاتی کا دودھ زائد ہو گیا کاش اللہ تعالیٰ اس کو رضاعت پوری ہونے تک زندگی عطا فرماتے۔ رسول اللہ نے فرمایا: اس کی رضاعت جنت میں پوری ہوگی۔ عرض کرنے لگیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَ وُرث.

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْبُخَيْرِيُّ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلُّوا عَلَيَّ إِطْفَالِكُمْ فَإِنَّهُمْ مِنْ أَفْرَاطِكُمْ.

۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ ذِكْرُ وَفَاتِهِ

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَمِيرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ وَ هُوَ صَغِيرٌ وَ لَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ نَبِيًّا لَعَاشَ ابْنُهُ وَ لَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ وَ لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا وَ لَوْ عَاشَ لَعَتَقْتَ أَخْوَالَهُ الْقَبِيْطُ وَ مَا اسْتَرْقَى قَبِيْطِي.

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا تَوَلَّى الْقَاسِمُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَدِيْجَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَرْتُ لُبَيْنَةَ الْقَاسِمِ فَلَوْ كَانَ اللَّهُ أَبَقَاهُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِضَاعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اِتِّمَامَ رِضَاعِهِ فِي

الْجَنَّةِ قَالَتْ لَوْ أَعْلَمْتُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَوَّنَ عَلَيَّ أَمْرُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا دَعَوْتُ اللَّهَ تَعَالَى فَاسْمَعِكِ صَوْتَهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَصْدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

اے اللہ کے رسول! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے تو میرا غم ذرا ہلکا ہو جائے۔ رسول اللہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں پھر اللہ تعالیٰ تمہیں قاسم کی آواز سنوادیں۔ خدیجہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسکی بجائے میں اللہ اور اسکے رسول کی تصدیق کرتی ہوں۔

☆ خلاصۃ الباب مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ بفرض محال اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو اگر میرا بیٹا زندہ ہوتا وہ وہ نبی ہوتا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ایسی ہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہا سب وفات پا گئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی درخواست اطمینان قلبی کے لیے تھی ورنہ ان کا ایمان بالغیب کامل تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت سنائی تو مطمئن ہو گئیں۔ فرمانے لگیں: میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی تصدیق کرتی ہوں۔

باب: شہداء کا جنازہ پڑھنا اور ان

کو دفن کرنا

۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى

الشُّهَدَاءِ وَ دَفْنِهِمْ

۱۵۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ احد کے روز شہدا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے دس دس پر جنازہ پڑھنا شروع کیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جوں کے توں رکھے رہے اور باقی شہداء اٹھائے جاتے ان کو نہ اٹھایا جاتا۔

۱۵۱۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو یا تین کو ایک کفن میں لپیٹے اور پوچھتے کہ ان میں کس کو زیادہ قرآن یاد تھا جس کی طرف اشارہ کیا جاتا۔ حد میں اس کو آگے رکھتے اور فرماتے میں ان سب کا گواہ ہوں اور خون سمیت ان کو دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ ان کا جنازہ پڑھا نہ ان کو غسل دیا گیا۔

۱۵۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد سے اسلحہ

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ آتَى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلَ يُصَلِّيُ عَلَيَّ عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَ حَمْزَةُ هُوَ كَمَا هُوَ يُرْفَعُونَ وَ هُوَ كَمَا هُوَ مَوْضُوعٌ.

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْبَاهِيُّ اللَّيْثِيُّ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ لَهُمْ أَكْثَرُ أَعَدَّ لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمْ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِدْتُ عَلَى هَؤُلَاءِ وَ أَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُغْسَلُوا.

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ مَنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ أَحَدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمْ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يَذْفَنُوا لِيُيَابِهَمُ بَدَنَاتِهِمْ۔ اور زائد لباس اتارنے اور خون اور کپڑوں سمیت دفن کرنے کا حکم دیا۔

۱۵۱۶: خَلَفْنَا هِشَامَ بْنَ عَمَّارٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي سَهْلٍ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعَ نُبَيْعَةَ الْغَنَوِيَّةُ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ أَحَدٍ أَنْ يُرْذَوْا إِلَى مَضَارِعِهِمْ وَكَانُوا يُنْقَلُونَ إِلَى الْمَدِينَةِ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کو واپس ان کی جائے شہادت لے جانے کا حکم دیا جبکہ ان کو مدینہ منتقل کر دیا گیا تھا۔

خلاصہ الباب ☆ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شہید وہ مسلمان ہوتا ہے جو مکلف اور طاہر ہو اور اس کے بارہ میں یہ معلوم ہو کہ وہ ظلماً قتل کیا گیا ہے اور اس کے مقتول ہونے پر مال و دیت بھی واجب نہ ہوئی ہو اور اس نے زخمی ہونے کے بعد کوئی دنیاوی زندگی کا نفع بھی حاصل نہ کیا ہو۔ مثلاً کھانا پینا دوا کا استعمال یا آرام وغیرہ۔ شہید کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ ملائکہ ان کے لیے جنت کی شہادت دیتے ہیں یا اس لیے بھی کہتے ہیں کہ جب ان کی روحمیں بدن سے جدا ہو جاتی ہیں تو وہ ان چیزوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کی ہیں یا اس لیے کہ فرشتے ان کے حق میں دوزخ سے امان اور حسن خاتمہ کی شہادت دیتے ہیں یا اس لیے کہ شہداء کو خاص قسم کی حیات عالم برزخ میں حاصل ہوتی ہے۔ شہید کے جسم سے زائد کپڑے جیسے پوسٹین، کوٹ، ٹوپی، زرہ، ہتھیار، موزے وغیرہ اتارے جائیں گے اور باقی کپڑے قمیص، شلوار یا تہبند اس کے جسم پر ہی رہنے دیئے جائیں گے۔ فقہاء کرام، محدثین عظام فرماتے ہیں کہ شہید کی تین قسمیں ہیں: (۱) وہ مقتول جو کافروں کے ساتھ لڑائی میں کسی سبب سے مارا جائے۔ سوائے شہید کو آخرت میں کامل ثواب ملے گا اور دنیاوی احکام میں بھی اس کو غسل نہیں دیا جائے گا اور اس پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا۔ (۲) دوسرا وہ شہید ہے جس کو شہداء جیسا اجر و ثواب تو ملتا ہے لیکن دنیاوی احکام میں وہ شہید جیسا نہیں ہوتا۔ اس زمرہ میں بہت سے لوگ آتے ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شہادت کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیے جانے والے کو شہید کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ شہادت قتل فی سبیل اللہ کے علاوہ سات اقسام پر ہیں: (۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے (۲) اور پانی میں ڈوبنے والا شہید ہے (۳) پسی کے درو (۴) اور ہیضہ یا سنگڑہنی یا اسہال میں مرنے والا اور (۵) آگ میں جلنے والا (۶) اور کسی دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا (۷) اور عورت جو زوجگی میں مر جاتی ہے وہ بھی شہید ہے۔ (موظا امام مالک ص: ۲۱۶) (۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے درمیان شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت! جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جائے اس کو شہید سمجھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: حضرت! پھر شہید کون لوگ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مر گیا وہ بھی شہید ہے اور طاعون میں اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا اور غرق ہونے والا شہید ہے۔ (مسلم ص: ۱۳۳ ج ۲) (۳) جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنی جان اور خون کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے اہل و عیال

یا اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔ (ترمذی)

دیگر آثار سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ اور بھی لوگ ہیں جن کو شہادت کا درجہ ملتا ہے، مثلاً: دین حاصل کرنے والا طالب علم، قید خانہ میں مظلوم آدمی اور درندہ جس کو پھانسی کھائے۔ سناپ، بچھو یا موڑی جانور جس کو کاٹ کھائے یا مسافر سفر کی حالت میں مرجائے، مسل کا مریض (ٹی۔ بی۔) اور نمونیہ کا مریض اگر مرجائے۔ یہ سب لوگ شہید ہوں گے اور اسی قسم دوم کے تحت شامل ہوں گے۔ ایسے شہداء کو غسل دیا جائے گا اور نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ ایسے شہداء کو صرف آخرت میں شہید کی طرح ثواب ملے گا اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ ثواب میں یہ شہداء فی سبیل اللہ کے ساتھ برابر ہوں لیکن مجملہ ان کو شہداء کے سلسلہ میں شمار کیا جائے گا۔ (۳) تیسری قسم شہید کی وہ ہے جس نے مال غنیمت میں سے خیانت کی ہو اور ایسا جو شخص کفار کے ساتھ لڑائی میں مارا جائے۔ اس کا حکم دنیا میں تو شہید جیسا ہوگا کہ اس کو غسل نہیں دیا جائے گا (اور بعض کے نزدیک جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا) لیکن آخرت میں اس کو شہداء فی سبیل اللہ جیسا کامل ثواب نہیں ملے گا۔

(فتح الملہم ص ۲۸۴ ج ۱)

شہید پر نماز جنازہ کے بارے میں فقہانے کرام میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک کہتے ہیں کہ نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی اور حضرت امام ابوحنیفہ اور دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اس سلسلہ میں روایات میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شہید پر نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔

باب: مسجد میں

نماز جنازہ

۲۹: باب ما جاء في الصلاة على الجنائز

في المسجد

۱۵۱۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کو کچھ بھی نہ ملا۔

۱۵۱۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں: بخدا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا جنازہ مسجد ہی میں پڑھا تھا۔

۱۵۱۷۔ حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن ابي ذئب عن صالح مولى التوامه عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من صلى على جنازة في المسجد فليس له شيء.

۱۵۱۸: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا يونس ابن محمد ثنا فليح بن سليمان عن صالح ابن عجلان عن عباد بن عبد الله بن الزبير عن عائشة قالت والله ما صلى رسول الله ﷺ على سهيل بن بيضاء الا في المسجد.

قال ابن ماجه حديث عائشة أقوى.

☆ خلاصہ الباب امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے جو مسلم میں ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا جنازہ مسجد میں پڑھا گیا تھا اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں حضرت سہیلؓ اور ان کے بھائی کا جنازہ مسجد میں پڑھا تھا۔ نیز شیخین کا نماز جنازہ بھی مسجد میں ہی پڑھا گیا تھا لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عام طور پر مسجد میں نماز جنازہ ادا نہیں کیا جاتا تھا۔ اس کے لیے مسجد سے باہر جگہ مقرر تھی۔ اس میں ہی ادا کیا جاتا تھا۔ اس لیے متبادریہ کی ہے کہ حضرت سہیلؓ اور ان کے بھائی یا حضرت سعدؓ اور شیخین کا جنازہ مسجد میں کسی غدر کی وجہ (مثلاً بارش وغیرہ یا کوئی اور وجہ ہو یا ان کو دفن بھی وہاں کرنا تھا) اس لیے ادا کیا گیا تھا۔ درحقیقت اس مسئلہ میں کافی تفصیلات ہیں۔ مثلاً یہ کہ مسجد میں نماز جنازہ فقہاء کرام اس صورت میں مکروہ قرار دیتے ہیں جبکہ میت مسجد کے اندر ہو۔ اس صورت میں مسجد کے ملوث ہونے کا اندیشہ رہتا ہے لیکن اگر میت مسجد سے باہر ہو تو پھر یہ اختلاف بلکا ہو جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مکروہ تنزیہی ہے یا غیر اولیٰ ہے۔ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز جنازہ مسجد سے باہر ہی پڑھتے تھے۔ لہذا افضل یہی ہوگا کہ مسجد سے باہر ہی پڑھا جائے لیکن اگر میت مسجد سے باہر ہو اور امام بھی باہر ہو اور ایک صف بھی باہر ہو باقی لوگ مسجد میں ہوں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ایسی صورت میں بھی نماز جنازہ مکروہ ہو۔ اس لیے کہ مسجد میں جب تراویح، صلوٰۃ کسوف، خسوف، عیدین اور نوافل وغیرہ پڑھے جاتے ہیں جمعہ اور فرض میں نماز جب پڑھی جاتی ہے تو فرض کفایہ کے پڑھنے سے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے جبکہ میت بھی مسجد سے خارج ہو۔ جن فقہاء کرام نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی کراہیت پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ مسجد تو صرف فرض نماز کے ادا کرنے کے لیے ہوتی ہے یہ دلیل مکروہ ہے اس لیے کہ مسجد میں نوافل ادا اور مختلف قسم کے انواع طاعات اور قرآن و سنت، تعلیم دین و عطا قضا، (فیصلے) وغیرہ سب روا ہیں۔ تو جنازہ کیوں روا نہ ہوگا۔ اب اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کوئی غدر بھی نہ ہو اور مسجد سے باہر جہاں میت ہو تو یہ افضل یہی بات ہے کہ جنازہ اسی مقام میں پڑھا جائے۔ بعض فقہاء نے مسجد میں ہر صورت میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ قرار دیا ہے۔ یہ درست نہیں بلکہ ایک قسم کا تشدد یا تعصب ہے۔ جو ثمریعت کے مزاج کے منافی ہے۔ جو حدیث اس بارہ میں پیش کی جاتی ہے کہ جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے گا اس کی نماز نہیں ہوگی یا اس کو ثواب نہیں ملے گا اس روایت کو محقق ابن ہمام اور دیگر حضرات نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔ اس سے استدلال درست نہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری نقایہ کے اس متن کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اگر میت مسجد سے باہر رکھی جائے اور امام بھی باہر ہی کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک صف بھی مسجد سے باہر ہو تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مکروہ نہیں کیونکہ اس میں مسجد کی تلویح کا خطرہ نہیں ہے اور بعض نے کہا ہے پھر بھی مکروہ ہے کیونکہ مسجد تو فرض ادا کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ فرائض کے علاوہ دیگر کئی باتیں غدر کی حالت میں ادا ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں لیکن پہلی وجہ (عدم کراہیت) زیادہ اولیٰ ہے کیونکہ مسجد میں نوافل اور دوسری انواع طاعات اور اصناف دعوات مکروہ نہیں۔ مسجد حرام اس حکم سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ مکتوبات جمعہ، عیدین، صلوٰۃ کسوف، صلوٰۃ خسوف اور جنازہ استسقاء سب کے لیے ہے اور یہ بات اس کی عظمت کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ قبلہ ہے اور مورد انوار و تجلیات ہے۔ وہاں جو مقبولیت ہے وہ کسی دوسرے مقام میں نہیں ہو سکتی۔

باب: جن اوقات میں میت کا جنازہ نہیں پڑھنا

چاہے اور دفن نہیں کرنا چاہئے

۱۵۱۹: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

فرماتے ہیں کہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں رسول اللہ

۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي لَا يُصَلِّي

بِهَا عَلَى الْمَيِّتِ وَلَا يُدْفَنُ

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُجٌ وَحَدَّثَنَا عُمَرُ

بْنُ زَائِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ جَمِيْعًا عَنْ مُوسَى بْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفنانے سے منع فرماتے تھے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو اور جب ٹھیک دوپہر ہو۔ یہاں تک کہ زوال ہو جائے اور جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو یہاں تک کہ ڈوب جائے۔

۱۵۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو رات کے وقت قبر میں داخل کیا اور دفن کرتے وقت روشنی کی۔

۱۵۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مردوں کو رات کو نہ دفن کرنا الا یہ کہ مجبوری ہو (اور دن میں دفن نہ کیا جاسکا ہو)۔

۱۵۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں پر دن رات میں جنازہ پڑھ سکتے ہو۔

باب: اہل قبلہ کا جنازہ پڑھنا

۱۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن اُبی (رئیس المنافقین) مرا تو اس کا بیٹا نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی قمیص دیجئے، میں اس کو اس میں کفن دوں۔ آپ نے فرمایا: جب (جب جنازہ تیار ہو تو) مجھے اطلاع کر دینا۔ جب نبی نے اس کا جنازہ پڑھنا چاہا تو عمر نے کہا: یہ آپ کے لائق نہیں (کیونکہ یہ رئیس المنافقین ہے اس لئے کوئی اور پڑھے) لیکن نبی نے اس کا جنازہ پڑھا اور حضرت عمر سے فرمایا: مجھے دو چیزوں میں اختیار دیا گیا۔ منافقوں کیلئے استغفار کروں یا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ نے یہ

علی بن رباح قال سمعت ابي يقول سمعت عتبة بن عامر الجهني يقول ثلاث ساعات كان رسول الله ﷺ ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تصيف للغروب حتى تغرب.

۱۵۲۰: حدثنا محمد بن الصباح ابنا يحيى بن اليمان عن منهل بن خليفة عن عطاء عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ ادخل رجلا قبره ليلا وخرج في قبره.

۱۵۲۱: حدثنا عمرو بن عبد الله الأزدي ثنا وكيع عن إبراهيم بن يزيد المكي عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ لا تدفنوا موتاكم بالليل الا ان تضطروا.

۱۵۲۲: حدثنا العباس بن عثمان الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله ان النبي ﷺ قال صلوا على موتاكم بالليل والنهار.

۳۱: باب في الصلاة على اهل القبلة

۱۵۲۳: حدثنا أبو بشر بكر بن خلف ثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال لما توفي عبد الله بن ابي جاء ابنة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اعطني قميصك اكفنه فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آذنوني به فلما اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان يصل على اهل القبلة قال له عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه ما زاك لك نصلي عليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم انما بين خيرتين: استغفر لهن اولاً تسعراً لهن ﴿التوبة: ۸۰﴾ فانزل

آیت نازل فرمائی: ”منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اسکا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اسکی قبر پر کھڑے ہوں۔“

۱۵۲۳: جابرؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں منافقین کا سرغنہ مرا اور اس نے وصیت کی کہ اسکا جنازہ محمد (ﷺ) پڑھائیں اور اس کو اپنی قمیص مبارک میں کفن دیں تو نبیؐ نے اسکا جنازہ پڑھایا اور اپنی قمیص میں کفن دیا اور اسکی قبر پر کھڑے ہوئے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَلَا تَقْضِلْ عَلٰی...﴾ منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو اس کا جنازہ ہرگز مت پڑھو اور نہ ہی اسکی قبر کے پاس کھڑے ہو۔

۱۵۲۵: حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کا جنازہ پڑھو اور ہر امیر کے ساتھ مل کر جہاد کرو۔

۱۵۲۶: حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کے اصحاب میں سے ایک مرد زخمی ہو گیا۔ زخم کافی تکلیف دہ ثابت ہوا تو وہ گھٹ گھٹ کر تیر کے پیکانوں تک پہنچا اور اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا تو نبیؐ نے اسکا جنازہ نہیں پڑھا اور یہ آپؐ کی جانب سے تادیب تھی (کہ اور لوگ کبھی خودکشی نہ کریں)۔

باب: قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۵۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہ دیکھا تو کچھ روز بعد اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی پھر آپ ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھی۔

اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿وَلَا تَقْضِلْ عَلٰی أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهِ﴾ [التوبة: ۸۴]

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا عُمَارُ بْنُ خَالِدِ الْوَاسِطِيُّ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ غَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَاتَ زَاكِرُ الْمُنَافِقِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ يُكْفَنَهُ فِي قَمِيصِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكْفَنَهُ فِي قَمِيصِهِ وَقَامَ عَلٰی قَبْرِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَلَا تَقْضِلْ عَلٰی أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهِ﴾

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ تَبَّانٍ ثَنَا عُثْبَةُ بْنُ يَقْطَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلُّوا عَلٰی كُلِّ مَيِّتٍ وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ.

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ ثَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَمَّاكَ بْنِ خُوَازِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَحَ فَاذْتَمَّ الْجِرَاحَةَ فَرَبَّ إِلَى مَشَاقِصٍ فَذَبَحَ بِهَا نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْهُ أَذْبًا.

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلٰی الْقَبْرِ

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ الْمَسْجِدَ فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا بَعْدَ أَيَّامٍ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَهَلَّا أَذِنْتُ لِمَنْ فَاتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا.

۱۵۲۸: یزید بن ثابت جو زید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ ہم نبی کے ساتھ باہر آئے جب آپ بقیع پہنچے تو ایک نئی قبر دیکھی اس کے بارے میں پوچھا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں خاتون ہیں۔ آپ نے پہچان لیا اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ روزے میں دوپہر کو آرام فرما رہے تھے اس لئے ہم نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ فرمایا: آئندہ ایسا نہ کرنا کہ مجھے پتہ ہی نہ چلے تم میں جو بھی فوت ہو تو جب میں تمہارے درمیان ہوں مجھے اسکی اطلاع دینا کیونکہ میرا جنازہ پڑھنا اس کیلئے رحمت کا باعث ہے۔ پھر آپ قبر پر تشریف لے گئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

۱۵۲۹: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ فام خاتون کا انتقال ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع نہ کی گئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اطلاع کیوں نہ کی پھر آپ نے اصحاب سے فرمایا صفیں بناؤ اور اس پر نماز پڑھی۔

۱۵۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کا انتقال ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زیارت فرماتے تھے وہ ان کے ان کورات میں بنے تھے۔ ان کے پاس تین گھنٹے تک بیت تھے۔ یہ وہ تھے جس نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا آپ ان کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی۔

۱۵۳۱: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ زینب بنت جحش صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کے منہ پر پانی سے بعد قبر پر نماز پڑھی۔

۱۵۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا هُشَيْمٌ ثنا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ثنا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ يَزِيدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَرَدَ الْبَقِيعِ فَإِذَا هُوَ بِقَبْرِ جَدِيدٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا فَلَانَةٌ قَالَ فَعَوْنُهَا وَقَالَ "أَلَا أَذُنْتُمُونِي بِهَا قَالُوا كُنْتَ قَاتِلًا صَابِئًا فَكَبِرْ هُنَا أَنْ نُؤْذِيكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا لَا أَعْرِفُنَّ مَا مَاتَ مِنْكُمْ مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلَّا أَذُنْتُمُونِي بِهِ فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ زَحْمَةٌ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ فَكَبِرَ عَلَيْهِ اِرْتِعَاءً.

۱۵۲۹: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَوَزِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِينَ قَتْلَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ مَاتَتْ لَمْ يُؤْذَنْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبِرَ بِذَلِكَ فَقَالَ هَلَّا أَذُنْتُمُونِي بِهَا ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ طَفُّوا عَلَيْهَا فَصَلُّوا عَلَيْهَا.

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ الْحَقِّ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ السَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْوُذُهُ فَدَفَنُوهُ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا اصْبَحَ اُغْلِمُوهُ فَسَأَلَ مَا مَعَكُمْ أَنْ تَعْلِسُوا فِيهِ كَدَّ اللَّيْلِ وَكَانَتِ الظُّلْمَةُ فَكَبِرْهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَصَلُّوا عَلَيْهِ.

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو حَسَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَسْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ مَا أَحْسَدَ ابْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعْبَةَ عَنْ حَسِبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ قَبْرِ نَعْمَةَ فَكَبِرَ.

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ أَبِي عُمَرَ عَنْ
 أَبِي بِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ بُزَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي بَيْتٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ.
 ۱۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرْحَبِيلَ عَنِ
 ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ
 أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَتْ نِسَاءٌ نَزَوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَوَقَّيْتُ لَيْلًا
 فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ
 بِمَوْتِهَا فَقَالَ إِلَّا أَذْنَمُونِي بِهَا فَخَرَجَ بِأَصْحَابِهِ فَوَقَفَ
 عَلَى قَبْرِهَا فَكَبَّرَ عَلَيْهَا وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ وَدَعَا لَهُمْ
 أَنْصَرَفَ.

۱۵۳۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت پر دفن کے بعد نماز
 جنازہ پڑھی۔
 ۱۵۳۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
 سیاہ خاتون مسجد میں جھاڑو دیتی تھیں رات میں ان کا
 انتقال ہو گیا صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
 کی وفات کی اطلاع دی گئی۔ آپ نے فرمایا اسی وقت
 کیوں نہ بتا دیا پھر آپ صحابہ کو لے کر نکلے اس کی قبر پر
 کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگ آپ کے پیچھے تھے۔
 اس کے لئے دعا فرمائی اور واپس تشریف لے آئے۔

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرْحَبِيلَ عَنِ
 ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ
 أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَتْ نِسَاءٌ نَزَوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَوَقَّيْتُ لَيْلًا
 فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ
 بِمَوْتِهَا فَقَالَ إِلَّا أَذْنَمُونِي بِهَا فَخَرَجَ بِأَصْحَابِهِ فَوَقَفَ
 عَلَى قَبْرِهَا فَكَبَّرَ عَلَيْهَا وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ وَدَعَا لَهُمْ
 أَنْصَرَفَ.

خلاصہ الباب: یہ صلوٰۃ علی القبر کا مسئلہ ہے جس میں دو صورتیں ہیں: اول یہ کہ میت کو نماز پڑھے بغیر دفن کر دیا گیا تو
 اس کی قبر پر نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟ دوم یہ کہ میت کو نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دفن کیا گیا اب اس کی قبر پر دوبارہ نہ
 بارہ نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ پہلی صورت کے متعلق عبداللہ بن المبارک کا قول ہے: اذا دفن الميت ولم يصل
 عليه صلى على القبر۔ ابن السنین کہتے ہیں کہ جمہور اصحاب جواز پر ہیں البتہ اسباب اور خون اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے
 ہیں کہ اگر نماز جنازہ بھولے سے رہ جائے تو اس کی قبر پر نہ پڑھی جائے بلکہ دعا کی جائے۔ مذہب احناف کے متعلق بیان
 ہے کہ اگر مرد یا نماز دفن کر دیا گیا تو اس کی قبر پر نماز پڑھی جائے کیونکہ ابن حبان نے صحیح میں امام احمد نے نے مسند میں
 حاکم نے مستدرک میں نسائی نے سنن میں حدیث یزید بن ثابت کی تخریج کی ہے۔ یزید بن ثابت کہتے ہیں کہ ہم حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب بتقیق پہنچے تو اچانک ایک قبر دیکھی تو اس کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ فلاں
 عورت کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہچان گئے اور فرمایا تم نے مجھے آگاہ پیوں نہیں کیا! لوگوں نے عرض کیا:
 کنت نائما صائما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کیا۔ جو میت تم میں سے انتقال کرے مجھے خبر آگیا تو آگیا
 کرو۔ جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں کیونکہ میری نماز اس پر حرام ہے۔ پھر قبر پر تشریف لائے اور ہم نے آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پائی۔ یہاں تک کہ ملا علی قاری نے نقل ابن ابی عمیر
 سے نقل کیا ہے کہ اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ ولی کے علاوہ بھی جس نے میت پر نماز پڑھی وہ اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے
 حالانکہ یہ مذہب کے خلاف ہے اور اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ان کے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس پر بالکل نماز ہی
 نہیں پڑھی گئی تھی لیکن یہ دعویٰ نہایت ہی بعید ہے کیونکہ صحیح ہے کہ میت پر نماز پڑھی جاتی ہے اور میت پر نماز
 پڑھے دفن کر دیا ہو۔ (صحیح) صاحب نعین الہدایہ فرماتے ہیں کہ نہیں! بلکہ حق جواب یہ ہے کہ صحاح کو ولی کی نماز کے بعد یہ
 اختیار ہے کہ میت پر نماز پڑھے۔ (جوہرہ) اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شبیل میں صحابان کو یہ اختیار ہے تو آپ
 اس کو اختیار تھا لہذا آپ کی نماز اصل ہونے سے سب کی اقتداء اصل تھی بلکہ جب آپ سے اجازت نہیں لی تو اول نماز باطل

ٹھہری۔ یہ تو اوپر معلوم ہو چکا کہ قبر پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اب رہی یہ بات کہ کتنی مدت تک پڑھ سکتے ہیں؟ اس کی بابت آراء مختلف ہیں۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں امام احمد اور اسحاق سے نقل کیا ہے کہ قبر پر ایک ماہ تک نماز پڑھ سکتے ہیں اور شوافع کے یہاں اس کے بارے میں کئی وجوہات ہیں: (۱) تین دن تک جائز ہے۔ امام ابو یوسفؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ (۲) ایک ماہ تک جائز ہے۔ (۳) جب تک بدن بوسیدہ نہ ہو۔

الامالی میں امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ قبر پر تین روز تک نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ابن رستم نے اپنے نوادر میں بواسطہ امام محمدؒ امام صاحبؒ سے بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ کوئی لازمی مدت نہیں۔ ممکن ہے یہ ان کے اپنے مسلک کا اندازہ ہو۔ اس لیے صاحب بدایہ فرماتے ہیں کہ پھول پھٹ جانے کی شناخت میں غالب رائے معتبر ہے یہی صحیح ہے۔ بوجہ مختلف ہونے حال زمان اور قبر کی جگہ کے۔ چنانچہ مونا تازہ آدمی دبلے سوکھے کی بہ نسبت جلدی پھٹ جاتا ہے۔ اسی طرح پانی میں ڈوبا یا برسات کا موسم یا زمین سلی ہو نمناک ہو تو جلد پھٹ جائے گا اور گرم موسم اور خشک زمین میں دیر تک باقی رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم یقین شرط نہیں بلکہ غالب گمان سے یقین ہونا چاہیے۔ حتیٰ کہ اگر اس بارے میں شک ہو کہ میت قبر میں اپنی حالت پر ہے یا متفرق و ریختہ ہوگئی تو ایسی صورت میں اصحاب نے تصریح کی ہے کہ نماز نہ پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؒ، حضرت عائشہؓ، محمد بن سیرین اور اوزاعی کا قول بھی یہی نقل کیا ہے۔

باب: نجاشی کی نماز جنازہ

۱۵۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نجاشی کا انتقال ہو گیا آپ اور صحابی بقیع تشریف لے گئے ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر چار تکبیرات کہیں۔

۱۵۳۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور میں دوسری صف میں تھا اس کی نماز میں دو صفیں تھیں۔

۱۵۳۶: حضرت مجح بن جاریہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّجَاشِيِّ

۱۵۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبدُ الأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ النَّجَاشِيَّ قَدِمَاتِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاصْحَابُهُ إِلَى الْبَقِيعِ فَصَلُّوا خَلْفَهُ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْنَادٍ قَالَ ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُقْضَلِ ح وَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُثَيْمٌ جَمِيْعًا عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَصِيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَخَاكُمْ النَّجَاشِيَّ قَدِمَاتِ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقَامَ فَصَلُّنَا خَلْفَهُ وَ أَنبَى لَفِي الصَّفِّ الثَّانِي فَصَلَّى عَلَيْهِ صَفِيْنِ .

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ

مجمع بن جارية الأنصاري أن رسول الله ﷺ قال إن
أحباكم النجاشي قدامات فقوموا فاضلوا عليه فصفا
خلفه صفين.

تہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا۔ اٹھو! اس کا
جنازہ پڑھو تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو
صفیں بنائیں۔

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ
مُهَيْبٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ
حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِهِمْ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ
إِنِّي لَكُمْ مَاتَ بِغَيْرِ أَرْضِكُمْ قَالُوا مَنْ هُوَ قَالَ النُّجَاشِيُّ.

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
أَبُو الشَّكَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَيَّ النُّجَاشِيُّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

۱۵۳۷: حضرت حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر نکلے اور فرمایا: اپنے اس
بھائی کا جنازہ پڑھو جو تمہارے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ
انتقال کر گئے لوگوں نے پوچھا کون ہیں؟ فرمایا: نجاشی۔

۱۵۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا تو چار
تکبیریں کہیں۔

☆ خلاصہ الباب غائب پر نماز جنازہ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جائز ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے
نزدیک غائب پر جنازہ نہیں ہے۔ نجاشی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھنا حق بات یہ ہے کہ (۱) آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خصوصیات میں داخل ہے۔ (۲) یا اس پر نماز جنازہ اس لیے پڑھا گیا کہ اس کے وطن میں عیسائی لوگ تھے۔ اس
لیے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔ (۳) یا اس لیے کہ اس کی نعش کسی نہ کسی وجہ سے حاضر تھی یا تو اس کی
میت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دی گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے گو صحابہ کرام کو نظر نہیں آ رہی تھی
یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے پردہ بنا کر دکھادی گئی تھی۔ (۴) ابن کثیر لکھتے ہیں بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ نجاشی پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ اس لیے پڑھا تھا کہ وہ اپنے ملک حبشہ میں اپنا ایمان اپنی قوم سے چھپاتا تھا اور جس
دن وہ فوت ہوا اس دن اس کے پاس وہاں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو اس پر نماز جنازہ پڑھتا۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس کا جنازہ پڑھا (ایسے ہی اگر کسی پر جنازہ کی نماز نہ پڑھی گئی ہو تو پھر غائبانہ اس پر نماز پڑھنی درست ہوگی) علماء
نے کہا ہے کہ غائب پر اگر اس کے شہر میں نماز جنازہ پڑھی گئی ہو تو پھر کسی دوسرے شہر میں اس پر نماز جنازہ شروع نہیں ہے۔
اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے علاوہ کسی پر نماز جنازہ (غائبانہ) نہیں پڑھی نہ تو اہل مکہ پر اور نہ ان کے
علاوہ دوسروں پر اور اسی طرح حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ وغیرہم صحابہ سے بھی کسی کا غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا گیا
اور ان سے یہ منقول نہیں کہ ان میں سے کسی نے اس شہر کے علاوہ جس میں اس میت پر نماز جنازہ پڑھی گئی ہو کسی پر نماز جنازہ
پڑھی ہو۔ (البدایہ والنہایہ ص: ۷۸)

امام ابن عبد البر نے بھی کتاب التہمید میں لکھا ہے کہ اکثر اہل علم اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص مانتے
ہیں۔ نجاشی کی میت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر کر دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مشاہدہ کیا اور اس
کی نماز جنازہ پڑھائی یا اس کا جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح بلند کر دیا گیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے بیت
المقدس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظاہر کر دیا تھا۔ جب قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ اسی طرح

ابن عبدالبر نے حضرت عمران بن حصین کی روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی وفات پا گیا ہے اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے، صفیں بنائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرات پڑھیں اور ہم بھی گمان کرتے تھے کہ جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔ اگر غائب پر نماز جنازہ جائز ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ان اصحاب پر نماز جنازہ ضرور پڑھتے جو مدینہ سے باہر فوت ہو چکے تھے اور مسلمان بھی شرقاً و غرباً خلفاء راشدین پر نماز جنازہ پڑھتے حالانکہ کسی سے یہ منقول نہیں۔ (فتح الملہم ص: ۲۹۶ ج: ۳)

۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ

جَنَازَةً وَ مَنْ انْتَضَرَ دَفْنَهَا

بَابُ: نَمَازِ جَنَازَةِ پڑھنے کا ثواب اور دفن تک

شَرِيكَ رَمَنَ كَا ثَوَابِ

۱۵۳۹: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن سے فارغ ہونے تک انتظار کرے اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ صحابہ نے پوچھا کہ یہ قیراط کیسے ہیں؟ فرمایا پہاڑ کے برابر۔

۱۵۴۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی نماز جنازہ پڑھے تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن میں بھی شریک ہو اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیراط کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: احد کے برابر۔

۱۵۴۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن تک شریک رہا اس کو دو قیراط ثواب ملے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد بن جان ہے یہ قیراط اس احد سے بھی بڑا ہے۔

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّبَّابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ وَ مَنْ انْتَضَرَ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا وَ مَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ

۱۵۴۰: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ وَ مَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقِيرَاطِ فَقَالَ مِثْلُ أَحَدٍ

۱۵۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ سَاعِدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارَبِيُّ عَنْ خُجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ وَ مَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَ الَّذِي نَفْسِي فِيهِ الْقِيرَاطُ الْعَظِيمُ مِنْ أَحَدٍ هَذَا

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

بَابُ: جَنَازَهُ كِي وَجْهٍ سَ كَهْرٍ هُوَ جَانَا

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَمْعٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ غَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تَوَضَّعَ.

۱۵۲۲: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لئے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے آگے نکل جائے یا زمین پر رکھ دیا جائے۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا ابْنُ السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ عَلِيٌّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِجَازَةٍ فَقَامَ وَقَالَ قُومُوا فَإِنَّ لِلْمَوْتِ فَرْعًا.

۱۵۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اس لئے کہ موت کی گھبراہٹ ہوتی ہے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكْدَرِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ بِالْجَنَازَةِ فَقَامْنَا حَتَّى جَلَسَ فَجَلَسْنَا.

۱۵۲۴: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جنازے کی وجہ سے کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ بیٹھ گئے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَفْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى نَسَا بِشْرُ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جَسَادَةَ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ غَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبِعَ حِمَارَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تَرْتَمِعَ فِي اللَّخْدِ فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ فَضَلَّ حَكْدًا نَضِيعًا بِأُحْمَدٍ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسُوا مَعَهُ.

۱۵۲۵: حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ میں تشریف لے جاتے تو لحد میں رکھے جانے تک نہ بیٹھتے۔ پھر ایک یہودی عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے محمد! ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا: یہودی کی مخالفت کرو۔

تعمیر کے لئے ایک اور فضیلت ہے کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ چلا اور صرف نماز میں شرکت کر کے واپس آیا وہ بتدائیہ قیامت کے لئے جو اس نے کیا وہ قیامت کے لئے ایک اجر ہے جو اس کے لئے ہے۔ پھر ان زمانہ میں مزدوروں وان کے کام کی اجرت قیامت کے حساب سے دی جاتی تھی اس لئے ان کے لئے اس موقع پر قیامت کا لفظ بولا اور یہ بھی واضح فرمادیا کہ اس کو دینار یا قیامت کے لئے ہر دو ان کے لئے ہے۔ یہ تو اب آخرت کا قیامت کا لفظ بولا جو دنیا کے مقابلہ میں اتنا زیادہ جتنا احد پیار اس کے مقابلہ میں اتنا زیادہ عقیم انسان ہے۔ اسی لئے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی

واضح فرمادیا کہ اس عمل پر یہ عظیم ثواب بہت ہی ملے گا جبکہ یہ عمل ایمان و یقین کی بنیاد پر اور ثواب ہی کی نیت سے کیا گیا ہو یعنی اس عمل کا اصل محرک اللہ و رسول (ﷺ) کی باتوں پر ایمان و یقین اور آخرت کے ثواب کی امید ہو۔ پس اگر کوئی شخص صرف تعلق اور رشتہ داری کے خیال سے یا میت کے گھر والوں کا جی خوش کرنے ہی کی نیت سے یا ایسے ہی کسی دوسرے مقصد سے جنازہ کے ساتھ گیا اور نماز جنازہ اور دفن میں شریک ہوا اللہ و رسول (ﷺ) کا حکم اور آخرت کا ثواب اس کے پیش نظر تھا ہی نہیں تو وہ اس عظیم ثواب کا مستحق نہ ہوگا۔ حدیث کے الفاظ ایماناً و احساناً کا مطلب یہی ہے۔

باب: قبرستان میں جانے کی دعا

۱۵۳۶: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبیؐ کو نہ پایا پھر دیکھا کہ آپؐ بقیع میں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ)) تم پر سلامتی ہو اے ایمان داروں کے گھر والو! تم ہمارے پیش خیمہ ہو اور ہم تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ ہمیں انکے اجر سے محروم نہ فرمائیے اور ان کے بعد آزمائش میں نہ ڈالئے۔

۱۵۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان کی طرف نکلیں تو یوں کہیں: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ)) "سلام ہو تم پر اے گھر والو! اہل اسلام اور اہل ایمان میں سے اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔"

باب: قبرستان میں بیٹھنا

۱۵۳۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف (منہ کر کے) بیٹھے۔

۱۵۳۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ صلی

۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرِ

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ (تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَأَنَا بِكُمْ لِأَحْقُونَ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ.

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ آدَمَ ثَنَا أَحْمَدُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مُرَيْدٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ كَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِأَحْقُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلكُمْ الْعَافِيَةَ.

۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ فِي الْمَقَابِرِ

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ خَيْبٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَقَعَدَ جِوَالِ الْقَبْلَةِ.

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي

جَنَازَةٌ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ فَبَجَلَسَ كَمَا كَانَ عَلَى رُؤُسِنَا الطَّيْرِ.

اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِدْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ

بَابُ: مَيِّتٌ كَوَقْبَرٍ فِي دَاخِلِ كَرْنَا

۱۵۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ مَرَّةً إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي لُحْدِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ هِشَامُ فِي حَدِيثِهِ بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ.

۱۵۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں داخل کرتے تو (اس موقع پر) کہتے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)).

دوسری روایت میں ہے:

((بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)).

ایک اور روایت میں ہے:

((بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)).

۱۵۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ ثَنَا عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ ثَنَا مَيْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَائِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي زَائِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعْدُو رَمَسَ عَلَى قَبْرِهٖ مَاءً.

۱۵۵۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ غَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلِ وَاسْتَقْبَلَ اسْتِقْبَالًا (وَاسْتَلَّ اسْتِلاًا).

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَلْبِيُّ ثَنَا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُنَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ رِضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عُمَرُ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا وَضَعَهَا فِي اللَّحْدِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا أَخَذَ لِي نَسْوِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْرَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ جَانِ الْأَرْضِ عَنْ جَنْبِهَا وَصَعْدِ

۱۵۵۱: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سر کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔

۱۵۵۲: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف سے لیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف کیا گیا۔

۱۵۵۳: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں میں ابن عمر کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا۔ جب انہوں نے اس کو قبر میں رکھا تو کہا: ((بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)) جب لحد کی ایشیں برابر کرنے لگے تو کہا:

((اللَّهُمَّ اجْرَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ)) "اے اللہ! اسے شیطان سے اور قبر کے عذاب سے بچا دیجئے۔ اے اللہ! زمین کو اسکی پسلیوں سے جدا رکھئے (کہیں زمین مل کر اتنی

رُوحَهَا وَلِقَهَا مِنْكَ رَضْوَانًا قُلْتُ يَا بْنَ غَمْرٍ اشْيءُ
سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ قُلْتُهُ
بِرَأْيِكَ قَالَ اتَى إِذَا لِقَادِرٌ عَلَى الْقَوْلِ بَلْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

پسلیاں توڑوے) اور اسکی روح کو اوپر اٹھا لیجئے اور اسکو اپنی
رضا سے نواز دیجئے۔ میں نے عرض کیا اے ابن عمر! آپ
نے یہ رسول اللہ سے سنایا خود اپنی رائے سے پڑھا؟ فرمانے
لگے پھر تو مجھے سب کچھ کہنے کا اختیار ہونا چاہئے (حالانکہ ایسا
نہیں ہے) بلکہ میں نے یہ رسول اللہ سے سنا۔

☆ خلاصہ الباب میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے اتارا جائے یا پائنتی کی طرف سے؟ اس کے جواز میں کوئی اختلاف
نہیں، دونوں جائز ہیں۔ البتہ ان میں سے افضل کونسی صورت ہے؟ اس کی بابت میں اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک
جانب قبلہ سے اتارنا افضل ہے یعنی سریر جنازہ کو قبر کے قبلہ کی طرف رکھا جائے پھر قبلہ ہی کی جانب سے اٹھا کر لحد میں اتارا
جائے اس صورت میں اتارنے والا بھی پکڑنے کی حالت میں قبلہ کی طرف ہوگا۔ حضرت علیؓ، محمد بن الحنفیہؓ، اسحاق بن راہویہؓ،
ابراہیم نخعیؓ اور امام مالکؒ کے بہت سے اصحاب اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک پائنتی کی طرف اتارنا
افضل ہے۔ جس کو مسل کہتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ مسل کہتے ہیں کہ کسی چیز میں سے آہستہ آہستہ نکالنا اور یہاں اس سے مراد
میت کو جنازہ سے قبر کی طرف نکالنا ہے۔ شیخ الاسلامؒ کی مبسوط میں اور فتاویٰ کی قاضی خاں و خلاصہ میں اس کی صورت یہ لکھی
ہے: سریر میت کو قبر پر اس طرح رکھے کہ میت کا سر قبر کے موضع قد میں کے بالمقابل ہو جائے پھر دوسرا شخص قبر میں داخل ہو
کر اولاً میت کا سر پکڑ کے اس کو قبر میں داخل کرے پھر اسی طرح آہستگی کے ساتھ پورے کو کھینچ لے۔ حدیث باب امام شافعی
اور امام احمد کے مذہب کی دلیل ہیں۔ احناف کی دلیل امام ابو داؤد نے مراسیل میں ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں قبلہ کی جانب سے اتارا گیا تھا اور سل نہیں کیا گیا۔ اسی طرح ابن عدی الکامل میں اور الامام بیہقی نے
سنن میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حدیث: ۱۵۵۲ بھی احناف کی دلیل ہے۔ باقی عطیہ بن سعد عوفی
ضعیف ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے صحیح میں اور امام ابو داؤد اور قدوری نے ان سے روایت کی ہے اور یہ
عمدوق ہے اگرچہ چوک جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی احناف کے پاس دلائل ہیں۔

باب: لحد کا اولی ہونا

۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ اللَّحْدِ

۱۵۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: لحد (بخلی قبر) ہمارے لئے ہے اور صندوقی قبر
اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا حَكَّامُ بْنُ
مُسْلِمٍ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى يَذْكُرُ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لغيرِنَا.

۱۵۵۵: حضرت جریر بن عبد اللہ بخلی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد ہمارے
لئے ہے اور درمیانی قبر اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السَّدِّيُّ نَا شَرِيكَ
عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنْ زَادَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لغيرِنَا.

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 ۱۵۵۶: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا
 بن جعفر الزہری عن إسماعيل ابن محمد بن سعد عن
 کہ میرے لئے لحد بنانا اور کچی اینٹوں سے اس کو بند کر
 غامر بن سعد عن سعد أنه قال الجُدُّوا لِي لِحْدًا وَأَنْصِبُوا
 دینا۔ جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا
 عَلَى اللَّيْنِ نَصَبًا لَمَّا فَعَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ .
 گیا۔

☆ خلاصہ الباب: لحد: بغلی قبر کو کہتے ہیں اور شق صندوقی قبر کو کہتے ہیں جو بعض علاقوں میں بہت معروف ہے۔ لحد اس
 لیے اولیٰ ہے کہ اس میں مردے پر مٹی نہیں گرتی جو ادب کا تقاضا ہے۔

باب: شق (صندوقی قبر)

۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقِّ

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ
 ۱۵۵۷: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب نبی
 ثَنَا بَارِكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي حَمِيدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا مدینہ میں ایک صاحب لحد
 مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 بناتے تھے اور دوسرے صاحب صندوقی قبر۔ تو صحابہ نے
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلٌ يُلْحِدُوا وَخَرَّ يَضْرُحُ فَقَالُوا
 کہا ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور دونوں کی
 تَسْتَحِيرُ رَبَّنَا وَنُبْعَثُ إِلَيْهِمَا فَأَيُّهُمَا سَبَقَ تَرَكَاهُ فَأَرْسَلَ
 طرف آدمی بھیجتے ہیں سو جو پہلے آیا ہم اسے موقع دیں
 إِلَيْهِمَا فَسَبَقَ صَاحِبُ اللَّحْدِ فَلِحْدٍ وَاللَّيْنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 گے تو لحد بنانے والے صاحب پہلے آئے اور آپ صلی
 وَسَلَّمَ .
 اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی۔

۱۵۵۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عُيَيْدَةَ بْنِ زَيْدِ غَيْدِ بْنِ
 ۱۵۵۸: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کا
 طَفِيلِ الْمُشَرِّقِيِّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ ثَنَا
 وصال ہوا تو صحابہ میں اختلاف ہوا کہ لحد بنائیں یا
 ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 صندوقی قبر اس بارے میں گفتگو کے دوران آوازیں
 اُخْتَلَفُوا فِي اللَّحْدِ وَالشَّقِّ حَتَّى تَكَلَّمُوا فِي ذَلِكَ
 بلند ہو گئیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا نبی ﷺ کے پاس شور
 وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَضْخَبُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
 نہ کرو نہ زندگی میں نہ وفات کے بعد یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا أَوْ بِكَلِمَةٍ نَحْوَهَا
 آخر لاگوں نے لحد بنانے والے اور صندوقی قبر بنانے
 فَأَرْسَلُوا إِلَى الشَّقَاقِ وَاللَّحْدِ جَمِيعًا فَجَاءَ اللَّاحِدُ فَلِحْدِ
 والے دونوں کی طرف آدمی بھیجا تو لحد بنانے والے
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دُفِنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 صاحب (پہلے) آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 وَسَلَّمَ .
 لئے لحد بنائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔

باب: قبر گہری کھودنا

۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَفْرِ الْقَبْرِ

۱۵۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ
 ۱۵۵۹: حضرت اورع سلمیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک
 ثَنَا مُوسَى بْنُ عُيَيْدَةَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ
 رات نبی کی چوکیداری کیلئے آیا تو ایک صاحب کی قرأت

الْأَذْرَعِ السُّلَمِيِّ قَالَ جَنَّتْ لَيْلَةُ أَحْرَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَجُلٌ قَرَأَ تَهْ غَالِيَةً فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا مَرَأَةٌ قَالَتْ فَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ فَفَرَعُوا مِنْ جَهَازَةٍ فَحَمَلُوا نَعْشَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَفَقُوا بِهِ رَفَقَ اللَّهُ بِهِ إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ وَحَفَرَ حُفْرَتَهُ فَقَالَ أَوْسَعُوا لِي اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَزِنْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ اجْلُ إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

بہت اونچی تھی۔ نبی باہر آئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ریاکار ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر انکا مدینہ میں انتقال ہوا لوگوں نے انکا جنازہ تیار کر کے انکی نعش کو اٹھایا تو نبی نے فرمایا: اسکے ساتھ نرمی کرو اللہ بھی اسکے ساتھ نرمی فرمائے یہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا تھا کہتے کہ انکی قبر کھودی گئی تو آپ نے فرمایا: اسکی قبر کشادہ کرو اللہ تعالیٰ اس پر کشادگی فرمائے تو ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو انکے انتقال پر افسوس ہے؟ فرمایا: جی، کیونکہ وہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا تھا۔

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَرْوَانُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَبِي الدُّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْفَرُوا وَأَوْسَعُوا وَاحْسِنُوا.

۱۵۶۰: حضرت ہشام بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر خوب کھودو کشادہ رکھو اور اچھی بناؤ۔

۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِلَامَةِ فِي الْقَبْرِ

۱۵۶۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ نَيْبِطٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَغْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مِظْعُونٍ بِصَخْرَةٍ.

۱۵۶۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر نشانی کے طور پر ایک پتھر لگایا۔

خلاصہ اسباب قبر کے سر ہانے نشانی کے لیے پتھر لگانا سنت ہے۔ قبر کو بہت بلند کرنا اس پر گنبد بنانا، سینٹ سے پختہ کرنا اس پر چراغ جلانا، چادر چڑھانا، صندل چڑھانا یہ سب بدعت کی رسمیں ہیں۔ اس سے بعض امور کی ممانعت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ قبر کو ایک بالشت سے زیادہ بلند کرنا حدیث میں ناجائز کہا گیا ہے۔ مسلم شریف اور مسند احمد اور اصحاب سنن نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ کوئی مورت نہ دیکھیں اس کو منادیں اور جو قبر اونچی دیکھیں اس کو زمین کے برابر کر دیں۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور کنکر ڈالے اور ایک بالشت ان کو اونچا کیا۔ علما فرماتے ہیں کہ اونچی قبروں کا انکار کرنا اور ان کو پست کرنا واجب ہے۔

۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِنَاءِ عَلَى

الْقُبُورِ وَ تَجْصِصُهَا وَ الْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَا تَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَجْصِصِ الْقُبُورِ .

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا خَفِصُ بْنُ غِيَاثٍ
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُكْتَبَ عَلَى الْقَبْرِ شَيْءٌ .

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الرَّقَاشِيُّ تَنَا وَهْبُ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
مُخَيْمَرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُنَى عَلَى الْقَبْرِ .

بَاب: قبر پر عمارت بنانا اس کو پختہ بنانا

اس پر کتبہ لگانا ممنوع ہے

۱۵۶۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع
فرمایا۔

۱۵۶۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کچھ بھی لکھنے سے
منع فرمایا۔

۱۵۶۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے سے منع
فرمایا۔

☆ خلاصہ الباب عمارت بنانے یعنی پختہ بنانے سے منع کیا لیکن کچی مٹی کا لپ دینا جائز ہے۔ اسی طرح حسن بصری
سے نقل کیا گیا اور قماوی کی کتب میں ہے کہ قبروں پر مٹی کا لپ جائز ہے کوئی قباحت نہیں۔

بَاب: قبر پر مٹی ڈالنا

۱۵۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی
پھر میت کی قبر پر آئے اور سر کی جانب تین لپ مٹی
ڈالی۔

بَاب: قبروں پر چلنا اور

بیٹھنا منع ہے

۱۵۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی
انگارے پر بیٹھے جو اس کو جلادے یہ اس کے لئے قبر پر
بیٹھنے سے بہتر ہے۔

۱۵۶۷: حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَثْرِ التُّرَابِ فِي الْقَبْرِ

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ ابْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ تَنَا يَحْيَى بْنُ
صَالِحٍ تَنَا سَلْمَةُ بْنُ كُلْثُومٍ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ
عَنْ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى
جَنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا .

۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسِيِّ

عَلَى الْقُبُورِ وَ الْجُلُوسِ عَلَيْهَا

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ تُحْرِقُهُ خَيْرٌ لَهُ
مَنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ .

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ تَنَا

المخاربی عن اللیث بن سعید عن یزید بن ابی خبیب عن ابی الخیر مرثد بن عبید اللہ الیزنجی عن عقیبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان امشی علی جمرة اوسیف او اخصیف نعلی برجلی احب الی من ان امشی علی قبر مسلم و ما ابالی اوسط القبور قضیت حاجتی او وسط السوق۔

نے فرمایا: میں انگارے یا تلواریں پر چلوں یا جوتے پاؤں کے ساتھ سی لویہ مجھے زیادہ پسند ہے کسی مسلمان کی قبر پر چلنے سے اور میں قبروں کے درمیان یا بازار کے درمیان قضاء حاجت (پیشاب پاخانہ کرنے) میں کوئی فرق نہیں رکھتا (بلکہ جس طرح درمیان بازار میں قضاء حاجت بے شرمی اور کشفِ ستر ہے اسی طرح قبروں کے درمیان بھی اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کو شعور ہوتا ہے)۔

☆ خلاصہ الباب سے مردوں کی تذکیر ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک سے نقل ہے کہ بیٹھنے سے مراد پاخانہ و پیشاب کے لیے بیٹھنا ہے کہ جس طرح بازار میں پیشاب کوئی نہیں کرتا اسی طرح قبرستان میں بھی قبروں کے بیچ میں نہ کرے۔

باب: قبرستان میں جوتے اتار لینا

۱۵۶۸: حضرت بشیر بن خصاصیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ نے فرمایا: اے ابن خصاصیہ! تم اللہ کی طرف سے کس چیز کو ناپسند سمجھتے ہو حالانکہ تم اللہ کے رسول کی معیت میں چل رہے ہو؟ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میں اللہ کی کسی بات کو ناپسند نہیں سمجھتا سب بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمادی ہیں تو آپ مسلمانوں کے قبرستان سے گزرے اور فرمایا کہ ان لوگوں نے بہت سی خیر حاصل کی پھر مشرکین کے قبرستان سے گزرے تو فرمایا: یہ لوگ بہت سے خیر سے پہلے آگئے۔ فرماتے ہیں کہ آپ نے توجہ فرمائی تو دیکھا کہ ایک صاحب جوتے پہنے قبرستان میں چل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جوتوں والے اپنے جوتے اتار دو۔

۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْعِ النَّعْلَيْنِ فِي الْمَقَابِرِ

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا بَنُ الْخَصَاصِيَّةِ! مَا تَنْقُمُ عَلَيَّ اللَّهُ أَصْبَحْتَ تَمَاشِي رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَنْقُمُ عَلَيَّ اللَّهُ شَيْئًا كُلَّ خَيْرٍ قَدْ تَأْتِيهِ اللَّهُ فَمَرَّ عَلَيَّ مَقَابِرُ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَذْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا ثُمَّ مَرَّ عَلَيَّ مَقَابِرُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا قَالَ فَالْتَفَتُ فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْمَقَابِرِ فِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ الشَّيْبَتَيْنِ الْقِيَمَا.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ يَقُولُ حَدِيثٌ جَيِّدٌ وَرَجُلٌ بَقِيَّةٌ.

☆ سبطیہ: رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے کو کہتے ہیں۔ قبروں کے درمیان جوتوں کے ساتھ چلنا کیا ہے؟ بعض علماء نے اس حدیث کی بناء پر مکروہ فرمایا ہے اور بعض حدیث مسلم کی وجہ سے جائز کہتے ہیں: ((ان الميت يسمع قروح نعالمهم)) کہ میت لوگوں کی جوتوں کی آواز سنتی ہے۔ بعض فرماتے ہیں اس حدیث میں کراہت تزیہی کا ذکر ہے۔

۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

بَابُ: زِيَارَةِ قُبُورِ

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمْ الْآخِرَةَ.

۱۵۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی زیارت
کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثنا رَوْحُ ثَنَا
بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الثَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي
مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ.

۱۵۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت میں
رخصت دی۔

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنبَأَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَالِيٍّ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَاعِ
عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ
زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُرُّوْهَا فَإِنَّهَا تُزْهِدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ
الْآخِرَةَ.

۱۵۷۱: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں
قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا تو اب قبروں کی
زیارت کر سکتے ہو کیونکہ اس سے دنیا سے بے رغبتی اور
آخرت کی یاد حاصل ہوتی ہے۔

☆ خلاصہ الباب . جاہلیت کا زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ جب ایمان والوں میں
راخ ہو گیا۔ صحابہ سے شرک کا خوف نہ رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی اور فرمایا: کہ اول تم لوگوں کو منع کیا تھا
زیارت قبور سے تو اب ان کی زیارت کرو کیونکہ اس سے آخرت یاد آتی ہے۔

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ

بَابُ: مُشْرِكُونَ كِي قُبُورِ كِي زِيَارَت

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ
ثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أَبِيهِ
فَبَكَى وَابْكَى مِنْ حَوْلِهِ فَقَالَ اسْتَأذَنْتُ رَبِّي لِي
أَنْ اسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ
أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمْ
الْمَوْتَ.

۱۵۷۲: ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی نے اپنی والدہ محترمہ
کی قبر کی زیارت کی تو روئے اور پاس والوں کو بھی رُلا
دیا اور فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے والدہ کیلئے
بخشش طلب کرنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ
دی اور میں نے اپنے رب سے والدہ کی قبر کی زیارت
کیلئے اجازت چاہی تو اجازت دے دی سو تم بھی قبروں
کی زیارت کیا کرو کیا یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔

۱۵۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْبُخْتَرِيِّ
الْوَابِطِيُّ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ اغْرَابِيُّ إِلَى

۱۵۷۳: حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک
دیہات کے رہنے والے صاحب نبی کی خدمت میں آئے
اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد صلہ رحمی کرتے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي كَانَ يُصَلُّ الرَّحْمَ وَكَانَ وَكَانَ فَائِن هُوَ قَالَ فِي النَّارِ قَالَ فَكَانَهُ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَائِن أَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْثَمَا مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُشْرِكٍ فَبَشِّرْهُ بِالنَّارِ قَالَ فَاسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ بَعْدَهُ وَقَالَ لَقَدْ كَلَّفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبًا مَا مَرَرْتُ بِقَبْرِ كَافِرٍ إِلَّا بَشَّرْتُهُ بِالنَّارِ.

تھے اور ایسے ایسے تھے (بھلائیاں گنوائیں) بتائیے وہ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: دوزخ میں۔ راوی کہتے ہیں شاید ان کو اس سے رنج ہوا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! تو آپ کے والد کہاں ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: جہاں بھی تم کسی مشرک کی قبر سے گزرو تو اسکو دوزخ کی خوشخبری دیدو کہ وہ صاحب بعد میں اسلام لے آئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ نے مجھے مشکل کام دیدیا میں جس کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں اس کو دوزخ کی خوشخبری ضرور دیتا ہوں۔

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لطیف انداز میں اعرابی کو جواب دیا جو اس نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کہاں ہیں یعنی میرے والد بھی دوزخ میں ہیں۔ تمام علماء کا اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور ام بزرگوار جناب ابوطالب کفر پر فوت ہوئے ہیں۔ ابوطالب کے بارے میں صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ان پر بہت بڑا عذاب ہے کہ ان کو آگ کی جوتیاں پہنائی گئی ہیں جس سے ان کا دماغ جوش مارتا ہے۔ اعاذنا باللہ من الکفر۔ شرک و کفر بہت تباہی کی چیز ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ بھی کام نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ بہت بے نیاز ہے کہ جو قانون بنا دیا اس میں سب تھوٹے بڑے برابر ہیں۔

باب: عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت

کرنا منع ہے

۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ

النِّسَاءِ الْقُبُورِ

۱۵۷۴: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ بَشْرٍ قَالَا ثنا قَبِيصَةُ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثنا الْفَرِيَابِيُّ وَقَبِيصَةُ

كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خَتِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ نَاسِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ.

۱۵۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ

۱۵۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ أَبُو نَضْرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَالِبٍ ثنا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَوَارِبَ الْقُبُورِ. عورتوں پر لعنت فرمائی۔

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث میں قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے اس لیے کہ عورتیں نوحہ کرتی ہیں اور قبروں پر جا کر خلاف شریعت بول کہتی ہیں اور دوسری حدیث میں عام اجازت ہے تو جو عورت عقیدہ کی پختہ ہو قبرستان جا کر وہی تباہی نہ کہے اس کو اجازت ہے جیسا کہ ام المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اجازت مرحمت ہوئی تھی۔

باب: عورتوں کا جنازہ میں جانا

۱۵۷۷: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں جنازوں میں شرکت سے منع کر دیا گیا اور ہمیں (شریک نہ ہونے کا) لازمی حکم نہیں دیا گیا۔

۱۵۷۸: حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ باہر تشریف لائے تو دیکھا کچھ عورتیں بیٹھی ہیں۔ فرمایا: کیوں بیٹھی ہو؟ عرض کرنے لگیں: جنازے کے انتظار میں۔ فرمایا: کیا تم (شرعاً) غسل دے سکتی ہو؟ کہنے لگیں: نہیں۔ فرمایا: جنازہ اٹھا سکتی ہو۔ عرض کرنے لگیں: نہیں۔ فرمایا کیا تم میت کو قبر میں داخل کرنے والوں میں ہوگی؟ کہنے لگیں: نہیں۔ فرمایا: پھر واپس ہو جاؤ گناہ کا بوجھ لے کر ثواب کے بغیر۔

باب: نوحہ کی ممانعت

۱۵۷۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ: ((وَلَا يَغْصِيَنَّكَ فِي مَغْرُوفٍ)) "کہ عورتیں نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں" سے مراد نوحہ کرنا ہے۔

۱۵۸۰: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حمص میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

۱۵۸۱: حضرت ابو مالک اشعریؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نوحہ کرنا

۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزِ

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نَهَيْتُنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَ لَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ ثنا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ دِينَارِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا نِسْوَةٌ جُلُوسٌ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قُلْنَ نَتَنظَرُ الْجَنَائِزَ قَالَ هَلْ تَغْسِلُنَّ؟ قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تُحْمِلُنَّ قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تُدَلِّينَ فِيمَنْ يُدَلِّي قُلْنَ لَا قَالَ فَارْجِعْنَ مَا زَوَّارِبٌ غَيْرَ مَا جَوَّارِبٌ.

۵۱: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّيَّاحَةِ

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى الصُّخَّاءِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَلَا يَغْصِيَنَّكَ فِي مَغْرُوفٍ)) [المتحنة: ۱۲] قَالَ النَّوْحُ.

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ ثنا جَرِيرٌ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ خُطِبَ مُعَاوِيَةُ بِحَمْصٍ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّوْحِ.

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنِ

جاہلیت کا کام ہے اور نوحہ کرنے والی جب توبہ کے بغیر مرے تو اللہ تعالیٰ اسکو تارکول کالباس اور دوزخ کے شعلوں کا گرتہ پہنائیں گے۔

۱۵۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت پر نوحہ کرنا جاہلیت کا کام ہے اور نوحہ کرنے والی جب توبہ سے قبل مر جائے تو اسے روز قیامت تارکول کے لباس میں اٹھایا جائے گا پھر اس پر دوزخ کے شعلوں کا گرتہ پہنایا جائے گا۔

۱۵۸۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔

ابن معین عن ابی معین عن ابی مالک الأشعری قال قال رسول الله ﷺ النياحة من أمر الجاهلية وإن النياحة إذا ماتت ولم تلب قطع الله لها ثيابا من قطران و درعا من لهب النار.

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يُوسُفَ تَنَا عُمَرُ بْنُ زَائِدِ الْيَمَامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَبِيرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ النَّيْحَةَ إِنْ لَمْ تَلْبَ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ فَإِنَّهَا تُبَعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِيلٌ مِنْ قَطْرَانَ ثُمَّ يَغْلَى عَلَيْهَا بِدِرْعٍ مِنْ لَهَبِ النَّارِ.

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ تَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ ابْنَانَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا أُنْثَى.

خلاصہ الباب ☆ نوح اور نیاحت کہتے ہیں میت پر چلا کر رونے کو اور اونچی آواز سے اس کے مناقب و مفاخر بیان کرنے کو۔ اس پر بہت شدید وعیدیں آئی ہیں۔ بے اختیار بغیر آواز کے رونا منع نہیں۔ حدیث ۱۵۸۲ میں نوحہ کرنے والی عورت جو بغیر توبہ کے مر جائے تو اس کو یہ عذاب دیا جائے گا اور جب عورت کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے تو ناچنا اور گانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

باب: چہرہ پیٹنے اور گریبان

پھاڑنے کی ممانعت

۱۵۸۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو گریبان چاک کرے چہرہ پیٹے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے۔ (یعنی واویلا کرے)۔

۱۵۸۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ توچنے والی

۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ

الْخُدُودِ وَ شَقِّ الْجُيُوبِ

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَ كَيْعُ ح وَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا

عَنْ سَفْيَانَ عَنْ زَيْدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقِ ح وَ حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ تَنَا وَ كَيْعُ تَنَا

الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَ ضَرَبَ

الْخُدُودَ وَ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الْمُخَارِبِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

كُرَّامَةَ قَالَا تَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدِ بْنِ

جابر، عَنْ مَكْحُولٍ وَالْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجَهَهَا وَالشَّاقَةَ جِيئَهَا وَالذَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ وَالشُّبُورِ.

گر بیان چاک کرنے والی اور ہائے تباہی ہائے ہلاکت پکارنے والی (عورتوں اور مردوں) پر لعنت فرمائی۔

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي الْحُمَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَ أَبِي بُرْدَةَ قَالَا لَمَّا نَقَلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ تَصِيحُ بِرَبِّهِ فَنَافَقَ فَقَالَ لَهَا أَوْ مَا عَلِمْتَ أَبِي بَرِيٍّ مِمَّنْ بَرِيٌّ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ تُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيٌّ مِمَّنْ خَلَقَ وَ سَلَقَ وَ خَرَقَ.

۱۵۸۶: حضرت عبدالرحمن بن یزید اور ابو بردہ فرماتے ہیں کہ جب ابو موسیٰ بیمار ہوئے تو ان کی اہلیہ ام عبداللہ نے رونے چلانے لگے۔ جب کچھ ہوش آیا تو فرمانے لگے تمہیں معلوم نہیں کہ جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بری ہیں میں بھی اس سے بری ہوں اور وہ ان کو یہ حدیث سنایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سرمنڈانے والے رورو کر چلانے والے اور کپڑے پھاڑنے والے سے بیزار ہوں۔

خلاصہ الباب ☆ جاہلیت کے دور کی رسموں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مٹانے آئے تھے۔ بہت سخت وعید سنائی اس آدمی کو جو کسی کے مرنے پر گریبان پھاڑے سرمنڈائے اور چلا کر روئے۔ آج کل ہندوں میں یہ رسم ہے کہ میت کی بیوی کو بھی جلا (سٹی کر) دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرکاً نہ جاہلیت کی رسموں سے بچائے۔ (غلوئی)

آج کل مسلمانوں میں بھی یہ بد رسومات یعنی ہندوؤں کی نہیں تو ان سے مستعار ضرور لی گئی ہیں اور رواج پارہی ہیں کہ شوہر کے مرجانے پر اس کی بیوی چاہے جوان ہی ہو اس کی دوسری شادی کرنے کو معیوب سمجھا جاتا ہے اور ایسی عورت کو معاشرے میں طعن و طنز کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ ہم مسلمانوں کو سوچنا چاہیے کہ یہ بھی تو جاہلانہ رسومات ہی کی پیروی ہے۔ (ابوسعد)

باب: میت پر رونے کا بیان

۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَ كَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي جَنَازَةِ فَرَايَ عُمَرَ امْرَأَةً فَصَاحَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ذُعْهَا يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ ذَابِعَةٌ وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ.

۱۵۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو (روتے) دیکھ کر پکارا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر اس کو چھوڑ کیونکہ آنکھ روتی ہے دل مصیبت زدہ اور (صدمہ کا) وقت قریب ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانُ عَنْ حَمَّادِ

بْنِ سَلْمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ بِحُجْرِهِ.

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ لِبْعِضِ بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْضِي فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لِلَّهِ مَا أَخَذَ لَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَضْبِرُوا لَتَحْتَسِبَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ وَمَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ أَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) فَلَمَّا دَخَلْنَا نَارًا لِيَتَّصِفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوحَهُ تَقْلَقُ فِي صَدْرِهِ قَالَ جَسْبُهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنَّةٌ قَالَ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الرَّحْمَةُ الَّتِي جَعَلَهَا اللَّهُ فِي بَنِي آدَمَ وَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ.

۱۵۸۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خَيْثَمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ لَمَّا تَوَفَّى ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ بَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُغَزِّيُّ (أَمَّا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَمَّا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنْتَ أَحَقُّ مِنْ عَظَمِ اللَّهِ حَقَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْمَعُ الْعَيْنُ وَ يَحْزَنُ الْقَلْبُ وَ لَا نَقُولُ مَا يُسْحَطُ الرَّبُّ لَوْ لَا أَنَّهُ وَعْدٌ صَادِقٌ وَ مُوَعُودَةٌ جَامِعَةٌ وَ أَنَّ الْآخِرَ تَابِعٌ لِلْأَوَّلِ

۱۵۸۸: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے ایک نواسے کا انتقال ہونے لگا تو صاحبزادی صاحبہ نے نبیؐ کو کہلا بھیجا آپ نے جواب میں کہلا بھیجا اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے عطا فرمایا اور ہر چیز کا اللہ کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔ لہذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو تو صاحبزادی نے دوبارہ آپ کو بلا بھیجا اور قسم (بھی) دی۔ رسول اللہ کھڑے ہوئے۔ میں معاذ بن جبلؓ ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہم) ساتھ ہوئے جب ہم اندر گئے تو گھر والوں نے پچہ رسول اللہؐ کو دیا جبکہ اس کی روح سینے میں پھڑک رہی تھی۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا پرانی مشک کی مانند (جیسے اس میں پانی ہلتا ہے اسی طرح روح سینہ میں حرکت کر رہی تھی) تو رسول اللہؐ رونے لگے۔ عبادہ بن صامت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا فرمایا: وہ رحمت جو اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر ہی خصوصی رحمت فرماتے ہیں۔

۱۵۸۹: حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو رسول اللہ نے لگے تو تعزیت کرنے والے (ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: آپ سب سے زیادہ اللہ کے حق کو بڑا جاننے والے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا: آنکھ برس رہی ہے دل غمزہ ہے اور ہم ایسی بات نہیں کہیں گے جو پروردگار کی ناراضگی کا باعث ہو اگر یہ سچا وعدہ نہ ہوتا۔ اس وعدہ میں سب ملنے والے نہ ہوتے اور بعد والے پہلے والے کے تابع

نہ ہوتے۔ اے ابراہیم ہمیں اب جتنا رنج ہے اس سے کہیں زیادہ رنج ہوتا اور ہم اب بھی تمہاری جدائی پر رنجیدہ ہیں۔
۱۵۹۰: حضرت حمزہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ آپ کا بھائی مارا گیا۔ تو کہنے لگیں اللہ اس پر رحمت فرمائے: ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ لوگوں نے کہا: آپ کا خاوند مارا گیا۔ کہنے لگیں: ہائے افسوس! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کو خاوند سے جو تعلق ہے وہ کسی سے نہیں ہوتا۔

۱۵۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ قبیلہ عبدالاشہل کی کچھ عورتوں کے پاس سے گزرے جو اپنے اُحد کی لڑائی میں مارے جانے والوں پر رو رہی تھیں۔ تو رسول اللہ نے فرمایا: حمزہ پر رونے والی کوئی بھی نہیں؟ تو انہماری عورتیں آئیں اور حضرت حمزہ پر رونے لگیں۔ رسول اللہ بیدار ہوئے نو فرمایا: ان کا پاس ہوا بھی تک واپس نہیں گئیں ان سے کہو کہ چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر نہ روئیں۔

۱۵۹۲: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

لَوْ جَدْنَا عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيمَ اَفْضَلَ مِمَّا وَجَدْنَا وَاِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ.

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَوِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْزَةَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّهُ قِيلَ لَهَا قِيلَ اَخُوكِ فَقَالَتْ رَحِمَهُ اللَّهُ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ قَالُوا قِيلَ زَوْجِكَ قَالَتْ وَ حُزْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْأَةِ لَشُعْبَةً مَا هِيَ لِشَيْءٍ.

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ اَنَّنَا اَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِنِسَاءِ عَبْدِ الْاَشْهَلِ يَبْكِينَ هَلْكَاهُنَّ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنَّ حَمْرَةَ لَا يُوَاكِبِي لَه فَجَاءَ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ يَبْكِينَ حَمْرَةَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ وَيْحَهُنَّ! مَا اَنْقَلَبُنَّ بَعْدَ مُرُوهُنَّ فَلْيَنْقَلِبُنَّ وَلَا يَبْكِينَ عَلَيَّ هَالِكِ بَعْدَ الْيَوْمِ.

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ الْهَجْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفَى قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرَاثِي.

☆ خلاصہ الباب حدیث: ۱۵۸۷ میں عورت کو منع اس لیے کیا کہ اونچی آواز سے روتی ہوگی اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا لیکن یہ نوحہ نہیں تھا۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! جانے دو کیونکہ صرف رونا منع نہیں ہے۔ تازہ تازہ صدمہ ہے، دل پر اثر بہت ہوتا ہے اور آدن کو رونا آتا ہے۔ اس باب کی حدیث ۱۵۸۸ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ولی رنج اور صرف رونا شریعت کے خلاف نہیں بلکہ دل کی نرمی اور مزاج کی میاں روی کی نشانی ہے جس شخص کو ایسے موقع پر بھی رونا نہ آئے تو دل کے سخت ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ باقی اولیاء اللہ کی شان ہی اور ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت غالب ہے تو بیٹے کے مرنے پر بجائے رونے کے مسکراتے ہیں۔ یہ غلبہ حال ہے۔ بزرگان دین پر طعن کرنے سے بچنا چاہیے۔ حدیث ۱۵۸۹ سے ثابت ہوا کہ دنیا ایک مرائے ہے کوئی پہلے چلا گیا اور کوئی بعد میں جا رہا ہے۔ اس لیے کسی کی وفات پر حد سے زیادہ رنج کرنا دانشمندی کے خلاف ہے۔ اس لیے کہ قلیل ہی مدت کے بعد عالم برزخ یا آخرت میں ملاقات ہو جائیگی۔

۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ

بِمَائِحَ عَلَيْهِ

بَابُ: مَيِّتٌ بِرُوحِهِ كِي وَجْهِ سِ اس كُو

عذاب ہوتا ہے

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَاذَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

۱۵۹۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میت پر روح کی وجہ سے اس کو عذاب ہوتا ہے۔

و وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِمَا يُبْحِ عَلَيْهِ.

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّازِيُّ ثَنَا أَبِي ثَنَا أَبِي ثَنَا أَبِي عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الشَّعْرَى عَنْ أَبِيهِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ إِذَا قَالُوا وَاعْضُدَاهُ وَ كَاسِيَاهُ وَ أَنَا صِرَاهُ وَ اجْبِلَاهُ وَ نَحْرُهُ هَذَا يُنْتَعَجُ وَ يُقَالُ أَلَيْتَ كَذَلِكَ؟ أَلَيْتَ كَذَلِكَ.

۱۵۹۴: حضرت اسید بن اسید روایت کرتے ہیں موسیٰ سے وہ اپنے والد ابو موسیٰ اشعریٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے جب وہ کہیں ہائے ہمارے سہارے ہائے ہمیں کپڑے پہنانے والے ہائے ہماری مدد کرنے والے ہائے پہاڑ کی مانند مضبوط اور اس جیسے کلمات تو میت کو ڈانٹ کر پوچھا جاتا ہے کہ تو ایسا ہی تھا؟ تو ایسا ہی تھا؟ اسید کہتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ (تعجب ہے کہ) اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا تو موسیٰ کہنے لگے تیرا ناس ہو میں تجھے کہہ رہا ہوں کہ مجھے ابو موسیٰ نے رسول اللہ کی یہ حدیث سنائی تو کیا تم یہ کہو گے کہ ابو موسیٰ نے رسول اللہ پر جھوٹ باندھا یا یہ کہو گے کہ میں نے ابو موسیٰ پر جھوٹ باندھا۔

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَتْ يَهُودِيَّةً سَأَلَتْ فَسَمِعْتُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَإِنَّ أَهْلَهَا يَكُونُ عَلَيْهَا وَ إِلِهَا تُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا.

۱۵۹۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت مر گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گھر والوں کو اس پر روتے ہوئے سنا تو فرمایا: اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں حالانکہ اس کو اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

☆ مَدَامُ الْبَابُ ☆ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ میت کو عذاب اس وقت ہوتا ہے کہ جب وہ وصیت کرے رونے کی اور

جو وصیت نہ کرے اور نہ ہی نوحہ کو پسند کرتا ہے تو اس پر عذاب نہیں ہوتا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح منقول ہے۔

۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْأُولَى.

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثنا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ سُخَّانَهُ إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضْ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ.

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قَدَامَةَ الْجَمْعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَفْرَعُ إِلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ مِنْ قَوْلِهِ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ اخْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي فَأَجْرِنِي فِيهَا وَعَوْضِنِي مِنْهَا إِلَّا آجِرَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا وَعَاوَضَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّى أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَكَرْتُ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ اخْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي هَذِهِ فَأَجْرِنِي عَلَيْهَا فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ وَعِضْنِي خَيْرًا مِنْهَا قُلْتُ فِي نَفْسِي أَعْاضُ خَيْرًا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قُلْتُهَا فَعَاوَضَنِي اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجْرَنِي فِي

بَابُ: مُصِيبَتِ پُرْصَبْر كَرْتَا

۱۵۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر تو صدمہ کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

۱۵۹۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے اگر صدمہ کے شروع میں تو صبر اور ثواب کی امید رکھے تو میں (تیرے لئے) جنت کے علاوہ اور کسی بدلہ کو پسند نہ کروں گا۔

۱۵۹۸: حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کو یہ فرماتے سنا کہ جس مسلمان پر بھی مصیبت آئے پھر وہ گھبراہٹ میں اللہ کا حکم پورا کرے یعنی یہ کہے کہ: ((إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ...)) "اے اللہ! میں اپنی مصیبت میں آپ ہی سے اجر کی امید رکھتا ہوں مجھے اس پر اجر دیجئے اور اس کا بدلہ دیجئے تو اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت پر اجر بھی دیتے ہیں اور اس سے بہتر بدلہ بھی عطا فرماتے ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو مجھے ان کی یہ حدیث یاد آئی جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے مجھے سنائی تھی تو میں نے یہی کلمات کہے: ((إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ...)) جب میں یہ کہنے لگتی ((وَعِضْنِي خَيْرًا مِنْهَا)) کہ مجھے ان سے بہتر بدلہ عطا فرمائے تو دل میں سوچتی کہ ابو سلمہ سے بہتر بھی مجھے ملے گا؟ بالآخر میں نے یہ کلمہ بھی کہہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے (ابو سلمہ کے) بدلہ

مُصَيَّبِي.

میں محمد دے دیئے اور مصیبت میں مجھے اجر عطا فرمایا۔

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ غَمْرٍوُ بْنُ الشُّكَيْنِ لَنَا أَبُو هَمَّامٍ

۱۵۹۹: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے (مرض

لَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ لَنَا مُصَِّبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ

الوفات میں) ایک دروازہ کھولا جو آپ کے اور لوگوں کے

سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

درمیان تھا یا فرمایا کہ پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ لوگ ابو بکرؓ کی

عَنْهَا قَالَتْ فَتَحَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابًا

اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے تو لوگوں کی یہ اچھی حالت

بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ أَوْ كَشَفَ بِيْتًا فَإِذَا النَّاسُ يُصَلُّونَ

دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور اس امید پر (حمد و ثنا کی)

وَرَاءَ أَبِي بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهُ عَلَى مَا رَأَى مِنْ حُسْنِ خَالِهِمْ وَ

کہ اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ و جانشین انہی کو بنا نہیں گئے جن کو

رَجَاءٌ أَنْ يَخْلُقَهُ اللَّهُ فِيهِمْ بِالَّذِي رَأَاهُمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس انسان یا مسلمان

أَيُّمَا أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَصِيبَ بِمُصِيبَةٍ

پر کوئی مصیبت آئے تو وہ میری مصیبت (کو یاد کر کے اس)

فَلْيَتَعَزَّ بِمُصِيبَةِ بِيٍّ عَنِ الْمُصِيبَةِ الَّتِي تُصِيبُهُ بغيرِ فَإِنَّ

سے تسلی حاصل کرے اس مصیبت کیلئے جو میرے علاوہ

أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي لَنْ يُصَابَ بِمُصِيبَةٍ بَعْدِي أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ

دوسروں پر آئی اسلئے کہ میری امت پر میرے بعد میری

مُصِيبَتِي.

مصیبت سے زیادہ گراں مصیبت ہرگز نہ آئے گی۔

۱۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا وَكَيْعِبُ بْنُ

۱۶۰۰: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

الْجَرَّاحِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر کوئی

بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پریشانی آئے پھر وہ اس کو یاد کر کے از سر نو ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا

وَسَلَّمَ مَنْ أَصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَذَكَرَ مُصِيبَةَ فَاحْذَثْ

إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ کہے خواہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد ہو۔

أَسْرَجَاغًا وَإِنْ تَقَادَمَ غَهْدُهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْآجْرِ مِثْلَهُ

اللہ تعالیٰ اس کے لئے اتنا ہی اجر لکھیں گے جتنا پریشانی

يَوْمَ أُصِيبَ.

کے دن لکھا تھا۔

یوم اُصِيبَ.

خلاصہ الباب ☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرنے والے نے جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ قرآن کریم کے ساتھ اس حدیث کا بظاہر تعارض نظر آ رہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ متعلقین کے فعل سے میت کو رنج اور دکھ ہوتا ہے۔ طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے قبیلہ بنت محرم کی روایت سے بیان کیا ہے کہ قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے مرے ہوئے بیٹے کا ذکر کیا اور رونے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ہے جو اس چیخنے والی کو زبردستی چپ کرادے۔ اللہ کے بند و اپنے مردوں کو تکلیف نہ دو۔ ابن جریر نے اسی قول کو پسند کیا اور تمام ائمہ نے جن میں علامہ ابن تیمیہ بھی ہیں اسی تاویل کو اختیار کیا۔ لیجہ بن منصور راوی ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے کچھ عورتوں کو ایک جنازہ کے ساتھ دیکھا فرمایا: لوٹ جاؤ گناہ اٹھانے والیوں، ثواب نہ پانے والیوں، زندوں سے آگے بڑھ کر مردوں کو دکھ نہ پہنچاؤ۔ دفع تعارض کی صحیح صورت یہ ہے کہ حدیث میں میت پر عذاب ہونے سے اس میت پر عذاب ہونا مراد ہو جو (اپنی زندگی میں) مردے پر رونے کا عادی تھا یا جس نے اپنے مرنے کے بعد گھر والوں کو نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو یا

وصیت نہ بھی کی ہو لیکن اُس کو معلوم ہو کہ میرے مرنے کے بعد گھر والے نوحہ کریں گے اور باوجود اس علم کے ان کو پس مرگ نوحہ کرنے سے منع نہ کیا ہو۔ اس توجیہ پر میت پر جو عذاب ہوگا ہو میت کے اپنے جرم ہی کی وجہ سے ہوگا۔ دوسرے کے گناہ کا بار اُس پر ہرگز نہ ہوگا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول کو پسند کیا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا موقف یہ تھا کہ میت کو گھر والوں کے رونے سے عذاب نہیں ہوتا۔ وہ فرماتی تھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سننے میں غلطی ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کافر کے گھر والوں کے رونے سے اللہ کافر کا عذاب بڑھا دیتا ہے۔ یعنی کافر کو عذاب ہوتا ہے مسلمان میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ باقی اس مسئلہ کی تحقیق گزشتہ حدیث کے تحت گزر رہی چکی ہے۔

مؤمن کو جب تکلیف وہ خبر پہنچے تو اس وقت صبر کرنے نہ روئے اور نہ پیٹے بس انا للہ وانا الیہ راجعون کہے اسی کو صبر کہتے ہیں۔ اس بندہ کو ثواب ملے گا لیکن اگر صدمہ اولیٰ کے وقت تو خوب رویا چینچا چلایا اور بعد میں صبر کرتا ہے تو کوئی فائدہ نہیں اس لیے کہ رونے پینے کے بعد تو صبر آ ہی جاتا ہے۔ آئندہ احادیث میں بشارتیں بیان کی گئی ہیں۔

۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ عَزَى مُصَابًا

بَابُ: مصیبت زدہ کو تسلی دینے کا ثواب

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ أَبُو عَمَارَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَعَزِي أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۶۰۱: حضرت محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایمان والا اپنے بھائی کو پریشانی میں تسلی دلائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو عزت کا لباس پہنائیں گے۔

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَزَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.

۱۶۰۲: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی اس کو مصیبت زدہ کے برابر اجر ملے گا۔

۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ

بَابُ: جس کا بچہ مرجائے

أَصِيبَ بَوْلِدِهِ

اُس کا ثواب

۱۶۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَعِينِ بْنِ الْمَسْتَبِ عَنِ ابْنِ خُرَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمَاتُ لِرَجُلٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ قِيلَجِ النَّارِ إِلَّا تَحَلَّى الْقِسْمِ

۱۶۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ ہوگا کہ کسی آدمی کے تین بچے مرجائیں پھر وہ دوزخ میں جائے مگر قسم پوری کرنے کی خاطر۔

۱۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ قَالَ ثنا

۱۶۰۴: حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے سنا: جس مسلمان کے تین بچے جوانی سے قبل مرجائیں تو وہ (بچوں کے والدین) جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے داخل ہونا چاہیں (مقرب فرشتے انکا) استقبال کریں گے۔

۱۶۰۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمان خاوند بیوی کے تین بچے جوانی سے قبل مرجائیں اللہ تعالیٰ اپنی زائد رحمت سے ان سب (والدین اور بچوں) کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

۱۶۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین بچے جوانی سے قبل ہی آگے بھیج دے تو وہ دوزخ سے (بچاؤ کے لئے اس کا) مضبوط قلعہ بن جائیں گے تو ابو ذرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے دو بھیجے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: اور دو ہی سہی تو قاریوں کے سردار ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ میں نے ایک بھیجا ہے؟ فرمایا: ایک ہی سہی۔

خلاصۃ السباب ☆ فجلۃ القنم: یعنی قسم کھولنے سے مراد قرآن کریم کی وہ آیت: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ آلٌ وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْفِيًا﴾ ”تم سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گزرے“ سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑی بشارت مسلمانوں کو سنائی ہے کہ جس کسی مسلمان کے تین بچے وفات پا جائیں یا دو یا ایک بھی فوت ہو جائے اور یہ باپ یا ماں اس بچے پر صبر کریں تو اللہ پاک اپنے فضل و احسان سے جنت میں داخل فرمادیں گے اور جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

باب: جس کسی کا حمل ساقط ہو جائے؟

۱۶۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ کچا بچہ جس کو

السحق بن سليمان ثنا جرير بن عثمان عن شرحبيل بن شفعة قال لقيني عتبة بن عبد السلمي فقال سمعت رسول الله ﷺ يقول ما من مسلم يموت له ثلاثة من الولد لم يبلغوا الجنت إلا تلقوه من ابواب الجنة الثمانية من أيها شاء دخل.

۱۶۰۵: حدثنا يوسف بن حماد المعنى ثنا عبد الوارث بن سعيد عن عبد العزيز بن صهيب عن اس بن مالك عن النبي ﷺ قال ما من مسلمين يوفى لهما ثلاثة من الولد لم يبلغوا الجنة إلا أدخلهم الله الجنة بفضل رحمته إياهم.

۱۶۰۶: حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا اسحق بن يوسف عن العوام بن حوشب عن أبي محمد مولى عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه عن أبي عبيدة عن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ لم يبلغوا الجنة كانوا له حصنا حصينا من النار فقال ابو ذر رضي الله تعالى عنه قدمت اثنين قال واثنين فقال ابى بن كعب رضي الله تعالى عنه سيد القراء قدمت واحدا قال وواحدا.

۵۸: باب ما جاء فيمن أصيب بسقط

۱۶۰۷: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال ثنا خالد بن مخلد ثنا يزيد بن عبد الملك التوفلي عن يزيد بن

میں آگے بھیجوں مجھے زیادہ پسند ہے سوار سے جس کو میں پیچھے چھوڑ آؤں۔

۱۶۰۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچا بچہ جھگڑا کرے گا اپنے مالک (اللہ عزوجل) سے جب مالک اس کے والدین کو دوزخ میں ڈالے گا پھر حکم ہوگا اے کچے بچے جھگڑنے والے اپنے مالک سے اپنے ماں باپ کو جنت میں لے جاؤ وہ ان دونوں کو جنت میں لے جائے گا۔

۱۶۰۹: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کچا بچا اپنی ماں کو اپنی آنول سے کھینچ لے جاوے گا جنت میں جب وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے۔

☆ خلاصہ الباب ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جو بچہ مدت حمل تمام ہونے سے قبل پیٹ سے گر جائے وہ بھی اپنی ماں کی مغفرت کا ذریعہ بنے گا۔ سبحان اللہ! کیسی کیسی مہربانیاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر دُنیا میں کرتے ہیں تو روز قیامت کتنی نوازشیں کریں گے۔

باب: میت کے گھر

کھانا بھیجنا

۱۶۱۰: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی اطلاع آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو۔

۱۶۱۱: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمیس بیان فرماتی ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب

رُوْمَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَسَقَطَ أَقْدَمُهُ بَيْنَ يَدَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَارِسٍ أَخْلَفَهُ خَلْفِي.

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَبُو بَكْرٍ الْبُكَائِيُّ قَالَا تَنَا أَبُو غَسَّانٍ قَالَ تَنَا مِنْدَلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ السَّقَطَ لِيَرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أُدْخِلَ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ فَيَجْرُ هُمَا بِسُرْرِهِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ.

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ يَرَاغِمُ رَبَّهُ يُغَاضِبُ

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ مَرْزُوقٍ تَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ تَنَا يَحْيَىٰ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّقَطَ لَيَجْرُ أُمَّهُ بِسُرْرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ.

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُبْعَثُ إِلَى

أَهْلِ الْمَيِّتِ

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمْ مَا يَشْفَلُهُمْ أَوْ أَمْرٌ يَشْفَلُهُمْ.

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْأَعْلَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

عن ام عیسیٰ الجوزار قالت حدثتني أم عون ابنة محمد بن جعفر عن جدتها أسماء بنت عميس قالت لما أصيب جعفر رجع رسول الله ﷺ إلى اهله فقال إن آل جعفر قد شغلوا بشأن مبيتهم فاضنعوا لهم طعاما. قال عبد الله فما زالت سنة حتى كان حديثنا فترك.

شہید ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں کے پاس لوٹے اور ارشاد فرمایا: جعفر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لوگ (گھر والے) مشغول ہیں اپنی میت کے کام میں تو تم ان کے لئے کھانا تیار کرو۔ حضرت عبد اللہ نے کہا پھر یہ کام سنت رہا یہاں تک کہ ایک نیا کام ہو گیا تو چھوڑ دیا گیا۔

☆ خلاصہ الباب میت کے گھر والے تازہ صدمہ کی وجہ سے ایسے حال میں نہیں ہوتے کہ کھانے وغیرہ کا اہتمام کر سکیں اس لیے ان کے ساتھ ہمدردی کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اس دن ان کے کھانے کا اہتمام دوسرے اعزہ اور تعلق والے کریں۔ حضرت عبد اللہ کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں نے اس میں تکلف کرنا شروع کر دیا اور ریا، نمود و نمائش کے لیے کھانا بھیجے ہیں اس لیے یہ کام سنت کے بجائے ایک بدعت اور تہی بات ہو گئی۔

۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاجْتِمَاعِ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَ صُنْعَةِ الطَّعَامِ

باب: میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے کی ممانعت اور کھانا تیار کرنا

۱۶۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا هُثَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْفَضْلِ قَالَ ثنا هُثَيْمٌ عَنْ اسمعيل بن ابى خالد عن قيس بن ابى حازم عن جرير بن عبد الله البجلي قال كنا نرى الاجتماع الى اهل الميت و صنعة الطعام من النجاسة.

۱۶۱۲: حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے اور کھانا تیار کرنے کو نوحہ شمار کرتے تھے۔

☆ خلاصہ الباب دور جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ میت کے گھر لوگ جمع ہو کر کھانا کھاتے تھے۔ اسلام نے یہ رسم بد مٹائی اور فرمایا کہ میت کے گھر کھانے کا پکنا نجاست (نوحہ میں سے) ہے۔ افسوس ہے کہ ایصالِ ثواب کے نام پر تہجد دسواں چالیسواں اور برسی کی جا رہی ہے۔ ان رسموں کا ایصالِ ثواب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مولانا حیدر علی ٹونگی جو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے تلمیذ رشید ہیں نے مفصل اس کی تردید فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ مہمانی کا کھانا جو میت کے پیچھے پکاتے ہیں اول تو یہ خود ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔ چند وجوہ سے ایک تو یہ کہ بحر الرائق اور دوسری کتابوں میں تصریح ہے کہ ضیافت و مہمانی خوشی و شادی کے موقع پر تو مشروع ہے نہ مصیبتوں اور غمی کے موقع پر۔ پہلے دن کھانا اہل میت کے گھر بھیجنا مستون ہے نہ کہ اس شخص سے کھانا مانگیں۔ خواہ صراحتاً کہا کہ اگر وہ نہ پکائے تو اس پر طعنہ لگائیں۔ یہ بھی ایک قسم کی طلب اور مانگنا ہے۔ دوسرا یہ کہ جریر بن عبد اللہ بجلي کی روایت میں ہے کہ ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونا اور ان کا کھانا پکنا نوحہ سمجھتے تھے یعنی تمام دوستوں کے ساتھ لوگوں کا جمع ہونا میت کے گھر والوں کے پاس سوائے تجہیز و تکفین کی خدمت کے اور میت کے گھر والے یہ جو کھانا تیار کرتے تھے ہم اس کو نوحہ سمجھتے تھے اور نوحہ خود حرام ہے تو یہ لوگوں کا جمع ہونا اور کھانا پکنا بھی ناجائز و حرام ہوگا۔ تیسرا یہ کہ شریعت کی کتابوں میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ یہ کھانا تیار کرنا اہل میت

کا عرب کے زمانہ میں جہالت کی عادات و رسوم سے تھا۔ جب اسلام آیا جاہلیت کی رسموں کو موقوف کر دیا لہذا صحابہؓ و تابعینؓ کے زمانہ میں یہ رسم منقول نہیں۔ چنانچہ عام کلمہ لوگوں کے درمیان جو سوم دھم بستم و چہلم و ششماہی و برسی کا رواج ہو گیا ہے تمام ناجائز ہے اور اس سے بچنا ضروری ہے۔ باقی ایصالِ ثواب کے لیے کھانا فقیروں کو بھیج دینا یا مسجد بنا دینا یا کنواں کھدوانا اور نقد و لباس اور غلہ وغیرہ فقراء کو دینا یہ امور باتفاق جائز ہیں اور میت کے لیے مفید ہیں لیکن گھر میں بطور مہمانی کے کھانا خواہ کھانے والے فقیر ہوں یا مالدار اور یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں کہ یہ رسم جاہلیت عرب اور ہندوستان کے تمام ہندوؤں کی رسم ہے اور اس میں کفار کے ساتھ مشابہت ہے۔

باب: جو سفر میں مر جائے

۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ غَرِيبًا

۱۶۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر کی موت شہادت ہے۔

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ لَنَا أَبُو الْمُنْبِيرِ الْهَدَيْلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي زَوَادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْتُ غَرِيبَةٍ شَهَادَةٌ.

۱۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کی مدینہ میں وفات ہوئی ان کی پیدائش بھی مدینہ میں ہی ہوئی تھی تو نبی ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا کر فرمایا: کاش وہ دوسرے ملک میں مرتا۔ ایک شخص نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا: جب آدمی اپنی پیدائش کے مقام کے سوا دوسرے ملک میں مرے تو اس کی پیدائش کے مقام سے لے کر موت کے مقام تک اس کو جگہ جنت میں جگہ دی جائے گی۔

۱۶۱۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي حَيْثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاظِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوْفِّي رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مَثْنٌ وُلِدَ بِالْمَدِينَةِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَلِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ قَسَمَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطِعِ آثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ.

خلاصہ الباب ☆ کیونکہ پردیس میں جب آدمی فوت ہوتا ہے اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ اعزہ و اقارب کی جدائی اور تنہائی بہت شاق ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اس کو شہادت کا رتبہ عنایت فرماتے ہیں۔ قبر وسیع ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ جتنا مقام پیدائش سے موت کے مقام تک فاصلہ ہوتا ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ ثواب اتنا کثیر ہوگا کہ اس سارے علاقہ کو بھر دے گا۔

باب: بیماری میں وفات

۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ مَرِيضًا

۱۶۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیماری میں مرا شہادت کی موت مرادہ عذابِ قبر سے

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ لَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ قَالَ لَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ

بن محمد بن ابی غطاء عن موسیٰ ابن وزدان عن ابی
 هريرة قال قال رسول الله ﷺ من مات مريضاً مات شهيداً
 ووفى فنة القبر وغدى وريح عليه برزاقه من الجنة

☆ خلاصہ الباب مرنے کے بعد لوگوں کے مختلف احوال اور مختلف مقامات ہوں گے۔ کسی کی روح علیین میں کسی کی
 جنت میں اور پورا حال تو اسی وقت معلوم ہوگا جب آدمی مرے گا۔

۶۳: باب فی النهی عن کسر عظام المیت

۱۶۱۶: حدثنا هشام بن عمار قال ثنا عبد العزيز بن
 محمد الدراوردي قال ثنا سعد بن سعيد عن عمرة عن
 عائشة قالت قال رسول الله ﷺ كسر عظم الميت
 ككسره حياً.

۱۶۱۷: حدثنا محمد بن معمر ثنا محمد ابن بكر ثنا
 عبد الله بن زياد اخبرني ابو غنيدة بن عبد الله بن زمعة
 عن أمه عن أم سلمة عن النبي ﷺ قال كسر عظم
 الميت ككسر عظم الحي في الآثيم.

☆ خلاصہ الباب ان احادیث سے میت کی توہین کا ناجائز ہونا معلوم ہوا۔ معلوم نہیں کہ ڈاکٹروں کی کونسی شریعت ہے
 جو لواہرت مردوں کی ہڈیوں کو توڑتا اور چیر پھاڑ کرتے ہیں۔ بڑی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۶۴: باب ما جاء فی ذکر مرض

رسول الله ﷺ

۱۶۱۸: حدثنا سهل بن ابی سهل ثنا سفیان ابن عیینة
 عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله رضي الله تعالى عنه
 قال سألت عائشة رضي الله تعالى عنها فقلت أي أمة
 أخبريني عن مرض رسول الله ﷺ رضي الله تعالى عنه صلى
 الله عليه وسلم قالت اشتكى فعلق ينفث فجعلنا نثبه
 نفسه بنفقة آكل الزبيب وكان يدور على نسايبه فلما
 ثقل استأذنه أن يكون في بيت عائشة رضي الله تعالى

۱۶۱۸: عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے
 عائشہ سے کہا: اماں! مجھ سے آنحضرت کی بیماری کا حال
 بیان کرو۔ انہوں نے کہا: آپ بیمار ہوئے تو آپ نے
 پھونکنا شروع کیا (اپنے بدن پر بیماری کی شدت کی وجہ
 سے)۔ تو ہم نے مشابہت دی آپ کے پھونکنے کو انگور
 کھانے والے کے پھونکنے سے (جیسے انگور کھانے والا اس
 کی گرد اور خاک پھونکتا ہے اور آپ بھوما کرتے تھے

باب: میت کی ہڈی توڑنے کی ممانعت

۱۶۱۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 میت کی ہڈی توڑنا زندگی میں اس کی ہڈی توڑنے کے
 مترادف ہے۔

۱۶۱۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت
 کی ہڈی کو توڑنا گناہ میں زندہ کی ہڈی توڑنے کی مانند
 ہے۔

باب: آنحضرت ﷺ کی

بیماری کا بیان

عنها و ان يذرن غلبه قالت قد دخل علي رسول الله ﷺ وهو بين رجلين و رجلاه تخطان بالارض احدهما الغباس

باری باری۔ جب آپ بیمار ہوئے تو اور بیبیوں سے اجازت مانگی بیماری میں عائشہ کے گھر میں رہنے کی (اس لئے کہ وہ محبوبہ خاص تھیں اور سب بیبیوں سے زیادہ محبت ان سے تھی) اور تمام بیبیوں کو آپ کے پاس گھومنے کی (جیسے صحت میں آپ ان کے پاس گھومتے تھے) عائشہ نے کہا: آنحضرت میرے پاس آئے دو

فحدثت به بن عباس رضي الله تعالى عنه فقال اتدرى من الرجل الذي لم تسمه عائشة رضي الله تعالى عنها هو علي رضي الله تعالى عنه ابن ابي طالب

مردوں پر سہارا دیئے ہوئے۔ ان میں سے ایک ابن عباس تھے۔ عبید اللہ نے کہا: میں نے یہ حدیث ابن عباس سے بیان کی انہوں نے کہا: تو جانتا ہے۔ دوسرا مرد کون تھا جس کا نام عائشہ نے نہیں لیا؟ وہ علی بن ابی طالب تھے۔

☆ خلاصہ الباب ان احادیث سے معلوم ہوا کہ: (۱) سكرات کی شدت اور موت کی سختی کوئی بری چیز نہیں بلکہ اس سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ (۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مولیٰ کے وصال کو پسند فرمایا اور آخرت کے سفر کو قبول فرمایا۔ (۳) مرض کی شدت میں نماز کا بہت خیال تھا کیونکہ نماز دین کا اعلیٰ رکن اور ستون ہے۔ (۴) خادموں نوکروں پر ظلم سے بچنا ثابت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں بہت تاکید فرمائی۔

۱۶۱۹: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يتعوذ بهؤلاء الكلمات اذهب الباس رب الناس واشف أنت الشافي لا شفاء الا بشفاءك شفاء لا يغادر سقما فلما ثقل صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه اخذت بيده فجعلت امسحه و أقولها فنزع يده من يدي ثم قال اللهم اغفر لي والحقني بالرفيق الاعلى قالت فكان هذا أكبر ما سمعت من كلامه صلى الله عليه وسلم

۱۶۱۹: حضرت عائشہ سے روایت ہے آنحضرت پناہ مانگتے تھے ان کلموں کے ساتھ: ((أذهب الباس رب الناس...)) یعنی ”دور کر دے بیماری اے مالک لوگوں کے اور تندرستی دے تو ہی تندرستی دینے والا ہے۔ تندرستی تیری تندرستی ہے تو ایسی تندرستی عطا فرما کہ بالکل بیماری نہ رہے۔“ جب آنحضرت بیمار ہوئے اس بیماری میں کہ جس میں انتقال فرمایا تو میں نے آپ کا ہاتھ تھاما اور اس کو پھیرنا شروع کیا۔ آپ نے جسم پر یہی کلمات کہے اور (عائشہ نے آنحضرت کا ہاتھ پھرایا اس کی برکت سے جلد آپ کو

صحت خاص ہو۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا پھر فرمایا: ((اللهم اغفر لي والحقني...)) ”یا اللہ! مجھ کو بخش دے اور بلند رفق سے (ملائکہ انبیاء صدیقین اور شہداء سے) ملا دے مجھ کو“۔ عائشہ نے کہا: تو یہ آخری کلمہ تھا جو میں نے آپ سے سنا۔

۱۶۲۰: حدثنا أبو مروان العثماني ثنا البرهيم بن سعيد عن أبيه عن عروة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت

۱۶۲۰: عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کو یہ فرماتے سنا: جو نبی بھی بیمار ہو جائے تو اسے دنیا میں رہنے اور آخرت

کا سفر کرنے کا اختیار دیدیا جاتا ہے۔ مرضِ وفات میں آپؐ کو کھانسی اٹھی تو میں نے آپؐ کو یہ کہتے سنا: ((مع الذين انعم الله...)) "ان لوگوں کے ساتھ جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی صدیقین، شہداء اور صالحین" تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپؐ کو بھی اختیار دے دیا گیا ہے۔

۱۶۲۱: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ کی ازواج مطہرات جمع ہو گئیں۔ کوئی بھی ان میں باقی نہ رہی۔ پھر فاطمہؓ حاضر ہوئیں۔ ان کی چال بعینہ رسول اللہؐ کی چال تھی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: مرجا میری بیٹی۔ پھر انہیں اپنی بائیں جانب بٹھایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں پھر آپؐ نے (دوبارہ) سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے کہا: آپؐ رونیں کیوں؟ کہنے لگیں: میں رسول اللہؐ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتی۔ میں نے کہا: میں نے آج کا سا دن نہیں دیکھا جس میں خوشی ہے لیکن رنج سے ملی ہوئی (خوشی تو یہ کہ آپؐ نے کوئی بشارت دی اسی لئے فاطمہؓ ہنسیں اور رنج یہ کہ آپؐ کی بیماری کا صدمہ) جب وہ رونیں تو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہؐ نے صرف تم ہی سے کوئی بات فرمائیں ہمیں (ازواج کو) نہیں بتائی؟ پھر بھی تم رورہی ہو اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟ فرمانے لگیں کہ میں رسول اللہؐ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتی حتیٰ کہ جب رسول اللہؐ اس دنیا سے تشریف لے جا چکے تو پھر میں نے پوچھا کہ وہ کیا بات فرمائی

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَيْتٍ يَمْرُضُ إِلَّا خَيْرٌ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ مَرَضُهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ يَخْتَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ.

۱۶۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن نعيم عن زكريا عن فراس عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت اجتمعن نساء النبي صلى الله عليه وسلم فلم تغادر منهن امرأة فجاءت فاطمة كان منيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرجا بانتي ثم اجلسها عن شماله ثم اسرأ إليها حديثا فبككت فاطمة ثم انه سألها فضحكك أيضا فقلت لها ما يتكيك قالت ما ما كنت لأقضي بسر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لها حين بككت اخصك رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديث دوننا ثم تكين و سألته عما قال فقالت ما كنت لأقضي بسر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا قبض سألته عما قال فقالت انه كان يحدثني ان جبرائيل كان يعارضه بالقران في كل عام مرة و انه عارضه به العام مرتين ولا اراني الا قد حضر اجلي و انك اول اهلي لحوقا بي و نعم السلف انا لك فبكيت ثم انه سار لي فقال الا ترضين ان تكوني سيده نساء المؤمنين او نساء هذه الامة فضحكك لذلك.

تھی؟ فرمانے لگیں کہ آپؐ نے مجھے یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل ہر سال ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اور تم میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے مجھے ملوگی اور میں تمہارے لئے بہترین پیش خیمہ ہوں۔ تو میں رو پڑی پھر دوبارہ سرگوشی کی تو فرمایا: تم اس پر خوش نہ ہوگی کہ تم اس امت کی یا مومنین کی عورتوں کی سردار ہوگی یہ سن کر میں ہنسی۔

۱۶۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بیماری کی شدت کسی پر نہیں دیکھی۔

۱۶۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے وقت دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالے میں پانی تھا، آپ پیالے میں ہاتھ ڈال کر منہ پر پھیرتے اور فرماتے: اے اللہ! سگرات موت میں میری مدد فرما۔

۱۶۲۴: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کا آخری دیدار میں نے پیر کے دن کیا۔ آپ نے پردہ اٹھایا۔ میں نے آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا (خوبصورتی اور نورانیت میں) گویا مصحف کا ورق تھا۔ اس وقت لوگ سیدنا ابوبکرؓ کی افتاء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ وہ ہٹنے لگے تو آپ نے اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور پردہ ڈال دیا پھر اسی دن کے آخری حصہ میں آپ کا وصال ہوا۔

۱۶۲۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں فرماتے رہے نماز کا اہتمام کرنا اور غلاموں کا خیال رکھنا اور مسلسل یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ کی زبان مبارک رکنے لگی۔

۱۶۲۶: حضرت اسود کہتے ہیں کہ لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت علی کے وصی ہونے کا ذکر چھیڑا۔ فرمانے لگیں آپ نے کب ان کو وصی بنایا میں اپنے سینے سے یا گود میں آپ کو سہارا دیئے ہوئے تھی۔ آپ نے طشت منگوایا پھر میری گود میں ہی جھک گئے اور

۱۶۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا صَبُّ بْنُ الْمُقَدَّمِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيبِ بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا لُبُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سُرْجَسَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَمُوتُ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ فَيُدْجِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسُحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ! اجْعَلْ عَلَيَّ سَكْرَاتِ الْمَوْتِ .

۱۶۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ آجِرُ نَظْرَةَ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَشَفَ الْبِتَارَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةٌ مُصْعَفٌ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ فَأَرَادَ أَنْ يَتَحَرَّكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ إِنْ اثْبُتَ وَآلَفَى السَّجْفَ وَمَاتَ فِي آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ .

۱۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ سَفِينَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى مَا يَفِيضُ بِهَا لِسَانُهُ .

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا لِقَالَتْ مَنْى أَوْصَى إِلَيْهِ فَلَقَدْ كُنْتُ مُسْبَدَّتَهُ إِلَى صَدْرِي أَوْ إِلَى حَجْرِي فَدَعَا بَطْنُ بَطْنِ فَلَقَدْ

نَحْنُ فِي حَبْرِي فَمَاتَ وَ مَا شَعْرَتْ بِهِ فَمَتَى أَوْصَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ آپ کا وصال ہو گیا تو کب آپ نے وصی بنایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

خلاصۃ السباب ۶۷ اس حدیث سے ائمہ المؤمنین سیدہ طاہرہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے کہ: (۱) دنیا کے آخری لمحات میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت رفاقت اور جسم اطہر کے ساتھ لمس نصیب ہوا۔ بڑی خوش نصیبی ہے برے بخت ہیں ان لوگوں کے جو ائمہ المؤمنین کے بارہ میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ (۲) شیعہ کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے بارے میں جانشینی اور خلافت یا فصل کی وصیت کی تھی اس کی بھی اس حدیث میں تردید ہوگی بلکہ خود حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رابع علی رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ انکار فرماتے تھے اس بات سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے خلافت وصیت فرمائی۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی وصیت کی ہوتی تو میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما منبر پر نہ بیٹھنے دیتا اور میں ان سے جنگ کرتا اور ابن عسا کر کی روایت ہے کہ جو آدمی مجھے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر پر فضیلت دے تو میں اسے مفتری کی طرح کوڑے ماروں گا۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور

۶۵: بَابُ ذِكْرِ وَفَاتِهِ وَ

تدقیق کا تذکرہ

دَقِّقِهِ ﷺ

۱۶۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ کا وصال ہوا۔ اس وقت ابو بکر اپنی اہلیہ خارجہ کی صاحبزادی کے ہاں عوالی میں تھے (عوالی بستیاں تھیں مدینہ کے اطراف میں) تو لوگ یہ کہنے لگے کہ رسول اللہ کا انتقال نہیں ہوا بلکہ وہی کیفیت طاری ہے جو کبھی وحی کے وقت ہوا کرتی ہے۔ ابو بکر صدیق آئے آپ کا چہرہ مبارک کھولا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور کہا کہ آپ کا اعزاز اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ ہے کہ آپ کو دو بار موت دے۔ بخدا! یقیناً رسول اللہ انتقال فرما گئے اور حضرت عمرؓ مسجد کے ایک کونے میں یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ کا انتقال نہیں ہوا اور جب تک آپ بہت سے منافقوں کے ہاتھ پاؤں نہ کٹوا دیں آپ کا وصال نہ ہوگا۔ تو ابو بکر اٹھ کر منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی پرستش اور بندگی کرتا تھا تو

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا أَبُو مُغَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عِنْدَ امْرَأَتِهِ ابْنَةِ خَارِجَةَ بِالْعَوَالِي فَجَعَلُوا يَقُولُونَ لَمْ يَمُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ بَعْضُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ عِنْدَ الرَّحِي فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَ قَبَلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ قَالَ أَنْتَ أَكْرَمُ عَلَيَّ اللَّهُ أَنْ يُمِيتَكَ مَرَّتَيْنِ قَدْ وَدَّ اللَّهُ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَمُوتُ حَتَّى يَقْطَعَ أَيْدِي النَّاسِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ كَثِيرٍ وَ أَرْجُلَهُمْ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَتَّى لَمْ يَمُتْ وَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ

فَحَمْدًا قَدْ مَاتَ بِرِوَا مَا مُحَمَّدًا إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُبِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ
يُنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَبْصُرَ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ
الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٤﴾ [آل عمران: ١٤٤] قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَىٰ عَنْهُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفَرَاةِ لَا يُؤْمِنُ بِذِي

اللہ تعالیٰ زندہ ہیں مرے نہیں اور جو محمدؐ کی بندگی کرتا تھا تو
محمدؐ کا انتقال ہو چکا (پھر یہ آیت پڑھی) ”اور محمدؐ پیغمبر
ہی تو ہیں ان سے قبل بہت سے پیغمبر ہو گزرے پھر اگر ان
کا انتقال ہو جائے یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم ایڑیوں
کے بل واپس ہو جاؤ گے اور جو اپنی ایڑیوں کے بل واپس

ہو جاؤ گے تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ جزا دیں گے شکر کرنے والوں کو“ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں
گویا یہ آیت میں نے اسی دن سمجھی۔

۱۶۲۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب صحابہؓ رسول
اللہ کے لئے قبر کھودنے لگے تو حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کی
طرف آدمی بھیجا اور وہ اہل مکہ کی طرح صندوقی قبر کھودتے
تھے اور ابو طلحہؓ کی طرف بھی آدمی بھیجا وہ اہل مدینہ کے لئے
بغلی قبر کھودا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ نے دونوں کی طرف
بلاوا بھیجا اور یہ کہنے لگے: اے اللہ! رسول اللہ کے لئے
(بہتر صورت کو) اختیار فرما لیجئے۔ آخر ابو طلحہؓ ملے وہ آئے
اور ابو عبیدہؓ نہ ملے تو رسول اللہ کے لئے بغلی قبر کھودی گئی۔
جب منقل کے روز رسول اللہ کی تجھیز و تکفین سے فارغ
ہوئے تو آپ کے گھر میں تخت پر رکھا گیا پھر لوگ فوج در
فوج آپ کے گھر جا کر نماز پڑھتے رہے جب مرد فارغ ہو
گئے تو عورتوں کو موقع دیا جب عورتیں فارغ ہو گئیں تو بچوں
کو موقع دیا۔ آپ کے جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی
(بلکہ لوگوں نے فرداً فرداً نماز جنازہ پڑھی) پھر مقام تدفین
کے بارے میں لوگوں کی رائے مختلف ہوئی۔ بعض نے کہا
کہ آپ کو مسجد نبوی میں دفن کیا جائے اور بعض نے کہا کہ
صحابہ کے ساتھ ہی دفن کیا جائے۔ تو ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں
نے نبی کو یہ فرماتے سنا جس نبی کا بھی انتقال ہوا تو اس کو
وہیں دفن کیا گیا جہاں اس کا انتقال ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ

۱۶۲۸: أَخَذْنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَبَانًا وَهَبُ بْنُ
جَرِيرٍ لَنَا هَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا
قَالَ لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَحْفَرُوا الرَّسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثُوا إِلَىٰ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ
عَنْهُ وَكَانَ يَضْرُحُ كَضْرِيحِ أَهْلِ مَكَّةَ وَبَعَثُوا إِلَىٰ أَبِي
طَلْحَةَ وَكَانَ هُوَ الَّذِي يَحْفَرُ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَكَانَ يَلْخُذُ
فَيَبْعَثُوا إِلَيْهِمَا رَسُولَيْنِ فَقَالُوا اللَّهُمَّ خُذْ لِرَسُولِكَ
فَوْجًا أَوْ أَبَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَجِيءَ بِهِ وَلَمْ
يُوجَدْ أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَلَخِذْ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا فَرَعُوا مِنْ جِهَازَةِ يَوْمِ
الثَّلَاثَاءِ وَضَعَ عَلِيٌّ سَرِيرَهُ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَالًا يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّىٰ
إِذَا فَرَعُوا ادْخُلُوا الْبَيْتَاءَ حَتَّىٰ إِذَا فَرَعُوا ادْخُلُوا الصَّبِيَّانِ
وَلَمْ يَوْمِ النَّاسِ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ
لَقَدْ اختلف المسلمون في المكاف الذي يحفر له فقال
قائلون يذفن في مسجده و قال قائلون يذفن مع اصحابه
فقال ابو بكر ابني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ما قبض نبي الا ذفن حيث يقبض فلا ترفعوا فراش

فرماتے ہیں کہ پھر صحابہ نے رسول اللہ کا وہ بستر اٹھایا جس پر آپ کا انتقال ہوا اور وہیں آپ کی قبر کھودی اور بدھ کی شب کے درمیان آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کی قبر میں حضرت علی بن ابی طالب حضرت فضل بن عباسؓ اسکے بھائی تھم اور رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام شقران اترے اور حضرت ابولیلیٰ اوس بن خولی نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ سے ہمارا بھی تعلق ہے۔ حضرت علی نے ان سے کہا (قبر میں) اتر آؤ اور رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام شقران نے چادر پکڑی جو رسول اللہ اوڑھا کرتے تھے اور یہ کہہ کر قبر میں دفن کر دی کہ اللہ کی قسم! آپ کے بعد کوئی بھی یہ چادر نہیں اوڑھ سکتا سو وہ چادر آپ کے ساتھ ہی دفن ہوئی۔

۱۶۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکرات شروع ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے والد کی تکلیف۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے والد پر کبھی سختی اور تکلیف نہ آئے گی۔ تمہارے والد پر وہ وقت آ گیا جو سب پر آنے والا ہے اب قیامت کے روز ملاقات ہوگی۔

۱۶۳۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت فاطمہؓ نے کہا: اے انس! تمہارے دلوں کو یہ کیسے گوارا ہوا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈال دی۔ حضرت ثابتؓ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ کا وصال ہوا تو حضرت فاطمہؓ نے کہا: آہ میرے والد! میں جبرئیل علیہ السلام کو ان کے وصال کی اطلاع دیتی ہوں۔ آہ میرے والد!

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوْفِي عَلَيْهِ فَحَقَرُوا لَهُ ثُمَّ دُفِنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ اللَّيْلِ مِنْ لَيْلَةِ الْأَرْبَعَاءِ وَنَزَلَ فِي حُقُورِهِ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنُو أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَفَتَمَةُ أُخُوهُ وَشَقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ أَبُو لَيْلَى بِلَعْبِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنِي أَبِي طَالِبٍ الشُّذُكُ اللَّهُ وَحِطْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ عَلِيٌّ أَنْزَلَ وَكَانَ شَقْرَانُ مَوْلَاهُ أَخَذَ فَطِيْفَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَذَفِنَهَا فِي الْقَبْرِ قَالَ وَاللَّهِ لَا يَلْبَسُهَا أَحَدٌ بَعْدَكَ أَبَدًا فَذَفِنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۲۹: حَدَّثَنَا تَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ثَنَا ثَابِتُ الْبُنَّانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَةُ وَانْكَرَبَ ابْتَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلِيٍّ ابْنِكَ بَعْدَ الْيَوْمِ إِنَّهُ قَدْ خَضَرَ مِنْ ابْنِكَ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا الْمَوَافَاةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۶۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْفَ نَحَثُ أَنْفُسَكُمْ أَنْ تَحْتُوا التُّرَابَ عَلِيٍّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَحَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ حِينَ قُبِضَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ وَ ابْنَاهُ إِلَى جِبْرِائِيلَ أَنْعَاهُ وَ ابْنَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ
وَ ابْنَاهُ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ مَا وَاهُ وَ ابْنَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ.

قَالَ خَمَادٌ فَرَأَيْتُ ثَابِتًا جِئْتُ حَدَّثَنَا بِهَذَا
الْحَدِيثِ بَكِيٌّ حَتَّى رَأَيْتُ اضْلَاعَهُ تَخْتَلِفُ.

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ هِلَالٍ الصُّوْفِيُّ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ
سَلِيمَانَ الصُّبْحِيُّ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ لِيَوْمِ
الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ
شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ
وَ مَا نَقَضْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِيَّ حَتَّى
انْكَرْنَا قُلُوبَنَا.

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُهْدَبٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
كُنَّا نَتَقَى الْكَلَامَ وَ الْإِنْبِسَاطَ إِلَى نِسَابِنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ مَخَافَةَ أَنْ يَنْزَلَ فِيْنَا الْقُرْآنُ فَلَمَّا مَاتَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ تَكَلَّمْنَا.

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنبَأَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ
عَطَاءِ الْعَجَلِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّمَا وَجْهَنَا وَاجِدًا فَلَمَّا قُبِضَ
نَظَرْنَا هَكَذَا وَ هَكَذَا.

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِمِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ
مُحَمَّدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي
وَدَاعَةَ السُّهْمِيِّ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ
الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنِي مُضْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ بِنْتِ
أَبِي أُمَيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ الْمُضَلِّيُّ يُضَلِّي لَمْ يَغْدُ بَصْرُ
أَحَدِهِمْ مَوْضِعَ قَدَمَيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ

اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے۔ آہ میرے والد!
جنت فردوس ان کا ٹھکانہ ہے۔ حماد کہتے ہیں کہ میں دیکھ
رہا تھا کہ ثابت ہمیں یہ حدیث سناتے ہوئے رو رہے
تھے حتیٰ کہ ان کی پسلیاں اوپر تلے ہو گئیں۔

۱۶۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے مدینہ کی ہر
ہر چیز روشن ہو گئی اور جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوئی تو ہر چیز تاریک ہو گئی اور ہم نے تو ابھی
آپ کی تدفین کے بعد ہاتھ بھی نہ جھاڑے تھے کہ دلوں
میں تبدیلی محسوس ہونے لگی۔

۱۶۳۲: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی عورتوں سے باتیں کرنے
اور زیادہ کھینے سے بھی بچتے تھے اس خوف سے کہ کہیں
ہمارے متعلق قرآن نازل نہ ہو جائے جب سے رسول
اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو ہم باتیں کرنے لگے۔

۱۶۳۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے ہماری
نگاہیں ایک ہی طرف لگی رہتی تھیں۔ آپ کے وصال
کے بعد ہم ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

۱۶۳۴: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے عہد میں نمازی کی نگاہ نماز میں اپنے قدموں
سے آگے نہ بڑھتی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا انتقال ہوا تو اس کے بعد جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا تو
اس کی نگاہ پیشانی کی جگہ سے آگے نہ بڑھتی پھر جب
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی انتقال ہو گیا اور

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو لوگوں کی نگاہیں قبلہ کی طرف سے متجاوز نہ ہوئیں (یعنی دائیں بائیں نہ دیکھتا) اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں فتنہ عام ہو گیا تو لوگ دائیں بائیں متوجہ ہونے لگے۔

۱۶۳۵: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے وصال کے بعد ابوبکرؓ نے عمرؓ سے کہا: آؤ ہمارے ساتھ ام ایمنؓ سے مل کر آئیں جیسے رسول اللہ ان سے ملنے جایا کرتے تھے۔ انسؓ فرماتے ہیں جب ہم انکے پاس پہنچے تو رو پڑیں تو حضرات شیخین نے ان سے کہا کہ آپ روتی کیوں ہیں؟ اللہ کے ہاں رسول اللہ کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ فرمانے لگیں مجھے یہ یقین ہے کہ اللہ کے ہاں رسول اللہ کیلئے خیر ہے لیکن میں اسلئے رورہی ہوں کہ اب آسمان سے وحی اترنا موقوف ہو گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ام ایمنؓ نے حضرات شیخینؓ کو بھی رلا دیا اور وہ بھی انکے ساتھ رونے لگے۔

۱۶۳۶: حضرت اوس بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تمہارے افضل دنوں میں جمعہ کا دن ہے۔ اسی روز آدم پیدا ہوئے اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوش کیا جائے گا۔ لہذا اس دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے لایا جائے گا؟ حالانکہ آپ گل کر مٹی ہو چکے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے بدنوں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

۱۶۳۷: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے روز

الناس اذا قام احدہم یصلی لم یغذ بصر احدہم موضع جیبہ فتوفی ابوبکر وکان عمر فکان الناس اذا قام احدہم یصلی لم یغذ بصر احدہم موضع القبلة وکان عثمان بن عفان فکانت الفتنة فنقلت الناس یمینا و شمالا۔

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ الطَّلِقِ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنٍ تَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا قَالَ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتُ فَقَالَا لَهَا مَا يَبْكُكِ فَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ قَالَتْ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ وَلَكِنْ أَيْكُنِي لِأَنَّ الرُّوحَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَيَّ الْبُكَاءُ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيهِ النَّفْخَةُ وَ فِيهِ الصَّعْقَةُ فَاتَّكِرُوا عَلَيَّ مِنْ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يُعْنَى بَلَيْتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ اجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عُمَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ

زید بن ائمن عن عبادة بن نسي عن ابي الدرداء رضي
 الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ اكثروا الصلاة
 علي يوم الجمعة فانه مشهود تشهد الملائكة وان
 اخذ لن يضلني علي الا عرضت علي صلواته حتي يفرغ
 منها قال قلت و بعد الموت قال و بعد الموت ان الله
 حرم علي الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حتى
 يرزق.

بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ اس روز فرشتے حاضر
 ہوتے ہیں اور جو بھی مجھ پر درود بھیجے فرشتے اس کا درود
 میرے سامنے لاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ درود
 سے فارغ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: آپ کے
 وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: موت کے بعد بھی اس لئے
 کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام کر دیا۔
 پس اللہ کا نبی زندہ ہے اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔

۶: کِتَابُ الصِّيَامِ

روزہ کا بیان

بَابُ: روزوں کی فضیلت

۱۶۳۸: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: انسان کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے آگے تک جتنا اللہ چاہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا آدمی اپنی خواہش اور غذا میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ رکھنے والے کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت اور بلاشبہ روزہ دار کے لئے کی بھلائی ہے۔

۱۶۳۹: قبیلہ بنو عامر بن صعصعہ کے مطرف کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی نے ان کے پینے کے لئے دودھ منگوایا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں اس پر حضرت عثمان ثقفی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: روزے دوزخ سے ایسے ہی ڈھال ہیں جیسے لڑائی میں تمہارے پاس ڈھال ہوتی ہے۔

۱۶۴۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے اس کو ریان کہا جاتا ہے قیامت کے روز پکار کر کہا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں؟ تو جو روزہ دار ہوں گے وہ اس دروازہ سے داخل ہوں

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعْفٍ إِنْ مَشَاءَ اللَّهُ يَقُولُ اللَّهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَ أَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَ طَعَامَهُ مِنْ أَجْلِ الصَّائِمِ فَرَحَتَانِ فَرَحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَ فَرَحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَ لَخُلُوفٌ فِيهِمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ.

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ الْمَصْرِيُّ أَنَا وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَنْدٍ أَنَّ مُطَرِّقَ بْنَ بِنِي عَامِرٍ بِنِ صَفْصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ دَعَا لَهُ بَلْبَنَ يَسْقِيهِ فَقَالَ مُطَرِّقُ ابْنِي صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصِّيَامُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَحَجَّةٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثنا ابْنُ أَبِي قُذَيْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ أَيُّ الصَّائِمِينَ لِمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ وَ مَنْ دَخَلَهُ لَمْ

يُنظَّمَا أَبَدًا.

گے اور جو اس میں (ایک دفعہ) داخل ہوگا (پھر) کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔

بَابُ: مَا هِيَ رَمَضَانَ كِي فَضِيلَتِ

۱۶۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان بھر کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۶۳۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: رمضان کی پہلی شب شیاطین اور سرکش جنات کو قید کر دیا جاتا ہے اور روزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا اور پکارنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ تعالیٰ بہت کو روزخ سے آزاد فرماتے ہیں اور ایسا (رمضان کی) ہر رات ہوتا ہے۔

۱۶۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر افطار کے وقت اللہ تعالیٰ بہت سوں کو روزخ سے آزاد فرماتے ہیں اور ایسا ہر شب ہوتا ہے۔

۱۶۳۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر یہ مہینہ آگیا اور اس میں ایک رات ہزار ماہ سے افضل ہے جو اس سے محروم ہو گیا وہ ہر خیر سے محروم ہو گیا اس کی بھلائی سے وہی محروم رہے گا جو واقعاً محروم ہو۔

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَ مَرَدَةُ الْجِنِّ وَ غُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ نَادَى مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَ لِلَّهِ عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ وَ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ.

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرِ عِتْقَاءً وَ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ.

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ بْنِ الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ ثَنَا عِمْرَانُ لَقَطَانٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ خَضَرْتُكُمْ وَ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَ لَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ.

☆ خلاصہ الباب رمضان کی وجہ تسمیہ میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا: کہ یہ "رض" سے مشتق ہے جس کے معنی شدید تپش اور گرمی کے ہیں اور جس سال اس مہینہ کا یہ نام رکھا گیا اس سال چونکہ یہ مہینہ شدید گرمی میں آیا تھا اس لیے اس کا نام رمضان رکھ دیا گیا اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے: "لأنه يرض الذنوب أي

بحر قہا“ پھر بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ رمضان باری تعالیٰ کے اسماء گرامی میں سے ایک نام ہے۔ لہذا ”شہر رمضان“ کے معنی ہیں ”شہر اللہ“ اس لیے یہ نام ”شہر“ کی اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہوتا اور اس بارے میں اہل لغت نے یہ کلیہ بیان کیا ہے کہ جو مبینے حرف را سے شروع ہوتے ہیں یعنی رمضان ربیعین (ربیع الاول اور ربیع الثانی) اور جب ان کو لفظ ”شہر“ کا مضاف الیہ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے اور باقی مہینوں میں اس کی پابندی نہیں کی جاتی۔ بعض علماء نے اس کو حقیقت پر محمول کیا ہے یعنی شیاطین وغیرہ کو آزاد نہیں رہنے دیا جاتا اور ان کو بند کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ابن منیر اور قاضی عیاض اسی کے قائل ہیں جبکہ علامہ توریشی وغیرہ نے اس کو نزول رحمت سے کنا یہ قرار دیا ہے اور حدیث باب کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اس مہینے میں نیکی پر اجر و ثواب زیادہ ملتا ہے گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور خطاؤں سے درگزر کیا جاتا اور شیاطین کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ علامہ قرطبی نے ان دونوں اقوال میں سے پہلے قول کو ترجیح دی ہے لیکن یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے تو اس مہینے میں لوگوں سے معاصی و ذنوب کا صدور کیونکر ہوتا ہے جبکہ آپ کے بیان کردہ مطلب کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس مہینے میں کوئی شخص بھی کسی گناہ کا مرتکب نہ ہو؟ علامہ قرطبی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ معاصی و ذنوب کا سبب صرف شیاطین اور سرکش جنات ہی نہیں ہوتے بلکہ گناہوں کے اور بھی اسباب ہوتے ہیں۔ مثلاً نفس کا بہکاوا شیاطین البیہ کی صحبت عادات قبیہ اور اپنی ذاتی خباثت لہذا شیاطین جہیہ کے بند کیے جانے سے معاصی اور ان کے اسباب کم ہو سکتے ہیں بالکل ختم نہیں ہو سکتے۔ اس کے علاوہ چونکہ گیارہ مہینے شیاطین انسانوں کے پیچھے پڑتے رہتے ہیں اس لیے ماہ مبارک میں ان کے بند ہونے کے باوجود ان کی صحبت کا اثر باقی رہتا ہے۔ اگرچہ کم ہو جاتا ہے جس طرح کہ گرم لوہا آگ سے نکالے جانے کے بعد بھی کافی دیر تک گرم رہتا ہے۔ اگرچہ اس کی حرارت بھی بتدریج کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشُّكِّ

بَابُ شُكِّ كَيْفَ رُزِيَ

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَشُكُّ فِيهِ قَاتِبِي بِشَاةٍ فَتَنَحَى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عَمَارٌ مَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۳۵: حضرت صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ ہم شک کے دن حضرت عمارؓ کے پاس تھے کہ ایک بکری (بھونی ہوئی) لائی گئی تو بعض لوگ سرک گئے اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے ایسے دن روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حفص بن غياث عن عبد الله بن سعيد عن جده عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تعجيل صوم يوم قبل الرؤية.

۱۶۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے سے ایک دن قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثنا مروان بن محمد ثنا الهيثم بن حميد ثنا العلاء بن الحارث عن

۱۶۳۷: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان

القاسم ابی عبد الرحمن انه سمع معاوية بن ابی سفيان
 على المنبر يقول كان رسول الله ﷺ يقول على المنبر
 قبل شهر رمضان الصيام يوم كذا وكذا ونحن
 متقدمون فمن شاء فليقدم ومن شاء فليأخر.

سے قبل منبر پر فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کے روزے
 فلاں فلاں دن سے شروع ہوں گے اور ہم اس سے پیش
 (نقلی) روزہ رکھ رہے ہیں تو جو چاہے پہلے روزہ (نقلی)
 رکھے اور جو چاہے رمضان تک تاخیر کر لے۔

خلاصۃ الباب ☆ یوم شک سے مراد میں شعبان ہے۔ اس دن میں اگر کوئی شخص اس خیال سے روزہ رکھے کہ ہو
 سکتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہو اور ہمیں چاند نظر نہ آیا ہو تو اس نیت سے روزہ رکھنا با تفاق ائمہ مکروہ تنزیہی ہے اور حدیث
 باب کا محل حنفیہ کے نزدیک یہی ہے۔ پھر اگر کوئی شخص کسی خاص دن نقلی روزہ رکھنے کا عادی ہو اور وہی دن اتفاق سے
 یوم شک ہو تو اس کے لیے بیت نفل روزہ رکھنا با تفاق جائز ہے اور اگر عادت کے بغیر کوئی شخص یوم شک میں بیت نفل
 روزہ رکھنا چاہے تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک یہ مطلقاً ناجائز ہے۔ حنفیہ کے نزدیک عوام کے لیے ناجائز اور خواص کے لیے
 جائز ہے۔

باب: شعبان کے روزے رمضان کے

۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصَالِ

روزوں کے ساتھ ملا دینا

شعبان بر رمضان

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ
 شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
 أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

۱۶۳۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملا دیتے
 تھے۔

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ
 حَدَّثَنِي ثُوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ زَيْنَبِةَ بِنِ
 الْغَارِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ
 كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ حَتَّى يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ.

۱۶۳۹: حضرت ربیعہ عاز نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق
 پوچھا تو فرمائے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان
 بھر روزے رکھ کر اسے رمضان سے ملا دیتے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ شعبان
 کے بھی تمام ایام میں مسلسل روزے رکھتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ عام معمول شعبان کے اکثر ایام میں روزے رکھنے کا
 تھا۔ اس میں اکثریت کو تمام شہر کا حکم دے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ما یصل شعبان بر رمضان سے روایت
 کر دیا لیکن نفس الامر میں چونکہ آپ نہ تو شعبان کے پورے مہینے میں مسلسل روزے رکھتے تھے اور نہ ہی رمضان کے علاوہ
 کسی اور مہینے میں۔

۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ أَنْ

يَتَقَدَّمَ رَمَضَانَ بِصَوْمِ إِلَّا مَنْ صَامَ

صَوْمًا فَوَافِقَةً

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَزْرَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْدَمُوا صِيَامَ رَمَضَانَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَيَصُومُهُ.

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ النَّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا صُومَ حَتَّى يَجِيئَ رَمَضَانُ.

۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ

الهِلَالِ

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ثَنَا سَمَّاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبْصُرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اتَّشَهَّدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُمْ يَا بِلَالُ! فَأَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا.

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ هَكَذَا رِوَايَةُ الْوَلِيدِيِّ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَرِوَاةُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ قَنَادَى أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا.

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي

بَاب: رمضان سے ایک دن قبل روزہ رکھنا منع ہے

سوائے اس شخص کے جو پہلے سے کسی دن کا روزہ

رکھتا ہو اور وہی دن رمضان سے پہلے آجائے

۱۶۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزوں سے ایک دو دن پہلے روزہ مت رکھا کرو الا یہ کہ کوئی اس دن کا روزہ پہلے سے رکھتا ہو تو وہ رکھ سکتا ہے۔

۱۶۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نصف شعبان ہو جائے تو پھر رمضان آنے تک کوئی روزہ نہیں۔

بَاب: چاند دیکھنے

کی گواہی

۱۶۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں ایک دیہات کے رہنے والے صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آج رات میں نے چاند دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اُس نے عرض کیا: جی۔ ارشاد فرمایا: بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ صبح روزہ رکھیں۔

۱۶۵۳: حضرت ابو عمیر بن انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میرے چچاؤں نے جو انصاری صحابی تھے یہ حدیث

بیان کی کہ ایک بار (ابر کی وجہ سے) ہمیں شوال کا چاند دکھائی نہ دیا تو صبح ہم نے روزہ رکھا پھر اخیر دن میں چند سوار آئے اور نبی ﷺ کے سامنے یہ شہادت دی کہ کل انہوں نے چاند دیکھا تو نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ روزہ افطار کر ڈالیں اور کل صبح عید کے لئے آجائیں۔

پاب: چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر

افطار (عید) کرنا

۱۶۵۴: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم (عید کا) چاند دیکھو تو روزہ موقوف کر دو اور اگر کبھی ابر کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو حساب (کر کے تیس دن پورے) کر لو اور ابن عمر (رمضان کا) چاند نظر آنے سے ایک دن قبل روزہ رکھا کرتے تھے (نفل کی نیت سے)۔

۱۶۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند دیکھو تو روزے شروع کر دو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ موقوف کر دو اور اگر کبھی چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن کے روزے پورے کر لو۔

علاوہ الباب ۱۶۵۴ اس حدیث نے یہ صراحت فرمادی ہے کہ ثبوت "شہر" کا مدار ہلال کی روایت پر ہے نہ کہ اسکے وجود پر لہذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض حسابات کے ذریعہ چاند کے افق پر ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر کے ثبوت شہر نہیں ہو سکتا۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر چاند تم پر مستور ہو جائے تو تیس دن پورے کر کے مہینہ ختم سمجھو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بادل وغیرہ کے حائل ہونے کی بناء پر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرنا ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ حدیث باب آگے یہ الفاظ مروی ہیں: فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا فَلَا بَيْنَ يَوْمًا۔ جس سے صاف واضح ہے کہ یہ اس صورت کا بیان ہے پابند افق پر موجود ہو لیکن عارض کی وجہ سے نظر نہ آ سکتا ہو۔ ایسی صورت میں بھی تیس دن پورے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر نیت نے ثبوت ہلال کا مدار حسابات پر اس لیے نہیں رکھا کہ اگر ایسا کیا جاتا تو اس سے صرف متمدن علاقے ہی فائدہ اٹھا سکتے۔ یہاں اور جنگلوں میں رہنے والے اس سے مستفید نہیں ہو سکتے تھے حالانکہ شریعت سب کے لیے عام ہے۔ اس کے علاوہ حسابات کے طریقے خواہ کتنے ترقی یافتہ ہو جائیں لیکن ان میں غلطیوں کا امکان بہر حال موجود ہے۔

۹ غَمَّوْنِي مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا أَعْمَى عَلَيْنَا هَلَالُ شَوَّالٍ فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهَلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَفْطُرُوا وَأَنْ يَخْرُجُوا إِلَى عِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ.

۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الرَّؤْيَةِ

وَأَفْطَرُوا الرَّؤْيَةَ

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمْ الْهَلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطُرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطُرُوا لَهُ وَكَانَ بِنُ عُمَرَ يَصُومُ قَبْلَ الْهَلَالِ يَوْمًا.

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمْ الْهَلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطُرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا فَلَا بَيْنَ يَوْمًا.

۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهْرِ تِسْعٍ وَعِشْرُونَ

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ قَالَ قُلْنَا ائْتَانِ وَعِشْرُونَ وَبَقِيَ ثَمَانٍ لَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَالشَّهْرُ هَكَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَآمَسَكَ وَاحِدَةً.

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَعَقَدَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فِي الثَّلَاثَةِ.

۱۶۵۸: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى تَنَا الْقَاسِمُ ابْنُ مَالِكِ الْمَزِينِيُّ تَنَا الْجَرِيذِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صُمْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ.

۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهْرِ الْعِيدِ

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ تَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرًا عِيدًا لَا يَنْقُضَانِ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ.

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُشَرِّفِيُّ تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى تَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفِطْرُ يَوْمَ تَفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضْحُونَ.

بَابُ: مَهِينَةُ كَبْهَى اُنْتِيسِ دِنِ كَا بَهِي هَوْتَا هِي

۱۶۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینے میں سے کتنے دن گزر گئے۔ میں نے عرض کیا کہ بائیس دن اور آٹھ دن باقی رہ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہ) کبھی مہینہ اتنا ہوتا ہے اور اتنا ہوتا ہے اور اتنا تیسری مرتبہ ایک انگلی بند کر لی۔

۱۶۵۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی مہینہ اتنا اور اتنا ہوتا ہے اور آخر میں انتیس کا عدد بتایا۔

۱۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم تیس روزوں کی بہ نسبت انتیس روزے زیادہ بار رکھتے۔

بَابُ: عِيدِ كِي دُونُوں مَهِينُوں كَا بِيَان

۱۶۵۹: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دو مہینے رمضان اور ذی الحجہ کم نہیں ہوتے۔

۱۶۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید فطر اسی دن ہے جس دن تم (مسلمانوں کی جماعت) فطر کرو اور عید مناؤ اور عید الاضحیٰ اسی روز ہے جس روز تم قربانی کرو۔

☆ خلاصہ الباب: حدیث باب میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ راجح قول یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے اگر عدد ایام کے اعتبار سے کم ہو جائیں تب بھی اجر و ثواب کے اعتبار سے کم نہیں ہوں گے۔

۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ.

۱۶۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ حُمْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقَالَ إِنِّي أَصُومُ أَفْصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ ﷺ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ.

۱۶۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ خ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ قَالَا ثَنَا أَبُو أَبِي قَدَيْكٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حَيَّانَ الْبَمَشَقِيِّ حَدَّثَنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ الشَّدِيدِ الْحَرِّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ

۱۶۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدٌ ابْنُ السَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۱۶۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمَّالِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى التَّمِيمِيُّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الشَّهَابِ عَنْ أَبِي

بَابُ: سَفَرٍ فِي رُوزِهِ رَكْعَتَا

۱۶۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا بھی اور چھوڑا بھی۔

۱۶۶۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی روزہ رکھوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہو تو روزہ رکھ لو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۱۶۶۳: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انتہائی سخت گرمی کا دن تھا حتیٰ کہ گرمی کی شدت سے لوگ سر پکڑ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی بھی روزہ دار نہ تھا۔

بَابُ: سَفَرٍ فِي رُوزِهِ مَوْقُوفٍ كَرُونَا

۱۶۶۴: حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۱۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۱۶۶۶: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

سَلْمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَائِمٌ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ قَالَ أَبُو اسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِشَيْئٍ.

فرمایا: سفر میں رمضان کا روزہ رکھنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ حضر میں روزہ چھوڑنے والا۔

☆ خلاصہ الباب اس بات پر اتفاق ہے کہ سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے؟ امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک روزہ رکھنا افضل ہے لیکن شدید مشقت کا اندیشہ ہو تو افطار افضل ہے۔ امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک سفر میں مطلقاً افطار افضل ہے۔ عملًا بالرحمۃ امام اوزاعی کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعی کی بھی ایک روایت یہی ہے اور بعض اہل ظاہر کا مسلک یہ ہے کہ سفر میں روزہ علی الاطلاق ناجائز ہے۔ ان کا استدلال حدیث باب میں لیس من البر الصیام فی السفر ہے۔

جمہور ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روزہ رکھنا ثابت ہے پھر جمہور کے نزدیک حدیث باب اور لیس من البر دونوں اسی صورت میں محمول ہیں جبکہ شدید مشقت کا اندیشہ ہو چنانچہ حدیث باب میں تو یہ تصریح موجود ہے ہی ان الناس شق علیہم الصیام اور جہاں تک صحیح بخاری کی روایت کا تعلق ہے سو وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں ہے جو سفر میں روزہ رکھ کر لب ذم آ گیا تھا اور ناقابل برداشت مشقت کی صورت میں سفر میں افطار کی فضیلت کے ہم بھی قائل ہیں۔

۱۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحَامِلِ وَالْمَرْضِعِ

باب: حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لئے روزہ موقوف کر دینا

۱۶۶۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ زَجَلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ (وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ) قَالَ غَارِثٌ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدَى فَقَالَ أَذُنُ فَكُلْ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ اجْلِسْ احْبَثْكَ عَنِ الصُّوْمِ أَوْ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمَسَافِرِ فَطَرَ الصَّلَاةَ وَ عَنِ الْمَسَافِرِ وَالْحَامِلِ وَالْمَرْضِعِ الصُّوْمِ أَوْ الصِّيَامِ وَاللَّهُ لَقَدْ قَالََهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْتَاهُمَا أَوْ أَحَدَهُمَا فَيَالْهَفِ نَفْسِي فَهَلَّا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۶۷: حضرت انس بن مالک جو بنو عبد الاشہل یا بنو عبد اللہ بن کعب میں سے تھے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی سوار فوج نے ہم پر لشکر کشی کی تو میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا: قریب آ جاؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔ فرمایا: بیٹھو میں تمہیں روزے کے متعلق بتاؤں۔ اللہ عزوجل نے مسافر کے لئے آدھی نماز معاف فرمادی اور مسافر اور حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزے معاف فرما دیئے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ نے یہ دونوں باتیں فرمائیں یا ان میں سے ایک بات فرمائی۔ ہائے افسوس مجھ پر کاش میں رسول اللہ کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف حاصل کر لیتا

وسلم .

(اور روزہ کی بعد میں قضا کر لیتا)۔

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدَّمَشْقِيُّ قَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَبْلِيِّ الَّتِي تَخَافُ عَلَى نَفْسِهَا أَنْ تَفْطِرَ وَبِالْمَرْضِعِ الَّتِي تَخَافُ عَلَى وَلَدِهَا.

۱۶۶۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حاملہ جسے اپنی جان کا اندیشہ ہو اور دودھ پلانے والی جسے اپنے بچہ کا اندیشہ ہو روزہ چھوڑنے کی اجازت دی۔

☆ خلاصہ الباب حاملہ اور مرضعہ عورت کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اگر ان کو اپنے نفس پر کسی قسم کا خطرہ ہو تو ان کے لیے افطار کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں وہ دونوں بعد میں روزوں کی قضاء کریں گے اور ان پر فدیہ نہ ہوگا۔ کالمريضی الخائف علی النفس۔ یہاں تک کی بات میں اتفاق ہے۔ پھر اگر روزہ رکھنے سے حاملہ کو اپنے جنین اور مرضعہ کو اپنے وضع کے بارے میں کوئی خطرہ ہو تو اس صورت میں بھی ان دونوں کے لیے افطار کرنا با اتفاق جائز ہے پھر ان میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک اس صورت میں ان کے ذمہ صرف قضاء لازم ہوگی۔ امام اوزاعی، سفیان ثوری اور ابو عبید، ابو ثور، عطاء، حسن بصری، زہری، ربیعہ، نخعی، ضحاک اور سعید بن جبیر کا مسلک بھی یہی ہے۔ ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے جس میں فدیہ طعام کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ایسی صورت میں یہ دونوں قضاء بھی کریں گے اور فدیہ بھی دیں گے۔ حضرت ابن عمر اور مجاہد سے یہی مروی ہے۔ امام مالک سے بھی ایک روایت یہی ہے جبکہ امام مالک کی دوسری روایت اور حضرت لیث کا مسلک یہ ہے کہ حاملہ قضاء کرے گی لیکن اس کے ذمہ فدیہ نہیں ہے جبکہ مرضعہ کے ذمہ قضاء بھی ہے اور فدیہ بھی اور امام اسحاق کے نزدیک ان کے ذمہ فدیہ طعام تو ہے لیکن قضاء نہیں۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور ابن جبیر سے بھی یہی مروی ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی قضا

۱۶۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَنَا سُفْيَانُ ابْنُ غَيِّثَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَجِيئُ شَعْبَانَ.

۱۶۶۹: حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ میرے ذمہ رمضان کے روزے باقی ہوتے تھے ابھی ان کی قضا بھی نہیں کی ہوتی تھی کہ شعبان آجاتا۔

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَجِيضُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصُّومِ.

۱۶۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ماہواری آتی تو آپ ہمیں روزے قضاء رکھنے کا حکم دیتے۔

۱۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَفْطَرَ

بَابُ: رمضان کا روزہ

يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ

توڑنے کا کفارہ

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَائِيَانُ بْنُ عَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ
قَالَ وَمَا أَهْلَكَ؟ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبَقَ رَقِيبَةً قَالَ لَا أَجِدُ
قَالَ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَطِيقُ قَالَ اطْعِمْ سِتِّينَ
مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَجْلِسْ فَاجْلِسْ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذَلِكَ إِذَا ابْنِي بِمَكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقُ فَقَالَ أَذْهَبُ
فَتَصَدَّقَ بِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ
لَا بَيْنَهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنَّا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاطْعِمُهُ
عِيَالَكَ.

۱۶۷۱: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب
نبی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: میں تباہ
ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: تم کس طرح ہلاک ہو گئے؟ عرض
کیا: رمضان میں اپنی اہلیہ سے صحبت کر بیٹھا۔ نبی نے
فرمایا: ایک غلام آزاد کر دو۔ عرض کیا: میرا اتنا مقدور
نہیں۔ فرمایا: مسلسل دو ماہ روزے رکھو۔ عرض کیا: مجھ
میں اتنی ہمت نہیں۔ فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔
عرض کیا: اسکی بھی استطاعت نہیں۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ
بیٹھ گئے اتنے میں ایک ٹوکرا کہیں سے آیا۔ آپ نے
فرمایا: جاؤ یہ صدقہ کر دو۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول!
اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا مدینہ
کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے
زیادہ اسکا ضرورت مند نہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اپنے
گھر والوں کو کھلا دو۔ حضرت ابو ہریرہ سے دوسری روایت
میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس کی جگہ ایک روزہ بھی رکھو۔

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ
نَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ
الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ
فَقَالَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ.

۱۶۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بلا عذر رمضان کا
ایک روزہ بھی توڑ دے تو زمانہ بھر کے روزے اس کو کافی
نہ ہوں گے۔

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ الْمُطَوِّسِ
عَنْ أَبِيهِ الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ
يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ النَّهْرِ.

خلاصہ الباب ☆ احناف کے نزدیک روزہ خواہ کسی بھی صورت سے عمدتاً توڑا جائے بہر صورت میں کفارہ واجب
ہے لیکن امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک یہ کفارہ صرف اُس شخص پر واجب ہے جس نے روزہ جماع کے ذریعے توڑا
ہو۔ کھانے پینے پر نہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ کفارہ کا حکم خلاف قیاس ہے لہذا اپنے مورد پر منحصر رہے گا اور اس کا مورد جماع
ہے جبکہ کھانے پینے میں کفارہ کا وجوب کسی حدیث سے ثابت نہیں اور قیاس سے اس کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ حنفیہ یہ کہتے
ہیں کہ کھانے پینے میں کفارہ کا حکم ہم قیاس سے ثابت نہیں کرتے بلکہ حدیث باب کی دلالت النص سے ثابت کرتے ہیں
کیونکہ حدیث باب کو سننے والا ہر شخص اس نتیجے پر پہنچے گا کہ وجوب کفارہ کی علت روزہ کا توڑنا ہے اور یہ علت کھانے پینے

میں بھی پائی جاتی ہے اور اس علت کے استراج کے لیے چونکہ اجتہاد و استنباط کی ضرورت نہیں بلکہ محض علم لغت اس کے لیے کافی ہے اس لیے یہ قیاس نہیں بلکہ دلالت النص ہے۔ سنن دارقطنی کی ایک روایت سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے جس میں مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ اس نے کہا میں نے رمضان کا روزہ محمد اُتوڑا تو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام آزاد کر۔ اسی روایت کے الفاظ اس پر دال ہیں کہ وجوب کفارہ کا اصل مدار ظاہر روزہ توڑنے کی وجہ سے ہے خواہ کسی بھی طریقہ سے ہو۔ اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کر کے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عمد رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو اس کی قضاء نہیں کیونکہ صوم دہر بھی اس کی تلائی نہیں کر سکتا۔ امام بخاری کی صحیح سے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اسی مسلک کے قائل ہیں۔

جمہور کے نزدیک صوم رمضان کی قضاء واجب ہے اور اس سے ذمہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ادا والا ثواب اور فضیلت حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ حدیث باب کا مطلب جمہور کے نزدیک یہی ہے کہ ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے صوم دہر بھی رمضان کے روزہ کی برابری نہیں کر سکتا۔ پھر یہ تفصیل اُس وقت ہے جبکہ حدیث باب کو صحیح مانا جائے ورنہ اس کی سند پر بھی کلام ہے کیونکہ اس کے راوی ابوالمطوس مجہول ہیں۔

پاپ: بھولے سے افطار کرنا

۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَفْطَرَ نَاسِيًا

۱۶۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزہ میں بھولے سے کھالے تو وہ اپنا روزہ مکمل کر لے یہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا۔

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ غَوْفٍ عَنْ جَلَّاسٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ بَسِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَ هُوَ صَائِمٌ فَلَيْتَمَ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَ سَقَاهُ.

۱۶۷۴: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابر کے روز ہم نے روزہ افطار کر لیا تو (چند ساعت بعد) سورج نکل آیا۔ ابو اسامہ کہتے ہیں میں نے شام سے کہا کہ پھر لوگوں کو قضا رکھنے کا حکم دیا گیا؟ کہنے لگے اور چارہ ہی کیا تھا۔

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُثَنَّبِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ غِيَمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ. قُلْتُ لِهِشَامٍ أَمِرُوا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ فَلَا بُدَّ مِنْ ذَلِكَ.

پاپ: روزہ دار کو قے آجائے

۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَقِي

۱۶۷۵: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اس دن جس دن آپ روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ نے برتن منگوایا اور پانی پیا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آج کے

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَعْلَى وَ مُحَمَّدُ ابْنَا عَبِيدِ الطَّنَافِيسِيُّ قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَبِيبٍ عَنْ أَبِي مُرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ فَضَالَهَ بْنَ عَبِيدِ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فِي يَوْمٍ

کَانَ يَصُومُهُ فِدْعَا بِنَاءٍ فَشَرِبَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كُنْتَ نَصُومُهُ قَالَ أَجَلٌ وَ لَكِنِّي فَتٌ.

روز تو آپ کا روزہ رکھنے کا معمول تھا؟ فرمایا: جی ہاں لیکن میں نے تے کی تھی۔

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَبُو الشَّعْثَاءِ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْفَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَ مَنْ اسْتَفَاءَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

۱۶۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو خود بخود (دوران روزہ) تے آجائے اس پر تو قضا نہیں ہے اور جو عمدائے کرے تو اس پر (روزہ کی) قضا ہے۔

خلاصہ الباب ۶۵ ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر خود بخود تے آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اور اگر قصدائے تے کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے البتہ حنفیہ کے ہاں اس بارے میں تفصیل ہے۔ چنانچہ علامہ ابن نجیم نے البحر الرائق میں تے کی بارہ صورتیں بیان کی ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ تے یا خود آئی ہوگی یا قصد الائی گئی ہوگی دونوں صورتوں میں منہ بھر کے ہوگی یا نہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک صورت میں یا وہ خارج ہوگئی ہوگی یا خود بخود واپس ہوگئی ہوگی یا قصداً اسے واپس کر لیا گیا ہوگا یہ کل بارہ صورتیں ہوں گی۔ صاحب "بحر" فرماتے ہیں کہ ان میں سے صرف دو صورتیں ناقض صوم ہیں۔ ایک یہ کہ منہ بھر کے تے ہو اور صائم اس کو لوٹالے۔ دوسرے یہ کہ عمدائے بھر کے تے کرے۔ باقی صورتیں مفید صوم نہیں۔

باب: روزہ دار کے لئے مسواک کرنا

اور سرمہ لگانا

۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ

وَالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ الْمُؤَدَّبُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْرِ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكِ.

۱۶۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کی بہترین خصلت مسواک کرنا ہے۔

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغْبِي هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْجَمْفَصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ أَكْتَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ هُوَ صَائِمٌ.

۱۶۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔

خلاصہ الباب ۶۶ حدیث باب سے روزہ میں مسواک کا مطلقاً جواز بلکہ استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہی حنفیہ کا مسلک ہے جبکہ بعض فقہاء نے روزہ میں مسواک کو مکروہ کہا ہے۔ بعض نے زوال کے بعد بعض نے عصر کے بعد اور بعض نے تر مسواک کو مکروہ اور خشک کو جائز کہا ہے لیکن حدیث باب ان سب کے خلاف حجت ہے۔ ان حضرات کا مشترکہ استدلال یہ ہے کہ مسواک سے بوجاتی رہے گی جو حدیث کے منشاء کے خلاف ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کا منشاء یہ نہیں کہ اس بو کو باقی رکھنے اور اس کے تحفظ کی کوشش کی جائے بلکہ اس کا منشاء یہ ہے کہ لوگ روزہ دار سے گفتگو کرنے سے

اس کی بوکی بنا پر نہ کترائیں اور اسے برانہ سمجھیں۔ نیز آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سرمہ کی سیاہی تھوک میں نظر آنے لگے۔ اسی طرح آنکھوں میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ حلق میں اس کا ذائقہ محسوس ہونے لگے۔

پاب: روزہ دار کو پچھنے لگانا

۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

۱۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِيقِيُّ وَدَاوُدُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَا لَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ بَشِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجُومُ.

۱۶۸۰: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا سَمَاءَ حَدَّثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجُومُ.

۱۶۸۱: دوسری روایت میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ کے ساتھ بقیع کے قریب جا رہے تھے۔ ایک شخص پر گزر رہا جو پچھنے لگوار ہاتھار رمضان کی اٹھارہویں تاریخ تھی تو رسول اللہ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۱: حَدَّثَنَا وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ فَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ الشَّهْرِ ثَمَانِي عَشْرَةَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجُومُ.

۱۶۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیک وقت) احرام اور روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ يَنْعَمِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

خلاصہ الباب ☆ روزہ کی حالت میں پچھنے لگانے یا لگوانے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ امام احمد اور امام اسحاق وغیرہ کے نزدیک وہ مفسدِ صوم ہے۔ صرف قضاء واجب ہے کفارہ نہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور جمہور ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ حجامت (پچھنے لگانے، لگوانے) سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ مکروہ ہوتا ہے۔ حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل روزہ دار کو افطار کے قریب کر دیتا ہے۔ پچھنے لگانے والے کو اس لیے کہ وہ خون چوستا ہے اور خون کے حلق میں چلنے جانے کا ڈر ہے اور لگوانے والے کو اس لیے کہ کمزوری طاری ہو جاتی ہے۔

۱۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَبْلَةِ لِلصَّائِمِ

پاب: روزہ دار کے لئے بوسہ لینے کا حکم

۱۶۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ صیام میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۸۴: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور تم میں سے کون اپنی خواہش پر ایسا اختیار رکھتا ہے۔ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش پر اختیار رکھتے تھے۔

۱۶۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کے حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۸۶: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مرد اپنی بیوی کا بوسہ لے جبکہ دونوں روزہ دار ہوں تو کیسا ہے؟ فرمایا: دونوں نے افطار کر لیا۔

☆ خلاصہ الباب: روزہ دار کے لیے قبلہ کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں: (۱) بلا کراہت جائز ہے بشرطیکہ روزہ دار کو اپنے نفس پر اعتماد ہو کہ اس کا یہ عمل مفصلی الی الجماع نہ ہوگا اور ایسے اندیشے کی صورت میں مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، سفیان ثوری اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ علام خطابی نے امام مالک کا بھی یہی مسلک نقل کیا ہے۔ (۲) مطلقاً مکروہ ہے، کسی قسم کا اندیشہ ہو یا نہ ہو۔ امام مالک کی مشہور روایت یہی ہے۔ (۳) مطلقاً جائز ہے۔ امام احمد، امام اسحاق اور داؤد ظاہری رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

۲۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

پاب: روزہ دار کے لئے بیوی کے ساتھ لیٹنا

۱۶۸۷: حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ جناب اسود اور مسروق عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ رسول اللہ روزہ کی حالت میں اپنی ازواج کے ساتھ لیٹ جاتے تھے؟ فرمانے لگیں ایسا بھی کر لیتے تھے لیکن وہ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے۔

۱۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجِرَاحِ قَالَا نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْبَلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

۱۶۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَ أَيْكُمْ يَمْلِكُ إِرْتَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْتَهُ.

۱۶۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الضَّبِّيِّ عَنْ مَيْمُونَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ قَبَلَ امْرَأَتَهُ وَ هُمَا صَائِمَانِ قَالَ قَدْ أَقْطَرَ.

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ دَخَلَ الْأَسْوَدُ وَ مَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَا أَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ كَانَ يَفْعَلُ وَ كَانَ أَمْلَكُكُمْ لِأَرْبِهِ.

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ قَنَا ابْنِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّيْبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِصَ لِلْكَبِيرِ الصَّائِمِ فِي الْمُنَاسِرَةِ وَ تَكْرِيهِ لِلشَّابِّ بِهِ

۱۶۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ معمر روزہ دار کے لئے اس کی رخصت ہے اور جوان کے لئے مکروہ ہے۔

خلاصہ الباب ۶۱ یہاں مباشرت سے مراد مباشرتِ فاحشہ نہیں بلکہ مطلق لیس ہے اور تعقیل کی طرح لیس بھی اُس شخص کے لیے جائز ہے جسے اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اس سے آگے نہیں بڑھے گا۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشاد: "وکان ملکہ لاریہ" سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں پر واضح رہے کہ "ارب" بفتح الہمزۃ والراء کے معنی حاجت کے ہیں۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ آپ اپنی حاجاتِ نفس کو سب سے زیادہ قابو میں رکھنے والے تھے۔ "ارب" بکسر الہمزۃ و سکون الراء عضو کے معنی میں آتا ہے۔ اس حدیث میں روایتیں دونوں ہیں لیکن پہلی روایت راجح اور اوفیٰ بالارب ہے۔

پایہ: روزہ دار کا غیبت اور بیہودہ گوئی

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِيْبَةِ

میں مبتلا ہونا

وَالرَّفَثِ لِلصَّائِمِ

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْجَهْلِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَا حَاجَةَ لِلَّهِ فِي أَنْ يَدْعُ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ

۱۶۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹی بات جہالت اور جہالت پر چلنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اُس کے اس کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُبُّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَ رُبُّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا الشَّهْرُ

۱۶۹۰: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے روزہ داروں کو روزہ میں بھوک کے علاوہ کچھ حاصل نہیں اور بہت سے (رات کو) قیام کرنے والوں کو جاگنے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں۔

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبِيحِ أَنبَانَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٌ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنْ جِهِلَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَعْرُضُ صَائِمٌ

۱۶۹۱: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو بے ہودگی اور جہالت سے باز رہے اور اگر کوئی اس کے ساتھ جہالت کی بات کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

خلاصہ الباب ۶۲ علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ غیبتِ چغل خوری اور جھوٹ جیسے گناہ کبیرہ سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے یا نہیں؟ جمہور ائمہ عدم فساد کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں اگرچہ کمالِ صوم کے منافی ہیں لیکن مفسد نہیں البتہ سفیان ثوری کے بارے میں منقول ہے کہ وہ غیبت سے فسادِ صوم کے قائل ہیں۔ غالباً حضرت سفیان ثوری کا استدلال حدیثِ باب سے ہے اور قیاس سے بھی ظاہر ان کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اکل و شرب اپنی

ذات کے اعتبار سے مباح ہیں اور روزے میں عارضی طور پر ممنوع ہو جاتے ہیں جبکہ غیبت اپنی ذات ہی کے اعتبار سے حرام ہے اور روزے میں اس کی قیاحت مزید بڑھ جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں روزے کے مقبول ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کھانا پینا چھوڑنے کے علاوہ معصیات و منکرات سے بھی اور زبان و دہن اور دوسرے اعضاء سے بھی حفاظت کرے۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور گناہ کی باتیں اور گناہ والے اعمال کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی پروا نہیں۔

۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّحُورِ

بَابُ سَحْرِ كَابِيَانِ

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَتًا.

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَنَا أَبُو عَامِرٍ قَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السُّحُورِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِالْقِيلُوتِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ.

۱۶۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۱۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کے کھانے سے دن کے روزے میں اور دوپہر کو سو کر تہجد کی نماز میں مدد حاصل کرو۔

خلاصہ الباب ☆ سحری میں برکت کا ایک ظاہری اور عمومی پہلو تو یہ ہے کہ اس کی وجہ سے روزہ دار کی صحت کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور روزہ رکھنا زیادہ ضعف کا باعث اور زیادہ مشکل نہیں ہوتا اور دوسرا ایمانی اور دینی پہلو یہ ہے کہ اگر سحری کھانے کا رواج نہ رہے یا امت کے اکابر اور خواص سحری نہ کھائیں تو اس کا خطرہ ہے کہ عوام اس کو شریعت کا حکم یا کم از کم غیر افضل سمجھنے لگیں اور اس طرح شریعت کے مقررہ حدود میں فرق رہ جائے۔ اگلی امتوں میں اسی طرح تحریفات ہوئی ہیں تو سحری کی ایک برکت اور اس کا ایک بڑا دینی فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ اس قسم کی تحریفات سے حفاظت کا ذریعہ ہے اور اس لیے وہ اللہ کو محبوب اور اس کی رضا و رحمت کا باعث ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ سحری میں برکت ہے اسے ہرگز نہ چھوڑو۔ اگر کچھ نہیں تو اس وقت پانی کا ایک گھوٹ ہی پی لیا جائے کیونکہ سحری میں کھانے پینے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں۔

۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ السُّحُورِ

بَابُ سَحْرِ دِيرِ سَ كَرْنَا

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا وَكَيْعُ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ

۱۶۹۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا پھر نماز کے لئے اٹھے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا ان کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ فرمایا پچاس

قِرَاءَةُ حَمْسِينَ آيَةً.

آیات کی تلاوت کے بقدر۔

۱۶۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ أَعْنُ زَيْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ تَسْحَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا إِنْ الشَّمْسُ لَمْ تَطْلُعْ.

۱۶۹۵: حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی دن ہو گیا تھا بس سورج نہیں نکلا تھا۔

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْنَعُنْ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدِّنُ لِنَيْبَةِ قَائِمِكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَلَكِنْ هَكَذَا يَغْتَرِضُ فِي أَلْفِ السَّمَاءِ.

۱۶۹۶: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری سے نہ روکے وہ اس لئے اذان دیتے ہیں کہ سونے والا بیدار ہو جائے اور جو نماز پڑھ رہا ہو وہ لوٹ جائے (اور سحری کھالے) اور فجر یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے آسمان کے کناروں میں چوڑائی میں (نمودار ہونے والی روشنی)۔

☆ خلاصہ الباب یہ حدیث بظاہر قرآن کی نص کے معارض ہے کیونکہ اسکے مطابق صبح صادق کے بعد کھانا جائز ہے اس کے لیے جواب کئی طرح سے دیا گیا ہے ایک یہ کہ یہ بطور مبالغہ کے کہا یعنی دن اسی وقت قریب ہو گیا تھا اور دن سے مراد صبح صادق ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ ابتدائی اسلام کا ذکر ہے جب طلوع آفتاب تک سحری کھانا درست تھا۔ اس کے بعد یہ آیت: ﴿فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ اُتری تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

باب: جلد افطار کرنا

۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي خَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ.

۱۶۹۷: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ فَإِنَّ الْيَهُودَ يُؤَخَّرُونَ.

۱۶۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے تم افطار میں جلدی کیا کرو کیونکہ یہود افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔

☆ خلاصہ الباب یعنی اس امت کے حالات اسی وقت تک اچھے رہیں گے جب تک کہ افطار میں تاخیر نہ کرنا بلکہ جلدی کرنا اور سحری میں جلدی نہ کرنا بلکہ تاخیر کرنا اس کا طریقہ اور طرز عمل رہے گا۔ اس کا راز یہ ہے کہ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا شریعت کا حکم اور اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اور اس میں عام بندگان خدا کے لیے سہولت اور آسانی

نبی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نگا و کرم کا ایک مستقل وسیلہ ہے۔ اس لیے امت جب تک اس پر عامل رہے گی وہ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم کی مستحق رہے گی اور اس کے حالات اچھے رہیں گے اور اس کے برعکس افطار میں تاخیر اور سحری میں جلدی کرنے میں چونکہ اللہ کے تمام بندوں کے لیے مشقت ہے اور یہ ایک طرح کی بدعت ہے اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے اس لیے وہ اس امت کے لیے بجائے رضا اور رحمت کے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے۔ اس واسطے جب امت اس طریقے کو اپنائے گی تو اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے محروم ہوگی اور اس کے حالات بگڑیں گے۔ افطار میں جلدی کا مطلب یہ ہے کہ جب آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو پھر تاخیر نہ کی جائے اور اسی طرح سحری میں تاخیر کا مطلب یہ ہے کہ صبح صادق سے بہت پہلے سحری نہ کھائی جائے بلکہ جب صبح صادق کا وقت قریب ہو تو اس وقت کھایا پیا جائے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا۔

پاب: کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟

۱۶۹۹: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرنے لگے تو کھجور سے افطار کرے۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

پاب: رات سے روزہ کی نیت کرنا اور

نقلی روزہ میں اختیار

۱۷۰۰: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رات سے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں۔

۱۷۰۱: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ آتے اور فرماتے تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں عرض کرتی نہیں۔ آپ فرماتے پھر میرا روزہ ہے اور اپنے روزے پر قائم رہتے پھر کوئی چیز ہمارے ہاں ہدیہ آتی تو آپ روزہ افطار کر لیتے۔ فرماتی ہیں کہ کبھی آپ روزہ رکھنے کے

۲۵: بَابُ مَا جَاءَ عَلَيَّ مَا يَسْتَحِبُّ الْفِطْرُ

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ غَاثِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ أُمِّ الرَّايِحِ بِنْتِ ضَلَيْعٍ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفِطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفِطِرْ عَلَى الْمَاءِ فَإِنَّهُ طَهُورٌ.

۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَرْضِ الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

وَالْخِيَارِ فِي الصَّوْمِ

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ الْفِطْرَانِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ خَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ خَزِيمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ.

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى تَنَا شَرِيكَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ غَايِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَتَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ فَيَقِيمُ عَلَيَّ صَوْمَهُ ثُمَّ يُهْدِي لَنَا شَيْءًا فَيُفِطِرُ قَالَتْ وَ

رُثِمَا صَامَ وَالْفَطْرُ قُلْتُ كَيْفَ ذَا؟ قَالَتْ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا
مَثَلُ الذِّئْبِ يَخْرُجُ بِضَدْقِهِ فَيُعْطِي بَغْضًا وَيُمْسِكُ
بَغْضًا. بعد توڑ بھی دیتے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا
یہ کیوں؟ فرمانے لگیں یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی صدقہ کے
لئے کچھ نکالے پھر کچھ دے دے اور کچھ روک لے۔

خلاصہ الباب ۱۱۰ ☆ اس حدیث کی بناء پر امام مالک فرماتے ہیں کہ روزہ خواہ فرض ہو یا نفل یا واجب بہر صورت صبح صادق سے پہلے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔ صبح صادق کے بعد نیت کرنے سے روزہ نہیں ہوگا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ فرائض و واجبات کا تو یہی حکم ہے لیکن نوافل میں نصف نماز سے پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے۔ امام احمد، امام اسحاق بھی فرض روزہ میں تمییز نیت کے قائل ہیں۔ جبکہ امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب تیز سفیان ثوری اور ابراہیم نخعی وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ صوم رمضان نذر معین اور نفل روزوں میں سے کسی میں بھی تمییز نیت ضروری نہیں اور ان تمام میں نصف النہار سے پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے۔ البتہ صرف صوم قضاء اور نذر غیر معین میں رات سے نیت کرنا واجب ہے اور حدیث باب حنیفہ کے نزدیک انہی آخری دو صورتوں قضاء یا نذر غیر معین پر معمول ہے جبکہ نفل روزوں کے بارے میں حنیفہ کا استدلال اگلی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث: ((قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هل عندكم شيء قالت قلت لا قال فالي صائم)) سے ہے۔

اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد روزہ کی نیت فرمائی اور فرائض کے بارے میں حنیفہ کی دلیل حضرت سلمہ بن اکوع کی روایت ہے: ((قال أمر النبي صلى الله عليه وسلم رجلاً من أسلمه أن أذن في الفاس أن من كان أكل بقية يومه و من لم يكن أكل خلاصه فإن اليوم عاشوراء اور یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ صوم عاشوراء فرض تھا۔ چنانچہ ابوداؤد کی ایک روایت میں تصریح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کی قضاء کا حکم دیا جو فرائض کی شان ہے۔ البتہ قضاء رمضان اور نذر غیر معین میں چونکہ کوئی خاص دن مقرر نہیں ہوتا اس لیے پورے دن کو اس روزہ کے ساتھ مخصوص کرنے کے لیے رات ہی سے نیت کرنا ضروری ہے اور حدیث باب میں اس کا بیان ہے جبکہ نذر معین اور رمضان کے اداء روزوں کی تعیین ہو چکی ہے لہذا اس میں رات سے نیت کرنا ضروری نہیں۔

۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنْبًا
وَ هُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ
پہلے: روزہ کا ارادہ ہو اور صبح کے وقت جنابت کی
حالت میں اٹھے

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
الصَّبَّاحِ قَالَا تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ
يَحْيَى بْنِ جَعْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْقَارِي قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ مَا أَنَا قُلْتُ مَنْ أَصْبَحَ وَ
هُوَ جُنْبٌ فَلْيُفِطِرْ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَهُ.

۱۷۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رب کعبہ کی قسم یہ بات میں نے نہیں کہی جو جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ روزہ نہ رکھے بلکہ (یہ بات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے۔

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
۱۷۰۳: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ رات میں

حالت جنابت میں ہوتے کہ حضرت بلالؓ آ کر نماز کی اطلاع دیتے۔ آپ اٹھتے اور غسل کرتے مجھے آپ کے سر سے پانی ٹپکتا نظر آ رہا ہوتا۔ آپ باہر تشریف لے جاتے پھر مجھے نماز فجر میں آپ کی آواز سنائی دیتی۔ مطرف کہتے ہیں میں نے عام شعی سے پوچھا کہ یہ رمضان میں ہوتا تھا کہنے لگے رمضان اور غیر رمضان برابر ہیں۔

۱۷۰۳: حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جنابت کی حالت میں آدمی صبح کرے اور روزہ کا ارادہ بھی ہو؟ تو فرمانے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح فرماتے۔ یہ جنابت صحبت سے ہوتی نہ کہ احتلام سے پھر آپ غسل کرتے اور پورا روزہ رکھتے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب کے عموم کی بنا پر ائمہ اربعہ اور جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ جنابت روزہ کے منافی نہیں خواہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ طلوع فجر کے بعد فوراً غسل کرے یا تاخیر کرے۔ پھر یہ تاخیر خواہ عمداً ہو یا نسیاناً یا نیند کی وجہ سے۔

باب: ہمیشہ روزہ رکھنا

۱۷۰۵: حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمیشہ (بلا تاغہ) روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھنا نظر رکھا۔

۱۷۰۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمیشہ روزہ رکھے (وہ ایسے ہے گویا کہ) اس نے روزہ رکھا ہی نہیں۔

۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الدَّهْرِ

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو ذَاوَدَ قَالُوا ثنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعِرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْفَجَّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ.

خلاصۃ الباب ☆ صوم الدہر کے تین مفہوم ہیں: (۱) پورے سال روزے رکھنا۔ جس میں ایام منہیہ بھی داخل ہوں یہ باتفاق ناجائز ہے۔ (۲) ایام منہیہ کو چھوڑ کر سال کے باقی تمام دنوں میں روزے رکھنا۔ جمہور کے نزدیک جائز ہے لیکن خلاف اولیٰ ہے۔ (۳) صوم داؤد یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا یہ باتفاق افضل اور مستحب ہے۔

۲۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ

كُلِّ شَهْرٍ

وَأَيُّهَا : ہر ماہ میں تین دن

روزہ رکھنا

۱۷۰۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَبَانَا شُعْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
مِنْهَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِصِيَامِ
الْبَيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَارْبَعَةَ عَشْرَةَ وَيَقُولُ هُوَ كَقَصُومِ
الدَّهْرِ أَوْ كَهَيْئَةِ صَوْمِ الدَّهْرِ.

۱۷۰۷ : حضرت منہال سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں تیرہویں چودھویں
پندرہویں کے روزہ کا فرمایا کرتے تھے اور ارشاد
فرماتے تھے کہ یہ (ہر ماہ تین روزے رکھنے) زندگی بھر
روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبَانَا خَبَّانُ ابْنُ هِلَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مِيرِينَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قَتَادَةَ بِن
مَلْحَانَ الْقَيْسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.
قَالَ ابْنُ مَاجَةَ أَخْطَأَ شُعْبَةَ وَ أَصَابَ هَمَّامٌ.

۱۷۰۸ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي زُرِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَذَلِكَ صَوْمُ
الدَّهْرِ.

۱۷۰۸ : حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہر ماہ تین
دن روزہ رکھا تو یہ زمانہ بھر کے روزے ہیں (ثواب کے
اعتبار) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق
نازل فرمائی جو کوئی بھی نیکی لائے تو اس کو اس کا دس گنا
ملے گا تو ایک دن دس کے برابر ہوا۔

۱۷۰۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ يَزِيدَ الرَّشِكِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَتَّالِي مِنْ أَيِّهِ
كَانَ.

۱۷۰۹ : حضرت معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن
روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کون سے تین
دن تو فرمایا یہ خیال نہ فرماتے تھے کہ کون سے دن ہیں
(بلکہ بلا تعین تین دن روزہ رکھتے تھے)۔

☆ خلاصہ الباب : حافظ ابن حجر نے یہ دس صورتیں ایام بیض کے تعین کے بارے میں لکھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) ان تین روزوں کے لیے خاص ایام کو متعین کرنا مکروہ ہے۔ یہ قول امام مالک سے مروی ہے۔ (۲) ایام بیض کا
مصدق مہینہ کے شروع کے تین دن ہیں: قالہ الحسن البصری۔ (۳) ایام بیض سے مراد مہینہ کی بارہویں تیرہویں اور
چودھویں تاریخ ہے۔ (۴) ان سے مراد مہینہ کی تیرہویں چودھویں اور پندرہویں تاریخ ہے۔ (۵) مہینہ کے سب سے پہلے
ہفتہ اتوار اور پیر اور اگلے مہینہ کے سب سے پہلے منگل بدھ اور جمعرات کے ایام اسی طرح اگلے ماہ پھر مہینہ کے سب سے
پہلے منگل بدھ اور جمعرات کے ایام۔ اسی طرح اگلے ماہ پھر مہینہ کے سب سے پہلے ہفتہ اتوار اور پیر۔ وھذا۔ یہ قول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ (۶) پہلی جمعرات۔ اس کے بعد والا پیر اور اس کے بعد والی جمعرات۔ (۷) پہلا پیر پھر جمعرات پھر پیر۔ (۸) پہلی دسویں اور بیسویں تاریخ۔ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (۹) اول کل عشر یعنی پہلی گیارہویں اور اکیسویں تاریخ۔ یہ ابن شعبان مالکی سے مروی ہے۔ (۱۰) مہینہ کے آخری تین دن۔ یہ ابراہیم نخعی کا قول ہے۔ ان تمام صورتوں میں صوم 'ثلاثہ ایام' والی احادیث کے اطلاق اور ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی فضیلت صرف انہی مذکورہ صورتوں میں منحصر نہ ہو بلکہ ان کی ہر ممکنہ صورت میں یہ فضیلت حاصل ہو جائے البتہ افضل یہی ہے کہ یہ تین روزے ایام بیض میں رکھے جائیں تاکہ صوم ثلاثہ ایام والی روایات پر بھی عمل ہو جائے اور ایام بیض کی فضیلت سے متعلقہ روایات پر بھی۔ راجح یہی ہے کہ ایام بیض سے مہینہ کی تیرہویں چودہویں اور پندرہویں تاریخ مراد ہے۔ احادیث سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے بھی باب صیام البیض ثلاثہ عشرہ و اربع عشرہ و خمس عشرہ کے الفاظ سے باب قائم کیا ہے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے

۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۷۱۰: ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ سے نبی کے روزے کے متعلق دریافت کیا۔ تو فرمایا: آپ روزے رکھتے چلے جاتے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے کہ اب تو روزہ ہی رکھیں گے اور روزہ موقوف فرمادیتے تو ہم کہتے اب تو موقوف ہی کر دیا میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان سے زیادہ کسی مہینہ روزے رکھے ہوں۔ آپ چند روز کے علاوہ پورا شعبان روزے رکھتے۔

۱۷۱۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَ يَفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَ لَمْ أَرَهُ صَامَ مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا.

۱۷۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب روزہ موقوف نہ فرمائیں گے اور روزہ چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے اب روزہ نہ رکھیں گے اور جب سے مدینہ تشریف لائے مسلسل پورا مہینہ رمضان کے علاوہ کبھی روزے نہیں رکھے۔

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَ يَفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَ مَا صَامَ شَهْرًا مُتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ مِنْذُ قَدَمِ الْمَدِينَةِ.

باب: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۷۱۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد علیہ السلام جیسا روزہ

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ ابْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ الْعَبَّاسِ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرٍو بْنَ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يُنَامُ بِنِصْفِ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثَلَاثَةً وَيَنَامُ سُدُسَةً.

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمَّادٍ بْنُ زَيْدٍ ثنا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُعْبِدِ الزُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنْبَى طَوَّقْتُ ذَلِكَ.

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۱۷۱۴: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ صَامَ نُوحٌ الذُّهْرَ إِلَّا يَوْمَ الْفِطْرِ يَوْمَ الْأَضْحَى.

۳۳: بَابُ صِيَامِ سُنَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ ۱۷۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا بَقِيَّةُ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثنا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدَّمَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا اسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ بِنِصْفِ أَيَّامِ بَعْدِ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا.

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ

ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی ہے آپ آدھی رات تک سوتے اور ایک تہائی نماز پڑھتے اور چھٹا حصہ پھر سو جاتے۔

۱۷۱۳: حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو شخص دو روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: کسی میں اتنی طاقت بھی ہے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ فرمایا یہ داؤد کا روزہ ہے عرض کیا: جو ایک دن روزہ رکھے دو دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ مجھے اسکی طاقت ہوتی۔

بَابُ: حضرت نوح علیہ السلام کی روزے

۱۷۱۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ (اور بلا تاغہ) روزہ رکھا کرتے تھے صرف فطر اور ضحیٰ کے دن روزہ نہ رکھتے تھے۔

بَابُ: ماہ شوال میں چھ روزے

۱۷۱۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عید الفطر کے بعد چھ دن روزہ رکھے اس کو پورے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا جو ایک نیکی لائے اس کو اس کا دس گنا اجر ملے گا۔

۱۷۱۶: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رمضان کے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ بِسَبْتٍ مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصَوْمِ الدَّهْرِ. رُكْعَةٌ تَوْبِيخٌ عَلَى مَن رَكَعَ رَمَضَانَ ثُمَّ رَكَعَ شَوَّالًا مِنْ بَعْدِ شَوَّالٍ فِي رَمَضَانَ.

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے استدلال کر کے بہت سے ائمہ فرماتے ہیں کہ عید کے چھ روز سے مستحب ہیں۔ اس کے برعکس امام مالک ان روزوں کی کراہت کے قائل ہیں۔ پھر حنفیہ میں اختلاف ہے کہ یہ روزے پے در پے رکھنا افضل ہے یا تفریق کے ساتھ؟ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ تفریق کو راجح قرار دیتے ہیں جبکہ بعض احناف نے پے در پے رکھنے کو افضل قرار دیا ہے۔

باب: اللہ کے راستے میں ایک روزہ

۳۴: بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۱۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دوزخ کو اس سے ستر سال (کی مسافت کے برابر) دور فرما دیں گے۔

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَنبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنِ شَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَأْغِذُ اللَّهُ بِذَلِكَ النَّارَ مِنْ وَجْهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۱۷۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ دوزخ کو اس سے ستر سال دور فرما دیں گے۔

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَحَّخَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

☆ خلاصہ الباب ایام تشریق کے روزوں کے بارہ میں امام ابو حنیفہ کا مسلک امام احمد کی ایک روایت اور امام شافعی کا قول جدید یہ ہے کہ ان ایام میں روزہ رکھنا ممنوع ہے اکثر شافعیہ کے نزدیک فتویٰ بھی اسی قول پر ہے۔

باب: ایام تشریق میں روزہ

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ

کی ممانعت

أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

۱۷۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منیٰ میں رہنے کے دن کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَّامُ مِنِّي أَكْلٌ وَشَرْبٌ.

۱۷۲۰: حضرت بشر بن حکیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ جنت میں صرف مسلمان جائے گا اور یہ دن کھانے

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ بَشَرَ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَقَالَ

پینے کے دن ہیں۔

باب: یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ

رکھنے کی ممانعت

۱۷۲۱: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۷۲۲: حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ میں عید میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔ یوم الفطر تو تمہارے افطار کا دن ہے (رمضان کے روزوں سے) اور یوم الاضحیٰ کو تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

☆ خلاصہ الباب: یوم الفطر میں روزہ کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہ مسلمانوں کی عید اور رمضان کے ختم ہونے پر افطار کا دن بھی ہے جبکہ عید الاضحیٰ نیز دوسرے ایام تشریق میں روزوں کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہ ایام حق تعالیٰ کی جانب سے اپنے مسلمان بندوں کی ضیافت کے دن ہیں اور روزے رکھنے سے ضیافت سے اعراض لازم آتا ہے جو یقیناً ناشکری اور محرومی کی بات ہے۔

باب: جمعہ کو روزہ رکھنا

۱۷۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا: الا یہ کہ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے (تو اس کی اجازت ہے)۔

۱۷۲۴: حضرت محمد بن عباد بن جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ کے طواف کے دوران حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ جی ہاں اس

لا یَدْخُلُ الْجَعَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ اِنْ هَلَبَ الْاَيَّامَ اَيْكُمُ اَكْلًا وَ شَرْبًا۔

۳۶: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ

الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّمِيمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ الْاَضْحَى۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعَبْدَةَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمَّا بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ الْاَضْحَى أَمَا يَوْمَ الْفِطْرِ فَيَوْمَ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَ يَوْمَ الْاَضْحَى تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ۔

۳۷: بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ خَفْصُ بْنُ عِيَّابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا بِيَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ يَوْمٍ بَعْدَهُ۔

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْخَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَنَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنْهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَ رَبِّ

هَذَا النَّبِيِّ .

گھر کے رب کی قسم۔

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنبَانَا أَبُو دَاوُدَ شَيْبَانُ
عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَلَّمَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .
۱۷۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے روز
بہت کم افطار (روزہ موقوف) کرتے دیکھا۔

خلاصہ الباب ۳۷ حنفیہ کے نزدیک جمعہ کے دن کا روزہ بلا کراہت جائز ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ
نہ رکھا جائے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک جمعہ کا تہا روزہ رکھنا مکروہ ہے تا وقتیکہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا
جائے ان کی دلیل حدیث: ۱۷۲۳ ہے۔ اس کا جواب حنفیہ یہ دیتے ہیں کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اس وقت یہ خطہ
تھا کہ جمعہ کے دن کو کہیں اس عبادت کے لیے مخصوص نہ کر لیا جائے جس طرح یہود نے ہفتہ میں صرف یوم السبت کو عبادت
کے لیے مخصوص کر لیا تھا اور باقی ایام میں چھٹی کر لی تھی لیکن بعد میں جب اسلامی عقائد و احکام راسخ ہو گئے تو یہ حکم ختم کر دیا
گیا اور جمعہ کے دن کو بھی روزہ رکھنے کی اجازت دے دی گئی۔ بالکل اسی طرح جس طرح شروع میں یوم السبت کا روزہ
رکھنے سے تاکید منع کیا گیا تھا۔

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ**باب: ہفتہ کے دن روزہ**

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَيْسَى ابْنُ
يُونُسَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ
إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا عَوْدَ
عَنْبٍ أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمُصْهُ .
۱۷۲۶: حضرت عبداللہ بن بسر بیان فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہفتہ کے دن
فرض روزہ کے علاوہ نہ رکھو اگر تم میں سے کسی کو کھانے
کو کچھ نہ ملے تو انگور کی شاخ یا درخت کی چھال ہی
چوس لے۔

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی ہمشیرہ سے نقل
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی
ارشاد فرمایا۔

۳۹: بَابُ صِيَامِ الْعَشْرِ**باب: ذی الحجہ کے دس دنوں کے روزے**

۱۷۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا
أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي الْعَشْرَ قَالُوا يَا رَسُولَ
۱۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال صالحہ اللہ
تعالیٰ کو ان دس دنوں میں باقی دنوں سے زیادہ محبوب و
پسندیدہ ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!
اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ فرمایا: اللہ کے راستے

میں جہاد بھی نہیں الا یہ کہ کوئی مرد جان مال سمیت نکلے اور پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ لوئے (بلکہ مال خرچ کر دے اور جان کی قربانی دے دے)۔

۱۷۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام ایام میں اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کی عبادت سے زیادہ کوئی عبادت پسند نہیں ان میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات (کی عبادت) لیلۃ القدر کے برابر ہے۔

۱۷۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دس دنوں میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔

اللہ! و لا الجہاد فی سبیل اللہ؟ قال و لا الجہاد فی سبیل اللہ الا زجل خرّج بنفسہ و مالہ فلم یرجع من ذلک بشیء.

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ عَبِيدَةَ ثَنَا سَعُودُ بْنُ واصلٍ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ فَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ الدُّنْيَا أَيَّامٌ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ وَإِنَّ صِيَامَ يَوْمٍ فِيهَا لَيُعَدُّ صِيَامَ سَنَةٍ وَ لَيْلَةٌ فِيهَا بَلِيْلَةٌ الْقَدْرِ.

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ الشَّرِيحِ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ الْعَشْرِ قَطُّ.

خلاصہ الباب ☆ اس میں عشر سے مراد عشرۃ ذی الحجہ ہے اور اس کے بھی ابتدائی نو دن مراد ہیں جن کو تغلیباً عشر سے تعبیر کر دیا گیا اور نہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کا روزہ تو ہے ہی ناجائز پھر یوم النحر کے سوا بقیہ عشرہ ذی الحجہ میں روزہ رکھنا بالاتفاق جائز بلکہ مستحب ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ایام میں روزے رکھنا ثابت ہے۔ لہذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت باب میں تاویل ضروری ہے اور وہ یہ ہو سکتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نوبت (باری) میں یہ عشرہ واقع نہ ہوا ہو اور اگر واقعہ ہوا ہو تو اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عشرہ کے روزے نہ رکھے ہوں۔ اسی لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کر دیا۔

باب: عرفہ میں نویں ذی الحجہ کا روزہ

۱۷۳۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۱۷۳۱: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا اس کے

۴۰: صیام یوم عرفۃ

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ أَنْبَاءِ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدِ الزُّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أُحْسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالَّتِي بَعْدَهُ.

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ قَتَادَةَ ابْنِ النُّعْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللہ ﷺ یقول من صام یوم عرفة غفر له سنة امانه و سنة بغذه.

ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَنَا وَ كَيْعٌ حَدَّثَنِی حَوْشَبُ بْنُ عَقِيلٍ حَدَّثَنِی مُهْدِيُّ الْعَبْدِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی ابْنِ هُرَيْرَةَ فِی بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ.

۱۷۳۲: حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر جا کر ان سے عرفات میں عرفہ کے روزہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے روزہ سے منع فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب حدیث باب سے صوم یوم عرفہ کی فضیلت اور استحباب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ روزہ ہمارے نزدیک بھی مندوب ہے۔ البتہ حجاج کے حق میں عرفات میں صوم یوم عرفہ مکروہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے ضعف اور کمزوری ہو جائے گی اور اس مبارک موقع پر زیادتی دعا کا جو مقصود ہے وہ حاصل نہ ہو سکے گا۔

۴۱: بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

پایاب: عاشورہ کا روزہ

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ عَاشُورَاءَ وَيَأْمُرُ بِصِيَامِهِ.

۱۷۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کا روزہ خود بھی رکھتے اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے۔

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ لَنَا سَفِيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَ أَعْرَقَ فِيهِ فِرْعَوْنَ فَصَامَهُ وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ شُكْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ.

۱۷۳۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودیوں کا روزہ ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: یہ روزہ کیسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو نجات عطا فرمائی اور فرعون کو غرق کیا۔ تو موسیٰ نے خود بھی شکرانے کے طور پر یہ روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: ہم موسیٰ کے تم سے زیادہ حقدار ہیں پھر آپؐ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُصْبِلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِي قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ مِنْكُمْ أَحَدٌ طَعِمَ الْيَوْمَ قُلْنَا مِمَّا مَرَّ طَعِمَ وَمِمَّا مِنْ لَمْ يَطْعَمْ قَالَ فَاتَمُّوا

۱۷۳۵: حضرت محمد بن صنیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے عاشورہ کے دن ہمیں فرمایا کہ تم میں سے کسی نے آج کچھ کھایا، ہم نے عرض کیا کہ بعض نے کھایا اور بعض نے نہیں کھایا۔ فرمایا جس نے کچھ کھایا اور جس نے کچھ نہ

بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ مَنْ كَانَ طَعِمَ وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْ فَارْسَلُوا إِلَى أَهْلِ
الْعُرُوضِ فَلْيَتِمُّوا بِقِيَّةِ يَوْمِهِمْ قَالَ يَقْنِي أَهْلَ الْعُرُوضِ
خَوْلَ الْمَدِينَةِ.

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعَ عَنْ ابْنِ أَبِي
ذُنَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمِيرٍ مَوْلَى
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْتَ
بَقِيَّتُ إِلَى قَابِلٍ لَا صُومَ مِنَ الْيَوْمِ التَّاسِعِ.

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ أَبِي
ذُنَبٍ زَادَ فِيهِ مَخَالَفَةٌ أَنْ يَفُوتَهُ عَاشُورَاءُ.

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحَ ابْنُ اللَّيْثِ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ
أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ
كَرِهَهُ فَلْيَدَعْهُ.

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ حَمَّادٍ ابْنُ زَيْدٍ تَنَا
غِيْلَانُ بْنُ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَّالِيِّ عَنْ أَبِي
قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي
أَخْتِيبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

کھایا دونوں شام تک (کچھ نہ کھائیں اور روزہ) پورا
کریں اور مدینہ کے اطراف میں گاؤں والوں کی طرف
آدمی بھیجو کہ وہ بھی بقیہ دن کچھ نہ کھائیں۔

۱۷۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کو
بھی روزہ رکھوں گا۔

دوسری سند میں یہ اضافہ ہے کہ اس حدیث سے
کہ عاشورہ کا روزہ چھوٹ نہ جائے۔

۱۷۳۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوم عاشوراء کا
تذکرہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس
روز اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے تم میں سے جو
چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۱۷۳۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے
اللہ سے امید ہے کہ یوم عاشوراء کے روزہ سے گزشتہ
سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

خلاصہ الباب ☆ عاشوراء عشر سے ماخوذ ہے۔ عاشرہ کے معنی میں۔ اس کا موصوف محذوف ہے: اللیلۃ العاشوراء
اور اس سے مراد محرم کی دسویں تاریخ ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ عاشوراء کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ پھر اس پر بھی اتفاق ہے
کہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر امام
ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ روزہ فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی اور صرف اس کا استحباب باقی رہ گیا۔

باب سوموار اور جمعرات کا روزہ

۴۲: بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

۱۷۳۹: حضرت ربیعہ بن غازی نے حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق
دریافت کیا تو فرماتے لگیں آپ سوموار اور جمعرات کا

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ
حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ زُبَيْعَةَ بْنِ
الْمُغَازِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ

كَانَ يَتَخَرَّى صِيَامَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

روزہ رکھتے تھے۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ شَهْبِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَقَالَ إِنْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُتَهَاجِرِينَ يَقُولُ دَعَاهُمَا حَتَّى يَضْطَبَّحَا.

۱۷۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرمادیتے ہیں سوائے دو قطع کلامی کرنے والوں کے۔ فرماتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دو تا وقتیکہ یہ صلح کر لیں۔

☆ خلاصہ الباب پیر اور جمعرات میں خصوصیت سے روزہ رکھنے کی حکمت تو خود حدیث ترمذی میں مذکور ہے کہ ان دونوں دنوں میں بندوں کے اعمال باری تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جاتے ہیں۔ پھر پیر کی تو خاص طور پر اس لیے بھی اہمیت ہے کہ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے قباء پہنچے۔ ان خصوصیات کی بناء پر پیر کے دن کو دوسرے ایام پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے اور تمام عبادتوں میں روزہ کو کیوں اختیار کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ کس وقت اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور روزہ ایسی عبادت ہے جو تمام دن قائم رہتی ہے بخلاف دوسری عبادتوں کے کہ وہ تھوڑی دیر کے لیے ہوتی ہیں۔

۴۳: بَابُ صِيَامِ أَشْهُرِ الْحَرَامِ

پناب: اشہر حرم کے روزے

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُزَيْبٍ عَنْ أَبِي السَّبِيْلِ عَنْ أَبِي مُجِيْبَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ قَالَ فَمَا لِي أَرَى جِسْمَكَ نَاجِلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا بِالنَّهَارِ مَا أَكَلْتُهُ إِلَّا بِاللَّيْلِ قَالَ مَنْ أَمَرَكَ أَنْ تَعَذِّبَ نَفْسَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَ يَوْمًا بَعْدَهُ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَ يَوْمَيْنِ بَعْدَهُ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ وَ صُمْ أَشْهُرَ الْحَرَمِ.

۱۷۴۱: حضرت ابو مجیبہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد یا چچا نے کہا کہ میں نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں وہی شخص ہوں جو گزشتہ سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ فرمایا: تم کمزور لگ رہے ہو۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں دن کو کھانا نہیں کھاتا، صرف رات کو کھانا کھاتا ہوں۔ فرمایا: تمہیں کس نے کہا کہ اپنی جان کو عذاب میں مبتلا کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ میں (روزہ رکھنے کی) قوت ہے۔ فرمایا: صبر کا مہینہ (رمضان) روزہ رکھو اور اسکے بعد (مہینہ میں) ایک۔ میں نے عرض کیا: مجھ میں اس زائد کی قوت

ہے۔ فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور اسکے بعد (ہر ماہ) دو دن۔ میں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زائد قوت ہے۔ فرمایا: ماہ صبر کے روزہ رکھو اور اسکے بعد (ہر ماہ) تین دن اور اشہر حرام کے روزے رکھ لو۔

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَشَبَّرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الصِّيَامِ الْفَضْلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ شَهْرُ اللَّهِ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُحْرَمَ.

۱۷۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کن روزوں کی ہے؟ فرمایا: اللہ کا مہینہ جسے تم محرم کہتے ہو۔

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ نَهَى عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ.

۱۷۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزوں سے منع فرمایا۔

۱۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزِيُّ عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَصُومُ أَشْهُرَ الْحُرْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُمْ شَوْأَلًا فَتَرَكَ أَشْهُرَ الْحُرْمِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَصُومُ شَوْأَلًا حَتَّى مَاتَ.

۱۷۴۴: حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید اشہر حرم کے روزے رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: شوال میں روزے رکھا کرو تو انہوں نے اشہر حرم کو چھوڑ دیا اور تا وقت وفات شوال میں روزے رکھتے رہے۔

☆ خلاصہ الباب أَشْهُرُ الْحُرْمِ: (رجب ذی قعدہ، محرم ذوالحجہ) ان مہینوں کو کہتے ہیں جن کی عرب جاہلیت کے زمانہ میں بہت تعظیم کرتے تھے اور جنگ و جدل سے بچتے تھے اور حرام سمجھتے تھے۔ قرآن میں سورہ بقرہ کی آیت: ۲۱۶ سے قتال کی حرمت سمجھ میں آتی ہے پھر جمہور فقہاء کے نزدیک اور بقول ابو بکر جصاص عام فقہاء امعاد کے مسلک پر یہ حکم منسوخ ہے۔ اب کسی مہینے میں قتال ممنوع نہیں لیکن ان مہینوں کی تعظیم اپنے حال پر باقی رہی۔ اسی وجہ سے ان مہینوں میں روزہ رکھنا کوئی دوسری عبادت کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔ حدیث: ۱۷۴۳ میں رجب کے روزہ کی نہی وارد ہوئی کیونکہ مشرکین اس کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو رجب کے روزے پر مارتے تھے اور فرماتے: ما رجب؟ کہ رجب کیا ہے؟ ایک مہینہ ہے جس کی تعظیم جاہلیت والے کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اس کی تعظیم ختم ہو گئی۔ یہ روایات طبرانی اوسط میں بھی آتی ہے۔ اس کی زیادہ تفصیل ما تبت بالمسنۃ للشیخ عبدالحق محدث دہلوی میں دیکھی جاسکتی ہے۔ حافظ فرماتے ہیں کہ رجب کے روزے کی احادیث موضوع ہیں۔ (مرقاۃ)

۳۳: بَابُ: روزه بدن کی زکوٰۃ ہے

۳۳: بَابُ فِي الصَّوْمِ زَكَاةُ الْجَسَدِ

۱۷۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا

۱۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

مُحَرَّرُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ
مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ جُمُهَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ.
رَأَى مُحَرَّرُ بْنُ حَبِيبٍ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصِّيَامُ
يُصْفُ الصَّيْرَ.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر
چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔
محرز کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ آدھا صبر
ہے۔

۴۵: بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا

پاب: روزہ دار کو روزہ افطار کرانے کا ثواب

۱۷۴۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي
لَيْلَى وَخَالِي يَغْلَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
حُجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجَهَنِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِمْ
مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا.

۱۷۴۶: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے تو اس کو بھی
اس کے برابر اجر ملے گا۔ روزہ دار کے ثواب میں کمی بھی
نہ ہوگی۔

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى
الْبُخَيْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مَصْعَبِ بْنِ نَابِتٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَفْطَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ سَعْدِ بْنِ
مُعَاذٍ فَقَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَ أَكَلُ طَعَامِكُمْ
الْأَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ.

۱۷۴۷: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
سعد بن معاذ کے ہاں روزہ افطار کیا تو دعا دی کہ روزہ
دار تمہارے ہاں افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا
کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعائیں کریں۔

۴۶: بَابُ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ

پاب: روزہ دار کے سامنے کھانا

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ
سَهْلٌ قَالُوا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدِ
الْأَنْصَارِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا لَيْلَى عَنْ أُمِّ عَمَّارَةَ قَالَتْ
آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَكَانَ بَعْضُ مَنْ
عِنْدَهُ صَائِمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ
الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ.

۱۷۴۸: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے
آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ بعض حاضرین کا
روزہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب روزہ
دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا
کرتے ہیں۔

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۴۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے
فرمایا: بلال ناشتہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرا روزہ

بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْعَدَاءُ يَا بِلَالُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِفْقَالَ ابْنِي صَائِمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِي بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشْعَرَتْ يَا بِلَالُ أَنْ الصَّائِمَ تَسْبِحُ عِظَامُهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَكَلَ عِنْدَهُ.

ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا زائد رزق جنت میں ہے۔ بلال آپ کو معلوم بھی ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کھایا جائے اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کے سامنے کھانا پینا درست ہے۔ فرشتوں سے زیادہ اس نے یہ کام کیا کہ کھانے کی خواہش اور رغبت ہوتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کی خاطر نہیں کھایا اور فرشتوں کو تو کھانے پینے کی خواہش ہی نہیں اس لئے ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۳۷: بَابُ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ

تو کیا کرے؟

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَخَذَكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَ هُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ ابْنِي صَائِمٌ.

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَ هُوَ صَائِمٌ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاطِعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۱۷۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی روزہ دار ہو اور اسے کھانے کی دعوت دی جائے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

۱۷۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزہ دار ہو تو دعوت قبول کرے (اور حاضر ہو) پھر اگر چاہے تو کھائے (اور قضا کر لے) اور چاہے تو نہ کھائے۔

☆ خلاصہ الباب نیکیوں اور عبادات کو مخفی رکھنا اور چھپانا چاہیے لیکن یہاں پر جو کہا گیا ہے کہ دعوت دینے والے کو روزہ دار بتادے کہ میرا روزہ ہے وجہ یہ ہے کہ اس کی دلجوئی مقصود ہے اور دل میں رنجیدہ نہ ہو اور اگر بہت زیادہ اصرار کرے تو اس کی خاطر دعوت کو قبول کر لینا چاہیے اور بعد میں قضاء کرے۔

۳۸: بَابُ فِي الصَّائِمِ لَا تَرُدُّ دَعْوَتَهُ

باب: روزہ دار کی دعوت نہیں ہوتی

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ سَعْدَانَ الْجُهَنِيِّ عَنْ سَعْدِ أَبِي مُجَاهِدِ الطَّائِبِيِّ (وَ كَانَ ثِقَةً) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَ هُوَ صَائِمٌ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاطِعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۱۷۵۲: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں کی دعوت نہیں ہوتی، امام عادل، روزہ دار کی افطار تک اور مظلوم کی دعا کہ

اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت بادلوں سے اوپر اٹھائیں گے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری عزت کی قسم! ضرور تیری مدد کروں گا گو کچھ وقت کے بعد۔

۱۷۵۳: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔ حضرت ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو افطار کے وقت یہ دعا مانگتے سنا: اے اللہ! میں آپ کو آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر چیز کو شامل ہے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری بخشش فرما دیجئے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث میں تین آدمیوں کی دعاء کا قبول ہونا بیان کیا گیا۔ وجہ یہ ہے کہ عدل کرنا جتنا مہتمم بالشان ہے اتنا ہی عادل آدمی اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ اور آرام و راحت دینا بے کسوں کی مدد کرنا ایسے آدمی کی دعا کیسے رد ہو سکتی ہے۔ روزہ دار محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر بھوک و پیاس برداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں اور مظلوم کی آہ تو خالی جاتی نہیں ہے۔ چاہے مسلم ہو یا کفر ہو ظلم کا بدلہ دنیا میں بھی ملتا ہے خواہ ذرا دیر ہو جائے۔ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہو جائے گا۔ اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ دار کی دعا افطار کے وقت قبول ہوتی ہے لہذا دعا کا اہتمام بہت زیادہ کرنا چاہیے۔

باب: عید الفطر کے روز گھر سے نکلنے سے قبل کچھ کھانا

۱۷۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ چھوہارے کھائے بغیر نہ نکلتے۔

۱۷۵۵: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی عید الفطر کے روز عید گاہ کو نہ جاتے تھے جب تک اپنے صحابہ کو صدقہ فطر میں سے ناشتہ نہ کروا دیتے (جو صدقہ فطر آپ کے پاس جمع ہوتا

۴۹: بَابُ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ تَمْرَاتٍ.

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ ابْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا مِزْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْبَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يُعْطَى أَصْحَابَهُ مِنْ

صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

نماز عید جانے سے قبل آپ مساکین صحابہ میں تقسیم فرمادیتے۔

۱۷۵۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ کھائے بغیر نہ نکلتے اور عید الاضحیٰ کو (نماز سے) واپس آنے تک کچھ نہ کھاتے۔

۱۷۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُثْبَةَ الْمَهْرِيُّ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّىٰ يَأْكُلَ وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّخْرِ حَتَّىٰ يَرْجِعَ.

پاپ: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں جن کو کوتاہی کی وجہ سے نہ رکھا

۵۰: بَابُ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ رَمَضَانَ قَدْ فَرَّطَ فِيهِ

۱۷۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ذمہ کچھ روزے ہوں اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی جانب سے ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا.

پاپ: جس کے ذمہ نذر کے روزے ہوں

۵۱: بَابُ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ

اور وہ فوت ہو جائے

مِنْ نَذْرِ

۱۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول میری ہمشیرہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے ذمہ مسلسل دو ماہ کے روزے تھے۔ فرمایا: بتاؤ اگر تمہاری ہمشیرہ کے ذمہ قرض ہوتا تم ادا کرتیں۔ عرض کرنے لگیں کیوں نہیں ضرور۔ فرمایا تو اللہ کا حق زیادہ اس لائق ہے کہ ادا کیا جائے۔

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ كَهْبِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صِيَامٌ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَىٰ أُخْتِكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيْنَهُ قَالَ بَلَىٰ قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ.

۱۷۵۹: حضرت بریدہ فرماتے ہیں ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ کے ذمہ روزہ تھے ان کا انتقال ہو گیا۔ کیا میں ان کی جانب سے روزے رکھ لوں؟ فرمایا جی۔

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صَوْمٌ أَقْصَوْمٌ غَنَهَا قَالَ نَعَمْ.

خلاصہ الباب ☆ اگر میت نے مرنے سے پہلے فدیہ کی وصیت کی ہو تو وارث پر روزہ کے بدل فدیہ دینا واجب ہے۔ اگر وصیت نہیں کی تو اختیار ہے۔ اگر فدیہ دے دے تو رحمت خداوندی سے امید کی جاتی ہے کہ روزہ کا بدل بن جائے لیکن میت کی طرف سے روزہ رکھنا جس کو نیابت فی العبادۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے جمہور علماء کے نزدیک خالص بدنی عبادات میں نیابت جاری نہیں ہوتی۔ جمہور کا استدلال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث: **قَالَ لَا يَصْلِيْ اَوْرَعْنَ اَحَدٌ وَلَا بِصَوْمِ اَحَدٍ** یعنی کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے۔ صحابہ کا تعامل بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ کسی صحابی سے یہ منقول نہیں کہ اُس نے کسی کی طرف سے نماز پڑھی ہو یا روزے رکھے ہوں۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے منسوخ ہے یا ان صحابہ کی خصوصیت ہے یا مطلب یہ ہے کہ روزے اپنی طرف سے رکھو اور اس کا ثواب اپنی بہن کو پہنچا دو۔

باب: جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو

۵۲: بَابُ فِيمَنْ اَسْلَمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۷۶۰: حضرت عطیہ بن سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ہمارا وفد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ انہوں نے ہمیں ثقیف کے اسلام لانے کے متعلق بتایا کہ وہ رمضان میں حاضر خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کے لئے قبہ لگوا یا جب وہ مسلمان ہو گئے تو باقی مہینہ روزے رکھے۔

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا اَخْنَعُ بْنُ خَالِدِ الْوُهَيْبِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ عَيْسَىٰ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ ثَنَا وَفَدْنَا الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاسْلَامِ ثَقِيفٍ قَالَ وَ قَدِمُوا عَلَيْهِ فِي رَمَضَانَ فَضَرَبَ عَلَيْهِمْ قُبَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا اسْلَمُوا صَامُوا مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنَ الشَّهْرِ.

باب: خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی

۵۳: بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَصُومُ بِغَيْرِ

كَارِوَزِهِ رَكْحَنَا

ذَنْ زَوْجِهَا

۱۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر بیوی رمضان کے علاوہ ایک دن بھی روزہ نہ رکھے۔

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا الْمَرْأَةُ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

۱۷۶۲: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خاوندوں کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا أَبُو غَوَّانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النِّسَاءَ أَنْ يَصُومْنَ إِلَّا بِإِذْنِ أَرْوَجِهِنَّ.

خلاصہ الباب ☆ جمہور علماء کے نزدیک یہ ممانعت تحریمی ہے لیکن اس کے باوجود اُس نے روزہ رکھ لیا تو روزہ تو بہر حال درست ہو جائے گا اگرچہ گنہگار ہوئی۔

۵۴: بَابُ فِيمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ

إِلَّا بِأَذْنِهِمْ

بَاب: مہمان میزبان کی اجازت کے بغیر

روزہ نہ رکھے

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ثنا مَوْسَى بْنُ دَاوُدَ وَخَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدٍ قَالَا ثنا أَبُو بَكْرِ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نَزَلَ الرَّجُلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِأَذْنِهِمْ.

۱۷۶۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم کا مہمان ہو تو ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

خلاصہ الباب ۶۱ یہ حدیث نکر ہے۔ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تب بھی حسن معاشرت اور استحباب پر محمول ہوگی۔ وجہ یہ ہے کہ مہمان کے روزے میزبان کے لیے باعث تکلیف ہوں گے۔ اس لیے کہ اسے سحری اور افطار کا بطور خاص اہتمام کرنا پڑے گا۔

۵۵: بَابُ فِيمَنْ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ

كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ

بَاب: کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر

کرنے والے کے برابر ہے

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَمَوِيِّ عَنْ مَعْنٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ.

۱۷۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر ہے۔

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُرَّةَ عَنْ عَمِّهِ حَكِيمِ بْنِ أَبِي حُرَّةَ عَنْ سنانِ بْنِ سَنَةَ الْأَسْلَمِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ.

۱۷۶۵: حضرت سنان اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والوں کو روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ (یعنی اللہ اس عمل کو بہت پسند کرتے ہیں اور بے بہا اجر و ثواب عنایت کرتے ہیں)۔

۵۶: بَابُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

بَاب: لیلۃ القدر

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ

۱۷۶۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لیلۃ القدر

انسی اریث لیلة القدر فأنسيتها فالتمسوها فی العشر الاواخر فی النوتر۔
دکھا کر بھلا دی گئی۔ تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

خلاصہ الساب ☆ لیلۃ القدر کی وجہ تسمیہ یا تو یہ ہے کہ : تقدر فیہا الارزاق والارجال یعنی اس رات میں ہر انسان کی عمر، موت، رزق اور بارش وغیرہ کی مقداریں مقرر فرشتوں کو لکھوا دی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جس شخص کو اس سال میں حج نصیب ہوگا وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ شب قدر امت محمدیہ (ﷺ) کی خصوصیات میں سے ہے۔ لیلۃ القدر کی تعیین میں شدید اختلاف ہے یہاں تک کہ اس میں پچاس کے قریب اقوال شمار کیے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ سارے سال میں دائر ہے۔ یہ قول حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور کرم وغیرہ سے منقول ہے۔ امام ابوحنیفہ کی بھی مشہور روایت یہی ہے۔ شیخ اکبر ابن عربی نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ تاہم جمہور کا مسلک یہ ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیرہ بالخصوص طاق راتوں میں دائر ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی (ﷺ) ہے کہ اس کی تلاش میں عبادت کا بطور خاص اہتمام کیا کرو۔

باب: ماہ رمضان کی آخری دس راتوں

کی فضیلت

۱۷۶۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دس راتوں میں عبادت میں ایسی کوشش فرماتے جو اس کے علاوہ میں نہ فرماتے۔

۱۷۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرے میں شب بیداری کرتے ازار کس لیتے اور گھر والوں کو (عبادت کے لئے) جگا دیتے۔

باب: اعتکاف

۱۷۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس روزہ اعتکاف فرماتے تھے جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس سال آپ نے بیس روز اعتکاف فرمایا۔

۵۷: باب فی فضل العشر الاواخر من

شہر رمضان

۱۷۶۷: حدثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب و ابو اسحق الهریری ابرہیم ابن عبد اللہ بن حاتم قالنا ثنا عبد الواحد بن زیناد ثنا الحسن بن عبید اللہ عن ابرہیم النخعی عن الأسود عن عائشہ قالت کان النبی ﷺ یجتہد فی العشر الاواخر ما لا یجتہد فی غیرہ۔

۱۷۶۸: حدثنا عبد اللہ بن محمد الزہری ثنا سفیان بن ابن عبید بن نسطاس عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشہ قالت کان النبی ﷺ اذا دخلت العشر اخی اللیل و شد المیزر و ایفظ اهلہ۔

۵۸: باب ما جاء فی الاعتکاف

۱۷۶۹: حدثنا ہناد بن السری ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی حنین عن ابی صالح عن ابی ہریرہ قال کان النبی ﷺ یعتکف کل عام عشرۃ ایام فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوما و کان یعرض علیہ

الْقُرْآنَ فِي كُلِّ غَامٍ مَرَّةً فَلَمَّا كَانَ الْغَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ
عَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ.

ہر سال ایک مرتبہ آپ کے ساتھ قرآن کا دور کیا جاتا۔
وصال کے سال دوبارہ کیا گیا۔

۱۷۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَتَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ
مُهْدَبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي زَافِعٍ عَنْ
أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعِشْرَةَ الْآخِرَةَ
مِنْ رَمَضَانَ فَسَافِرٌ عَامًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَامِ الْمُقْبِلِ
اِغْتَكَفَ عَشْرَيْنِ يَوْمًا.

۱۷۷۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری
عشرہ اعتکاف فرماتے تھے۔ ایک سال آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سفر کیا تو اس سے اگلے سال بیس روز اعتکاف
فرمایا۔

☆ خلاصہ الباب اعتکاف: لغت میں کسی جگہ یا کسی شئی پر ٹھہرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں مسجد میں روزہ اور نیت
کے ساتھ ٹھہرنا۔ اعتکافِ نقلی کا زمانہ کم از کم امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک دن ہے۔ امام مالک کی ایک روایت بھی یہی
ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک دن کا اکثر حصہ ہے جبکہ امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک ایک ساعت ہے۔ امام احمد کی
بھی ایک روایت یہی ہے۔ اعتکاف کی تین اقسام ہیں: (۱) اعتکاف واجب: وہ اعتکاف کہ جو نذر کرنے یعنی منت ماننے
سے واجب ہو گیا یعنی کوئی آدمی زبان سے یہ کہے کہ میں نے اعتکاف کو اپنے ذمہ لازم کر لیا۔ (۲) اعتکافِ نفل: جو کسی بھی
وقت کیا جاسکتا ہے۔ (۳) اعتکافِ مسنون: وہ اعتکاف جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اکیسویں شب عید کا
چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ان دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اس لیے اس کو
اعتکافِ مسنون کہتے ہیں۔ یہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

بَابُ: اِعْتِكَافِ شَرْعًا كَرَامًا

قَضَا كَرَامًا

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَىٰ ابْنُ عُبَيْدِ
ثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ عَلَيِ
الصُّبْحِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَكَانَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَغْتَكِفَ فِيهِ
فَأَرَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ الْعِشْرَةَ الْآخِرَةَ مِنْ رَمَضَانَ
فَأَمَرَ فَضْرِبَ لَهُ خَبَاءً فَأَمَرَتْ عَائِشَةُ بِخَبَاءٍ فَضْرِبَ لَهَا وَ
أَمَرَتْ حَفْصَةَ بِخَبَاءٍ فَضْرِبَ لَهَا فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ
خَبَاءَهُمَا أَمَرَتْ بِخَبَاءٍ فَضْرِبَ لَهَا فَلَمَّا رَأَتْ
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَرُّ

۱۷۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز
پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں جاتے آپ کا ارادہ ہوا کہ
رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کریں۔ آپ کے فرمانے
پر خیمہ نصب کر دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
بھی خیمہ نصب کرنے کو کہا۔ ان کے لئے بھی خیمہ نصب
کر دیا گیا۔ حضرت زینب نے ان کا خیمہ دیکھا تو ایک
اور خیمہ نصب کرنے کا کہہ دیا ان کے لئے بھی خیمہ لگا دیا
گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: تم

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَبْتَدِي الْأَعْتِكَافِ وَ

قَضَاءِ الْأَعْتِكَافِ

تَرَوْنَ فَلَمْ يَغْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ نِيَكِي كَا ارَادَهُ كِيَا؟ سَوَّآپْ نِي رَمَضَانَ مِيں اَعْتَكَا فِ شَوَالِ۔
نہ فرمایا اور شوال میں ایک عشرہ اعتکاف فرمایا:

خلاصۃ الباب ۶۰: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مرتبہ رمضان میں اعتکاف چھوٹا ہے۔ ایک موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے سال اس کی قضاء فرمائی اور دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بناء پر اعتکاف چھوڑ دیا تھا کہ بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی مسجد نبوی میں اپنے اعتکاف کے لیے خیمے لگوائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ فرمایا: یعنی کیا تم نیکی کرنا چاہتی ہو؟ اس کا مطلب حافظ ابن حجر نے یہ بیان کیا کہ پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اجازت طلب کی بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے۔ ان دونوں کو دیکھ کر دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی اپنے خیمے لگوائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھے کہ یہ مقابلہ نیکی میں غیرت کی وجہ سے ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کے لیے ہے یا اس وجہ سے کہ مسجد میں عورتوں کا اجتماع ہو جائے گا اور گھر جیسا ماحول پیدا ہو جائے گا۔ اعتکاف کا مقصد فوت ہونے کا اندیشہ ہوا تو سب خیمے اٹھوا دیئے اور خود بھی نہیں اعتکاف فرمایا۔ اس کی قضاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں ان دس دنوں میں کی جس کا ذکر امام ابن ماجہ نے حدیث باب میں کیا ہے۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ اعتکاف مسنون کو توڑنے سے قضاء واجب ہوتی ہے یا نہیں؟ مفتی یہ قول یہ ہے کہ جس دن اعتکاف توڑا ہے صرف اسی دن کی قضاء واجب ہوگی پورے عشرہ کی نہیں۔ یہی امام مالک کا مسلک ہے۔

۶۰: بَابُ فِي اِعْتِكَافِ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْخَطَمِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي بَرٍّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَغْتَكِفُهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَهُ اَنْ يَغْتَكِفَ۔
۱۷۷۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی منت مانی تھی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔

خلاصۃ الباب ۶۱: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی نذر کرنے سے اعتکاف واجب ہوتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔ اسی پر اجماع ہے۔

۶۱: بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَلْزِمُ مَكَانًا

بَابُ: مُعْتَكِفٍ مَسْجِدٍ فِي جَدِّهِ
مَتَعِينِ كَرِي

مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ اَنْبَا نَا يُونُسَ اَنْ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔
۱۷۷۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت نافع کہتے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

قال نافع و قد أراي غبذ الله بن غمير المكان
الذي يعتكف فيه رسول الله ﷺ .

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کی جگہ
دکھائی۔

۱۷۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا
ابن المبارك عن عيسى بن عمر بن موسى عن نافع عن
ابن عمر عن النبي ﷺ أنه كان إذا اعتكف طرح له
فراشه أو يوضع له سريرة و زاء أسطوانة التوبة .

۱۷۷۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر یا تخت ستون اسطوانہ کے
پیچھے لگا دیا جاتا۔

۶۲ : بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي خَيْمَةِ الْمَسْجِدِ

باب : مسجد میں خیمہ لگا کر اعتکاف کرنا

۱۷۷۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ ثَنَا
المُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَمَارَةُ بْنُ عَزِيَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ
مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَكَفَ فِي قَبَّةِ تَرْكِيَّةٍ عَلَى سِدَّتَيْهَا
قِطْعَةً خَصِيرٍ قَالَ فَأَخَذَ الْخَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ
الْقَبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ .

۱۷۷۵ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکی خیمہ میں اعتکاف
فرمایا اس کے دروازے پر چٹائی کا ٹکڑا لگا ہوا تھا۔
فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی کو ہاتھ
سے پکڑ کر خیمہ کے کونہ میں کر دیا اور اپنا سر باہر نکال کر
لوگوں سے گفتگو فرمائی۔

۶۳ : بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَعُوذُ الْمَرِيضُ وَ

باب : دوران اعتکاف بیمار کی عیادت اور

يَشْهَدُ الْجَنَائِزَ

جنازے میں شرکت

۱۷۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ شَهَابٍ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ إِنَّ كُنْتُ لَا دَخَلَ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيضُ فِيهِ فَمَا
أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَةٌ قَالَتْ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا
يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانُوا مُعْتَكِفِينَ .

۱۷۷۶ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں میں کسی کام کے لئے گھر جاتی گھر میں مریض ہوتا تو
میں چلتے چلتے ہی اس سے حال احوال لیتی۔ فرماتی ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران اعتکاف بلا
ضرورت گھر نہ جاتے۔

۱۷۷۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ
مُحَمَّدٍ ثَنَا الْهَيْبِيُّ الْخُرَّاسِيُّ ثَنَا غُنَيْسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَبْدِ الْحَالِقِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ الْمُعْتَكِفُ يَتَّبِعُ الْجَنَائِزَ وَ يَعُوذُ الْمَرِيضُ .

۱۷۷۷ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا : معتکف جنازہ میں جاسکتا ہے اور بیمار کی عیادت کر
سکتا ہے۔

☆ خلاصہ الباب عیادت مریض اور جنازہ میں حاضر ہونے کے لیے مقصوداً نکلنا بالاتفاق ناجائز ہے۔ البتہ قضاء
حاجت کے لیے آتے جاتے ضمناً عیادت مریض کر لینا جائز ہے لیکن نماز جنازہ میں شرکت چونکہ بغیر ٹھہرے نہیں ہو سکتی

اس لیے اس میں ٹھہرنے کی گنجائش ہے لیکن نماز ختم ہوتے ہی فوراً اوشا واجب ہے۔

۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعْتَكِفِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ

وَيُرَجِّلُهُ

باب: معتکف سر دھو سکتا ہے اور کنگھی

کر سکتا ہے

۱۷۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُدْبِي إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأُرْجِلُهُ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ.

۱۷۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر میرے قریب کرتے میں سر دھو کر کنگھی کرتی حالانکہ میں اپنے حجرہ میں ہوتی تھی حالت حیض میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے۔

۶۵: بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَزُورُهُ أَهْلُهُ فِي

الْمَسْجِدِ

باب: معتکف کے گھر والے مسجد میں اس سے

ملاقات کر سکتے ہیں

۱۷۷۹: حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَامِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَيٍّ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثُ عَنْهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَمَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عِنْدَ مَنْسُكِنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لِهَذَا بِنْتُ حَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ فَجَرَى الدَّمُ وَابْنِي حَيْثُ لَمْ يَقْذِفْ فِي قَلْبِكَ مَا شِئْنَا.

۱۷۷۹: ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئیں۔ آپ رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے رات کو کچھ دیر آپ سے بات چیت کی پھر اٹھ کر واپس جانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں چھوڑنے کے لئے اس دروازہ تک تشریف لائے جو ان کے مکان کو لگتا تھا آپ دونوں کے پاس سے دو انصاری مرد گزرے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول سبحان اللہ (یعنی کیا ہم آپ پر شبہ کر سکتے ہیں) آپ کا یہ فرمانا ان پر گراں گزرا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان میں خون کی طرح پھرتا ہے اور مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں وسوسہ نہ ڈالے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتکف کے گھر والے ملاقات کے لیے آسکتے ہیں۔ بشرطیکہ مسجد کا احترام ٹوٹا رہے اور فضول گفتگو سے بچا جائے۔ آج کل بہت افراط و تفریط ہو رہی ہے۔ یا معتکف منہ پیٹ کر بالکل خاموش رہتا ہے یا پھر بعض معتکفین کے عزیز واقارب اور احباب مسجد میں آکر بیٹھ کر دنیا جہان کی باتیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے طاعات کے ضائع ہو جانے کا خوف ہونے لگتا ہے۔

۶۶: بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتِكِفُ

باب: مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے

۱۷۸۰. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا
بَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَزَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَتْ
عَائِشَةُ اغْتَكَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اِمْرَاةً مِنْ نِسَائِهِ
فَكَانَتْ تَرَى الْخُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ قُرْبًا مَا وَضَعَتْ تَحْتَهَا
الطَّنْثَ.

۱۷۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مکرمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معتکف ہوئیں انہیں کبھی گدلا پانی اور کبھی سرخی دکھائی دیتی بسا اوقات انہوں نے اپنے نیچے طشت بھی رکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح مستحاضہ عورت نماز تلاوت قراءت قرآن کر سکتی ہے اسی طرح اعتکاف بھی کر سکتی ہے۔

۶۷: بَابُ فِي ثَوَابِ الْإِعْتِكَافِ

باب: اعتکاف کا ثواب

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا غَبِيْدَةُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أُمِيَّةَ ثَنَا عَيْنَسِي بْنُ مُوسَى الْبُخَارِيُّ عَنْ غَبِيْدَةَ الْعَمِيِّ عَنْ
فَرْقِدِ الشَّبْحِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكَفُ الذُّنُوبَ وَ
يُجْرِي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَمَا مِلِ الْحَسَنَاتِ كُلَّهَا.

۱۷۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے زکا رہتا ہے اور اس کی نیکیاں (ثواب کے اعتبار سے) اسی طرح جاری کر دی جاتی ہیں جس طرح تمام نیکیاں کرنے والا۔

خلاصۃ الباب ☆ جب بندہ اعتکاف کی نیت سے خود کو مسجد میں مقید کر دیتا ہے تو اگرچہ وہ عبادت اور ذکر و تلاوت وغیرہ کے راستہ سے اپنی نیکیوں میں خوب اضافہ کرتا ہے لیکن بعض بہت بڑی نیکیوں سے وہ مجبور بھی ہو جاتا ہے مثلاً وہ بیماروں کی عیادت اور خدمت نہیں کر سکتا جو بہت بڑے ثواب کا کام ہے کسی لاچار مسکین یتیم اور بیوہ کی مدد کے لیے دوز دھوپ نہیں کر سکتا کسی میت کو غسل نہیں دے سکتا جو کہ اگر ثواب کے لیے اور اخلاص کے ساتھ کرے تو بہت بڑے اجر کا کام ہے۔ اسی طرح نماز جنازہ کی شرکت کے لیے نہیں نکل سکتا اور میت کے ساتھ قبرستان نہیں جاسکتا۔ جس کے ایک ایک قدم پر گناہ معاف ہوتے ہیں اور نیکیاں لکھی جاتی ہیں لیکن اس حدیث میں اعتکاف والے کو بشارت سنائی گئی اس کے حساب اور صحیفہ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ سب نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں جن کے کرنے سے وہ اعتکاف کی وجہ سے مجبور ہو جاتا ہے اور وہ ان کا عادی تھا۔ کیا نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے۔

۲۸: بَابُ فِيمَنْ قَامَ فِي لَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ

پاب: عیدین کی راتوں میں قیام

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمَرَارِيُّ بْنُ حَمُوَيْةَ ثَنَا مُحَمَّدُ
 بِنُ الْمُصَفِّي ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ
 بِنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلَّهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ
 تَمُوتُ الْقُلُوبُ.

۱۷۸۲: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دونوں عیدوں کی
 راتوں میں اللہ سے ثواب کی امید پر قیام کرے۔ اس کا
 دل اس دن مُردہ نہیں ہوگا جس دن (لوگوں کے) دل
 مُردہ ہو جائیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کی آخری رات خاص مغفرت کے فیصلہ کی رات
 ہے لیکن اس رات میں مغفرت اور بخشش کا فیصلہ انہی بندوں کے لیے ہوگا جو رمضان المبارک کے عملی مطالبات کسی درجہ
 میں پورے کر کے اس کا استحقاق پیدا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔

کِتَابُ الزَّكَاةِ

۱ : نَابُ فَرَضِ الزَّكَاةِ

بَابُ زَكَاةِ كِي فَرَضِيَتِ

۱۷۸۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْعِزِّجِ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اسْحَقَ السَّكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ ابْنِ الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ إِنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلَمْتَهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلَمْتَهُمْ أَنَّ لِلَّهِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَانِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَإِنَّكَ وَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَ أَثَرِ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ.

۱۷۸۳ - حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: تم ایک اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو انہیں دعوت دینا کہ وہ اللہ کے ایک ہونے کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے ناداروں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ یہ مان لیں تو ان کے نفس مالوں سے بچنا (بلکہ زکوٰۃ میں درمیانی درجہ کا مال لینا) اور مظلوم کی بددعا سے ڈرنا اسلئے کہ اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی آڑ نہیں۔

☆ خلاصہ الباب لفظ زکوٰۃ کے لغوی معنی طہرت و پاکیزگی کے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اخراج زکوٰۃ سے بقیہ مال کی تطہیر ہو جاتی ہے۔ اصطلاح شریعت میں تملیک جزاء مخصوص بمال مخصوص۔ شخص مخصوص للہ تعالیٰ زکوٰۃ کی فرضیت کے بارہ میں متعدد اقوال ہیں۔ جن میں سے صحیح تر یہ ہے کہ فرضیت زکوٰۃ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی لیکن اس کا مفصل نصاب مقرر نہیں تھا۔ نیز اقوال ظاہرہ کی زکوٰۃ حکومت کی طرف سے وصول کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا کیونکہ حکومت ہی قائم نہ تھی البتہ مدینہ طیبہ میں فرضیت زکوٰۃ کے لیے نصاب مقرر کیا گیا اور اس کی تفصیلی مقاور مقرر کی گئیں پھر اس میں اختلاف ہے کہ نصاب وغیرہ کی تحدید کونسے سن میں ہوئی۔ اس کے بارہ میں علامہ نووی فرماتے ہیں کہ ۲ھ صوم رمضان سے پہلے ہوئی لیکن حافظ ابن حجر اس کی تردید کرتے ہوئے نسائی ابن ماجہ وغیرہ کے حوالہ سے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ کی روایت نقل کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے پھر زکوٰۃ فرض ہوئی پھر نہ ہمیں حکم دیا اور نہ منع کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ فطر کی فرضیت زکوٰۃ سے پہلے ہوئی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ رمضان کے روزے بھی زکوٰۃ سے پہلے فرض ہو چکے تھے۔ بہر حال حافظ ابن حجر کی تحقیق یہ ہے کہ ۲ھ کے بعد اور ۵ھ سے پہلے نصاب زکوٰۃ کی فرضیت ہوئی۔ اب حدیث باب کے بارہ میں

سنئے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا والی اور قاضی بنا کر بھیجے گا یہ واقعہ جس کا ذکر اس حدیث میں ہے اکثر علماء اور اہل سید کی تحقیق کے مطابق ۹ھ کا ہے اور امام بخاری اور بعض دوسرے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ۱۰ھ کا واقعہ ہے۔ یمن میں اگرچہ اہل کتاب کے علاوہ بیت پرست اور مشرکین بھی تھے لیکن اہل کتاب کی خاص اہمیت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا اور اسلام کی دعوت و تبلیغ کا یہ حکیمانہ اصول تعلیم فرمایا کہ اسلام کے سارے احکام و مطالبات ایک ساتھ مخاطبین کے سامنے نہ رکھے جائیں۔ اس صورت میں اسلام انہیں بہت کٹھن اور ناقابل برداشت بوجھ محسوس ہوگا۔ اس لیے پہلے ان کے سامنے اسلام کی اعتقادی بنیاد صرف توحید و رسالت کی شہادت رکھی جائے جس کو ہر معقولیت پسند اور ہر سلیم الفطرت اور نیک دل انسان آسانی سے ماننے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ خصوصاً اہل کتاب کے لیے وہ جانی بوجہی بات ہے۔ پھر جب مخاطب کے ذہن اور دل اس کو قبول کر لیں اور وہ اس فطری اور بنیادی بات کو مان لے تو اس کے سامنے فریضہ نماز رکھا جائے جو جانی جسمانی اور زبانی عبادت کا نہایت حسین اور بہترین مرتبہ ہے اور جب وہ اس کو قبول کرے تو اس کے سامنے فریضہ زکوٰۃ رکھا جائے اور اس کے بارے میں خصوصیت سے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ زکوٰۃ اور صدقہ اسلام کا داعی اور مبلغ تم سے اپنے لیے نہیں مانگتا بلکہ ایک مقررہ حساب اور قاعدے کے مطابق جس قوم اور علاقہ کے دولت مندوں سے یہ لی جائے گی اسی قوم اور علاقہ کے پریشان حال ضرورت مندوں پر خرچ کر دی جائے گی۔ دعوت اسلام کے بارے میں اسی ہدایت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ تاکید بھی فرمائی کہ زکوٰۃ کی وصولی میں پورے انصاف سے کام لیا جائے۔ ان کے مویشی اور ان کی پیداوار میں سے چھانٹ چھانٹ کے بہتر مال نہ لیا جائے۔ سب سے آخر میں نصیحت فرمائی کہ تم ایک علاقے کے حاکم اور والی بن کے جا رہے ہو۔ ظلم و زیادتی سے بہت بچو۔ اللہ کا مظلوم بندو جب ظالم کے حق میں بددعا کرتا ہے تو وہ سیدھی عرش پر جا پہنچتی ہے۔

پہترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کہ ان ﴿﴾ اجابت از در حق بہر استقبال می آید

اس حدیث میں دعوت اسلام کے سلسلے میں صرف شہادت توحید و رسالت نماز اور زکوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام کے دوسرے احکام حتیٰ کہ روزہ اور حج کا بھی ذکر نہیں فرمایا گیا ہے۔ جو نماز اور زکوٰۃ ہی کی طرح اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ہیں۔ حالانکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جس زمانہ میں یمن بھیجے گئے ہیں روزہ اور حج دونوں کی فرضیت کا حکم آچکا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مقصد دعوت اسلام کے اصول اور حکیمانہ طریقے کی تعلیم دینا تھا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ان تین ارکان کا ذکر فرمایا۔ اگر ارکان اسلام کی تعلیم دینا مقصود ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب ارکان کا ذکر فرماتے لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس کی تعلیم کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو علم دین میں خاص امتیاز رکھتے تھے۔

پالپ: زکوٰۃ تہ دینے کی سزا

۲: بابُ مَا جَاءَ فِي مَنَعِ الزَّكَاةِ

۱۷۸۳: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سَفِيَانُ بْنُ

اللہ نے فرمایا: جو کوئی بھی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے روزہ

عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَعْيَنٍ وَ جَامِعِ بْنِ اَبِي زَائِدٍ

قیامت اسکا مال گنجے ساپ کی صورت میں اسکی گردن میں

سَمِعَا شَقِيْقُ ابْنِ سَلْمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر رسول اللہ نے اسکے ثبوت میں قرآن کی یہ آیت پڑی: ﴿وَلَا يَخْسِبَنَّ الَّذِينَ يَمُنُّونَ﴾ ”اللہ نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو مال دیا اس میں بخل کرنے والے اس کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ انکے لئے برا ہے جس مال میں انہوں نے بخل کیا قیامت کے روز اس کا طوق پہنائے جائیں گے۔“

۱۷۸۵: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی اونٹ، بکری اور گائے والا ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز یہ پہلے سے بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے جب آخری جانور گزرے گا تو پہلا پھر آ جائے گا (یہ سلسلہ جاری رہے گا) حتیٰ کہ عام لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔

۱۷۸۶: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس اونٹ کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہوگی وہ آئیگا اور اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندے گا اور گائیں، بکریاں آ کر اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی اور خزانہ گنجا سانپ بن کر آئیگا اور قیامت کے روز اپنے مالک کو ملیرگا تو مالک دو بار اس سے بھاگ اٹھے گا پھر وہ سامنے آئیگا تو مالک بھاگے گا پھر مالک اس سے کہے گا تجھے مجھ سے کیا دشمنی ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔ خزانہ کا مالک ہاتھ سے پچنا چاہے گا وہ اسکا ہاتھ ہی نکل جائیگا۔

☆ خلاصہ الباب قرآن و حدیث میں خاص خاص اعمال کی جو مخصوص جزائیں یا سزائیں بیان کی گئی ہیں ان اعمال اور ان کی جزاؤں اور سزاؤں میں ہمیشہ خاص مناسبت ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ ایسی واضح ہوتی ہیں کہ جس کا سمجھنا ہم جیسے عوام کے لیے بھی زیادہ مشکل نہیں ہوتا اور کبھی کبھی ایسی دقیق اور خفی مناسبت ہوتی ہے جس کو صرف خواص عرفاء اور امت کے اذکیاء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس حدیث میں زکوٰۃ نہ دینے کے گناہ کی جو خاص سزا بیان ہوئی ہے یعنی اس دولت کا ایک زبریلے ناگ کی شکل میں اس کے گلے میں اپٹ جانا اور اس کی دونوں باجھوں کو کاٹنا یقیناً اس گناہ اور اس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد لا يؤدى زكوة ماله مثل له يوم القيامة شجاعا افرع حتى يطوق عنقه ثم قرا علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مصداقة من كتاب الله تعالى ولا يخسبن الذين يتخلمون بما اتاهم الله من فضله الآية.

۱۷۸۵: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن الاعمش عن المغيرة بن سويد عن ابي ذر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صاحب ابل ولا غنم ولا بقر لا يؤدى زكاتها الا جاث يوم القيامة اعظم ما كانت و اسمنه ينطحه بقرونها و تطروءه باخفافها كلما نفدت اخرها عادت اولها حتى يقضى بين الناس.

۱۷۸۶: حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان الغساني ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن العلاء ابن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تأتي الابل التي تعط الحق منها تظا صاحبها باخفافها و تأتي البقر والغنم تظا صاحبها باظلا فيها و تنطحه بقرونها و تأتي الكنز شجاعا امرع فيلقى صاحبه يوم القيامة فيفر منه صاحبه مرتين ثم يستقبله فيفر فيقول مالي و لك فيقول انا كنزك انا كنزك فيقبه بيده فيلقمها.

کی سزا میں بھی ایک خاص مناسبت ہے۔ یہ بنی لطیف مناسبت ہے جس کی وجہ سے اس بخیل آدمی کو جو حسب مال کی وجہ سے اپنی دولت سے چمٹا رہے اور خرچہ کرنے کے موقعوں پر نہ خرچ کرے کہتے ہیں کہ وہ اپنے مال اور دولت پر مانپ بن کر بیٹھا رہتا ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے بخیل اور خیس آدمی کبھی کبھی اس طرح کے خواب بھی دیکھتے ہیں۔ اس حدیث میں یوم القیامہ کا جو لفظ ہے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ عذاب دوزخ یا جنت کے فیصلے سے پہلے محشر میں ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک دوسری حدیث میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے ایک خاص طبقہ کے اسی طرح کے ایک خاص عذاب کے بیان کے ساتھ آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں: ((حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنة واما الی النار)) یعنی اس عذاب کا سلسلہ اس وقت جاری رہے گا جب تک کہ حساب کتاب کے بعد بندوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ اس فیصلے کے بعد آدمی یا جنت کی طرف چلا جائے گا یا دوزخ کی طرف۔

باب: زکوٰۃ ادا شدہ مال خزانہ نہیں

۳: بَابُ مَا اَدَى زَكْوَتُهُ لَيْسَ بِكَزْرٍ

۱۷۸۷: حضرت عمر بن خطابؓ کے آزاد کردہ غلام خالد بن اسلم کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ باہر نکلا تو ایک دیہاتی ان سے ملا اور ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ...﴾ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیجئے کی تفسیر کیا ہے؟ فرمایا: جو مال جمع کر کے رکھے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کیلئے تباہی ہے یہ آیت زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی ہے جب زکوٰۃ مشروع ہوئی تو اللہ نے اسے مال کی پاکی کا ذریعہ بنا دیا پھر متوجہ ہو کر فرمایا: اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہو مجھے اسکی مقدار معلوم ہو اور میں زکوٰۃ ادا کر کے اللہ کی مرضی کے مطابق اسے خرچ کروں تو مجھے کوئی پروا نہیں۔

۱۷۸۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سُوَادٍ الْمَضْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَيْبَانَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ اسْلَمٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَمَّحَتُهُ اِعْرَابِيٌّ فَقَالَ لَهُ قَوْلُ اللَّهِ: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [التوبة: ۳۴] قَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكْوَتَهَا فَوَيْلٌ لَهَا اِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزَلَ الزَّكْوَةُ فَلَمَّا اَنْزَلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهْوَرًا لِلْاَمْوَالِ ثُمَّ اَلْتَفَتَ فَقَالَ مَا اَبَالِي لَوْ كَانَ لِي اُحَدِّثُ ذَهَبًا اَعْلَمُ عَدَدَهُ وَاُزَكِّيهِ وَاَعْمَلُ فِيهِ بِطَاعَةِ اللَّهِ غَرَّوَجَلٌ.

۱۷۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

۱۷۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اِحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ ثَنَا عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ذَرَّاجِ ابْنِ الشَّمْحِ عَنْ ابْنِ حُنَيْرَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَدَيْتَ زَكْوَةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ.

۱۷۸۹: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

۱۷۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَدَمَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ ابْنِ حُمَزَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

انہا سمعته تعنی النبی ﷺ یقول لیس فی المال حق سوى الزکوٰۃ۔
 ارشاد فرماتے سنا: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ کوئی حق (فرض) نہیں ہے۔

۴: بَابُ زَكْوَةِ الْوَرِقِ وَالذَّهَبِ

باب: سونے چاندی کی زکوٰۃ

۱۷۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ
 عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِي قَدْ
 عَفَوْتُ عَنْكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَكِنْ هَاتُوا
 رُبْعَ الْعَشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دَرَاهِمًا دَرَاهِمًا۔
 ۱۷۹۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں
 گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی لیکن ہر
 چالیس درم میں سے ایک درم (زکوٰۃ) ادا کیا کرو۔

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا
 غَيْثُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ وَقِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
 يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عَشْرِينَ دِينَارًا فِضَاعًا يَصْفُ دِينَارًا وَمِنْ
 الْأَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا۔
 ۱۷۹۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم ہر بیس اور اس سے زائد دینار میں سے نصف
 دینار اور چالیس دینار میں سے ایک دینار زکوٰۃ وصول
 فرماتے تھے۔

خلاصہ الباب ☆ اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے۔ نیز اکثر تلامذے ہند نے دو سو درہم کو
 ساڑھے باون تولہ چاندی کے مساوی قرار دیا ہے اور جمہور علماء ہند کے نزدیک ایک درہم تین ساشہ ایک رتی اور ایک رتی
 کے پانچویں حصے کے مساوی ہے اور سونے کا نصاب بیس دینار ہیں۔ اس پر اتفاق ہے کہ ایک دینار ایک مثقال سونے
 کے مساوی ہے اور جمہور علماء ہند کے نزدیک ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے۔

۵: بَابُ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا

باب: جس کو مال حاصل ہو

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهَنَّمِيُّ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ
 الْوَلِيدِ ثَنَا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا زَكْوَةَ فِي مَالٍ حَتَّى
 يَخُولَ عَلَيْهِ الْخَوْلُ۔
 ۱۷۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
 ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد
 فرماتے سنا: کسی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ یہاں تک
 کہ اس پر سال گزر جائے۔

خلاصہ الباب ☆ مال مستعار: اصطلاح شریعت میں اس مال کو کہتے ہیں جو نصاب زکوٰۃ کے مکمل ہو جانے کے بعد
 درمیان سال میں حاصل ہوا ہو پھر اس کی اولاد و صورتیں ہیں: (۱) مال مستعار پہلے مال کی جنس میں سے نہ ہو۔ مثلاً کسی کے
 پاس سونا چاندی بقد نصاب تھا اور سال کے دوران اس کے پاس پانچ اونٹ بھی آ گئے۔ اس کے بارے میں اتفاق ہے
 کہ ایسے مستعار مال کو پہلے مال کے ساتھ نہیں ملا یا جائے گا بلکہ دونوں کا سال الگ الگ شمار ہوگا۔ (۲) صورت یہ ہے کہ
 مال مستعار مال سابق (پہلے مال) کی جنس میں سے ہے۔ پھر اس کی بھی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ مال مستعار مال سابق
 کی جنس سے ہونے کے ساتھ ساتھ مال سابق کی نماء اور بڑھوتری (اضافہ) بھی ہو۔ مثلاً بکریاں پہلے سے موجود تھیں

دوران سال ان کے بچے پیدا ہو گئے یا مال تجارت موجود تھا دوران سال اس پر نفع حاصل ہوا۔ اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے مال مستعار کو مال سابق میں ضم (ملانا) کیا جائے گا اور دونوں کا ایک سال شمار ہوگا اور مال مستفاد کی زکوٰۃ بھی مال سابق کے علاوہ ہی ادا کی جائے گی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مال مستفاد مال سابق کی جنس سے تو ہو لیکن اس کی نماء اور بڑھوتری نہ ہو بلکہ ملک کے کسی سبب جدید کی وجہ سے وہ مال حاصل ہوا ہو مثلاً کسی شخص کے پاس نقد روپیہ موجود تھا اور دوران سال اس کو کچھ اور روپیہ بہت وصیت یا میراث کے ذریعہ حاصل ہو گیا۔ اس کے بارہ میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ اور امام احنف کے نزدیک اس قسم کے مال مستفاد کو مال سابق میں ضم نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کا سال الگ شمار ہوگا لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس قسم کے مال مستفاد کو بھی مال سابق میں ضم کیا جائے گا اور اس کی زکوٰۃ بھی مال سابق کے ساتھ ادا کی جائے گی۔ حنفیہ حدیث باب کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث دو طرح مروی ہے مرفوع بھی اور موقوف بھی۔ طریق مرفوع عبدالرحمن بن زید بن اسلم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دوسرا طریق جو موقوف ہے اگرچہ صحیح سند سے مروی ہے اور قابل استدلال ہے لیکن وہ ہمارے نزدیک پہلی قسم پر محمول ہے یعنی دوران سال اگر کچھ مال حاصل ہو اور وہ مال سابق کی جنس میں سے نہ ہو ایسی صورت میں حوالان حوال سے قبل زکوٰۃ واجب نہ ہو۔ اس کے علاوہ حدیث باب کے عموم پر ائمہ ثلاثہ بھی عمل نہیں کرتے۔

باب: جن اموال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

۶: بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكْوَةُ مِنَ الْأَمْوَالِ

۱۷۹۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا پانچ وسق سے کم بھجور میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں۔

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَفْصَعَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ وَ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ لَا صَدَقَةَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَ لَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ وَ لَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ مِنَ الْإِبِلِ.

۱۷۹۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں اور نہ ہی پانچ وسق سے کم (غلہ) میں۔

۱۷۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَ كَيْعَبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ وَ بِنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ زَوْدِ صَدَقَةٍ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

باب: قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی

۷: بَابُ تَعْجِيلِ الزَّكْوَةِ قَبْلَ مَحَلِّهَا

۱۷۹۵: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجَيْتَةَ بِنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ النَّبِيَّ

اجازت دی۔

عَلَيْهِ فِي نُجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحُلَّ فَرُخَصَ لَهُ فِي ذَلِكَ.

باب: جب کوئی زکوٰۃ نکالے تو وصول کرنے

۸: بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ اخْرَاجِ

والا یہ دعا دے

الزَّكَاةِ

۱۷۹۶: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ اس کو دعا دیتے تو میں اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ ابو اوفی کی آل پر رحمت فرما۔

۱۷۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَاهُ الرَّجُلُ بِصَدَقَةٍ مَالِهِ صَلَّى عَلَيْهِ فَاتَيْتُهُ بِصَدَقَةٍ مَالِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

۱۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم زکوٰۃ دو تو اس کا اجر مت بھولو یوں کہو اے اللہ اسے غنیمت بنا دیجئے تاوان نہ بنائے۔

۱۷۹۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْخُخْرِيِّ بْنِ غُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُعْطِيتُمُ الزَّكَاةَ فَلَا تَنْسُوا ثَوَابَهَا أَنْ تَقُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مَغْنَمًا وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْرَمًا.

باب: اونٹوں کی زکوٰۃ

۹: بَابُ صَدَقَةِ الْإِبِلِ

۱۷۹۸: حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سالم نے مجھے وہ تحریر پڑھائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے قبل زکوٰۃ کے متعلق لکھوائی تھی۔ اس میں تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری اور دس میں دو بکریاں پندرہ میں تین اور بیس میں چار اور پچیس سے پینتیس تک میں ایک سالہ اونٹنی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو دو سالہ اونٹ (نر) پینتیس سے ایک بھی زائد ہو تو پینتالیس تک دو برس کی اونٹنی ہے۔ پینتالیس سے ایک بھی زائد ہو تو ساٹھ تک تین برس کی اونٹنی ہے۔ ساٹھ سے ایک بھی زائد ہو تو پچھتر تک چار برس کی اونٹنی ہے۔ پچھتر میں سے ایک بھی زائد ہو تو نوے تک دو سالہ دو اونٹیاں ہیں نوے سے ایک بھی زائد ہو تو ایک سو میں تک تین سالہ دو اونٹیاں ہیں۔ اس سے زائد ہو تو ہر پچاس میں

۱۷۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي سَالِمٌ كِتَابًا كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللَّهُ فَوَجَدْتُ فِيهِ فِي خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرِ شَاتَانِ وَفِي خُمْسٍ عَشْرَةٌ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِي عَشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خُمْسٍ وَعِشْرِينَ بَنَتْ مَخَاضٍ إِلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تُوجَدْ بَنَتْ مَخَاضٍ فَأَبْنُ لَبُونٍ ذَكَرَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا بَنَتْ لَبُونٍ إِلَى خُمْسَةٍ وَارْبَعِينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خُمْسٍ وَارْبَعِينَ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا حَقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى سِتِّينَ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا جَدْعَةٌ إِلَى خُمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خُمْسٍ وَسَبْعِينَ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ابْتِنَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ

تین سالہ ایک اونٹنی ہے اور ہر چالیس میں دو سالہ ایک اونٹنی ہے۔

۱۷۹۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی چار میں کچھ ہے۔ پانچ سے نو تک اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس سے چودہ تک میں دو بکریاں اور پندرہ سے انیس تک تین بکریاں اور بیس سے چوبیس تک اونٹوں میں چار بکریاں ہیں اور پچیس سے چونتیس تک میں ایک سالہ اونٹنی ہے اور ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ ہے اور چھتیس سے پینتالیس تک میں دو سالہ ایک اونٹنی اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو ساٹھ تک میں تین سالہ اونٹنی ہے اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو پچھتر تک چار سالہ اونٹنی ہے اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو نوے تک دو سالہ دو اونٹیاں ہیں اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو اس میں ایک سو بیس تک تین سالہ دو اونٹیاں ہیں پھر ہر پچاس میں تین سالہ اونٹنی ہے اور ہر چالیس میں دو سالہ اونٹنی ہے۔

عَلَى سَبْعِينَ وَاجْتَمَعَتْ فِيهَا جَمْعَانِ الْاَلْ عَشْرِينَ وَ مِائَةٌ فَاذَا كَثُرَتْ فِيهِ كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَ فِي كُلِّ اَرْبَعِينَ بَنْتُ لَبُونٍ .
 ۱۷۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ حُوَيْلِدٍ النَّيْسَابُورِيُّ ثنا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَسْحَى ابْنِ عَمَارَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَ لَا فِي الْاَرْبَعِ شَيْءٌ فَاذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ سِتْمًا فَاذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فَفِيهَا شَاتَانِ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ عَشْرَةَ فَاذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيهَا ثَلَاثٌ شِياهُ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ سِتْعَ عَشْرَةَ فَاذَا بَلَغَتْ عَشْرَيْنِ فَفِيهَا اَرْبَعٌ شِياهُ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ اَرْبَعًا وَ عَشْرِينَ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَ عَشْرِينَ فَفِيهَا بَنْتُ مُخَاضٍ اِلَى خَمْسٍ وَ ثَلَاثِينَ فَاِذَا لَمْ تَكُنْ بَنْتُ مُخَاضٍ فَاَبْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَاِنْ زَادَتْ بَعِيْرًا فَفِيْهَا بَنْتُ لَبُونٍ بَنِي اَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَ اَرْبَعِينَ فَاِنْ زَادَتْ بَعِيْرًا فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ سِتِّينَ فَاِنْ زَادَتْ بَعِيْرًا فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَ سَبْعِينَ فَاِنْ زَادَتْ بَعِيْرًا فَفِيْهَا بَنْتُ لَبُونٍ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ سَبْعِينَ فَاِنْ زَادَتْ بَعِيْرًا فَفِيْهَا جَمْعَانِ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ عَشْرِينَ وَ مِائَةٌ ثُمَّ فِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَ فِي كُلِّ اَرْبَعِينَ بَنْتُ لَبُونٍ .

خلاصہ الباب ☆ اونٹوں کی زکوٰۃ میں ایک سو بیس تک اتفاق ہے کہ اس حساب پر عمل ہو یا جو حدیث باب میں بیان کیا گیا البتہ ایک سو بیس کے بعد اختلاف ہے۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ ایک سو بیس کے بعد ایک بھی زائد ہو جائے تو فرض متغیر ہو جائے گا اور ایک سو اکیس پر تین بنت لبون واجب ہوں گے اور یہیں سے ان کے نزدیک حساب اریعنات اور خمیات پر دائر ہو جائے گا یعنی اس عدد میں جتنی اریعنات ہوں اتنی بنت لبون اور جتنی خمیات ہوں اتنے حقے سب ہوں گے کیونکہ ایک سو اکیس میں تین اریعنات ہیں پھر ایک سو تیس پر دو بنت لبون اور ایک حقہ واجب ہوگا پھر ایک سو چالیس پر دو حقے اور ایک بنت لبون اور ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہوں گے۔ امام مالک کا مسلک بھی شافعی کی طرح ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ اریعنات اور خمیات کا یہ حساب امام شافعی کے نزدیک ایک سو اکیس سے شروع ہو جاتا ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک یہ حساب ایک سو تیس سے شروع ہوگا یعنی ایک سو اسیس تک دو حقے واجب رہیں گے اور ایک سو تیس سے مذکورہ حساب شروع ہوگا۔

امام ابو حنیفہ کا مسلک ☆ ان کے برخلاف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ ایک سو میں تک دو حقے واجب رہیں گے۔ اس کے بعد استیناف ناقص ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک سو چالیس پر دو حقے اور چار بکریاں ہوں گی اور ایک سو پینتالیس پر دو حقے اور ایک بنت مخاض۔ اس کے بعد ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہوں گے۔ اس کو استیناف ناقص اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں بنت لبون نہیں آتی پھر ایک سو پچاس کے بعد استیناف کامل ہوگا۔ حنیفہ کی دلیل حضرت عمرو بن حزم کے صحیفہ سے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکھوا کر دیا۔ اس میں اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے وہ مجمل ہے اور حضرت عمرو بن حزم کی روایت مفصل ہے۔ لہذا مجمل کو مفصل پر محمول کیا جائے گا۔

۱۰ : بَابُ إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ سِنًا دُونَ سِنٍ

بَابُ: زکوٰۃ میں واجب سے کم یا زیادہ

أَوْ فَوْقَ سِنٍ

عمر کا جانور لینا

۱۸۰۰ : حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے انہیں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ زکوٰۃ کے وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض فرمائے۔ جس پر چار سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ تین سالہ اونٹنی ہو تو اس سے تین اونٹنیاں لے لی جائے اور چار سالہ کی جگہ میسر ہوں تو دو بکریاں لی جائیں یا بیس درہم اور جس پر تین سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس دو سالہ اونٹنی ہی ہو تو اس سے دو سالہ اونٹنی کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم لئے جائیں اور جس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو جو اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سالہ اونٹنی ہو تو اس سے وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو جو کہ اس کے پاس نہیں ہے بلکہ اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی ہے تو اس سے وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ وہ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے اور جس پر ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اور اس کے پاس ۴۰

۱۸۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالُوا إِنَّا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَتَبَ لَهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 'هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مِنْ أَسْنَانِ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الْغَنَمِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةَ الْجَذَعَةِ وَ لَيْسَ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ يُجْعَلُ مَكَانَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةَ الْحِقَّةِ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ الْإِبِلُ لَبُونٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَ يُعْطَى مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ يُعْطَى الْمُصَدِّقَ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةٌ مَخَاضٍ وَ يُعْطَى مَعَهَا عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ

نہیں ہے بلکہ اس کے پاس دو سالہ اونٹنی ہے تو مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) اس سے وہی لے لے اور اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے اور اگر اسکے پاس پوری ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ ایک سالہ اونٹ ہو تو اس سے وہی لے لیا جائے اور اسکے علاوہ کچھ نہ لیا جائے۔

باب: زکوٰۃ وصول کرنے والا کس قسم کا اونٹ لے؟
۱۸۰۱: سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی کی جانب سے زکوٰۃ وصول کرنے والا آیا تو میں نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسکی دستاویز پڑھی اس میں تھا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے تو انکے پاس ایک صاحب بہت عمدہ موٹی اونٹنی لے کر آئے اس نے لینے سے انکار کر دیا تو وہ دوسری پہلی سے کم درجہ کی لے کر آئے تو لے لی اور کہنے لگا جب میں نبی کے پاس ایک مسلمان کا بہترین اونٹ لے کر پہنچوں گا تو (آپ کی ناراضگی) میں کون سی زمین مجھے برداشت کرے گی اور کون سا آسمان مجھ پر سایہ کریگا۔

۱۸۰۲: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ وصول کرنے والا خوشی سے واپس ہو۔

خلاصہ الباب ۱۱ صحابہ کی ایسی شان تھی کہ حضور کے حکم کی تابعداری کرنے والے تھے کیونکہ عمدہ مال لینے سے منع کیا تھا۔ نیز اس وجہ سے بھی قبول نہ کیا کہ دینے والا ناگوار محسوس کرے گا۔ ایسی ذرا سی حق تلفی کو بھی گناہ سمجھا۔ سبحان اللہ! یہ شان صحابہ کرام کی تھی کہ آپس میں بہت رحم دل اور مہربان تھے تب ہی تو ان کے زمانے میں اسلام کو ترقی نصیب ہوئی۔

باب: گائے بیل کی زکوٰۃ

۱۸۰۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اور فرمایا کہ ہر چالیس گائے میں سے دو سالہ گائے اور ہر تیس گائے میں سے ایک سالہ گائے یا بیل وصول

بلغت صدقته بنت مخاض و ليست عنده و عنده ابنة لبون فانها تقبل منه بنت لبون و يعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين فمن لم يكن عنده ابنة مخاض على وجهها و عنده بن لبون ذكر فانه يقبل منه و ليس معه شئ.

۱۱: باب ما يأخذ المصدق من الإبل

۱۸۰۱: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع ثنا شريك عن عثمان الثقفي عن ابي ليلى الليلي عن سويد بن غفلة رضي الله تعالى عنه قال جاءنا مصدق النبي صلى الله عليه وسلم فاخذت بيده وقرأت في عهده لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة فاتاه رجل بناقة عظيمة منلممة فابي ان يأخذها فاتاه باخري دونها فاخذها و قال اي ارض تقبني و اي سماء تظلني اذا اتيت رسول الله و قد آخذت خيار ابل رجل مسلم.

۱۸۰۲: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن اسرائيل عن جابر عن عامر عن جرير بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ لا يرجع المصدق الا عن رضا.

۱۲: باب صدقة البقر

۱۸۰۳: حدثنا محمد بن عبد الله نمير ثنا يحيى بن عيسى الرملي ثنا الأعمش عن شقيق عن مسروق عن معاذ بن جبل قال بعثني رسول الله ﷺ الى اليمن و امرني ان آخذ من البقر من كل اربعين سنة و من كل

ثَلَاثِينَ تَبِعًا أَوْ تَبِيعَةً.

کروں۔

۱۸۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمیں گائے میں ایک سالہ گائے یا تیل ہے اور چالیس میں دو سالہ۔

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ خَصِيفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ وَفِي أَرْبَعِينَ مَسْنَةٌ.

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ گائے تیس سے کم ہوں تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں اور تیس پر ایک تبیع ہے اور چالیس پر ایک مسنہ ہے پھر مزید تعداد بڑھنے پر بھی ہر تیس پر ایک تبیع اور ہر اربعین پر ایک مسنہ ہے۔ پھر ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک چالیس سے زائد پر مزید کوئی زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ عدد ساٹھ ہو جائے جبکہ امام ابوحنیفہ کی اس بارے میں تین روایات ہیں: (۱) پہلی روایت میں چالیس کے بعد کسور میں بھی اس کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہے لہذا جب چالیس پر ایک گائے زیادہ ہوگی تو اس زائد پر ربع عشر مسنہ یعنی مسنہ کا چالیسواں حصہ واجب ہوگا علی ہذا القیاس دوسرا اور تین پر اس حساب سے واجب ہوگا۔

باب: بکریوں کی زکوٰۃ

۱۳: بَابُ صَدَقَةِ الْغَنَمِ

۱۸۰۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سالم نے زکوٰۃ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے کی یہ تحریر میرے سامنے پڑھی اس میں تھا۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ اس میں ایک بھی زائد ہو تو دو سو تک دو بکریاں ہیں اس سے ایک بھی زائد ہو تو تین سو تک تین بکریاں ہیں اس سے زائد ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور اس تحریر میں یہ بھی تھا کہ متفرق کو مجتمع اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ میں زبوزھا اور معیوب جانور نہ لیا جائے۔

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا بَكْرِيُّ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا بَنُ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي سَالِمٌ كِتَابًا كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللَّهُ فَوَجَدْتُ فِيهِ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً إِلَى عَشْرِينَ وَ مِائَةً فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثٌ شِوَاهِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا كَثُرَتْ فِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَ وَجَدْتُ فِيهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَ وَجَدْتُ فِيهِ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ تَيْسٌ وَلَا هَرْمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ.

۱۸۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی زکوٰۃ ان کے پانیوں (ڈیروں) پر ہی وصول کی جائے۔

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَلَدٍ عَبْدُ غِيَاذِ بْنِ الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا بَنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَأْخُذُ صَدَقَاتُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَبَاهِمِهِمْ.

۱۸۰۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں چالیس سے ایک سو بیس تک بکریوں میں ایک بکری ہے اس سے ایک بھی زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دوسو تک۔ اس سے ایک بھی بڑھ جائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ اگر اس سے بڑھ جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور دونوں شریک (اپنے حصوں کے تناسب سے) برابر ایک دوسرے سے وصولی اور حساب کریں اور بوڑھا، معیوب اور نر جانور صدق وصول کرنے والے کو نہ دیا جائے الا یہ کہ وہ خود چاہے۔

باب: زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے احکام

۱۸۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا (گناہ میں) زکوٰۃ نہ دینے والے کی مانند ہے۔

۱۸۰۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: امانتداری کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا اللہ کی راہ میں لڑنے والے کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ لوٹ کر اپنے گھر آئے۔

۱۸۱۰: ایک روز حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان زکوٰۃ سے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ میں چوری کا ذکر فرماتے ہوئے یہ کہتے نہیں سنا کہ جس نے زکوٰۃ کا اونٹ یا بکری چرائی وہ قیامت کے روز اسے اٹھائے ہوئے

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَزْدِيُّ ثنا أَبُو نَعِيمٍ لَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَافِعِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثٌ شَبَاهِ إِلَى ثَلَاثٍ مِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ لَا يُفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ وَكُلُّ حَلِيطَيْنِ يَتَرَاجَعَانِ بِالسُّوْبَةِ وَالنَّيْسُ لِلْمُصَدَّقِ هَرْمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا نَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدَّقُ.

۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي عَمَالِ الصَّدَقَةِ

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَنَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نَعِيهَا

۱۸۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سَلِيمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَيُونُسُ بْنُ بَكِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْدٍ عَنْ زَائِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ.

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ ثنا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُوسَى بْنَ جَبْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَبَابِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ تَذَاكَرَ هُوَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَما الصَّدَقَةَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَذْكُرُ غُلُولَ الصَّدَقَةِ أَنَّهُ مَنْ غَلَّ مِنْهَا بَعِيْرًا أَوْ شَاةً

ابن ابی یزید یحییٰ بن یزید قال فقال عند الله بن انیس بلی

پیش ہو گا تو حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں۔

۱۸۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا أَبُو عَتَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى عِمْرَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ ابْنِ عِمْرَانَ بْنِ الْحَضِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَعْمَلَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ أَيْنَ الْمَالُ قَالَ وَ لِلْمَالِ أَرْسَلْتَنِي أَخَذْنَاهُ مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَأْخُذُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وَضَعْنَاهُ حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهُ.

۱۸۱۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کیا گیا جب وہ واپس ہوئے تو ان سے پوچھا گیا مال کہاں ہے؟ فرمانے لگے تم نے ہمیں مال کی خاطر بھیجا تھا ہم نے جن لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے ان سے وصول کر کے وہاں خرچ کر آئے جہاں (اس مبارک دور میں) خرچ کیا کرتے تھے۔

خلاصہ الباب ☆ صدقہ عامل اور مال کے درمیان دائر ہوتا ہے۔ چنانچہ صدقہ کے متعلق ان دونوں کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ اب عامل حق سے زیادہ طلب کرے یا عمدہ ترین چیز کا مطالبہ کرے تو ایسا عامل مانع زکوٰۃ کے حکم میں ہے۔ چنانچہ مانع زکوٰۃ کی طرح یہ بھی گناہ گار ہوگا۔ نیز حق کے مطابق صدقہ وصول کرنے والے عامل کو مجاہد قرار دیا ہے۔ یہ وعید بھی سنادی کہ زکوٰۃ کا مال چوری کرنا اتنا شدید گناہ ہے کہ قیامت کے روز اس کو اٹھائے ہوئے آئے گا۔ علی رؤس الاشباد۔ ذلیل و خوار ہوگا۔

باب: گھوڑوں اور لونڈیوں کی زکوٰۃ کا بیان

۱۵: بَابُ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ.

۱۸۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَجَوَّزَتْ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ.

۱۸۱۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی۔

خلاصہ الباب ☆ جو گھوڑے اپنی سواری کے لیے ہیں ان میں بالاتفاق زکوٰۃ نہیں اور جو گھوڑے تجارت کے لیے ہیں ان پر باجماع زکوٰۃ ہے جو قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی اور جو گھوڑے افزائش نسل کے لیے ہوں اور سائے ہوں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ان پر زکوٰۃ نہیں۔ وہ حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب ہے وہ صحیح مسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی تین قسمیں بیان کی فرمائیں۔ ایک وہ جو آدمی کے لیے وبال ہے۔ دوسری وہ جو

آدمی کے لیے ڈھال ہے۔ تیسری وہ جو آدمی کے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔ اس میں دوسری قسم کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد ہے کہ یہ وہ گھوڑے ہیں حتیٰ کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے واسطے پالے۔ پھر ایسے گھوڑوں کے بارے میں حدیث میں اللہ تعالیٰ کے دو حقوق کا ذکر ہے۔ ایک حق گھوڑوں کی ظہور میں ہے اور وہ حق یہ ہے کہ کسی شخص کو سواری کے لیے عاریتہ دے دیا جائے اور دوسرا حق رقاب میں ہے جو سوائے زکوٰۃ کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی تھی اور ہر گھوڑے سے ایک دینار وصول کیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام صاحب کے نزدیک زکوٰۃ اسی طرح واجب ہوتی ہے کہ ہر گھوڑے پر ایک دینار دیا جائے البتہ اگر چاہے تو گھوڑے کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ ادا کرے۔ حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ فرس سے رکوب (سواری) کے گھوڑے مراد ہیں چنانچہ ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ کے ہم بھی قائل ہیں۔ حدیث باب کی اسی قسم کی تفسیر حضرت زید بن ثابت سے بھی منقول ہے۔

باب: اموال زکوٰۃ

۱۶: بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزُّكُوٰةُ مِنَ الْاَمْوَالِ

۱۸۱۴: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا اور فرمایا: اناج میں سے اناج بکریوں میں سے بکری، اونٹوں میں سے اونٹ اور گائے بیلوں میں سے گائے (بطور زکوٰۃ) لو۔

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ وَقَالَ لَهُ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقْرَةَ مِنَ الْبَقَرِ.

۱۸۱۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ چیزوں میں زکوٰۃ مقرر فرمائی گندم، جو، کھجور، کشمش اور جوار۔

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الزُّكُوٰةَ فِي هَذِهِ الْخَمْسَةِ فِي الْجَنْطَةِ وَالشُّعْبِيرِ وَالْتَّمْرِ وَالتَّرْبِيبِ وَالدُّرَّةِ.

خلاصہ الباب ☆ کونسی اشیاء میں زکوٰۃ واجب ہے اور کن اشیاء میں نہیں۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ زمین کی ہر ایک پیداوار میں زکوٰۃ ہے سوا جلانے کی لکڑیوں اور سرکنڈوں اور گھاس کے خواہ وہ پیداوار قلیل ہو یا کثیر ہو۔ امام صاحب کی دلیل باب ۷ صدقہ الزروع والثمار کی احادیث ہیں اور قرآن کریم کی آیت: ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ کے اطلاق سے جس میں ترکاریاں بھی شامل ہیں۔ ائمہ ثلاثہ اور صاحبین یہ کہتے ہیں ترکاری وغیرہ پر عشر اور زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ پانچ یا دس چیزوں پر عشر واجب ہے جو سڑنے والی نہ ہوں۔ حدیث باب ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہے لیکن اس میں محمد بن عبید اللہ خزرجی ہے جو متروک ہے۔

باب: کھیتی اور پھلوں کی زکوٰۃ

۱۷: بَابُ صَدَقَةِ الزُّرُوعِ وَالتَّمَارِ

۱۸۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

۱۸۱۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثنا

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زمین بارش اور چشموں سے سیراب کی جائے اس میں عشر ہے اور جو پانی کھینچ کر سیراب کی جائے اس میں نصف عشر ہے۔

۱۸۱۷: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو زمین بارش اور نہروں چشموں سے سیراب ہو یا بعلی ہو اس میں عشر ہے اور جو ڈول سے سیراب ہو اس میں نصف عشر ہے۔

۱۸۱۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ بارانی اور بعلی زمین سے عشروں اور جو ڈول سے سیراب ہو اس میں سے نصف عشروں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں بعل اور عشری اور ندی بارانی زمین کو کہتے ہیں اور عشری وہی زمین ہے جس کو بارش کے علاوہ اور کوئی نہ لگتا ہو اور بعل وہ انگور کی تیل جس کی جڑیں زمین میں پانی کے اندر ہوں اس وجہ سے اسے پانچ چھ سال تک پانی لگانے کی ضرورت نہ ہو تو یہ ہے بعل اور بیل کہتے ہیں ندی کے پانی کو اور غمیل سیل سے کم ہوتا ہے۔

پاپ: کھجور اور انگور کا تخمینہ

۱۸۱۹: حضرت عتاب اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی کھجوروں اور انگوروں کا اندازہ کرنے کے لئے آدمی روانہ فرمایا کرتے تھے۔

۱۸۲۰: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی نے

عاصم بن عبد الغزیز بن عاصم ثنا الخارث بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد بن ابی ذباب عن سلیمان بن یسار و عن بسر بن سعید عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ فیما سقت السماء والعیون العشر و فیما سقی بالضح نصف العشر۔
۱۸۱۷: حدثنا ہارون بن سعید المصری أبو جعفر ثنا ابن وہب أخبرنی یونس عن ابن شہاب عن سالم عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول فیما سقت السماء والآنہار والعیون 'او کان بغلا' العشر و فیما سقی بالسوانی نصف العشر۔

۱۸۱۸: حدثنا الحسن بن علی بن عفان ثنا یحییٰ بن آدم ثنا ابو بکر بن عیاش عن عاصم ابن ابی النجود عن ابی وائل عن مسروق عن معاذ بن جبل قال بعثنی رسول اللہ ﷺ الی الیمن وأمرنی ان آخذ مما سقت السماء و ما سقی بغلا' العشر و ما سقی بالذوالی 'نصف العشر۔
قال یحییٰ بن آدم البعل والعشری والغدی هو الذی یسقی بماء السماء والعشری ما یزرع بالسحاب والمطر خاصة لیس یصبیہ الا ماء المطر والبعل ما کان من الکروم قد ذہبت عروقہ فی الارض الی الماء فلا یحتاج الی السقی الخمس سنین والست یختل ترک السقی فهذا البعل والسیل ماء الوادی اذا سال والغیل سیل ذون سیل۔

۱۸: باب خرص النخل والینب

۱۸۱۹: حدثنا عبد الرحمن بن ابرہیم الیمشقی والزبیر بن بنگار قالانا ابن نافع ثنا محمد بن صالح الثمار عن الزہری عن سعید بن المسیب عن عتاب بن اسید ان النبی کان یبعث علی الناس من یخرص علیہم کرومہم وثمارہم۔
۱۸۲۰: حدثنا موسیٰ بن مروان الرقی ثنا غمر بن

ایوب عن جعفر بن بزقان عن ميمون بن مهران عن
مقرب عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان
النبي صلى الله عليه وسلم حين افتح خيبر اشترط عليهم
ان لمة الارض و كل صفراء و بيضاء يعني الذهب
والفضة و قال له اهل خيبر تخن اعلم بالارض فاعطاهما
على ان نعملها و يكون لنا نصف الثمرة و لكم نصفها
فرغم انه اعطاهم على ذلك فلما كان حين يصرم
النخل بعث اليهم ابن رواحة فعزوا النخل و هو الذي
يدعوناه اهل المدينة الخرض فقال في ذا كذا او كذا
فقالوا اكثرنا علينا يا ابن رواحة فقال فانا اخزوا النخل
واعطيتكم نصف الذي قلت قال فقالوا هذا الحق و به
تقوم السماء و الارض فقالوا قد رضينا ان تاخذ بالذي
قلت.

جب خيبر فتح فرمایا تو ان سے یہ طے ہوا کہ سب زمین اور
سونا چاندی ہمارا ہے۔ خیر والوں نے عرض کیا کہ ہم
زراعت خوب جانتے ہیں تو آپ ہمیں زمین اس شرط پر
(زراعت کرنے کیلئے) دے دیں کہ آدھی پیداوار
ہماری اور آدھی آپ کی۔ راوی کہتے ہیں اس شرط پر آپ نے
زمین انکے سپرد کر دی جب کھجور اتارنے کا وقت آیا تو آپ
نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا تو انہوں نے کھجور کا اندازہ لگایا اہل
مدینہ کی اصطلاح میں اسے خرص کہتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا
اس درخت میں اتنی کھجور ہے اور اس میں اتنی تو یہود نے کہا
اے ابن رواحہ تم نے ہمیں زیادہ بتایا (واقعی میں اتنی کھجور نہیں
تم غلط کہہ رہے ہو) تو حضرت ابن رواحہ نے فرمایا: میں کھجور
کاٹ لیتا ہوں اور جو کچھ میں نے کہا اس کا نصف تمہیں دے
دیتا ہوں تو کہنے لگے یہی حق ہے جس سے آسمان و زمین قائم
ہیں ہم راضی ہیں کہ جتنا آپ نے کہا اتنا ہی آپ لیں۔

خلاصہ الباب ☆ خرص کے لغوی معنی اندازہ لگانے کے ہیں اور کتاب الزکوٰۃ کی اصطلاح میں اس کا مطلب یہ ہے
کہ حاکم کھیتوں اور باغوں میں پھلوں کے پکنے سے پہلے ایک آدمی بھیجے جو یہ اندازہ لگائے کہ اس سال کتنی پیداوار ہو رہی
ہے۔ امام احمد کے نزدیک خرص کا حکم یہ ہے کہ اندازہ سے جتنی پیداوار ثابت ہوتی ہے اور کا عشر اسی وقت پہلے سے کٹے
ہوئے پھلوں سے وصول کیا جاسکتا ہے۔ امام شافعی اور بقول حضرت شاہ صاحب کے امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ محض
اندازہ سے عشر وصول نہیں کیا جاسکتا بلکہ پھلوں کے پکنے کے بعد دوبارہ وزن کر کے حقیقی پیداوار معین کی جائے گی اور اس
سے عشر وصول کیا جائے گا۔

پانچ: زکوٰۃ میں برامال نکالنے

کی ممانعت

۱۸۲۱: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے کسی
نے مسجد میں کھجور کا خوشہ یا کچھ خوشے لٹکا دیئے تھے۔

۱۹: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُخْرَجَ فِي الصَّدَقَةِ

شَرَّ مَالِهِ

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَنُكَرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي غَرِيبٍ
عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةِ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

آپ کے دست مبارک میں چھڑی تھی آپ چھڑی اس میں مارتے جاتے اس سے ٹھک ٹھک آواز آرہی تھی اور یہ فرماتے جاتے اگر یہ صدق دینے والا چاہتا تو اس سے عمدہ مال صدق میں دیتا۔ ایسا صدق کرنے والا قیامت کے روز رزی کھجور کھائے گا۔

۱۸۲۲: براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿وَمَا أَخْرَجْنَا لَكُمْ...﴾ انصار کے بارے میں نازل ہوئی جب کھجور کی کٹائی کا وقت آتا تو اپنے ہاتھوں سے کھجور کے خوشے توڑ کر مسجد نبوی میں دوستوں کے درمیان بندھی ہوئی رسی پر لٹکا دیتے اسے فقراءِ مہاجرین کھا لیتے تو کوئی ایسا بھی کر دیتا کہ ان میں رزی کھجور کا خوشہ ملا دیتا اور یہ سمجھتا کہ اتنے بہت سے خوشوں میں یہ بھی جائز ہے۔ تو ایسا کرنے والوں سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَسْمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ﴾ یعنی خراب اور رزی کھجور دینے کا ارادہ نہ کرو تم اسے خرچ تو کر دیتے ہو لیکن اگر تمہیں ایسا رزی مال کوئی دے تو ہرگز نہ لو مگر چشم پوشی کر کے یعنی اگر ایسا خراب مال تمہیں تحفہ میں دیا جائے تو تم اسے قبول نہ کرو مگر تحفہ بھیجنے والے سے شرم کر کے لے لو اور تمہیں اس پر غصہ بھی ہو کہ اس نے تمہیں ایسی چیز بھیجی جس کی تمہیں کوئی حاجت نہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے صدقات سے بے پروا ہے۔

پاب: شہد کی زکوٰۃ

۱۸۲۳: حضرت ابو سیارہ متقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے پاس شہد کے چھتے ہیں۔ فرمایا: اس کا عشر ادا کیا کرو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ میرے لیے مخصوص فرما دیجئے! آپ نے میرے لیے مخصوص فرما دیا (اور بطور

اللہ تعالیٰ غنہ الّا شجعی قال خرج رسول الله ﷺ و قد علق رجل أفتاء أو قنوا و بيده عصا فجعل يظعن يذوق في ذلك القنور و يقول لو شاء رب هذه الصدقة تصدق باطيب منها إن رب هذه الصدقة يأكل الحشف يوم القيامة.

۱۸۲۲: حدثنا أحمد بن محمد بن يحيى بن سعيد القطان ثنا عمرو و بن محمد العنقري ثنا اسباط بن نصر عن السدي عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب في قوله سبحانه: ﴿وَمَا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَسْمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَفْقُونَ﴾ [البقرة: ۲۶۷] قال نزلت في الأنصار تخرج إذا كان جذاذ النخل من حيطانها أفتاء البسر فيعلقونه على جبل بين أسطوائين في مسجد رسول الله ﷺ فيأكل منه فقراء المهاجرين فيعمد أحدهم فيدخل قنوا فيه الحشف يظن أنه جائز في كثرة ما يوضع من الأفتاء فنزل فيمن فعل ذلك: ﴿وَلَا تَسْمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَفْقُونَ﴾ يقول لا تغمذوا باللحشف منه ينفقون ﴿وَلَسْتُمْ بِأَخْيَارَ إِلَّا أَنْ تَغْمِضُوا فِيهِ﴾ يقول لو أهدى لكم ما قبلتموه إلا على استخياء من صاحبه غيظا أنه بعث إليكم ما لم يكن لكم فيه حاجة واعلموا إن الله غني عن صدقاتكم.

۲۰: بَابُ زَكَاةِ الْعَسَلِ

۱۸۲۳: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة و علي بن محمد قالنا و كيع عن سعيد بن عبد العزيز عن سليمان بن موسى عن أبي سيارَةَ الْمُتَقِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي نَحْلًا قَالَ إِذَا الْعَشْرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَخِيهَا لِي فَحَمَا

ہالی۔

جاگیر ان کو دے دیا۔

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى. ثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا بِنُ

۱۸۲۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی

الْمُبَارَكِ ثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے شہد

عَبْدَ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَخَذَ مِنَ الْغَسَلِ الْعَشْرَ.

میں عشر لیا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث کی بناء پر امام ابوحنیفہ، صاحبین، امام احمد اور امام اسحاق اس بات کے قائل ہیں کہ شہد

میں عشر واجب ہے جبکہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شہد پر عشر واجب نہیں۔

۲۱: بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب: صدقہ فطر

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ

۱۸۲۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَمَرَ بِزَكَاةِ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں ایک

الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

صاع کھجور یا ایک صاع جو دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مَدَّيْنِ مِنْ

عبداللہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے گندم کے دو مد کو اس کے

حِنْطَةٍ.

برابر سمجھا۔

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا خَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ

۱۸۲۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے

مُهْدَبِي ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مَاعًا مِنْ

عورت، آزاد غلام پر ایک صاع کھجور یا جو صدقہ فطر کا

تَمْرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرَ أَوْ أَنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

متعین فرمایا۔

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ وَ

۱۸۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ لَنَا مَرْوَانَ ابْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو يَزِيدَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو لغو اور بے

الْخَوْلَانِيُّ عَنْ سَيَّارِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّدْفِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ

ہودہ باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کو

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ

کھلانے کے لئے صدقہ فطر مقرر فرمایا۔ لہذا جو نماز عید

طَهْرَةَ لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطَعْمَةَ لِلْمَسَاكِينِ

سے قبل ادا کرے۔ اس کا صدقہ مقبول ہو اور جو نماز

فَمَنْ آدَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ آدَاهَا بَعْدَ

کے بعد ادا کرے تو عام صدقوں میں سے ایک صدقہ

الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ.

ہے۔

۱۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

۱۸۲۸: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْبِرَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ

سے قبل ہمیں صدقہ فطر کا حکم دیا۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقة الفطر قبل ان تنزل
الزکوٰۃ فلما نزلت الزکوٰۃ لم يامرنا ولم ينهنا ونحن
نفعلة .

ہوا تو آپ نے ہمیں (صدقہ فطر کا) نہ حکم دیا اور نہ روکا
اور ہم (بدستور) ادا کرتے رہے (کیونکہ پہلا حکم کافی
تھا اور زکوٰۃ کی وجہ سے یہ منسوخ نہ ہوا تھا)۔

۱۸۲۹ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَكَيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ
قَيْسِ الْفَرَّاءِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ فِيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ
شَعِيرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ
حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مَعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَكَانَ لِيَمَّا كَلَّمَهُ بِهِ النَّاسُ
أَنْ قَالَ لَا أَرَى مُدَّيْنٍ مِنْ سَمَرَاءِ الشَّامِ إِلَّا يُعَدُّلُ صَاعًا مِنْ
هَذَا فَاخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ .

۱۸۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم صدقہ فطر
میں کھجور، جوہیز، کشمش سب کا ایک صاع دیتے تھے اور
ہم اتنا ہی دیتے رہتے تھے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
مدینہ آئے تو آپ نے دوران گفتگو یہ بھی کہا میرے
خیال میں شام کی گندم کے دو مدان اشیاء کے ایک صاع
کے برابر ہیں۔ تو لوگوں نے اس بات کو قبول کر لیا۔
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عمر بھر
اتنا ہی ادا کروں گا جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عہد مبارک میں ادا کیا کرتا تھا۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا إِزَالَ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ
أُخْرِجُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبَدًا مَا عَشْتُ .

۱۸۳۰ . حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ
عَمَّارِ الْمُؤَدِّيِّ لَنَا عَمْرُ بْنُ خَفْصٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعِيدِ الْمُؤَدِّيِّ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِصَدَقَةِ
الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سَلْتِ .

۱۸۳۰: مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کھجور، جو اور بغیر چھلکے کے جو کا ایک صاع صدقہ
فطر میں دینے کا حکم دیا۔

خلاصہ الباب ☆ صدقہ الفطر سے متعلق چند مباحث ہیں۔ پہلی بحث یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس کے وجوب
کے لیے کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ یہ ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس قوت یوم ولیلۃ ہو جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک
صدقہ الفطر کا وہی نصاب ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ اگرچہ مال کا نامی ہونا شرط نہیں ہے اور نہ ہی حولان حول شرط ہے۔ ائمہ
ثلاثہ یہ کہتے ہیں کہ پورے ذخیرہ حدیث میں کہیں بھی صدقہ الفطر کا کوئی نصاب بیان نہیں کیا گیا۔ لہذا قوت یوم ولیلۃ
رکھنے والا بھی اس حکم میں شامل ہے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جا بجا صدقہ الفطر کو زکوٰۃ الفطر کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا
ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں زکوٰۃ الفطر ہی کا لفظ استعمال کیا
گیا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو نصاب زکوٰۃ کا ہے وہی بیحد صدقہ الفطر کا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ائمہ
ثلاثہ کے نزدیک صدقہ الفطر میں خواہ گندم دیا جائے یا جو یا کھجور یا کشمش سب کا ایک صاع فی کس واجب ہوتا ہے۔ اس
کے برخلاف امام ابوحنیفہ کے نزدیک گندم کا نصف صاع اور دیگر اجناس کا ایک صاع واجب ہوتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا
استدلال حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث باب سے ہے اس حدیث میں لفظ طعام استعمال کیا گیا ہے جس کو
ائمہ ثلاثہ نے گندم کے معنی پر محمول کیا ہے۔

حنفیہ کے دلائل ☆ ۱ (ترمذی میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے روایت مروی ہے کہ مدان میں گندم) ایک مددورطل کا ہوتا ہے جبکہ صاع چار مد کا ہوتا ہے لہذا دو مد نصف صاع کے مساوی ہوں گے۔ ۲) امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں نقل کیا ہے: ادوا زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر و صاعاً من شعیر او نصف صاع من بر او فان قمح عن کل انسان . طحاوی شریف میں اس کے علاوہ کئی اور آثار بھی ہیں جن سے حنفیہ کا مسلک صاف سمجھ میں آ رہا ہے۔ نیز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن عبدالعزیز حضرت مجاہد حضرت حکم حضرت عبدالرحمن بن القاسم اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کے آثار بھی امام طحاوی نے اس کے مطابق روایت کیے ہیں۔ جہاں تک حضرت ابوسعید خدری کی حدیث باب کا تعلق ہے اس میں صاعاً من طعام کا جو لفظ آیا ہے ہمارے نزدیک اس میں طعام سے مراد گندم نہیں بلکہ باجرہ یا جوار وغیرہ ہے۔ گندم پر لفظ طعام کا اطلاق اس وقت شروع ہوا جب سے گندم کا استعمال بڑھا لیکن عہد رسالت (ﷺ) میں لوگوں کی عام غذا گندم نہیں تھی اس وقت طعام کا لفظ بول جوار یا باجرہ وغیرہ مراد لیا جاتا تھا۔ چنانچہ حدیث میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ زیادہ تفصیل مطولات میں موجود ہے۔

باب: عشر وخراج

۱۸۳۱: حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بحرین یا بصرہ بھیجا تو میں ایسے باغ میں بھی جاتا جو چند بھائیوں میں مشترک ہوتا اور ان میں سے ایک مسلمان ہوتا تو میں مسلمان سے عشر اور مشرک سے خراج وصول کرتا۔

باب: وسق ساٹھ صاع ہیں

۱۸۳۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

۱۸۳۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

۲۲: بَابُ الْعُشْرِ وَالْخَرَاجِ

۱۸۳۱: ح. ثنا الحسن بن جندیہ الدامغانی ثنا عتاب بن زباد المبریزی ثنا ابو حمزہ قال سمعت مغیرة الأزدي یحدث عن محمد بن زید عن حیان الأعرج عن الغلاء بن الحضرمی قال بعثی رسول اللہ ﷺ الی البحرین او الی ہجر فکنت ابي الحائطیکون بین الاخوة یسلم احلہم فاحذ من المسلم العشر و من المشرک الخراج.

۲۳: بَابُ الْوَسْقِ سِتُّونَ صَاعًا

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِسِيِّ عَنْ إِدْرِيسَ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ وَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

۲۳: بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي قَرَابَةٍ

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُغَاوِرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُضْطَلِقِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّجَزِي عَنِي مِنَ الصَّدَقَةِ النُّفْقَةُ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٌ فِي حَجْرِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْرَانِ أَجْرُ الصَّدَقَةِ وَأَجْرُ الْقَرَابَةِ.

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا أَبُو مُغَاوِرَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ أَيُّجَزِينِي مِنَ الصَّدَقَةِ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَهُوَ فَقِيرٌ وَبَنِي أَخِي لِي أَيْتَامٌ وَأَنَا أَنْفَقُ عَلَيْهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا وَعَلَى كُلِّ حَالٍ؟ قَالَ قَالَ نَعَمْ.

قال و كانت صناع اليتيم.

بَابُ رِشْتَةِ دَارِ كَوْصَدَقَهُ دِينًا

۱۸۳۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرا اپنے خاوند پر اور ان یتیموں پر جو میری پرورش میں ہیں خرچ کرنا صدقہ میں کافی ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زینب کو دہرا اجر ملے گا صدقہ کا ثواب اور صلہ رحمی کا ثواب۔

دوسری روایت میں بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۱۸۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میرے خاوند جو کہ نادار ہیں اور یتیم بھانجوں میں ہر حال میں اتنا خرچ کرتا ہوں یہ صدقہ کافی ہوگا۔ فرمایا: جی کافی ہوگا اور حضرت زینب دستکاری میں مہارت رکھتی تھیں۔

خاصۃ الباب امام شافعی اور حضرات صاحبین کا مسلک یہ ہے کہ عورت کے لیے اپنے فقیر شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ احادیث باب ان کا استدلال ہیں۔ حضرت حسن بصری، امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، امام مالک اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل اور حنابلہ میں سے ابو بکر کے نزدیک عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے شوہر کو دے۔ ان حضرات نے حضرت زینب کی حدیث باب کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں صدقہ نافلہ کا ذکر ہے زکوٰۃ نہیں۔ علامہ عینی نے اس کی تائید میں ایک روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔ تفصیلی بحث کے لیے عمدۃ القاری ج ۹ ص ۳۲۰-۳۲۱ باب الزکوٰۃ علی الاقارب دیکھئے۔

۲۵: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ

بَابُ: سوال کرنا اور مانگنا ناپسندیدہ عمل ہے

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۱۸۳۶: حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

الأودی قالاً ثنا وكيع عن هشام بن غزوة عن ابنه عن جده قال قال رسول الله ﷺ لأن ياخذ أحدكم أخله فيأسي الجبل فيجئ به خزيمة حطب على ظهره فيبيعها فيستغني بثمنها خير له من أن يسأل الناس أعطوه أو منعوه.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی رسیاں لے کر پہاڑ پر جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھالا دکرائے اور بیچ کر استغناء حاصل کرے یہ لوگوں سے مانگنے سے بہتر ہے۔ (یعنی ان کی تو مرضی ہے کہ) لوگ دیں یا نہ دیں۔

۱۸۳۷: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن ابن ابى ذئب عن محمد بن قيس عن عبد الرحمن بن يزيد عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن يتقبل لى بواجده اتقبل له بالجنة؟ قلت انا قال لا تسأل الناس شيئا.

۱۸۳۷: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے میری ایک بات قبول کرے میں اس کے لئے جنت کا ذمہ لیتا ہوں؟ میں نے عرض کیا: میں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔ کہتے ہیں کہ اگر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سوار ہوتے اور چھڑی گر جاتی تو کسی سے یہ نہ کہتے کہ یہ مجھے پکڑا دو بلکہ خود اتر کر اٹھاتے۔

قال فكان ثوبان يقع سوطه وهو راكب فلا يقول لاخذنا ولبينه حتى ينزل فيأخذه

خلاصۃ الباب ☆ یہ حدیث کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ افسوس! جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت اور طرز عمل تھا اس کی امت میں پیشہ ورسائلوں اور گداگروں کا ایک کثیر طبقہ موجود ہے اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو عالم یا پیر بن کر "معزز قسم" کی گداگری کرتے ہیں۔ یہ لوگ سوال اور گداگری کے علاوہ فریب دہی اور دین فروشی کے مجرم ہیں۔

۲۶: باب من سأل عن ظهر غني

۱۸۳۸: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا محمد ابن فضيل عن عمارة بن القعقاع عن ابى زرعة عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ من سأل الناس أموالهم تكثرأ فإسأل جمر جهنم فليستقل منه أولئك.

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں سے ان کے اموال مانگے اپنا مال بڑھانے کے لئے تو وہ دوزخ کے انگارے ہی مانگ رہا ہے۔ کم مانگ لے یا زیادہ اس کی مرضی ہے۔

۱۸۳۹: حدثنا محمد بن الصباح انبأنا أبو بكر بن عياش عن ابى حنيفة عن سالم بن ابى الجعد عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي.

۱۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار کے لئے اور تندرست و توانا کے لئے صدقہ حلال نہیں۔

۱۸۴۰: حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا يحيى بن

۱۸۴۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ادم لنا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ مُسْأَلَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُدُوشًا أَوْ خُمُوشًا أَوْ كُدُوشًا فِي وَجْهِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خُمُوشُونَ دَرَاهِمًا أَوْ قِيَمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محتاج نہ ہونے کے باوجود سوال کیا تو قیامت کے روز اس کا سوال کرنا اس کے چہرہ میں زخم (بدنماداغ کی طرح) کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! محتاج نہ ہونے کی حد کیا ہے؟ فرمایا: پچاس درہم یا اسکی قیمت کے برابر سونا۔

قال رجل لسُفْيَانِ إِنَّ شُعْبَةَ لَا يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ فَقَالَ سُفْيَانُ قَدْ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ.

☆ خلاصہ الباب علماء کا اختلاف ہے کہ غنی اور مالدار کس کو کہتے ہیں جس کے لیے سوال کرنا حرام ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ جس کے پاس ایک شب و روز کی غذا موجود ہے۔ بعض نے فرمایا کہ جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یعنی چالیس درہم ہوں۔ بعض نے کہا کہ پچاس درہم ہوں۔ بعض علماء نے فرمایا کہ وہ صاحب نصاب ہو بہر حال ایسے آدمی کے لیے سوال کرنا گناہ ہے اور ایسا شخص قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر اس ناچائز سوال کی وجہ سے بدنماداغ ہوگا۔

۲۷: بَابٌ مِّنْ تَحِلِّ لَّهُ الصَّدَقَةُ

باب: جن لوگوں کے لئے صدقہ حلال ہے

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ الْإِلَّا لِخُمْسَةٍ لِغَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِغَنِيِّ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِفَقِيرٍ تُصَدَّقُ عَلَيْهِ فَأَهْدَاهَا لِغَنِيِّ أَوْ غَارِمٍ.

۱۸۳۱: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: مالدار کیلئے صدقہ حلال نہیں صرف پانچ آدمیوں کیلئے حلال ہے جو صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے پر مقرر ہو (وہ اپنی متعین تنخواہ لے) اور راہِ خدا میں لڑنے والا اور وہ مالدار جو صدقہ کی چیز (نادار سے) خرید لے اور اپنے مال سے اسکی قیمت ادا کرے یا نادار کو کوئی چیز صدقہ میں ملی اور اس نے وہ مال دار کو ہدیہ میں دے دی اور قرض دار۔

۲۸: بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ کی فضیلت

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ

۱۸۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی پاکیزہ مال سے صدقہ کرے اور اللہ کے ہاں پاکیزہ مال ہی قبول ہوتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے دائیں ہاتھ سے لیتے ہیں۔ اگرچہ ایک کھجور ہو پھر وہ اللہ کے ہاتھ

إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرَبُّوا فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجِبَلِ وَيُرِيهَا لَهُ كَمَا يُرِي بِي أَحَدِكُمْ فَلَوْهُ أَوْ فَصِيلَةٌ

میں بڑھتے بڑھتے پہاڑ سے بھی بڑی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسے پالتے رہتے ہیں جیسے تم اپنے پچھیرے کو پالتے ہو۔ اونٹ کا پچھیرا فرمایا یا گھوڑے کا۔

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خُثَيْمَةَ عَنْ ابْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَمَامَهُ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ وَيَنْظُرُ عَنْ أَيْمَنِ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَ وَبِئْسَ مَا قَدَّمَ عَنْ أَشَامٍ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُنْفِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

۱۸۳۳: حضرت ابن حاتم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص سے اس کا پروردگار گفتگو فرمائے گا ان کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا سامنے دیکھے گا تو دوزخ دکھائی دے گی دائیں دیکھے گا تو اپنے بھیجے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ بائیں دیکھے تو بھی اپنے بھیجے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ لہذا تم میں سے جو بھی دوزخ سے بچنے کی استطاعت رکھے گو کھجور کے ٹکڑے کے ذریعہ ہو تو وہ بچ جائے۔

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ عَنِ الرَّبَابِ أُمِّ الرَّابِحِ ضَلَبِعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمَسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الْقَرَابَةِ اثْنَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَةٌ

۱۸۳۴: حضرت سلمان بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین پر صدقہ ایک صدقہ ہے اور قرابت دار پر صدقہ دو نیکیاں ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔

☆ خلاصہ الباب اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے دیا ہوا صدقہ دربار خداوندی میں شرف قبولیت پاتا ہے۔ اللہ جل جلالہ اس صدقہ کو بڑھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ خواہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک مثال سے سمجھا دیا ہے۔ دوسری حدیث میں صدقہ کی یہ ترغیب بیان کی ہے کہ بندہ کے ساتھ حق تعالیٰ شانہ کلام فرمائیں گے۔ جہنم سامنے ہوگی۔ بندہ کی ایک جانب اعمال ہوں گے لہذا صدقہ کرو چاہے تھورا ہی کیوں نہ ہو۔ تیسری حدیث میں یہ بیان آیا ہے کہ عام لوگوں پر صدقہ کرنا ثواب ہے لیکن اپنے اقارب پر صدقہ کا دوہرا اجر ہے۔ حدیث باب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے داہنا ہاتھ اور کف یعنی مٹھی ثابت کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ جل شانہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ جہمیہ اور معتزلہ ایسی احادیث کا انکار کرتے ہیں لیکن اہلسنت والجماعت احناف وغیرہم ان احادیث کو آنکھوں پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو نہ تھی۔ جو صفات باری تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں ہم ان سب کو مانتے ہیں لیکن ان کو مخلوق کے مشابہ نہیں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات مشابہت سے پاک ہے۔ لیس کمثلہ شیء وهو السميع البصير یہی فوز و فلاح کا راستہ ہے۔ اسی میں نجات ہے۔